خطبات دین محمدی
از
"رسالہ عارف"
کی نسبت
مشاہیر علم و ادب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ
رسالہ عارف ملک کے تمام اسلامی ادبی
رسائل سے اچھا او سستا ہے۔
چندہ سالانہ صرف عہ نمونہ مفت
مینیجر رسالہ عارف بل روڈ لاہور
اسمیں آپ کا ہی فائدہ ہے
کہ آپکو
جس قسم کا قرآن مجید یا جس مضمون کی
کتاب مطلوب ہو
ملک دین محمد اینڈ سنز
پبلشرز و تاجران کتب بل روڈ کشمیری بازار
لاہور سے طلب فرمائیں
ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب
بل روڈ کشمیری بازار
لاہور

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ

الحمد للہ

بر طبع این کتاب مواعظ و خطبات و نصائح المسمےٰ بہ

خُطبات

دینِ محمدی

مُطابق

مذہب امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بفرمائش

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز

و تاجرانِ کتب لاہور بازار کشمیری

در دین محمدی پریس لاہور طبع گردید

باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس لاہور سے طبع کرا کر کتب دین محمدی نے کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا

تکونوا من الفائزین ○ اللّٰھم صلِّ وسلم علیہ وارض عن الاربعۃ الخلفاء ○ وبقیۃ العشرۃ المبشرۃ وازواج نبیک المصطفیٰ ○ وعن عمی نبیک وسبطیہ ذوی الاخلاص والصفاء وعن الانصار والمھاجرین ○ والتابعین الیٰ یوم الدین ○ اللّٰھم اغفر للمسلمین والمسلمات ○ والمؤمنین والمؤمنات ○ الاحیاء منھم والاموات ○ انک سمیع قریب مجیب الدعوات رب العٰلمین ○ اللّٰھم اعز الاسلام والمسلمین واذل الشرک والمشرکین ودمر اعداء الدین ○ اللّٰھم انصر عساکر المسلمین وجیوشھم والق الرعب فی قلوب من خالفھم وحاربھم ○ اللّٰھم اید الاسلام بتایید امیر المؤمنین وخلیفۃ المسلمین خلد اللّٰہ سلطنتہ وملکہ الیٰ یوم الدین ○ ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ○

اذکروا اللّٰہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللّٰہ اکبر واللّٰہ یعلم ما تصنعون ○

واضح ہو کہ ہر جمعہ کا خطبہ ثانیہ علیحدہ علیحدہ نہیں لکھا گیا بلکہ ہر سہ ہی کے بعد ایک ایک خطبہ ثانیہ لکھا گیا ہے اس لئے تین مہینے تک یعنی محرم صفر ربیع الاول کے ہر جمعہ میں خطبہ ثانیہ یہی پڑھا جاوے جو یہاں لکھا گیا ہے پھر ربیع الآخر کے پہلے جمعہ کے خطبہ کے ساتھ ایک خطبہ ثانیہ لکھا جاویگا۔ جو جمادی الاخریٰ کے ختم ہونے تک کام دے گا پھر رجب کے پہلے جمعہ کے خطبہ اولیٰ کیساتھ ایک خطبہ ثانیہ لکھا جاویگا جو اخیر رمضان تک کام آمد ہوگا پھر شوال کے پہلے جمعہ کے خطبہ اولیٰ کے بعد ایک خطبہ ثانیہ لکھا جاوے گا جو سال کے تمام ہونے تک ہر جمعہ میں پڑھا جائیگا

ماہ محرم الحرام کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اولے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ○

الحمد للّٰہ الغفور ذی الجلال والاکرام الغنی الشکور قاسم الافضال والانعام المحسن العطوف باسط الاحسان لجمیع الانام ○ العفو الرءوف تبارک اللّٰہ رب العٰلمین ○ احمدہ واشکرہ علیٰ جمیع نعمآئہ ○ واستغفرہ واشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ معز اولیآئہ ○ واشھد ان سیدنا محمدا رسول اللّٰہ سید اصفیآئہ ○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اَمَّا بَعْدُ فَیَا عِبَادَ اللّٰہِ اِنَّ شَھْرَکُمْ ھٰذَا مَنْھَلُ الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ فَابْسُطُوْٓا اَکُفَّ الضَّرَاعَۃِ ○ وَمَوْسِمُ الرِّبْحِ وَالْغُفْرَانِ ○ فَاجْعَلُوا التَّقْوٰی خَیْرَ بِضَاعَۃٍ ○ وَمَوْرِدُ الْفَضْلِ وَالرِّضْوَانِ فَابْذُلُوْٓا اَفْضَلَ الْاَمْوَالِ بِقَدْرِ الْاِسْتِطَاعَۃِ ○ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ وَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○ اَضَافَہٗ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی اللّٰہِ وَعَظَّمَہٗ فَقَالَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ (رواہ مسلم مشکوۃ صفحہ ۱۷۰) وَفِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ ○ اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ (اَیْ مَعَ الْعَاشِرِ) رواہ مسلم مشکوۃ صفحہ ۱۷۹ وَفِیْ رِوَایَۃٍ صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ (رواہ مسلم مشکوۃ صفحہ ۱۷۹) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَھُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُہٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ○ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَۃً وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ○ بَارَکَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

دوسرا وعظ ماہ محرم الحرام کی فضیلت اور عاشورا کے روزے کے ثواب کا بیان

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو اپنی اور اپنے رسول کی محبت والے احکام شریعت پر چلنے کی توفیق دے (آمین)، ماہ محرم ہمیشہ سے معظم چلا آیا ہے اس میں یوم عاشورا بہت بزرگ ہے[1] اور

[1] مشکوۃ صفحہ ۱۷۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَوَاعِظَ تَبْصِرَةً وَّذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَهَدٰی بِالْخُطَبِ مَنْ سَبَقَتْ لَهُ الْحُسْنٰی مِنْ عِبَادِهِ الْمُتَّقِیْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِ دَاعٍ اِلَی اللّٰهِ وَهَادٍ۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَ سَبِیْلَهُمْ اِلٰی یَوْمِ التَّنَادِ۔ اَمَّا بَعْدُ مخفی نہ رہے کہ مقصود خطبہ سے یہ ہے کہ لوگوں کو وعظ و نصیحت حسب مقتضائے وقت ضرورت کے کی جاوے یہ نہیں کہ ایک ہی خطبہ یاد کر لیا جاوے اور ہمیشہ ہر جمعہ وہی پڑھ دیا جاوے، اور لازم ہے کہ جو لوگ عربی نہیں جانتے اُن کو مطالب خطبہ کے سمجھائے جاویں۔ ایسا نہ ہو کہ جیسے وہ آئے تھے ویسے ہی چلے جاویں۔ اور چونکہ ضرورتیں بدلتی رہتی ہیں۔ کبھی کسی مسئلہ کے تبلیغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے وقت اس کے سوا اور مسائل کی اشاعت لازم ہوتی ہے۔ اس واسطے ہر مہینے کے متعدد خطبے لکھے گئے۔ تاکہ خطیب مطابق موقع و مناسب وقت خطبہ کا انتخاب کر کے پڑھا کرے اور چونکہ بعض مہینوں میں پانچ جمعے آجاتے ہیں۔ اس واسطے ہر مہینے کے پانچ پانچ خطبے لکھ دیئے گئے ہیں۔

تنبیہ: خطیب کو چاہیئے کہ خطبہ میں اختصار کا لحاظ رکھے یہ ضرور نہیں کہ جس خطبہ کو شروع کرے اسے تمام و کمال ہی پڑھ سنادے بلکہ حمد و صلوٰۃ کے بعد جو آیت و حدیث لکھی ہے وہ پڑھے اور انکا ترجمہ مختصر بیان کر کے جن جن مسائل کی ضرورت محسوس ہو وہ سنادے کیونکہ صحیح مسلم میں عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ یعنی نماز کا لمبا ہونا اور خطبہ کا مختصر ہونا آدمی کی دانائی کی علامت ہے پس نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر۔ خطبوں میں مناسبت کے لحاظ سے مسائل ذکر کر دیئے ہیں جن مسائل کی اس وقت ضرورت ہو وہ بیان کرے باقی چھوڑ دے اور واعظ اور خطیب کو لازم ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ اپنے نفس کو مخاطب کرے اور اپنے دل میں اپنے قول پر کاربند ہونے کا عزم مصمم کرے ایسا نہ ہو کہ آیت اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ کی وعید میں داخل ہو اسی واسطے ہر خطبہ کے اخیر میں یہ دعا لکھی گئی ہے۔ بَارَكَ اللّٰهُ لِیْ وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاكُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ یعنی اللہ میرے لئے اور اے حاضرین تمہارے لئے قرآن عظیم

کی جو تمہیں پڑھی گئی ہیں اُن میں برکت کرے اور مجھے بھی اور تمہیں بھی ان آیات اور ذکر حکیم سے نفع دیوے

اب مقصود شروع ہوتا ہے

ماہِ مُحرّم الحرام کے پہلے جُمعہ کا خُطبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ دَبَّرَ الْاَکْوَانَ بِحِکْمَتِہِ الْجَلِیَّۃِ۔ وَجَدَّدَ الْاَعْوَامَ فَکَانَتْ لِمَنْ تَدَبَّرَ مِنَ الْاَنَامِ عِبَرًا جَلِیَّۃً۔ وَافْتَتَحَھَا بِالْمُحَرَّمِ الْحَرَامِ الْمُعَظَّمِ فِی الْاِسْلَامِ وَالْجَاھِلِیَّۃِ۔ وَجَعَلَ مُرُوْرَ الْاَیَّامِ دَلِیْلَ الْفَنَاءِ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ اَحْمَدُہٗ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی تَعَاقُبِ الْاَیَّامِ وَالْاَعْوَامِ۔ وَاَسْتَغْفِرُہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ۔ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَفْوَۃُ الْاَنَامِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ عَدَدَ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ وَاَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی) اَمْ کُنْتُمْ شُھَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِیْہِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰھَکَ وَاِلٰہَ اٰبَآئِکَ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰھًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ○ (وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی) وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ (وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۭ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ (وَقَالَ تَعَالٰی) شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ (وَقَالَ تَعَالٰی) قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی) بِسْمِ اللّٰہِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○
عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ
يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعْدَيْكَ
قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ○ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا
اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَّهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ
اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ
الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ
وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ
ذَرٍّ ـ وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِيْ ذَرٍّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ
وَحِّدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَاْسُ الطَّاعَاتِ ـ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَ
نَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

وعظ اوّل توحید کی فضیلت اور شرک کی مذمت کے بیان میں

حاضرین! (وَفَّقَنِيَ اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ بِفَهْمِ كِتَابِهٖ التَّصْدِيْقِ وَالْعَمَلِ بِخِطَابِهٖ) اللہ تعالیٰ
کریم و رحیم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اپنے فضل عمیم سے ہماری ہدایت کیلئے قرآن کریم نبی کریم پر نازل فرمایا

صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم	یارب تو کریمی و نبی تو کریم

یہ اللہ کی ایسی بڑی نعمت ہے جس کا شکر ہم سے ادا نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ دونوں
(نبی اور قرآن مجید) نہ ہوتے تو خلق اللہ کو کبھی راہ سعادت و ہدایت نصیب نہ ہوتی ؎

توُنے ہم کو نور بخشا نیّرِ ایمان کا	شکر ہو کس سے ادا یارب تیرے احسان کا
ہم گنہگاروں کو اپنے دفترِ فرمان کا	خاص اپنے لطف سے تونے کیا فرمان پذیر
تو عطا معیار گر کرتا نہیں فرقان کا	فرق ہم کھوٹے کھرے کا کسطرح پہچانتے

یہاں تک پڑھ کر جس آیت یا حدیث کا ترجمہ سنانا منظور ہو سنا کر بیٹھ جاوے [illegible]

غرض قرآن ہی ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس کے بغیر ہدایت کہیں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ یعنی جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اوروں کو اپنا ولی (کارساز) بنا کر اُن کی پیروی نہ کرو پس جب یہ ثابت ہوا کہ قرآن مجید کی پیروی ضروری ہے اس کے بغیر نجات نہیں۔ تو سمجھنا چاہیئے اور خوب غور سے سوچنا چاہیئے کہ اس میں کیا ارشاد ہوتا ہے سو قرآن کریم میں سب سے پہلا حکم یہی ہے جہاں سے تیسرا رکوع شروع ہوتا ہے کیونکہ پہلے دو رکوعوں میں تو انسانوں کے تین قسم بیان فرمائے ایک مومن متقی۔ دوسرے کافر مجاہر[1] تیسرے منافق جو نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے۔ پھر سب لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الآیہ جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو پیدا کیا جو تم سے پہلے تھے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما نے فرمایا عبادت سے مراد توحید ہے اور توحید کی دو قسمیں ہیں ایک توحید ربوبیت۔ دوسری توحید الوہیت توحید ربوبیت سے یہ مراد ہے کہ تمام اشیاء کا خالق و مالک ایک اللہ کو جانے اور توحید الوہیت کے یہ معنی ہیں کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرے اسی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو اسی کے آگے جھکے اسی کے نام کی نذر و نیاز کرے۔ اسی کے گھر (بیت اللہ) کا طواف کرے۔ سو توحید ربوبیت کے تو اکثر مشرک بھی قائل ہیں۔ کہ تمام جہان کا خالق۔ مالک۔ رب اللہ تعالیٰ کو ہی جانتے ہیں اپنا اور باپ۔ دادوں کا۔ زمین و آسمانوں اور عرش عظیم کا رب و خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہی کو جانتے ہیں۔ باوجود اس کے عبادت اوروں کی بھی کرتے ہیں سو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو کافر اور مشرک فرمایا چنانچہ سورہ انعام میں فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ یعنی سب تعریف اللہ کے لئے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیروں اور روشنی کو اسی نے بنایا پھر جو کافر ہیں اپنے رب کے ساتھ اوروں کو برابر کرتے ہیں یعنی محبت اور تعظیم اور عبادت میں اللہ کے ساتھ اوروں کو شریک کرتے ہیں تو معلوم ہوا کہ توحید الوہیت کے بغیر انسان مسلمان نہیں بن سکتا

[1] یعنی کھلا کافر

اگرچہ توحید ربوبیت کا قایل ہو۔ اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے داستحقاق عبادت کی وجوہ و علل بیان فرمادیں۔ کہ داس عبادت کرنے والے، کا رب ہو اور رب کی صفت یہ فرمائی کہ اس کا پیدا کرنیوالا ہو۔ اور جو اس کی پیدایش اور ولادت کے اسباب و ذرایع ہیں ان سب کا بھی خالق ہو۔ اور اس توحید الوہیت کا فائدہ یہ ہوگا کہ انسان اس کی بدولت جہنم کے عذاب سے بچنے کا اُمیدوار ہو گا یہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے معنی ہیں۔ پھر رب کی دوسری صفت فرمائی۔ کہ اُس نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا۔ کہ اس پر تمہاری گذران ہو سکے۔ نہ ایسی سخت بنائی کہ اس پر بیٹھنے اُٹھنے سے تکلیف ہو۔ نہ ایسی نرم بنائی کہ اس پر چلنا پھرنا دشوار ہو۔ دلدل کی طرح پاؤں اس میں دھنس جاویں۔ اور اس پر پہاڑ لگا کر محکم کر دیا کہ جھومتی جھامتی نہ رہے

زمیں از تپ لرزہ آمد ستوہ فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ

اور آسمان کو تمہارے اوپر حفاظت کیلئے چھت بنایا۔ چنانچہ دوسری جگہ فرمایا وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ یعنی ہم نے آسمان کو چھت محفوظ بنا دیا و لیکن لوگ اس کی نشانیوں سے منہ پھیرنے والے ہیں اُن میں غور اور تدبر نہیں کرتے۔ پھر اس کی اور صفت بیان فرمائی کہ اس نے آسمان سے پانی برسایا۔ یہاں آسمان سے بادل مراد ہے یعنی برسات کے موسم میں جب لوگوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اوپر کی طرف سے بادلوں سے مینہ برساتا ہے۔ تو اس پانی کے سبب سے تمہارے کھانے کیلئے طرح طرح کے پھل میوے اور کھیتیاں زمین سے پیدا کئے۔ جو تمہارا اور تمہارے جانوروں مویشیوں کا رزق ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں کئی جگہ اس مضمون کو واضح فرمایا ہے پس عبادت کا مستحق وہی ہے جس میں یہ صفتیں ہوں اور جس میں یہ صفتیں نہ ہوں اس کی عبادت و بندگی سخت قبیح اور خلاف عقل و نقل ہے اور یہ بات واضح و معلوم ہے کہ یہ صفتیں سوائے ایک ذات واحد لا شریک کے اور کسی میں نہیں پائی جاتیں تو ثابت ہوا کہ اسکے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ایسی لئے اس پر تفریع کر کے فرمایا۔ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی پس جب بات یہ ہے تو جان بوجھ کر اوروں کو اللہ کی طرح نہ بناؤ یعنی جس طرح اللہ کی عبادت کرتے ہو اور کسی کی نہ کرو۔ کیونکہ عبادت کا استحقاق تو انہی

صفتوں والے کو ہے اور کسی کو نہیں۔ کیا خوب فرمایا شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ نے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

یعنی ابر اور ہوا اور چاند اور سورج اور آسمان سب اس لئے کام میں لگے ہوئے ہیں اللہ نے سب کو مسخر کر کے کام میں لگا رکھا ہے، کہ تو اے انسان، روٹی بہم پہنچائے تیرا رزق پیدا ہو۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تو غفلت کیساتھ نہ کھائے۔ یہ سب چیزیں تو تیری خاطر گردش میں ہیں اور تابع فرمان۔ یہ انصاف نہیں کہ تو فرمانبردار نہ بنے بلکہ لازم ہے کہ توحید ربوبیت کا اقرار کر کے توحید الوہیت کے اعمال بجالائے دوسری دلیل توحید عبادت کی قرآن مجید سے یہ آیت ہے اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ الخ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حجت قایم کی عرب کے مشرکوں پر جو حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہیں اور کفار بنی اسرائیل پر جو حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ کہ کیا تم اسوقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے مرنے کے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا ہم تمہارے اور تمہارے باپ دادے ابراہیم اسماعیل اسحاق علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معبود کی عبادت کرینگے جو ایک معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہینگے یعنی توحید الوہیت کرینگے محض اسی کی پرستش کریں گے۔ کسی اور کو عبادت میں اس کا شریک نہ کریں گے اس آیت سے ثابت ہوا کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق و یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اولاد صرف ایک اللہ واحد لاشریک کی عبادت کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) اس آیت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے آبا میں شمار کیا۔ حالانکہ اُنکے چچا تھے یعنی انکے والد حضرت اسحاق علیہ السلام کے بڑے بھائی تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب کے لوگ چچا کو بھی باپ کہہ دیا کرتے تھے (۳) دلیل توحید الوہیت کی یہ آیت ہے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ یعنی تمہارا معبود فقط ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود ہونیکا استحقاق نہیں رکھتا اور وہی رحمت کرنیوالا ہے مہربان اور ایک دلیل توحید الوہیت کی آیۃ الکرسی ہے جس کو حدیث شریف میں سَیِّدَۃُ اٰیِ الْقُرْاٰنِ فرمایا۔ اور یہ آیت مبارکہ دس مستقل جملوں پر مشتمل ہے پہلا جملہ ہے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی اللہ جو ہے اس کے

سوا کوئی معبود برحق نہیں اس جملہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے منفرد بالالٰہیت ہونے کا اثبات ہے
دوسرا جملہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے یعنی خود فی نفسہٖ زندہ ہے کبھی اسکو موت نہ آئے گی اور
تمام اشیاء کا جو اس کے سوا ہیں قایم رکھنے والا ہے تمام موجودات اپنی زندگی اور بقا میں
اُسکے محتاج اور وہ سب سے غنی و بے نیاز ہے تیسرا جملہ ہے۔ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
یعنی اُسکو نہ کبھی اونگھ آتی ہے نہ اس پر نیند غلبہ کرتی ہے مطلب یہ کہ اپنی خلقت سے کبھی
غافل اور بیخبر نہیں ہر نقص سے پاک ہے چوتھا جملہ ہے۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ۔ یعنی جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اس کے غلام ہیں وہ سب کا مالک ہے
سب چیزیں اُسکے دباو اور اس کی قدرت اور حکم کے نیچے ہیں۔ پانچواں جملہ ہے مَنْ
ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یعنی کون ہے جو اس کے حضور میں بدوں اس کی اجازت کے
سفارش کر سکے۔ مراد یہ کہ اس کی عظمت اور جلال اور کبریائی کا یہ عالم ہے کہ کوئی جرأت نہ
کر سکے گا، کہ بغیر اس کے اذن کے اس کے پاس کسی کی شفاعت کرے۔ جیسا شفاعت
کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں آکر عرش کے نیچے
سجدہ میں گر پڑوں گا تو جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدہ میں پڑا رہنے دیگا پھر حکم
ہوگا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور بات کہو۔ تمہاری بات سُنی جاوے گی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت
قبول ہوگی۔ فرمایا پھر میرے لئے ایک حد مقرر فرمادے گا تو میں ان لوگوں کو جنت
میں داخل کروں گا۔ چھٹا جملہ یہ ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ یعنی جو کچھ مخلوقات کے
سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے سب کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے، مطلب یہ کہ تمام
کائنات جن کا وجود پہلے ہو چکا یا جو اب موجود ہیں۔ یا جو آیندہ موجود ہونگی، سب پر اس
جل جلالہ کا علم محیط ہے، کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ ساتواں جملہ یہ ہے
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ یعنی سب خلقت اس کے علم میں سے
کسی چیز پر احاطہ نہیں رکھتے۔ مگر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا، غرض یہ کہ اس کی مخلوقات میں سے
کوئی اللہ تعالیٰ کی معلومات میں سے کسی چیز پر مطلع نہیں، مگر جس چیز پر اللہ تعالیٰ نے ان کو
اطلاع دی وہی جانتے ہیں۔ ان دو جملوں کا ترجمہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا ہے ؎

محیط است علم ملک بر بسیط　　قیاس تو بر وے نہ گردد محیط

اس میں صاف دلیل ہے اس امر کی کہ علم محیط سوائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کسی مخلوق کو حاصل نہیں سوائے اللہ کے سب کا علم محدود ہے جتنا اللہ تعالیٰ نے انکو دیا اتنا ہی جانتے ہیں اور بس آٹھواں جملہ ہے۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ یعنی اس کی کرسی میں آسمان اور زمین سمائے ہوئے ہیں، حدیث شریف میں کرسی کی عظمت کا بیان اسطرح آیا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اس کے سامنے ایسے بے حقیقت ہیں جیسے جنگل بیابان میں ایک حلقہ (انگشتری وغیرہ کا) ڈال دیا جاوے تو اسکی کچھ حقیقت نہیں ہوتی اور عرش کے مقابلہ میں کرسی کی یہی حالت ہے (فائدہ) امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کرسی عرش ہی کا نام ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ کرسی عرش کے سوائے ہے اور عرش کرسی سے بہت بڑا ہے، جیسے حدیث میں آیا (ابن کثیر) نواں جملہ ہے۔ وَلَا يَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا یعنی ان دونوں (زمین وآسمان) کی حفاظت اسکو تھکاتی نہیں، مراد یہ ہے کہ ان کی حفاظت اس پر دشوار نہیں۔ بلکہ زمین و آسمان اور جو چیزیں ان کے اندر ہیں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی حفاظت اس کیلئے آسان ہے اور وہی سبحانہ ہر حال میں ان سب کا نگران ہے دسواں جملہ ہے۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ اور وہ برتر ہے سب سے بڑا (فائدہ) اس قسم کی آیات اور حدیثیں جو ان کے معنی میں وارد ہوئی ہیں ان میں صحیح طریق وہی ہے جو سلف صالحین کا طریقہ تھا یعنی بغیر تشبیہ دینے کے اور بدوں کیفیت بیان کرنیکے جس طرح آئی ہیں اسی طرح انکو جاری رکھو اور انپر ایمان لاؤ ان میں تاویل اور تحریف مت کرو۔ ایک اور دلیل توحید الوہیت کی یہ آیت ہے۔ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلَى الآیۃ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ یہود و نصاریٰ کو مخاطب کر کے کہیں اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر مشترک ہے تمہارے دین میں بھی اصل اصول یہی ہے اور ہمارے دین میں بھی وہ یہ ہے، کہ ہم تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں (اسی کی پرستش کریں) اور کسی چیز کو اسکا شریک بناویں نہ کسی بھان کو نہ صلیب کو نہ آگ کو نہ بت کو نہ کسی ہمروا پیشوا کو اور نہ رب بنادے بعض ہمارا بعض کو ایک

دوسرے کو رب بنانے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں ایک دوسرے کی اطاعت کریں پس اگر وہ (اہل کتاب) پھر جاویں اس بات کو نہ مانیں تو کہہ دو کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سب انبیاء کا دین اور دعوت یہی ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت ہے اور کسی کی نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی پیروی کرنا بھی اس کو رب بنانا اور شرک کرنا ہے اور سورۂ اخلاص بھی توحید کی اعلیٰ دلیل ہے۔ جب مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا اپنے رب کا نسب اور خاندان بیان کرو۔ تب یہ سورۂ نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہہ دو وہ اللہ ایک ہے واحد کا لفظ اثبات میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی پر نہیں بولا جاتا اللہ بے نیاز ہے صمد کے معنی ہیں کہ سب لوگ اپنی حاجتوں اور ضرورتوں میں اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اور اس کی عظمت بزرگی علم حکمت حلم سب صفتیں اعلیٰ کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اور وہ سب سے بے احتیاج اور مستغنی ہے۔ نہ کسی کو جنا اس کی اولاد کوئی نہیں وہ اس احتیاج سے پاک ہے۔ اور نہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کی جنس سے ہے۔ وہ سب کا خالق بے شبہ و بےنظیر ہے۔ اس سے آگے دو حدیثیں لکھی ہیں۔ ان کا ترجمہ کہنے سے پہلے مناسب معلوم ہوا کہ حدیث کی فضیلت میں مولانا خرم علی صاحب کی ایک نظم نقل کی جاوے۔

نظم

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے	دُر دانہ دُرجِ مصطفےٰ ہے	صوفی عالم۔ حکیم دینی
گرتے رہے اسکی خوشہ چینی	بابا کے یہاں سے کون لایا	جس نے پایا یہیں سے پایا
یہ شاہراہِ محمدی ہے	گنجینۂ رازِ احمدی ہے	مشعل افروزِ راہِ سنت
برہم زنِ بیخ و شاخ بدعت	ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار	مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل ہی تو نقل کیا ہے	یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے	اب یاوہ نہ کر تو مجھ سے کل کل
خورشید کے آگے کیا ہے مشعل	بالفرض فلاں تھا مرد کامل	اس نے تھا کیا کہاں سے حاصل
وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا	گو غوث و امام و مقتدا تھا	ملفوظ بہت ہیں تو نے دیکھے
ملفوظ محمدی کو اب لے	ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے	قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے

حق ہو گا حدیث خوان خرم　　اور شاد رسول فخر عالم

(پہلی حدیث کا ترجمہ) صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں سوار ہو کے جا رہے تھے اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسی پالان پر آپ کے پیچھے سوار تھے۔ آپ نے فرمایا اے معاذ۔ انہوں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور فرمانبرداری کے لئے آمادہ ہوں آپ نے (پھر) فرمایا اے معاذ اُنہوں نے پھر وہی جواب دیا کہ حاضر ہوں اور خدمت پر کمربستہ ہوں (پھر) تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا اے معاذ تو انہوں نے پھر عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک (جب تین بار یہ ندا اور جواب ہو چکا تو آپ نے فرمایا ایسا کوئی شخص نہیں جو سچے دل سے یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت و پرستش کا مستحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں مگر اللہ اس شخص کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ تب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ یا حضرتؐ کیا میں لوگوں کو یہ بتلا نہ دوں تا کہ وہ خوش ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسا کرنے سے وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (یعنی اس وقت عام لوگوں کو یہ خبر دینا مصلحت نہیں۔ تو معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زندگی بھر کسی کو نہ بتلایا لیکن اپنی وفات کے وقت (علم پوشیدہ رکھنے کے گناہ سے ڈر کر معاذ نے اس کی خبر دی (مشکوٰۃ کتاب الایمان صفحہ ۶)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس شخص کی توحید کامل ہو وہ دوزخ میں نہ پڑے گا۔ تو اس حدیث سے توحید الوہیت کی بڑی فضیلت اور خوبی ثابت ہوئی نیز اس حدیث شریف سے یہ فائدہ بھی حاصل ہوا کہ بعض مسائل جن سے کسی وقت غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ ہو خاص وقت تک اُن کی اشاعت روک سکتے ہیں رحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ ہوا کہ ابھی لوگ نئے مسلمان ہوئے ہیں مبادا کہ اس کا غلط مطلب سمجھیں اور عمل چھوڑ کر محض کلمے کے بھروسے پر بیٹھ رہیں اور معاذ رضی اللہ کی وفات کے وقت جب یہ اندیشہ نہ رہا تھا کہ لوگ پوری شریعت سمجھ چکے تھے اُدھر اللہ تعالیٰ نے علم کے چھپانے پر وعید فرمائی ہے اس لئے انہوں نے اس وعید سے بچنے کیلئے یہ حدیث لوگوں کو سنا دی۔

(دوسری حدیث کا ترجمہ) صحیحین میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑا تانے سو رہے تھے (میں

چلا گیا، پھر آیا تو آپ جاگ رہے تھے تب فرمایا ایسا کوئی بندہ نہیں جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔
کہے پھر اسی پر مر جاوے مگر جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا اگر اس نے زنا کیا ہو اور چوری
کی ہو آپ نے فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو چکا ہو میں نے کہا گو وہ زانی ہو اور چور ہو
آپ نے فرمایا گو زانی اور چور ہو خواہ ابوذر کی مٹی پر ناک رگڑ لے اس حدیث کا مطلب یہ ہے
کہ جو کلمہ طیب پڑھے اور مرنے تک اس کے احکام اور مقتضیات پر قایم رہے تو جنت میں
میں ضرور جاویگا۔ ابوذرؓ صحابی جو بڑے زاہد اور متقی تھے اُنکے دل میں سوال پیدا ہوا کہ کبیرہ
گناہ کرنیوالا کیونکر جنت میں جاویگا۔ اُنکے خیال میں یہ بات بہت مستبعد معلوم ہوئی تو انہوں نے
بار بار سوال کیا کہ گو زانی اور چور ہو۔ آپنے تیسری مرتبہ اُنکے جواب میں فرمایا تم چاہے ناک
زمین پر رگڑو کہ وہ جنت میں نہ جاوے تب بھی اللہ ضرور اُسکو جنت میں بھیجیگا، اور جب ابوذر
اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو کہا کرتے اگرچہ ابوذرؓ کے ناک کو مٹی لگے، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا لفظ اُنکو پیارا لگتا تو اُسکو محبت سے نقل کرتے معلوم ہوا جس کی توحید الوہیت
صحیح ہو وہ ضرور جنت میں جاویگا اگرچہ گناہگار ہو اور توحید الوہیت کے معنی پہلے بیان
ہو چکے ہیں کہ صرف دل کا اعتقاد کافی نہیں عملاً بھی عبادت محض اللہ تعالیٰ ہی کی کہلے اور
کسی کی نہ کرے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ گناہگار کافر نہیں ہوتا رہا یہ سوال
کہ اس حدیث میں صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ساتھ مذکور نہیں سو
اس کا جواب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا وہی معتبر ہے جو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق
ہو اور اللہ کی تعلیم رسولؐ ہی کے ذریعے سے ہوتی ہے تو رسول کی تصدیق اور اتباع بھی اسکو
لازم ہے اور یہ حدیث مجمل اور مختصر ہے جس کی تفسیر اور تفصیل دوسری حدیثوں میں موجود ہے
تو اشکال رفع ہو گیا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؕ

نظم متعلق ضرورت عمل

اے بندہ کر تو بندگی دولت بڑی ہے زندگی	عصیاں سے کر شرمندگی عاصی کا گھر فی النار ہے
افسوس در لہو و لعب کی صرف اپنی عمر سب	غفلت میں گذرے روز و شب ہوتا نہیں بیدار ہے

کھا کر پلاؤ قورمے گمراہ ہوا تو زور میں
کیوں ظلم پہ باندھی کمر اے بیحیا کچھ خوف کر
اب آنکھ کھول اور کر نگاہ کس جا گئے وہ بادشاہ
اُن کے کہاں ہیں وہ محل اور ونٹ ہاتھی اصطبل
مادر پدر فرزند و زن ہیں جتنے جی سب خندہ زن
جھولے تھے جو افلاک میں وہ مل گئے ہیں خاک میں
یہ دوست ہیں سب گور تک تیرے پھر ینگے یک بیک
اب زندگی کا راج ہے کر لے جو کرنا آج ہے
جو چاہے تو حق کی رضا مت کر نماز اپنی قضا
اے بے نمازی بیحیا ایسا ستم تو نے کیا
حق کی عبادت کچھ نہ کی گور اپنی آتش سے بھری
اے بے نمازی بیخبر تیرا تو دوزخ ہے مقر
لوگوں کو مت بہتان کر غیروں کا مت نقصان کر

جانا نہیں کیا گور میں مرنے سے کیا انکار ہے
دنیا سے کرنا ہے سفر پھر گور ہی گھربار ہے
تھے صاحب فوج و سپاہ انکا کہاں دربار ہے
تاج اور زر اور مور چھل اور کس طرف سرکار ہے
پہنا دیا جسدن کفن اک ایک سب اغیار ہے
ہے موت سب کی تاک میں مفلس ہے یا زردار ہے
الفت کی کٹ جاتی ہے رگ کوئی نہیں غمخوار ہے
جب مر گیا محتاج ہے پھر تو نہیں مختار ہے
ایسے کی دوزخ ہے سزا لعنت گلے کا ہار ہے
سجدہ نہ خالق کو کیا تجھ پر خدا کی مار ہے
دوزخ کی سیدھی راہ لی دوزخ کا جہاں انگار ہے
فرما چکے خیر البشر اللہ کا اقرار ہے
کچھ دے کے مت احسان کر ایسا دیا بیکار ہے

(اب دوسرا خطبہ شروع ہوتا ہے۔ دو خطبوں کے درمیان قعدہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بدعت ہے ہاں اگر دل ہی دل میں دعا کرے تو مضایقہ نہیں)

خُطبَہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی فَاِنَّکُمْ عَلَیْہِ تُعْرَضُوْنَ ۝ وَاَخْلِصُوْا لَہُ الْاَعْمَالَ فَاِنَّکُمْ عَلَیْھَا مُحَاسَبُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ صَلّٰی عَلٰی نَبِیِّہٖ فِیْ کِتَابِہِ الْمَکْنُوْنِ ۝ وَاَمَرَکُمْ بِذٰلِکَ فَاَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ

اسدن میں اپنے اہل وعیال پر کھلا خرچ کرنا مسکینوں یتیموں کے ساتھ سلوک کرنا خیرات صدقہ اور روٹوں کی نسبت اس دن زیادہ دینا مستحب ہے اسکو سنت اسلام اور مذہبی شعار سمجھکر اسکے التزام کو ضروری نہ سمجھ لیا جاوے اور رسم پورا کرنیکو تکلف نہ کیا جاوے اور اگر اس حد کو پہنچ جاوے یعنی لوگ اس کو ضروری سمجھنے لگیں اور مذہبی شعار بن جاوے پھر مکروہ ہے خصوصاً عالم مقتدا کے لئے جس کا فعل عوام کے نزدیک سند سمجھا جاتا ہو۔ (مدخل ابن حاج جلد ۱ صفحہ ۲۹۰) صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ اس مہینہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا مہینہ فرمایا اور اس کے روزہ کو بعد رمضان کے سب روزوں سے افضل فرمایا اور صحیحین کی حدیث میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو پایا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں تو آپنے اس بارہ میں انسے کہا کہ یہ کیا دن ہے کہ تم اسمیں روزہ رکھتے ہو انہوں نے کہا یہ بڑا عظمت کا دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون بے عون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے شکر کیلئے اسدن روزہ رکھا تھا اب ہم (انکی پیروی کیلئے) روزہ رکھتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ موسیٰؑ (کی پیروی) کے مستحق اور لائق ہیں۔ تو حضرتؐ نے خود بھی اُس کا روزہ رکھا (اور اپنی امت کو بھی، اس کے روزے کا حکم دیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا اگر میں اگلے سال تک (زندہ) رہا تو اس کے ساتھ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا اور ایک روایت میں ہے کہ عاشورا کے روزہ پر اللہ تعالیٰ سے اس ثواب کی اُمید رکھتا ہوں کہ پہلے سال کا کفارہ ہو جاوے (یہ دونوں روایتیں صحیح مسلم میں ہیں) اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا عاشورا کے دن روزہ رکھو اور یہود کا خلاف کرو (اس طرح) کہ اُسسے پہلے ایک دن روزہ رکھو یا اس کے بعد ایک دن روزہ رکھو۔

دفائدہ) شروع شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جس کام میں آپ کو اللہ تعالےٰ کے ہاں سے حکم آیا تھا اسمیں اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے خصوصاً جس کام میں بت پرستوں کی مخالفت ہوتی تھی یعنی بت پرستوں کے برخلاف جو عمل اہل کتاب کا ہوتا

آپ اُس کو اختیار کرتے پس جب مکہ فتح ہوا اور اسلام کے احکام محکم و مشہور ہو چکے اس وقت سے آپ اہل کتاب کی بھی مخالفت کرتے اور یہ یعنی عاشورا کے روزہ کا مسئلہ بھی اسی باب سے ہے کہ اوّل آپ نے اہل کتاب کی موافقت کی عاشورا کا روزہ رکھا پھر اخیر عمر میں اُنکے خلاف کرنے کا حکم دیا کہ ایک روزہ پہلے نانویں تاریخ کا دسویں تاریخ کے ساتھ ملالیا کرو یا ایک روزہ پیچھے یعنی گیارھویں کا ساتھ ملالیا کرو تاکہ یہود کے طریق کی مخالفت ہو جاوے (فتح الباری)

مسئلہ۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے کہ عاشورا کے روزے کے تین مرتبے ہیں۔ ادنےٰ یہ کہ صرف دسویں کا روزہ رکھے اس سے بڑھ کر یہ کہ نویں اور دسویں دو روزے رکھے اس سے بڑھ کر یہ کہ نویں دسویں گیارھویں تین روزے رکھے

مسئلہ بجماع ہے اس پر کہ عاشورا کا روزہ مستحب ہے فرض نہیں بعض علماء کا خیال ہے کہ پہلے فرض تھا پھر جب رمضان کے روزہ کی فرضیت کا حکم آگیا تو اُس کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔ بہرحال اب سب کے نزدیک مستحب ہے۔

تنبیہ۔ جو پاکھنڈ شیعہ روافض نے ماہ محرم میں اختراع کر رکھا ہے اس کا شرع شریف میں کوئی ثبوت نہیں اس دن کی عظمت پہلے سے چلی آتی ہے یہ نہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے یہ دن معظم و محترم ہوگیا۔

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مکے والے قریش بھی عاشورا کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تب بھی روزہ رکھتے اور روزہ رکھنے کا حکم دیتے پھر جب رمضان فرض ہوا تو اسکو چھوڑ دیا یعنی تاکید اس روزہ کی موقوف کر دی جو چاہتا روزہ رکھتا جو چاہتا نہ رکھتا

قریش کے اس دن روزہ رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ جاہلیت میں قوم قریش سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہوگیا تھا اور ان کے دلوں میں اس کی بڑی ہیبت بیٹھ گئی تھی تو کسی نے اُن سے کہا کہ عاشورا کے دن روزہ رکھا کرو وہ اس گناہ کا کفارہ ہو جاویگا (فتح الباری)

مسئلہ اس روزہ کا ثواب اسی صورت میں ہے کہ شرعی روزہ رکھا جاوے یعنی صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک نہ یہ کہ جہال کی طرح ظہر یا عصر کے وقت توڑ دیں ایسا کرنے

سے ثواب تو کجا الٹا عذاب ہوگا کہ دین میں بدعت نکالی۔

ذکر کیفیت غرق ہونے فرعون کا بمعہ تمام لشکر کے

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے پارہ گیارہ سورۂ یونس کے نویں رکوع میں فرمایا ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار کردیا۔ اور فرعون بمعہ اپنے لشکروں کے شرارت اور تعدی کی راہ سے اُنکے پیچھے لگا یہانتک کہ جب ڈوبنے لگا کہا میں ایمان لایا کہ کسی کو عبادت کا استحقاق نہیں مگر اس ذات کو جس کے ساتھ بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور داب میں فرمانبرداروں سے ہوں۔ کہا گیا، کیا اب تو ایمان لایا، اور پہلے نافرمانی کرتا رہا اور تو مفسدوں سے تھا پس آج ہم تجھکو اونچی زمین پر ڈالدیں گے تیرے بدن کیساتھ تاکہ تو پچھلوں کیلئے نشان ہو اور بیشک بہت لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ قصہ یوں ہوا کہ جب بنی اسرائیل مصر سے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ نکلے۔ کہتے ہیں اُن کی تعداد سوائے بچوں کے چھ لاکھ جنگی جوان تھی اور وہ قبطیوں اور فرعون کی قوم سے زیور مستعار مانگ کر ہمراہ لیگئے تھے تو فرعون کی حماقت نے اسکو برانگیختہ کیا کہ اپنے زیر نگیں سب ولایتوں میں پیادے بھیجکر تمام لشکروں کو جمع کیا۔ تو تمام لشکر جرار لے کر بڑی شان و شوکت سے بنی اسرائیل کے پکڑنے کو انکے پیچھے چڑھ دوڑا۔ اللہ تعالیٰ کو انکی ہلاکت منظور تھی اس لئے اُسکو یہی سوجھی۔ جیتی کہ اس کی تمام سلطنت میں کوئی ایک بھی صاحب شوکت حکمرانی کے قابل باقی نہ رہا سب اُسکے ساتھ ہولئے۔ آخر دن چڑھے ان کے قریب جا پہنچے جب دونوں جماعتیں ایک دوسری کو دیکھنے لگیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہی گھبرائے کیونکہ آگے سمندر تھا پیچھے سے فرعون آپہنچا۔ اب سوائے اس کے چارہ نہیں کہ دونوں گروہوں میں گھمسان کی لڑائی ہو۔ غرض موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی ان سے باصرار کہنے لگے بتلایئے اب اس مخمصہ سے نجات کی کیا صورت۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ کے حکم سے یہاں آیا ہوں میرا رب میرے ساتھ ہے یقیناً وہ ابھی مجھے راستہ دیگا۔ غرض جب تنگی نہایت کو پہنچی اس وقت اللہ تعالیٰ نے کشادہ کار کی سبیل نکالدی موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ سمندر میں اپنا عصا ماریں انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ سمندر پھٹ گیا۔ ہر ٹکڑا بڑے عظیم پہاڑ کی طرح کھڑا ہوگیا بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے انہیں کے موافق بارہ رستے بن گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہوا

کو حکم دیا اس نے زمین کو خشک کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ فَاضْرِبْ
لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى یعنی سمندر میں اُن کیلئے راستہ ٹھیراؤ
نہ تم کو یہ خوف ہو کہ پکڑے جاؤ گے اور نہ اور کسی قسم کا ڈر ہو اور راستوں کے درمیان سے پانی
میں جالی کی طرح سوراخ ہو گئے۔ تاکہ ہر قوم دوسروں کو دیکھتی رہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ وہ
نظر نہیں آتے۔ مبادا ہلاک ہو گئے ہوں پس جب بنی اسرائیل سب کے سب پار ہو گئے۔
یہانتک کہ انکا سب سے پچھلا آدمی بھی باہر آگیا اس وقت فرعون دریا کے دوسرے کنارے
پر آ پہنچا اور اس کے لشکر میں باقی رنگوں کو چھوڑ کر صرف مشکی رنگ کے کالے گھوڑے ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰)
کی تعداد میں تھے۔ جب اس نے یہ نقشہ دیکھا تو ڈرا اور آگے چلنے سے رکا۔ اور اس کے دل میں
ہیبت آئی اور لوٹنے کا ارادہ کیا لیکن یہ نہیں ہو سکتا اسکے بچنے کا وقت نہیں رہا تھا۔ تقدیر نافذ ہو
چکی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہو لی تھی۔ ہوا یہ کہ جبرئیل علیہ السلام ایسی گھوڑی پر سوار
ہو کر جو نر کی مشتاق تھی اور حاملہ نہ تھی۔ فرعون کے گھوڑے کے پاس سے گزرے گھوڑا
ہنہنا کر اس کے پیچھے ہو لیا۔ جبرئیل علیہ السلام دریا میں داخل ہو گئے اور گھوڑا بھی پیچھے
ہی گیا اور فرعون بے بس ہو گیا لیکن بظاہر اپنے امرا کو دلیری جتا کر کہتا کہ آؤ۔ بنی اسرائیل ہم
سے اچھے نہیں۔ سمندر پر ان کا حق ہم سے زیادہ نہیں پس سب سارے کے سارے سمندر
میں گھس پڑے۔ میکائیل علیہ السلام پیچھے سے انکو ہانک لائے کسی کو سمندر کے باہر نہ
رہنے دیا۔ سب کو ان کے ساتھ ملا دیا۔ جب سب کے سب دریا میں آ گئے کوئی بھی باہر نہ رہا تب
اللہ تعالیٰ کا حکم آگیا۔ سمندر کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا وہ مل گیا۔ کوئی بھی اُن میں سے نہ بچا اور موجیں
اُنکو اوپر نیچے کرتی تھیں۔ جب فرعون کے اوپر لہروں نے ہجوم کیا اور اُسے ڈھانپ لیا اور
سکرات موت اس پر طاری ہو گئے تب اُس حال میں کہنے لگا۔ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ
بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ پس ایسے وقت ایمان لایا جب اسکو ایمان نافع نہ تھا
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ
مُشْرِكِيْنَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ
عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝[ع۱] پس جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا کہنے لگے ہم اللہ

[ع۱] آخر سورہ مومن

واحد لاشریک پر ایمان لائے اور منکر ہوئے اس چیز کے جسکو اُس کا شریک بناتے تھے پس اُن کا ایمان ان کو کام نہ آیا جب ہمارا عذاب دیکھ چکے تھے یہ جیسا دستور اللہ تعالیٰ کا رہے اس کے بندوں میں اور اس جگہ گھاٹے میں رہے کافر یعنی عام بندوں میں اللہ تعالیٰ کا یہی دستور ہے کہ عذاب آچکنے کے بعد ایمان قبول نہیں ہوتا اور اسی طرح فرعون کے جواب میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب تو ایمان لاتا ہے اور پہلے نافرمان رہا اور مفسدوں میں سے تھا۔ جو لوگوں کو گمراہ کیا کرتے تھے۔ اور جو حال فرعون کا اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔ یہ غیب کے اسرار سے ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلع کیا۔ مسند امام احمد وغیرہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب فرعون نے یہ کلمہ کہا۔ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ تو کاش آپ مجھے دیکھتے کہ میں اسوقت سمندر کی گار لیکر فرعون کے منہ میں گھسیڑتا تھا اس ڈر سے کہ مبادا اس کو اللہ کی رحمت پہنچ جاوے اور اس کو بخش دے اور یہ جو فرمایا کہ آج ہم تیرے بدن کو بلند زمین پر ڈال دیں گے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ سلف نے اس کی تفسیر میں کہا کہ بنی اسرائیل کو فرعون کے مرنے میں شک تھا تو اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا کہ اس کا دھڑ بغیر روح کے وہ زرہ پہنے جس کو سب لوگ پہچانتے تھے ایک اونچے ٹیلے پر ڈال دیا اور اس کا بدن صاف تھا پھٹا ٹوٹا کٹا گرا نہیں تھا۔ تاکہ سب پہچان لیں اور ان کی ہلاکت عاشورا کے دن ہوئی۔ جیسے اوپر حدیثوں میں ذکر ہو چکا۔

نظم دربیان پیروی احکام شرع

ہے یہی حق میں تیرے اے دل ناداں بہتر
کہ رہے بندگی حق میں جھکی پشت و کمر

جو یہاں یاد الٰہی سے کرے گا سستی
چشم افسوس سے رووے گا بروز محشر

غیر ممکن ہے رسائی درِ حق پر اس کی
رہزن نفس کو یاں جس نے بنایا رہبر

اے میاں فکر میں تم نفس و ہوا کے آکر
چھوڑ دیجو نہ کہیں پیروی پیغمبر

دیکھو پیروی نبیوں کی نہ کر کے منظور
ناگہاں قہر الٰہی میں پڑے لوگ اکثر

پیروی کی نہیں فرعون نے موسیٰؑ کی جب
غرق آخر کو ہوا بحر میں وہ بد گوہر

جب کہ نمرود نے مانا نہیں فرمانِ خلیلؑ
ایک مچھر سے ہوا داخل فی النار وسقر

جب نہ صالحؑ کی اطاعت میں رہی قوم ثمود
پھٹ گئے نعرۂ غیبی سے پلیدوں کے جگر

پیروی ہودؑ کی جب عاد نے کی نامنظور
بادِ صرصر سے لعین مر گئے ٹکرا کر سر

حکم داؤدؑ کا لوگوں نے نہ مانا جس دم
غضب و قہرِ خدا سے ہوئے سارے بندر

جب کیا لوطؑ کے فرمان سے لوگوں نے گریز
سر پہ اُن سرکش و ناپاک کے برسے پتھر

بھائیو! آئے گا آخر کو غضب تم پر بھی
پیروی سیدِ ابرار کی چھوڑ دو گے اگر

اُٹھے جب تک نہ رُخِ ولسے نقابِ بدعت
جلوۂ شاہدِ سنت نہ کبھی آئے نظر

مذہب و دین ہے وہ صاف غلط اے مسلم
شاہدی جس کی نہ دے دفترِ قرآن و خبر

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو پہلے خطبہ کے بعد لکھا گیا ہے)

نمبر (۳)

ماہ محرم الحرام کے تیسرے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ اَلْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝ مُكَوِّرِ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ ۝ تَذْكِرَةً لِّاُولِي الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ۝ وَتَبْصِرَةً لِّذَوِي الْاَلْبَابِ وَالْاِعْتِبَارِ ۝ اَلَّذِيْ اَيْقَظَ مِنْ خَلْقِهٖ مَنِ اصْطَفَاهُ فَزَهَّدَهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ ۝ وَشَغَلَهُمْ بِمُرَاقَبَتِهٖ وَاِدَامَةِ الْاَفْكَارِ ۝ وَمُلَازَمَةِ الْاِتِّعَاظِ وَالْاِدِّكَارِ ۝ وَوَفَّقَهُمْ لِلدُّؤُبِ فِيْ طَاعَتِهٖ وَالتَّاَهُّبِ لِدَارِ الْقَرَارِ ۝ وَالْحَذَرِ مِمَّا يُسْخِطُهٗ وَيُوْجِبُ دَارَ الْبَوَارِ ۝ وَالْمُحَافَظَةِ عَلٰى ذٰلِكَ مَعَ تَغَايُرِ الْاَحْوَالِ وَالْاَطْوَارِ ۝ اَحْمَدُهٗ اَبْلَغَ حَمْدٍ وَّاَزْكَاهُ ۝ وَاَشْمَلَهٗ وَاَنْمَاهُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْبَرُّ الْكَرِيْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَحَبِيْبُهٗ وَخَلِيْلُهٗ الْهَادِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَالدَّاعِيْ اِلٰى دِيْنٍ قَوِيْمٍ ۝ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ ۝ وَاٰلِ كُلٍّ وَّسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ۔ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ۔ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ۔ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ متفق علیہ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ متفق علیہ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ متفق علیہ، وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ۔ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ (متفق علیہ) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا (رواہ مسلم) يَا عِبَادَ اللّٰهِ اٰمِنُوْا كَمَا نَدَبَكُمْ اِلَيْهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(حاشیہ: شروع پارہ ۱۸ — وقف لازم)

تیسرا وعظ ایمان اور ارکان ایمان کا مختصر بیان

حاضرین! اللہ جلّ شانہ مجھے اور تم سب کو ایمان کی حلاوت سے شاد کام کرے آمین یا رب العالمین، اللہ جل جلالہ نے سورہ مومنون پارہ ۱۸ کے شروع میں فرمایا کامیاب ہوئے مراد کو پہنچے۔ فلاح اور رستگاری پائی ایمان والوں نے جو صفات ذیل سے موصوف ہیں:۔

(۱) جو نماز میں خشوع کرنے والے ہیں یعنی ڈرتے ہوئے سکون کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ دلوں میں خشوع ہوتا ہے اعضا کیساتھ فروتنی کرتے ہیں آنکھیں نیچی رکھتے ہیں۔ بازو انکے نرم اور جھکے ہوتے ہیں۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ کہتے ہیں شروع شروع میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے اپنی نگاہیں پست کرلیں۔ یہاں تک کہ سجود کی جگہ سے اُنکی نظر آگے نہیں بڑھتی تھی۔

(تنبیہ) نماز میں خشوع اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو اپنے دل کو فارغ کرلے اور جن باتوں کی وجہ سے خیال بٹتا ہے سب سے دھیان ہٹالے اور پورا پورا نماز کی طرف متوجہ ہو جاوے جب اس طور سے نماز پڑھیگا تو نماز اس کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو گی جیسے امام احمدؒ اور نسائی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَ النِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی مجھے خوشبو بھی پسند ہے اور عورتیں بھی لیکن میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے (۲) جو لغو باتوں سے منہ پھیرنیوالے ہیں۔ ہر باطل اور بیہودہ بات کو لغو کہتے ہیں پس یہ شرک کو بھی شامل ہے اور گناہوں کو بھی اور بیفائدہ مالایعنی باتوں کاموں کو بھی کہتے ہیں۔ غرض جس کام میں ثواب اُخروی اور جائز منفعت دنیوی نہ ہو وہ لغو ہے۔

مسئلہ۔ تمام میلے اور تماشے۔ جانوروں کا لڑانا پتنگ اڑانا۔ باجو اور خرابیوں اور برائیوں کے لغو میں داخل ہیں پس مسلمان طالب نجات اور سعادتِ اُخروی کو ایسے کاموں سے بچنا ضروری ہے۔

(۳) جو لوگ کہ زکوٰۃ پر کاربند ہیں زکوٰۃ سے دو معنے مراد لئے جاسکتے ہیں۔ (اول) مال کی زکوٰۃ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اگرچہ زکوٰۃ مدینہ میں ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوئی تھی اور یہ آیت مکی ہے لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ میں جو زکوٰۃ فرض ہوئی تھی وہ خاص مقدار کی اور نصاب کیساتھ مقید تھی۔ ورنہ مطلق زکوٰۃ مکہ میں بھی واجب تھی کیونکہ اللہ تعالی نے سورہ انعام میں جو مکی ہے فرمایا۔ وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (یعنی اور اللہ وہ ذات پاک ہے جسنے پیدا کئے باغ جو ٹٹیوں پر لگائے ہوئے ہیں اور بن ٹٹیوں پر

ع ۱ سورہ انعام رکوع ۱۷

لگائے ہوئے اور کھجوریں اور کھیتیاں جن کے مزے آپس میں مختلف ہیں اور زیتون اور انار جو دیکھنے میں پتوں کے لحاظ سے تو ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور پھل اور تاثیر کے لحاظ سے ایکدوسرے کے مشابہ نہیں۔ کھاؤ ان کے پھلوں میں سے جب پھل دیویں اور انکا پھل کاٹنے کے دن اُن کا حق ادا کرو اور بیجا مت خرچ کرو بیشک وہ بیجا خرچ کرنیوالوں کو نہیں پسند کرتا۔ تو اس آیت میں کھیتوں پھلوں کی زکوٰۃ دینے کا حکم ہے تو معلوم ہوا کہ اصل زکوٰۃ مکہ میں بھی واجب تھی۔ مدینہ میں نصابوں کی تعیین اور زکوٰۃ کی خاص مقدار فرض ہوئی اور دوسری قسم زکوٰۃ کی یہ ہے کہ اپنے نفس کو شرک اور اخلاق رذیلہ کی گندگیوں سے پاک کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ والشمس میں فرمایا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۞ یعنی فلاح اور خلاصی پائی اس شخص نے جسنے اپنے نفس کو پاک کیا (کیونکہ پہلے نفس ہی کا ذکر ہے) اور ناکام ہوا جسنے اس کو آلودہ کیا اور بہتر یہ ہے کہ اس آیت میں دونوں قسم کی زکوٰۃ مراد لی جاوے نفسوں کی زکوٰۃ بھی اور مالوں کی زکوٰۃ بھی اور مال کی زکوٰۃ سے بھی نفس رذیلہ بخل سے پاک ہوتا ہے اور مومن کامل وہ ہے جو یہ زکوٰۃ بھی دے اور وہ زکوٰۃ بھی۔

(۴) اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی جوروؤں اور ہاتھ کے مال (لونڈیوں) پر کیونکہ ان پر ملامت نہیں پس جو شخص اسکے سوا اور خواہش کرے تو ایسے لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں یعنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ حرام میں نہیں واقع ہوتے جس سے اللہ نے ان کو منع کیا ہے۔ نہ زنا کرتے ہیں نہ لواطت (لونڈے بازی) اور جو عورتیں اللہ تعالیٰ نے اُنکے لئے حلال کی ہیں یعنی منکوحہ بیبیاں اور شرعی لونڈیاں اُنکے سوا کسی کے پاس نہیں جاتے اور جو اپنی بیبیوں اور لونڈیوں سے ہی صحبت کرتے ہیں اُنپر کوئی ملامت اور حرج نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۞ ہاں جو لوگ ان سے تجاوز کر جاویں۔ سوائے بیبیوں اور لونڈیوں کے اور جگہ اپنی شرمگاہوں کو استعمال کریں تو وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔

(مسئلہ) اور یہ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ۔ کا استثنا مردونکے ساتھ خاص ہے عورتوں کو شامل نہیں۔ امام ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے اپنے غلام کو رکھا ہوا تھا او

کہتی تھی ہیں اس آیت پر عمل کرتی ہوں اس کو لوگ امیر المومنین بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے آئے اور چند ایک صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اس نے کتاب اللہ کی آیت کی بیجا تاویل کی ہے تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غلام کا سر منڈوا کر اس کو جلاوطن کر دیا اور اس عورت سے فرمایا۔ آج سے تو سب مسلمان مردوں پر حرام ہے حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ مردوں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس واسطے حرام کیا کہ اس کے قصد کے خلاف اس کی ضد کے ساتھ اس کو سزا دی (حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس اثر کو غریب و منقطع کہا ہے)

(مسئلہ) امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ استمنار بالید (مشت زنی) حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محافظت فروج کے حکم سے صرف دو چیزوں کو مستثنے کیا ہے۔ (۱) منکوحہ بیبیاں (۲) شرعی لونڈیاں۔ اور یہ کام ان قسموں سے خارج ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسموں سے تجاوز کرنیوالوں کو فرمایا ہے وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔

(۵) اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت کرتے ہیں یعنی جب انکے پاس کوئی امانت رکھی جاتی ہے تو انہیں خیانت نہیں کرتے بلکہ پوری پوری امانت صاحب امانت کو ادا کر دیتے ہیں اور جب کسی کے ساتھ عہد معاہدہ کرتے ہیں یا کوئی عقد سودا کرتے ہیں تو اس کے ساتھ وفا کرتے ہیں۔ قول میں پورے اترتے ہیں منافقوں کی طرح نہیں ہوتے جن کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ۔ یعنی منافق کی تین علامتیں ہیں (۱) جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے (۲) اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف کرتا ہے (۳) اور جب اسکے پاس امانت رکھی جاوے تو خیانت کرتا ہے۔

(۶) اور جو لوگ اپنی نمازوں پر محافظت کرتے ہیں یعنی نمازوں کو اچھے (مسنون) وقتوں میں رکوع سجود وقومہ۔ جلسے کی سنت کے مطابق رعایت رکھ کر پابندی کیساتھ ادا کرتے ہیں (نکتہ) ان اوصاف حمیدہ کو اللہ تعالیٰ نے نماز ہی کے ذکر سے شروع کیا اور نماز ہی

پر ختم کیا تو یہ نماز کی افضلیت اور تاکید کی دلیل ہے۔

(فائدہ) نماز کی روح تو خشوع و خضوع ہے جس کو پہلی آیت میں ذکر فرمایا اور باقی ارکان نماز کے لئے جوارح اور اعضا کی طرح ہیں پس اگر خشوع و خضوع نماز میں نہ ہو تو مردہ بے جان کی طرح ہوگی اور باقی ارکان اگر درست نہ ہوئے تو ایسی ہوگی جیسے انسان کا کوئی عضو نہیں ہوتا تو وہ ناقص ہوتا ہے۔ مثلاً لنگا۔ لولا لنجا۔ کانا۔ گنجا وغیرہ ذالک تو نماز کو ان سب عیوب سے سلامت رکھنے کی کوشش کرے۔

جب اللہ تعالیٰ نے مومنین کی یہ صفات محمودہ ذکر فرمائیں تو ان کے حق میں فرمایا۔ ایسے لوگ وہی وارث ہیں جن کو جنت الفردوس میراث میں ملے گی کیونکہ پہلے آدم علیہ السلام جو انسانوں کے باپ ہیں۔ جنت میں تھے ایک گناہ کی وجہ سے جنت سے نکالے گئے اب ایمان کامل اور اعمال صالحہ کی برکت سے پھر ان کو وہی جدی میراث مل جاوے گی اب چونکہ جزاء اعمال میں جنت ملے گی۔ اس لئے پھر اس سے نکالے نہیں جاوینگے۔ بلکہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ اسی لئے فرمایا ھُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ہ

(نکتہ) آدم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے جنت میں سکونت دی چنانچہ فرمایا وَقُلْنَا يَآدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ہ یعنی ہم نے کہا اے آدمؑ تو اور تیری بی بی جنت میں رہو بسو اور اس میں سے جہاں چاہو بافراغت کھاؤ۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر جب اُن سے قصور ہوا جس درخت سے منع کیا گیا تھا شیطان کے وسوسہ سے اُس میں سے کھا لیا۔ تو جنت سے نکال دیئے گئے چنانچہ فرمایا قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ہ یعنی ہم نے حکم دیا کہ تم بمعہ اپنی ذریت کے سب کے سب اس سے نکل جاؤ نیچے اتر جاؤ کیونکہ بہشت پاک جگہ ہے۔ گنہگار وہاں نہیں رہ سکتا پس آدم علیہ السلام باوجود اس مقبولیت کے وہاں نہ رہ سکے تو وہ انسان جو شب و روز گناہ کرتے ہیں کس منہ سے جنت کے امیدوار بنتے ہیں۔ کیا خوب کہا شاعر نے نظم

قدسیاں کردند پیش اد سجود	جد تو آدم بہشتش جائے بود

چوں گناہ پاک کردگفتندش تمام | مُذنبی، مُذنب، برو بیروں خرام
توطمع داری کہ باچندیں گناہ | داخلِ جنّت شوی اے روسیاہ

یعنی اے انسان تیرے دادا حضرت آدم علیہ السلام کی جگہ بہشت میں تھی اور عزت انکی یہ تھی کہ پاک لوگوں یعنی فرشتوں نے اللہ کے حکم سے اُن کے آگے سجدہ کیا لیکن جب ایک گناہ انسے سرزد ہوگیا تو سب نے کہدیا کہ تو گنہگار ہے اے گنہگار یہاں سے باہر چلتا بن پھر اے آدمی تو اس امید میں ہے کہ اتنے گناہوں کے پوٹ کے پوٹ سر پر لئے جنت میں چلا جائیگا۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ ؎

درآن جائے پاکان امیدوار | گِل آلودہ معصیت راچہ کار

یعنی اس پاک جگہ میں جس کی اُمیدواری نیک لوگوں کے شایان شان ہے وہاں گناہوں کے کیچڑ سے آلودہ ہوئے ہوؤں کا کیا کام ہے

پہلی حدیث کا ترجمہ

صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) شہادت دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں (۲) دوسرے نماز کا قایم کرنا (۳) صاحب نصاب کو زکوٰۃ کا ادا کرنا (۴) حج کرنا اس شخص کے لئے جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو (۵) ماہ رمضان کے روزے رکھنا

دوسری حدیث کا ترجمہ

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں۔ سب سے بہتر و افضل تو یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے (یعنی سچے اعتقاد کے ساتھ توحید باری کا اقرار کرے) اور سب سے ادنیٰ درجہ کی شاخ یہ ہے کہ آتے جاتے کو، ایذا دینے والی چیز کو راستہ سے دور کرے۔ اور حیا (شرم) بھی ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔

(فائدہ) یہاں حیا سے مراد ایمانی حیا ہے جو انسان کو ناجائز کام کے کرنے سے مانع ہو مثلاً

شرمگاہ کے ننگا کرنے اور بیحیائی کی باتوں سے رو کے اور جو شرم نیک کام سے مانع ہو مثلاً کسی نے چھٹپن میں نماز نہیں سیکھی تو بڑا ہو کر شرم کرے تو یہ شرم ایمان کی شاخوں میں سے نہیں۔ بلکہ یہ نالائقی اور حماقت ہے۔

تیسری حدیث کا ترجمہ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی صحیح ، مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اس کے باپ بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ اس کو پیارا اور محبوب ہو جاؤں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت باپ بیٹے پیر استاد جورو حاکم وغیرہ سب لوگوں کی محبت سے غالب ہو تب جاکر صحیح معنوں میں مومن بنتا ہے (فائدہ) محبت دو قسم پر ہے ایک محبت طبعی جو فطرت کے لحاظ سے انسان کی طبیعت میں مرکوز ہے اسمیں آدمی کا بس نہیں چلتا۔ دوسری محبت ایمانی واعتقادی ہے پہلی قسم کی محبت میں تو انسان مجبور اور معذور ہے لیکن دوسری قسم میں ضرور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سب مخلوقات سے بڑھی ہوئی ہو جس کی پہچان یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے اتباع میں کسی دوسرے کی پرواہ نہ کرے شریعت پیغمبر کے برخلاف کام کرانے پر بی بی بیٹے اصرار کریں تو حضرت کی جانب کا پاس کر لے اور خلاف شرع کام ہرگز نہ کرے۔ خواہ وہ سر ٹکرا کر مر جاویں تو مومن ہے اگر ان کی خاطر سے حکم شرع کے خلاف کر گذرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ایمانی سب پر غالب ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی محبت ایمانی کو فرمایا کہ سب سے زیادہ آپ کی محبت ہو طبعی کو نہیں فرمایا۔

چوتھی حدیث کا ترجمہ

صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں ہیں کہ جس میں پائی جاویں وہ ان کی وجہ سے ایمان کی شیرینی پائیگا۔ (۱) یہ کہ اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول انکے سب ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں (۲) جس بندے کو دوست رکھے اور کسی وجہ سے دوست نہ رکھے بلکہ محض اللہ ہی کے لئے دوست رکھے (۳) اس بات کو ناپسند کرے کہ پھر کفر میں چلا جاوے بعد اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو کفر سے خلاصی دی

جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

پانچویں حدیث کا ترجمہ

صحیح مسلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچا عباسؓ بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمدؐ کے رسول ہونے پر راضی ہوا اور ایمان اکثر سلف و اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرے اور عمل کر کے اپنی زبانی اقرار کی تصدیق کر دکھائے اور عمل عام اور شامل ہے دل کے عمل کو بھی اور اعضا کے عمل کو بھی تاکہ اعتقادات قلبی اور عبادات بدنی بھی اسمیں داخل ہو سکیں اور عبادات کے ایمان میں داخل کرنیسے ان کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کامل جب ہوتا ہے کہ ساری باتیں اسمیں پائی جاویں یعنی اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل شرعی اور عمل کو انہوں نے کمال ایمان کی شرط ٹھیرایا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یعنی بندوں کے نزدیک فقط اقرار لسانی سے مومن ہو جاتا ہے یعنی جس نے شہادتین کا اقرار کیا اسکو ہم مومن کہیں گے اس پر اسلام کے احکام جاری کرینگے یعنی اسکو مجبور کریں گے کہ احکام شرع پر عمل کرے پنجگانہ نماز پڑھے رمضان کے روزے رکھے۔ مالدار ہے تو ہر سال زکوٰۃ دے اگر استطاعت رکھتا ہے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ حج ضرور کرلے اسی طرح باقی احکام اور اقرار کے بعد اس پر کفر کا حکم نہیں لگا سکتے۔ مگر جب کوئی ایسا فعل اس سے صادر ہو جو کفر پر دلالت کرتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا اور اگر اسکا فعل کفر پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے عام گناہ تو اسکو فاسق کہینگے نہ کافر۔ اور علماء میں سے جن لوگوں نے اس کو مومن کہا انہوں نے اسکے اقرار کی طرف نظر کی اور جنہوں نے اس سے ایمان کی نفی کی انہوں نے کمال ایمان پر نظر کی اور جنہوں نے اسے کافر کہا ان کی مراد یہ ہے کہ کافر وں کا سا فعل کیا اور جنہوں نے کفر کی نفی کی انہوں نے حقیقت کفر کا لحاظ کیا۔ تو یہ سب نزاع قریب قریب لفظی نزاع ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نظم

ہوا آدمؑ سے خوش اللہ استغفار کے باعث ہوا ابلیس سے بیزار استکبار کے باعث

زمین و آسماں شمس و قمر لوح و قلم حق نے — کئے پیدا جناب سید ابرار کے باعث
نکال اے بینوا دل سے ہوس دنیا کی دولت کی — گیا قارون دوزخ میں زر و دینار کے باعث
نہ لا تسلیم حق سے ننگ دل میں تو کہ بوطالب — رہے محروم دین مصطفےٰ سے عار کے باعث
جدا رہ فاسقوں سے دیکھ بیٹا نوح کا کنعاں — پڑا رب کے غضب میں صحبت فجّار کے باعث
کسی فرمانِ سنت سے نہ کر انکار اے پیارے — وگرنہ ہوگا تو کافر اسی انکار کے باعث
پڑھے جو منہ سے کلمہ. گو کہ فاسق بے نمازی ہو — اسے مومن کہیں گے ہم اسی اقرار کے باعث
جہاں افسر جماعت کا ہو فاسق سود خوار افسوس — نہیں واں دین کو رونق بر سر دار کے باعث
رضائے ایزدی کو چھوڑنا تقصیر اعظم ہے — لحاظِ مادر و فرزند خویش و یار کے باعث
تمنّا ہے کہ گمراہوں کو جبراً راہ پر لاؤں — مگر مجبور ہوں میں شوکتِ کفار کے باعث
اگر فردوس میں جانیکی دل میں کچھ تمنّا ہے — تو جا سکتا ہے ایمان و عمل ابرار کے باعث
قد افلح کی گیارہ آیتیں دل سے پڑھ کر سوچ — کہ آ سکتی نہیں ہیں نظم میں اشعار کے باعث
خدا کی بندگی کر کے منافق دوزخی ہوگا — خیانت. عہد شکنی. دروغ گفتار کے باعث
الٰہی بندۂ عاجز پڑا آ کر ترے در پر — نہ کیجو در بدر اس کو برے کردار کے باعث

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ایک میں لکھا گیا

نمبر ۴

ماہ محرم الحرام کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولےٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَزَّ جَلَالُهٗ فَلَا تُدْرِكُهُ الْاَوْهَامُ ۝ وَسَمَا كَمَالُهٗ فَلَا تُحِيْطُ بِهِ الْاَفْهَامُ ۝ وَشَهِدَتْ اَفْعَالُهٗ اَنَّهُ الْوَاحِدُ الْحَكِيْمُ الْعَلَّامُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهٗ وَقَدْ اِزْتَفَعَ مِنْ عِمَادِ الشِّرْكِ قَتَامٌ ۝ فَجَاهَدَ فِی اللّٰهِ بِحَدِّ الْحُسَامِ ۝ فَاَرْدَی الْكَفَرَةَ اللِّئَامَ ۝ وَاَرْضَى الْمَلِكَ الْعَلَّامَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ فِیْ

اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ
هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝
اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝[1] وَقَالَ تَعَالٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ (ع۱ سورہ معارج)
فِيْ جَنّٰتٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝
حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝[2] عَنْ جَابِرٍ[3] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (ع۲ سورہ مدثر)
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (رواہ مسلم)
عَنْ[4] عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ
صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ
رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ ۔ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ
عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ (رواہ احمد و ابوداود) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ
فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (رواہ احمد والترمذی) عَنْ[5] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا
كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّ
لَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ
(رواہ احمد والدارمی) عَنْ[6] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ
(رواہ الترمذی) عَنْ[7] اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَّا تُشْرِكْ
بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا

لہ مشکوۃ ص۵۸ ۲ہ مشکوۃ ص۵۸ ۳ہ و ۴ہ مشکوۃ ص۵۸ ۵ہ مشکوۃ ص۵۹ ۶ہ مشکوۃ ص۱۵ - ۱۲ منہ

مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ رواه ابن ماجہ
فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝
اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ ۝ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

چوتھا وعظ نماز کی فرضیت و تاکید اور اسکی فضیلت کا بیان

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب لوگوں کو فریضہ صلوٰۃ پر جسکو معراج المومنین کا خطاب دیا گیا ہے" پابند رہنے کی توفیق دے آمین یارب العالمین فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ معارج میں۔ بیشک انسان بہت حریص پیدا کیا گیا ہے یعنی انسان کی جبلت اور فطرت ہی ایسی ہے کہ وہ کمال درجہ کا حریص ہے پھر اللہ تعالیٰ نے خود لفظ ھلوعؔ کی تفسیر فرمائی کہ انسان کی فطرت ہی ایسی ہے کہ جب اسکو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بہت گھبراتا ہے نہایت بیصبری اور بیقراری کا اظہار کرتا ہے شدت ہیبت سے اُس کا دل اپنے خانہ سے نکل نکل جاتا ہے اور اس بات سے مایوس اور نا اُمید ہوجاتا ہے کہ اس کے بعد پھر کبھی اسکو خیر اور بھلائی نہ پہنچے گی۔ یہ تو اس کی حالت تکلیف و مصیبت کے وقت ہوتی ہے۔ اور جب اس کو خیر پہنچے اللہ کی طرف سے اس کو کوئی نعمت ملے تو کنجوس بن جاتا ہے اپنے سوا اور کسی پر وہ نعمت خرچ کرنے سے بخل کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسمیں جو حق فرض کیا تھا زکوٰۃ وغیرہ، وہ نہیں ادا کرتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے مُصَلِّيْنَ کو مستثنےٰ کیا یعنی اصل فطرت کے لحاظ سے تو انسان ان اخلاق رذیلہ سے موصوف ہے جو اوپر مذکور ہوئے مگر جسکو اللہ تعالیٰ بچالے اور توفیق دے اور نیک کاموں کی طرف اسکو ہدایت کرے اور نیکیوں کے اسباب اس کیلئے میسر کردے اور وہ نمازی لوگ ہیں مگر ایسے نمازی جو اپنی نماز پر مداومت کرتے ہیں یعنی اوقات اور واجبات نماز کا لحاظ رکھکر پابندی کیساتھ اسکو ادا کرتے ہیں اور بعض صحابہؓ نے دائمون کے معنی فرمائے ہیں کہ خشوع کیساتھ ٹھیر ٹھیر کر نماز پڑھتے ہیں جیسے ٹھہرے پانی کو مآء دائم کہتے ہیں اس کے معنی کے مطابق اس آیت سے نماز میں طمانیت و تعدیل

ارکان کا وجوب ثابت ہوتا ہے، کیونکہ جو تعدیل ارکان نہیں کرتا۔ اس کی نماز میں سکون نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ بہتے پانی کی طرح چلا جاتا ہے، رکوع۔ سجود۔ قومہ۔ جلسہ میں آرام نہیں کرتا۔ اور اس کی نماز میں دوام نہیں پایا جاتا۔ بلکہ کوے کی طرح ٹھونگے لگاتا ہے پس ایسی نماز کے ساتھ وہ فلاح نہیں پاتا۔

مسئلہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعدیل ارکان (یعنی رکوع سجود میں ٹھیرنا) فرض ہے۔ اور طرفین یعنی حضرت امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک واجب ہے اور اسی طرح قومہ اور جلسہ میں اطمینان کرنا یعنی اتنی دیر تک ٹھیرنا کہ ایک تسبیح کی مقدار تمام اعضا میں سکون حاصل ہو جاوے تینوں صاحبوں کے نزدیک واجب ہے۔ محقق ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو صحیح کہا (مراقی الفلاح وغیرہ)

لیکن آج کل ہمارے اکثر حنفی بھائی تعدیل ارکان کا بہت کم خیال رکھتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے آئمہ کے نزدیک ایسی نماز ثواب سے خالی ہے۔ لہٰذا ہمارے بھائیوں کو لازم ہے کہ ٹھیر ٹھیر کر نماز پڑھا کریں۔ رکوع۔ سجود میں اچھی طرح اطمینان کیا کریں۔ ورنہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز نہ ہوگی اور طرفین کے نزدیک سخت کروہ ہوگی اور اسی طرح قومہ جلسہ میں بھی ضرور اطمینان کیا کریں

اور بعض نے دائمون کے یہ معنی کئے ہیں کہ جب کوئی عمل کرتے ہیں تو اس پر مداومت کرتے ہیں یعنی ہمیشہ اس کو کرتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُہَا وَاِنْ قَلَّ یعنی بہت پسندیدہ اعمال کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ یعنی تھوڑا عمل جو انسان ہمیشہ کرتا رہے بہتر ہے اور زیادہ ثواب اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا سبب ہے اس بڑے عمل سے جو انسان کچھ دن کر کے چھوڑ دے

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم سے ذکر کیا گیا کہ دانیال علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی صفت کی اس میں فرمایا کہ وہ ایسی نمازیں پڑھیں گے کہ اگر نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نماز پڑھتے تو غرق نہ ہوتے اور اگر قوم عاد ویسی نماز پڑھتے تو ان پر ریح عقیمہ مسلط کی جاتی اور اگر ثمود قوم صالح ویسی نماز پڑھتے تو ان پر صیحہ کا عذاب نہ آتا۔ تو اے بھائیو نماز کو لازم پکڑو کہ مومنوں کی اچھی خصلت ہے۔

افسوس کا مقام ہے کہ پہلے انبیاء تو ہماری نماز کی تعریف کرتے ہیں اور اپنی اُمتوں کو ہماری

نماز پر رشک دلاتے ہیں۔ اور ہم میں سے ہزارہا مسلمان ایسے ہیں کہ نماز کی پروا تک نہیں کرتے نمازوں کے اوقات میں مسجدوں کے پاس بیٹھ کر شور مچاتے ہیں۔ خود نماز پڑھنے کی بجائے اُلٹا نماز پڑھنے والوں کو پریشان کرتے ہیں۔ اللہ مسلمانوں کو ہدایت کرے اور اس فرض اعظم کی بجا آوری کی توفیق دے۔ (آمین)

اور اللہ تعالیٰ نے ان نمازیوں کی دوسری صفت فرمائی کہ ان کے مالوں میں حصہ مقرر ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنی محتاجی ظاہر کر کے سوال کرتے ہیں۔ اور جو محروم ہیں یعنی وہ نمازی لوگ اپنے مالوں میں سے ایک حصہ مقرر جدا کر رکھتے ہیں۔ اور اس میں سے ان لوگوں کو بھی دیتے ہیں جو مانگ لیتے ہیں۔ اور جو محروم ہیں۔ یعنی نہ اُن کے پاس مال ہے جس سے اُن کی حاجت رفع ہو جاوے۔ اور نہ کسی کو اُن کی حاجت کی اطلاع ہے کہ ان پر خیرات کرے ایک حدیث میں ہے لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِىْ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِىْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ۔ یعنی مسکین وہ نہیں جو گلی کوچوں میں گھوم لیتا ہے جو ایک ایک دو دو لقمے اور ایک ایک دو دو کھجوریں لے کر لوٹ جاتا ہے۔ اصل مسکین قابل رحم وہ ہے جس کے پاس نہ غنا اور اتنا مال ہے جو اس کی حاجت رفع کرے نہ کسی کو اس کے حال پر اطلاع ہے کہ اس پر کوئی صدقہ کرے۔

غرض یہ کہ وہ نیک لوگ اپنے مالوں میں سے خیرات کے لئے ایک حصہ مقرر جدا کر رکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی تجسس کر کے ان کو دیتے ہیں جو اپنی حاجت ظاہر نہیں کرتے تو یہ ان کے خیرات کرنے پر کمال اشتیاق کی دلیل ہے کہ جن کو عام طور پر لوگ نہیں جانتے وہ ان کو بھی تلاش کر کے دیتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی اور صفت فرمائی کہ وہ قیامت کے دن کی تصدیق کرتے ہیں یعنی اس دن پر اُن کو یقین ہے جس دن قبروں سے زندہ ہو کر نکلیں گے، اور وزن اعمال ہو کر نیکی بدی کی جزا سزا ملے گی۔ پس وہ اس شخص کی طرح عمل کرتے ہیں جس کو ثواب کی امید ہو اور عذاب سے ڈرتا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت میں

فرمایا کہ وہ اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک اُن کے رب کا عذاب بے ڈر ہونے کی چیز نہیں، جس میں عقل ہے اور اس کو اپنے رب کے امر کی سمجھ ہے وہ ضرور اس کے عذاب سے ڈرتا ہے اور جانتا ہے کہ اللہ ہی جس کو امان دے وہی اس کے عذاب سے بچ سکتا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے اُن کی اور صفت فرمائی کہ وہ لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں حرام سے بچاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے اس کے خرچ کرنے کی اجازت دی ہے اس کے سوا دوسری جگہ اس کو نہیں استعمال کرتے یعنی صرف اپنی بیبیوں اور لونڈیوں پر استعمال کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دے رکھی ہے اس لئے اُن پر اس استعمال میں کچھ ملامت نہیں ہے جو لوگ ان دو جگہ کے سوا اور جگہ اسکو خرچ کریں وہ حد سے نکل جانے والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت میں فرمایا کہ وہ اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کی رعایت کرتے ہیں جب ان کے پاس امانت رکھی جاوے اس میں خیانت نہیں کرتے اور جب عہد پیمان کریں اس کو وفا کرتے ہیں اسمیں عذر نہیں کرتے۔ یہ مومنوں کی صفتیں ہیں اور ان کی ضدیں منافقوں کی خصلتیں ہیں۔ چنانچہ اس سے پہلے وعظ میں حدیث مذکور ہو چکی ہے

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی اور صفت فرمائی کہ وہ اپنی شہادتوں پر قایم رہتے ہیں یعنی جو شہادت اُن کے پاس ہوتی ہے اس کو کماحقہٗ پورا پورا ادا کرتے ہیں۔ کسی کی رعائیت سے نہ اس میں کوئی لفظ بڑھاتے ہیں نہ کم کرتے ہیں۔ گواہی کا کوئی حصّہ نہیں چھپاتے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ط یعنی جو شخص شہادت کو چھپائے اسکا دل گنہگار ہے

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کی صفات کے آخر میں فرمایا کہ وہ لوگ اپنی نمازوں پر محافظت کرتے ہیں یعنی نماز کی شرائط۔ ارکان۔ واجبات۔ مستحبات کا لحاظ رکھ کر مسنون طریق پر ادا کرتے ہیں۔ اُن کی اوصاف نماز ہی سے اللہ تعالیٰ نے شروع کی تھیں۔ نماز ہی پر اُن کو ختم کیا تو اس میں نماز ہی کی فضیلت اور اس کے علو شان کی دلیل ہے۔

پھر ان تمام صفتوں کو ذکر کر کے فرمایا ایسے ہی لوگوں کی بہشت کے باغوں میں عزت کی

کی جاوے گی یعنی طرح طرح کی لذتیں اور خوشیاں ان کو حاصل ہونگی اور یہ سب نماز اور ان اوصاف حمیدہ کی برکت ہے ورنہ اصل فطرت میں تو انسان وہی ھلوعٗ۔ جزوعٗ۔ منوعٗ ہے

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مدثر میں فرمایا ہر شخص قیامت کے دن اپنی کرتوتوں اور عملوں کی وجہ گرو میں ہوگا یعنی محبوس ہوگا۔ مگر اصحاب یمین جن کے اعمالنامے داہنے ہاتھوں میں ملینگے وہ اس مصیبت سے مستثنیٰ ہونگے کیونکہ وہ جنتوں میں ہونگے۔ اور جنت کے بالاخانوں میں سے دوزخیوں کا حال دریافت کریں گے جب کہ دوزخی جہنم کے درکات میں ہوں گے ان کو کہیں گے تم کو دوزخ میں کس چیز نے چلایا یعنی تم نے کیا کیا تھا کہ اس مصیبت میں اس آگ میں پڑے جل رہے ہو۔ وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہ تھے اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلاتے تھے یعنی نہ ہم نے اپنے رب کی عبادت کی اور نہ اس کی مخلوق میں سے اپنے ہمجنسوں کے ساتھ احسان کیا۔ تو معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنا اور زکوٰۃ نہ دینا اور بھوکے کو کھانا نہ دینا دوزخ میں داخل ہونے کا سبب ہے۔

اور نیز وہ دوزخی ان کے جواب میں کہیں گے ہم باتیں کرنے والوں کے ساتھ باتوں میں گھس پڑتے تھے۔ ہم وہ باتیں کہہ گذرتے جن کا ہم کو علم نہ ہوتا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے اس میں کیا فرمایا ہے یعنی جب کوئی گمراہی کی باتیں کرتا تو ہم بھی اس کی ہاں میں ہاں ملاتے اور اس کی گمراہی کے ساتھ گمراہ ہو جاتے۔

اور نیز ان کے جواب میں کہیں گے کہ ہم جزا کے دن کو بھی جھٹلا جاتے تھے یعنی ایسی باتیں کہہ گذرتے تھے جن سے قیامت کا انکار لازم آتا ہے مثلاً کبھی کہتے یہ مُلّا لوگوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ کبھی کہتے کون دیکھ کر آیا ہے۔ کبھی کہتے گورستان میں کسی کو اُلٹا ٹانگا ہوا کسی نے نہیں دیکھا۔ ہم ایسی ہی حالت پر رہے یہاں تک ہم کو موت آگئی جس کا آنا یقینی ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ جو مرنے سے پہلے توبہ کر کے اپنی حالت کی اصلاح کر لے وہ اس عذاب سے بچ جاتا ہے جیسا کہ قرآن میں بہت آیتیں اس مضمون کی ہیں۔ اور بہت حدیثیں اس بارہ میں آئی ہیں چنانچہ آئندہ وعظوں میں موقع بموقع ان کا ذکر آجاوے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ اُن کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت

کچھ کام نہ آوے گی یعنی جو ان صفتوں سے موصوف ہوگا کہ نماز نہ پڑھے نہ زکوٰۃ دے اور دینی مسائل میں بیجا دخل دے اور اپنے عقلی ڈھکوسلے لگائے حتیٰ کہ قیامت کا انکاری ہو جاوے تو ایسے لوگوں کو کسی کی شفاعت کام نہ آوے گی کیونکہ شفاعت تو وہاں فائدہ دیتی ہے جہاں محل قابل ہو اور جو ایسے صفتوں کے ساتھ اللہ سے ملا تو وہ کافر ہے اسکو شفاعت کیا فائدہ کرے گی۔ اس کے لئے تو جہنم ہے ہمیشہ اسی میں رہے گا۔

پہلی حدیث کا ترجمہ

صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام اور کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے نماز کے ترک کرنے سے کفر کی سرحد میں پہنچ جاتا ہے۔

دوسری حدیث کا ترجمہ

مسند امام احمد اور سنن ابی داؤد میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا جس نے ان کا وضو اچھی طرح کیا اور وقت پر ادا کیا اور ان کا رکوع اور خشوع پورا کیا تو اللہ تعالیٰ پر اس کے واسطے عہد ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اس کو بخشدے۔ اور جس نے یہ نہ کیا اللہ کے ذمے اسکے لئے کوئی عہد نہیں چاہے اس کو بخشے چاہے عذاب کرے۔

تیسری حدیث کا ترجمہ

مسند امام احمد اور ترمذی میں بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ عہد جو ہمارے لوگوں کے درمیان ہے وہ نماز ہے پس جس نے اس کو ترک کیا پس وہ تحقیق کافر ہوا۔

چوتھی حدیث کا ترجمہ

مسند امام احمد اور دارمی میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک دن نماز کا ذکر کیا تو فرمایا جس نے نماز کی محافظت کی اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا اور سند ہوگی اور نجات ہوگی اور جس نے اسکی

محافظت نہ کی تو اس کے لئے نہ نور ہوگا اور نہ سند ہوگی اور نہ نجات ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور اُبیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

پانچویں حدیث کا ترجمہ

جامع ترمذی میں عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اعمال میں سے سوائے نماز کے کسی کو ایسا نہیں اعتقاد کرتے تھے کہ اس کے چھوڑنے سے کافر ہو جاتا ہے (یعنی صرف نماز کے ترک کرنے کو کفر کا کام سمجھتے تھے)

چھٹی حدیث کا ترجمہ

سُنن ابن ماجہ میں ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے جانی دوست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیّت کی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ تو کاٹ ڈالا جاوے اور جلایا جاوے اور فرض نماز کو قصداً نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے دیدہ دانستہ نماز کو چھوڑ دیا اس سے (اللہ کا) ذمہ بری ہوا اور شراب کبھی نہ پینا اس لئے کہ شراب ہر بدی کی کنجی ہے۔ سوائے اللہ کے بندو اللہ اور رسولؐ کے حکم مطابق نماز ادا کیا کرو۔

فائدہ ان حدیثوں میں تارک صلوٰۃ کے بارہ میں سخت وعید آئی ہے۔ اور اس مسئلہ میں علماء دین کا اختلاف ہے کہ آیا تارک نماز کی سزا کیا ہے پس آئمہ ثلاثہ اور سفیان ثوری اور اوزاعی اور ابن مبارک اور حماد بن زید اور وکیع کے نزدیک تو اس کی سزا قتل ہے اور امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ اور زہری اور عمر بن عبدالعزیز اور داؤد ظاہری اور مُزنی کے نزدیک اس کی سزا یہ ہے کہ قید کر دیا جاوے، یہاں تک کہ توبہ کرے یا قید ہی میں مر جاوے لیکن قتل نہ کیا جاوے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ فرض نماز کا دیدہ دانستہ بغیر عذر کے ترک کرنا سخت گناہ ہے اکبر الکبائر میں سے ہے اور قتل ناحق اور قزاقی اور چوری اور زناکاری اور شرابخوری کے گناہ سے اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے اور اس کا وبال دنیا اور آخرت میں بہت شدید ہے (کتاب الصلوٰۃ) افسوس کہ ہمارے بھائی جتنا اس گناہ کو ہلکا سمجھے ہوئے ہیں اتنا اور کسی کو نہیں سمجھے ہوئے اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اور سب مسلمانوں کو راہِ راست پر لاوے نظم

اے عزیزو فرض ہے ہر طرح سے تم پر نماز ہے یہ واجب ہر خرو مسجد میں ہو پڑھ کر نماز

جان کو دل کو ہمیشہ رکھتی ہے خوشتر نماز
بہر مقبولئے خالق بہر محبوبئے خلق
مرد و عورت لڑکا لڑکی خادم اور لونڈی غلام
اُٹھ اذانِ فجر سے پہلے کہ ہو تفریح دل
فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کی رات دن
اور سب اعمال نیک و بد کی پرسش پیچھے ہو
سب فرشتوں کو بھی پیارا ہے نمازی آدمی
باغ جنت قصرِ جنت حورِ جنت اک طرف
بارگاہِ حق تعالےٰ میں ہے وقتِ حاضری
لوگ تو سو طرح سے کرتے ہیں زہد و ریاض
ہے بہت تاکید قرآں میں نہیں ہوتی معاف
تندرستی یا ہو بیماری وطن ہو یا سفر
یا نہ ہو پانی میسر یا کرے پانی ضرر
جس کو بیماری سے اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہو
ہیں وہی مقبول درگاہِ خدائے دو جہاں
دیکھو شاہِ کربلا کو قتل کے میداں میں بھی
جب اذانِ جمعہ سُن لے جانب مسجد تو آ
وقت ہو جاوے نہ تنگ اے دل تو سستی دور کر
ایسی بے ترکیب مت پڑھنا خدا کیواسطے
ترک اُسکو جو کرے کیا جانیں کیا ہو اسکا حال
جو قضا باقی ہیں ان کا یوں ادا کرنا ہے سہل
حال پر افسوس اُن لوگوں کے جو پڑھتے نہیں
حق تو یہ ہے بے نمازی بھلگتے کو سوں تلک

جامہ کو رکھتی ہے پاک اور جسم کو اطہر نماز
دونوں عالم میں ہوئی ہر کام سے بہتر نماز
چاہیئے پڑھتے رہیں چھوٹے بڑے گھر گھر نماز
کر طہارت اور وضو پھر پڑھ اذاں کہکر نماز
پنجگانہ پڑھ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز
پوچھیں گے اول ملک ہنگامۂ محشر نماز
زینتِ اسلام اہلِ دین کا ہے زیور نماز
حشر کے دن ہو گی خالق کی طرف راہبر نماز
رکھ امید و بیم دل سے اور ادا تو کر نماز
کیا کمال ایسی ہوا تو نے گذاری گر نماز
شادی ہو یا غم کسی حالت میں مومن پر نماز
گر نہ ممکن ہو اُترنا پڑھ سواری پر نماز
پڑھ تیمم سے برابر ہو کے تو بے ڈر نماز
تو اشارہ سے پڑھے وہ صاحبِ بستر نماز
جو ادا کرتے ہیں ذوق و شوق سے اکثر نماز
سامنے تھے موت کے پیچھے نہ چھوڑی پر نماز
سنتیں پڑھ خطبہ سُن پھر پڑھ جھکا کر سر نماز
چاہیئے ہر ساعتِ مسنون کے اوپر نماز
روزِ محشر جو اُلٹ ماریں تیرے منہ پر نماز
ہو معذب جس سے ہو جاوے قضا بھی گر نماز
پڑھ لے بعد اک ایک کے ہر وقت پچھلی ہر نماز
گیا کسی سے کچھ طلب کرتی ہے مال و زر نماز
کوڑی پیسہ دینا پڑتا گر انہیں پڑھ کر نماز

ہو کے مومن جو ادا کرتا نہیں اس فرض کو
دست و پا ہیں و پیشانی نہ گھس کچھ جائینگے
منحصر کچھ انس و جن حور و ملک پر ہی نہیں
طوطی مینا شیر۔ آہو۔ مچھلی مرغابی سدا
جملہ حشرات اور نباتات اور بہائم او جبال
ایک رکعت پڑھنے سے ہو ایک رکعت کا ثواب
ایک رکعت کے اولے سے ہو ثواب نصف لاکھ
ایک کے بدلے ملیگا لاکھ کا اسکو ثواب
لاکھ کا چوتھائی حصّہ اسکو ہاتھ آئے ضرور
بے نمازوں سے کوئی پوچھے کہ پیرو کس کے ہو
پیشواؤں کے طریقے پر ہی چلنا چاہیئے
پڑھتیں بی بی فاطمہؓ پڑھتے حسنؓ پڑھتے حسینؓ
پڑھتے تھے محبوب سبحانی و خواجہ جی مدام
اِن اماموں کے اگر قدموں پہ رکھوگے قدم

ہو بھلا اُس کے جنازہ کی روا کیوں کر نماز
گر پڑھے گا حسب حکم حضرت داور نماز
خلق ساری ہے نمازی جان کر بہتر نماز
پڑھتے ہیں کل ساکنان کوہ بحر و بر نماز
صبح سے دن بھر پڑھیں اور شام سے شب بھر نماز
کوئی دکّاں میں پڑھے گا یا پڑھے گا گھر نماز
مسجد نبوی میں جو کوئی پڑھے جا کر نماز
جو نمازی جا کے پڑھ لے کعبہ کے اندر نماز
جو پڑھے بیت المقدّس میں کھڑا ہو کر نماز
پیشوا تو جتنے تھے پڑھتے تھے افزوں تر نماز
پڑھتے آئے ہیں ہمیشہ پیر و پیغمبر نماز
پڑھتے تھے صدیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ حیدرؓ نماز
شاہ مدار و سیّد سالار پڑھتے ہر نماز
ہو کے شافع حشر میں دکھلائے گی جوہر نماز

جو نمازی ہیں تیرے مقبول اُن کے صدقے میں
کر تو علمی کی قبول اے خالق اکبر نماز

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولےٰ کے ساتھ لکھا گیا ہے)

ماہ محرّم الحرام کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اُولےٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ بِعِبَادِہٖ عِنْدَ حُلُوْلِ الْاَھْوَالِ ۝ الْقَرِیْبِ بِجَلِیْلِ اِحْسَانِہٖ لِمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْہِ بِجَمِیْلِ الْاَعْمَالِ ۝ اَلْمُسْتَعِیْنِ بِعَظِیْمِ اَفْضَالِہٖ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْہِ فِیْ جَمِیْعِ

(پڑھے محلّے کی مسجد میں نماز پچیس کا ہووے ثواب | پانسو کا مسجد جامع میں پڑھے گر نماز)

الْأَحْوَالِ ۝ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ أَحْمَدُهٗ وَأَشْكُرُهٗ عَلٰى
مَا أَوْلٰى مِنَ النِّعَمِ الْبَهِيَّةِ ۝ وَأَسْتَغْفِرُهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ذُو الْمَوَاهِبِ
السَّنِيَّةِ ۝ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَفْوَةُ الْبَرِيَّةِ ۝ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ إِلٰى يَوْمِ الْمَصِيْرِ ۝ أَمَّا
بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[1] يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْٓا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا
وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ
وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ
لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى[2]
يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا
جُنُبًا إِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَآءَ
أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ ؕ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ عَنْ[3] جَابِرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ
وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ (رواہ احمد) عَنْ[4] عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ
فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهٖ
إِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَّجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ
فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَّدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ
فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّأْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ
رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِّجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ
إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ (رواہ مالک والنسائی) عَنْ[5] عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ

[1] سورہ مائدہ رکوع ۲

[2] سورہ نساء رکوع ۵

[3] و [4] و [5] مشکوٰۃ ص ۳۳ ۱۲

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَآءَ (رواہ مسلم) وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ (رواہ مسلم) عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی ثَلٰثًا ثُمَّ الْیُسْرٰی ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ نَفْسَہٗ فِیْهِمَا بِشَیْءٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (متفق علیہ) بَارَکَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ٥

پانچواں وعظ وضو اور طہارت کی فرضیت اور فضیلت کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور سب مسلمانوں کو طہارت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی توفیق دے (آمین) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورہ مائدہ میں فرمایا اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کیلئے اٹھو اور پہلے وضو سے نہ ہو تو اپنے مونہوں کو دھوؤ یہ وضو میں پہلا فرض ہے۔

مسئلہ۔ منہ کی حد طول میں سر کے بالوں کے اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور عرض میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے۔

لہ ریاض الصالحین صہ ۱۰۲ سلہ مشکوۃ صہ ۳۱ ۱۲

مسئلہ: اگر کسی کے بال پیشانی سے اوپر بھی نہ ہوں جیسے بعض لوگوں کے سر کی اگلی جانب بالوں سے خالی ہوتی ہے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے تک منہ کا دھونا فرض ہے جہانتک عموماً بالوں کے اُگنے کی جگہ ہے اور اسی طرح اگر کسی کے بال آگے تک اُگے ہوں تو اس کا بھی اعتبار نہیں اتنا دھونا فرض ہے جو عادۃً بال اُگنے کا مقام ہے۔

مسئلہ: منہ دھونے سے پہلے وضو میں کئی امر مسنون اور مستحب ہیں انکو بھی معلوم کرنا چاہیئے۔ سب سے پہلے نیت مسنون ہے یعنی دل میں یہ سمجھنا اور ارادہ کرنا کہ نماز کے لئے طہارت اور پاکیزگی حاصل کرتا ہوں پھر مستحب ہے کہ بسم اللہ پڑھے کہ حدیث میں اس کی تاکید آئی ہے اور صیغہ بسم اللہ کا اس مقام پر سلف سے یہ منقول ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اور بعض علماء نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ افضل ہے (مراقی الفلاح) پھر مستحب ہے کہ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھولے خاصکر جب سوتے سے اٹھے کیونکہ صحیحین کی حدیث میں اس کی تاکید آئی ہے۔ پھر کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے مضمضہ کیساتھ مسواک کی بھی بہت تاکید آئی ہے۔

مسئلہ: مضمضہ و استنشاق (یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا) امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک وضو اور غسل دونوں میں فرض ہیں اور امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک دونوں میں مستحب ہیں اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو میں مستحب ہیں اور غسل میں فرض ہیں پس احتیاط اسی میں ہے کہ وضو میں بھی انکو ترک نہ کرے ضرور کر لیا کرے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف سے بچ جاوے۔

مسئلہ: اگر داڑھی پتلی ہو کہ بالوں کے اندر سے چہرا نظر آتا ہو تو منہ دھونے میں پانی چہرے تک پہنچانا فرض ہے اور اگر داڑھی کثیف (یعنی گاہری) ہو کہ چہرا نظر نہیں آتا تو جو بال منہ کی حد کے اوپر نظر آتے ہیں انکا دھونا فرض ہے جسم تک پانی نہ پہنچے تو حرج نہیں لیکن لٹکے ہوئے بالوں کا دھونا فرض نہیں البتہ گاہری داڑھی کا خلال کرنا یعنی ایک لپ پانی کی لیکر ٹھوڑی کے نیچے داڑھی میں ڈالنا اور انگلیاں بالوں کے اندر داخل کرنا مستحب ہے (مراقی الفلاح وغیرہ)

اور اے ایمان والو جب نماز کے لئے اٹھو تو منہ دھو کر اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک یعنی بمع کہنیوں کے دھوؤ (یہ وضو کا دوسرا فرض ہے)

مسئلہ مستحب ہے کہ کہنیوں سے بڑھ کر کچھ حصہ بازو کا بھی دھویا جاوے تفسیر ابن کثیر، اور اپنے سروں کا مسح کرو (یہ وضو کا تیسرا فرض ہے)

مسئلہ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک تمام سر کا مسح کرنا فرض ہے اور امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک چوتھے حصے سر کا مسح کا فرض ہے باقی کا سنت اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک مطلق مسح فرض ہے خواہ ایک دو بال پر ہو پس احتیاط اسی میں ہے کہ ہمیشہ سارے سر کا مسح کر لیا کرے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور بعض پر اقتصار نہ کرے تاکہ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے اختلاف سے نکل جاوے۔

پھر فرمایا اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک یعنی بمع ٹخنوں کے دھوؤ (اور یہ وضو کا چوتھا فرض ہے)

فائدہ۔ اَرْجُلَکُمْ میں دو قرائتیں مشہور ہیں ایک تو نصب کی قرائت ہے یعنی اَرْجُلَکُمْ کے لام پر زبر ہے تو اس کا عطف وُجُوْهَکُمْ پر ہوا جس کے معنی وہ ہیں جو اوپر لکھے گئے اور ترتیب کے لحاظ سے وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ کو پہلے ذکر کر دیا۔

مسئلہ۔ اکثر ائمہ جو وضو میں ترتیب کے فرض ہونیکے قائل ہیں وہ اس سے بھی دلیل لیتے ہیں کیونکہ اگر ترتیب فرض نہ ہوتی تو دھونے کے اعضاء کو اکٹھا ذکر کیا جاتا پھر مسح والے کا ذکر ہوتا لیکن چونکہ ترتیب ضروری تھی اسواسطے پہلے منہ ہاتھ کا دھونا فرمایا پھر سر کا مسح پھر پاؤں کا دھونا اور حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ترتیب وضو میں فرض نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے بہر حال ترتیب کا ضروری خیال رکھنا چاہیئے تاکہ کسی امام کا خلاف نہ ہو

فائدہ۔ دوسری قرأت میں اَرْجُلِکُمْ مجرور ہے اسکو شیعہ لوگ اپنے مذہب کی دلیل بناتے ہیں کہ وضو میں پاؤں کا مسح فرض ہے کیونکہ اس کا عطف بِرُءُوْسِکُمْ پر ہے تو اس کے ساتھ بھی اِمْسَحُوْا لگا۔ لیکن یہ صحیح نہیں اس لئے قرأتوں میں ایسا اختلاف جائز نہیں جس سے مرادوں میں تناقض لازم آوے پس جر کی قرأت یا تو جوار پر محمول ہے حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں اور یہ کلام عرب میں شائع ذائع اور

جائز ہے اور اصل میں یہاں اس کا عطف وُجُوهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ پر ہے پس پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ مسح جائز نہیں مگر اس صورت میں کہ موزے پہنے ہوں اور بعض نے جر کی قرأت کو اسی صورت پر محمول کیا ہے ورنہ ننگے پاؤں پر مسح جائز نہیں۔ ہاں اگر پاؤں میں کوئی ایسی بیماری ہو جس میں پانی ضرر کرتا ہو تو مسح جائز ہے لیکن یہ صورت پاؤں کے ساتھ خاص نہیں اور مسح کے جائز نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جو قرآن کے مفسر و مبیّن ہیں کبھی پاؤں پر مسح نہیں کیا۔ بلکہ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ آپ نے بلند آواز سے پکار کر فرمایا۔ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی وضو کامل کرو ٹخنوں کے لئے آگ کا عذاب ہے یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب آپ نے بعض صحابہ کو وضو کرتے دیکھا اور اُن کے ٹخنے خشک تھے ان کو پانی نہیں پہنچا تھا۔ تو اب کوئی شبہ نہ رہا کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا حکم قرآن حکیم کے حکم کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

پھر فرمایا۔ اور اگر تم جُنبی ہو یعنی غسل کی حاجت ہو تو اچھی طرح پاکیزگی حاصل کر دیعنی غسل کر لو۔ غرض یہ کہ نماز جو اعلیٰ درجہ کی عبادت اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ ناقص حالت میں ادا نہیں ہوتی۔ بلکہ کامل طہارت اور لطافت کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے۔ بلکہ اگر غسل کی حاجت ہو تو غسل کر لینا چاہیئے جس طرح اس کے شرائط و آداب اپنے محل میں مذکور ہیں اور اگر وضو نہ ہو تو وضو کر کے طہارت حاصل کر لینا چاہیئے یہ حکم تو اس صورت میں ہے جب عذر نہ ہو۔ اور عذر کا حکم آگے فرمایا۔ چنانچہ فرمایا اور اگر تم بیمار ہو۔ یعنی ایسی بیماری جس میں پانی ضرر کرتا ہو کہ پانی کے استعمال سے خوف ہو کہ عضو جاتا رہیگا۔ یا عیب ناک ہو جائیگا۔ یا بیماری دیر تک رہے گی، یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے پاخانے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے لگو یعنی مجامعت کرو پس (ان تینوں صورتوں میں) پانی نہ پاؤ۔ تو (ان چاروں صورتوں میں) پاک مٹی سے تیمم کر لو۔

فائدہ۔ لٰمَسْتُمْ میں بھی دو قرأتیں مشہور ہیں ایک لٰمَسْتُمْ باب مفاعلہ سے دوسری لَمَسْتُمْ مجرد باب اور اس کے معنی میں دو قول ہیں بعض تو اس کے معنی ہاتھ سے چھونا لیتے

ہیں پس اُنکے نزدیک عورت کو ہاتھ سے چھُونے اور بوسہ دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہی قول ہے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا۔ اور امام احمدؒ سے یہی مشہور ہے اور بعض کے نزدیک اس کے معنی جماع کے ہیں۔ اور انکے نزدیک عورت کو ہاتھ لگانے یا بوسہ دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللَّمْسَ وَ الْمَسَّ وَ الْمُبَاشَرَةَ الْجِمَاعُ یعنی لَمْس اور مَسّ اور مُبَاشَرَۃ تینوں کے معنی جماع کے ہیں۔ اور یہی قول حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا ہے اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے۔ پھر بعض بیبیوں کا بوسہ لیتے پھر نماز پڑھ لیتے اور نیا وضو نہ کرتے۔ امام ابن جریر طبری نے اس قول کو ترجیح دی (ابن کثیر) لیکن خلاف سے بچنے کیلئے اگر اس صورت میں بھی وضو کرلے تو بہتر ہے۔

فائدہ۔ حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے قول فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا سے بہت فقہاء نے استنباط کیا ہے کہ جس کے پاس پانی نہ ہو اسکو اُس وقت تک تیمم کرنا جائز نہیں جبتک اُسے تلاش نہ کرلے پس جب تلاش کرے اور پانی نہ پائے اُسوقت اس کو تیمم کرنا جائز ہے۔

مسئلہ صَعِیْد کے معنی ہیں جو چیز زمین کے منہ پر ہو امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تو مٹی۔ ریت۔ پتھر۔ درخت۔ گھاس سب اس میں داخل ہیں ان سب پر اُن کے نزدیک تیمم کرنا جائز ہے حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک جو زمین کی جنس سے ہو۔ وہ مراد ہے پس اُنکے نزدیک اُسی چیز پر تیمم جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔ درخت، گھاس وغیرہ پر جائز نہیں اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک صرف مٹی ہی پر تیمم جائز ہے تو بہتر یہ ہے کہ اختلاف سے بچنے کے لئے صرف مٹی پر اقتصار کرے۔ ہاں اگر ضرورت ہو کہ پاک مٹی نہ ملتی ہو تو اس وقت جو چیز زمین کی جنس سے ملے اُس پر تیمم کرلے۔

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تیمم کی کیفیت فرمائی۔ چنانچہ فرمایا پس اپنے مونہوں کو اور ہاتھوں کو اس سے مسح کرلو۔

فائدہ! امام شافعی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ نے اس آیت سورہ مائدہ والی سے استدلال کیا ہے کہ تیمم میں ضرور ہے کہ ایسی پاک مٹی سے ہو جس پر کچھ غبار ہو تاکہ منہ اور ہاتھوں کو اس سے کچھ

لگ جاوے کیونکہ منہ میں جو تشبیہ ہے۔ لہٰذا احتیاط کے لئے اس کی رعایت کر لینا افضل ہے۔ اگرچہ ہمارے امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ضرور نہیں۔

مسئلہ۔ تیمم وضو اور غسل کا بدل ہے۔ سارے اعضاء کی بجائے صرف منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لینا کافی ہے۔ لیکن اس کی کیفیت میں آئمہ کے تین اقوال ہیں۔ ایک تو یہ کہ دو دفعہ ہاتھ زمین پہ مارے۔ ایک دفعہ مار کر دونوں ہاتھوں سے منہ کا مسح کر لے اور دوسری دفعہ مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مل لے۔ یہ قول امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا ہے اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا جدید قول بھی یہی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ دو دفعہ ہاتھ زمین پر مارے اور ایک دفعہ سے منہ کا اور دوسری دفعہ سے دونوں ہاتھوں کا پہنچوں تک مسح کرے یہ امام شافعیؒ کا قول قدیم ہے تیسرا یہ کہ ایک ہی ضربہ سے منہ اور دونوں ہاتھوں کا پہنچوں تک مسح کر لے۔ یہ اہل حدیث و امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے اس مسئلہ میں احوط قول امام اعظمؒ کا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ یہ نہیں ارادہ کرتا کہ تم پر تنگی ڈالے اسی لئے تم پر سہولت اور آسانی کر دی اور تم پر مشکل نہیں ڈالی۔ بلکہ بیماری میں اور پانی نہ ملنے کے وقت تیمم مباح کر دیا اور جس کے لئے تیمم مشروع ہے اس کے حق میں اسکو پانی کے قائمقام کر دیا لیکن اللہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر کامل کرے تو کہ تم شکر کرو اور اسکی مہربانی کا شکریہ بجا لاؤ کہ اس نے اپنی رحمت سے تم کو گنجایش دی۔

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں فرمایا اے مومنو تم نماز کے پاس جاؤ اس حال میں کہ تم مست ہو یعنی شراب وغیرہ پینے سے تم کو نشہ ہو یہانتک کہ تم جانو جو کچھ کہتے ہو یہ سکر کی حد ہے کہ ہوش نہ ہو اور جو کچھ کہتا ہے اسکی خبر نہ ہو ایسی حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں کیونکہ یہ بہت ناقص ہے۔ نماز کو اس سے منزہ رکھنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ ہوش آجاوے اور جو کچھ کہتا ہے اُسے سمجھے۔

فائدہ۔ یہ آیت شراب کے حرام ہونے سے پہلے نازل ہوئی اور سبب اسکے نزول کا یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند اصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین عبدالرحمن بن عوفؓ کے گھر میں تھے وہیں کھانا کھایا جب کھا چکے تو عبدالرحمنؓ اُنکے لئے شراب لے آئے اور

انہوں نے پی لی اور یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے۔ اتنے میں نماز
کا وقت آگیا تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنایا انہوں نے قرات میں قُلْ یَا اَیُّھَا
الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور جیسی چاہیئے تھی ویسے نہ پڑھی (بلکہ اُسے اُول بدل کرکے پڑھی)۔ اس پر
یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر)

مسئلہ۔ نیند کی حالت میں نماز پڑھنا کہ سمجھ نہ سکے کہ کیا کہہ رہا ہے یہ بھی اس نہی
میں داخل ہے بلکہ بعض علماء نے اس آیت کو نیند کے سکر پر ہی محمول کیا ہے۔ انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا نَعَسَ
اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَنْصَرِفْ وَلْیَنَمْ حَتّٰی یَعْلَمَ مَا یَقُوْلُ۔ یعنی جب نماز
میں کسی کو اُونگھ آنے لگے . . . . تو نماز سے پھر جاوے اور سو رہے
یہاں تک کہ جو کچھ کہتا ہے اس کو سمجھنے لگے علیٰ ھذا القیاس جو خیالات میں ایسا مصروف ہو کہ
سمجھ نہ سکے کہ کیا کہہ رہا ہے غرض ایسی حالت میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔ کہ پورا اطمینان نہ ہو
اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ جسکو بھوک ہو اور کھانا پاس ہو تو کھانا کھالے پھر نماز پڑھے
اور جس کو پیشاب پاخانے کا زور ہو وہ بھی فراغت سے پہلے نماز نہ پڑھے کیونکہ نماز کا مقصد
یہی ہے کہ اللہ کے حضور میں مناجات میں مصروف ہو اور ان حالوں والے کو یہ کہاں نصیب ہے

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جنابت کی حالت میں (بھی) نماز کے پاس نہ جاؤ۔ یہاں
تک کہ غسل کرلو۔ مگر راستہ گزرتے ہوئے (اس میں صلوٰۃ سے مسجد مراد ہے جو نماز کی جگہ ہے۔ یعنی
جنابت کی حالت میں مسجد میں ٹھیرنا اور بیٹھنا جائز نہیں اس پر تو سب علماء کا اتفاق ہے اور
امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک جنبی کو مسجد میں مطلقاً داخل ہونا جائز نہیں نہ ٹھیرنا نہ گزرنا اور
امام شافعیؒ اور بعض اور علماء گزرنا جائز رکھتے ہیں کہ ایک دروازے سے آوے اور دوسرے سے
نکل جاوے ٹھیرے نہیں۔ یہ حضرات اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ کے معنی یہی لیتے ہیں کیونکہ مسافر کا ذکر آگے
آتا ہے اور ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عَابِرِیْ سَبِیْلٍ سے مسافر مراد لیتے ہیں اور
اس آیت کے معنی کرتے ہیں کہ سکر کی حالت میں نماز نہ پڑھو جبتک ہوشیار نہ ہو جاؤ۔ اور جنب
ہونے کی حالت میں بھی بغیر غسل کیے نماز نہ پڑھو۔ مگر مسافر ہو تو اسکا حکم آگے بیان ہوتا ہے

مسئلہ حیض اور نفاس والی عورت جنبی کے حکم میں ہے جو آئمہ جنبی کو مسجد میں داخل ہونا مطلقاً منع کرتے ہیں وہ ان کا داخل ہونا بھی ناجائز کہتے ہیں۔ اور جو جنبی کیلئے ٹھیرنا اور بیٹھنا ناجائز کہتے ہیں اور گزرنا جائز رکھتے ہیں اُنکے نزدیک ان کا بھی یہی حکم ہے لیکن بعض ان میں سے تلویث مسجد کے احتمال سے اُن کا گزرنا بھی منع کرتے ہیں اور بعض نے تفصیل کی ہے کہ اگر حایض اور نفسا کی حالت ایسی ہو کہ گزرتے ہوئے مسجد کے آلودہ ہونے کا خوف نہ ہو تو گزر جاوے اور ٹھیرے نہیں ورنہ گزرے بھی نہیں (تفسیر ابن کثیر)

اس کے بعد فرمایا اور اگر تم بیمار رہو یا مسافر رہو۔ یا کوئی تم میں سے پاخانے ہو کر آیا یا عورتوں سے جماع کیا ہو اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ اپنے موہنوں اور ہاتھوں کو مسح کر لو۔ بیشک اللہ معاف کرنے والا گناہ بخشنے والا ہے۔

پہلی حدیث کا ترجمہ

مسند امام احمد رحمتہ اللہ علیہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے یعنی بغیر نماز کا پابند ہوئے جنت میں جانا ممکن نہیں اور بغیر پاک ہونیکے نماز ادا نہیں ہوتی، تو اس سے وضو کی بڑی ضرورت اور فضیلت ثابت ہوئی۔

دوسری حدیث کا ترجمہ

مؤطا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ اور سنن نسائی میں عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مومن بندہ وضو کرتا ہے پس مضمضہ (کلی) کرتا ہے تو اُسکے منہ سے سب گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور جب ناک میں پانی چڑھاتا ہے تو اس کے ناک سے تمام گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور جب منہ دھوتا ہے تو اسکے منہ سے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے تمام گناہ اتر جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں پس جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو دونوں پاؤں کے گناہ

گر جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ پاؤں کے ناخونوں سے بھی نکلجاتے ہیں پھر اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز پڑھنا فائدہ میں ہوتا ہے (یعنی گناہ تو پہلے معاف ہو چکے تھے یہ کام نفع میں رہے)

تیسری حدیث کا ترجمہ

صحیح مسلم میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہیں جو وضو کرے پس مبالغہ کرے۔ یا فرمایا کامل وضو کرے پھر یہ کلمہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور ایک روایت میں ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ[1] مگر اُس کیواسطے آٹھوں بہشتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس میں سے چاہے (جنت میں) داخل ہو اور ترمذی نے اس کلمہ کیساتھ یہ دعا بھی زیادہ کی ہے اَللّٰهُمَّ[2] اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)

چوتھی حدیث کا ترجمہ

صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتلاؤں جس کے سبب سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور جس کے سبب درجے بلند کرتا ہے (صحابہؓ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتلایئے فرمایا وہ یہ ہے) باوجود ناگواریوں کے وضو کو کامل کرنا اور مسجد کی طرف بہت قدم اُٹھانا دُور سے آنا یا بار بار آنا اور ایک نماز پڑھ کر دوسری کا انتظار کرنا پس یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔

فائدہ اصل میں رباط کے معنی ہیں کہ سرحدیں کافروں کے لئے گھوڑے باندھ کر وہاں مقیم رہنا۔ تاکہ کفار سرحدِ اسلام میں گھس نہ آویں۔ چونکہ وہ خطرہ کا مقام ہوتا ہے اور دشمن کے قرب کی وجہ سے ہر وقت جان خطرہ میں ہوتی ہے اسلئے وہ بہت اجر کا کام ہے تو

---

[1] اس کلمہ کے معنی یہ ہیں۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قابل پرستش کے نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے (مقبول) بندہ ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں ۱۲۔ [2] اس دعا کے یہ معنی ہیں کہ "اے اللہ مجھے ان لوگوں سے کر جو توبہ کرنے والے ہیں۔ اور مجھے اُن لوگوں سے کر جو پاک ہونے والے ہیں ۱۲ مؤلف عفا اللہ عنہ؛

آپ نے اس عمل کو بھی اس کے ساتھ تشبیہ دی اور تاکید کے لئے مقرر فرمایا کہ یہ اسی قسم کا عمل ہے جس کو تم بہت اجر کا کام سمجھتے ہو پس اس کو کم درجہ کا عمل نہ سمجھو اور اس پر مواظبت کرتے رہو واللہ اعلم۔

پانچویں حدیث کا ترجمہ

صحیحین میں امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا پس اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا، پھر اپنے منہ کو تین بار دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا، پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا، پھر داہنے پاؤں کو تین بار دھویا، پھر بائیں پاؤں کو تین بار دھویا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح اب میں نے وضو کیا ہے پھر آپ نے فرمایا جو میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے جن میں اپنے جی سے باتیں نہ کرے تو اس کے لئے پہلے سب گناہ بخشے جاتے ہیں

فائدہ ان دو رکعتوں کو نماز تحیۃ الوضو کہتے ہیں ان کی کتنی بڑی فضیلت ہے۔ کہ پہلے سب صغیرہ گناہ بخشے جاتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ دل لگا کر پڑھے ادھر ادھر خیال نہ دوڑاتا رہے۔

اب حاضرین غور فرمائیں کہ کلام اللہ شریف سے طہارت کی کس قدر ضرورت اور فرضیت ثابت ہوتی ہے کہ بے طہارت شخص چونکہ ناقص حالت پر رہتا ہے اللہ کے دربار میں نہیں حاضر ہو سکتا۔ بلکہ بعض حالتوں میں یعنی حالت جنابت اور حیض و نفاس میں مسجد میں گھسنے کے قابل نہیں اور کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی فضیلت طہارت کی ثابت ہوتی ہے کہ محض طہارت کرتے ہی تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر مسجد میں جانا اور نماز پڑھنا اس کے علاوہ محض ثواب ہے۔ لہٰذا مسلمان کو لازم ہے کہ ہمیشہ طاہر رہے تاکہ شیطان اس سے مایوس رہے اور بندہ ہر وقت دربار خداوندی میں حاضر ہونے کے قابل رہے۔

نظم

کیوں تو غافل ہے پڑا اے دل ناداں افسوس   تجھ پہ آتا ہے مجھے بیحد و پایاں افسوس

تیرے بالوں کی سیاہی میں سفیدی آئی
طے ہوئی رات ہوئی صبح نمایاں افسوس

آگیا ضعف تیری تاب و توانائی میں
دست و بازو ہوئے لرزاں افسوس

پردۂ چشم پہ آدھند نے سایہ ڈالا
آئے جنبش میں تیرے گوہر دنداں افسوس

سب رگ و پٹھے ہوئے عضو بدن کے ڈھیلے
جھک گئی قامت خوش گام خیاباں افسوس

جن رفیقوں کی رفاقت میں تھی جینے کی ہوا
کرلیا کوچ کا ہر ایک نے ساماں افسوس

کوچ کی تیری بھی آجائے گی ساعت ناگاہ
دل میں رہ جائیں گے سب حسرت و ارماں افسوس

اپنے جینے کی ہوس تجھ کو بڑھی جاتی ہے
ہورہی کم ہے عمر ہر دم و ہر آن افسوس

ہوش کے گوش سے سن پند مری بہر خدا
ورنہ ہوویگا تو آخر کو پشیماں افسوس

آیا تھا گلشن ہستی میں تو گل چیننے کو
لے چلا بھر کے خس و خار کے داماں افسوس

خلق بد سے بچا جان کو اپنی ہر دم
حسن ظاہر پہ نہ کھا گر نہ ہو چنداں افسوس

ظاہر آراستگاں ہووینگے اکثر رسوا
جن کو اخلاص کا مایہ نہیں پنہاں افسوس

گو کہ ظاہر میں بنا مولوی و ہادی و پیر
تجھ میں آئی نہ مگر خصلت پیراں افسوس

دولت عمر جو بخشی ہے جناب حق نے
اس کے جوہر کی نہ آئی تجھے پہچاں افسوس

قدر دنیا کی ہے خرمہرہ و ٹھکری سے بھی کم
تو نے سمجھا ہے اُسے لولو و مرجاں افسوس

گر دوا آج تو جس درد کی چاہے اے جاں
کل ترے درد کا ممکن نہیں درماں افسوس

کیسے جاویگا تو اس خالق برحق کے حضور
سر پر اپنے لئے یہ بار گناہاں افسوس

جن کی اُلفت میں تو بھولا ہے خدا اپنے کو
دشمن جاں وہ ترے ہوینگے ایجاں افسوس

باغ فردوس کے میووں کی اگر ہے خواہش
فقر و فاقہ میں نہ کر نالہ و افغاں افسوس

اپنے خالق کی محبت جو نہ رکھتا ہو بشر
ہے وہ حیواں سے بدتر وہ نہیں انساں افسوس

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھیں خطبہ اولیٰ نمبر اول کے ساتھ لکھا گیا ہو)

نمبر ۱۷

ماہ صفر المظفر کے پہلے جمعہ کا خطبہ اُولیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَظَرَ الْاَرَضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ ۝ اَلْکَرِیْمُ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ

وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ ○ اَحْمَدُهٗ سُبْحٰنَهٗ حَمْدًا يَّمْلَاُ الْكَائِنَاتِ ○ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى سَوَابِغِ
نِعَمِهٖ الْمُتَوَاتِرَاتِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الَّذِیْ خَصَّ
اَحْبَابَهٗ بِالْكَرَامَاتِ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَاحِبُ الْاٰيٰتِ
الْبَاهِرَاتِ ○ الْهَادِیْ اِلٰى طُرُقِ الْخَيْرَاتِ ○ اَلْمُحَذِّرُ مِنْ طُرُقِ الضَّلَالَاتِ ○
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ ○ وَاَمَّا بَعْدُ
فَيٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى كَمَا اَمَرَ ○ وَاتْرُكُوا الْفَوَاحِشَ مَا بَطَنَ مِنْهَا وَمَا ظَهَرَ ○
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ الدُّنْيَا دَارُ مَمَرٍّ ○ وَاَنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْمَقَرِّ ○ وَاَيْقِنُوْٓا اَنَّهٗ لَا يَتِمُّ
اِلَّا مَا قَضَاهُ اللّٰهُ وَلَا يُغْنِیْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرِهٖ بَلْ كُلٌّ مُّقَدَّرٌ فَلَا مَحِيْصَ عَنْ نَّفَاذِهٖ
وَلَا مَفَرَّ ○ وَكُلُّ مَا كَانَ فَبِاِرَادَةِ اللّٰهِ وَلَا تَاْثِيْرَ لِمُحَرَّمٍ اَوْ صَفَرٍ ○ فَلَا تَسُبُّوا
الْاَيَّامَ وَالشُّهُوْرَ ○ وَلَا تُعَادُوا الْاَعْوَامَ وَالدُّهُوْرَ ○ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلُوْا وَسَلِّمُوْا لَهُ
الْاُمُوْرَ ○ وَاِلَيْهِ تَبَتَّلُوْا وَاسْلُكُوْا سَبِيْلَ السُّنَّةِ فِی التَّدْبِيْرِ ○ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ○ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ سَبَبَ الْمَصَائِبِ اِنْشَآءُ الْمُنْكَرَاتِ وَالذُّنُوْبِ ○ وَاِدْمَانُ
الْمُوْبِقَاتِ وَعَدَمُ الْمُبَالَاةِ بِاطِّلَاعِ عَلَّامِ الْغُيُوْبِ ○ فَتَبَاعَدُوْا عَنِ اسْتِجْلَابِ
سَخَطِ الْجَبَّارِ بِالْاَوْزَارِ وَالْعُيُوْبِ ○ وَقَابِلُوْا نِعَمَ الْمَنَّانِ عَلَيْكُمْ بِاِدْمَانِ الطَّاعَةِ وَاَمْلُوْا
شُكْرًا مَا اَوْلَاكُمْ مَوْلَاكُمْ بِقَدْرِ الْاِسْتِطَاعَةِ ○ وَاَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ
عَلَى الْمَخْصُوْصِ بِالشَّفَاعَةِ ○ وَلَازِمُوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَالْجُمَعَ بِالْجَمَاعَةِ ○
عَنْ[1] اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ (رواه البخاری) عَنْ[2] جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ (رواہ مسلم)
عَنْ[3] اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ (رواه مسلم) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○
اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ○ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ○

وقف لازم ص ۲۷ سورۂ قمر ۱۵ ع

۱ مشکوٰۃ ص ۳۹۲ ۲ مشکوٰۃ ص ۳۹۲ ۳ مشکوٰۃ ص ۳۹۲ وص ۳۹۲ ۱۲ منہ

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ○ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ○ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ○ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ○ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ○ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ○ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

وعظ نمبر (۶) توکل کے بیان میں اور یہ کہ سب کچھ مقدر ہے

حاضرین۔ اللہ مجھے اور سب حاضرین کو رضا بالقضاء کی توفیق دے۔ آمین)

سب حمد و ثنا اللہ جل جلالہ کے لئے ہے جس نے سب زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا، وہ بزرگ ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے صدقات اور خیرات منظور فرماتا ہے، اور اس پاک ذات کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو سب کائنات کو بھر دے اور اس کی بڑی بڑی پیاپے پہنچنے والی نعمتوں کا شکر بجالاتا ہوں اور اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اللہ واحد لاشریک کے کوئی استحقاق بندگی کا نہیں رکھتا جس نے اپنے دوستوں کو کرامات اور بزرگیوں کے ساتھ مخصوص کیا اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے بندہ اور اس کے رسول ہیں، صاحب روشن معجزوں کے نیکیوں کے رستہ کی طرف ہدایت کرنیوالے ہیں اور گمراہیوں کے راستہ سے ڈرانیوالے ہیں۔ اے اللہ ان پر اور اُن کی آل اور ان کے اصحاب اور ان کی ذریت اور ان کی پاک بیبیوں پر درود اور سلام بھیج۔

بعد اس (حمد و صلوٰۃ) کے پس اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس طرح اُس نے حکم کیا ہے (یعنی اللہ کے امر و حکم کے مطابق عمل کرو جن کاموں کے کرنے کو اس نے فرمایا ہے انکو کرو اور جن کاموں سے منع فرمایا ہے ان کو ہرگز نہ کرو پس تقویٰ اسی میں ہے کہ اس کے حکم کی تعمیل کرو) اور چھپی اور کھلی بے حیائیوں کو چھوڑ دو (جتنے ناجائز کام ہیں وہ بے حیائیاں ہیں۔ اور جیسے اُن کا ظاہر ظہور کرنا بے حیائی ہے اسی طرح چھپ کر ان کا کرنا بھی بیحیائی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ انکو دیکھ رہا ہے، اور بالیقین جانو کہ دنیا گزرنے کا گھر ہے (یہاں تو صرف انسان

کو آخرت کے لئے توشہ بہم پہنچانا ہے۔ ٹھہرنے کی جگہ نہیں، اور آخرت ٹھہرنے کا گھر ہے (یعنی اقامت کی جگہ صرف آخرت ہے) اگر دنیا میں انسان نے نیک اعمال مطابق شرع کر لئے تو ہمیشہ آسایش اور عیش و نعمت میں رہیگا اور اگر شریعت کی پرواہ نہیں کی، اور اپنی چاؤ اور ہوائے نفس کی پیروی کی تو ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا، اور اسباب پر یقین کرو کہ وقوع میں وہی چیز آتی ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہے! اور ڈرنا اور بچاؤ کی تدبیر کرنا اللہ کی تقدیر سے کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ جو کچھ اللہ نے مقدر کیا ہے وہ ہو جاتا ہے سب تدبیریں دھری رہ جاتی ہیں، بلکہ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے اسکے نافذ ہونیسے کوئی چارہ نہیں اور نہ کوئی بھاگنے کا راستہ ہے اور جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتا ہے نہ محرم کی کچھ تاثیر ہے نہ صفر کی (یعنی جاہل لوگ جو ماہ صفر کو یا اسکے پہلے تیرہ دنوں کو نحس سمجھتے ہیں! اور انکو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ باطل خیال ہے کسی کی کچھ تاثیر نہیں۔ جو اللہ نے مقدر کیا ہے وہی ہوگا! ان دنوں کی مجال نہیں کہ تیزی کر کے کچھ کام بگاڑ دیں، بنابریں ان دنوں اور مہینوں کو برا نہ کہو! اور برسوں اور زمانوں سے دشمنی نہ کرو اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اور اپنے سب کام اسی کے سپرد کر دو، اور اسی کے آگے گڑگڑاؤ اور زاری کرو، اور تدبیر میں وہی طریقہ چلو جو مسنون ہے! اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کے رسول کی اطاعت کر کے امیدوار رہو تاکہ تم رحم کئے جاؤ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ مصیبتوں کا سبب برے کاموں اور گناہوں کا پھیل جانا ہے اور ہلاک کرنیوالے گناہوں کا ہمیشہ کرتے رہنا اور علام الغیوب کی اطلاع کی پرواہ نہ کرنا ہے پس عیبوں اور گناہوں کو کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب اور قہر کے کھینچ لانے سے دور رہو یعنی جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے انکے کرنیسے اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے پس منہیات شرعیہ کا ارتکاب کر کر کے اللہ تعالیٰ کا غضب نہ کھینچ لاؤ مصائب اور تکالیف کا سبب تو تمہارے اپنے افعال ہیں، انکو تو بلا تکلف کرتے ہو اور جب مصیبت اپنے افعال کی شامت سے نازل ہو جاتی ہے تو ناحق محرم اور صفر کو بدنام کرتے ہو، اور اللہ صاحب احسان نے جو تم پر نعمتیں کی ہیں اسکے مقابلے میں ہمیشہ اسکی عبادت اور فرمانبرداری کرتے رہو اور ایسا نہ کرو کہ جو نعمتیں اس نے دی ہیں انکو گنوا دو! اور اس کی نافرمانیوں میں صرف کرو اور جو کچھ تمہارے مولیٰ نے تم کو عطا

گیا ہے اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق پے درپے اس کا شکر بجالاتے رہو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو شفاعت کبریٰ کیساتھ مخصوص ہیں کثرت سے اُن پر درود وسلام بھیجتے رہو (کہ یہ اللہ کے غضب کے فرو ہونے اور اسکی رحمت کے نزول کا بہترین سبب ہے) اور پانچوں نمازوں اور خصوصاً جمعہ کو جماعت کے ساتھ بالالتزام ادا کیا کرو (جمعہ کی تخصیص اس واسطے ہے کہ یہ بغیر جماعت کے ادا ہی نہیں ہوتا۔ ورنہ تاکید جماعت کی باقی نمازوں میں بھی بہت آئی ہے۔ چنانچہ آیندہ کسی وعظ میں مفصل بیان ہوگا۔

پہلی حدیث کا ترجمہ

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عدویٰ (یعنی ایک سے بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور فال بد (شگون) اور اُلّو اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔

فائدہ (یعنی جاہلیت کے لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ بیمار کے پاس رہنے یا اسکو چھونے سے بیماری لگ جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اعتقاد غلط ہے سب کچھ تقدیر سے ہوتا ہے جس کا بیمار ہونا مقدر ہے وہی بیمار ہوتا ہے کوئی پہلے بیمار ہوتا ہے کوئی پیچھے بیمار ہوتا ہے جس جس وقت میں جس کا بیمار ہونا مقدر تھا اسی وقت بیمار ہوگا پس یہ وہم کرکے بیمار سے علیحدہ رہنا توکل کے خلاف ہے اور نیز اس میں بیماروں کے ضایع ہونیکا اندیشہ ہے پس ایسی احتیاطیں مت کرو۔ عدویٰ کوئی چیز نہیں اور نیز جاہلیت کے لوگ شگون کے بڑے قائل تھے اگر کسی کام کو جاتے ہوئے کوئی چیز رل جاتی جسکو نحس سمجھتے تھے۔ یا کوئی پرندہ اُڑکر داہیں بائیں کی طرف نکل جاتا۔ تو کسی بہات کو مبارک اور کسی کو منحوس سمجھتے تھے۔ اور جس کو منحوس سمجھتے اُسکے پیش آنے سے ان کو یقین ہوجاتا کہ یہ کام نہیں ہوگا۔ لہٰذا وہیں سے لوٹ آتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعتقاد کو بھی باطل فرمایا اور لاطیرۃ کہکر اس کی نفی کردی۔ کہ یہ خیال بھی سراسر توکل کے خلاف ہے اللہ کے توکل پر کام کو جاؤ مقدر ہوگا تو ہو جاویگا نہیں تو نہیں لیکن اس پرندے کے اُڑنے اور نکلنے وغیرہ کے سامنے آنے کی کوئی تاثیر نہیں یہ محض وہم ہے علی ہذالقیاس

جاہل لوگ اُلّو کو جو ایک پرندہ ہے منحوس خیال کرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ اُلّو جس مکان پر بیٹھتا ہے وہ ویران ہو جاتا ہے آپ نے اس اعتقاد کو بھی اُڑا دیا اور فرمایا وَلَا ھَامَّۃَ یعنی اس بیچارے اُلّو کی کچھ تاثیر نہیں جو مقدر ہوتا ہے اسی کا ظہور ہوتا ہے پس یہ اعتقاد رکھنا بھی توکل کے خلاف ہے ایسے وہموں میں مت پڑھو اور ماہ صفر کے تیرہ دنوں کو جاہل منحوس خیال کرتے تھے آپ نے لَا صَفَرَ فرما کے اس عقیدہ کو بھی باطل کر دیا کہ صفر کچھ نہیں کر سکتا جو ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے۔

دوسری حدیث کا ترجمہ

صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عدوی کوئی چیز نہیں اور نہ صفر کی کچھ تاثیر ہے نہ غول کی کچھ حقیقت ہے۔

فائدہ۔ عدوی اور صفر کا بیان تو پہلی حدیث میں ہو چکا۔ رہا غول کا بیان سو جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ اعتقاد رکھتے تھے کہ جنگلوں میں جن بھوت اس قسم کے رہتے ہیں کہ راستہ چلنے والوں کو طرح طرح کی شکلیں بن کر دکھائی دیتے ہیں۔ اور راستہ سے بہکا کر ان کو ہلاک کر دیتے ہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس توہم کو بھی باطل کیا۔ کہ یہ محض خیال ہی خیال ہے اور توکل کے سراسر منافی ہے۔

تیسری حدیث کا ترجمہ

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ عدوی ہے نہ ہامّہ۔ نہ نوء۔ نہ صفر

فائدہ، عدوی اور ہامہ اور صفر ان تینوں چیزوں کا بیان تو پہلی حدیث کے فائدہ میں ہو چکا۔ اس حدیث میں ایک چیز زائد ہے۔ جس کی آپ نے ان چیزوں کیساتھ نفی فرمائی وہ نوء ہے۔ اور نوء کہتے ہیں چاند کی منزل کو جیسے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ؕ یعنی ہم نے چاند کی منزلیں ٹھہرائی ہیں، تا آنکہ آخر میں جا کر پرانی شاخ کیطرح ہو جاتا ہے چاند کی منزلیں نو ہیں کہ ہر روز

ایک منزل سے دوسری منزل میں جاتا ہے لیکن جاہلیت کے مشرکین کا اعتقاد تھا کہ فلاں فلاں منزل میں چاند آتا ہے تو بارش آتی ہے اور اس بارش کو اس منزل کی طرف منسوب کرتے اور کہتے مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا یعنی فلاں منزل کی وجہ سے ہم پر بارش برسی بس اسی نوء ہی پر ان کا اعتقاد جما ہوا تھا اُسی کو موثر سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ کا کچھ شکر اور دھیان نہ کرتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعتقاد کو رد کیا کہ یہ توکّل کے خلاف ہے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ چاہیئے اور ہر ہونیوالی بات کو اسی کی تقدیر کے حوالے کرنا چاہیئے کیونکہ سب چیزیں چاند اور سورج وغیرہ اُسی کے حکم کے مسخّر ہیں اُسی نے اسباب میں تاثیر رکھّی ہے اُن کا اپنا کچھ بس نہیں۔

میں شیطان مردود کی شر اور وسوسے اللہ کی پناہ لیتا ہوں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورۂ قمر میں بیشک مجرم لوگ گمراہی اور دیوانگی میں ہیں جس دن آگ میں مونھ کے بل گھسیٹے جاویں گے اُن سے کہا جاویگا چکھو لپٹ دوزخ کی یعنی جیسے دنیا میں شک میں تھے اور اپنی اہوا اور آرا کے پیچھے لگ کر حقایق ایمانیہ میں تردد اور اضطراب رکھتے تھے اسیطرح انکو سزا ملے گی اپنی آرا میں بھڑکے کیطرح آگ میں تڑپینگے اور بیقرار ہونگے اور اللہ کی تقدیر میں جسطرح انکو شک تھا اور یقین نہیں رکھتے تھے اور تردد میں تھے اسیطرح آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جاویں گے انکو خبر نہ ہوگی کہ کدھر جا رہے ہیں اور اُن کو اس وقت توبیخ اور ڈانٹنے کے طور پر کہا جاویگا اب چکھو مزہ دوزخ کا جو تمہارے اپنے کئے کی سزا ہے۔ ہم نے ہر ایک چیز کو اندازہ کیساتھ پیدا کیا ہے یعنی پہلے ہم نے ہر چیز کی تقدیر لکھ رکھی تھی پھر اس کے مطابق چیزوں کو پیدا کیا۔ اس آیت اور اس کے ہم معنی اور آیتوں اور اسی مضمون کی حدیثوں کے ساتھ اہل سنت والجماعت کے اماموں اور سلف صالحین نے فرقہ قدریہ کے برخلاف استدلال کیا جنھوں نے یہ بدعت نکالی کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ تقدیر نہیں کی بندے جو کام کرتے ہیں اللہ کو پہلے اُن کا علم نہ تھا بلکہ وقوع کے بعد اللہ تعالیٰ انکو جانتا ہے اور اہل سنت و الجماعت کا مذہب یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ نے سب کچھ مقدّر کر رکھا ہے اور جن جن وقتوں میں انکو ہونا ہے انکی خاص صفتوں کے

ساتھ سب کچھ اللہ تعالیٰ کو ازل سے معلوم تھا اور اسکے مطابق اپنے اپنے وقتوں پر انکا ظہور ہوتا ہے! اور بہت سی احادیث میں صاف صاف تقدیر کا اثبات ہے صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے سب چیزوں کی تقدیر لکھ رکھی تھی پس ثابت ہوگیا کہ ماہ صفر کے دنوں اور بعض اور دنوں میں جن کو عوام نحس خیال کرتے ہیں کچھ تاثیر نہیں چنانچہ ان حدیثوں میں جو اوپر مذکور ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی صاف نفی کردی لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسے توہمات کو دل میں جگہ نہ دیویں اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمارا امر تو صرف ایکدفعہ فرمادینا ہے۔ جیسے آنکھ کا جھپکنا۔ (یعنی ہمارے حکم دینے کے بعد آنکھ جھپکنے کی دیر نہیں گذرتی کہ جس کام کو فرماتے ہیں ہو جاتا ہے دوبارہ کہنے اور تاکید کرنیکی کچھ حاجت نہیں ہوتی) اور ہم نے ہلاک کردیا تمہارے گروہوں کو (یعنی جو لوگ تمہاری طرح تقدیر کے منکر اور انبیاء کو جھٹلانے والے پہلی اُمتوں میں ہوئے ہیں ہمنے اُن پر عذاب بھیج کر اُنکو ہلاک کردیا) پس ہے کوئی نصیحت پکڑنیوالا اور جو کچھ بندے کرتے ہیں سب اُن دفتروں میں موجود ہے (جو فرشتوں کے پاس ہیں) اور سب چھوٹا بڑا کام (جو لوگ کرتے ہیں پہلے سے) لکھا ہوا ہے (پس چھوٹے گناہوں سے بھی بے غم نہیں ہونا چاہیئے وہ بھی بڑے گناہوں کی طرح لکھے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اُن پر بازپرس کرے تو کسی کو چون وچرا کی مجال نہیں ہاں اگر اللہ ایسے اعمال مکفرہ کی توفیق دے جن سے وہ مٹ جاتے ہیں تو اُسکی مہربانی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ یعنی نیک اعمال بُرے کاموں کو مٹا دیتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے بعد بیان کرنے اشقیاء کے متقین کا ذکر فرمایا جیسے قرآن کریم کی سنت ہے کہ نیکوں کے ذکر کیساتھ بدوں کا ذکر فرما دیتا ہے اور بدوں کے ذکر کیساتھ نیکوں کا ذکر فرمادیتا ہے تاکہ خوف رجا کا توازن قایم رہے۔ چنانچہ فرمایا۔ بیشک متقی لوگ (قیامت کے دن) بہشتوں میں اور نہروں میں ہونگے (جنت میں پانی کی اور شراب طہور کی اور دودھ کی اور شہد کی نہریں ہونگی چنانچہ قرآن کریم میں دوسری جگہ مفصل آیا ہے) سچائی کی نشستگاہ میں (جہاں نہ کوئی لغویات ہوگی نہ جھوٹ اور نہ گناہ کی بات) بادشاہ صاحب قدرت کے پاس ہونگے (یعنی وہاں اُنکے اپنے رب

کا قرب حاصل ہوگا جو ہر چیز پر قادر ہے. جو مانگیں دے سکتا ہے. حدیث شریف میں ہے جو لوگ حکم میں انصاف کرتے ہیں. قیامت کے دن اللہ کے پاس نور کے منبروں پر ہونگے واللہ الحمد

نظم

جب سے آئے مصطفےٰ رہبر ہمارے واسطے — سہل ہے جانا درِ حق پر ہمارے واسطے

اُس رسولِ خیر خواہِ عاصیاں نے صاف صاف — کہہ دیا ہر ایک خیر و شر ہمارے واسطے

فرض ہے ہر قول و فعل سیدِ ابرار پر — جی سے خوش ہو کر جھکانا سر ہمارے واسطے

راہ سے گرنے کا خطرہ بدعتی کو ہے ضرور — ہم تو سُنّی ہیں نہیں کچھ ڈر ہمارے واسطے

جب شبِ معراج سے لَوٹے تو یہ پانچوں نماز — لائے تحفہ ساتھ پیغمبر ہمارے واسطے

پرتوِ معراج ہے ہر روز حاصل پانچ بار — اس نمازِ فرض کے اندر ہمارے واسطے

حق تعالیٰ سے عطا کروائیں گے خیر الوریٰ — کارِ اندک میں ثوابِ اکثر ہمارے واسطے

روزِ محشر میں شفیعِ عاصیاں ہونگے شفیع — سامنے اللہ کے خود جا کر ہمارے واسطے

بخشوا کر سب گناہ فردوسِ اعلیٰ میں رسولؐ — حق سے دلوائیں گے آخر گھر ہمارے واسطے

تشنگی کا خوف ہے محشر میں غیروں کے لئے — بھر رہا ہے چشمہ کوثر ہمارے واسطے

از طفیلِ مصطفےٰ نفس و ہوا کے ہاتھ سے — دے پناہ اے خالقِ اکبر ہمارے واسطے

جبکہ قلبِ مومنیں ہے دُرِّ ایمان کا صدف — کیوں نہ ہو دل معدنِ گوہر ہمارے واسطے

آپ نے فالِ شگونِ بد کو باطل کر دیا — یہ عقیدہ چاہیے از بر ہمارے واسطے

لا صفر کہہ کر بتایا ہے غلط یہ اعتقاد — کچھ نہیں ہے نحس تیرہ تیزی ہمارے واسطے

چھوڑ مت تدبیر کو لے دل خدا کو یاد کر — شاید اب تقدیر ہو یاور ہمارے واسطے

حرص میں کیا سود جب کہ خرمنِ تقدیر سے — ایک دانہ بھی نہیں باہر ہمارے واسطے

آج گر اس نقرہ و زر کی نہ دیں گے ہم زکوٰۃ — کل کو کاٹے اژدہا بن کر ہمارے واسطے

مال ہے بہرِ حصولِ زادِ راہِ آخرت — گاڑ رکھنے کو نہیں ہے زر ہمارے واسطے

جبکہ اک دن مر کے مل جانا ہے خاکِ گور میں — ہے برابر قصر اور چھپّر ہمارے واسطے

عرض ہے عاجز کی یا رب دیجیو ہم کو وہی — جو ترے نزدیک ہے بہتر ہمارے واسطے

خطبہ ثانیہ وہی پڑھیں جو خطبہ اولیٰ نمبر ایک کے ساتھ لکھا گیا ہے

نمبر ١٧، ماہ صفر الخیر کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اولےٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُسَخِّرِ السُّحُبِ السَّائِرَةِ ○ وَمُجْرِي الْكَوَاكِبِ الزَّاهِرَةِ ○ وَمُحْيِ الْعِظَامِ النَّاخِرَةِ ○ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰى نِعَمِهِ الْمُتَوَاتِرَةِ ○ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى آلَائِهِ الْمُتَكَاثِرَةِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْقَادِرُ الْقَهَّارُ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارُ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْبَرَرَةِ الْاَطْهَارِ ○ اَلْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ وَالْاَنْصَارِ ○ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا۔ وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا (متفق علیہ)[1] عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَّيَنْمِيْ خَيْرًا (متفق علیہ)[2] عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

۱؎ مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۲ ۲؎ مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۴ ۳؎ مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ (رواہ مالک واحمد) عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ ما النجاۃ قال امسک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء کلھا تکفر اللسان تقول اتق اللہ فینا فانما نحن بک فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا رواہ الترمذی عن سفیان ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ حدثنی بامر اعتصم بہ قال قل ربی اللہ ثم استقم۔ قلت یا رسول اللہ ما اخوف ما تخاف علی فاخذ بلسان نفسہ ثم قال ھذا (رواہ الترمذی) فیا عباد اللہ استقیموا واسمعوا واطیعوا۔ بارک اللہ لی ولکم فی القرآن العظیم ونفعنی وایاکم بالآیات والذکر الحکیم۔ انہ تعالیٰ جواد کریم ملک بر رؤف رحیم۔

وعظ نمبر ۷

جھوٹ کی برائی اور سچائی کی خوبی میں

حاضرین۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو راستبازی کی توفیق دے اور جھوٹ سے بچائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے اس کے سوا کچھ نہیں بات یہی ہے کہ جھوٹ وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور ایسے لوگ وہی جھوٹے ہوتے ہیں (یعنی جھوٹ بولنا ان لوگوں کا کام ہے جو بے ایمان ہوتے ہیں اللہ اور اسکے رسول اور اس کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ کافروں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھ لائے تو اللہ تعالیٰ نے انکے جواب میں فرمایا کہ جھوٹ بنانیوالے تو بدترین خلق اللہ ہوتے ہیں ان کی صفتیں یہ ہوتی ہیں کہ اللہ کی آیتوں پر اس کی قدرتی نشانیوں پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ وہ کافر ملحد ہوتے ہیں لوگوں میں جھوٹ کے ساتھ مشہور ہوتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بہترین

لہ ۲۲ ۲۳ ریاض الصالحین ص ۱۶۶

خلق اللہ میں سب سے زیادہ نیک ہیں علم و عمل ایمان و اتقان میں سب سے زیادہ کامل ہیں لوگوں میں سچائی کیساتھ مشہور ہیں کسی کو اُنکے صدق اور اُن کی راستبازی میں کلام نہیں سب لوگوں کو اُن پر اعتقاد ہے ہمیشہ سے لوگ محمدؐ امین کہہ کر بلاتے ہیں حتیٰ کہ دشمن سے دشمن بھی اُن پر حرف نہیں رکھ سکتا چنانچہ جب ہرقل بادشاہ روم نے ابو سفیان سے جو اس وقت آپکا سخت ترین دشمن تھا آپ کی صفت کے بارہ میں دریافت کیا۔ تو کہا اس دعویٰ نبوت سے پہلے تم لوگ کبھی انکو جھوٹ کی تہمت دیتے تھے۔ تو ابو سفیان نے جواب دیا نہیں۔ تو ہرقل نے کہا نہیں ہو سکتا کہ لوگوں پر تو جھوٹ نہ بولیں پھر اللہ پر جھوٹ بولنے لگیں۔ تو معلوم ہوا کہ آپ کی صفت صداقت دوست و دشمن کے نزدیک مسلم تھی تو اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ بولنا بے ایمانوں کا کام ہے ایماندار سے نہیں ہو سکتا! ایک حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں (کبھی) ہوتا ہے پھر پوچھا گیا۔ کیا مومن بخیل ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں (کبھی) ہوتا ہے پھر کہا گیا کیا مومن جھوٹا ہوتا ہے۔ فرمایا نہیں جھوٹا نہیں ہوتا۔ تو معلوم ہوا ایمان میں اور جھوٹ میں بہت بُعد ہے)

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص بعد ایمان لانے کے اللہ کے ساتھ کفر کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ کی طرف سے غضب ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے مگر جس شخص پر اکراہ کر کے زبردستی اس سے کلمہ کفر کہلوایا گیا حالانکہ اسکا دل ایمان کیساتھ مطمئن ہے۔ وہ اس سے مستثنےٰ ہے لیکن ہاں جس نے کفر کیساتھ اپنا سینہ کھول دیا۔ دل میں کفر کو جگہ دی۔ وہ غضب اور عذاب کے حکم میں داخل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے زندگانی دنیا کو آخرت پر پسند کیا۔ اور یہ کہ اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا! ایسے لوگوں کے دلوں پر اور انکے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور ایسے لوگ وہی غافل ہیں ناچار ایسے لوگ آخرت میں وہی خسارہ پانیوالے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ کفر بہت بُری چیز ہے بالخصوص ایمان لانیکے بعد کفر کرنا کہ اس پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے اور بڑا عذاب آتا ہے اُنھوں نے آخرت کی نسبت زندگانی دنیا کو پیارا جانا اور زندگانی دنیا کیلئے کفر میں اُنکو سہولت نظر آئی تو دنیا کیلئے دین سے مرتد ہو گئے اور جو لوگ کفر کو اختیار کر لیں اللہ تعالیٰ ایسوں کو

ہدایت نہیں کرتا ایسوں کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مُہر لگادی۔ نہ اُنکے دل کام کے رہے کہ اُن سے سوچیں سمجھیں۔ نہ کانوں سے نصیحت کا سننا اُن میں اثر کرتا ہے نہ آنکھوں سے دلائل قدرت دیکھ کر عبرت پکڑتے ہیں پس وہ تو بالکل غافل ہوگئے ہیں اور جن کی حالت ہو وہ آخرت میں ضرور ٹوٹے اور خسارے میں رہتے ہیں لیکن اکراہ اور مجبوری میں اتنے جھوٹ کی رخصت ہے کہ کافروں کی ایذا کے برداشت کرنے سے تنگ آکر فقط زبان سے کلمہ کفر کہہ لے بشرطیکہ دل میں ایمان راسخ ہو اطمینان ہو اس آیت کے شان نزول میں روایت ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرکوں کے ہتھے چڑھ گئے تو انہوں نے ان کو عذاب یا بہت تکلیف پہنچائی جس سے مجبور ہو کر جو کچھ کافر اُن سے کہلوانا چاہتے تھے انہیں سے کچھ کہہ لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روتے ہوئے آئے اور عذر کیا اور شکوہ کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہمیں اس وقت تک نہیں چھوڑا گیا کہ آپ کو برائی سے اور اُن کے معبودان باطل کو خیر سے یاد کیا۔ آپ نے فرمایا تو اپنے دل کو اس وقت کس طرح پاتا تھا۔ عرض کیا دل ایمان کیساتھ مطمئن تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر پھر کبھی اتفاق سے اسی طرح پیش آویں تو پھر ایسا ہی کر لینا۔

مسئلہ علماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص کفر پر اکراہ کیا جاوے۔ اور مار مار کر کفار اس کو کافر کرنا چاہیں تو جان بچانے کی خاطر اسکو جائز ہے کہ زبان سے انکے ساتھ اتفاق کر لے اس سے وہ کافر نہ ہوگا۔ نہ اس کی عورت اس سے جدا ہوگی۔ نہ اس کو کچھ گناہ ہوگا اور یہ بھی جائز ہے کہ انکی بات نہ مانے صاف انکار کر دے چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طرح کیا کہ مشرکین انکو سخت سے سخت ایذائیں دیتے تھے حتیٰ کہ سخت گرمی کی دھوپ میں انکو لٹا کر اُن کی چھاتی پر پتھر کی بڑی سی چٹان رکھ دیتے اور انکو کہتے اللہ کیساتھ شرک کرو تو وہ (یعنی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ) انکار کرتے اور احدٌ احدٌ کہے جاتے۔ اور کہتے بخدا اگر اس سے زیادہ تم کو غصہ دلانے والا کوئی کلمہ میں جانتا تو وہ بھی کہتا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

اسی طرح حبیب بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب مسیلمہ کذاب پوچھتا کہ کیا تو شہادت دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں تو کہتے ہاں بیشک۔ پھر کہتا کہ کیا تو میرے رسول

ان کی شہادت دیتا ہے تو کہنے مجھے سنائی نہیں دیتا ایسی پر وہ ان کا ایک ایک عضو کانپتا رہا اور وہ ثابت قدم رہے پس ورد ایذا دہی کفار سے عاجز آکر زبان سے کلمۂ کفر کہہ دینا بشرط اطمینان قلب رخصت ہے اور ثانی یعنی ایذا دہی کے باوجود ثابت قدم رہنا عزیمت ہے اور افضل اگرچہ قتل اور ہلاکت تک نوبت پہنچائے (تفسیر ابن کثیر)

مسئلہ جو شخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جاوے یعنی دل سے کفر قبول کرے پس اگر سمجھانے پر بھی باز نہ آوے تو اس کی سزا یہ ہے کہ اس کی گردن ماری جائے (ہدایہ)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر بیشک تیرا رب ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ فتنے میں پڑ گئے پھر جہاد کیا اور صبر کیا۔ بیشک تیرا رب بعد اس فتنہ کے (بھی) البتہ (ان کے گناہوں کو بخشنے) والا اور ان پر مہربان ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا حال فرمایا جو مکہ میں کمزور رہتے اور اپنی قوم میں حقیر سمجھے جاتے تھے۔ تو انھوں نے گمراہی میں بظاہر کافروں کی موافقت کی پھر جب وہاں سے انکو خلاصی میسر ہوئی تو اللہ کی رضا جوئی کے لئے اپنا شہر و مال و اہل چھوڑ کر ہجرت کر گئے مسلمانوں میں آملے اور کافروں سے لڑے اور تکالیف پر صبر کیا، تو اللہ تعالیٰ اُنکی گمراہی اور کفر کی موافقت کے بعد انکے گناہ کو بخشنے والا اور مہربان ہے۔

پہلی حدیث کا ترجمہ

صحیحین میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سچ کو لازم پکڑو کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور انسان ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے ہی کی کوشش کرتا ہے۔ یہانتک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک راستباز لکھا جاتا ہے اور جھوٹ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

(جھوٹ سے پرہیز کرو۔ اور دور رہو) کیونکہ جھوٹ بدکاری کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور بدکاری دوزخ کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور ہمیشہ انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا دروغ باف

لکھا جاتا ہے

دوسری حدیث کا ترجمہ

صحیحین میں ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جھوٹا وہ نہیں جو لوگوں میں اصلاح کرے اور بھلائی کی بات کہے اور ایک دوسرے کو بھلائی کی بات پہنچا دے۔

مسئلہ۔ جھوٹ اصل میں تو حرام ہے لیکن بعض احوال میں چند شروط کیساتھ جائز ہے۔ غرض جو مقصود محمود اور شرعاً عمدہ ہو اگر اس کا حاصل ہونا سوائے جھوٹ کے ممکن ہو تب تو جھوٹ بولنا حرام ہے لیکن اگر جھوٹ بولنے بغیر اس کا حاصل ہونا ممکن نہ ہو تو اس وقت جھوٹ بولنا جائز ہے پھر اس میں تفصیل ہے۔ اگر وہ مقصود مباح ہو تو اس کے حاصل کرنے کیلئے جھوٹ بولنا مباح ہے اور اگر واجب ہو تو اس کے حاصل کرنے کے لئے جھوٹ بولنا واجب ہے مثلاً کوئی مسلمان چھپا ہوا ہے اور کوئی ظالم اس کو پکڑ کر قتل کرنا چاہتا ہے یا اس کا مال لینا چاہتا ہے اور اس کی خبر پوچھتا ہے تو واجب ہے کہ جھوٹ بولے اور اس کا پردہ رکھے۔ یا کسی کے پاس مسلمان کا مال امانت ہے اور ظالم اسکو پوچھتا ہے کہ ظلماً اس کا مال لے لے تو جھوٹ بول کر اسکا چھپانا واجب ہے اور احتیاط اس میں یہ ہے کہ توریہ کرے اور توریہ کے معنی یہ ہیں کہ اپنی عبارت کے ساتھ ایسے معنی کا قصد کرے کہ اسکے معنی کے رو سے جھوٹ نہیں۔ اگرچہ ظاہر لفظ کے رو سے یا مخاطب کے فہم کی رو سے جھوٹ ہو اور اگر توریہ نہ کرے بلکہ صاف جھوٹ کہہ دے تو بھی حرام نہیں اور جہاں جھوٹ بولنا مباح ہے وہاں اگر وہ غرض جھوٹ کو مباح کرنیوالی خود اس کی ذات سے متعلق ہے تو مستحب ہے کہ جھوٹ نہ بولے اور اگر غیر سے متعلق ہے تو اس کے حق میں تساہل کرنا جائز نہیں یعنی اس کے حق کو مقدم رکھ کر جھوٹ بولنا افضل ہے غرض کہ جھوٹ کے مفسدہ اور سچ پر جو امر مترتب ہوگا اس کے مفسدہ میں موازنہ کر لے اگر سچ کے مفسدہ کا ضرر زیادہ ہے تو جھوٹ کو ترجیح دینی چاہیئے اور اگر معاملہ برعکس ہو اور شک ہو تو سچ کو ترجیح دے۔ امام نووی از امام غزالی یہی ہے تفصیل اس قول کی جو کہتے ہیں۔ ۵

"دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز"

تیسری حدیث کا ترجمہ

موطا امام مالکؒ اور مسند امام احمدؒ میں امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے کہ جو بات اس کے کام کی نہیں دین و دنیا میں اس کا کچھ فائدہ نہیں، اسکو چھوڑ دے یعنی فضول کام وغیرہ سے پرہیز کرے جھوٹ بھی اس کے اندر آگیا۔

چوتھی حدیث کا ترجمہ

جامع ترمذی میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نجات کا کیا ذریعہ ہے تو آپ نے فرمایا اپنی زبان بند رکھو اور تیرے گھر میں تیری سمائی ہو یعنی فتنوں جھگڑوں کے وقت گھر ہی میں رہ باہر نہ نکل، اور اپنے گناہوں پر رویا کر۔

فائدہ: سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے زبان بند رکھنے میں جھوٹ سے بھی بچیگا اپنے گھر میں رہنے سے بہت سے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔ گناہوں پر رونا تو اکسیر ہے دل کی صفائی کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

پانچویں حدیث کا ترجمہ

جامع ترمذی میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب آدمی صبح کرتا ہے تو سارے کے سارے اعضا زبان کی چاپلوسی اور خوشامد کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے بارے میں خدا سے ڈرنا کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو ٹھیک رہی تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجاویں گے۔ (یعنی اگر زبان مستقیم رہے جھوٹ لغو سے پرہیز کرے تو سب اعضا کی اس میں سلامتی ہے۔ اور اگر زبان نے کجی اختیار کی جھوٹ کو اس سے احتراز نہ کیا تو سب کی شامت آجائے گی۔ اس لئے زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے)

چھٹی حدیث کا ترجمہ

جامع ترمذی میں سفیان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا۔ یا حضرتؐ مجھے ایسی بات بتائیے جس کیساتھ میں تمسک کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر اس قول پر ثابت رہ یعنی جب اللہ کو رب مان لیا تو اس کے تمام حقوق ادا کر اس کے حکموں کی اطاعت کر پھر میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ ڈر والی چیز کیا ہے جسکا آپ مجھ پر خوف کرتے ہیں تو آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا۔ یہ یعنی زبان سب سے زیادہ خطرے کی چیز ہے کہ شرک کا کلمہ جھوٹ غیبت زبان سے صادر ہوتے ہیں۔ لہٰذا زبان کا بہت ڈر رکھنا چاہیئے۔ نظم

حضرتِ حق میں پسندیدہ وہی انسان ہے ۔۔۔ جس کو اللہ اور رسول اللہ پر ایمان ہے

نور جس انسان کے دل میں نہیں ایمان کا ۔۔۔ بیشک اس انسان سے بہتر کہیں حیوان ہے

حکم شرع مصطفےٰ سے سرکشی کرتا ہے وہ ۔۔۔ جس لعین روسیاہ کا پیشوا شیطان ہے

جو کوئی اللہ کی دل سے کریگا بندگی ۔۔۔ جنتی کرنیکا اس کو وعدۂ رحمان ہے

سب سے ادنیٰ مرتبہ کا جنتی جو ہوویگا ۔۔۔ ایک اک محقی کا سو اسکو بھی والان ہے

ندیاں جاری ہیں جنت میں شراب و شیر کی ۔۔۔ جس کی لذت چاشنی بیحد و بے پایاں ہے

گوشت صدہا قسم مرغوں کا وہاں موجود ہے ۔۔۔ شوربا دار اور بریاں جسکا جو خواہاں ہے

نوش کرنیکو وہاں میوے ہزاروں ہیں لذیذ ۔۔۔ اور خدمت کو ہمیشہ حور اور غلمان ہے

عورتیں بندوں کو جو بخشے گا جنت میں خدا ۔۔۔ رنگ روپ انکا سان لؤلؤ و مرجان ہے

بی بیوں کے ساتھ اپنی تخت پر تکیہ دیئے ۔۔۔ شغل باہم میوہ خوری کا وہاں ہر آن ہے

واجب و لازم ہے ہم پر اس خدا کی بندگی ۔۔۔ جس نے بندوں کیلئے کیا کیا کیا سامان ہے

دل سے کہہ تو ذات حق ہے وحدہٗ لاشریک ۔۔۔ اور محمد عبدہٗ یہ کلمۂ ایمان ہے

کر نماز پنجگانہ کو حضوری سے ادا ۔۔۔ درمیان کافر و مومن یہی پہچان ہے

ہے اگر زردار تو ہر سال میں دینا زکوٰۃ ۔۔۔ ورنہ اک دن مال یہ تیرا وبال جان ہے

کذب و دشنام و ریا ہے شیوۂ اہلِ نفاق
مومنانِ پاک کی ہرگز نہیں یہ شان ہے

کرلے استغفار جلدی ورنہ پچھتائے گا تو
حق میں عاصی کے درِ توبہ کھلا ہر آن ہے

اپنے انبوہِ خطا سے آس بخشش کی نہ توڑ
رب کا دریائے نوازش بعید پایان ہے

منزلِ عقبےٰ کا اپنے جلد کر سامان ساز
اے مسافر اس سرا میں چار دن مہمان ہے

غیر کو ناچیز اور احقر نہ جان اے دل کبھی
کیا خبر ہے کون اس میں بندۂ رحمان ہے

شیشۂ دل کو کسی بھائی کے ہرگز توڑ مت
جوڑنا مشکل ہے اس کا توڑنا آسان ہے

بھول مت دلسے کسی کے نیکی و احسان کو
رب کا ناشکرہ ہے جو ناشکرۂ انسان ہے

رکھ تو ہر اک حال میں ہر شخص سے شرم و حیا
یہ طریقہ نیک خوئے حضرتِ عثمانؓ ہے

اے برادر جہل کو ہرگز نہ کر تو اختیار
علم سے ہر دو جہاں میں مرتبہ ذیشان ہے

سود کا گھر میں جو ہی رکھتا ہے اپنے کاروبار
جس کو گورِ حشر کا دل میں نہیں ایمان ہے

جو بدن پالا گیا ہے لقمہائے سود سے
داخلِ جنّت نہ ہو حضرت کا یہ فرمان ہے

جس کو خوش آتے نہیں احکامِ قرآن و حدیث
وہ لعین اہلِ نفاق و صاحبِ طغیان ہے

آتشِ دوزخ سے پائیگا خلاصی کس طرح
شرک و بدعت کی طرف جس کو بہت میلان ہے

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ایک کے تحت لکھا گیا ہے

نمبر ۹، ماہ صفر الخیر کے تیسرے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَاخْتَارَهٗ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِهٖ صَغِيْرًا وَّكَبِيْرًا ۝ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابَهُ الْمُهَيْمِنَ عَلَى الْكُتُبِ مُنَوِّرًا تَنْوِيْرًا ۝ فَسُبْحَانَ مَنِ اخْتَصَّ بِالتَّوْفِيْقِ الْهِدَايَةِ مَنْ شَآءَ مِنْ عِبَادِهٖ مَنًّا مِّنْهُ وَتَيْسِيْرًا ۝ وَحَكَمَ عَلٰى مَنْ شَآءَ بِالْحِرْمَانِ فَكَانَ حَظُّهٗ نُفُوْرًا وَّتَنْفِيْرًا ۝ اَحْمَدُهٗ سُبْحٰنَهٗ اِذْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ اِحْسَانًا لَّا مِنَّةً وَلَمْ يَزَلْ

سُبْحَانَهُ بِالْإِحْسَانِ جَدِيْرًا وَاشْكُرُوْهُ إِذْ أَسْبَلَ عَلَيْنَا مِنْ سَحَائِبِ كَرَمِهِ وَ إِبْلَاءً عَزِيْزًا ۝ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْسَلَهُ يُكَسِّرُ أَصْنَامًا وَّيَهْدِمُ أَوْثَانًا وَّيَمْحُوْ شِرْكًا مُّحْدَثًا وَّلَا حَقِيْرًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ أَوْضَحَ مَنْهَجَ الْحَقِّ حَتّٰى أَضْحٰى مُشْرِقًا مُّنِيْرًا ۝ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الْحَقِّ ظَهِيْرًا ۝ أَمَّا بَعْدُ) فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاشْكُرُوْهُ عَلٰى فَضْلِهِ الْعَمِيْمِ ۝ فَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيْكُمْ هٰذَا النَّبِيَّ الْكَرِيْمَ ۝ الَّذِيْ مَا تَرَكَ خَيْرًا إِلَّا دَلَّكُمْ إِلَيْهِ وَلَا شَرًّا إِلَّا حَذَّرَكُمْ مِنْهُ بِأَتَمِّ بَيَانٍ وَّأَحْسَنِ تَعْلِيْمٍ ۝ فَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى - وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيْمَ - وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَشْرَفُ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ - وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرُ الْأُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَأَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ - وَأَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى - وَخَيْرُ الْأَعْمَالِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ - وَشَرُّ الْعَمٰى عَمَى الْقَلْبِ - وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَمَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَأَلْهٰى وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ - وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَأْتِي الْجُمُعَةَ إِلَّا دُبُرًا - وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ إِلَّا هَجْرًا - وَمِنْ أَعْظَمِ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ - وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْغُلُوْلُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ - وَالشِّعْرُ مِنْ مَّزَامِيْرِ إِبْلِيْسَ - وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبٰوا - وَشَرُّ الْمَاكِلِ مَالُ الْيَتِيْمِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ - وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ - وَإِنَّمَا يَصِيْرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَوْضِعِ أَرْبَعِ أَذْرُعٍ يَّمْلِكُ الْعَمَلَ خَوَاتِمُهٗ - وَكُلُّ مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ ۝ وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ - وَأَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَحُرْمَةُ

مَا لَهُ لَحُوْمَهُ وَدَمَهُ وَمَنْ يَتَأَلَّ عَلَى اللهِ يُكَذِّبْهُ۔ وَمَنْ يَغْفِرْ يَغْفِرْ لَهُ۔ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللهُ۔ وَمَنْ يَكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللهُ۔ وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللهُ۔ وَمَنْ يَبْتَغِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللهُ بِهِ۔ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُضْعِفِ اللهُ۔ وَمَنْ يَعْصِ اللهَ يُعَذِّبْهُ۔ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللهِ ۚ وَكَفٰى بِاللهِ عَلِيْمًا ۝ بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر (۸) پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مشفقانہ نصیحتوں اور آپکی پیروی اور اطاعت کی فضیلت کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور سب مؤمنین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جامع نصائح کے سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق بخشے (آمین)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر ماننے والوں کو خوشخبری دینے (اور منکروں کو) ڈرانے کیلئے بھیجا اور اپنے اذن اور حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنایا اور اپنی تمام خلقت سے کیا چھوٹا کیا بڑا سب میں سے اُنکو چن لیا اور اُن پر ایسی کتاب نازل فرمائی جو سب کتابوں پر محافظ ہے (اور اللہ کی مراد اور دین الٰہی کو خوب خوب روشن کرنیوالی ہے سو پاک ذات ہے وہ جس نے اپنے احسان سے ورسائی کرنیکو اپنے بندوں میں سے جسکو چاہا توفیق اور ہدایت کیساتھ مخصوص کیا اور جس پر چاہا محرومی کا حکم لگا دیا۔ تو اس کے حصہ میں آیا دین قویم سے نفرت کرنا اور دوسروں کو نفرت دلانا میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور پاکی سے یاد کرتا ہوں کہ اُسنے اپنے احسان سے ہم کو اسلام کی

ہدایت کی اور ہمیشہ سے وہ پاکذات احسان کرنیکے لایق ہے اور اس کا شکر بجالاتا ہوں چونکہ اُس نے ہم پر اپنی مہر کے بادلوں سے موسلا دھار بارش برسائی اور میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی پرستش کے لایق نہیں مگر اللہ جو یگانہ ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور تکبیریں کہتے ہوئے اُسکی کبریا کا اظہار کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں اس امر کی کہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اُس کے مقبول بندہ اور اُسکے بھیجے ہوئے ہیں اُنکو ایسی طاقت دیکر بھیجا کہ بتوں کو توڑتے اور شرک کے ٹھانوں کو گراتے اور شرک ذلیل و حقیر کو مٹاتے ہیں، اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے رسول محمد پر جنہوں نے حق کے راستہ کو خوب واضح کیا تاکہ وہ چمکتا ہوا اور روشن ہوگیا اور اُن کی آل و اصحاب پر بھی اور جو حق پر آپ کا مددگار ہے سب پر رحمت بھیج۔

امابعد اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے عام فضل پر اسکا شکر بجالاؤ کیونکہ اس نے تمہارے پاس ایسا بزرگ نبی بھیجا جس نے کوئی نیکی نہ چھوڑی مگر اس کی طرف تمہاری راہنمائی کی اور کوئی بدی نہ چھوڑی مگر پورے پورے بیان اور عمدہ تعلیم کیساتھ تم کو اس سے ڈرادیا بپختہ طریق پر آپ سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک دن خطبہ پڑھا پس اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ بتحقیق سب باتوں سے زیادہ سچی اللہ کی کتاب ہے اور مضبوط ترین ستاویز تقویٰ کا کلمہ ہے کلمہ تقویٰ سے مراد کلمہ طیبہ ہے جس کی بدولت انسان شرک سے پاک ہوجاتا ہے اور دوزخی ہونیسے بچ جاتا ہے، اور بہترین ملتونکی ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے جس کی اتباع کا آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو حکم ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل میں فرمایا ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ یعنی پھر ہم نے تیری طرف وحی کی کہ ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کر اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا ملت حنیفیہ یہ ہے کہ سب معبودان باطل سے اعراض کرکے ایک سچے معبود حقیقی اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کریں، اور بہترین طور طریق محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا دستور ہے جسکا بیان آئندہ کسی وعظ میں آویگا اور بزرگترین بات اللہ کا ذکر ہے اور خوبترین یہ قرآن ہے اور بہترین کام ہونیکے وہ ہیں جو پختہ یقین کیساتھ کئے جاویں اور بدترین کام ہونیکے وہ ہیں جو دین میں نئے پیدا کئے جاویں اور بزرگترین موت شہیدونکا اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہے یعنی موت تو کسی صورت میں چھوڑتی نہیں تو شہید ہوکر کیوں نہ مرے کہ مرتے ہی جنت میں

چلا جاوے) اور بڑی سے بڑی نابینائی یہ ہے کہ ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہو جاوے اور بہترین اعمال وہ ہیں جو نفع دین دیعنی جو عمل خالص اللہ کے لئے ہوں اور اُن کے بعد کوئی ایسا گناہ صادر نہ ہو جس سے حبط ہو جاویں کہ محنت برباد گناہ لازم کا مصداق ہوں اور بہترین طریقہ وہ ہے جس کی پیروی کی جاوے دیعنی نیک راہ بتلانیوالا خود بھی بتلائے ہوئے طریق پر چلے۔ اور أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ کا مصداق نہ ہو جیسا کسی نے کہا ہے ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

اور بدترین نابینائی کا دل کا نابینا ہونا ہے (چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج میں فرمایا۔ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ یعنی آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل جو سینوں کے اندر ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں یعنی آنکھوں کا اندھا ہونیکا چنداں ضرر نہیں آنکھوں کے بغیر کام چل سکتا ہے لیکن دل کا اندھا ہونا حقیقی اندھا ہونا یہی ہے، اور اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے داُوپر کا ہاتھ دینے والا سخاوت اور خیرات کرنیوالا اور نچلا ہاتھ مانگنے والا خیرات لینے والا، اور جو چیز کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہے اُس سے جو زیادہ ہو اور غفلت میں ڈالے دیعنی مالدار ہو کر خدا تعالیٰ سے غافل ہو جانے سے بہتر یہ ہے کہ گذران چل جاوے اور اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے، اور بدترین عذر وہ ہے جو حضور موت کے وقت ہو دیعنی زندگی بھر تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں پڑا رہا جب موت آگئی تو لگا عذر کرنے ایسا عذر اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور بدترین ندامت قیامت کے دن کی ندامت ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ جمعہ کو نہیں آتے مگر پیچھے سے دیعنی دیر کر کے آتے ہیں خطبہ میں حاضر نہیں ہوتے ایسے لوگ اس ثواب سے محروم رہتے ہیں۔ جو پہلی ساعت میں آنیوالوں کیلئے اونٹ کی قربانی سے لیکر آخر ساعت میں آنیوالے کیلئے انڈے کی خیرات تک موجود ہے کیونکہ خطبہ شروع ہوتے دفتر لپیٹ دیا جاتا ہے پھر کسی کا نام نہیں لکھا جاتا، اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے مگر چھوڑ چھوڑ کر دیعنی کبھی اللہ کو یاد کرنے لگتے ہیں جب کوئی ضرورت پیش آتی ہے اور کام نکل جاتا ہے تو پھر بھول جاتے ہیں اور پھر کوئی مشکل آپڑی تو اللہ کو یاد کرنے لگتے ہیں یا اس کے برعکس جبتک دینداری میں مرادیں پوری ہوتی رہیں

تو دیندار بنے رہے اور دینداری میں کوئی تکلیف پیش آئی تو دینداری کو سلام کر کے الگ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں فرمایا۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ یعنی جو لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں ایک کنارہ پر یعنی انکے دل میں دینداری راسخ نہیں ہوتی ایک کنارہ پر کھڑے ہیں اگر انکو بھلائی پہنچی مال ملتا رہا تو اس کے ساتھ مطمئن رکھا یہ دین اچھا ہے، اور اگر انکو کوئی آزمایش پہنچی تو اپنے منہ کے بل اوندھے ہو گئے دینداری سے بیزار ہو گئے، دین کو برا کہنے لگے، ایسے لوگوں نے دنیا کا بھی خسارہ اٹھایا اور آخرت کا بھی دنیا میں بھی اس ڈھلمل یقینی سے لوگوں میں بے اعتبار رہے اور آخرت کا خسارہ تو ظاہر ہی ہے، یہ کھلم کھلا خسارہ پانا ہے اور بڑے گناہوں میں ہے زبان جھوٹی یعنی زبان کی جھوٹی باتوں کو انسان ہلکا نہ سمجھے زبان بڑے بڑے پاپ کر گذرتی ہے، جس سے انسان ہمیشہ کیلئے تباہ ہو جاتا ہے، اور بہترین دولتمندی دل کی دولتمندی ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں تو انگری بدل است نہ بمال بزرگی بعقل است نہ بسال، اور بہترین توشہ تقویٰ ہے، اور حکمتوں دانائیوں کا سر اللہ عزوجل سے ڈرنا ہے اور بہترین چیز جو دل میں ڈالی گئی ہے یقین ہے اور شک کرنا دین کی باتوں میں، کفر سے ہے اور مردے پر چلا کر رونا جاہلیت (کفر) کے کام سے ہے اور غنیمت کے مال میں، خیانت کرنا دوزخ کی جلن کا سبب ہے اور بے زکوٰۃ، مال جمع رکھنا آگ جہنم ہے داغ دینے کا سبب، یعنی جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جاوے تو اسکو سونے چاندی کے پترے بنا کر جہنم کی آگ میں سخت گرم کر کے مال والے کی پیشانی اور پہلو اور پشت پر داغ دینگے، اور شعر لگانا شیطان کے مزامیر باجوں سے ہے یعنی شیطان شعر اشعار کے خیال میں لگا کر انسان کو خدا تعالیٰ سے غافل کرتا ہے، اور شراب مختلف قسم کے گناہوں کا مجموعہ ہے (یعنی شراب پینے سے جب عقل نہیں رہتی تو ہر قسم کے گناہ سرزد ہوتے ہیں اسی لئے اسکو ام الخبائث بھی کہا جاتا ہے) اور بدترین کسبوں کا سود خوری کا کسب ہے اور بدترین کھانا یتیم کے مال کا کھانا ہے اور خوش نصیب وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پکڑے یعنی

غیر کو گناہ اور اس کے وبال میں مبتلا دیکھ کر اس سے عبرت پکڑے اور بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا اس میں تقدیر کا اثبات ہے اور ہر کسی کو آخر چار ہاتھ کی جگہ میں جانا ہے یعنی قبر کے لئے چار ہاتھ کے مقدار لمبائی میں جگہ ملے گی اور سب جائدادیں یہیں پڑی رہیں گی، اور مدار عمل کی خاتمہ پر ہے۔ اور جو چیز آنیوالی ہے وہ قریب ہے مثلاً موت آنیوالی ہے اس کو دور نہ سمجھے، اور مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر کا کام ہے اور اس کا گوشت کھانا اللہ کی نافرمانی ہے مسلمان کا گوشت کھانے سے مراد اس کی غیبت کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانا فرمایا ہے۔ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط یعنی بعض تمہارا بعض کی غیبت نہ کرے۔ کیا کوئی تم میں سے اسکو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے پس اسکو تو تم ناپسند کرو گے، اور مسلمان کے مال کی حرمت اسکے خون کی حرمت کے مثل ہے اور جو اللہ پر قسم کھائے اللہ اسکو جھٹلاتا ہے (یعنی جو دعویٰ سے حکم لگا دے کہ فلاں جنتی ہے اور فلاں دوزخی اللہ اسکو جھٹلاتا ہے کہ تجھے اس دعویٰ کرنیکا اور یہ حکم لگانیکا کیا حق ہے تو جھوٹا ہے) اور جو کسی کی تقصیر بخش دے وہ بخشا جاتا ہے (یعنی جو سہل گیر ہو لوگ بھی اس کے ساتھ یہی معاملہ کرتے ہیں، یا اللہ بھی اُسکے ساتھ گناہ بخشدیتا ہے) اور جو حرام اور سوال سے بچے اللہ اسکو بچاتا ہے۔ اور جو غصے کو ضبط کرے اللہ اسکو اجر دیتا ہے اور جو مصیبت پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اسکو عوض دیتا ہے۔ اور جو سنانا چاہے اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ لوگو نکو سنوائیگا یعنی نیک عمل کر کے چاہے کہ لوگ سنیں اور مشہوری ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی نیت کا حال لوگوں کو سنوائیگا۔ کہ فلاں نے عمل اخلاص کیساتھ نہیں کیا، بلکہ لوگوں میں نام آوری کیلئے کیا سو یہی اس کی جزا ہے اور ثواب سے محروم ہے، اور جو تکلیف سے صبر کرے اللہ اسکو صابر بنا دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرتا ہے۔ پھر آپ نے تین مرتبہ استغفار پڑھی۔ میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں، اور جو شخص اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔ اللہ اور رسول کی یعنی جس کام کا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اُسکو کرے اور جس کام سے انہوں نے منع

منع کیا اس سے باز رہے، تو وہ قیامت میں، ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا، نبیوں سے اور صدیقین سے اور شہیدوں سے اور صالحین سے (یعنی جنت میں اُن بزرگوں کی رفاقت پائیگا) سب سے بلند درجے تو نبیوں کے ہیں پھر دوسرے درجے میں صدیق ہیں جن کی سرشت اور جبلت ہی میں انبیاء ہی کی تصدیق رکھی ہوئی ہے انکے بعد شہیدوں کا درجہ ہے جو نبی کی خبر پر ایسا کامل یقین رکھتے ہیں کہ جان دینے تک سے پیچھے نہیں کرتے۔ پھر دوسرے نیکوکار مومن جن کے ظاہر و باطن احکام شریعت پر عمل کرکے صلاحیت پا چکے ہیں (پھر فرمایا اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں (اس آیت کے شان نزول میں وارد ہوا ہے کہ ایک انصاری مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت وہ غمناک تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا اے فلاں کیا وجہ ہے کہ میں تجھے غمناک دیکھتا ہوں اس نے عرض کیا۔ اے نبی اللہ میں ایک سوچ میں پڑ گیا۔ آپ نے فرمایا وہ کیا بات ہے۔ عرض کیا یا حضرت ہم صبح و شام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں آپ کے منہ مبارک کی زیارت کرتے ہیں آپ کی مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ کل (قیامت کے دن) آپ انبیاء کیساتھ بلند درجوں میں ہونگے۔ تو ہم لوگ آپکی خدمت میں نہیں پہنچ سکیں گے تو آپ نے اس کا کوئی جواب اسے نہ دیا۔ جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے تو آپ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور اس کو یہ خوشخبری سنائی (تفسیر ابن کثیر) اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور شریعت کے حکموں پر چلنے سے یہ سعادت حاصل ہوتی ہے کہ قیامت میں بھی انکی ہمنشینی سے محروم نہیں ہوتا۔

نظم

مطلعِ نورِ ہدیٰ سنتِ خیر الورار	مشعلِ راہ خدا ہے سنتِ خیر الورار
اصلِ دینِ کبریا ہے سنتِ خیر الورار	مغزِ شرعِ مصطفےٰ ہے سنتِ خیر الورار
جو کوئی رکھتا ہے دل میں لفتِ خیر الورار	صادق و کامل وہی ہے متِ خیر الورار
ہے اگر منظور اے یار و رضائے کردگار	لو پکڑ دانتوں سے اپنے سُنتِ خیر الورار
بوستانِ دینِ حق میں گلشنِ اسلام میں	غنچۂ راحت فزا، سُنتِ خیر الورار

مظہر نور خدا ہے رحمت پروردگار
ذات مصطفوی وجود حضرت خیر الوریٰ

کیوں نہ ہو لفظ محمدؐ کلمۂ طیب کیساتھ
جزو توحید خدا ہے سنت خیر الوریٰ

پیرو سنت کے نسیان و خطا کیواسطے
شافع روز جزا ہے سنت خیر الوریٰ

اہل سنت کو میسر کیوں نہ ہو القاء ولی
کاشف سر خدا ہے سنت خیر الوریٰ

جس کی چاہے شکل بن سکتا ہے شیطان لعین
ہو نہیں سکتا ہے وہ صورت خیر الوریٰ

اُسکے درجے کو پہنچ سکتے نہیں اقطاب غوث
زندگی میں جس نے پائی صحبت خیر الوریٰ

حق میں اپنے سو کرامت سے کہیں بہتر سمجھ
گر میسر ہو تجھے اک رویت خیر الوریٰ

ہو چکی اُس کی شفاعت آپ پر واجب ضرور
دیکھی آنکھوں سے جسنے تربت خیر الوریٰ

آپ کے آتے ہی دنیا میں تمام اصنام دہر
گر گئے سجدے میں کھا کر ہیبت خیر الوریٰ

خصلت خوئے نبی کیونکر نہ ہو دل کو پسند
ہے میرے حق میں عبادت عادت خیر الوریٰ

کسے غیر نفس کُش اے صوفی خلوت نشیں
تیرے حق میں کیمیا ہے سنت خیر الوریٰ

پیرہن صدری عمامہ سے نہیں پرہیزگار
اہل تقویٰ کا قبا ہے سنت خیر الوریٰ

اہل سنت کو کسی کے قول پر کرکے نظر
چھوڑ دینا کب روا ہے سنت خیر الوریٰ

ہے جہاں قرآن میں کلمہ اطیعوا اللہ کا
ساتھ ہی اُسکے لگی ہے طاعت خیر الوریٰ

جانتے تھے رتبۂ موسیٰ کو بو بکر و عمرؓ
بوجہل سمجھے بھلا کیا عزت خیر الوریٰ

اے عزیز دینداری ہے اسی کی معتبر
جو سدا کرتا ادا ہے سنت خیر الوریٰ

بدعتی کا کس طرح مقبول ہو صوم و صلوٰۃ
ہر عبادت کا سر ہے سنت خیر الوریٰ

کیا برائی تھی تیرے حق میں بتا اے بدعتی
چھوڑ تو نے جو دیا ہے سنت خیر الوریٰ

ہم کو بس کافی ہیں دو ہادی ہدایت کیلئے
ایک قرآں دوسرا ہے سنت خیر الوریٰ

روگ ہیں بدعت میں جو لوگ انکے واسطے
نسخۂ شافی دوا ہے سنت خیر الوریٰ

جس طرح توحید ہے حب الٰہی کا ثبوت
حب نبوی کا پتہ ہے سنت خیر الوریٰ

ایک سنت کو بھی اے بھائی نہ ہلکا جان تو
اتباع کبریا ہے سنت خیر الوریٰ

ورد افضل ہے وظیفوں میں کلام اللہ کا
بعد اس کے درود ہے رحمت خیر الوریٰ

(اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول)

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر کے ساتھ لکھا گیا ہے)

(نمبر ۹) ماہ صفر الخیر کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْشَأَ الْعَالَمَ وَاخْتَرَعَہٗ ○ وَابْتَدَأَ اَشْکَالَہٗ وَابْتَدَعَہٗ ○ وَاَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ صُنْعَہٗ ○ وَاَحْکَمَ مُتَفَرِّقَہٗ وَمُجْتَمِعَہٗ ○ اَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا وَھَبَ مِنْ اِحْسَانِہٖ ○ حَمْدَ مُعْتَرِفٍ بِالتَّقْصِیْرِ عَنْ شُکْرِ امْتِنَانِہٖ ○ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَھَادَۃَ مُعْلِنٍ بِلِسَانِہٖ ○ عَمَّا فِیْ ضَمِیْرِہٖ وَجَنَانِہٖ ○ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بَعَثَہٗ بِالْبَیِّنَاتِ مُرْشِدَ الْاِیْمَانِ ○ مُؤَیَّدًا بِمُعْجِزَاتِ الْقُرْاٰنِ ○ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّاَوَانٍ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَیَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ الصَّلٰوۃَ اَمْرُھَا فَخِیْمٌ ○ وَخَطَرُھَا عَظِیْمٌ ○ یَلْزَمُ عَلَیْکُمْ اِتْمَامُھَا وَتَعَلُّمُ اَحْکَامِھَا ○ وَلَا بُدَّ مِنْ اَدَائِھَا عَلٰی صِفَۃٍ تَزِیْدُ بِھَا الْاَجْرُ وَالثَّوَابُ ○ لَا عَلٰی ھَیْئَۃٍ یَحْبَطُ بِھَا الْعَمَلُ وَیَلْزَمُ الْعِتَابُ ○ فَقَدْ وَرَدَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَھَا عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا۔ وَکَذٰلِکَ الْجَمَاعَۃُ فَضْلُھَا عَزِیْزٌ ○ وَاَجْرُھَا کَبِیْرٌ ○ وَاَمْرُ اَدَاءِ الصَّلٰوۃِ مَعَھَا اَکِیْدٌ ○ وَفِیْ تَرْکِھَا وَعِیْدٌ شَدِیْدٌ ○ کَمَا رَوَی الشَّیْخَانِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَفِي الصَّحِيْحِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ ـ وَلِلْجَمَاعَةِ اَحْكَامٌ يَجِبُ الْاِعْتِنَاءُ بِهَا ـ وَلَا يَجُوْزُ التَّسَاهُلُ وَالتَّغَافُلُ عَنْهَا ـ فَمِنْهَا مَا تَتَعَلَّقُ بِالْاِمَامِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ رِعَايَتُهَا ـ وَمِنْهَا مَا تَتَعَلَّقُ بِالْمَاْمُوْمِ فَيَلْزَمُ عَلَى الْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ التَّعَهُّدُ وَالتَّفَقُّدُ لَهَا فَعَلَى الْاِمَامِ اَنْ يُّخَفِّفَ الصَّلٰوةَ بِالْقَوْمِ وَيُرَاعِيَ حَالَ الْمُقْتَدِيْنَ وَلَا يُطَوِّلَ بِهِمُ الصَّلٰوةَ لِئَلَّا يَكُوْنَ مُنَفِّرًا كَمَا جَاءَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِّمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ ـ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ ـ وَعَلَى الْمَاْمُوْمِيْنَ اَنْ يُّسَوُّوا الصُّفُوْفَ وَاَنْ يُّتِمُّوا الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَاَنْ يَّتَرَاصُّوْا فِي الصَّفِّ وَاَنْ لَّا يُسَابِقُوا الْاِمَامَ ـ وَرَدَ الْاَمْرُ بِكُلِّ ذٰلِكَ فِي الْاَحَادِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

لہ مشکوٰۃ شریف صٓٓ — ۵ مشکوٰۃ ص۹۳
۲ریاض الصالحین ص۳۳ — ۶ مشکوٰۃ ص۹۳

وعظ نمبر ۱۹ آرام سے نماز پڑھنے اور جماعت کی تاکید اور اسکے احکام کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور سب مسلمانوں کو بھی توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض ہمارے لئے مقرر فرمائے ہیں انکو سمجھیں اور اس کی مرضی کے مطابق انکو ادا کریں آمین۔ جاننا چاہیئے کہ نماز کا کام بہت بڑا ہے اور اسکا شان عظیم ہے سب مسلمانوں پر اسکا پورا کرنا اور اسکے احکام کا سیکھنا لازم ہے اور ضرور ہے کہ اسکو ایسی صفت پر ادا کریں کہ اس کا اجر و ثواب زیادہ ہو اور ایسی ہیأت پر نہ پڑھیں کہ محنت ضائع ہو اور عتاب کے مستحق بنیں۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھے تھے تو اس شخص نے نماز پڑھی پھر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کہا تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو سلام کا جواب دیا فرمایا۔ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ۔ لوٹ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی تو اس نے لوٹ کر نماز پڑھی۔ پھر آیا اور سلام کیا تو آپ نے فرمایا۔ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ لوٹ کر نماز پڑھ کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تو اس شخص نے تیسری بار یا اس کے بعد چوتھی بار عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے سکھا دیجئے۔ تو آپ نے فرمایا جب تو نماز کیلئے اٹھے تو اول وضو کامل کر یعنی اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر (اللہ اکبر) کہہ پھر قرآن میں جتنا آسانی کیساتھ پڑھ سکے پڑھ پھر رکوع کر یہانتک کہ رکوع میں تیرے سب اعضا اپنے اپنے ٹھکانے پر قرار پکڑیں پھر (رکوع) سے اٹھ یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو جاوے۔ پھر سجدہ کر یہانتک کہ سجدہ میں اطمینان حاصل ہو جاوے۔ پھر اٹھ یہانتک کہ اطمینان سے بیٹھ جاوے۔ پھر دوسرا سجدہ کر حتیٰ کہ سجود میں اطمینان ہو جاوے پھر اٹھ یہاں تک کہ آرام سے بیٹھ جاوے (اور ایک روایت میں ہے) پھر اٹھ یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو جاوے۔ پھر اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کر۔

اور نیز سب بھائیوں پر واضح ہو کہ جماعت کی فضیلت بہت ہے اور اس کا اجر بڑا ہے اور نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا تاکیدی حکم آیا ہے اور جماعت کے

ترک کرنے میں سخت وعید آئی ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جماعت کی نماز تنہا پڑھنے سے ستائیس
درجہ فضیلت رکھتی ہے۔ اور صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے میں نے قصد کیا تھا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پس لکڑیاں اکٹھی کی
جاویں پھر نماز کی اذان کہنے کا حکم دوں تو اذان کہی جاوے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں تو وہ
لوگوں کی امامت کرے پھر خود ان لوگوں کی طرف جاؤں (اور ایک روایت میں ہے)
جو نماز (جماعت) میں نہیں حاضر ہوتے پس ان کے اوپران کے گھروں کو آگ لگا کر جلا
دوں (اور یہ بھی بھائیوں پر مخفی نہ رہے) کہ جماعت کے بھی کئی احکام ہیں جن کی طرف متوجہ ہونا ضرور
ہے اور ان سے تساہل اور تغافل جائز نہیں پس بعض احکام اُن میں سے تو امام کے متعلق ہیں جن
کی رعایت کرنی اُسپر واجب ہے اور بعض مقتدی سے متعلق ہیں جن کی خبرداری (دونوں یعنی امام اور مقتدی
دونوں پر ضرور ہے پس امام پر ضروری ہے کہ جماعت کی نماز مختصر کرے اور مقتدیوں کے حال
کی رعایت رکھے اور مسنون قدر سے، زیادہ لمبی نماز نہ پڑھے۔ تاکہ (جماعت سے)
نفرت دلانے والا نہ بنے۔ چنانچہ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز
پڑھائے تو نماز ہلکی (مختصر) کرے کیونکہ ان میں کوئی بیمار ہوتا ہے اور (کوئی) کمزور اور (کوئی)
بڈھا اور جب کوئی تم میں سے اپنے نفس کیلئے (اکیلے) نماز پڑھے تو جسقدر چاہے لمبی کرے
اور نیز صحیحین میں قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ مجھے ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر
دی کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ بخدا میں صبح کی نماز (جماعت) سے فلاں شخص کی وجہ سے
چونکہ وہ ہم کو لمبی نماز پڑھاتا ہے (قصداً) پیچھے رہ جاتا ہوں (ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہتے ہیں) سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نصیحت میں اس دن سے زیادہ
غصہ میں نہیں دیکھا پھر فرمایا بعضے تم میں سے لوگوں کو (جماعت سے) نفرت دلانے
والے ہیں پس جو کوئی تم میں سے (امام بن کر) لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہیئے کہ مختصر کرے کیونکہ لوگوں

میں کوئی کمزور اور کوئی بڈھا اور کوئی صاحبِ حاجت دکام والا ہوتا ہے یہاں چونکہ بعض لوگوں کو شبہ پڑ سکتا ہے اسی لئے کسی قدر تفصیل کر دینی ضروری معلوم ہوتی ہے پس واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو نماز مختصر کا ارشاد فرمایا اس سے مراد ایسی نماز نہیں جیسے آج کل عام رواج ہو گیا ہے جس میں معلوم نہیں ہوتا کہ امام آگے جاتا ہے یا مقتدی بلکہ اختصار سے مراد وہ ہے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ چنانچہ صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ۔ یعنی میں نے کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے زیادہ ہلکی اور زیادہ کامل ہو الخ اور سنن نسائی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصّٰٓفّٰتِ ۞ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو تخفیف کا حکم فرماتے تھے اور خود صافات کیساتھ امامت کرتے تھے اور حضرت جو نماز ہمیشہ پڑھا کرتے تھے وہی اَخَفّ اور اَتَمّ تھی۔ جیسے پہلی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز مختصر بھی تھی اور کامل بھی تھی اور دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ جس نماز میں سورہ والصّٰفّٰت پڑھی جاوے وہ اوجز اور مختصر نماز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل اور قول ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہو سکتے کیونکہ اختصار اور ایجاز امر نسبی اور اضافی ہے اور اس کا مرجع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے کسی اور کی خواہش اور عادت اس کا مرجع نہیں ہو سکتی اور نیز متفق علیہ حدیث میں ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اِنِّیْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّیَ بِكُمْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا یعنی میں کوتاہی نہیں کرتا کہ تمہیں نماز پڑھاؤں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہم کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نماز میں) وہ کام کرتے تھے کہ میں تم کو کرتے نہیں دیکھتا۔ وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ یہاں تک کہ خیال کرنے والا خیال کرتا کہ بھول گئے ہیں اور جب سجدہ سے

سلہ و ۲ مشکوٰۃ ص۹۳

سر اٹھاتے تو ٹھیر جاتے یہاں تک کہ خیال کرنے والا خیال کرتا کہ آپ بھول گئے پس
ادھر تو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے ایسی مختصر اور کامل نماز نہیں
پڑھی جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور ادھر فرماتے ہیں کہ میں آپ کی سی نماز پڑھاتا ہوں
اس میں کوتاہی نہیں کرتا اور قومہ اور جلسہ میں اتنی دیر ٹھیرتے ہیں کہ لوگوں کو خیال ہوتا کہ بھول گئے
ہیں۔ تو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں آپس میں ایک دوسرے کے خلاف نہیں معلوم
ایسا ہوتا ہے کہ اختصار اور ایجاز تو قیام کی طرف لوٹتا ہے اور تمام اور کمال رکوع سجود اور
قومہ جلسہ کی طرف لوٹتا ہے۔ کیونکہ قیام میں تو ہر کوئی اعتدال کرتا ہے اسمیں اتمام کرنے کی تاکید
کی ضرورت نہیں بخلاف رکوع اور سجود اور قومہ و جلسہ کے پس جب قیام میں اختصار کیا گیا اور
سجود اور اعتدالین میں اچھی طرح اطمینان کیا گیا۔ تو ارکان نماز آپس میں متقارب اور متناسب
ہونگے اور جہاں بعض صحابہ رضؓ نے آپ کی نماز کی صفت میں یہ کہا کہ آپ کا قیام اور رکوع اور
اعتدال بعد الرکوع پھر سجدہ اور جلسہ بین السجدتین پھر دوسرا سجدہ اور سلام والا جلسہ قریب
قریب برابر ہوتے۔ اس کی مراد نہیں کہ قیام اور جلسہ تشہد۔ رکوع۔ سجود۔ قومہ۔ جلسہ کے برابر
ہوتے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ قیام اور قعود طول کے لحاظ سے رکوع۔ سجود۔ اعتدالین کے مناسب ہوتے
ایسا نہ ہوتا کہ قیام اور قعود تو بہت لمبے ہوں اور رکوع۔ سجود۔ قومہ جلسہ بہت قصیر۔ جیسے عام رواج
ہوگیا ہے کہ قیام میں بڑی لمبی قرأت پڑھ کر اسکو بہت طویل کر دیتے ہیں اور رکوع و سجود برائے
نام ہوتے ہیں۔ قومہ جلسہ کا تو ذکر ہی نہیں۔ خاصکر تراویح میں ایسا بہت کرتے ہیں جیسی کہ اُمرا
نے اسکو شعار ہی بنا لیا تھا اسی پر انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے۔ چنانچہ صحیح
بخاری میں زہری سے مروی ہے کہ میں دمشق میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو وہ رو رہے تھے
میں نے سبب رونیکا دریافت کیا تو کہا میں آج کل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وقت
کی کوئی چیز نہیں پاتا مگر نماز اور اب نماز بھی ضائع کی جا رہی ہے کیونکہ اسی صحابی کی دوسری روایت
میں جو صحیح بخاری میں موجود ہے یہ لفظ آیا ہے۔ کَانَ رُکُوْعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُہٗ
وَمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مَاخَلَا الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ
یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکوع اور سجود اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ اور جب رکوع

سے سر اٹھاتے قیام اور قعود کو چھوڑ کر قریب قریب برابر ہوتے تو ایک صحابی کا بیان آپس میں متناقض نہیں ہو سکتا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ۝

رہے وہ احکام جو مقتدی کے متعلق ہیں ایک انہیں سے یہ ہے کہ صفیں برابر سیدھی کریں یعنی ایک صف میں کوئی آگے پیچھے نہ ہو دوسرا یہ کہ پہلے اگلی صفوں کو پورا کریں تیسرا یہ کہ صف میں مل کر کھڑے ہوں درمیان فرجہ نہ چھوڑیں کہ اسمیں شیطان گھس جاتا ہے چوتھا یہ کہ امام سے سبقت نہ کریں یعنی نیت باندھ کر تکبیر تحریمہ کہنے اور رکوع میں جانیکے وقت یا رکوع سے اُٹھتے وقت علیٰ ہذا القیاس سجدہ میں جاتے اور اُٹھتے وقت امام کی متابعت کرے امام سے پہلے ہرگز نہ جاوے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متفق علیہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اَمَا يَخْشٰى الَّذِیْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔ یعنی جو شخص امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے کیا وہ اس عذاب سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اسکے سر کو (اس جرم کی سزا میں) گدھے کا سا سر بنا دے فائدہ۔ باطنی طور پر تو وہ گدھا بن گیا کہ اُسنے ایسی بے تمیزی کی کہ التزام تو امام کی متابعت کا کیا تھا اب امام سے آگے بڑھنے لگا۔ تو اگر اللہ اس کی ظاہری صورت بھی مسخ کر دے تو کیا بعید ہے۔

اور امام کو ان باتوں کی نگرانی از حد ضروری ہے! اور ان امور کا اہتمام امام کے ذمے لازم ہے جب تک صفیں سیدھی نہ ہوں تکبیر تحریمہ نہ کہے اور نماز شروع نہ کرے۔ خوب اچھی طرح دائیں بائیں دیکھ نہ لے کہ کوئی آگے پیچھے تو نہیں، اگر کوئی آگے پیچھے ہو تو اس کو حکم کرے کہ برابر ہو جاوے کسی کا سینہ آگے نکلا ہو یا کندھے ایک دوسرے سے آگے پیچھے ہوں۔ تو انکو برابر ہونے کو کہے حدیث شریف میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر کر دیکھا تو ایک آدمی کا سینہ صف سے آگے کو نکلا ہوا تھا آپنے فرمایا۔ لَتُسَوُّنَّ مَنَاكِبَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ۔ یعنی اپنے کندھوں کو برابر کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کو صفوں کے سیدھا کرنے پر مقرر کرتے، جب امامت کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر نہ کہتے یہانتک کہ وہ آکر خبر دیتا کہ برابر ہو گئے، تب تکبیر کہکر نماز شروع کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت بلال رضی اللہ عنہ

صفوں کو سیدھا کرتے اور جو آگے پیچھے ہوتا تو اُن کے ٹخنوں پر دُرّے مار کر انکو برابر کرتے علیٰ ہذا القیاس امام کو لازم ہے جب کسی کو دیکھے کہ رکوع سجود میں آگے چلا گیا یا پہلے سر اُٹھا لیا تو نماز سے فارغ ہو کر اُسے تنبیہ کرے اور خود بھی قومہ جلسہ میں سنت کے مطابق توقف کرے کیونکہ امام اگر جلدی کریگا تو مقتدی بھی جلدی کرینگے تاکہ دوسرے رکن میں امام کیساتھ شامل ہو سکیں۔ تو اس جلدی میں بسا اوقات امام سے پہلے اُٹھنا جھکنا لازم آتا ہے اور اگر امام کی عادت حسب سنت توقف کرنیکی ہو تو مقتدیوں کو جلدی کرنیکی ضرورت نہیں پڑے گی اگر امام اچھی طرح نماز پڑھاویگا تو مقتدیونکے برابر اُسکو ثواب ملیگا لیکن اگر جلدی کریگا۔ تو مقتدیوں کو بھی جلدی کرنی پڑے گی اور بعض اوقات امام سے آگے بھی ہو جاوینگے تو اُن کی نماز نہ ہوگی اور گنہگار ہونگے۔ تو جتنا گناہ مقتدیوں کو ہوگا اُن سب کے برابر امام کو بھی گناہ ہوگا اسی لئے ضرور ہے کہ امام صاحب فقہ مقرر کیا جاوے کہ مسایل جانتا ہو اور اُن کا لحاظ رکھے۔

لیکن آج کل ہمارے ملکوں میں مصیبت تو یہ ہے کہ اکثر امام جاہل ہوتے ہیں اور میراث اموال کی طرح امامت بھی میراث بنی ہوئی ہے اگر عالم امام کا بیٹا جاہل ہے تو باپ کے بعد وہی امام رہیگا اور سب لوگوں کی نمازیں خراب کرتا رہیگا۔ یہ لوگونکے ذمے لازم ہے کہ امام عالم متقی مقرر کیا کریں۔ یہ سب مضامین صحیح احادیث میں موجود ہیں بخوف تطویل سب کو ذکر نہیں کیا گیا اگر کسی کو تردد ہو تو حدیث شریف کی کتابوں میں دیکھ لے انشاء اللہ تعالیٰ ان مسایل کی اس سے زیادہ تاکید حدیثوں میں پایگا نظم

ہے پتا اوّل مسلمانی کا لوگو جان لو ۔۔۔ جسنے کر لی صدق دل سے بر ملا حاصل نماز
دین کا جزو اخیری بھی یہی ہے بالیقین ۔۔۔ سارا دین جاتا رہا جو ہو گئی باطل نماز
جب کہا بحر فلاح مؤمنیں کا حق نے ذکر ۔۔۔ سب خصایل درمیاں ہیں اور دو ساحل نماز[۱]
بے نمازی ساتھ فرعون اور قارون کے جلیس ۔۔۔ عیش جنت ہو انہیں پڑھتے ہیں جو خوشدل نماز
سب گناہوں سے بچاوے جو پڑھے آداب سے ۔۔۔ پیر رہبر آپ ہے اور مرشد کامل نماز

[۱] یعنی پارہ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ میں اہل ایمان کی خصلتیں مذکور ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نماز کو ذکر فرمایا کہ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ اور اخیر میں فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۱۲ من المؤلف

عرش سے لے فرش تک لیتے ہیں سب نام خدا
جتنے مذہب ہیں کریں اپنے طریقے پر عمل
بے نمازوں نے گرایا دین اپنے ہاتھ سے
جان و مال اور کھانا پینا سب دیا اللہ نے
کار دنیا کیلئے ہر وقت سرگرداں رہے
جو گنہ کے کام ہیں اٹھائے نہیں مال و زر
بے نمازی سے تو بہتر جانور چھوٹے بڑے
بے نمازی سے کہیں شیطان بھی مانگے پناہ
دن قیامت کے انہیں نور و ضیا حاصل نہیں
ہو ذرا سا فائدہ دنیا کا دوڑیں سو طرح
مال و زر کے زور میں مت چھوڑ دینا دیکھنا
حق تعالیٰ کی خوشی اور سر بسر اپنا بھلا
ہاں مگر جلدی نہ پڑھنا اترے ویسے مومنو
دل رہیگا کہ خوب پڑھنا رب کو حاضر جانکر
فرض و واجب اور سنت مستحب کرنا ادا

کیا ہوا تو نے اگر پڑھ لی ارے جاہل نماز
پر وہی جھوٹا ہے مذہب گر نہ ہو شامل نماز
کرتے ہیں قائم ستونِ دین کو واصلِ[۱] نماز
کیوں نہیں کرتا ادا دل سے تو اے غافل نماز
کیا کمر ٹوٹے تیری پڑھ لے اگر اے دل نماز
کچھ نہیں ہے مانگتی ہرگز نہیں سائل نماز
ہے انہیں اپنے طریقے کی سدا حاصل نماز
وہ ہٹا سجدے سے اور کرتا ہے یہ زائل نماز
جو نہیں ڈرتے خدا سے اور کریں باطل نماز
کچھ یقین انکا نہیں جانیں جو لاطائل نماز
پڑھتے تھے کس طرح سے سب عمر عادل نماز
ہو گئی شیطان کی اور نفس کی قاتل نماز
الٹی منہ پر ماری جاوے گی یہ ناقابل نماز
تا تمہیں فردوس اعلیٰ میں کرے داخل نماز
اور بچانا مفسد و مکروہ سے فاضل نماز

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۱) کے ساتھ لکھا گیا)

نمبر (۱۱) ماہ صفر الخیر کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اُولیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اختص یوم الجمعۃ علی سائر ایام الاسبوع بانواع من التفضیل ○ وجعلہ موسما لاغتنام الفضائل و عیدا لاھل الایمان فی ھذہ الدار و فی دار الکرامۃ و التبجیل سبحانہ من الہ من علی من شاء بالتوفیق و

۱؎ جو لگاتار نماز پڑھتے ہیں۔ قضا نہیں کرتے ۱۲ منہ

سَلَکَ بِہٖ اِلٰی رِضْوَانِہٖ اَقْوَمَ سَبِیْلٍ ۝ وَقَضٰی عَلٰی مَنْ شَآءَ بِالْخِذْلَانِ فَھَامَ فِیْ اَوْدِیَۃِ الْغَفَلَاتِ کَالسَّکْرَانِ لَا مُرْعَوِیًا لِنَاصِحٍ وَّلَا سَامِعٍ لِقِیْلٍ ۝ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلٰی مَا اَوْلَاہُ مِنْ اِحْسَانٍ وَّجَمِیْلٍ ۝ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی مَا اَسْدَاہُ مِنْ اِکْرَامٍ وَّفَضْلٍ جَزِیْلٍ ۝ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا مَثِیْلَ ۝ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَشْرَفُ مُرْسَلٍ وَّاَقْرَبُ خَلِیْلٍ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَعْطِھِمُ الْاَجْرَ الْجَزِیْلَ ۝

اَمَّا بَعْدُ فَیٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ لِکُلِّ اَھْلِ مِلَّۃٍ یَوْمًا یَتَفَرَّغُوْنَ فِیْہِ لِعِبَادَتِہٖ وَالْاِعْتِصَامِ ۝ وَیَتَخَلَّوْنَ فِیْہِ عَنِ الْاِشْتِغَالِ بِالدُّنْیَا الزَّائِلَۃِ وَفَانِی الْحُطَامِ وَخَصَّکُمْ بِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ الَّذِیْ ھُوَ فِیْ اَیَّامِ الْاُسْبُوْعِ کَشَھْرِ رَمَضَانَ فِیْ شُھُوْرِ الْعَامِ فَقَدْ ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا یَوْمُھُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْھِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَھَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ اَلْیَھُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ۔ وَفِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْٓءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ۔ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا (رواہ مسلم) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ (رواہ مسلم) وَعَنْہُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّھُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلٰٓی اَعْوَادِ مِنْبَرِہٖ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِھِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ (رواہ مسلم) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَلْیَغْتَسِلْ متفق علیہ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

لے مشکوٰۃ ص۱۱۱ ٹے و ٹے ریاض الصالحین ص۱۵۱ ٹے مشکوٰۃ ص۱۲۱ ٹے ۔ ٹے ۔ ٹے ریاض الصالحین ص۱۵۱ - ۱۲ منہ

غسل الجمعة واجب علی کل محتلم۔ متفق علیہ۔ وعن سمرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعة فبہا ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل۔ رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن۔ وفی صحیح البخاری عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعة ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ و بین الجمعة الاخری۔ وفی الصحیحین عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فکانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فکانما قرب دجاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملٰئکة یستمعون الذکر۔ وفیہما ایضا عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر یوم الجمعة فقال فیہا ساعة لا یوافقہا عبد مسلم وہو قائم یصلی یسأل اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ۔ واشار بیدہ یقللہا۔ وفی صحیح مسلم عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلٰوة۔ وروی ابوداود باسناد صحیح عن اوس بن اوس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فاکثروا علی من الصلاة فیہ فان صلاتکم معروضة علی۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ○ یٰایہا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلٰوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع۔ ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ○ فاذا قضیت الصلٰوة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ○ واذا راوا تجارة او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما قل ما عند اللہ خیر من اللہو ومن التجارة واللہ خیر الرازقین ○ بارک اللہ

لہ وسہ وسہ ریاض الصالحین صفحہ۱۵۱ وکہ وشہ وسہ ریاض الصالحین صفحہ۱۵۲۔ ۱۲ منہ

لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی
جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

(وعظ نمبر (۱۰) جمعہ کی فرضیت اور فضیلت و آداب کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالےٰ مجھے اور تمہیں فرائض کے ادا کرنے اور فضائل اور آداب کے حاصل کرنے کی توفیق دے تو آمین یارب العالمین)

اے لوگو! اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اہل ملت کے لئے ایک دن مقرر کیا ہے جس میں وہ اللہ کی عبادت اور اجر کی غنیمت کے لئے فارغ ہوتے ہیں اور دنیا فانی اور اس کے حقیر مال و متاع کے اشتغال سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص کیا جو ہفتہ کے دنوں میں وہ شرف اور درجہ رکھتا ہے جو سال بھر کے مہینوں میں سے ماہِ رمضان کو حاصل ہے صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ (جمعہ) وہی دن ہے جو ان لوگوں (اگلی امتوں) پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا تھا انہوں نے اسمیں اختلاف کیا پس اللہ تعالیٰ نے ہمکو اس کی طرف راہنمائی فرمائی اور وہ لوگ اسمیں ہم سے پیچھے ہیں یہود کا دن کل یعنی ہفتہ اور نصاریٰ کا دن پرسوں (یعنی اتوار ہے)

(فائدہ) پہلی اُمتوں (یہود و نصاریٰ) کو حکم ہوا تھا کہ ایک دن ہفتہ میں ایسا مقرر کرو جس میں دنیاوی کاروبار مطلق نہ کرو اللہ کے ذکر اور عبادت میں اور دینی کاموں میں مصروف رہو۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے اُن کو جمعہ کا دن بتلایا اور اس کی فضیلت بیان فرمائی بنی اسرائیل لگے ان سے بحث کرنے کہ جمعہ سے ہفتہ افضل ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اتوار کو زمین آسمان کا پیدا کرنا شروع کیا۔ جمعہ کو ختم کیا۔ ہفتہ کا دن فارغ رہا ہم بھی ہفتہ کے دن کام کاج سے فارغ رہیں گے حکم ہوا ان کو ان کی مرضی پر چھوڑ دو ہفتہ ہی سہی مگر اس کی تعظیم پوری پوری کریں اسدن ان کو دنیا کا کاروبار حرام ہوگا تعظیم میں فرق کریں گے تو عذاب ہوگا نصاریٰ نے اپنے دل سے اتوار کا دن افضل سمجھا کہ اسمیں اللہ تعالیٰ نے زمین کی پیدائش شروع کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے

نزدیک افضل دن جمعہ تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمّتِ مرحومہ کو اُس دن کی ہدایت کی انہوں نے اپنے اجتہاد کو دخل نہ دیا اور حکم کی تعمیل کی اور یہود و نصاریٰ ہم سے پیچھے رہے۔ یہود ایک دن نصاریٰ دو دن۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اسی طرح قیامت کے دن وہ ہم سے پیچھے ہوں گے۔

اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بہتر دن جس پر سورج کا طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے۔ اُس میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور جنّت میں داخل کیے گئے! اور اسی میں جنت سے نکالے گئے! اور دنیا میں آئے کہ دُنیا کی آبادی کا سبب ہوا۔

(فائدہ) مطلب یہ کہ بڑے بڑے شاندار واقعات کا ظہور اسی میں ہوا۔ آدم علیہ السلام کا پیدا ہونا اور جنت میں داخل ہونا ان دونوں امور کا نعمت ہونا تو ظاہر ہے اور جنت سے نکلنا اس اعتبار سے انعام ہے کہ دنیا کی آبادی اور خلافتِ الٰہی اور عدل کے ظہور کا سبب ہے۔

اور نیز صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا پس خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جمعہ کے لیے (مسجد میں) آیا پس کان لگا کر خطبہ سنا اور چپ رہا۔ تو اس کو بخش دیا جاوے گا! اس کے اور دوسرے جمعہ کے درمیان جو کچھ ہوگا اور تین دن زیادہ (اس لئے کہ نیکی کا ثواب اس اُمت کیلئے دس گنا ہوتا ہے۔ تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ کے اُس وقت تک سات دن ہوئے اور تین دن اور ملا کر دس دن ہو گئے تو اس ایک دن کے عمل سے دس دن کے گناہ معاف ہو جائیں گے) اور جس نے کنکروں کو مس کیا اُس نے لغو کام کیا (جس سے جمعہ کا ثواب جاتا رہتا ہے)

(فائدہ) مراد یہ ہے کہ خطبہ پوری توجہ سے سنے کنکروں وغیرہ کے ساتھ مشغول نہ ہو کہ خطبہ سے توجہ ہٹ جاوے گی دیکھنے والوں کا خیال بٹے گا! اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عمل کی توفیق دے آج کل تو تساہل اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ اول تو اکثر لوگ خطبہ کا وقت گذار کر آتے ہیں۔ پھر جو لوگ خطبہ کے وقت آ بھی جاتے ہیں۔ وہ خوب خراٹے لے کر بیٹھے بیٹھے سو جاتے ہیں پھر مصیبت پر مصیبت یہ ہے کہ نیا وضو بھی نہیں کرتے۔

اور نیز صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ جبتک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جاوے (یعنی اُن کے درمیان جو صغائر سرزد ہوں وہ معاف ہو جاتے ہیں) اور نیز صحیح مسلم میں ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر کی لکڑیوں پر کھڑے فرمارہے تھے کہ لوگ جمعوں کے چھوڑنے سے باز آجاویں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر لگادے گا۔ پھر وہ غافلوں سے ہو جائیں گے اور صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کوئی تم میں سے جمعہ کے دن آوے تو چاہیئے کہ غسل کرے اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیحین میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کا غسل ہر بالغ پر ضروری ہے اور سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا اور بہتر کام کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل اور زیادہ بہتر ہے (اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کو حسن کہا) اور صحیح بخاری میں سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی شخص نہیں جو جمعہ کے دن غسل کرے اور جتنا ہو سکے صفائی اور طہارت حاصل کرے اور اپنے تیل سے مالش کرے یا گھر کی خوشبو سے کچھ خوشبو لگا کر پھر نماز کیلئے نکلے۔ اور دو (بیٹھے ہوؤں) میں جدائی نہ کرے۔ پھر نماز (سنت) جتنی اسکے نصیب میں ہے پڑھے پھر جب امام (خطبہ میں) کلام کرے تو چپکا رہے (کلام نہ کرے خاموش ہو کر سنتا رہے) مگر جتنے گناہ اس کے اور آیندہ جمعہ کے درمیان ہونگے بخش دیئے جاوینگے اور صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن جنابت کے غسل کی طرح نہاوے پھر جمعہ کیلئے مسجد میں جاوے تو اس کو اتنا ثواب ہو گا گویا اس نے اونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری ساعت میں جاوے تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں جاوے تو گویا اس نے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں جاوے تو گویا اس نے مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں ساعت میں جاوے

تو گویا اُس نے انڈے کی قربانی دی پس جب امام خطبہ کیلئے باہر آگیا تو لکھنے والے فرشتے ذکر خطبہ سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں اور دفتر بند کر دیتے ہیں اسکے بعد کسی کا نام نہیں لکھا جاتا، اور نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کیا۔ تو فرمایا اسمیں ایک گھڑی کے موافق ہو یعنی اُسمیں اللہ سے سوال اور دعا کرے۔ مگر اللہ اسکو مراد دے دیتا ہے اور آپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے اس گھڑی کا قلیل اور مختصر ہونا سمجھایا اور صحیح مسلم میں ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے وہ گھڑی امام کے دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے سے اُس وقت تک ہے جب نماز پوری کی جاوے اور ابوداؤد وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بہترین دنوں سے جمعہ کا دن ہے پس اس میں کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو کہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

احادیث میں جمعہ کے دن کئی ایک کاموں کی فضیلت اور استحباب ثابت ہے (۱) اہتمام سے غسل کرنا جیسے جنابت کے لئے غسل کیا جاتا ہے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں غسل واجب فرمایا ہے یہاں وجوب سے اختیاری وجوب مراد ہے یعنی اولیٰ اور افضل ہے کیونکہ سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں غسل کو افضل فرمایا ہے اور وضو کو بھی اچھا کہا ہے (۲) خوشبو کا تیل یا عطر وغیرہ خوشبو کا لگانا (۳) اول وقت جمعہ کے لئے جانا جتنا اوّل جائے گا اتنی فضیلت زیادہ ہوگی پہلی ساعت میں جانیوالے کو اونٹ کی قربانی کا ثواب ہوگا۔ دوسری ساعت میں جانیوالے کو گائے کی قربانی کا ثواب ہوگا تیسری ساعت میں چھترے (سینگدار مینڈھے) کی قربانی علیٰ ہٰذالقیاس چوتھی ساعت میں مُرغی کی۔ پانچویں میں انڈے کی قربانی کا اگرچہ مرغی اور انڈے کی قربانی مشروع نہیں۔ مگر یہاں خیرات اور صدقہ کا دینا مراد ہے (۴) خطبہ کے وقت چپ رہنا باتیں نہ کرنا (۵) کان لگا کر متوجہ ہو کر خطبہ سننا (۶) ابوداؤد کی ایک حدیث

میں ہے امام سے قریب ہونا (۷) دو ملے بیٹھوں کے درمیان گھس بیٹھنا (۸) ترمذی کی ایک حدیث میں ہے لوگوں کی گردنیں پھلانگ نہ جانا (۹) ترمذی کی ایک حدیث میں ہے اونگھ آوے تو جگہ بدل لینا (۱۰) ترمذی کی ایک حدیث میں ہے پیدل جانا (۱۱) کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھنا۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ جمعہ میں فرمایا اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کیلئے پکارا جاوے (اذان کہی جاوے) تو اللہ کے ذکر کی طرف چلو اور سودا سلف چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر ہو تم جانتے پس جب نماز ادا کی جاوے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو امید ہے کہ تم فلاح پاؤ اور جب تجارت یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف متفرق ہو جاتے ہیں اور تجھے خطبہ منبر پر کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں کہہ دو جو کچھ اللہ کے پاس ہے (یعنی ثواب) بہتر ہے کھیل اور تجارت سے اور اللہ بہتر رزق دینے والوں کا (حقیقت میں تو رزق دینے والا محض اللہ ہی ہے لیکن چونکہ بظاہر اور لوگ بھی رزق کا سبب بنے ہوئے ہیں اس لئے جمع کا صیغہ فرمایا)

(فائدہ) اس آیت سے جمعہ کی فرضیت ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر اور عبادت کے لئے جمع ہونے کا حکم فرمایا اور اس دن کو یوم الجمعہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں مسلمان اپنی بڑی بڑی عبادت گاہوں میں ہر ہفتہ میں ایک بار جمع ہوتے ہیں۔ اور نیز اس میں تمام مخلوقات جمع ہو چکی تھی یعنی سب چیزیں پیدا ہو چکی تھیں کہ یہ ان چھ دنوں میں سے جن میں اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا چھٹا دن ہے اور قدیم زبان میں اس کا نام یوم العروبۃ تھا۔ اور فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ میں سعی سے مراد قصد اور اہتمام ہے یعنی نماز کے لئے اہتمام اور کوشش کرو اور دوڑنا اور تیز چلنا مراد نہیں کیونکہ صحیحین کی حدیث میں نماز کیلئے دوڑ کر آنے سے نہی وارد ہوئی ہے اور ذکر اللہ سے مراد خطبہ ہے یا نماز دونوں میں ظاہر ثانی ہے اس لئے کہ مقصود اصلی یہی ہے اور حضور جمعہ کا امر آزاد مردوں پر ہے پس غلام اور عورتیں اور بچے اس میں داخل نہیں۔ ایسے ہی مریض یا مریض کا خبر گیر یا مسافر بھی معذور ہیں، ان پر حاضر ہونا فرض نہیں لیکن اگر باوجود اس کے حاضر ہو جاویں تو ان کا جمعہ صحیح ہو گا۔ اور نودی

لِلصَّلٰوۃِ میں نداسے مراد اذان ہے۔ اور جمعہ کی اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیوقت ایک ہی تھی جب آپ خطبہ کے لئے منبر پر تشریف رکھتے اور شیخین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں بھی یہی حالت رہی۔ حضرت عثمان رضی تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب لوگ بہت ہو گئے اور مدینہ کی آبادی پھیل گئی۔ اور دُور دُور گھر بن گئے تو انہوں نے خطبہ سے پہلے ایک اور اذان زوراء پر جو مدینہ کے مکانوں میں سب سے اونچا مکان مسجد کے قریب تھا کہنے کا حکم دیا اور چونکہ آپ خلفائے راشدین مہدیین میں سے تھے اسواسطے آپکا عمل بھی سنت میں داخل ہے

مسئلہ۔ جب اذان ہو جاوے تو خرید و فروخت اور ہر کام جو جمعہ کی طرف جانیسے مانع یا مخل ہو حرام ہے اگر چلتے چلتے سودا کریں۔ تو بعض علماء اسکو جائز رکھتے ہیں لیکن شرنبلالی نے مراقی الفلاح میں ہے اور شیخ احمد طحطاوی نے حاشیہ مراقی الفلاح میں اسکو رد کیا کیونکہ قرآن کا امر مطلق ہے اور تخصیص اطلاق کی نسخ ہے اور یہ رائے سے جائز نہیں اور مسجد کے دروازہ پر یا مسجد کے اندر سودا کرنا بڑھ کر حرام ہے اور زیادہ گناہ ہے طحطاوی علی مراقی الفلاح

مسئلہ جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں وہ اس حکم سے مستثنےٰ ہیں اور وہ خرید و فروخت کریں تو حرام نہ ہوگا لیکن اگر دو سودا کرنیوالوں میں سے ایک پر جمعہ کا حاضر ہونا واجب ہو اور دوسرے پر واجب نہ ہو تو دونوں گناہگار ہونگے۔ پہلا تو اس واسطے کہ اس نے ممنوع کام کا ارتکاب کیا اور دوسرا اسلئے کہ اس نے گناہ میں دوسرے کی اعانت کی (طحطاوی علی مراقی الفلاح)

مسئلہ جس اذان کے ساتھ خرید و فروخت وغیرہ حرام ہو جاتے ہیں وہ پہلی اذان ہے بعض علماء نے تو پہلی اذان اُسکو کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور شیخین رضی اللہ کے عہد میں تھی کیونکہ اول اور سابق باعتبار مشروعیت کے وہی ہے لیکن مراقی الفلاح اور شامی وغیرہ میں صحیح اس کو کہا۔ کہ پہلی اذان جو زوال کے بعد کہی جاتی ہے اُس کے ساتھ ان کاموں کی حرمت متعلق ہے کیونکہ اس کے ساتھ اعلام حاصل ہو جاتا ہے۔

اور جو یہ فرمایا جب نماز ہو جاوے تو زمین میں پھیل جاؤ آخر تک تو اسمیں اُس کام کی رخصت اور اجازت دی گئی ہے جس سے ممانعت ہوئی تھی۔ چنانچہ عراک بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب جمعہ پڑھ چکتے تو مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَجَبْتُ دَعْوَتَکَ وَصَلَّیْتُ

فَرِيضَتَكَ وَانْتَشَرْتُ كَمَا اَمَرْتَنِي فَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ؕ

یعنی اے اللہ میں نے تیری پکار کو مان لیا۔ اور تیرے فرض کو ادا کرلیا۔ اور جیسے تو نے حکم دیا ہے۔ اب علیحدہ ہو چلا ہوں تو مجھے اپنے فضل سے رزق دے کہ تو بہتر رزق دینے والوں کا ہے، پھر فرمایا اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو یعنی بیچنے میں خریدنے میں لینے میں دینے میں بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہو۔ اور دنیا کی مشغولیت آخرت میں فائدہ دینے والی چیز سے تمہیں غافل نہ کردے اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی بازار میں جاوے اور یہ کلمہ پڑھ لے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ تو اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ بدیاں مٹائی جاتی ہیں (تفسیر ابن کثیر)

اور یہ جو فرمایا اور جب سوداگری اور کھیل دیکھتے ہیں الیٰ آخرہ تو اس میں اللہ تعالیٰ ان کے خطبہ کو چھوڑ کر سوداگری کے لئے چلا جانے پر عتاب فرماتا ہے۔ واقعہ یوں ہوا تھا کہ مدینہ میں غلہ کی قلت تھی اتفاق سے جمعہ کے دن جب آپ خطبہ پڑھ رہے تھے تو شام سے قافلہ مدینہ میں پہنچا اور انہوں ڈھول بجایا تو جماعت کے اکثر لوگ خطبہ چھوڑ کر ادھر چلے گئے بعض غلہ خریدنے کیواسطے اور بعض یونہی تماشا کیواسطے آپ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہی لوگوں میں تھے جو مسجد میں آپ کے پاس رہے تھے آپ نے فرمایا اگر سب چلے جاتے مسجد میں کوئی نہ رہتا تو وادی میں آگ لگ جاتی اور انکو بہا لیجاتی کہتے ہیں جب یہ قصہ واقعہ ہوا تھا اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کی طرح خطبہ نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ سمجھا تھا کہ ضروری کام تو نماز تھی اس سے تو فارغ ہو چکے ہیں خطبہ نہ سنا تو نہ سہی اسکے بعد آپ نے خطبہ کو مقدم کیا۔

مسئلہ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے اور سنت اسی طرح ہے کہ امام کھڑا ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان تین آیت پڑھنے کے قدر بیٹھ کر پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے۔

مسئلہ بعض خطیبوں کی جو عادت ہے کہ دوسرے خطبہ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں تو دائیں طرف منہ پھیر لیتے ہیں۔ یہ بدعت ہے (شامی جلد اول ۵۹۹)

نظم

ہیں فضائل جمعہ کے لئے اہل ایماں بیشمار
یاں بیاں ہوتے ہیں کچھ لیکن بطورِ اختصار

جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اسمیں لاکلام
ہو دعا مقبول سب کی گر نہ ہو مطلب حرام

ترک سُستی سے کرے جو کوئی جمعہ کی نماز
اُس سے ہوتا ہے بہت بیزار ربِ بے نیاز

اور نمازِ جمعہ جس نے تین پیہم ترک کی
دین اور اسلام کو بے شبہ اُسنے پیٹھ دی

مومنو جس کا نمازِ جمعہ اکثر کام ہے
سو شہیدوں کا ثواب اور اجر اسکے نام ہے

اور کیا ترک اُسکو جسنے ہو عذاب اس پر بڑا
ہے یہ مضمونِ احادیثِ شریفِ مصطفٰے

بندگی حق کی کرو دن رات نفعِ زندگی
بندگی ہے بندگی ہے بندگی ہے بندگی

آج کچھ کرلو عبادت ورنہ کل روزِ قیام
سامنے حق کے تمہیں ہوگی خجالت لاکلام

پرسشِ اعمال خالق جس گھڑی فرمائیگا
ملک و دولت جاہ حشمت کچھ نہ واں کام آئیگا

منزلِ مقصود پر ہم کس طرح پہنچینگے آہ
حد سے افزوں اپنے سر پر ہو گیا بارِ گناہ

اور ہزاروں سال کی راہِ صراطِ پُرخطر
بال سے باریک تر ہے تیغ سے ہے تیز تر

بارِ عصیاں کے سبب سے گر تو دوزخ میں گرا
جس کے اندر ہیں عذاب بیحد و بے انتہا

باپ بھائی ماں بہن فرزند و زن اور یار غار
عاشق و معشوق و نوکر بندہ خدمت گذار

کام آئیگا نہیں ہر اک جُدا ہو جائیگا
بلکہ اک اک عضو دشمن جان کا ہو جائیگا

توبہ عصیاں سے کرو ہر وقت پہلے موت کے
ورنہ پیش آوے خرابی سخت پیچھے موت کے

ہوسکیں جو کام اچھے آج کرلو مومنیں
کل نکلنا گور سے ہاتھوں کا ممکن ہے نہیں

ہے ثباتِ ہستی موہوم مانندِ حباب
یا ہے افسانہ گوئی یا ہے خیال اور یا ہے خواب

تندرستی ہے بڑی شے اسکو نعمت جانیے
زندگی بھر عبادت ہے غنیمت جانیے

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں

ہاتھ میں پاؤں میں پھر نہ رہیگی طاقت کہاں
نطق میں یہ بات بینائی میں یہ قوت کہاں

ہے بڑھاپا بھی غنیمت گر جوانی ہو چکی
یہ بڑھاپا بھی نہ رہیگا موت جس دم آگئی

جو گیا ملکِ عدم کو یاں نہیں آئیگا پھر
پنجروزہ زندگی کوئی نہیں پائیگا پھر

ہے یہاں جن کا تکبر سے دماغ افلاک پر
قبر میں سونا پڑے گا انکو فرش خاک پر

ہفت کشور کا خزانہ آج ہے یاں جنکے ہاتھ
گور میں جا بینگے کل وہ پا برہنہ خالی ہاتھ

شوکت و تخت و کلاہ و پادشاہی ہے یہاں
بیکسی وہ گو نہیں دلق گدائی ہے وہاں

ہیں یہاں زربفت کے کمخواب کے سو پیرہن
اور وہاں لے جائینگا یاں سے اگر کچھ تو کفن

ہمنشیں صد ہا یہاں پر ہیں حسین و بے نظیر
ایک بھی واں پر نہیں گر ہیں تو ہیں منکر نکیر

جن کو کھلانے کے لئے یاں ہیں غذائیں بیشمار
عاقبت ہو جائیں گے اکدن غذائے مور و مار

غیر اعمال نکو واں کون سا کام آئے گا
چھوڑ کر تنہا چلے آئیں گے خویش و اقربا

جا کے گورستاں میں دیکھو ہے عجب صورت کا حال
کیسے کیسے ماہ رویاں ہو رہے ہیں پائمال

ق

فرش گل پر بھی نہ سوتے تھے کبھی جو ناز میں
اور تکبر سے مکان ناز تھا عرش بریں

قہقہے خندے سوا جن کو نہیں کچھ کام تھا
عطر و پان و پھول بن اکدن نہیں آرام تھا

گل سا رخ نرگس سی آنکھیں سیب سے تھے زقن
غیرت سنبل تھی کاکل اور تن رشک چمن

خاک ہیں یکبارگی یوں مل گئے زیر زمیں
نام کو بھی کچھ نشاں جن کا کہیں باقی نہیں

رشتہ دنداں تھے جو وہ غیرت سلک گہر
جسم بوسیدہ کی خاطر گر پڑے سب یکدگر

استخواں ہر عضو تن کا ہو گیا ان سے جدا
کوئی خندق میں پڑا ہے کوئی رستے بیچ پڑا

سر کہیں ہے پا کہیں ہے ہاتھ اور بازو کہیں
مہرہ گردن کہیں آئینہ زانو کہیں

ساق اور ایڑی کہیں تخنا کہیں گھٹنا کہیں
کہنی اور پہنچا کہیں انگلی کہیں پوروا کہیں

جائے عبرت ہے دنیا کچھ نہیں جائے غرور
ہے یہ نادانی کہ ایسی زیست پر آئے غرور

دین و دنیا کا بھلا بھائی اگر چاہے ثواب
کر خدا کی اور محمدؐ کی اطاعت روز و شب

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی نمبر ۱۱ کیساتھ لکھا گیا ہے

نمبر ۱۱ ماہ ربیع الاول کے پہلے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ جَعَلَ الۡمَوۡتَ رَاحَۃً لِّلۡاَبۡرَارِ ۝ یَنۡقُلُہُمۡ بِہٖ مِنۡ دَارِ الۡہُمُوۡمِ وَ

اَلْهُمُوْمِ وَالْاَكْدَارِ ○ دَارُ التَّعَبِ وَالْوَصَبِ وَالْاٰلَامِ وَالْاَسْقَامِ وَالْاَخْطَارِ ○ دَارُ الْحَسَدِ وَالنَّكَدِ وَالْجُوْعِ وَالذُّلِّ وَالْبَوَارِ ○ دَارُ اللَّهْوِ وَاللَّعِبِ وَالْفَخْرِ وَالزِّيْنَةِ وَالتَّكَاثُرِ وَالْاِغْتِرَارِ ○ اِلٰى دَارِ الرَّاحَةِ وَالسُّرُوْرِ وَالْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ ○ دَارِ الصِّحَّةِ وَالْبَهْجَةِ وَالْعِزِّ وَالْقَرَارِ ○ دَارِ الْمُلْكِ وَالْخُلْدِ وَالْبَقَاءِ وَجِوَارِ الْحَسَنِ الْغَفَّارِ ○ فَسُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ خَصَّ بِهِدَايَتِهٖ مَنِ اخْتَارَهٗ لِوِلَايَتِهٖ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ○ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰى حُلْوِ الْقَضَآءِ وَمُرِّ الْاَقْدَارِ ○ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى عَوَاطِفِ كَرَمِهِ الْمِدْرَارِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمُتَفَرِّدُ بِالْبَقَآءِ وَالْاِقْتِدَارِ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارُ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ فِى الْيُسْرِ وَالْاِعْسَارِ ○ اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَتَاَهَّبُوْا لِلْمَوْتِ الْمُوَكَّلِ بِالْبَعِيْدِ وَالْقَرِيْبِ ○ فَلَوْ نَجٰى مِنْهُ ذُوْ زُلْفٰى وَّتَقْرِيْبٍ اَوْ خَلِيْلٌ وَّحَبِيْبٌ ○ لَنَجَا مِنْهُ النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْاَرِيْبُ ○ فَفِىْ مِثْلِ هٰذَا الشَّهْرِ ○ حَضَرَ اَجَلُ سَيِّدِ الْبَشَرِ ○ وَنَزَلَ بِهٖ مَا سَبَقَ بِهِ الْقَضَآءُ وَالْقَدَرُ ○ فَفِى الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ ـ فَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ لِحُضُوْرِ اَجَلِهٖ ـ وَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَآءِ وَيَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ لَسَكَرَاتٍ ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَاْخُذُ الرُّوْحَ مِنَ الْعَصَبِ وَالْقَصَبِ وَالْاَنَامِلِ فَاَعِنِّىْ عَلَى الْمَوْتِ وَهَوِّنْهُ عَلَىَّ فَلَمَّا تَغَشَّاهُ الْكَرْبُ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاكَرْبَ اَبَاهُ قَالَ لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا كَانَتْ سَاعَةُ قَبْضِ رُوْحِهِ الشَّرِيْفَةِ نَزَلَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ لِلْعُرُوْجِ بِرُوْحِهٖ اِلَى الْحَضْرَةِ الْمُنِيْفَةِ ○ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰى اٰدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَاْذِنُ عَلٰى اٰدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ فَاَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا

مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ فَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ وَتَفْعَلُ یَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِیْعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ جِبْرَائِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰی لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ اَمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِیَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِّنْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اِنَّ فِی اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِیْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ وَّدَرَكًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِیَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ ۝ فَیَا لَهَا مِنْ مُّصِیْبَةٍ لَا تُشْبِهُ الْمَصَائِبَ۔ لَقَدْ كَانَ نِعْمَةً عَمَّتِ الْاَرْضَ طُوْلَهَا وَالْعَرْضَ ۝ لَقَدْ كَانَ هَادِیًا بِالصَّوَابِ ۝ وَوُجُوْدُهٗ اَمَنَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ ۝ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیْنَ ۝ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِیْ وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاكُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَادٌ كَرِیْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

وعظ نمبر ۱۱

موت کے ذکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو آخرت کا توشہ بہم پہنچانے کی توفیق دے اور دنیا کے مکروفریب سے بچا دے آمین ثم آمین،

سب تعریف اللہ کیلئے جس نے موت کو نیکیوں کیلئے راحت اور آرام کا سبب بنایا ہے جو انکو چھڑاتی ہے فکروں اور غموں کے گھر سے رنج اور بیماری دل و کھوں اور

گھر ہے حسد تنگ عیشی بھوک اور ذلت اور ہلاکت کے گھر ہے غفلت اور کھیل اور فخر
نرہنت شیخی اور مغروری کے گھر سے دوسرے گھر کی طرف (جو آرام اور خوشی چین اور
خوشخبری پانے کا گھر ہے تندرستی اور رونق اور عزت اور برقرار رہنے کا گھر ہے سلطنت اور
ہمیشہ رہنے اور بقا کا) اور سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور گناہ بخشنے والے رب
کی ہمسائیگی کا گھر ہے سو میں پاکی سے یاد کرتا ہوں اس کو وہ ایسا معبود ہے جس نے اپنی ہدایت
کیساتھ مخصوص کیا ان لوگوں کو جن کو اپنی دوستی کے لیئے برگزیدہ کیا اور تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے
پیدا کرتا ہے اور ان میں سے جس کو چاہے برگزیدہ کرلیتا ہے میں اس پاک ذات کی تعریف
کرتا ہوں یعنی قضا اور تقدیر پر یعنی جہان میں جو کچھ نیکی بدی ہوتی ہے سب اس کی قضا و
قدر سے ہوتا ہے پس جو کچھ اپنے سر پر گذرتا ہے میٹھا اور خوش آیندہ ہو یا تلخ و ناگوار ہر
حال میں وہ حمد کا مستحق ہے اور اس کا شکر بجالاتا ہوں اس کی بخشش اس کی مہربانیوں
پر جو کثرت سے بہنے والی ہیں اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ کوئی لایق عبادت کے
نہیں مگر اللہ تنہا جس کا کوئی شریک نہیں وہ اقتدار اور بقا میں یگانہ ہے اور نیز میں اس امر
کی شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اس کے بندے ہیں اور فرستادہ
ہیں برگزیدہ چنے ہوئے اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور اپنے فرستادہ محمد پر اور
اُن کی آل اور اصحاب پر جنھوں نے اللہ کی راہ میں بحالت کشائش و تنگی پورا پورا جہاد کیا اس
کے بعد اے لوگو! اے حاضرین! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور موت کیلیے جو بیگانہ اور آفتاب سب
پر سلط کی گئی ہے "توشہ بہم پہنچاؤ" کوئی نزدیکی اور قربت والا۔ یا کوئی خلیل اور حبیب الٰہی
اُس سے نجات پاسکتا تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم جو سید سب بنی آدم کے سردار اور
سب سے بڑھ کر دانشمند تھے وہ نجات پاتے لیکن اس مہینہ کی مثل میں (یعنی ماہ ربیع
الاول میں) سید البشر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اجل آپہنچی تھی۔ اور جو بات پہلے قضا و قدر
میں قرار پا چکی تھی اس کا نزول ہوا۔

فائدہ مشہور تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ماہ ربیع الاول کی
بارھویں تاریخ کو ہوئی لیکن یہ بات بن نہیں پڑتی کیونکہ اس پر تو سب تاریخ والوں کا اجماع و

واتفاق ہے کہ آپ کی وفات (ولادت کی طرح یوم الاثنین (دوشنبہ) کو ہوئی اور یہ بھی بالاتفاق ثابت ہے کہ اسی سال آپ نے حجۃ الوداع میں وقوف عرفات جمعہ کو کیا تھا اس سے معلوم ہوا کہ اس سال ذی الحجہ کا چاند خمیس (جمعرات) کا تھا تو اس کا سلخ یعنی آخری دن خمیس یا جمعہ ہو سکتا ہے تو محرم کی پہلی جمعہ کو یا شنبہ کو ہوگی اور صفر کی پہلی تاریخ شنبہ کو ہوگی یا اتوار کو اور ربیع الاول کی یکم اتوار کو ہو سکتی ہے یا دوشنبہ کو اور ہر تقدیر پر بارھویں کو دوشنبہ کا دن نہیں ہو سکتا بلکہ دوشنبہ کا دن دوسری تاریخ ربیع الاول کو یا تیرھویں یا چودھویں یا پندرھویں کو ہو سکتا ہے یہ امام سہیلیؒ نے الروض الانف شرح سیرۃ ابن ہشام میں کہا اور کہا کہ طبری نے ابن کلبی اور ابی مخنفؓ سے ذکر کیا کہ آپ کی وفات دوسری تاریخ ربیع الاول کو ہوئی سہیلیؒ نے کہا یہ قول اگرچہ جمہور کے خلاف ہے لیکن یہ بعید نہیں اگر ربیع الاول سے پہلے تینوں مہینے ۲۹، ۲۹ دن کے ہوں۔ پھر کہا اس میں غور کرو۔ تو صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہا اور میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اسکو یہ اشکال سوجھا ہو اور خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی وفات پہلی تاریخ ربیع الاول کو کہی ہے اور یہ بھی قیاس میں قریب ہے (انتہیٰ ما قال السہیلی رحمۃ اللہ علیہ)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھا کہ اس اشکال کا جواب بارزی نے پھر ابن کثیر نے اس طرح دیا کہ احتمال ہے کہ تین مہینے کامل ۳۰، ۳۰ دن کے ہوئے ہوں اور اہل مکہ اور اہل مدینہ کی رویت ذی الحجہ کے ہلال میں مختلف ہوئی ہو۔ مکہ والوں نے شب خمیس کو چاند دیکھ لیا ہو اور اہل مدینہ کی رویت خمیس کی نہ ہوئی ہو بلکہ جمعہ کو ہوئی ہو پس وقوف عرفات تو مکہ والوں کی رویت کے مطابق کیا گیا پھر جب مدینہ والے واپس گئے۔ تو انہوں نے ذی الحجہ کی تاریخ اپنی رویت کے مطابق رکھی۔ تو ذی الحجہ کی پہلی جمعہ اور آخر شنبہ ہوئی اور محرم کی پہلی اتوار اور آخر دوشنبہ کو ہوئی اور صفر کی پہلی سہ شنبہ اور آخر چہار شنبہ اور ربیع الاول کی پہلی خمیس کی ٹھیری اور بارھویں دوشنبہ کی پھر حافظ ابن

لہ جب تینوں مہینے ۲۹ دن کے ہوں اور ربیع الاول کی پہلی اتوار کو ہو ۱۲؎ جب تینوں مہینے ۳۰ دن کے ہوں اور ربیع الاول کی پہلی چہار شنبہ کو ہو ۱۲؎ جب دو مہینے ۳۰ دن کے مانے جاویں اور ربیع الاول کی پہلی تاریخ سہ شنبہ کو ہو ۱۲؎ جب مہینے ۲۹، ۲۹ دن فرض کئے جاویں اور ربیع الاول کی پہلی تاریخ دوشنبہ کو ہو ۱۲؎ نیز پہلی چھٹی۔ ساتویں آٹھویں نویں کو بھی سکتی

حجرؒ نے اس خواب کو بعید کہا اور معتمد قول وہی ابو مخنفؒ کا قول ٹھیرایا جسکو امام سہیلیؒ نے صحیح کہا۔ پھر فرمایا معلوم ہوتا ہے تاریخ والوں کی غلطی کا یہ سبب ہے کہ اصل راوی نے تو کہا تھا مَاتَ فِیْ ثَانِیْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ پھر رفتہ رفتہ تغیر واقع ہو کر شھر کا لفظ عشر بن گیا۔ تو کہنے لگے مَاتَ فِیْ ثَانِیْ عَشَرَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ ؕ پھر ایک دوسرے کی تبعیت سے یہ وہم ہی نقل ہوتا رہا کسی نے تامل نہیں کیا۔ اللّٰهُ اَعْلَمُ (انتھیٰ قال الحافظ ابن حجرؒ فتح الباری سطر ۱۰ صفحہ ۹۶ جلد ۸ شرح ۹۹)

صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے۔ پس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی رونق اور زینت جو اسکو پسند ہو لینا چاہے تو وہ اسکو دیدیا جائے یا جو اللہ کے پاس اجر یا ثواب ہے وہ لے تو اس بندے نے وہ اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے تو سمجھنے والے سمجھ گئے کہ آپ کی وفات کا وقت آن پہنچا اور جب آپ پر سکرات کی حالت طاری ہوئی تو آپ پانی میں ہاتھ ڈال کر منہ پر پھیرتے اور فرماتے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحق عبادت کا نہیں بیشک موت کیلئے دموت سے پہلے سکرات دموت ہوتے ہیں اے اللہ بیشک تو روح کو پٹھوں۔ ہڈیوں و انگلیوں کے پوروں سے کھینچ لیتا ہے پس اس وقت موت پر میری مدد کر اور اسکو مجھ پر آسان کر پس جب گھبراہٹ نے آپکو ڈھانپ لیا تو آپ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا واکرب اباہ ہائے میرے باپ کی گھبراہٹ تو آپ نے فرمایا آج دن کے بعد تیرے باپ پر کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی (حافظ ابن حجرؒ نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے نیاحت کرنیوالیوں کی طرح چلا کر یہ لفظ نہیں کہا تھا اَکَرْبَ اَبَاهُ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو اس سے منع فرماتے۔ کیونکہ آپ نے اس لفظ کو سنا اور جواب دیا۔ لَیْسَ عَلٰی اَبِیْكِ الْكَرْبُ بَعْدَ الْیَوْمِ پھر جب روح شریف کے مقبوض ہونے کی گھڑی آن پہنچی تو فرشتے آپ کی روح مبارک کو بارگاہ عالی میں لیجانے کیلئے نازل ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر کہا یا محمد یہ ملک الموت آئے ہیں اور آپ سے اندر آنے کیلئے اجازت مانگتے ہیں۔ نہ آپ سے پہلے انہوں نے کسی انسان کے پاس جانے کیلئے اذن مانگا نہ آئندہ کسی آدمی سے اذن مانگیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اجازت دو کہ اندر آجاویں تو جبریل علیہ السلام نے انہیں اجازت دی۔ ملک الموت علیہ السلام نے آکر آپکو

سلام کیا۔ پھر عرض کیا اے محمد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپکے پاس بھیجا ہے آپ قبض روح کی اجازت دیں، تو میں آپ کی روح قبض کروں اور اگر آپ قبض نہ کرنیکا حکم دیں تو چھوڑ دوں آپ نے فرمایا اے ملک الموت تم ایسا کرو گے؟ عرض کیا ہاں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور یہ بھی مجھے حکم ملا ہے کہ آپ کی فرمانبرداری کروں۔ تب آپ نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمد اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ آپ نے ملک الموت علیہ السلام سے فرمایا جو تمہیں حکم ملا ہے وہ کر گذرو۔ تب انھوں نے آپ کی روح مبارک کو قبض کر لیا پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو چکی اور تعزیت کے لئے لوگ آنے لگے۔ تب حاضرین نے گھر کے گوشہ سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے اے اس گھر والو تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں تم پر نازل ہوں، بیشک اللہ ہی کی جانب میں ہر مصیبت کی تسلی ہے اور اُسی کی طرف سے ہر ہلاک ہونیوالے کا خلیفہ اور ہر فوت ہونیوالے کا تدارک ہے پس اللہ پر ہی بھروسہ کرو اور اسی سے امید رکھو اصل بات یہ ہے کہ مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا" پس ہائے افسوس کیا بڑی مصیبت ہے کہ دو مصیبتیں اس کے لگ بھگ بھی نہیں۔ آپ کی ذات ایک ایسی نعمت تھی کہ زمین کے طول و عرض میں سب جگہ اسکا فیض پہنچا ہوا تھا۔ بیشک آپ راہ راست کی طرف رہنما تھے۔ اور آپ کا وجود عذاب سے امن کا سبب تھا پس ہم سب اللہ تعالیٰ کا مال ہیں۔ اور ہم کو بھی اسی کے پاس جانا ہے۔

(فائدہ) مسنون طریق یہی ہے کہ جب کسی پر مصیبت آوے کسی کا کوئی عزیز و قریب فوت ہو جاوے تو دوسرے مسلمان اہل مصیبت کے پاس آویں اور انکی تسلی و تسکین کریں، تعزیت کے معنی ہیں تسلی دینا کہ یہ اللہ کا مال تھا اس نے لے لیا اس کی وفات کا وقت پہلے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا تھا اتنی ہی مدت کیواسطے اللہ نے تمہارے پاس یہ امانت رکھی تھی اب اُس نے لے لی کوئی شکایت کا مقام نہیں اب صبر کرو۔ صبر پر اللہ تعالیٰ نے اجر دینے کا وعدہ فرمایا ہے اسی قسم کی باتیں کر کے اُنکے دل کو بہلائیں اور مصیبت ہلکی کریں، اور مصیبت والوں کو حکم ہے کہ کہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ یعنی ہم بھی اللہ ہی کے ملک ہیں لوٹ کر بھی اسکے حضور میں حاضر ہونا ہے، اور دل میں اسی مضمون کو جمائیں اور حرف شکایت زبان پر نہ

زدوں کے پاس آتے ہیں۔ اور انکی مصیبت کو بڑا کر دکھاتے ہیں کہ مرحوم ایسے تھے ویسے تھے انکی
مرنیکا وقت نہیں تھا۔ بیچارہ اب تم کیا کروگے؟ اس قسم کی باتیں کر کر کے اُنکے غم کو اور بھڑکاتے
ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیئے۔ تمام امور میں اپنا عملدرآمد سنت نبویؐ کے مطابق رکھنا چاہیئے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں نہیں ہیں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر
بھیجے ہوئے اللہ کے، گذر چکے ہیں اُنسے پہلے اور رسول کیا پس اگر فوت ہوجاویں یا قتل
کیئے جاویں تو تم اپنی ایڑیوں پر لوٹ جاؤ گے۔ اور جو کوئی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاویگا تو اللہ کو
کچھ نقصان نہیں پہنچاویگا اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گذاروں کو جزائے خیر دیگا

فائدہ۔ اس آیت کے نزول کا سبب یہ ہے کہ جنگ اُحد میں جب بعض مسلمانوں کو
شکست واقع ہوئی اور بعض شہید ہوگئے تو شیطان نے پکار دیا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قتل کیئے گئے اور ابن قمیہ مشرکین کے پاس لوٹ کر آیا اور کہا میں محمد کو قتل کر آیا ہوں
اور ہوا یہ تھا کہ اسکے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے سر مبارک میں زخم آیا
تھا تو اکثر مسلمانوں کے دل میں یہ بات اثر کر گئی اور انہوں نے یقین کر لیا کہ آپ شہید
ہوگئے ہیں اور اس امر کو انہوں نے جائز سمجھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کئی ایک انبیا کا قتل ہونا ذکر
فرمایا ہے تو انکے دلوں میں ضعف آگیا۔ اور لڑائی سے ہچکچانے لگے اسوقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل فرمائی اور مسلمانوں پر عتاب کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے رب نہیں تھے
کہ ان پر موت اور قتل ممتنع ہوتا۔ انکا کام تو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا تھا سو انہوں نے پہنچا دیا۔ اب اگر فوت
ہوجاویں جیسا کہ واقع میں یہی ہونا ہے یا شہید ہوجاویں جیسا کہ تم نے سمجھ لیا تھا تو کیا تم دین سے پھر
جاؤگے اور دین کی خاطر جہاد سے دل چراؤگے اور جس نے ایسا کیا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑیگا اپنا
ہی نقصان کریگا۔ اور جو لوگ شکر گذار ہیں اللہ کی نعمت کی قدر کرتے ہیں اور دین الٰہی جو بڑی نعمت
ہے اسکی حفاظت کیلئے جان و مال لگا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو اچھی جزا دیگا۔ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی زندگی میں یہ آیت پڑھ کر فرمایا کرتے بخدا
ہم تو اپنی ایڑیوں پر کبھی نہ پھرینگے بعد اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو ہدایت دیدی بخدا اگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم فوت ہوجاویں یا شہید ہوجاویں تو ہم بھی اس کام پر جس پر آپ نے قتال کیا لڑتے رہینگے یہانتک کہ مرجاویں

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ انبیاء میں اور نہیں کیا ہم نے اے محمدؐ واسطے کسی بشر کے پہلے تجھ سے ہمیشہ رہنا۔ کیا پس اگر تم مرجاوے گا۔ تو یہ کفار ہمیشہ رہیں گے۔
اس آیت کے نزول کا سبب یہ لکھا ہے کہ کافروں نے کہا محمدؐ عنقریب مرجاوینگے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اُنکے قول کی حکایت فرمائی ہے اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ یعنی آیا وہ کہتے ہیں کہ یہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاعر ہیں۔ ہم اسکے ساتھ موت کی گردش کا انتظار کرتے ہیں جیسے اور شاعر مرگئے یہ بھی مرجائیں گے۔ تو ہم ان سے اور ان کی باتوں سے چھوٹ جائینگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم مرگے تو یہ بھی ہمیشہ زندہ نہیں رہیں گے۔ آگے اس کی دلیل فرمادی کہ ہر نفس مخلوق کو موت کا مزہ چکھنا ہے یعنی قبل موت کے جو احوال و شدائد ہیں۔ سب لوگ ان کو برداشت کرنیکے بعد مرجائیں گے۔ اور ہم تم لوگوں کو شر اور خیر کے ساتھ آزماتے ہیں یعنی کسی کو نعمت دیتے ہیں کسی کو تکلیف اور زحمت یا کبھی نعمت دیتے ہیں کبھی مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں۔ مراد اس سے امتحان اور آزمائش ہے کہ کون نعمت کا شکر بجالاتا ہے اور مصیبت میں صبر کرتا ہے اور کون نعمت کے وقت بطر اور غرور کرکے کفران نعمت کرتا ہے۔ اور مصیبت کے وقت جزع فزع کرکے مایوسی کا اظہار کرتا ہے۔ اور آخر تم سب کو ہمارے سامنے حاضر ہونا ہے۔
خلاصہ اس وعظ کا یہ ہے کہ موت سے کسی کو چارہ نہیں۔ دوست۔ دشمن۔ نیک و بد کو مرنا ہے اس دنیا میں کوئی ہمیشہ نہیں رہیگا اور کسی کو موت سے چھٹکارا ہوتا تو سید البشر افضل الخلائق حضرت سیدنا و مولانا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انتقال نہ کرتے۔ جب آپکا بھی انتقال ہوگیا تو ہم تم کون ہیں کہ اس سے بچ رہیں گے۔ اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بکلیہ فرمادیا کہ ہر مخلوق کو ضرور مرنا ہے اور یہ بھی فرمادیا کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا۔ یہ ہوگا کہ تم سب کو ہمارے سامنے حاضر ہونا ہے۔ تو جب مرکر اللہ تعالےٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے تو وہ اعمال کریں جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور عذاب سے بچیں اور جنت میں داخل ہوں اور ثواب پائیں اور ایسے اعمال وہ ہیں جنکو شریعت میں بتلایا بعض کاموں کے کرنے کا حکم دیا وہ فرائض و واجبات ہیں ان کو ضرور کریں کہ انکے کئے بغیر نجات نہیں بعض کی فضیلت فرمائی

اور اُنکے کرنے کی رغبت دلاتی وہ سنن و نوافل ہیں۔ اُنکا کرنا فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اپنا فائدہ چاہنے والا انکو کیوں [illegible]ڑیگا بعض کے کرنے سے منع فرمایا وہ محرمات و مکروہات ہیں ان سے بچنا اور پرہیز کرنا سعاد[illegible]خروی کا باعث ہے اُن سے دور رہے غرض شریعت کی پابندی ہی آخرت کا توشہ ہے اس توشہ کے بہم پہنچانے کیلئے پوری سرگرمی اور کوشش لازم ہے

نظم

حضرت آدمؑ نبی نیچے زمیں کے چل بسے
نوحؑ کشتیبان عالم بھی یہاں سے چل بسے

یوسفؑ و یعقوبؑ و اسماعیلؑ اسحاقؑ و خلیلؑ
اور سلیمانؑ آسمانی مہر والے چل بسے

ہودؑ اور ادریسؑ و یونسؑ شیثؑ و ایوبؑ و شعیبؑ
دعوت اسلام کرکے پھیرے چند سے چل بسے

آسمان پہ عیسیٰؑ اور داؤدؑ موسیٰؑ خاک میں
لے کے توریت و زبور انجیل حق سے چل بسے

آہ ابوبکرؓ و عمرؓ افسوس عثمانؓ و علیؓ
صدق و عدل و حلم و علم اپنا دکھا کے چل بسے

حضرت خیر النساءؓ بیٹی رسول اللہؐ کی
طیبؓ و طاہرؓ نبیؐ کے دونوں بیٹے چل بسے

نور چشم مرتضےٰؓ نے دینے سے دشمن کے زہر
پی لیا اور پارۂ دل منہ سے ڈالے چل بسے

شاہ دشت کربلا ظالموں کے ہاتھ سے
زخم تیر و نیزہ و شمشیر کھائے چل بسے

بو حنیفہؒ شافعیؒ اور مالکؒ و حنبلؒ امام
انتظام شرع کرکے دے کے فتو چل بسے

غوث اعظم شیخ عبدالقادرؒ اک عالم کے فخر
اور جنیدؒ و شبلیؒ کی مانند کتنے چل بسے

یوسف و شیریں و عذرا لیلیٰ و بلقیس نے
عمر بھر کیں عشرتیں دیکھے تماشے چل بسے

وامق و قیس و سلیمانؑ و زلیخا کوہ کن
عاشق کامل تھے یہ لاکھوں میں اچھے چل بسے

انوریؒ و سعدیؒ و جامیؒ۔ نظامیؒ عنصریؒ
سب کے سب سلطان اقلیم سخن تھے چل بسے

تھے جو لقمانؑ و ارسطو اور فلاطون حکیم
کچھ نہ حکمت زندگی کی اپنی سیکھے چل بسے

بو علی سے بھی ہزاروں آئے دنیا میں طبیب
موت کا دارو کہیں سے پر نہ لائے چل بسے

ساتھ جن کے تھا یہاں پر لشکر و فوج و سپاہ
بیکسانہ قبر کے اندر اکیلے چل بسے

ایک ساعت بھی نہ ٹھیرے جن کا وعدہ آچکا
جی کے جی ہی میں رہے ارمان سارے چل بسے

واسطے جن کے زمین و آسماں پیدا ہوا
جنت الفردوس میں وہ حق کے پیارے چل بسے

دیکھتے ہی دیکھتے اکثر عزیز و آشنا
ہائے کوئی بھی نہ پلٹا اور نہ بھیجی کچھ خبر
چل بسینگے ایک دن ہم بھی اسی صورت سے آہ
جیسے چل بسنا بیاں اوروں کا ہم کرتے ہیں آج
خانۂ اصلی ہیں چلنے کی ذرا تو فکر کر

تندرست و خوبصورت چلتے پھرتے چل بسے
چھپکے ہو گئے شہر خاموشاں میں ایسے چل بسے
جس طرح زیر زمیں یہ لوگ اگلے چل بسے
دوست کل ہم کو کہیں گے آج وہ بھی چل بسے
کھول آنکھیں دیکھ علی یار کیسے چل بسے

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ ولی نمبر ۱ کیساتھ لکھا گیا)

نمبر (۱۲) ماہ ربیع الاول کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اولےٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَلِيِّ الْمَعْبُوْدِ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْوَدُوْدِ ○ اَلَّذِيْ اَبَادَ عَادًا وَّ اَهْلَكَ ثَمُوْدَ ○ وَدَمَّرَ اَصْحَابَ الْفِيْلِ وَمَزَّقَ مُلْكَ نَمْرُوْدَ ○ وَزَيَّنَ الْوُجُوْدَ بِاَشْرَفِ مَوْلُوْدٍ ○ اَلنَّبِيِّ الْعَرَبِيِّ الَّذِيْ شُرِّفَ بِهِ الْاٰبَاءُ وَالْجُدُوْدُ بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْكُهُوْلِ وَالشُّيُوْخِ وَالْاَطْفَالِ الَّذِيْنَ هُمْ فِي الْمُهُوْدِ ○ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ حَمْدًا يَّفُوْقُ الْعَدَّ وَالْمَعْدُوْدَ وَاَشْكُرُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَفَضْلُهٗ عَلَى الشَّاكِرِ وَالْمُسْتَغْفِرِ مَمْدُوْدٌ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً تَنْفَعُ قَائِلَهَا فِيْ ضِيْقِ اللُّحُوْدِ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ اَبَادَ اَهْلَ النِّفَاقِ وَالْجُحُوْدِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ السُّعُوْدِ ○ (اَمَّا بَعْدُ) فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاحْذَرُوْا يَوْمًا تَنْطِقُ فِيْهِ الْجُلُوْدُ ○ وَيَفْتَضِحُ اَهْلُ الْمَعَاصِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الشُّهُوْدِ ○ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الشَّهْرِ الْكَرِيْمِ وُلِدَ سَيِّدُنَا وَنَبِيُّنَا مُحَمَّدُنِ الْمَحْمُوْدُ ○ اَلَّذِيْ لَوْلَاهُ لَا يُتَصَوَّرُ الْوِلَادُ وَالْمَوْلُوْدُ ○ وُلِدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَوْنَ مِنْهُ فَاَصْبَحَتْ بَطْحَاءُ مَكَّةَ يَرْقُصُ طَرَبًا ○ وَاهْتَزَّ الْعَرْشُ فَرَحًا وَّعَجَبًا ○ وَاسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ بِوِلَادَتِهٖ ○ وَفَازَتْ اُمَّتُهٗ بِسَعَادَتِهٖ ○ وَخَرَّتِ الْاَصْنَامُ عَلٰى

دروسها ○ وایقنت الکهنۃ بخزیہا وبؤسہا ○ فلہ النسب الشریف الرفیع شرف باتباع النجیب والوضیع ○ ولد صلی اللہ علیہ وسلم نظیفا ظریفا مختونا مسرورا ساجدا لذی الجلال رافعا راسہ مشیرا الی السماء مسرورا ○ وسجدت لوضعہ جوانب الحرم تعظیما لذلک الجناب ○ وانشق ایوان کسرٰی وخمدت نار فارس وحرست السمٰوٰت الی غیر ذلک من العجب العجاب ○ وخرج معہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نور اضاءت بہ قصور بصرٰی ○ واقبلت وحوش المشرق الی وحوش المغرب وتوالت الھواتف بالبشرٰی ○ فقوموا بشکر المنان علی الانعام بسید السادات ○ واکثروا من الصلوٰۃ والسلام علی صاحب الاٰیات والمعجزات عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان اٰدم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسٰی ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج لہا نور اضاء لہا منہ قصور الشام رواہ فی شرح السنۃ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورٰۃ ومثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستوٰی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت منہم مغفرۃ واجرا عظیما ○ بارک اللہ لی ولکم فی القراٰن العظیم ○ ونفعنی وایاکم بالاٰیٰت والذکر الحکیم ○ انہ تعالٰی جواد کریم ملک بر رؤف رحیم ○

وعظ نمبر ۱۲
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالٰی مجھے اور تم سب کو ظاہری اور باطنی نعمتوں کے شکر کی توفیق عطا فرمائے

سب تعریف اللہ سبحانہ تعالےٰ کے لئے جو سب کا کارساز ہے اور سچا معبود بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا اپنے بندوں سے محبت کرنے والا جس نے قوم عاد کو تباہ کیا اور قوم ثمود کو ہلاک کیا (کیونکہ یہ دونوں قومیں انبیاء علیہم السلام کی مخالف تھیں) جس نے اصحاب فیل کو (جو کعبۃ اللہ کو گرانے کیلئے مکہ معظمہ پر چڑھ آئے تھے) ہلاک کیا۔ اور نمرود (مردود) کی سلطنت کے پرخچے اُڑا دیئے (جو کبر میں آکر خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کے پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی نہ کی۔ بلکہ الٹا انہیں آگ میں ڈلوایا) جس اللہ نے وجود کو زینت دی۔ بزرگترین مولود کے ساتھ وہ نبی عربی ہیں۔ جن کی وجہ سے اُنکے باپ دادے بزرگ ہوگئے (صحیح مسلم میں واثلہؓ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو چُن لیا۔ اور بنی کنانہ میں سے قریش کو چُن لیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چُن لیا۔ اور بنی ہاشم میں سے مجھے چُن لیا اور برگزیدہ کیا۔ جامع ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب پہلوں پچھلوں (بنی آدم) سے زیادہ معظم ومکرم ہوں۔ اور یہ کوئی شیخی کی بات نہیں (واقعی امر ہے) اللہ تعالےٰ نے انکو رحمت بنا کر بھیجا۔ ادھیڑوں اور بڈھوں اور بچوں کیلئے جو ابھی گہواروں میں ہیں (اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر رحمت بنا کر تمام جہان والوں کے لئے) میں اس پاکذات کی ایسی اور اتنی تعریف کرتا ہوں جو گنتی اور شمار سے بڑھ جاوے (یعنی بحساب) اور اس کا شکر بجا لاتا ہوں اور اس سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں۔ اور اس کا فضل شکر کرنیوالے اور بخشش مانگنے والے پر پھیلا ہوا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں ایسی شہادت کہ قائل کو لحد کی تنگی میں فائدہ دے (یعنی جب آدمی قبر کی تنگ لحد میں پڑا ہوگا اس وقت یہ شہادت کام آوے۔ اور اس وقت وہی شہادت توحید کی کام آوے گی جو راسخ اعتقاد کے ساتھ خلوص

لہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۲ لہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۶ حدیث طویل ہے یہ آخری فقرہ ہے۔

نیت سے ادا کی جاوے اور عمل بھی اُس کے مطابق ہو اور مرنے تک اس پر قایم رہے۔ اور جو شہادت محض زبان سے ادا کی جاوے۔ دل میں اُس کا اثر نہ ہو۔ عقیدہ اس پر پختہ نہ ہو عمل صالح سے اس کی تائید نہ ہو۔ وہ زندگانی دنیا میں تو کام آجاتی ہے۔ کہ اس کی وجہ سے مسلمان شمار ہوتا ہے اسلامی برادری میں تعلقات قائم رہتے ہیں لیکن قبر میں لحد کی تنگی میں وہ کچھ فائدہ نہیں دیتی ہے صحیح حدیثوں میں ہے کہ جب کافر اور منافق سے قبر میں سوال ہوگا وہ کہیگا جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی وہی کہتا تھا۔ اب مجھے یاد نہیں۔ تو فرشتے اس کو لوہے کی گرزوں سے ماریں گے اور اس کی قبر میں جہنم کی طرف سے دروازہ کھولدینگے کہ اس کی بھاپ اور سوزش اسکو پہنچتی رہے گی اور قبر اس پر تنگ کردی جائیگی اور ایسا بھینچیگی کہ ادھر کی پسلیاں اُدھر نکل جاویں گی۔ غرض توحید کی شہادت قبر میں جب ہی کام آتی ہے کہ پختہ اعتقاد سے ہو اور عمل سے اس کو تقویت پہنچتی رہے اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص ایک پودا زمین میں لگاوے تو ضرور ہے کہ اس کی جڑ بھی مستحکم ہو پھر پانی وغیرہ اسکو ملتا رہے جڑ کا مستحکم ہونا تو اعتقاد کا رسوخ اور خلوص نیت ہے اور پانی دینا عمل صالح مطابق شریعت کے ہے اگر ان دونوں باتوں میں سے ایک نہ ہو تو پودا سرسبز نہیں رہیگا اور وقت پر پھل نہ دے گا۔

اور میں اس امر کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے سچے رسول ہیں۔ جنہوں نے منافقوں اور منکروں کو تباہ کیا۔ اے اللہ اپنی رحمت کاملہ اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جن کا نام نامی محمد ہے اور ان کی آل اور سب صحابیوں پر جو نیک ہیں اور اُن کا وجود خلقت کے حق میں سعد اور مبارک ہے صحیح مسلم[۱] میں ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ستارے آسمان کیلئے امن کا سبب ہیں۔ جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان کیلئے جو وعدہ ہے وہ آجاویگا یعنی آسمان پھٹ جاویں گے وغیرہ وغیرہ اور میں اپنے اصحاب کے حق میں امن کا سبب ہوں۔ جب میں دنیا سے چلا جاؤنگا تو میرے اصحاب پر اُنکا وعدہ آجاویگا یعنی فتنے پڑجاوینگے آپس میں لڑائیاں جھگڑے شروع ہو جاوینگے اور میرے اصحاب میری اُمت کیلئے امن کا سبب ہیں جب میرے اصحاب نہ رہینگے تو اُمت پر وہ بات آجاویگی جس کا

[۱] مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۱

وعدہ دیئے جاتے ہیں یعنی دین میں بدعتیں پیدا ہو جاویں گی خیر و برکت جاتی رہیگی شر و بدی پھیل جاویگی۔ بعد اس کے اے لوگو میں اپنے آپ کو بھی اور تم کو بھی نصیحت اور تاکید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس دن کا خوف رکھو جس دن انسانوں کے چمڑے اور جسم کے اعضاء بولیں گے اور جو گناہ کسی نے کئے ہیں اسکے برخلاف شہادت دینگے اور اہل معاصی اور گناہ کرنے والے برسر مجلس شاہد ونکے روبرو ذلیل اور رسوا ہونگے اور تمہیں معلوم ہو کہ اسی بزرگ مہینے کی مثل میں یعنی ماہ ربیع الاول میں ہمارے سردار اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو زمین وآسمان میں بھر رہے گئے ہیں پیدا ہوئے تھے، وہ نبی کریمؐ کہ اگر وہ نہ ہوتے تو کوئی باپ بیٹا نہ ہوتا۔ یعنی نہ جہاں پیدا کیا جاتا نہ دنیا آباد ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوشنبہ (سوموار) کے دن جب اس مہینہ کی بارہ راتیں گذر چکی تھیں پیدا ہوئے تو مکہ کے پتھریلے میدان مارے خوشی کے رقص کرنے لگے اور حرم شریف خوشی اور تعجب سے جھومنے لگا اور سکان آسمان آپ کی ولادت کی خوشخبری پاکر خوش وقت ہونے لگے اور آمنہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ شریفہ آپ کی سعادت سے بامراد ہوئیں انکو بھاگ لگا کہ ایسا مبارک فرزند انکی گود میں آیا، اور بت اپنے سروں کے بل اوندھے گرے اور کاہنوں اور جنوں سے وحی رکھنے والوں اور غیب کی خبریں دینے والوں کو انکی رسوائی اور گمراہی کا یقین ہوگیا۔ آپ کا نسب اور خاندان بہت بزرگ اور بلند ہے۔ آپ کی پیروی سے خاندانی لوگ بھی اور پست کمینہ لوگ بھی شریف اور بزرگ ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاکیزہ صاف ستھرے ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے۔ اور آپکی ناف بھی کٹی ہوئی تھی آپ اس حال میں پیدا ہوئے کہ اللہ صاحب بزرگی کو سجدہ کرنیوالے تھے اپنا سر بلند کرکے آسمان کی طرف اشارہ کرنیوالے خوش تھے اور آپ کی ولادت کے وقت حرم شریف کے اطراف نے بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا۔ آنجناب کی عظمت کیلئے اور اس وقت کسریٰ نوشیرواں کا محل پھٹ گیا اسی کا ترجمہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح کیا ہے ؎

چو صیتش در افواہ دنیا فتاد | تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

اور فارس کی آگ جس کی پارسی لوگ پرستش کرتے تھے اور کئی صدیوں سے جلتی آرہی تھی کبھی بجھی بھی اسوقت بجھ گئی اور آسمان پر چوکی پہرہ لگ گیا کہ شیاطین آسمانی خبروں کے

سُن پانے سے روک دیئے گئے ہیں، چنانچہ قرآن مجید میں جنوں کی زبان سے حکایت کیا گیا ہے
اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا
مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ یعنی اب ہم نے آسمان کو
ٹٹول مارا تو ہم نے اسکو پایا کہ سخت پہرے سے بھرا ہوا ہے اور شہابوں سے (شہاب کہتے ہیں چھوٹے تارہ
کو مراد یہ کہ اب ہم جب کبھی آسمان کے قریب جاتے ہیں تو انگارا چلایا جاتا ہے اسلئے ہم پاس نہیں
پھٹک سکتے، اور پہلے ہم وہاں سے کئی نشستگاہوں میں آسمانی خبروں کے سننے کیلئے بیٹھا
کرتے تھے پس اب جو ادھر کان لگاتے تو اپنے لئے انگارا تیار پاتا ہے واسی کے بارہ میں
کہا گیا ہے غ نجم را رجم شیاطیں سے کند اور اس کے سوا کئی عجیب سے عجیب امور ظہور میں آئے اور
آپ کے ساتھ ایک نور ظاہر ہوا جس کی روشنی سے بُصریٰ جو شام میں ایک شہر ہے وہاں
کے محل چمک اُٹھے (اس روشنی میں دیکھے گئے) اور مشرق کے وحشی مغرب کے وحشیوں کی طرف
چلے گئے (یعنی غیر معتاد امور اور روشنائی دیکھ کر وحشی جانور ہیبت سے ادھر اُدھر بھاگنے لگے)
اور ہاتف خوشخبری کی آوازیں دینے لگے۔ سو اے مسلمانو! اللہ احسان کرنیوالے کے اس
انعام کا جو اس نے سید السادات (سرداروں کے سردار) کو بھیجکر تم پر کیا ہے شکر بجالاؤ
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو بڑے بڑے نشانوں اور معجزات کے صاحب ہیں کثرت سے
درود وسلام بھیجو۔

شرح السنہ میں عرباض ابن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے پاس اس وقت خاتم النبیین
لکھا ہوا تھا کہ آدم علیہ السلام اپنے خمیر کی مٹی میں لتھڑے ہوئے تھے، اور میں تمہیں اپنے ابتدا امر
کی خبر دیتا ہوں میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی دعا ہوں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کیطرف اشارہ ہے جسکا ذکر
قرآن مجید میں سورہ بقرہ کی اس آیت میں آیا ہے۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ یعنی کعبہ کی عمارت
بنانے کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اے ہمارے رب ان لوگوں

میں حرم کے باشندوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیج تو لامحالہ وہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرات اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے ہوگا۔ کیونکہ حرم محترم کے باشندے انہیں حضر کی اولاد میں سے تھے، اور یہ دُعا اُن کی قبول ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سابق کے مطابق واقع ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امیتین کا نبی پہلے سے معین کر رکھا تھا جو عرب وعجم جن وانس سب کی طرف مبعوث ہونیوالا تھا، جو اُن پر تیری آیتیں پڑھے اور ان کو کتاب اور حکمت (دانائی مراد سنت ہے) کی تعلیم دے اور اُنکو پاک کرے بیشک تو غالب ہے پختہ کار۔ مراد یہ ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپکا ذکر کیا اور آپ کی خوبیوں اور اوصاف کو واضح بیان فرمایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں بشارت ہوں عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی (یعنی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے وقت سے آپ کا ذکر مشہور چلا آتا تھا۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے آخری نبی عیسٰی علیہ السلام نے اپنی قوم میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ یعنی اور جب کہا عیسٰی ابن مریم نے اے بنی اسرائیل بیشک میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف سچا کرنیوالا اُس چیز کا جو میرے آگے ہے توریت سے اور خوشخبری دینے والا ایک رسول کی جو میرے پیچھے آوے گا اس کا نام احمد ہے پھر آپ نے فرمایا اور میں اپنی والدہ کی رویا ہوں جو میرے جننے کے وقت اس نے دیکھی تھی اور اس کے لئے ایک نور ظاہر ہوا تھا۔ جس کی چمک سے شام کے محل روشن ہو گئے بعض نے اس رویت کو خواب کے دیکھنے پر حمل کیا اور ظاہر الفاظ اسی کا تقاضا کرتے ہیں اور بعض نے کہا بیداری میں دیکھا تھا شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی کو ترجیح دی۔ اور شام کی تخصیص اس لئے ہے کہ ملک شام میں آپ کی نبوت کا نور پہنچا اور آپ کے دین کا وہاں خوب استقرار ہوا حتیٰ کہ مدت تک وہاں خلافت رہی اور آخر زمانہ میں اہل اسلام کی جائے پناہ بھی ملک شام ہوگا۔ اور عیسٰی علیہ السلام کا نزول بھی وہاں ہی ہوگا (بیہقی وابن کثیر)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورہ فتح میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کے سچے رسول ہیں انکی

رسالت اور نبوت میں کچھ شک و شبہ نہیں۔ اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں اُن کی یہ صفت ہے
کہ کافروں کے مقابلہ میں شدید ہیں، سخت ہیں۔ تند مزاج ہیں غضبناک ہیں۔ ترش رو ہیں کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے انکو یہی حکم دیا ہے چنانچہ فرمایا۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ
یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً ط یعنی اے مسلمانو تم اُن کافروں سے لڑائی
کرو جو تمہاری سرحد کے قریب ہیں اور چاہیئے کہ وہ تم میں درشتی پاویں یعنی اُنسے درشتی
اور سختی کے ساتھ پیش آؤ۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہربان ہیں رحمدل ہیں۔
کشادہ پیشانی ہیں، خندہ رو ہیں۔ حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مومنین کے آپس کے تعلقات کی یہ صفت بیان فرمائی ہے۔ مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّھِمْ
وَتَرَاحُمِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ اِذَا اشْتَکٰی مِنْہُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰی
وَالسَّھْرِ ط یعنی مومنوں کے آپسمیں محبت اور ایک دوسرے پر شفقت کرنے کی مثال یہ ہے
کہ جیسے ایک بدن جب بدن میں سے ایک عضو رنجور ہو تو تمام بدن تپ اور بیخوابی میں
اس کا ساتھ دیتا ہے، تو ان کو رکوع و سجود کرتے دیکھے گا اللہ کا فضل اور رضامندی چاہنے
کی غرض سے (یعنی اخلاص اور صدق نیت کیساتھ نماز جو خیر الاعمال ہے کثرت سے بجالاتے ہیں
اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا کی طلب رکھتے ہیں۔ لوگوں کو سنانے اور دکھانے کی غرض
نہیں رکھتے) ان کے چہروں پر سجود کے اثر سے نشان ہے (یعنی خشوع اور تواضع انکے چہروں سے
ظاہر ہے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے اس نشان کی بابت پوچھا۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ
خشوع ہے۔ پوچھنے والے نے کہا میں تو یہ پیشانی کا نشان (گھٹا) محراب ماتھے پر سمجھا ہوا تھا
انہوں نے کہا یہ نشان تو کبھی ایسے لوگوں کی پیشانی پر بھی ہوتا ہے جو فرعون سے زیادہ سنگدل
ہوتے ہیں۔ غرض یہ کہ عمل صالح کی نورانیت چہرہ پر ظاہر ہوتی ہے یہ اُن کی صفت توریت میں مذکور
ہے اور انجیل میں ان کی مثال یہ مذکور ہے کہ جیسے کھیتی جس نے اپنا سوئی نکالا پھر اس کو مضبوط کیا۔
پس سخت ہو گیا اور اپنے تنہ پر برابر کھڑا ہو گیا۔ کاشتکار کو خوش آتا ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ تقویت
اس لیئے دی تاکہ کافروں کو ان کی وجہ سے غضبناک کرے (امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اس آیت سے ان لوگوں کا کافر ہونا استنباط کیا جو صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بغض رکھتے ہیں۔

اور ان کی شان شوکت کو دیکھ کر جلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے بھی جو صحابہؓ کے طریق پر ایمان لاکر عمل صالح بجالاتے ہیں۔ گناہ بخشنے اور عزت کی روزی دینے کا وعدہ کیا ہے (اور صحابہؓ تو اس وعدہ میں سب سے مقدم اور پیش پیش ہیں) اللہ تعالیٰ میرے لئے اور تم سب کیلئے قرآن میں برکت دے۔ اور مجھے اور سب حاضرین کو قرآن کی آیتوں اور ذکر حکیم سے نفع دے بیشک اللہ تعالیٰ صاحب جود ہے کریم ہے بادشاہ نیکی کرنیوالا نہایت مہربان ہے رحم والا

نظم

ہم دل وجاں سے نبیؐ پر ہیں فدا — جن سے ہم کو نقدِ ایماں کا ملا
وہ نبیؐ ہاشمی اُمی لقب — احمدِؐ مرسل شہ عالی نسب
مکّی و مدنی و اُمّی و نبیؐ — ابطحیؐ و ہاشمی و یثربی
ابنِ عبد اللہ عبد المطّلب — شان میں ہے جسکے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ
بادشاہِ دو جہان و دیں پناہ — رو نما جس روئے رخ کے مہر وماہ
شاہِ دین محبوبِ رب العالمین — فخرِ آدمؑ حامیٔ دینِ متین
اُن کی اُلفت سے مرا دل ریش ہے — بال جو تن پر ہے اپنے نیش ہے
جیسے ہوں مشتاق دیدارِ نبیؐ — ویسے ہوں مفتونِ کردارِ نبیؐ
واسطے اُمّت کے کھینچا درد و رنج — مُفت ہم کو جب ملا عقبےٰ کا گنج
ذات ان کی رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن — خُلق واُلفت میں سراسر انگبین شہد
ظُلمتِ دُنیا میں تھے آبِ حیات — باعثِ ایجادِ کون وکائنات
جس کا ہو مداح ذاتِ کبریا — کب بیاں ہو ہم سے اُس کا مرتبہ
کافروں کے حق میں خنجر سے بتر — مومنوں کے حق میں بہتر از پدر
جسمِ پاک اُنکا سراسر نور تھا — اس لئے سایہ سے بالکل دور تھا
اُس کا کب سایہ زمیں پر ہو عیاں — جسکے سایہ سے بنے ہوں دو جہاں
سایۂ حق تھا وہ بر روئے زمیں — سایہ کے بھی سایہ ہوتا ہے کہیں
بال تن کے گر سراسر ہوں زباں — تو بھی تیرے لطف کا کب ہو بیاں

کر دعا مقبول میری یا مجیب
کیا عجب ہے گر مری قسمت کھلے
جتنے تھے اصحاب و احباب رسول
قرن اصحابوں کا تھا خیر القروں
طمع دنیا سے وہ بالکل پاک تھے
رنج کیا کیا کچھ اٹھائے اور درد
کھائے سینے پر ہزاروں تیغ و تیر
زندگی سمجھے تھے اپنی موت کو
جان و دل سے اُن کا کر تو اتباع

اُن کی مرقد کی زیارت ہو نصیب
حشر تک اُن کے رہوں میں تلے
سب کے سب تھے شیر مردان نجول
فتنہ و نفسانیت سے تھے بروں
کارِ حق میں چابک و چالاک تھے
جب ہوا یہ کفر کا بازار سرد
جب ہوا اسلام یوں رونق پذیر
تھی شہادت کی ہمیشہ جستجو
تا کہ ہو دنیا و دین سے انتفاع

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی نمبر (۱) کیساتھ لکھا گیا)

نمبر (۱۳) ماہ ربیع الاول کے تیسرے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۝ وَاَرْسَلَ سَحَائِبَ جُوْدِهٖ عَلَیْهِ لِاِتْمَامِ نِعْمَتِهٖ وَفَضْلِهٖ ۝ وَاخْتَارَهٗ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِهٖ صَغِیْرًا وَّکَبِیْرًا ۝ وَجَعَلَهٗ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ فَسُبْحَانَ مَنِ اخْتَصَّ بِالتَّوْفِیْقِ وَالْهِدَایَةِ مَنْ شَآءَ مِنْ عِبَادِهٖ مِنَّامِنْهُ وَتَیْسِیْرًا ۝ وَحَکَمَ عَلٰی مَنْ شَآءَ بِالْحِرْمَانِ فَکَانَ حَظُّهٗ نُفُوْرًا وَّتَنْفِیْرًا ۝ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ اِذْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ ۝ وَاَشْکُرُهٗ اِذْ اَسْبَلَ عَلَیْنَا مِنْ سَحَائِبِ الْاِکْرَامِ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَفْضَلُ الرُّسُلِ الْکِرَامِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَالتَّابِعِیْنَ ۝ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَهُمْ وَاهْتَدٰی بِهَدْیِهِمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ (اَمَّا بَعْدُ) فَیَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاشْکُرُوْهُ عَلٰی اَنَّ شَهْرَکُمْ هٰذَا تَجَلّٰی

بِجَلِيِّ السَّعَادَةِ ○ وَتَجَلّٰى بِعُلَا السِّيَادَةِ ○ وَتَهَدَّتْ مَحَاسِنُ طَلْعَتِهٖ بِالْاَنْوَارِ ○
حَيْثُ بُعِثَ فِيْهِ كَمَا وُلِدَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ سَيِّدُ الْاَبْرَارِ ○ اُرْسِلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَحْمَةً مُّهْدَاةً لِجَمِيْعِ الْاَنَامِ ○ وَعَمَّتْ رِسَالَتُهُ الْاِنْسَ وَالْجِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةَ الْكِرَامَ
وَفُضِّلَ عَلَى الرُّسُلِ وَالنَّبِيِّيْنَ ○ بَلْ هُوَ رَسُوْلُ الْمُرْسَلِيْنَ ○ لِاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ اللهُ
مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ ○ فَسُبْحَانَ مَنِ اصْطَفَاهُ وَاجْتَبَاهُ لِنَفْسِهٖ ○ وَفَضَّلَهٗ عَلٰى اَنْبِيَآئِهٖ
وَمَلٰٓئِكَةِ قُدْسِهٖ ○ وَاَطْلَعَهٗ عَلَى الْغُيُوْبَاتِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِاُمُوْرِ الدِّيْنِ ○ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ○ وَنَادَاهُ يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ وَّدَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ○ وَقَوَّاهُ بِقَوْلِهٖ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ وَخَاطَبَهٗ يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ
وَالْمُنٰفِقِيْنَ ○ وَاَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ التَّعَبُّدُ بِحِرَاءٍ فَجَآءَهٗ ○
جِبْرِيْلُ وَاَمَرَهٗ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذٰلِكَ قَرَاءَ ○ ثُمَّ قَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَرَءَ الْاٰيَاتِ
وَرَجَعَ فَاَخْبَرَ خَدِيْجَةَ بِمَا جَرٰى مِنَ الْوَاقِعَاتِ ○ وَقَالَ دَثِّرُوْنِيْ وَنَزَلَ يَآ اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○
قُمْ فَاَنْذِرْ كَمَا نَزَلَ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ○ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ○ فَقَامَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْبَاءِ الرِّسَالَةِ ○ وَاَنْقَذَ اُمَّتَهٗ لِاِجَابَتِهٖ مِنَ
الْغَوَايَةِ وَالْجَهَالَةِ ○ وَجَاهَدَ اَهْلَ الشَّقَاوَةِ وَالضَّلَالَةِ الْكَافِرِيْنَ ○ مُمْتَثِلًا اَمْرَ يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ
جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ○ فَاتَّقُوا اللهَ عِبَادَ اللهِ وَتَمَسَّكُوْا بِمَعَالِمِ شَرِيْعَتِهٖ ○ وَتَجَوَّدُوْا
عَنِ الْمُخَالَفَاتِ وَاتَّبِعُوْا هَدْيَ سُنَّتِهٖ وَتَقَرَّبُوْا اِلَى اللهِ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ وَادْعُوْهُ
خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّتَضَرَّعُوْا اِلَيْهِ ○ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى
اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ○ فَعَصٰى
فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ○ وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ
النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ○ يَاْمُرُهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ

عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْهِمْ ط فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ لا اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَا نِ الَّذِیْ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَکَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ بَارَکَ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

وعظ نمبر (۱۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور سب اہل اسلام کو توفیق دے کہ اس کے خاص عام انعام کا شکر بجالاویں (آمین ثم آمین) سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے کہ اس نے اپنے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اُسکو سب دینوں پر غالب اور روشن کرے اور اپنی نعمت اور فضل کے کامل اور پورا کرنے کیلئے اپنی بخشش کی جھڑیاں برسادیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی خلقت سے کیا چھوٹا کیا بڑا سب سے برگزیدہ کیا اور آپکو باذنہٖ تعالیٰ اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنایا سو پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندوں میں سے جسکو چاہا اپنا احسان سے توفیق اور ہدایت کیلئے مخصوص کیا اور راہ اس پر آسان کردیا اور جس پر چاہا محرومی کا حکم لگا دیا پس اس کا حصہ یہ ہے کہ خود دین حق سے نفرت کرتا ہے اور دوسروں کو نفرت دلاتا ہے میں اس پاک ذات کی بیحد تعریف کرتا ہوں کہ اس نے ہم کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور اس کا شکریہ بجالاتا ہوں کہ اس نے ہم پر بخشش کے مینہ برسادیے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو بادشاہ ہے پاک ذات سب عیبوں اور نقصانوں سے سلامت اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور سب بزرگ پیغمبروں سے بہتر ہیں۔ اے اللہ اپنی رحمت کاملہ نازل فرما اور سلام بھیج اپنے بندہ اور فرستادہ پر جن کا نام پاک محمد ہے

اور اُن کی آل اور اصحابوں پر اور جو ان کی پیروی کرنیوالے ہیں اور جو کوئی واسطہ در واسطہ اُن کی پیروی کرے اور اُن کی سیرت و خصلت کا اتباع کرے۔ امابعد حمد و صلوٰۃ کے اے لوگو اللہ کا تقویٰ کرو اور اس کا شکر بجا لاؤ کہ تمہارا یہ مبارک مہینہ ربیع الاوّل سعادت اور خوش نصیبی کے زیوروں کیساتھ نور ناک ہے اور سیادت کی بلندیوں کیساتھ جلوہ نما ہوا اور اس کے چہرہ کی خوبیاں انوار کیساتھ ظاہر ہوئیں۔ اس لئے کہ اسی مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نبیوں کے سردار ہیں مبعوث ہوئے پیغمبر بنائے گئے، چنانچہ اسی ماہ میں آپ پیدا ہوئے تھے۔

(فائدہ) زاد المعاد میں ہے کہ نبی ہونیسے کچھ پہلے آپ کے دل میں تنہائی اور عبادت کی محبت ڈالی گئی۔ تو آپ غار حرا میں جاکر کئی کئی راتیں تنہا ہو کر عبادت الٰہی میں مصروف رہتے اور بتوں اور اپنی قوم کے دین بت پرستی کی دشمنی آپکے دل میں ڈالی گئی کہ اس سے زیادہ کسی چیز سے آپ بغض نہیں رکھتے تھے۔ تو جب آپ کی عمر کے چالیس سال پورے ہوئے تو آپ پر نبوت کے انوار چمک اٹھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت کی عزت بخشی اور اپنی مخلوق کیطرف آپ کو مبعوث فرمایا اور اس عزت کیساتھ آپکو مخصوص کیا اور اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان آپ کو امین بنایا اور اس میں تو کسی کو اختلاف نہیں سب کا اتفاق ہے کہ آپ کی بعثت دوشنبہ کے دن ہوئی۔ اور بعثت کے مہینہ میں اگرچہ دو قول ہیں بعض نے رمضان کا مہینہ بتلایا اور بعض نے ماہ رجب کہا لیکن اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ ماہ ربیع الاوّل کی آٹھویں تاریخ عام الفیل کے اکتالیسویں سال میں آپ کو نبوت عطا ہوئی۔

آپ تمام مخلوقات کے لئے رحمت مہداۃ تحفہ دی ہوئی رحمت، بنا کر بھیجے گئے۔ اور آپ کی رسالت انسانوں جنوں اور بزرگ فرشتوں کیلئے عام ہوئی۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ نے سورہ سبا میں فرمایا۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ یعنی ہمنے تجھے تمام لوگوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا۔ ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے یعنی تمام مکلفین کیطرف آپ بھیجے گئے بنا کر بھیجے گئے اور جو ذوی العقول ہیں سب مکلف ہیں تو اس میں تینوں جنسیں داخل ہوئیں، اور سب پیغمبروں اور نبیوں پر آپ کو فضیلت دی گئی۔ بلکہ آپ رسولوں کے رسول ہیں

بدلیل اس آیت کے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ ؕ

(فائدہ) اس آیت کی تفسیر میں حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس سے موکد اقرار لیا کہ اگر ان کی زندگی میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں تو ضرور ان پر ایمان لانا ہوگا اور ان کی مدد کرنی ہوگی اور سب کو حکم ہوا کہ اپنی امتوں سے اقرار لے لیں کہ اگر ان کی زندگی میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں تو ضرور ان پر ایمان لاویں اور انکی مدد کریں (تفسیر ابن کثیر)

پس پاک ہے وہ ذات جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے لئے چن لیا، اور برگزیدہ کیا اور تمام انبیاء اور ملائکہ قدس پر آپ کو فضیلت دی اور ماکان و ما یکون کے متعلق جتنے مغیبات تھے اُن پر آپ کو آگاہ کیا، اور آپ پر یہ آیت نازل فرمائی (لوگو، بیشک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب آئی (زجاج نے کہا نور سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں (فتح) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ندا کیا "اے نبی ہم نے تجھے (اللہ کی وحدانیت کی شہادت دینے والا (یا اپنی اُمت پر اُن کے اعمال کی شہادت دینے والا، اور (مومنین کو بڑے ثواب اور جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو بڑے عذاب اور دوزخ سے) ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا (کہ آپ کا امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے، سوائے شریر ضدی معاند کے کوئی انکار نہیں کرسکتا، اور ایمان والوں کو خوشخبری دے کہ اُن کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ کہکر تقویت دی" کہ اعلان کر دے اس چیز کا جس کا تجھے حکم ہوا" (یعنی اپنی شریعت کو بیخطر ہو کر ظاہر کر دو) اور مشرکوں سے اعراض کرو (یعنی اُن کی طرف التفات تک نہ کرو۔ ان کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ وہ ہیں کیا چیز)

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے ترتیب وار چند مراتب ہیں۔

(۱) نبوت کا مرتبہ کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔

(۲) اپنے قریبی رشتہ داروں کی دعوت اور انذار کا مرتبہ۔

(۳) اپنی قوم کے انذار کا مرتبہ

(۴) تمام عرب کے انذار کا مرتبہ جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا۔

(۵) تمام اُن لوگوں کے انذار کا مرتبہ جن کو آپ کے پیغمبر ہونے کی خبر پہنچی جنوں اور انسانوں سے آخر دنیا کے بقا تک (زاد المعاد)

اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے یوں کہکر خطاب کیا اے نبی اللہ تعالیٰ سے ڈر اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مان (یعنی نہ اُن کی بات سنو نہ اُن سے مشورہ پوچھو) اور اول اول آپ کو سچے خوابوں سے ابتدا کی گئی (یعنی ابتداء نبوت کی اس طرح ہوئی کہ آپکو سچے خواب آتے) پھر غار حرا میں جاکر عبادت کرنا آپ کے نزدیک پسندیدہ ہوا پھر آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپکو پڑھنے کا امر کیا اور اس سے پہلے کبھی آپنے لکھے ہوئے کو پڑھا نہیں تھا پھر جبرئیل علیہ السلام نے (دوبارہ سہ بارہ) کہا پڑھ اپنے رب کے نام سے (چند آیتوں تک) پس آپ نے وہ آیتیں پڑھیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر لوٹ آئے اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جو واقعات ہوئے تھے انکو خبر دی۔ اور آپ نے کہا مجھے کپڑا اڑھاؤ تو اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہوجا پس لوگوں کو ڈرا۔

(فائدہ) یعنی لوگوں کو خبر دو کہ عذاب الٰہی کافروں اور نافرمانوں پر سخت ہوگا اس سے ڈرو اور اللہ کی توحید اور اس کی طرف متوجہ ہوجاؤ۔ تاکہ اُس عذاب سے بچو پس پہلی وحی کیساتھ یعنی اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الخ کے ساتھ آپ نبی ہوئے اور اس وحی کیساتھ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ الخ کے ساتھ آپ رسول ہوئے کہ اس میں لوگوں کے ارشاد کا آپکو حکم ہوا پھر آپ پر یہ آیت نازل ہوئی اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈر کی خبر سنا اور ایمان والوں سے جو تیرے تابع ہوں۔ ان کے لئے اپنا بازو پست کر۔

(فائدہ) سورہ مدثر کی آیت میں تو عام انذار کا حکم ہے اور اس آیت میں خاص اپنے قریبی کنبہ والوں کی دعوت کا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ توحید الٰہی پر ایمان لانا اور شریعت محمدیہ کے مطابق عمل کرنا ہی عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے محض قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغیر ایمان اور اعمال صالحہ کے کچھ کام نہیں آتی۔ کیونکہ سب کو ڈر کی خبر سنانے کا حکم ہے عموماً و خصوصاً اور اسی گمان کو رفع کرنے کیلئے اہل قرابت کے انذار کی تخصیص بعد التعمیم کی گئی کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ڈر عذاب کا غیروں کیلئے ہے اور اہل قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سے مستغنی ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے خاص حکم بھیجدیا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈرا مبادا وہ اس گمان میں ہیں کہ وہ رسول کے رشتہ دار ہیں انکے لئے اتباع شریعت ضرور نہیں اور انکو واضح کردے کہ عذاب الٰہی سے خلاصی سوائے ایمان اور عمل صالح کے ممکن نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ جو مومن تمہارے تابع ہو جاوے جو تم حکم دیتے ہو اس پر اعتقاد کرے اور عمل بجالاوے تو اسکے ساتھ محبت اور نرمی سے پیش آؤ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ یعنی وہ اگر تیرا کہا نہ مانیں تو خویش ہوں یا بیگانے سب کو کہدو کہ میں تمہارے عمل سے بیزار ہوں مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں تم جانو تمہارے کام صحیحین کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے قریش کے لوگوں کو بلایا اور تعمیم اور تخصیص کے ساتھ سب کو پیغام پہنچا دیا۔ فرمایا اے قریش اپنی جانوں کو دوزخ سے بچاؤ! اے بنی ہاشم اپنی جانوں کو دوزخ سے بچاؤ! اے بنی عبد المطلب اپنی جانوں کو دوزخ سے بچالو! اے فاطمہ محمدؐ کی بیٹی اپنی جان کو دوزخ سے بچالے۔ میں تمہارے لئے اللہ کے ہاں کچھ اختیار نہیں رکھتا، تو ان احکام کے صادر ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسالت کے بوجھ کو اٹھا کر کھڑے ہو گئے اور امت اجابت کو (یعنی جنہوں نے آپ کی دعوت قبول کر لی اُن کو، گمراہی اور جہالت سے چھڑا لیا اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے (جو اس نے فرمایا ہے، اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر۔ آپ نے بدبخت اور گمراہ کافروں کے ساتھ جہاد کیا۔

اے ذی کعب اپنی جانوں کو دوزخ سے بچاؤ

سوائے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی شریعت کے احکام کے ساتھ تمسک کرو۔ اور آپ کی مخالفت سے علیحدہ ہو کر آپ کی سنت اور سیرت کی پیروی کرو اور آپ پر کثرت سے درود و اسلام بھیجکر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔

فرمایا سورہ مزمل میں تحقیق ہم نے تمہاری طرف ایسا رسول بھیجا جو تم پر (تمہارے اعمال کے بارہ میں) شہادت دیگا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا کہ فرعون کی طرف ہم نے ایک رسول (یعنی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بھیجا تھا۔ تو فرعون نے اس رسول۔ موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی پس ہم نے اس کو سخت وبال میں پکڑ لیا۔

دفائدہ پس اے امت محمدیہ تم خوف کرو اور اس بات سے ڈرو کہ اگر تم اس رسول کی مخالفت کرو گے اس کی شریعت کو نہ مانو گے تو تم پر عذاب آوے گا۔ بلکہ تم فرعون سے بھی زیادہ عذاب اور وبال کے مستحق ہو گے کیونکہ تمہارا رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرعون کے رسول موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ شرف اور بزرگی رکھتا ہے۔ تو نبی کا شرف جس طرح متبعین کے لئے زیادہ اجر و ثواب کا سبب ہے اسی طرح اس کی مخالفت بھی سخت عذاب و نکال کا موجب ہے۔ (ابن کثیر)

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں (میری رحمت ان لوگوں کیلئے لکھی ہوئی ہے) جو رسول نبی اُمّی کی پیروی کرتے ہیں جس کو اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں (یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت اور صفت پہلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں لکھی ہوئی موجود ہے کہ انہوں نے اپنی اُمتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی اور ان کو حکم دیا کہ جب آپ مبعوث ہوں تو آپ کی پیروی کرنا اور آپ کی صفت ان کی کتابوں میں موجود رہی جسکو اُن کے علماء اور فضلا جانتے ہیں اور بہت سی احادیث میں اُن کے اقرار اور تسلیم کرنے کے قصے مذکور ہیں (ابن کثیر)

وہ نبی اُمّی اُنکو حکم دیتا ہے اچھے کاموں کا اور منع کرتا ہے اُن کو بُرے کاموں سے (اور سب اچھے کاموں سے بہتر اور افضل اور سرنامہ دار یہ ہے کہ آپ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کا حکم دیتے ہیں اور سب بُرے کاموں سے بدتر جس کے کرنے سے آپ منع فرماتے ہیں غیر اللہ کی عبادت کرنا ہے اور عبادت اور بندگی اور استعانت میں اللہ کے ساتھ اور کسی کو شریک کرنا ہے۔ چنانچہ سب انبیاء علیہم السلام کی دعوت اس کے مطابق ہے[1] اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ط یعنی ہمنے ہر امت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر پیغام دے کر بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور طاغوت (بتوں) سے بچو) اور پاکیزہ اور ستھری اور دین و دنیا میں نفع دینے والی چیزیں ان کے لئے حلال کرتا ہے (اور جو چیزیں کافروں نے بیدینی کی وجہ سے اپنے آپ پر حرام کر رکھی تھیں مثلاً بحیرہ۔ سائبہ۔ وصیلہ۔ حام جن

[1] یہ مضمون اوپر کی آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ منہٗ

کا ذکر سورۂ انعام میں ہے اور ان کو حرام بنا کر اپنے آپ پر تنگی کر رکھی تھی ان چیزوں کو حلال بتاتا ہے اور ناپاک اور خبیث اور گندی چیزیں جن کا کھانا اور گندے اور بُرے افعال جن کا کرنا دین میں بھی اور بدن میں بھی ضرر کرتا ہے ایسی چیزیں اُن پر حرام کرتا ہے اور جو بوجھ اور طوق اُنکے گلے کا ہار بنے ہوئے تھے وہ ان سے اُتارتا ہے (یعنی یہودیوں کی شرارت اور سرکشی کی وجہ سے جو سخت تکالیف اور مشکل احکام انکو دیئے گئے تھے مثلاً نجاست لگنے سے بدن اور کپڑا انکو کاٹنا پڑتا تھا دھونے سے پاک نہ ہوتا تھا کنیسہ کے بغیر نماز نہ ادا ہوتی تھی۔ توبہ قتل نفس کے بغیر مقبول نہیں ہوتی تھی وغیرہ وغیرہ اُن کے بدلے آسان احکام اللہ کی طرف سے لے آئے کہ کرنے میں آسان مشقت کم اور ثواب زیادہ ہوگا) پس جو لوگ اس نبی اُمّی کے ساتھ ایمان لاویں گے اور اس کی تعظیم کرینگے اور اس کو مدد دینگے اور اس نور کی پیروی کرینگے جو اُس کے ساتھ نازل کیا گیا (یعنی قرآن مجید کی پیروی کرینگے) وہ لوگ وہی فلاح پانیوالے ہیں اور دنیا اور آخرت میں ایسے ہی لوگ کامیاب ہونگے دیکھو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ کہہ دو۔ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوں (یعنی عرب عجم اہل کتاب اور بے علم جن۔ انسان سب کی طرف اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے) وہ اللہ کہ زمین اور آسمان کا ملک اسی کا ہے کوئی عبادت کا مستحق نہیں مگر وہ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پس تم سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی اُمّی کیساتھ ایمان لے آؤ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے کلمات پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پیروی کرو تو امید ہے کہ تم ہدایت پاؤ گے اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و نبوت عام ہے سب لوگوں کی طرف سے آپ نبی بنا کر بھیجے گئے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حدیث آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اس اُمت سے یعنی اُمت دعوت سے نہیں جو مجھ کو سن کر مجھ پر ایمان نہ لاویگا خواہ یہودی ہو یا نصرانی کہ مجھ پر ایمان نہ لانیکے سبب وہ ضرور دوزخ میں جاویگا۔ امت دعوت سے یہ مراد ہے کہ جس کو یہ خبر پہنچی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا پھر جسنے مان لیا اور ایمان لے آیا وہ تو اُمت اجابت میں داخل ہوا اور اُمت دعوت میں سبھی لوگ داخل ہیں جنہوں نے سن لیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور نبوت کا دعویٰ کیا۔ خواہ مانیں یا نہ مانیں

سے یہودیوں کی عبادت گاہ کو کنیسہ کہا جاتا ہے ۱۲

نظم

روزِ اوّل میں ہی جس کا بخت یاور ہوگیا　　صاحبِ ایمان وہ دنیا میں آکر ہوگیا
جب سے اُس کو گورو حشر و نار کا ڈر ہوگیا　　سوزشِ غم سے جگر میں داغِ اخگر ہوگیا
جس کے دل پر تیرِ توحید کا پہنچا اثر　　سنگِ خارا سے اُسی دن لعلِ احمر ہوگیا
کیوں نہ پہنچے عرش پر فریاد اس مظلوم کی　　جس کا ہمدم نعرۂ اللّٰہ اکبر ہوگیا
تاب کیا شیطاں کو جو گمراہ کر ڈالے اُسے　　جس کا وہ ہادیٔ برحق آپ رہبر ہوگیا
گرچہ سب مخلوق سے انسان بہتر ہے مگر　　حق سے روگرداں ہوا تو سب سے بدتر ہوگیا
ہے تو عالم عابدوں میں جیسے انجم میں قمر　　بے عمل نکلا تو پھر عالم نہیں خر ہوگیا
کیا ہی فضلِ ایزدی اولادِ آدم پر ہوا　　کوئی عالم ہوگیا کوئی پیمبر ہوگیا
کوئی عابد۔ کوئی زاہد۔ کوئی صوفی کرام　　کوئی اُن میں غازیٔ کرار صفدر ہوگیا
ہوگیا کوئی محدث مجتہد کوئی ہوا　　کوئی مہدی[۲] و امامِ دینِ پیمبر ہوگیا
کی رسولوں سے جب اگلی اُمتوں نے سرکشی　　ہوگیا لنگور کوئی۔ کوئی بندر ہوگیا
سرکشوں پر کس طرح سے ہو نصیحت کارگر　　زنگِ عصیاں سے دل انکا سخت پتھر ہوگیا
جس نے سنت سے گریزاں ہو کے کی بدعت قبول　　حلقۂ اسلام سے یک لخت باہر ہوگیا
پیروی سنت کی ہے وہ شے کہ جسکے نور سے　　خانۂ دل اہلِ سنت کا منوّر ہوگیا
بوبکرؓ نے ہر جگہ جب راستی کی اختیار　　خلق میں اُنکا لقب صدیقِ اکبر ہوگیا
قول روحوں کا بلیٰ۔ اللہ کا قولِ اَلَسْتُ　　ہم کو ان قولوں کا ہر دم نقش دل پر ہوگیا
تخلیہ میں کیوں نہ ہو دل کی صفائی کا حصول　　قطرۂ نیساں صدف میں رہکے گوہر ہوگیا
لیویں گے رضواں[۱] سے جاکر جنت و حور و قصور　　خاتمہ بالخیر گر ہم کو میسر ہوگیا
منزلِ مقصود پر پہنچے وہی جو خوش نصیب　　رہزنانِ نفس و شیطاں پر مظفر ہوگیا
طالبِ دنیا مخنث طالبِ عقبیٰ ہے زن　　طالبِ مولا جو نکلا سو مذکر ہوگیا
یاالٰہی ہو امامِ وقت کا جلدی ظہور　　قافلہ اسلام کا بے تاج و بے سر ہوگیا
کس طرح پاویں خدا کی راہ بیچارے عوام　　مولوی۔ درویش ہر یک طالبِ زر ہوگیا

[۱] نام فرشتہ داروغہ جنت ۱۲ [۲] امام مہدی علیہ السلام ۱۲

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۱۱ کیساتھ لکھا گیا ہی)

ماہِ ربیع الاول کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر ۱۴۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِ لِسَبِیْلِ مَرْضَاتِهٖ ○ وَوَجَّهَ لَهُ الْقَبُوْلَ وَاَسْبَغَ
عَلَیْهِ جَمِیْلَ هِبَاتِهٖ ○ وَوَقَاهُ مَكَائِدَ الشَّیْطٰنِ وَمَكَارِهَ اٰفَاتِهٖ ○ كَذٰلِكَ یَهْدِی اللّٰهُ مَنْ
یَّشَآءُ لِسُلُوْكِ سَبِیْلِ الرِّضْوَانِ وَیُحْكِمُ اٰیَاتِهٖ ○ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰی نِعَمٍ تَتَجَدَّدُ بِالْغُدُوِّ
وَالرَّوَاحِ ○ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰی مَا صَرَفَ مِنَ الْمَكْرُوْهِ وَاَزَاحَ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ كَثِیْرُ الْخَیْرِ دَائِمُ الْاِحْسَانِ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ وُلْدِ عَدْنَانَ صَاحِبُ الْاٰیَاتِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْبُرْهَانِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَمَلَةِ الْعِلْمِ وَالْقُرْاٰنِ ○ اَمَّا بَعْدُ
فَیَا عِبَادَ اللّٰهِ قَدْ عَظُمَتْ لَدَیْكُمْ فَضَائِلُ هٰذَا الشَّهْرِ الْمُكَرَّمِ ○ حَیْثُ وُلِدَ فِیْهِ الْحَبِیْبُ
الْمُطَهَّرُ الْمُعَظَّمُ ○ وَاُرْسِلَ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ ○ فَكَانَ اَفْضَلَ مَنْ اَنْذَرَ وَ
بَشَّرَ ○ وَهَاجَرَ فِیْهِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ فَانْتَشَرَ الدِّیْنُ الْقَوِیْمُ ○ وَاِنْ تَعُدُّوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ وَقَدْ جَرَتْ سُنَّةُ اللّٰهِ اَنْ یَّرْفَعَ
قَدْرَ مَنْ تَوَاضَعَ بِحَضْرَتِهِ الْقُدُسِیَّةِ ○ وَیَدْفَعُ مَنْ تَوَاضَعَ بِنَفْسِهٖ عَنِ الْمَرَاتِبِ
الْعَلِیَّةِ ○ وَیَمْنَحُ الْاِقْبَالَ وَیُبَلِّغُ الْاُمْنِیَّةَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَیْهِ ○ وَیَفْتَحُ الْاَبْوَابَ
لِمَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ وَّسَلَّمَ الْاَمْرَ اِلَیْهِ ○ وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَمْرَهٗ اِلَی الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ○ فَخَابَ تَدْبِیْرُ اِبْلِیْسَ مَعَ قُرَیْشٍ قَتْلَهٗ وَحَلَّ بِهِمُ الدَّمَارُ
وَاُمِرَ بِالْهِجْرَةِ وَخَرَجَ مَعَ الصِّدِّیْقِ اِلَی الْغَارِ ○ وَوَضَعَ عَلٰی رُءُوْسِهِمُ التُّرَابَ ○
وَاَلْهَمَ اللّٰهُ الْعَنْكَبُوْتَ فَنَسَجَتْ مِنَ الْغَارِ عَلَی الْبَابِ ○ وَسَخَّرَ حَمَامَتَیْنِ فَبَاضَتَا
وَاَنْبَتَ الْاَشْجَارَ وِقَایَةً لِّلْحَبِیْبِ ○ وَاَنْزَلَ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا بِنَصْرِهٖ مَّوَیِّسًا ○ وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰی وَكَلِمَةُ اللّٰهِ

ہِیَ الْعُلْیَا وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○ وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعْتَصِمًا بِاللّٰہِ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ہُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ فَرَجَعَتِ الْکُفَّارُ بَعْدَ اقْتِفَاءِ الْاَثَرِ بِالذِّلَّۃِ وَالصَّغَارِ ○ وَخَرَجَ الْحَبِیْبُ وَالصِّدِّیْقُ بَعْدَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ ○ وَوَصَلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَاَسَّسَ مَسْجِدَہٗ عَلَی التَّقْوٰی ○ وَدَارَتْ دَوَائِرُ الْخِذْلَانِ عَلٰی کُفَّارِ قُرَیْشٍ وَّعَمَّتْہُمُ الْبَلْوٰی ○ وَاَلَّفَ اللّٰہُ بِالنَّبِیِّ الْمُخْتَارِ بَیْنَ قَبَائِلِ الْاَنْصَارِ ○ فَاتَّقُوا اللّٰہَ عِبَادَ اللّٰہِ وَانْظُرُوْا مَاحَلَّ بِالْمَاکِرِیْنَ وَاشْکُرُوْہُ عَلٰی مَاھَدٰکُمْ لِاتِّبَاعِ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ○ وَتَدَبَّرُوْا حُسْنَ عَوَاقِبِ اَصْحَابِہٖ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ ○ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی) وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا فِی اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّھُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ○ (وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی) اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ؕ وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا ؕ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○ بَارَکَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

وعظ نمبر (۱۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی شکر گذاری اور احکام شرعی پر چلنے کی توفیق دے (آمین ثم آمین)

(امابعد) اے اللہ کے بندو اس بزرگ مہینے کے فضائل تمہارے پاس بہت عظیم الشان ہیں کیونکہ حبیب مطہر پاکیزہ معظم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسی مہینہ میں پیدا ہوئے اور ہر کالے اور گورے کیطرف رسول بنا کر بھیجے گئے پس آپ تمام ڈرسنانے والوں اور خوشخبری دینے

والوں سے بہتر ثابت ہوئے اور اسی بزرگ مہینہ میں آپ نے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت کی اور وہاں سے دین قویم دسب ملک میں پھیل گیا اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں گننے لگو تو اُن کو شمار نہ کرسکو گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور سنت اللہ دعادت الٰہی اسی طرح جاری ہے جو اس کی بارگاہ پاک میں تواضع کرے راپنے آپ کو پست کرے، اللہ تعالیٰ اسکی قدر بلند کرتا ہے اور جو اپنے آپ کو اونچا کرے رشیخی بگھارے، اس کو بلند درجوں سے ہٹا دیتا ہے اور جو اس پر توکل دبھروسہ) کرے اس کو اقبال دیتا ہے اور آرزو دلی مراد تک پہنچاتا ہے اور جو کوئی اللہ کے پاس قلب سلیم دبے روگ دل) لے کر آوے اور اپنا کام اُس کے سپرد کروے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دکامیابی کے) دروازے کھول دیتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کام اللہ بخشنہار کے سپرد کر رکھا تھا لہٰذا شیطان اپنی اس تدبیر میں جو اسنے قریش کیساتھ ملکر آپ کے قتل کی کر رکھی تھی ناکام رہا اور ان سب پر ہلاکت پڑی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کیطرف سے ہجرت کا حکم ہوا۔ تو آپ صدیق اکبر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمراہ لے کر اُن دکفار) کے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے غار ثور کیطرف نکل گئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے بچانے اور کفار کی شر سے نگاہ رکھنے کیلئے مکڑی کو الہام کیا تو اس نے غار کے دروازہ پر جالا تن دیا اور کبوتروں کے جوڑے کو مسخر کیا تو انہوں نے وہاں انڈے دیدیئے اور غار کے دروازہ پر اللہ تعالیٰ نے درخت اگا دیئے۔

(فائدہ) سیرت ابن ہشام میں ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز ایک مرتبہ ہمارے گھر تشریف لایا کرتے کبھی صبح کو کبھی آخر دن میں حتیٰ کہ جسدن آپکو ہجرت کرنے اور مکہ سے نکلنے کا حکم ہوا اسدن آپ دوپہر کو تشریف لائے جب ابوبکرؓ نے آپکو دیکھا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اسوقت تشریف لائے ہیں تو کوئی نئی بات ہوئی ہے پس جب اندر آئے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی چارپائی سے ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر بیٹھ گئے اور اسوقت وہاں سوائے میرے اور میری بہن اسما کے کوئی موجود نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا جو تمہارے پاس ہیں انکو کہو یہاں سے چلے جاویں حضرت ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہاں سوائے میری

دو بیٹیوں کے اور تو کوئی ہے نہیں تب آپ نے فرمایا مجھے یہاں سے چلے جانے اور ہجرت کرنیکی اجازت ملگئی ہے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمراہی کی درخواست کی آپ نے منظور کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں۔ مجھے ابتک معلوم نہیں تھا کہ خوشی سے بھی کوئی رو یا کرتا ہے۔ یہانتک کہ اس دن میں نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روتے دیکھا پھر حضرت ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، یہ دو او ونٹنیاں ہیں میں نے اسی مقصد کیلئے ان کو تیار کر رکھا ہے تو دونوں صاحبوں نے عبداللہ بن اُریقِط کو جو ایک مشرک شخص تھا رہنمائی کیلئے مزدوری پر رکھا۔ اور دونوں اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں وعدہ کے دن تک اسکے پاس ہیں وہ انہیں چگاتا چراتا رہا اور اسی کتاب میں اس روایت سے اوپر منقول ہے کہ ابوبکرؓ مالدار آدمی تھے۔ اور جب لوگ مدینہ کیطرف ہجرت کرنے لگ گئے تھے، تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ سے ہجرت کرنیکی اجازت مانگتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے جلدی نہ کرو شاید اللہ تمہارا کوئی ہمراہی کر دے۔ جب آپ نے یہ فرمایا تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اُمید لگ گئی کہ آپ ہمراہی سے اپنی ذات کو مراد رکھتے ہیں۔ تب انہوں نے دو اونٹنیاں خرید لیں اور اپنے گھر میں رکھکر ان کو خوب چارہ کھلا کر اس مطلب کیلئے تیار کیا۔

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں جب رسول اللہ نے روانگی کا عزم کر لیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آئے اور ان کے گھر کی پُشت کیطرف کھڑکی تھی اس سے نکل کر جبل ثور جو مکہ کی نچلی جانب ہے اسمیں جو غار ہے اس کا قصد کیا اور جا کر اسمیں داخل ہو گئے اور سہیلی نے شرح سیرۃ ابن ہشام میں قاسم بن ثابت کی کتاب دلائل سے نقل کیا کہ جب دونوں صاحب اس غار میں داخل ہو چکے تو اللہ تعالیٰ نے اُسکے دروازہ پر درخت درآۃ اُگا دیا اور درآرہ کی تفسیر نقل کی ہے کہ وہ قدآدم ایک درخت ہوتا ہے اس سے باریک باریک تاگے لٹک جاتے ہیں اور اس کے سفید سفید پھول ہوتے ہیں اور مسند بزار سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مکڑی کو حکم دیا اُسنے غار کے دروازہ پر جالا تن دیا اور اللہ تعالیٰ نے دو جنگلی کبوتر بھیجدیئے وہ غار کے منہ پر آ کر انڈوں پر بیٹھ گئے ان اسباب سے اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ادھر سے پھیر دیا اور اسی کتاب میں ہے کہ حرم شریف کے کبوتر انہیں دو کبوتروں کی نسل سے ہیں اور یہ بھی روایت ہے کہ داخل ہونے

کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار میں گئے تاکہ اپنی جان کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچائیں اور اس میں ایک سوراخ دیکھا اور اس میں اپنی ایڑی دیدی تاکہ کوئی موذی جانور نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا نہ دے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے سکینہ و اطمینان آپ پر نازل کیا تو آپ نے اپنے ساتھی ابو بکرؓ سے کہا غم نہ کھا کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اپنی مدد کیساتھ ہم سے قریب ہے۔

(فائدہ) صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب دونوں حضرات غار میں تھے کہا کہ اگر کوئی ان میں سے اپنے پاؤں کی طرف نظر کرے تو ہمیں دیکھ لے تو آپ نے فرمایا۔ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا یعنی ان دو شخصوں کے بارہ میں تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے (یعنی جن کی نصرت اللہ تعالیٰ کر رہا ہو وہ دشمنوں کے ہاتھ کیسے آسکتے ہیں)

پس اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بات کو نیچا اور پست کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی بات وہی اونچا اور بڑھی چڑھی ہوئی ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس تمام معاملہ میں) اللہ تعالیٰ کیساتھ اعتصام کرنیوالے تھے اور جو اللہ تعالیٰ کیساتھ اعتصام کرے وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کیا گیا پس کافر کھوج ڈھونڈتے ناکام ذلت اور رسوائی کیساتھ لوٹ آئے اور حبیب الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق اکبرؓ تین دن کے بعد اطمینان اور وقار کے ساتھ غار سے نکلے اور مدینہ منوّرہ میں تشریف لے گئے اور تقویٰ پر مسجد کی بنیاد رکھی اور قریش کے کافروں پر خواری اور رسوائی کی گردشیں ہونے لگیں اور عام بلاؤں اور مصیبت میں گرفتار ہوئے اور نبی برگزیدہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انصار کے قبیلوں میں الفت اور محبت ڈالدی جو پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اے اللہ کے بندو اور غور کرو کہ مکر کرنیوالوں پر کیا کیا آفات نازل ہوئیں اور اس واحدہٗ لاشریک اللہ کا شکر بجا لاؤ کہ اس نے تم کو پہلوں اور پچھلوں کے سردار و خاتم النبیین کی پیروی کیلئے ہدایت کی اور غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کا جو مہاجرین و انصار کا انجام کیسا اچھا ہوا اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننے بیٹھو تو تم انکو کبھی شمار نہ کرسکو گے بیشک انسان البتہ بڑا ظالم اور بہت ناشکر

گذارا ہے ۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ نحل میں اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں اس کی رضا اور خوشنودی کی خواہش میں ہجرت کی اپنے وطن مالوف اور عزیز و اقارب ، گھر بار کو چھوڑ دیا ۔ بعد اسکے کہ اُن پر ظلم کیا گیا (اُن کی قوم نے مکہ میں اُنکو سخت تکلیفیں دیں) اُنسے اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ ہم اُنکو دنیا میں بھی اچھا ٹھکانا دیں گے (یعنی ہم اُنکو دنیا میں بھی اچھا رزق دینگے کیونکہ جو شخص دنیا میں کوئی چیز اللہ کیواسطے چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بہتر عوض دیتا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ پورا کیا ۔ مہاجرین کو اپنے نیک بندوں پر حاکم بنا دیا ۔ اور ان کو پرہیز گاروں کا امام اور پیشوا بنایا) اور آخرت کا اجر اس چیز سے بڑا ہے جو ان کو دنیا میں دی گئی ۔ پھر فرمایا کاش ان کو علم ہوتا (یعنی جو لوگ کفر کے گھر میں ٹھیرے رہتے ہیں ہجرت نہیں کرتے اگر ان کو وہ ثواب اور درجہ معلوم ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے تو وہ بھی پیچھے نہ رہتے)

(پھر اللہ تعالیٰ نے ان مہاجرین کے اوصاف بیان فرمائے کہ) وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور جو لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے پہلی منزل صبر ہے اور انتہائی مقام توکل ہے کہ اپنے سب کام اللہ کے سپرد کر دے ۔

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ براءۃ میں) اگر تم اسکی (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) مدد نہ کرو گے (تو اللہ تعالیٰ اسکا ناصر و مددگار ہے ۔ اب بھی اس کی مدد کرے گا ۔ جیسے پہلے اس کی مدد کر چکا) بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد کی تھی ۔ جب کافروں نے اس کو نکال دیا تھا ۔ دو میں کا دوسرا (یعنی ہجرت کے سال جب کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کرنے یا جلاوطن کرنیکا قصد کیا تھا ۔ تب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سچے دوست ابو بکر صدیق رضؓ کو ہمراہ لیکر نکلے تھے) جب وہ غار میں تھے ۔ جسوقت آپ اپنے ساتھی (ابو بکرؓ) سے کہتے تھے غم نہ کھا ۔ بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے سکینہ (اطمینان) آپ پر نازل کیا اور ایسے لشکروں سے آپ کی مدد کی (جن کو تم نہیں دیکھتے) اور کافروں کا کلمہ (یعنی شرک) پست کر دیا (اس کو نیچا دکھایا) اور اللہ کا کلمہ (یعنی توحید) وہی غالب اور اونچا ہے اور

اللہ غالب ہے حکمت والا۔

(فائدہ) امام سہیلی نے الروض الانف میں کہا کہ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے لَا تَحْزَنْ فرمایا۔ لَا تَخَفْ نہ فرمایا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم نے اپنی جان پر خوف کرنے سے بےخبر کر دیا تھا اپنی جان کا ان کو اصلاً غم نہ تھا چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ جب ابوبکرؓ نے کھوج تلاش کرنے والوں کو دیکھا تو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صدمہ پہنچنے کا سخت غم ہوا اور کہنے لگے اِنْ قُتِلْتُ فَاِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ قُتِلْتَ اَنْتَ هَلَكَتِ الْاُمَّةُ

ترجمہ۔ یعنی اگر میں قتل کیا گیا تو میں صرف ایک شخص ہوں اور اگر آپ قتل کئے گئے تو تمام امت ہلاک ہو جاوے گی۔

نظم در ذکر ہجرت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از مکہ بسوئے مدینہ منورہ

بروزے کہ راہ مدینہ بجست	سحر ماہ بود از ربیع نخست	
نبوت ہمیں سیزدہ سالہ بود	ز ابجد بتاریخ چوں لفظ جود	ربیع الاول ۱۳
شنیدم کہ چوں فرصت از کار رفت	نبی با ابوبکرؓ در غار رفت	
پئے دفعہ ہم ہمہ بدرگاں	تنستہ تنید عنکبوتے بر آن	
پس آنکہ بتقدیر رب ودود	کبوتر بر آن بیضہ بنہاد زود	
بر آن غار چون جملہ اعدائے دین	رسیدند و دیدند حال این چنیں	
بافسوس مایوس گشتند باز	ہمہ لب گزان و بدل کینہ ساز	
نبی تا سہ روز در غار ماند	خدا را شب و روز با یار خواند	
چو صبح چہارم ز مشرق دمید	محمدؐ سر از غار بیرون کشید	
بسوئے مدینہ در آورد رو	ابوبکرؓ چون سایہ دنبال او	

غزل در شوق زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس دل میں یا خدا غم عشق نبی نہ ہو	شادی سے ہمکنار وہ دم بھر کبھی نہ ہو
یارب نبی کا شربت دیدار گر نصیب	گرمی روز حشر سے تشنہ لبی نہ ہو

پہلو کو چیر کر صفت خار پھینک دوں — گر دل میں بوئے باغ مدینہ بسی نہ ہو
پُرخوں وہ دل برنگ گل زخم ہو سدا — عشق نبیؐ کے غم میں جسے بیکلی نہ ہو
روتا ہوں ماہتاب مدینہ کے ہجر میں — کیونکر یہ چشم اشک فشاں پھلجھڑی نہ ہو
یارب وہ نبیؐ پہ مری مشت خاک زار — بیٹھے وہ مثل گرد کہ اُٹھنا ذری نہ ہو
ہم سبز بخت زندہ ہیں باغ مدینہ سے — شاخ نہال دل بھلا کیونکر ہری نہ ہو
جو ہوں سو ہوں پہ تیرے نبیؐ کا غلام ہوں — محشر میں یا کریم مجھے بے کسی نہ ہو
یارب فراق کوچۂ احمد میں رات دن — دِل کو مرے قرار و سکوں اک گھڑی نہ ہو
سچ ہے ہوائے باغ مدینہ اگر حبیبؐ — دل میں بسی نہ ہو تو مری زندگی نہ ہو

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۱) کیساتھ لکھا گیا)

ماہِ ربیع الاول کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اُولیٰ نمبر ۱۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَظِیْمِ التَّوَّابِ ○ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الْوَھَّابِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ وَالْمَاٰبُ ○ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ مُتَوَکِّلًا عَلَیْہِ مُعْتَمِدًا ○ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی نِعَمٍ لَآ اُحْصِیْ لَھَا عَدَدًا ○ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَمْ یَزَلْ اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا ○ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مَآ اَکْرَمَہٗ عَبْدًا وَّسَیِّدًا ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الَّذِیْ سَمَّیْتَہٗ مُحَمَّدًا ○ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ نُجُوْمِ الْاِھْتِدَا ○ اَمَّا بَعْدُ! فَیَآ اِخْوَانِیْ بَادِرُوْا بِالتَّوْبَۃِ قَبْلَ اَنْ یُّغْلَقَ الْبَابُ ○ وَاحْذَرُوْا دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَلَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ عِبَادَ اللّٰہِ لَا بُدَّ مِنَ الْمَوْتِ وَ اِنْ طَالَتِ الْمُدَّۃُ وَبَعُدَ الْمَدٰی ○ وَلَا بُدَّ مِنْ حَشْرٍ وَّنَشْرٍ غَدًا وَلَا بُدَّ مِنْ وُّرُوْدِ الْمَوْتِ وَسَآءَتْ وَاللّٰہِ مَوْرِدًا ○ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ○ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَھَنَّمَ وِرْدًا ○ یَوْمَ تَکُوْنُ الْاَعْضَآءُ شُھُوْدًا وَّ الْمَحْشَرُ

مَشْهَدًا ۝ يَوْمَ وَزْنِ الْاَعْمَالِ وَكَشْفِ الْاَحْوَالِ ۝ وَتَسْيِيْرِ الْجِبَالِ ۝ وَلَا تُقْبَلُ الْفِدْيَةُ مِمَّنِ افْتَدٰى ۝ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ فَيَا فَضِيْحَةَ الْعَاصِيْ فِيْ دِرْبَةٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ كُلَّمَا دَاخَ لِلْمَعْصِيَةِ اَوْ غَدًا ۝ اُحْفِظَ فِيْ كِتَابٍ ثُمَّ تُعْرَضُ عَلَيْهِ غَدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ وَيَا سَفَاهَةَ مَنْ لَّمْ يَدْرِ اَيُوْضَعُ كِتَابُهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ اَوْ شِمَالِهٖ غَدًا ۝ كَيْفَ يَلْتَذُّ بِالْاَهْلِ وَالْبَنِيْنَ وَالْمَالِ مُنْفِقًا لَهٗ فِيْ مَعَاصِي اللّٰهِ مُبَدِّدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۝ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ فَالسَّعِيْدُ مَنِ اتَّقٰى وَاهْتَدٰى ۝ وَالشَّقِيُّ مَنْ تَمَرَّدَ وَاعْتَدٰى ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر ۵ گناہوں کی مضرت اور توبہ کی ضرورت کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توبہ کی توفیق عطا کرے۔ (آمین ثم آمین)

اَمَّا بَعْدُ! اے میرے بھائیو! جلدی سے توبہ کرو پہلے اس سے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جاوے

فائدہ: ہر گناہ سے توبہ واجب ہے پس اگر گناہ بندہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو جس کے ساتھ کسی آدمی کا حق متعلق نہیں تو اس گناہ سے توبہ کرنے کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) یہ کہ گناہ سے اسی وقت الگ ہو جاوے فوراً اس کو ترک کر دے۔

(۲) یہ کہ پہلے گناہ کئے ہوئے پر پچھتاوے اور سخت نادم ہو۔

(۳) یہ کہ آیندہ پختہ ارادہ کر لے کہ پھر کبھی یہ کام نہ کروں گا۔

اگر ان تین شرطوں میں سے ایک نہ پائی گئی تو توبہ صحیح نہ ہوگی اور اگر گناہ اس قسم کا ہو کہ اس سے کسی آدمی کا حق بھی متعلق ہے تو اس کی چار شرطیں ہیں تین یہی جو مذکور ہوئیں اور چوتھی یہ

(۴) یہ کہ جس بندہ کا حق ہے اس سے برأت حاصل کرے پس اگر مال وغیرہ ہے تو اس کو ادا کرے۔ صاحب حق کو اس کا حق واپس دے اور اگر گالی وغیرہ کی حد ہے تو اس کو اپنے پر قادر کرے اور اپنی جان اس کے سپرد کرے۔ تاکہ وہ حد جاری کرے۔ یا اس سے معاف کرا لے اور اگر غیبت وغیرہ ہے تو اس سے بخشوا لے اور سب گناہوں سے توبہ واجب ہے لیکن اگر بعض گناہوں سے توبہ کرے تو اس گناہ سے جس سے توبہ کی ہے اس کی توبہ صحیح ہوگی اور باقی گناہ اس کے سر رہینگے جن سے توبہ کرنی اس کو واجب ہے اور قرآن و حدیث کی بہت دلیلیں اور اجماع اُمت توبہ کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَتُوبُوٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ یعنی اے مومنو تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو امید ہے کہ تم فلاح پاؤگے اور اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا اِلَيْهِ۔ یعنی اپنے رب سے بخشش مانگو۔ پھر اسکی طرف توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ نے اور مقام میں فرمایا يَآ اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا تُوبُوٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۝ یعنی اے ایمان والو اللہ کی طرف خالص توبہ کرو صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ میں ایک ایک دن میں ستر ستر بار سے زیادہ اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اسکی طرف توبہ کرتا ہوں اور صحیح مسلم میں اغر بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو اللہ کیطرف توبہ کرو اور اس سے بخشش مانگو کہ میں تو ایک ایکدن میں سو سو بار توبہ کرتا ہوں (ریاض الصالحین)

اور مظلوم کی بددعا سے بچو کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں کسی نے خوب کہا ہے ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن	اجابت از در حق بہر استقبال می آید

یعنی مظلوموں کی آہ سے ڈر کیونکہ اُن کی دعا کرنیکے وقت قبولیت اللہ تعالیٰ کے دروازہ سےاُس دعا کے استقبال کو آتی ہے آگے سے آکر اس کو لے جاتی ہے، اللہ کے بندو! موت سے کوئی چارہ نہیں اگرچہ مدت دراز ہو جاوے اور زمانہ لمبا گذر جاوے۔ اور کل (قیامت) کو حشر و نشر ضرور ہونا ہے (یعنی قبروں سے نکل کر محشر کے میدان میں سب کو جانا پڑیگا اس سے چارہ نہیں) اور موت کے گھاٹ ضرور اترنا پڑیگا اور خدا کی قسم وہ بہت بڑا گھاٹ ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں فرمایا) جسدن ہم پرہیزگاروں کو جو دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے اور اسکے پیغمبروں کو سچا جانا اور ان کی پیروی کی جس کام کا انہوں نے حکم کیا اس کو بجالائے جس کام سے منع کیا اس سے باز رہے اُن کو محشور کرینگے کہ نور کی اونٹنیوں پر سوار ہو کر رحمٰن (خدائے مہربان) کے پاس جاویں گے (جوان کو اکرام کریگا اور اپنی رضا اور نعمت کے گھر (جنت) میں انکو جگہ دیگا)۔ اور مجرموں کو (جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے امر و نہی میں اُنکا خلاف کرتے تھے) انکو جہنم کی طرف ہانک کر لیجاویں گے اس حال میں کہ پیاسے ہونگے جس دن اعضا گواہ ہونگے۔

(فائدہ) صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ تو آپ ہنسے پس فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کس سبب سے ہنستا ہوں ہم لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے آپ نے فرمایا (قیامت کے دن) بندے کے اپنے رب کیساتھ بات کرنے سے ہنس رہا ہوں (بندہ) کہیگا اے میرے رب کیا تو نے ظلم سے مجھے پناہ نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ فرماویگا۔ ہاں (میں نے ظلم سے پناہ دے رکھی ہے میں کسی پر ظلم نہیں کرتا) تب بندہ کہیگا (جب یہ بات ہے، تو میں اپنے اوپر اور کسی کی شہادت نہیں جائز رکھتا مگر جو مجھ سے ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس اللہ تعالیٰ کہیگا کَفٰی بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا یعنی آج کے دن تیرا نفس ہی تجھ پر گواہ کافی ہے اور کراماً کاتبین (بزرگ فرشتے اعمال لکھنے والے) شہادت دینے والے کافی ہیں۔ آپ نے فرمایا پس اس شخص کے منہ پر مہر رکھدی جائیگی اور اس کے اعضا کو حکم ہوگا کہ بولو تو اسکا اعضا اسکے اعمال کیساتھ بولینگے (یعنی اس کے اعضا کو بولنے کی طاقت دیجاویگی اور بول کر اس کے اعمال کی سب خبر دیدیں گے) پھر اسمیں اور کلام کرنے میں تخلیہ کیا جاویگا (یعنی اس کے منہ سے مہر اٹھالی جاویگی

اور بولنے کی قدرت دی جاوے گی، تو وہ اپنے اعضاء سے کہیگا۔ تمہارے لیے دوری اور ہلاکت ہو میں تو تمہاری ہی خاطر جھگڑتا تھا جس دن اعمال تولے جاوینگے اور سب حال کھولدیئے جاوینگے اور جو فدیہ دے کر اپنی جان چھڑانا چاہیگا اس سے فدیہ نہ قبول کیا جاویگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف میں) اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلادیں گے اور تو زمین کو کھلا صاف دیکھے گا (اس میں کوئی اونچ نیچ نہ ہوگی۔ نہ کوئی مکان رہیگا نہ درخت نہ گڑھا نہ پہاڑ) اور ہم لوگوں کو (اس پر) اکٹھا کرینگے اور کسی کو ان میں سے نہ چھوڑینگے (یعنی کوئی چھوٹا بڑا وہاں سے غیر حاضر نہ ہوگا۔ سب وہاں حاضر ہونگے تو کتنی بڑی فضیحت اور رسوائی ہے گناہ کرنے والے کی حالانکہ اس کا رب اس کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ جب صبح یا شام کو گناہ کی طرف جاتا ہے (اول اُسکا گناہ، ایک کتاب (نامہ اعمال) میں لکھ لیا جاتا ہے پھر کل کو قیامت کے دن وہاں پیش کیا جائیگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورہ کہف میں فرمایا ہے) اور رکھدی جاویگی کتاب (نامۂ اعمال) پس تو دیکھے گا گناہگاروں کو ڈرنیوالے اس چیز سے جو اس میں لکھا ہے اور کہیں گے اے افسوس ہم پر اس کتاب (نامۂ اعمال) کو کیا ہو گیا کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی بات کو مگر اسکو شمار کر رکھا ہے اور جو عمل انہوں نے کیا تھا سب کو وہاں حاضر پائینگے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا اور کیا نادانی ہے اس شخص کی جس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کل قیامت کے دن اس کا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جاویگا یا بائیں میں (پھر وہ) کیونکر بیبی بچوں اور مال کیساتھ لذت پکڑ سکتا ہے کہ مال کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں اسراف کیساتھ خرچ کرتا ہے (فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسی سورہ کہف میں) اور پیش کئے جاوینگے اپنے رب کے سامنے صفیں بنا کر (ہر عمل والا اپنے ہمجنس کیساتھ کیا جاویگا۔ نیک نیکوں کیساتھ بد بدوں کے ساتھ اور منکرین معاد کو ڈانٹ بتا کر توبیخ کے طور پر کہا جاویگا) اب تو تم ہمارے پاس اسی طرح حاضر ہو گئے جیسے ہم نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا (اور ننگے بے ختنہ برہنہ پا) بلکہ تمہارا تو خیال تھا کہ ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ گاہ نہ بناوینگے (تمہارا تو اعتقاد تھا کہ قیامت نہیں ہوگی نہ رب کے سامنے حاضر ہونا پڑیگا) پس اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو۔ سعادتمند وہی ہے جو اپنے رب سے ڈرا اور ہدایت پائی (سیدھے راستہ پر چلا) اور بدبخت وہ ہے جس نے سرکشی کی اور حد سے بڑھا (اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں فرمایا) اور پکڑ

شہر کی پیداوار اچھی اگتی ہے اور جو شہر خبیث ہے۔ جس کی مٹی خراب ہے اس کی پیداوار نہیں نکلتی مگر دشواری سے۔

(فائدہ) یہ اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کی مثال فرمائی ہے مومن تو عمدہ زمین کی مثل ہے جس کی پیداوار عمدہ پیدا ہوتی ہے اس سے خلق اللہ کو نفع پہنچتا ہے اسی طرح مومن سے اچھے اعمال سرزد ہوتے ہیں خلق اللہ کو اس سے آرام پہنچتا ہے۔ لوگوں کو اچھے اعمال کی ترغیب دیتا ہے اور کافر ناقص زمین کی مثل ہے جس سے اوّل تو کچھ پیدا نہیں ہوتا اگر کچھ پیدا ہو بھی تو خراب مضر چیز پیدا ہوتی ہے ایسے ہی کافر سے برے اعمال سرزد ہوتے ہیں لوگوں کو اس کے اعمال سے ضرر پہنچتا ہے اوروں کو بھی بداعمال کی تلقین کرتا ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں پس قسم ہے تیرے رب کی ضرور ہم اٹھائیں گے ان (منکرین قیامت) کو اور شیطانوں کو (یعنی ہر ایک کو اس کے قرین شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑے ہوئے محشر میں لائیں گے) پھر ان کو جہنم کے گرد حاضر کریں گے اس حال میں کہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے پھر ہم ہر گروہ سے اس شخص کو کھینچ نکالیں گے جو رحمٰن (خدائے مہربان) پر جرأت اور سرکشی میں بڑھا ہوا ہوگا۔ پھر ہم کو خوب معلوم ہیں وہ لوگ جو انہیں داخل ہونے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں سے کوئی نہیں مگر جہنم میں وارد ہونے والا ہے۔ یہ تیرے رب پر لازم ہے فیصلہ کیا ہوا پھر ہم اس سے نجات دیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے تقویٰ کیا اور ظالموں کو (نافرمانوں منکروں کو) اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔

(فائدہ) یہ جو فرمایا تم میں سے کوئی نہیں مگر جہنم میں وارد ہونے والا ہے اس کی تفسیر یہ ہے کہ محشر میں پلصراط جہنم کی پشت پر رکھی جاوے گی وہ تلوار کی طرح تیز ہوگی اس پر سب کو گزرنا ہوگا کچھ لوگ تو بجلی کی طرح گذر جائیں گے بعض ہوا کی طرح بعض عمدہ گھوڑے کی طرح بعض تیز چارپایوں کی طرح اپنے اپنے اعمال کے مطابق گذرتے جائیں گے پھر جب سب لوگ پلصراط پر سے جاچکیں گے اور جن کافروں اور گناہگاروں کو اپنے اپنے درجے کے مطابق دوزخ میں گرنا ہوگا گر چکیں گے تو فرشتے اور نبیین اور مومن گنہگاروں کی شفاعت کریں گے بہت سے لوگوں کو اہل ایمان میں سے جہنم سے نکالیں گے اس حال میں کہ آگ نے ان کو کھا لیا یعنی جلا دیا ہوگا مگر ان کے چہروں

کے دائرہ کو جو سجود کی جگہ ہے اس کو آگ نہ کھائے گی اسی سے ایسا نمازی لوگ بڑی پہچانوں سے پہچانے جائینگے اس سے معلوم ہوا نماز ایسا عمل ہے کہ اسی کی بدولت گنہگار بھی دوزخ میں گرنیکے بعد نکالے جاسکیں گے، جتنا جتنا کسی کے دل میں ایمان ہوگا اسی کے مطابق نکالے جائیں گے اول انکو نکالیں گے جن کے دلمیں ایمان بقدر دینار کے ہوگا پھر جو اس سے کم بھی ہوگا اسی طرح درجہ بدرجہ ایمان کی برکت سے نکالے جائیں گے حتیٰ کہ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا وہ بھی نکال لیا جاوے گا پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نکالیگا جنہوں نے صرف لآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا ہوگا اُسنے کوئی نیک عمل نہ کیا ہو اور جہنم میں وہی رہیگا جس کے دل میں مطلق ایمان نہ ہوگا یہ صحیح حدیثوں کا مضمون ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ہم ان لوگوں کو نجات دینگے جنہوں نے تقویٰ کیا اور ظالموں یعنی منکروں کافروں کو اسی میں گرا ہوا چھوڑ دینگے وہی لوگ ہمیشہ آگ میں رہینگے (تفسیر ابن کثیر)

نظم

بکثرت پڑھ دلا استغفراللہ — کہ ہے مغز دعا استغفراللہ
رسول پاک خود معصوم سو بار — پڑھا کرتے سدا استغفراللہ
نماز صبح کو پڑھ کر کے سو بار — پڑھا کر جی لگا استغفراللہ
نماز فرض سے جب ہو تو فارغ — تو پڑھ سہ مرتبہ استغفراللہ
تہجد پڑھ کے ہر شب کو پڑھا کر — بصد آہ و بکا استغفراللہ
گناہ عاصی کے مٹتے ہیں اسی دم — جبھی اس نے کہا استغفراللہ
مس عصیاں کے حق میں اے گنہگار — سمجھ لے کیمیا استغفراللہ
برائے عاصیاں بہر ہراساں — وسیلہ ہے بڑا استغفراللہ
ضرور ابلیس بھی بخشا ہی جاتا — جو کہتا بے حیا استغفراللہ
ہوا تھا غرق فرعون اس سبب سے — کہ بھول اس کو گیا استغفراللہ
نہیں قارون بھی دھنتا زمیں میں — اگر وہ بولتا استغفراللہ
جو چاہے دائم مشکل سے رہائی — پڑھے صبح و مسا استغفراللہ
مریض ناتواں سے جا کے بولو — کہ ہے تیری دوا استغفراللہ

خدا افلاس سے بخشے رہائی — پڑھے گر بے نوا استغفر اللہ
گرے جب خلد سے آدم زمیں پر — پکارا سالہا استغفر اللہ
کئے ہم نے ستم جانوں پہ اپنی — کہ گندم کھالیا استغفر اللہ
خداوندا ہمیں اپنے عمل کی — ملی پوری سزا استغفر اللہ
خطاب بخشندہ سے ہوئی کہ ہم نے — کری توبہ پڑھا استغفر اللہ
پڑے جب پیٹ میں مچھلی کے یونسؑ — کیا رو رو ندا استغفر اللہ
تو یارب پاک ہے معبود میرا — کیا میں نے جفا استغفر اللہ
وہیں ان صاحبان غم کے حق میں — ہوا مشکل کشا استغفر اللہ
غرض اکسیر ہے کل حاجتوں میں — بقول مصطفیٰؐ استغفر اللہ
قیامت میں ہمارا ہو کے شافع — خطا بخشائے گا استغفر اللہ
خدا ہوتا ہے اس عاصی سے بیزار — نہیں جس نے پڑھا استغفر اللہ
شقی ہے وہ جو استغفار چھوڑے — پڑھے صالح سدا استغفر اللہ
مجھے اس نفس نے بہکا کے یارب — بنایا بے حیا استغفر اللہ
گناہ سے دفتر اعمال اپنا — مرا اب بھر گیا استغفر اللہ
پکاروں ہوں بصد آہ و فغاں سے — تیرے در پہ پڑا استغفر اللہ
تمنا ہے کہ مسلم اس جہاں سے — چلے کہتا ہوا استغفر اللہ

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۱ کے ساتھ لکھا گیا)

ربیع الثانی کے پہلے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر (۱۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ ○ اَلَّذِیْ لَا تُحْصٰی اَدِلَّۃُ وَحْدَانِیَّتِہٖ وَلَا تُعَدُّ ○ جَلَّ عَنْ شَرِیْکٍ وَانْفِرَادِہٖ ○ وَتَقَدَّسَ عَنِ الصَّاحِبَۃِ وَالْوَالِدِ وَالْوَلَدِ ○ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ حَمْدًا یَّفُوْقُ الْعَدَدَ ○ وَاَشْکُرُہٗ وَالشُّکْرُ یَحْفَظُ نِعْمَۃً

اَوْثَقُ الْوَثَائِقِ وَاَقْوَى الْعُدَدِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ مَنْ كَفَرَ بِهٖ وَجَحَدَ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اَشْرَفُ مُرْسَلٍ وَّاَكْرَمُ مَنْ وَّلَدَ ○ اَلْمَخْصُوْصُ بِعُلُوِّ الرُّتْبَةِ
وَالْقَوْلِ الْاَسَدِّ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ ○ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ اِلٰى سُنَّتِهٖ اسْتَنَدَ ○ (اَمَّا بَعْدُ) فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَتَاَهَّبُوْا لِيَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ ○ ابْنَ اٰدَمَ يَا مَنْ عَلَيْهِ نُذُرُ
الْمَوْتِ تَدُوْرُ ○ وَهُوَ مُسْتَاْنِسٌ فِى الْمَنَازِلِ وَالدُّوْرِ ○ لَا بُدَّ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ
الْحَلَّاتِ وَالْقُصُوْرِ ○ وَلَا مَحِيْدَ مِنَ الرَّحِيْلِ اِلٰى دَارِ الْقُبُوْرِ ○ غَرَّكَ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ بِفُنُوْنِ الْخِدَاعِ وَالْغُرُوْرِ ○ لَوْ تَفَكَّرْتَ فِى الْقَبْرِ الْمَحْفُوْرِ ○ وَمَا فِيْهِ مِنَ
الدَّوَاهِىْ وَالْاُمُوْرِ ○ لَوْ تَفَكَّرْتَ فِى الْكِتَابِ الْمَسْطُوْرِ ○ لَوْ تَصَوَّرْتَ النَّفْخَ فِى الصُّوْرِ ○
وَانْتِشَارَ الْخَلَائِقِ مِنَ الْقُبُوْرِ ○ وَذٰلِكَ الْمَجْمَعِ الْعَظِيْمِ وَالْحُضُوْرِ ○ وَالسَّمَآءُ تَنْفَطِرُ
وَتَتَغَيَّرُ ○ وَتَنْتَثِرُ الْكَوَاكِبُ وَالنُّجُوْمُ تَنْكَدِرُ ○ وَالْجِبَالُ تُهَالُ اِنْهِيَالَ الْكَثِيْبِ الْمَنْثُوْرِ ○
وَالشَّمْسُ كَاسِفَةٌ وَّالْقَمَرُ ذَاهِبُ النُّوْرِ ○ وَاتَّقٰى اَهْلُ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِيْنَ لِاَمْرٍ
مَقْدُوْرٍ ○ وَغَضِبَ الرَّبُّ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ
مِثْلَهٗ ○ وَمُدَّ الصِّرَاطُ وَلَا بُدَّ مِنْ عُبُوْرٍ ○ وَاَنْتَ مُتَحَيِّرٌ فِى الْاُمُوْرِ ○ تَبْكِىْ عَلٰى
مُخَالَفَةِ الْمَاْمُوْرِ ○ وَتَعْتَذِرُ وَلَسْتَ بِمَعْذُوْرٍ ○ سَتَمُوْتُوْنَ بَعْدَ السُّرُوْرِ ○ وَتُحَاسَبُ
عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ○ وَالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ ○ وَتَرٰى مَا فَعَلْتَهٗ مِنْ حَسَنٍ اَوْ فُجُوْرٍ ○
وَيَعْلُوْكَ مِنْ حَسَرَاتٍ اَثْقَلُ مِنْ جِبَالِ الطُّوْرِ ○ اِذْ وُفِّيَتِ الْاُجُوْرُ ○ وَنَجَا الْمُخْلِصُوْنَ ○
وَهَلَكَ اَهْلُ الزُّوْرِ ○ فَانْتَبِهْ لِنَفْسِكَ يَا مَغْرُوْرُ ○ وَعَاصِ الْهَوٰى عَشُوْرًا ○ وَارْفُضِ
الْقَلِيْلَةَ الْفَانِيَةَ لِتِجَارَةٍ لَّنْ تَبُوْرَ ○ وَاغْتَنِمِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ قَبْلَ اَنْ تُصْبِحَ وَاَنْتَ
فِىْ قَبْضَةِ الْمَوْتِ مَاْسُوْرٌ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ وَيَوْمَ
يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ○ بَارَكَ اللّٰهُ لِىْ وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ

الْعَظِيمِ ○ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ○ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ○

وعظ نمبر ۱۷

مابعد موت کے حالات میں فکر کرنے کے بیان میں

حاضرین: اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو اپنی عاقبت سنوارنے کی توفیق دے (آمین) (امابعد) اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو اور بعث و نشور (قبروں سے اٹھنے) اور میدان محشر میں چل جانے کے دن کیلئے سامان زاد اور توشہ بہم پہنچاؤ۔ اے ابن آدم۔ اے وہ شخص جس پر موت کی خبر دینے والے چکر لگا رہے ہیں یعنی شب و روز ایسے واقعات پیش آرہے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ موت یقیناً آنیوالی ہے، اور وہ اپنی منزلوں میں اور گھروں میں دل لگائے ہوئے ہیں۔ (چین سے اپنے گھروں میں بیٹھکر بیٹھتا ہے) ضرور ایک دن آنیوالا ہے کہ تجھے ان محلوں اور عالیشان مکانوں سے نکلنا پڑے گا۔ اور دار قبور (شہر خموشاں) کی طرف کوچ کرکے جانے بجز نہیں۔ (شاید) شیطان دھوکے باز نے تجھے طرح طرح کے فریبوں اور دھوکے بازیوں سے اللہ کے ساتھ دھوکہ دے رکھا ہے (مثلاً کبھی کہتا ہے اللہ غفور رحیم ہے وہ تمہیں کیوں عذاب کریگا کبھی کہتا ہے ابھی تم بچے ہو اب تو عیش کر لو پھر توبہ کر لینا بعضوں کو یوں وسوسہ ڈالتا ہے کہ خالق کوئی ہے ہی نہیں جہان اپنے آپ ہو گیا کسی کو کہتا ہے قیامت نہیں ہوگی صرف انتظام کیلئے یہ باتیں بنائی گئی ہیں۔ غرض جیسا موقع و محل دیکھتا ہے ویسا ہی فریب کرتا ہے) کاش تو فکر کرتا اپنے نامہ اعمال میں جس میں فرشتے تیرے اعمال لکھتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ق میں إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ○ یعنی جو وقت لے لیتے ہیں دو لینے والے داہنے اور بائیں بیٹھنے والے یعنی ایک فرشتہ دائیں بیٹھا ہے اور ایک بائیں۔ دائیں والا فرشتہ نیکی لکھتا ہے اور بائیں والا بدی اور گناہ لکھتا ہے احنف بن قیس نے کہا داہنے والا فرشتہ یعنی جو نیکیاں لکھنے پر لگا ہے وہ بائیں والے فرشتہ پر امیر اور حاکم ہے تو جب بندہ گناہ کرتا ہے تو دائیں والا فرشتہ بائیں والے کو کہتا ہے ٹھیر جاؤ پھر اگر بندہ توبہ استغفار کر لے تو اسکو لکھنے سے منع کر دیتا ہے اور اگر بندہ باز نہ آئے توبہ

استغفار نہ کرے تو لکھ لیتا ہے انسان کوئی لفظ نہیں بولتا مگر اس کے پاس نگہبان ہے تیار جو بات
کہتا ہے جو کام کرتا ہے فوراً اس کو لکھ لیتے ہیں۔ آیت میں ذکر لفظ کا ہے یعنی جو بات بولتا ہے فرشتہ
اُسے لکھ لیتا ہے اور فعل اور کام کا لکھ لینا اس سے بطریق اولیٰ ثابت ہوتا ہے اور ہر بات کے
لکھنے میں علماء کے دو قول ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جس بات کے ساتھ
ثواب یا عذاب متعلق ہے وہ لکھتے ہیں اور امام حسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قتادہ رحمتہ اللہ تعالیٰ
علیہ سے منقول ہے کہ ہر کلمہ جو انسان کی زبان سے نکلتا ہے سب لکھ لیتے ہیں اور ظاہر آیت سے
یہی معلوم ہوتا ہے اور علی بن ابی طلحہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ اول تو ہر بات لکھ لیتے
ہیں یہانتک کہ آدمی کا قول لینے کھایا پیا آیا گیا وغیرہ پھر جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اسکا وہ قول عمل
پیش کیا جاتا ہے جو خیر و شر کی قسم سے ہے یعنی جس قول و عمل سے ثواب و عذاب متعلق ہوتا ہے وہ برقرار رکھا
جاتا ہے اور باقی حذف کر دیا جاتا ہے۔ یعنی جس قول و عمل سے ثواب و عذاب متعلق
نہیں وہ مٹا دیا جاتا ہے اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے قول سے یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ
یُثْبِتُ یعنی اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت و برقرار رکھتا ہے۔
امام حسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا اے ابن
آدم تیرے لئے دفتر اعمال پھیلایا گیا ہے اور تیرے ساتھ دو بزرگ فرشتے متوکل کئے گئے ہیں
ایک تیرے دائیں ہے دوسرا بائیں۔ دائیں والا تیری نیکیاں محفوظ رکھتا ہے یعنی لکھ لیتا
ہے کہ تجھ پر رحمت ہو اور بائیں والا تیری برائیاں محفوظ رکھتا ہے بس اب تجھے اختیار ہے جو چاہے
کر نیکی بدی زیادہ کر یا کم کر یہانتک کہ جب تو مر جائیگا تو وہ صحیفہ دفتر اعمال تہ کر کے لپیٹ کر
تیرے گلے میں ڈال دیا جاوے گا اور قبر میں تیرے ساتھ ہوگا اور قیامت کے دن جب تو قبر
سے نکلیگا اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا
یعنی ہم نے ہر انسان کا اُڑنے والا (اعمالنامہ) اس کی گردن میں لازم کر دیا اور قیامت
کے دن اس کے لئے ایک کتاب نکالیں گے جس کو وہ کھلا ہوا پائیگا یعنی ہر ایک کے عمل ایک
کتاب میں لکھے ہوئے محفوظ ہیں اور قیامت کے دن ہر ایک کا اپنا اپنا اعمالنامہ مل جائیگا جیسا ہی

کے تمام عمر کے اعمال اول سے آخر تک لکھے ہونگے اگر نیک سعادتمند ہوگا تو داہنے ہاتھ میں ملیگا اور اگر شقی بدبخت و بدکار ہوگا تو اس کے بائیں ہاتھ میں ملیگا جس کو ہر خواندہ و ناخواندہ پڑھ لیگا اور کہا جاویگا اپنی کتاب کو خود ہی پڑھ لے آج تجھ پر تیرا نفس ہی حساب لینے والا کافی ہے اس سے بڑھ کر عدل و انصاف کیا ہو سکتا ہے کہ خود عمل کرنیوالے کو حساب کی پڑتال کرنیوالا بنا دیا (تفسیر ابن کثیر)

کاش! تو قبر کے کھودے ہوئے گڑھے میں فکر کرتا اور جو بڑے بڑے امور اور آفتیں اس میں ہیں ان میں تفکر کرتا۔ صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے پھرتے ہیں ابھی اُن کے جوتوں کی کھسکھساہٹ سنتا ہے کہ دو فرشتے (منکر و نکیر) اسکو بٹھا دیتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بتا کر کہتے ہیں اس شخص کے بارہ میں تو کیا اعتقاد رکھتا تھا پس جو مومن ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں شہادت دیتا ہوں (پختہ اعتقاد سے کہتا ہوں) وہ اللہ کے بندہ اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں تو اس کو کہا جاتا ہے دوزخ میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ (یعنی اگر تو یہ شہادت نہ دیتا مومن نہ ہوتا تو تجھے یہ جگہ ملتی) جس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ بدل دی (یعنی اب جب تو نے صحیح جواب دیا اور مومن ثابت ہوا تو تجھے اس دوزخ والے گھر کے بدلے میں جنت سے اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ عنایت کی) تو وہ ان دونوں جگہوں کو دیکھ لیتا ہے لیکن جو منافق اور کافر ہوتا ہے اس کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بتا کر کہا جاتا ہے اس شخص کے حق میں تو کیا کہتا تھا اور اس کی نسبت تیرا کیا اعتقاد تھا۔ وہ کہتا ہے اب تو میں نہیں جانتا جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی وہی کہتا تھا۔ تو اسے کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا نہ تو نے پڑھا اور لوہے کے ہتھوڑوں سے اسکو ایسی ضرب ماری جاتی ہے کہ وہ چلا کر فریاد کرتا ہے جس کو اردگرد کی سب چیزیں سوا جن و بشر کے سن لیتی ہیں۔

کاش! تو لکھی ہوئی کتاب (دفتر اعمال) میں غور کرتا۔ کاش تو نفخ صور (قرنا کے پھونکے جانے) کو تصور کرتا۔

(فائدہ) جامع ترمذی میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں کس طرح خوش ہوں۔ حالانکہ صاحب صور (حضرت اسرافیل علیہ السلام) صور کو منہ میں لیے کان لگائے پیشانی کو جھکائے ہوئے منتظر ہیں کہ کب صور پھونکنے کا حکم دیا جاوے تو تعمیل کریں صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں (یعنی اس دہشت سے بچنے کیلئے

کیا عمل کرنا چاہیئے، فرمایا کہو۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ہ یعنی اللہ ہم کو کافی ہے اور اچھا کارساز ہے، اور کاش تو قبروں سے خلقت کے نکلکر پھیل جانیکو اور اس بڑے مجمع اور حضور کو تصور کرتا ہے

(فائدہ) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلْقَارِعَۃُ مَا الْقَارِعَۃُ ہ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الْقَارِعَۃُ ہ یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ہ یعنی قیامت کیا ہے قیامت اور کس چیز نے تجھے جتلایا کیا ہے قیامت جس دن ہونگے لوگ جیسے پروانے بکھرے ہوئے یعنی اس دن لوگوں کی حالت پریشانی اور اضطراب اور بدحواسی اور حیرت میں ایسی ہوگی جیسے آگ یا چراغ کے ارد گرد پروانے بدحواس پھرتے ہیں۔

(اس دن) آسمان پھٹ جاوینگے اور بدل جاوینگے اور ستارے جھڑ پڑیں گے۔ اور بے نور ہو جاوینگے اور پہاڑ بھر بھرے ریتے کے ٹیلے کیطرح خاک ہو کر گر جاوینگے اور سورج کو گہن لگ جاویگا اور چاند کی روشنی جاتی رہے گی اور آسمان کے سکان اور زمین کے باشندے ایک ایسے امر کیلئے مل جاوینگے جو پہلے سے تجویز کیا ہوا ہے اور (اسدن) رب تعالیٰ شانہ ایسا غضبناک ہوگا کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد کبھی ایسا غضبناک ہوگا اور پلصراط دوزخ کی پشت پر پھیلا دی جاوے گی اور اس پر گذرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اور تو اے انسان اپنے کام میں حیران ہوگا اور جو تجھے حکم ہوا تھا اس کے خلاف کرنے پر روتا ہوگا۔ اور تو عذر کریگا اور واقع میں تو معذور نہیں اور خوشی کے بعد تو غمناک ہوگا۔ چھوٹے اور بڑے کام پر اور تھوڑے اور بہت پر حساب لیا جاویگا اور جو کچھ تو نے نیکی اور بدکاری کی ہے اس کو تو دیکھ لیگا اور اتنی حسرتیں تجھ پر چڑھ جاویں گی جو کہ طور دھر سبز پہاڑوں سے بھی بوجھل ہیں جب پورے پورے اجر دیئے جاوینگے اور اخلاص والے لوگ نجات پاوینگے اور جھوٹ والے اور دکھاوے والے ہلاک ہو جاوینگے پس اے دھوکہ میں پڑے ہوئے انسان اپنے نفس کے بچاؤ کیلئے خواب غفلت سے بیدار ہو جا اور خواہش نفسانی کی نافرمانی کر کیونکہ خواہش نفسانی پھسلانیوالی چیز ہے اور اس دنیا قلیل فنا ہونیوالی کو چھوڑ دے ترک کر دے اس تجارت کیلئے جو کبھی تباہ نہ ہوگی اور عمل صالح کو غنیمت سمجھ اسوقت سے پہلے کہ تو صبح کو اٹھے گا اس حال میں کہ تو موت کے پنجے میں گرفتار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ یونس میں لوگوں کو قیامت کے قائم ہونے اور قبروں سے نکل کر میدان

محشر میں حاضر ہونگے یاد دلاتے ہوئے فرمایا۔ اور جس دن اللہ ان کو حشر کریگا۔ اس دن ان کا یہ خیال ہوگا گویا وہ قبروں میں عالم برزخ میں، نہیں ٹھیرے مگر ایک ساعت دن میں آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہونگے۔ باپ بیٹا ایک دوسرے کو اور سب رشتہ دار آپس میں ایکدوسرے کو پہچانتے ہونگے جیسے دنیا میں پہچانتے تھے لیکن اپنے اپنے حال میں مشغول اور مستغرق ہونگے بیشک ٹوٹا پایا ان لوگوں نے جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور وہ ہدایت پر نہ تھے (کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو خسارے میں ڈالا اور اس سے بڑا کوئی خسارہ نہیں کہ آدمی کو اپنے دوستوں سے جدا کر دیا جاوے۔

نظم

حشر کا دن اے عزیزو جب عیاں ہو جائیگا
نقش صبح و شام کا یکسر نہاں ہو جائیگا

رونا اک ایسا دراز ہوگا جیسے لاکھوں
ماہ کیا برسوں کی مدت سے کلاں ہو جائیگا

حکم نفخ صور کا تب ہوگا اسرافیل کو
مرتعش ہیبت سے اکدم میں جہاں ہو جائیگا

کانپ اٹھیگی پہلے نفخ صور سے یکسر زمین
معدن سیماب سا دریا طپاں ہو جائیگا

آئیگا پھر زلزلہ ایسا زمین پر ہولناک
پارہ پارہ جس سے ہر جزو جہاں ہو جائیگا

منہدم ہونگی جو محکم ہیں عمارات جہاں
کارخانہ سب جہاں کا بے نشان ہو جائیگا

اڑ چلیں گے کوہ اپنی جائے مثل کاہ سب
منتشر مانند خاکستر جہاں ہو جائیگا

ہر بلند و پست کی ہموار ہووے گی بنا
ٹوٹ کر یکساں زمیں کا ہر مکاں ہو جائیگا

منہدم بنیاد ہر اک گھر کی پھر ہو جائیگی
جو مکان دلچسپ ہے اُلّو کا مکاں ہو جائیگا

چہچہے بھولیگی بلبل رنگ گل اُڑ جائیگا
نوبہار دہر پامال خزاں ہو جائیگا

یہ زمین و آسماں ہونگے تہ و بالا بہم
حشر ہووے گا بپا شور و فغاں ہو جائیگا

کشتہ جب باد فنا سے ہوگا ہستی کا چراغ
دم میں اک ظلمت کدہ سارا جہاں ہو جائیگا

ہو وینگے تارے شرارے مہر ماہ آتش کی لو
آسماں جب ٹوٹ کر مثل دخاں ہو جائیگا

چل نہیں سکتا ہے لڑکا رحم مادر سے نکل
مردہ جی اٹھتے ہی مرقد سے رواں ہو جائیگا

ہوئیگا ہر شخص اپنی صورت اصلی پہ واں
جس کی جو صورت تھی وہ نقشہ عیاں ہو جائیگا

پیر ہوگئے پیر اور اطفال طفلوں کی طرح	جو مرا ہوگا جواں پیدا جواں ہوجائیگا
جسم و صورت ہو وہی لیکن نہ ہو وضع قدیم	پیکر عریاں ہی ہر انس و جاں ہوجائیگا
ہو نہ واں تو اور کہن اور نے قبائے زرنگار	رخت عریانی سے بس جامہ وہاں ہوجائیگا
ہو نہ تمییز خواص و عام اُس دن دہر میں	کیا گدا کیا شاہ سب یکساں وہاں ہوجائیگا
ہوں برہنت و ریش سے پیر و جواں سدم بری	سادگی کا نقش چہروں پر عیاں ہوجائیگا

دوسری سہ ماہی کا خطبہ ثانیہ (۳)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا (اَمَّا بَعْدُ) فَاِنِّیْ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالْمُوَاظَبَۃِ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ۔ اَلَا خَیْرُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ۔ وَاَحْسَنُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاھْتَدٰی وَمَنْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰی۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ اَللّٰھُمَّ اَمْطِرْ شَآبِیْبَ رَحْمَتِکَ وَرِضْوَانِکَ عَلَی السَّابِقِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ خُصُوْصًا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغَارِ ۝ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۝ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ قَامِعِ اَسَاسِ الْکُفَّارِ ۝ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۝ وَعُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ کَامِلِ الْحَیَاءِ وَالْوَقَارِ ۝ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۝ وَعَلِیِّ بْنِ الْمُرْتَضٰی اَسَدِ اللّٰہِ الْجَبَّارِ ۝ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَعَلٰی سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْاِمَامَیْنِ الْهُمَامَیْنِ ۝ اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَیْنِ ۝ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَعَلٰی اُمِّهِمَا سَیِّدَةِ النِّسَآءِ ۝ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ ۝ رَضِیَ اللهُ تعالٰی عنها ۝ وَعَلٰی عَمَّیْهِ الْمُکَرَّمَیْنِ بَیْنَ النَّاسِ ۝ اَبِیْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ۝ رَضِیَ اللهُ تعالٰی عنهما ۝ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللهِ ۝ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِنُصْرَةِ السُّلْطَانِ الْاِمَامِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ خَلَّدَ اللهُ سُلْطَنَتَهٗ وَمُلْکَهٗ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْهُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ۝ وَاجْعَلْ اٰخِرَتَنَا وَاٰخِرَتَهٗ خَیْرًا مِّنَ الْاُوْلٰی ۝ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ ۝ وَاَذِلَّ الشِّرْكَ وَالْمُشْرِکِیْنَ ۝ وَدَمِّرْ اَعْدَآءَ الدِّیْنِ ۝ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۝ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۝ عِبَادَ اللهِ رَحِمَکُمُ اللهُ اِنَّ اللهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ اُذْکُرُوا اللهَ الْعَظِیْمَ الْجَلِیْلَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللهِ اَکْبَرُ ۭ وَاللهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

خطبہ نمبر ۱۷

ربیع الثانی کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اولے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَقَدْ اَتٰی عَلَیْهِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ۝ فَسَوّٰىهُ وَعَدَلَهٗ وَعَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ فَضَّلَهٗ وَجَعَلَهٗ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝ ثُمَّ هَدٰىهُ السَّبِیْلَ وَنَصَبَ لَهُ الدَّلِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا ۝ اَمَّا الْکَافِرُوْنَ فَاَعْتَدَ لَهُمْ سَلٰسِلَا وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا ۝ یُعَذَّبُوْنَ بِاَصْنَافِ الْعَذَابِ یُنَادُوْنَ وَیْلًا وَّیَدْعُوْنَ ثُبُوْرًا ۝ وَاَمَّا الشَّاکِرُوْنَ فَنَعَّمَهُمْ وَکَرَّمَهُمْ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا کَانَ لَکُمْ جَزَآءً وَّکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ۝ فَسُبْحَانَ مَنْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ عَلِیْمًا قَدِیْرًا ۝ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بَعَثَہٗ بَیْنَ یَدَیِ
السَّاعَۃِ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۝ وَاٰتَاہُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَمَنَابِعَ الْحِکَمِ وَوَعَدَہٗ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَّجَعَلَہٗ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ (اَمَّا بَعْدُ) فَاِنِّیْ اُوْصِیْکُمْ وَنَفْسِیْ اَوَّلًا
بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاُحَذِّرُکُمْ یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ۝ یَوْمَ تُبْلٰی کُلُّ نَفْسٍ وَّلَا تُقْبَلُ مِنْہَا
شَفَاعَۃٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْہَا عَدْلٌ وَّلَا تَجِدُ نَصِیْرًا ۝ یَوْمَ یَنْدَمُ الْاِنْسَانُ وَلَا یَنْفَعُہُ
النَّدَمُ وَیَطْلُبُ الْعَوْدَ اِلَی الدُّنْیَا وَھَیْہَاتَ اَنْ یَّعُوْدَ وَیُخْرَجُ لَہٗ کِتَابٌ یَّلْقَاہُ
مَنْشُوْرًا ۝ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَنْ اَصْبَحَ عَلَی الدُّنْیَا حَزِیْنًا لَّمْ یَزْدَدْ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا بُعْدًا وَّفِی الدُّنْیَا
اِلَّا کَدًّا وَّفِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا جُہْدًا وَّلَمْ یَزَلْ مَمْقُوْتًا مَّھْجُوْرًا ۝ یَا ابْنَ اٰدَمَ تُرْزَقُ
فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَّالْحَرِیْصُ مَحْرُوْمٌ وَّالْاِسْتِقْصَاءُ شُوْمٌ وَّالْاَجَلُ مَحْتُوْمٌ وَّ
قَدْ فَازَ مَنْ لَّمْ یَحْمِلْ مِنَ الظُّلْمِ نَقِیْرًا ۝ یَا ابْنَ اٰدَمَ خَیْرُ الْحِکْمَۃِ خَشْیَۃُ اللّٰہِ
وَخَیْرُ الْغِنٰی غِنَی الْقَلْبِ وَخَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی وَخَیْرُ مَا اُعْطِیْتُمُ الْعَافِیَۃُ وَکَانَ رَبُّکَ
قَدِیْرًا ۝ وَخَیْرُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ وَاَحْسَنُ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُہَا ۔ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَہْدَ لَہٗ وَکَفٰی
بِرَبِّکَ بِذُنُوْبِ عِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ مَنْ
کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَۃَ عَجَّلْنَا لَہٗ فِیْہَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَہٗ جَہَنَّمَ یَصْلٰہَا
مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ وَسَعٰی لَہَا سَعْیَہَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ
کَانَ سَعْیُہُمْ مَّشْکُوْرًا ۝ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَامْحُ عُیُوْبَنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا
وَکُنْ لَّنَا مُعِیْنًا وَّظَہِیْرًا ۝ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا وَاشْفِ عَاھَاتِنَا وَاَدِّ دُیُوْنَنَا
وَکَفٰی بِکَ مُجِیْبًا قَرِیْبًا عَلِیْمًا خَبِیْرًا ۝ بَارَکَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝
وَنَفَعَنِیْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

وعظ نمبر ۱۷ عام نصائح میں

سب تعریف اللہ کیلئے جسنے پیدا کیا انسان کو اور گذر چکا ہے اس پر بڑا وقت زمانہ سے

کہ نہ تھا وہ کوئی چیز قابل ذکر یعنی اس کی حقارت اور ضعف کی وجہ سے کوئی اس کا نام تک نہ لیتا تھا کہیں چرچا نہ تھا کہ انسان بھی کوئی چیز ہے۔ اس لئے کہ انسان سب حیوانات کے بعد پیدا کیا گیا۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بعد عدم کے پیدا کیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کو درست کیا اور ٹھیک بنایا یعنی اسکے اعضا درست اور موزوں کئے۔ اور اس کا قد معتدل اور سیدھا بنایا اور اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر اُس کو فضیلت دی اور کیا اس کو سنتا دیکھتا یعنی انسان کو خوبصورت بنایا اپنے ہاتھوں سے کھاتا پیتا ہے بخلاف اور حیوانات کے جو منہ سے کھاتے ہیں یعنی جہاں ان کے کھانے کی چیز ہو منہ جھکا کر وہیں سے کھاتے ہیں۔ یہ نہیں کر سکتے کہ سر او نچا رکھ کر ہاتھ کیساتھ کھانے کی چیز اٹھا کر منہ میں ڈالیں اسی معنی کو شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے نظم میں فرمایا۔

بہایم برو اندر افتادہ خوار	تو ہمچوں الف بر قدمہا سوار
نگوں کردہ ایشاں سر از بہر خور	تو آری بعزت خورش پیش سر
نزیبد ترا باچنیں سروری	کہ سر جز بطاعت فرو آوری

یعنی چارپائے منہ کے بل خوار اور ذلیل ہو کر گرے ہوئے جھکے جھکے چلتے پھرتے ہیں اور تیرا قد الف کی طرح سیدھا اور تو اپنے قدموں پر سوار ہے! انہوں نے (چارپایوں) نے کھانے کیلئے سر جھکایا ہوا ہے اور گھانس پھونس پر اوندھے گرے ہوئے کھاتے ہیں اور تو عزت کیساتھ اپنی خوراک ہاتھ سے اٹھا کر سر کے آگے لاتا ہے (اب جب تجھے خدا تعالیٰ نے یہ سرواری دی ہے۔ مناسب نہیں اور تیرے شان کے شایاں نہیں کہ اس معزز سر کو سوائے خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کے آگے سجود کرنیکے اور کسی کے سامنے جھکائے۔)

پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت کی اور اس کے لئے دلیل قایم کی جس سے اس کی وحدانیت کو پہچانے (پھر انسان دو قسم کے ہیں) یا شکر گذار نعمت الٰہی کا قدر شناس یا کافر نعمت ناشکرا اس کی دی ہوئی نعمتوں کو اور کسی کی طرف منسوب کرنیوالا۔)

لیکن جو کافر ہیں ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے زنجیر تیار کر رکھے ہیں جن میں اُنکے ہاتھ جکڑے جاویں گے اور طوق تیار کر رکھے ہیں (جو ان کے گلوں میں ڈالے جاویں گے اور اُن

کے ہاتھ بھی گلوں کے ساتھ اُن کے اندر بند ہونگے، اور دہکتی ہوئی آگ وہ تیار کر رکھی ہے۔ جس کی سوزش پائیں گے اور اس کے اندر جلیں گے،

طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ عذاب دیئے جاویں گے جس سے تنگ آکر، مصیبت کو پکاریں گے اور اپنی ہلاکت کو بلائینگے (یعنی کہیں گے اس جینے سے تو ہم مر ہی جاتے ہلاک ہی ہو جاتے تو بہتر تھا) لیکن جو شکر گذار ہیں ان پر انعام کیا اور انکو عزت دی اور ان کے چہروں پر تروتازگی اور اُن کے دلوں میں مسرت اور خوشی پہنچائی۔ اور جنت میں داخل کر کے ان کو کہا جاویگا، بیشک یہی تمہاری جزا ہے (تمہارے اعمال کا بدلہ ہے، اور تمہاری سعی اور کوشش کی قدر دانی کی گئی ہے یعنی جو عمل تم نے دنیا میں کیا تھا وہ مقبول ہوا تھوڑے عمل پر اللہ تعالیٰ نے تم کو بڑی جزا دی۔

پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی سلطنت ہے (ملکوت مبالغہ ہے ملک میں اور بعض نے کہا ملک سے عالم اجسام مراد ہے اور ملکوت سے عالم ارواح، ہمیشہ سے وہ کامل علم اور کامل قدرت والا ہے اور ہمیشہ ان صفات سے موصوف رہیگا۔ اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ کوئی معبود حق نہیں مگر اللہ یگانہ جس کا کوئی شریک نہیں اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور فرستادہ ہیں جن کو پہلے قیامت سے اس کے آگے آگے اسلئے بھیجا کہ لوگوں کیلئے نذیر ہوں (یعنی عذاب الٰہی سے ڈر کی خبر سنانیوالے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم عطا کئے (یعنی مختصر کلمے جو بہت سے معانی پر مشتمل ہیں اور دانائی کے سرچشمے دیئے اور آپ سے مقام محمود (شفاعت کبریٰ کے مقام) کا وعدہ کیا اور آپ کو روشن چراغ بنایا (امابعد) اے حاضرین میں تم سب کو اور سب سے پہلے اپنے آپ کو اللہ سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں اور ایسے دن سے ڈراتا ہوں۔ جو دشوار، تنگی (تکلیف) کا اور بہت لمبا دن ہو گا۔ جس دن ہر نفس اور روح، آزمائش اور ابتلا میں ہو گا، اور اس سے نہ سفارش قبول کی جاویگی اور نہ فدیہ لیا جاویگا اور نہ کوئی مددگار پاویگا جس دن انسان نادم ہو گا (پچھتانے لگیگا) اور اس کو ندامت کچھ نفع نہ دے گی اور دنیا کی طرف لوٹایا جانے کی درخواست کرے گا، اور دور رہے لوٹایا جانا (یہ درخواست نامنظور ہو گی) اور اس کے لئے ایک کتاب نکالی جاویگی،

یعنی نامۂ اعمال جس کو کھلا ہوا پائیگا۔ اے آدم زاد! جو شخص دنیا کیلئے غمناک ہوتا ہے وہ اللہ تعالےٰ سے زیادہ دور ہوتا ہے اور دنیا میں مشقت کے سوا اور کچھ نہیں زیادہ پاتا اور آخرت میں اپنی تکلیف کے سوا اور کچھ نہیں بڑھاتا اور ہمیشہ لوگ اس کو دشمن رکھتے ہیں اور اس کے میل ملاپ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اے آدم زاد! تجھے رزق ملتا رہیگا کیونکہ رزق (پہلے سے) بانٹ دیا گیا ہے اور حرص کرنیوالا محروم رہتا ہے۔ (کیونکہ حرص کا تقاضا زیادہ ملنے کا ہوتا ہے اور ملتا وہی ہے جو مقدر ہوتا ہے تو وہ جس چیز پر طمع لگائے بیٹھا ہوتا ہے اس سے محروم رہتا ہے) اور (رزق کی تلاش میں) نہایت کو پہنچنا (یعنی ہر جائز و ناجائز حیلہ کر گذرنا اور مقدر پر اعتماد کر کے جائز وسائل پر اکتفا نہ کرنا) شوم منحوس ہے اور اجل (موت کا وقت) فیصلہ کیا ہوا ہے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا اور کامیاب ہوا وہ جس نے کھجور کی گٹھلی کی پشت کے گڑھے برابر بھی ظلم کر کے اپنے سر پر بوجھ نہ اٹھایا۔ اے آدم زاد! اچھی دانائی اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے اور بہتر دولتمندی دل کی دولتمندی (بے نیازی) ہے اور بہترین توشہ تقویٰ (گناہ کے کام سے بچنا) ہے اور بہتر چیز جو تم کو اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے عافیت (تندرستی و چین) ہے اور نہر اسب سب باتوں پر قادر ہے اور بہترین کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو نئے پیدا کیے گئے ہیں (نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کیا، نہ آپ کے زمانہ میں ان پر عملدرآمد تھا کہ اطلاع پا کر آپ نے ان کو برقرار رکھا ہو اس پر انکار نہ کیا ہو۔ نہ آپ نے اس کے کرنے کی ترغیب دی ہو) جس کیلئے امانداری نہیں اس کیلئے ایمان نہیں۔

(فائدہ) امانت سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے اور اس میں سارا دین داخل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں فرمایا۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ یعنی ہم نے امانت (دین اور فرائض اور حدود و غرض تمام اقسام طاعت الٰہی) کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا (یا ان سے کہا گیا کیا امانت کا درجہ اس میں ہے اٹھاؤ گے انہوں نے پوچھا اس امانت میں کیا ہے کہا گیا اگر نیکی کرو گے تو اچھی جزا ملے گی اور اگر بدی کرو گے تو سزا ملے گی۔ عذاب ہوگا تو ان سبھوں نے اسکا اٹھانا نہیں سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے لیکن نافرمانی کے

طور پر نہیں بلکہ اللہ کے دین کی تعظیم کے طور پر کہ اپنے آپ کو اس لائق نہ دیکھ کر اور اس بار کے اٹھانیکے نااہل پاکر عذر کیا اور کہا کہ اے اللہ اس کی ہم میں طاقت نہیں لیکن ہم حکم کے مطیع ہیں۔ نافرمان نہیں۔ آسمان نے کہا جو ستارے اور آسمان کے بسنے والے۔ اے اللہ تو نے ہمیں اٹھوائے وہ تو ہم نے اٹھالئے اب ہم نہ ثواب کی خواہش کرتے ہیں۔ نہ فرض کو اٹھا سکتے ہیں زمین نے کہا جو درخت اے اللہ تو نے مجھ میں اگا دیئے اور نہریں چلادیں۔ زمین کے بسنے والے لاد دیئے وہ تو اٹھالئے لیکن اب نہ ثواب چاہتی ہوں نہ فرض کا بوجھ اٹھا سکتی ہوں۔ پہاڑوں نے بھی اسی طرح کہا تب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کہا اے آدم کیا تو اس امانت کو اٹھائیگا اور جیسی چاہیئے اس کی رعایت کرے گا۔ آدم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب تو مجھے تیرے ہاں سے کیا ملیگا فرمایا اے آدم اگر تو نے نیکی کی اور فرمانبرداری کی اور امانت کی حفاظت کی تو تیرے لئے میرے پاس عزت اور کرامت ہے اور فضل اور اچھا ثواب ہے جنت میں اور اگر تو نے نافرمانی کی اور امانت کی جیسے رعایت چاہیئے تھی ویسی رعایت نہ کی اور بداعمالی کی تو میں تجھے عذاب اور سزا دونگا اور تجھے دوزخ میں ٹھکانا دونگا آدم علیہ السلام نے کہا اے رب میں راضی ہوا یہ کہہ کر امانت اٹھالی اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا بس اب میں نے تجھ کو امانت اٹھوادی اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے قول سے کہ انسان نے اسکو اٹھا لیا بیشک انسان ظلم کرنیوالا تھا یعنی اپنے نفس پر نادان تھا انجام کار سے پس جب آدم علیہ السلام نے امانت اٹھالی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس امانت کے اٹھانے پر میں تیری مدد کروں گا۔ تیری آنکھوں پر پپوٹوں کے دو پردے لگا کر تیری مدد کرونگا اگر آنکھیں تجھ سے نزاع کریں جس چیز کو میں پسند نہیں کرتا اس کیطرف تجھے کھینچیں تو وہ دونوں پردے ان پر ملا دے اور انکو ڈھانپ دے اور تیری زبان پر ہونٹوں کے دو ڈھکنے لگا کر تیری مدد کرونگا اگر زبان کھینچا تانی کر کے ایسے کام کیطرف تجھے لیجانا چاہے جس کو میں پسند نہیں کرتا تو ہونٹ ملا کر اسکو ڈھانپ دے اور شرمگاہ پر لباس پہنا کر تیری مدد کرونگا تو جس چیز کو میں پسند نہیں کرتا اور جو چیز میں نے حلال نہیں کی اسپر شرمگاہ کو کھولنا

اسی امانت کے بارے میں خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ؎

آسماں بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

اور امانت سے یہ امانت معروف مراد رکھنا جس کو عرف فقہ میں ودیعت رکھتے ہیں یعنی حفاظت کیلئے مال یا کچھ چیز کسی کے سپرد کرنا بھی صحیح ہے کیونکہ عموماً یہ احکام شریعت میں بھی داخل ہے اور خصوصاً اس کے بارہ میں بھی کئی حدیثیں آئی ہیں۔ چنانچہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں مارا جانا شہید ہونا سب گناہوں کا کفارہ ہے۔ مگر امانت رقیامت کے دن امین جسکے پاس امانت رکھی گئی تھی بلایا جاویگا اور اس سے کہا جاویگا اپنی امانت ادا کر وہ کہیگا اے رب کہاں سے لاؤں دنیا تو جاتی رہی تین مرتبہ یہی سوال وجواب ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرماویگا اسکو اسکی ماں ہاویہ رو دوزخ کیطرف لیجاؤ تو اس کو ہاویہ کی طرف لیجایا جاویگا اور اسمیں گر پڑیگا۔ یہانتک کہ جب اس کی تہ میں پہنچے گا تو وہاں وہ امانت کی چیز ہو بہو اس کو مل جاویگی تو اسکو اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لے گا اور اس کو اٹھائے جہنم کے اوپر کے کنارہ تک پہنچ جاویگا۔ یہانتک کہ جب وہ یہ سمجھے گا کہ میں باہر نکل آیا تو اس کا پاؤں پھسل جاویگا تو اپنے قدموں کے نشان پر گرتا ہوا جہنم کی تہ میں جہاں سے امانت کو اٹھا کر چلا تھا پہنچ جاویگا اور ہمیشہ ابدالاباد تک اسکو یہی عذاب ہوتا رہے گا۔

اور صحیحین کی ایک حدیث میں ہے کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ہم سے بیان کیں ایک کو تو میں نے دیکھ لیا۔ دوسری کا منتظر ہوں آپ نے ہم سے بیان کیا کہ امانت دلوں کی اصل تہ میں نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن سے اور سنت سے علم حاصل کیا پھر آپ نے امانت کے اٹھ جانیکا ذکر فرمایا تو کہا کہ شخص ایک دفعہ سوویگا تو اسکے دل سے امانت قبض کی جاویگی پس اسکی نشان آبلہ کیطرح رہ جاویگا۔ جیسے تو چنگاری اپنے پاؤں پر لڑھکاوے تو دیکھتا ہے کہ اس سے آبلہ پڑ گیا جس کے اندر کچھ نہیں۔ پھر آپ نے مثال کے طور پر ایک کنکری لیکر اپنے پاؤں پر لڑھکائی فرمایا پھر صبح کو لوگ خرید و فروخت کا معاملہ کرینگے اور کوئی نہیں لگتا کہ امانت ادا کرے۔ یہانتک کہ کہا جاویگا کہ فلاں قبیلہ میں ایک شخص امانت دار ہے یہانتک نوبت پہنچے گی کہ لوگ کسی شخص کو کہیں گے کہ بڑا لائق۔ بڑا ہوشیار بڑا دانا ہے حالانکہ اسکے دل میں

رائی کے دانہ برابر ایمان نہ ہوگا۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ پر ایک زمانہ گذر چکا ہے کہ مجھے پرواہ نہیں تھی جس سے چاہتا بے کھٹکا سودا کرتا اگر وہ مسلم ہوتا تو اُسکا دین میرا حق اس سے دلواتا اور اگر نصرانی اور یہودی ہوتا تو اسکا ساعی یعنی حاکم میرا حق مجھ کو واپس دلاتا لیکن آج تو میں سوائے فلانُ فلان کے اور کسی سے سودا نہیں کرتا ہوں۔ غرض امانت کا امر بہت شدید ہے اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے اس لئے کہا ہے جس کی امانتداری نہیں اسکا ایمان نہیں اور جس کا عہد نہیں اسکا دین نہیں یعنی جو عہد کسی سے کیا جاوے اس کی پابندی ضرور ہے۔ دیندار عہد کے خلاف نہیں کرتا اور جو عہد کے خلاف کرے وہ دیندار نہیں اور عہد میں داخل ہے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا جاوے اور جو عہد انسانوں سے کیا جاوے سب کی پابندی لازم ہے اور سب احکام شریعت کے اللہ کے عہد میں داخل ہیں جسنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کہا گویا اس نے اللہ سے عہد کر لیا کہ سب احکام شریعت پر عمل کرونگا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلونگا۔ جو خلاف شرع کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے برخلاف بدعت نکالے وہ دیندار کہلانیکا مستحق نہیں اور کافی ہے تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے والا اان کو دیکھنے والا۔ اور کسی ثبوت کی ضرورت ہی نہیں)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل میں۔ جو شخص دنیا کا ارادہ کرے یعنی دنیا کی عیش اور نعمت چاہے جلدی دیتے ہیں ہم اس کو دنیا میں جو کچھ ہم چاہتے ہیں جسکو ہم دینے کا ارادہ کرتے ہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ دنیا کا خواہشمند جو کچھ دنیا کی نعمت چاہے وہ اُسے مل جاوے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ ہم چاہتے ہیں دیتے ہیں اور یہ بھی ضرور نہیں کہ ہر طالب دنیا کو نعمت و دولت دنیا مل جاوے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جسکو دینیکا ہم ارادہ کریں اس کو دیتے ہیں پھر ہم کرتے ہیں یعنی آخرت میں اس کے لئے جہنم میں جس میں داخل ہوگا ہر طرف سے اس کو آگ گھیرے گی اس کی مذمت کی جاتی ہوگی یعنی جہنم میں داخل ہونے وقت فرشتے اس کے بُرے عملوں پر اسکو برا کہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نیکی بدی دونوں کے کرنیکا اختیار دیا تھا تو اس نے بدعملی اختیار کی اور دنیا کا جو فانی تھی خواستگار بنا اور آخرت جو باقی رہنے والی تھی اس کی خواہش نہ کی اور دھکیلا جاتا ہوگا۔

(یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کیا ہوا ذلیل اور خوار حقیر راندہ درگاہ ہوکر جہنم میں داخل ہوگا۔

اور جو شخص آخرت کی خواہش کرے اور اس کیلئے سعی کرے جیسے سعی کا حق ہے (یعنی آخرت کا طالب ہو اور طلب بھی اس طریقہ سے کرے جو اس کی طلب کا اصلی طریقہ خدا تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا ہے یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کرے) اور وہ ہو بھی مومن (یعنی دل سے انبیاء اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور فرشتوں اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہو) تو ایسے لوگوں کی سعی کی قدر دانی کی جاوے گی۔

اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے عیبونکو مٹا دے اور ہماری بدیوں کو ڈھانپ دے اور ہمارا مددگار اور پشت پناہ بن جا اور ہماری حاجتیں پوری کر اور ہماری آفتوں، بیماریوں کو شفا دے اور ہمارے قرض ادا کر اور کافی ہے تو دعا قبول کرنیوالا۔ ماننے والا خبردار

نظم

اے برادر ہے تو ہر اک کام کا مختار آج — کچھ متاعِ آخرت کا کرلے کاروبار آج

دیکھ جب کل کے سفر کا قصہ ہوتا ہے تو لوگ — توشۂ منزل کا ساماں کرتے ہیں تیار آج

کیجئے سودا وہی جو آخرت میں سود دے — کیونکہ ہر اک خیر و شر کا ہے گرم بازار آج

مادر و فرزند و زن کوئی نہ کام آویگا کل — گو کہ کہلاتے ہیں خویش و ہمدم و غمخوار آج

جائیں گے سارے منافق ہاویہ کی غار میں — کر رہے ہیں جو عذابِ گور سے انکار آج

کسطرح آویگا اُن سے پاسخِ منکر نکیر — گو کہ ہیں پرہیزگاروں میں بڑے دیندار آج

ہوش کر نا روزِ محشر میں نہیں کام آئیگا — خواب سے غفلت کے ہو اے بیخبر بیدار آج

آخرت میں سُرخرو ہونا اگر منظور ہے — کر خدا کی بندگی دل سے او لے یار آج

اشک افشانی چشم شرمساری سے دلا — سرد کرنا ہے تو کر لے ہاویہ کی نار آج

گور کی تنگی اندھیری بیکسی پیش آئے گی — گرچہ ہے بزمِ خوشی و فرحت گلزار آج

آئیگا آگے تیرے کل ہو کے سونے کا پہاڑ — راہِ مولا میں اگر دے گا تو اک دینار آج

راہ جہل و رسم آبائی کو اپنے چھوڑ کر ۔ کر خوشی سے پیروی سنت ابرار آج
کر چکا ہے پہلے جو کچھ تو اور جو کرنا ہے اب ۔ سارے نسیان و خطا سے کرلے استغفار آج
کیسے جنت کی شراب پاک ہو اسکو نصیب ۔ ہو رہا ہے جو مئے شہوات میں سرشار آج
خلق میں ہوتا ذلیل و خوار اے مسلم ضرور ۔ ڈھانکتا گر عیب کو تیرے نہیں ستار آج

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی نمبر (۱۶) کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

نمبر ۱۸ ماہ ربیع الثانی کے تیسرے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر ۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَالِمِ السِّرِّ وَالنَّجْوٰى ۝ وَكَاشِفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى ۝ اَلَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِىْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ فَسُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ عَلٰى عَرْشِهٖ اسْتَوٰى ۝ وَعَلٰى مُلْكِهٖ احْتَوٰى ۝ اَحْمَدُهٗ لَا سُبْحَانَهٗ وَلَهٗ مَا يَلِيْقُ الْحَمْدُ وَالْاِسْتِحْقَاقُ ۝ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى اِحْسَانِهِ الَّذِىْ لَا يُعَدُّ وَلَا يُطَاقُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا مُنَازِعَ وَلَا مُشَاقَّ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَشْرَفُ الْخَلْقِ عَلَى الْاِطْلَاقِ ۝ نَبِيٌّ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِجَمِيْلِ الْاَخْلَاقِ ۝ وَاَخَذَ لَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ الْمِيْثَاقَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ السُّبَّاقِ اِلَى الْاِيْمَانِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَالْاِنْفَاقِ ۝ صَلٰوةً وَّسَلَامًا دَائِمَيْنِ مُتَرَاقِبَيْنِ اِلٰى يَوْمِ التَّلَاقِ ۝ اَمَّا بَعْدُ! فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَا تَجْعَلُوا الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّكُمْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِكُمْ وَتَزَوَّدُوْا لِلْاٰخِرَةِ بِعَمَلِكُمْ وَتَعْلِيْمِ الدِّيْنِ لِمَنْ فِىْ عِيَالِكُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِىْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ

مشکوۃ شریف ۳۱۲

زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

(وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی (وَقَالَ تَعَالٰی) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْٓا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَهُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ عَشْرٍ وَّفَرِّقُوْا بَیْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ (حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَّوَاهُ اَبُوْدَاؤٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ) وَعَنْ سَبْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِیَّ الصَّلٰوۃَ لِسَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَیْهَا ابْنَ عَشْرِ سِنِیْنَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَّوَاهُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَدْ جَآءَ فِیْ بَعْضِ الْاَحَادِیْثِ لَا یَلْقَی الرَّجُلُ رَبَّهٗ بِذَنْبٍ اَعْظَمَ مِنْ جَهَالَۃِ اَهْلِ بَیْتِهٖ۔ وَیُقَالُ اَوَّلُ مَا یَتَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ زَوْجَتُهٗ وَاَوْلَادُهٗ فَیُوْقِفُوْنَهٗ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبَّنَا خُذْ لَنَا حَقَّنَا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنَّهٗ لَمْ یُعَلِّمْنَا مِنْ اُمُوْرِ دِیْنِنَا وَکَانَ یُطْعِمُنَا الْحَرَامَ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ فَیُضْرَبُ عَلٰی کَسْبِ الْحَرَامِ حَتّٰی یَتَجَرَّدَ لَحْمُهٗ ثُمَّ یُذْهَبُ بِهٖ اِلَی الْمِیْزَانِ فَتَجِیْٓءُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بِحَسَنَاتِهٖ مِثْلَ الْجِبَالِ فَیَجِیْٓءُ هٰذَا فَیَقُوْلُ وَزْنَتْ لِیْ نَاقِصًا فَیَاْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَیَجِیْٓءُ هٰذَا وَیَقُوْلُ اِنَّكَ قَدْ اَبَیْتَ فَیَاْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَیَنْتَهِبُوْنَهَا فَیَلْتَفِتُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ وَیَقُوْلُ لَهُمْ قَدْ نَقَلْتُ الْمَظَالِمَ فِیْ عُنُقِیْ لِاَجْلِکُمْ فَتُنَادِی الْمَلٰٓئِکَۃُ هٰذَا الَّذِیْٓ اَکَلَ اَهْلُهٗ حَسَنَاتِهٖ وَمَضٰی لِاَجْلِهِمْ فِی النَّارِ۔ فَیَجِبُ عَلَیْهِ اَنْ یَّجْتَنِبَ الْحَرَامَ وَیُحْسِنَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ بِتَعْلِیْمِ الدِّیْنِ وَکَسْبِ

لـعـ ۵۲ ریاض الصالحین ص۵۳ ۵۳ یہ مضمون قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون للامام ابی اللیث السمرقندی سے لیا گیا جو مختصر تذکرۃ اللامام القرطبی کے حاشیہ پر مصر میں طبع ہوئی ہے۔ ص۸۵ و ص۸۶ ۱۲ منہ

الْحَلَالِ لِنَفَقَتِهِمْ رقَالَ اللهُ تَعَالٰی ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝﴾ بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر ۱۸ اپنے اہل خانہ اور اولاد کو علم دین ضروری مسائل کے تعلیم دینے کے فرض ہونے اور اپنے اور اُن کیلئے حلال روزی کے بہم پہنچانے کے لازم ہونے کے بیان میں

سب حمد و ثنا اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جو پوشیدہ باتوں اور دل کے بھیدوں کو جاننے والا ہے اور تکلیفوں اور مصیبتوں کو ہٹانیوالا ہے جسنے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور درست اندام بنایا جسنے پہلے تقدیر لکھی پھر ضروریات و معاش و معاد کیطرف رہنمائی کی اور جسنے زمین سے جانوروں کیلئے چارہ نکالا بس پاک ذات ہے وہ معبود برحق جسنے اپنے عرش پر استوا کیا جیسا اسکی ذات کے لائق اور شایان شان ہے، اور اپنے ملک پر حاوی ہوا میں اس پاک ذات کی حمد و ثنا کرتا ہوں اور حقیقت میں حمد و ثنا کا مالک و مستحق وہی ہے اور اس کے احسانات کا شکریہ بجا لاتا ہوں جو نہ شمار ہو سکتے ہوں اور نہ کسی کے انکے گننے کی طاقت ہے، اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا یگانہ ہے اُسکا کوئی شریک نہیں۔ نہ کوئی اسکا ضد ہے نہ اسکی مثل ہے نہ جھگڑنیوالا نہ مخالفت کرنیوالا اور شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے مقبول بندے اور اس کے فرستادہ سب مخلوقات سے مطلقاً بزرگتر ہیں۔ وہ ایسے نبی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے عہد و میثاق دیکر نوازا اور آپکے لئے سب انبیاء سے عہد و پیمان لیا یعنی یہ کہ اگر تمہاری زندگی میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں، تو ان کی مدد کرنا اور نہ اپنی اُمت کو وصیت کر جانا کہ جبوقت محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم مبعوث ہوں انکی پیروی اور امداد کریں اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جن کا نام محمدؐ ہے۔ اور آپ کے آل واصحاب پر جو نیک ہیں اور ایمان اور ہجرت اور جہاد اور اللہ کی راہ میں مال خرچنے میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانا چاہتے ہیں ایسے درود وسلام جو قیامت کے دن تک ہمیشہ پیاپے نازل ہوتے رہیں۔

(امابعد) پس اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور دنیا ہی کو اپنا بڑا مقصد نہ بنالو اور تمہارے علم و دانش کی آخری پہنچ کی جگہ دنیا ہی نہ ہو بلکہ آخرت کیلئے توشہ بہم پہونچاؤ خود آخرت کیلئے عمل کرو اور اپنے اہل وعیال کو علم دین کی تعلیم دو۔

صحیحین میں

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ۔ تم سب صاحب رعیت ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعیت کے بارہ میں سوال ہوگا۔ (یعنی قیامت کے دن سب سے بازپرس ہوگی کہ اپنی رعیّت کی پاسبانی ونگہبانی کا حق ادا کیا یا نہیں پس جو لوگوں کا بادشاہ ہے وہ صاحب رعیت ہے اور اپنی رعیت کے بارہ میں اس سے بازپرس ہوگی اور مرد اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارہ میں پوچھا جاویگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر بار اور اس کے بال بچوں پر حاکم ہے اور ان کے بارہ میں اس سے پوچھ ہوگی اور غلام اپنے صاحب کے مال کا راعی ہے اور اس کے بارہ میں پوچھا جاویگا سن رکھو کہ تم سب حاکم ہو اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارہ میں سوال ہوگا۔

(فائدہ) مقصد اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ ہر ایک انسان پر اپنی حیثیت کیمطابق کچھ نہ کچھ ذمہ داری ہے جس کی جوابدہی کرنی پڑے گی سب سے بڑی ذمہ داری بادشاہ اور حاکم کی ہے کہ بہت سی خلقت ان کی زیر نگرانی ہے پس تمام رعیت کی خبرگیری بادشاہ کے ذمہ ہے۔ ان کی دینداری اور پابندی احکام شرع ۔ انکے اخلاق ۔ انکے معاملات سب امور کی حاکم کو پڑتال کرتے رہنا ضرور ہے اگر ان امور کی نگہداشت نہ کریگا تو قیامت کے دن اس سے بازپرس ہوگی۔ اسی طرح ہر شخص کو اپنے اہل وعیال و بال بچوں کے اعمال و اخلاق و معاملات پر نظر کرنا فرض ہے اگر کوئی بدخوائی ان سے صادر ہو تو اس پر نصیحت پھر تنبیہہ و تہدید کرنا لازم ہے انکو فرض نماز و روزہ کا پابند بنانا اس کے

ذمے لازم ہے اگر تغافل کریگا تو جوابدہ ہوگا۔ علیٰ ہذالقیاس عورت۔ خاوند کے گھر بار اور
اپنے زیر فرمان لونڈی۔ خادمہ چھوٹے بچوں کی محافظ ہے سب پر اس کو نظر رکھنا اور اصلاح
کی فکر کرتے رہنا ضروری ہے تغافل کرنیسے موردِ عتاب ہوگی اسیطرح غلام۔ نوکر جو مال مالک
نے اسکے سپرد کر رکھا ہے اس کا ذمہ دار ہے پوری پوری حفاظت اور اصلاح اس پر لازم ہے
اگر اسمیں خیانت کریگا یا لاپرواہی کرکے کچھ بگاڑ دیگا تو قیامت کے دن اس سے پوچھ
ہوگی اور جوابدہ ہونا پڑیگا غرض ہر ایک تم میں سے اپنے ماتحتوں کے لحاظ سے حاکم ہے
اور ہر ایک سے اسکی رعیت زیر فرمان چیز کے متعلق باز پرس ہوگی۔ اسی طرح استاد اپنے شاگردوں
پر پیر اپنے مریدوں پر حاکم ہے کہ انکو انکے اعمال و اخلاق و معاملات کی نگرانی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ طٰہٰ میں فرمایا اور اپنے اہل (اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود
بھی نماز پر صبر کر (یعنی نفس کو نماز کی پابندی پر روک رکھ کیونکہ اکثر اوقات نفس کی خواہش دوسری
طرف ہوتی ہے کبھی نماز کے وقتوں میں سیر و تماشا کی طرف نفس راغب ہوتا ہے۔ کبھی سونے
کو جی چاہتا ہے کبھی گرمی کے موسم میں دھوپ کے وقت مسجد میں جانا دوبھر معلوم ہوتا
ہے کبھی نفس کی خواہش کسی اور طرف ہوتی ہے اسی واسطے فرمایا کہ نماز پر صبر کر نفس کی
مخالفت کو سہاتا رہ) ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے (یعنی نماز کے اوقات میں روزی کا فکر
چھوڑ دے۔ ہم تجھ سے یہ نہیں کہتے کہ اپنی روزی آپ پیدا کر) ہم تجھے رزق دینگے اور نیک
انجام واسطے تقویٰ کے ہے (یعنی جب تو نماز کو قایم کرے گا۔ نماز اس طرح پڑھے گا جسطرح پڑھنے
کا حق ہے تو تجھے روزی ایسی جگہ سے آپہنچے گی کہ تجھے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ
سورہ طلاق میں فرمایا۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
یعنی جو تقویٰ کریگا اللہ سے ڈریگا اللہ تعالیٰ اس کو مشکلات سے نکلنے کا راستہ دیگا اور اس
کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائیگا کہ اس کو خیال تک نہ ہوگا۔ جہاں سے اس کو کچھ امید نہ ہوگی
وہاں سے اللہ تعالیٰ اس کو رزق بھیج دیگا۔ یہ تقویٰ کی برکت ہے اسی لئے یہاں فرمایا نَحْنُ
نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى یعنی ہم تجھے رزق دیں گے اور بہتری انجام کی بسبب تقویٰ کے متقی
کو ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ڈر سے نماز آداب و شرایط کا لحاظ رکھ کر مطابق سنت کے پڑھنی

تقویٰ کا اعلیٰ ترین عمل ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جب آپ کو تنگی آتی تو اپنے گھر والوں کو پکارتے یَا اَھْلَاہُ صَلُّوْا صَلُّوْا یعنی اے میرے اہل نماز پڑھو نماز پڑھو ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ تمام انبیاءؑ کا دستور تھا کہ جب انہیں کوئی مشکل پیش آتی تو گھبراہٹ سے نماز کی طرف پناہ لیتے۔

جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًی وَّاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَّلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ یعنی اے آدم کے بیٹے میری عبادت کیوقت سب خیالات سے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دونگا۔ تجھے لوگوں سے بے نیاز کر دونگا اور تیری احتیاج اور فقر و فاقہ کو بند کر دونگا اس کا راستہ روک دونگا کہ محتاجی تیرے پاس نہیں پھٹکنے پائیگی اور اگر تو ایسا نہیں کریگا تو تیرے سینہ کو مشغولی سے بھر دونگا یعنی ہر وقت دل کام کاج کے خیال سے بھرا رہیگا۔ کسی وقت فراغ قلب نصیب نہ ہوگا اور تیرے فقر و فاقہ کو نہ بند کرونگا یعنی باوجود ہر وقت کاروبار میں مصروف رہنے کے استغنا قلب حاصل نہ ہوگا اور ہر وقت محتاجی مسلط رہے گی۔

اور سنن ابن ماجہ میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْیَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالُ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰهُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِهٖ هَلَكَ یعنی جس نے اپنے سب فکروں کو ایک فکر بنالیا آخرت ہی کا فکر رکھا اللہ تعالیٰ دنیا کی فکر سے اس کی کفایت کریگا یعنی اس کی دنیاوی حاجتیں اللہ بر لادیگا اور بےفکری سے اسکو رزق ملیگا، اور جسکے افکار شاخ در شاخ ہو گئے دنیا کے احوال میں اسکا خیال بٹ گیا اور آخرت کے فکر کیلئے اس کے دل میں جگہ نہ رہی، تو اللہ تعالیٰ کچھ نہیں کرتا کس وادی میں ہلاک ہو جاوے یعنی کاروبار دنیا کے کس جنگل میں تباہ ہو جاوے انتہیٰ مزید بن ثابتؒ

سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ یعنی جس کا مقصد اور فکر کی چیز دنیا ہی ہو اللہ تعالیٰ اس کا کام پراگندہ کر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان پریشانی پر محتاجی لگا دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس نہیں آتی مگر جو اس کیلئے لکھی گئی ہے یعنی جو اس کی قسمت میں مقدر ہو چکی ہے، اور جس کی نیت آخرت ہو اُس کو آخرت ہی کی فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کا کام مجتمع کر دیتا ہے اور اس کے دل میں استغنا ڈال دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اُس کے پاس آتی ہے (خلاصہ تفسیر ابن کثیر)

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ تحریم میں اے ایمان والو اے مسلمانو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے (یعنی خود اللہ کی طاعت کا عمل اور اس کے گناہوں سے دمحرمات شرعیہ سے بچو اور اپنے اہل وعیال کو اپنی بی بی بچوں کو اپنی قرابت کے لوگوں اور رشتہ داروں کو اپنی لونڈیوں اور غلاموں کو نوکروں چاکروں کو ادب سکھاؤ علم دین کی تعلیم دو جو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا ہے وہ انکو سکھاؤ اور جو کام اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کیا ہے وہ سمجھاؤ اور اس کے کرنے سے منع کرو کہ اس سے خود بھی دوزخ کی آگ سے بچ گئے انکو بھی بچاؤ گے یعنی جس طرح تم پر خود شریعت کے مطابق عمل کرنا فرض ہے اسی طرح انکو سکھانا اور نیک کام پر لگانا برے کاموں سے منع کرنا بھی تم پر فرض ہے)، وہ آگ کیسی ہے جسکا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس مادہ سے وہ آگ جلائی جاتی ہے وہ بنی آدم کے جسم اور پتھر ہیں۔

فائدہ

یعنی مفسرین نے کہا پتھر سے مراد بُت ہیں جو پتھر سے تراشے جاتے ہیں اس کی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنی تم اور جس چیز کو تم پوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہیں اور ابن مسعودؓ اور ابو جعفرؒ امام محمد باقرؒ اور مجاہدؒ اور سدیؒ نے کہا وہ کبریت کے پتھر ہیں۔ مجاہدؒ نے کہا وہ سڑے مردار سے زیادہ

بدبودار ہونگے دکہ اس سے دوزخیوں کا عذاب اور زیادہ ہوگا) واللہ اعلم،

اُس آگ پر ایسے فرشتے داروغہ مقرر ہونگے جو بہت سخت مزاج بیرحم ہیں اور بہت مضبوط اور طاقتور ہیں جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اس کام میں جو اُن کو حکم دیا جاتا ہے کر گذرتے ہیں۔

(فائدہ) حدیث میں آیا ہے جہنم کے دربان فرشتوں کی سخت ڈراونی صورت ہوگی اُن کے مُنہ سیاہ دانت بڑے بڑے منہ سے باہر نکلے ہوئے ہونگے اللہ تعالیٰ نے شفقت اُن کے دلوں سے کھینچ لی ہے کسی ایک دِل میں ذرہ برابر مہر نہیں

سنن ابی داود میں سند حسن کے ساتھ

عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوجاویں تو نماز پر اُن کو مارو جب وہ دس برس کے ہوجاویں اور اس وقت اُنکی خوابگاہیں جدا کرو

اور سنن ابی داود اور جامع ترمذی میں

سبرہ بن معبد جہنی رض سے روایت ہے کہ بچے کو نماز سکھاؤ جب سات سال کا ہوجاوے اور دس سال کا ہوکر نہ پڑھے تو مار کر پڑھاؤ فقہار رحمہ اللہ نے کہا اسی طرح بچہ کو روزہ کا بھی امر کرنا ضرور ہے جب اُسمیں اسکی طاقت ہو تاکہ اسکو طاقت اور مشق ہوجاوے اور عبادت پر معتاد ہوجاوے اور بالغ ہونیکے وقت طاعت اور عبادت پر مستعد ہو اور گناہ سے بچنے اور ترک منکر پر قادر ہو اور ابن کثیر اور امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر والوں کے جاہل رکھنے سے بڑا گناہ لیکر خدا کو نہیں ملیگا یعنی سب گناہ ہونے سے یہ بڑا گناہ ہے کہ آدمی کے گھر کے لوگ ضروریات شرعیہ جاہل ہوں اور امام ابو اللیث رح نے لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے سب سے پہلے قیامت کے دن آدمی سے اس کی بی بی اور بچے لپٹیں گے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے روبرو جا کھڑا کرینگے پھر کہیں گے اے ہمارے رب اس شخص سے ہمارا حق لے کیونکہ اس نے ہمیں امور دینیہ کی تعلیم نہیں دی تھی اور یہ ہم ماتحت تھے اور ہمیں حرام کھلاتا تھا اور ہم نہ جانتے تھے اور ہمارا نفقہ خرچ جا سکے ذمہ تھا اسے لازم تھا

کہ حلال کما کر ہمیں کھلاتا بلکہ اس نے ہمیں حرام کھلایا جس سے ہمیں عمل صالح کی توفیق نہ
ملی اپھر اسکو حرام کسب کرنیکے سبب اتنا عذاب ہوگا اور اتنی مار پڑے گی کہ اس کا گوشت نکل آویگا
پھر میزان ترازوے اعمال کے پاس لیجایا جاویگا تو فرشتے اسکی پہاڑوں جیسی بڑی بڑی نیکیاں
لاوینگے ! اتنے میں ایک داد خواہ آویگا اور اُس سے کہیگا تو نے میرے لئے کم تولا تھا پھر حساب کے بعد
اس کی نیکیاں لیجاویگا پھر دوسرا فریادی آویگا اور کہیگا تو نے مجھ سے ریا کا معاملہ کیا تھا تو وہ بھی
اس کی نیکیاں لیجاویگا غرض اسی طرح نوبت بنوبت فریادی آکر اسکی نیکیاں لیتے جاوینگے حتیٰ کہ
اس کی تمام نیکیاں لوٹ لیں گے پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہیگا کہ یہ بھاری بھاری
مظالم میرے گلے میں تمہاری وجہ سے پڑے تھے پھر فرشتے آواز دینگے کہ یہ وہ شخص ہے
جس کی نیکیاں اسکے اہل و عیال کھا گئے اور ان کی وجہ سے آگ میں جا رہا ہے لہٰذا انسان
پر لازم ہے کہ حرام سے بچے اور اپنے اہل و عیال کو دینی تعلیم دے کر اور ان کے خرچ و اخراجات
کے لئے حلال کمائی کر کے اُن کے ساتھ احسان کرے ! اس موقعہ کے لئے امیر خسرو علیہ الرحمۃ
کی یہ غزل چسپاں ہے (غزل)

اے بردہ ور ایام فریبندہ دمے چند
دے عمر تلف کردہ بہر درمے چند

مال و زن و فرزند ہمہ بر تو وبال اند
ہے ہے چہ کنی تکیہ بمال و زن و فرزند

عمرے تو دمے چند و بدست تو دمے چند
جائت شدہ در بند نہ مرد خردمند

فردا چو شود جائے تو اندر لحد تنگ
با خصم تو گیرد زن تو مہر بہ پیوند

صیاد اجل در طلب بردن جانت
تو در خواجگی ملک سمرقند

شداد کجا شد کہ چنان قصر بنا کرد
قارون کجا شد کہ چہل خانہ زر افگند

این پند اگر بشنوی از خسرو ناصح
بہتر بود از ملک رے و گنج نہاوند

مطلب یہ ہے کہ آدمی کو عبرت دلاتے ہیں کہ جتنے فریب دینے والے زمانہ میں
چند دم گذارے عمر اگرچہ بہت لمبی ہے چونکہ فانی ہے اور آخر ختم ہونیوالی ہے اسواسطے
اس کو چند دم کہنا درست تھا۔
اور اے وہ شخص جسنے چند درموں کیلئے عمر عزیز جیسی گران بہا متاع ضایع

کر دی۔ تیرا مال جسکے کمانے کیلئے عمر ضایع کر رہا ہے، اور عورت و فرزند جن کے خوش
کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کی ناراضی کی پروا نہیں کرتا یہ سب، تجھ پر وبال ہیں افسوس صد افسوس
مال اور فرزند اور عورت پر کیا بھروسہ کرتا ہے۔ تیری عمر چند ساعتیں ہیں زیادہ نہیں اور تیرے
ہاتھ میں چند ایک درم ہیں یعنی مال اگرچہ بہت ہو حقیری پونجی ہے تیری جان قید میں آگئی کیونکہ
مال اور عمر کا حساب دینا پڑیگا، تو دانا مرد نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ کم عقل ہے کہ اپنی جان شیریں
کو ان بیوفا چیزوں کی خاطر قید میں ڈالرہا ہے، کل مرنیکے بعد جب تیری جگہ قبر کی تنگ و تاریک
لحد ہو جاوے گی اسوقت تیری وہی پیاری عورت تیرے دشمن کیساتھ محبت کا جوڑ لگا
لیگی اجل شکاری کیطرح، تیری جان لینے کی تلاش میں ہے اور تو اس سے بیخبر، ملک سمرقند
کی سرداری کی تلاش میں لگا ہوا ہے یعنی دنیاوی حکومت و منصب کی تلاش میں ہے اور موت
تیری تلاش میں معلوم نہیں کس وقت تیری جان اس شکاری کے دام میں پھنس جاوے شداد
کہاں گیا، جسنے ایسا محل بنایا تھا جس کی مثل شہروں میں نہیں، اور قارون کہاں گیا۔ جسنے چالیس گھر
خزانوں سے بھر ڈالے اگر خسرو فناصح کی نصیحت تو سن لے تو یہ ملک ترک کی سرداری نہاوند کے خزانہ سے
تیرے حق میں بہتر ہوگی،

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں

اور ذکر کر کتاب میں اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیشک وہ تھے سچے وعدہ کے اور تھے فرستادہ پیغمبر
(فائدہ) وعدہ کا سچا ہونا بہت اعلیٰ وصف مدح کی ہے اسی لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس
آیت میں سچائی وعدہ پر اپنے ایک رسول بزرگ کی تعریف و مدح و ثنا فرماتا ہے۔
حافظ ابن کثیر نے امام ابن جریر سے نقل کیا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ایک شخص سے ایک مکان
پر ملنے کا وعدہ کیا تو آپ حسب وعدہ اس مکان میں تشریف لیگئے اور دن بھر وہاں ٹھیرے رہے اور
رات بھی وہیں رہے اور اس شخص کو وعدہ یاد نہ رہا۔ یہانتک کہ دوسرے دن وہ شخص وعدہ گاہ پر گیا
اور کہا کیا آپ جب سے آئے یہاں سے گئے نہیں، کہا نہیں۔ اسنے کہا میں بھول گیا تھا آپ نے فرمایا جب
تک تو نہ آتا میں یہیں ٹھیرا رہتا، اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی یہی
صفت تھی سنن ابی داؤد میں ہے کہ عبداللہ بن ابی الحمسا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

نبی ہونے سے پہلے میں نے آپ سے ایک سودا کیا تو کچھ درم میرے ذمے رہ گئے تو میں نے آپ سے وعدہ کیا آپ یہیں ٹھیریں میں لاتا ہوں ۔ وہ کہتے ہیں پھر میں بھول گیا اُس دن بھی یاد نہ آیا اور دوسرے دن بھی یاد نہ آیا تیسرے دن یاد آیا تب میں گیا تو آپ اُسی مکان میں تھے ۔ فرمایا اے جوان تو نے مجھے تکلیف دی میں تین دن سے یہاں تیرا انتظار کر رہا ہوں ۔

بعض نے کہا حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا گیا یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ یعنی اباجو تمہیں بارگاہ خداوندی سے میرے قربانی کرنیکا حکم ہوا ہے کرو انشاء اللہ تعالیٰ آپ مجھے صبر کرنیوالوں سے پائیں گے تو انہوں نے اس وعدہ کو سچا کر دیا ۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں جو فرمایا وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا تو اس سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اپنے بھائی حضرت اسحاق علیہ السلام سے بزرگی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے رسالت اور نبوت دونوں صفتوں سے موصوف کیا ہے اور انکی وصف میں صرف نبوت ذکر کی ہے اور صحیح مسلم میں حدیث ثابت ہوتی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وُّلْدِ اِبْرٰھِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ یعنی اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم علیہ السلام سے سماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا تو یہ حدیث ہمارے دعویٰ کی دلیل ہے پھر اللہ تعالےٰ نے ان کی دوسری صفت فرمائی کہ وہ (یعنی حضرت سماعیل علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے ۔

تو ثابت ہوا کہ اپنے اہل وعیال اور گھر کے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ اور دیگر فرائض کا حکم دینا ضروری ہے اور اس سے انسان اپنے رب سبحانہ وتعالیٰ کا پسندیدہ ہو جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ خود فرائض خداوندی کے پابند ہوں اور اپنے اہل وعیال کو فرائض کا پابند بنائیں ۔ آمین ۔ ثم آمین

چونکہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گفتار تربیت اولاد کے بیان میں اس وعظ کے مناسب تھی اس لیئے اس کا درج کرنا بہاں مناسب معلوم ہوا

گفتار در بیان تربیت اولاد

پسر چون ز دہ بر گذشتش سنین — ز نامحرمان گو فراتر نشین!

یعنی جب بچے کی عمر دس سال سے چڑھ جائے یعنی پورا دس سال کا ہو چکے تو اُسے نامحرموں سے الگ بیٹھے۔ غیر محرم لڑکیوں سے خلط ملط نہ کرے نہ اُنکے ساتھ کھیلے نہ انہیں بیٹھے اٹھے

بر پنبہ آتش نباید فروخت — کہ تا چشم برہم زنی خانہ سوخت

روئی کے پاس آگ نہ جلانی چاہیئے۔ کہ آنکھ جھپکنے کی دیر میں گھر جل جاویگا یعنی اگر دس سال کے بچے کا سونا بچھونا غیر عورتوں سے جدا نہ کیا گیا تو خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے

چو خواہی کہ نامت بماند بجائے — پسر را خردمندی آموز و رائے

اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرا نام برقرار رہے (لوگ نیکی سے یاد کریں) تو لڑکے کو علم و ہنر سکھا

کہ گر عقل و رایش نباشد بسے — بمیری و از تو نماند کسے

کیونکہ اگر اس کو خوب علم و ہنر نہ ہوگا تو تو مر جاوے گا اور تیرا قائم مقام کوئی نہ رہیگا ورنا خلف لڑکا نہ ہونے کی جا بجا ہے۔ گویا نالائق لڑکے کو جانشین چھوڑ جانا لاولد مرنے کے برابر ہے

بسا روزگارا کہ سختی برد — پسر چون پدر نازکش پرورد

لڑکا بہت مدت سختی میں عمر کاٹے گا۔ جب باپ نے اُسے ناز میں رکھا اور نازک پرورش کیا

خردمند و پرہیزگارش بر آر — گرش دوستداری بنازش مدار

اُسکو دانا و ہنرمند اور پرہیزگار بنا پرہیزگاری کی تربیت دے، اگر تو اُسکو پیار رکھتا ہے تو اس کو ناز پروردہ نہ رکھ (یعنی اولاد کو ناز میں۔ آرام بنانا اس کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔

بخردی درش زجر و تعلیم کن — بہ نیک و بدش وعدہ و بیم کن

چھٹپن میں اُسکو بُرے کاموں سے ڈانٹ اور ضروریات دین کی تعلیم کر اچھے اور بُرے کام پر اس کو وعدہ اور ڈرانا کر یعنی نیک کام پر انعام کا وعدہ کر اور بُرے کام پر سزا سے ڈرایا کر

نو آموز را ذکر و تحسین و زہ — ز توبیخ و تہدید استاد بہ

نو آموز بچے کو نصیحت کرنا اور شاباش اور آفرین دینا اُستاد کے ڈانٹنے اور دھمکانے سے بہتر ہے

بیاموز پرورده را دست رنج	وگر دست داری چو قارون بگنج

اپنے پرورش کیئے ہوئے (فرزند) کو مزدوری (کوئی کسب اور حرفہ) سکھا۔ اگرچہ تو قارون کی سی طرح بہت بڑے خزانہ پر قدرت رکھتا ہے (یعنی اگرچہ تو بڑا مالدار ہو۔ تب بھی فرزند کو کام والا اور محنتی بنا کر کوئی ہنر ضرور سکھا۔

مکن تکیہ بر دستگاہے کہ ہست	کہ باشد کہ نعمت نماند بدست

اپنی مایہ اور دستگاہ پر بھروسا مت کر کہ ہو سکتا ہے۔ (ممکن ہے) کہ دولت ہاتھ میں نہ رہے (خرچ ہو جاوے یا کسی آفت ناگہانی سے تلف ہو جاوے)

بپایاں رسد کیسۂ سیم و زر	نگردد تہی کیسۂ پیشہ ور

چاندی اور سونے کی تھیلی تو ختم ہو جاتی ہے (لیکن) پیشہ ور (مزدوری پیشہ) کا کیسہ کبھی خالی نہیں ہوتا۔

چہ دانی کہ گردیدن روزگار	بغربت بگرداندش در دیار

تجھے کیا معلوم ہے کہ زمانہ کی گردش۔ مسافری کے ساتھ اُسے ملک بہ ملک پھرائے (یعنی کیا معلوم ہے کہ زمانہ کے انقلاب سے اُسے سفر پیش آجاوے اور اپنے وطن سے نکلنے پر مجبور ہو)

چو بر پیشۂ باشدش دسترس	کجا دست حاجت نہد پیش کس

جب اُسے کسی پیشہ پر قدرت ہوگی تو حاجت کا ہاتھ کسی کے سامنے کیوں پھیلائیگا (یعنی خود اپنے ہنر کے ذریعہ سے کما کھائیگا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلا کر مانگنے کی ضرورت نہ پڑیگی)

ندانی کہ سعدی مکاں از چہ یافت	نہ ہاموں نوشت و نہ دریا شگافت

تو نہیں جانتا کہ سعدی نے مرتبہ کیسے پایا نہ بادیہ نوردی کی۔ نہ دریا چیرے (اور ہمیشہ اور خشکی کی سیر سیاحت و تجارت کیلئے نہیں کی تب بھی اچھی گذرتی ہے خدا کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

بخردی بخورد از بزرگاں قفا	خدا دادش اندر بزرگی صفا

اس کی وجہ یہ ہے کہ بچپن میں بزرگوں سے تادیب کے دھول دھپّے کھائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے بڑا ہونے کے وقت اسے صفائی (خوش وقتی) دی)

ہر آں کس کہ گردن بفرمان نہد	بسے بر نیاید کہ فرمان دہد

جو شخص (اُستاد مربّی کے) حکم پر گردن رکھے (یعنی اُن کی اطاعت کرے) زیادہ مدت نہیں گذرتی کہ خود حاکم بن جاتا ہے۔

ہر آن طفل کو جور آموزگار
نہ بیند جفا بیند از روزگار

جو لڑکا استاد کا جور نہیں دیکھتا (یعنی اُستاد کی ڈانٹ ڈپٹ سے گھبراکر تعلیم چھوڑ دیتا ہے۔ وہ آگے چل کر زمانے کے ہاتھ سے سختی اٹھائے گا۔

پسر را نکو دار و راحت رسان
کہ چشمش نماند بدست کساں

لڑکے کو اچھا (سیر چشم) رکھ۔ اور راحت (آسودگی) پہنچا۔ کہ لوگوں کے ہاتھ پر اس کی نگاہ نہ رہے یعنی کسی کے بچے کو خوشحال دیکھ کر رشک نہ کرے۔ کسی دوسرے کا دست نگر نہ ہو

ہر آن کس کہ فرزند را غم نہ خورد
دگر کس غمش خورد و آوارہ کرد

جس شخص نے خود فرزند کا غم نہ کھایا۔ اس کی غمخواری نہ کی۔ کسی دوسرے نے اُس کا غم کھایا اور آوارہ کر دیا۔ کوئی اور آوارہ اس کی غمخواری کر کے آوارہ کر دے گا،

نگہدار ز آمیزگارِ بدش
کہ بدبخت و بیراہ کند چون خودش

بُرے ہمنشین سے اُسے نگاہ رکھ کہ وہ اُس کو اپنے جیسا بدبخت اور بے راہ کر دے گا

پسر کو میان قلندر نشست
پدر گو ز خیرش فرو شوئے دست

جو لڑکا کہ قلندروں کے پاس بیٹھا اسکے باپ سے کہہ دو کہ اس کی خیر سے ہاتھ دھولے

دریغش مخور بر ہلاک و تلف
کہ پیش از پدر مُردہ بہ ناخلف

اس کے ہلاک ہونے اور مر جانے پر افسوس مت کھا کہ نالائق بیٹا باپ سے پہلے مر گیا ہوا بہتر ہے

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۱۶) کیساتھ لکھا گیا)

نمبر (۱۹) ماہ ربیع الثانی کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ ○ اَلْمَلِكِ السُّلْطَانِ الْقَدِیْرِ ○ الْعَلِیِّ عَنِ الشَّبِیْہِ وَالنَّظِیْرِ ○ الْغَنِیِّ عَنِ الْمُعِیْنِ وَالظَّہِیْرِ ○ فَسُبْحَانَہٗ مِنْ اِلٰہٍ اَوْجَدَ الْمَخْلُوْقِیْنَ

بِقُدْرَتِهٖ ○ وَدَبَّرَهُمْ بِحِكْمَتِهٖ ○ وَهُوَ لِاَقْوَالِهِمْ سَامِعٌ وَّاِلَيْهِمْ نَاظِرٌ ○ اَحْمَدُهٗ
سُبْحَانَهٗ عَلٰى مَا اَوْلَاهُ مِنْ بِرِّهٖ وَاِحْسَانِهِ الْمُتَظَاهِرِ ○ وَاَشْكُرُهٗ وَقَدْ وَعَدَ
بِالْمَزِيْدِ لِلشَّاكِرِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا ضِدَّ وَلَا
نِدَّ وَلَا مُعِيْنَ وَلَا مُظَاهِرَ ○ شَهَادَةً اَدَّخِرُهَا لِيَوْمٍ لَّا تَنْفَعُ فِيْهِ الْاَمْوَالُ وَلَا الْعَشَائِرُ ○
وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُطَهَّرُ الطَّاهِرُ ○ اَلْمُؤَيَّدُ
بِالْاٰيَاتِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْبَصَائِرِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اُولِى الْفَضَائِلِ وَالْمَفَاخِرِ ○ اَمَّا بَعْدُ فَيَا اَيُّهَا
النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاجْتَنِبُوا الْاِثْمَ الْبَاطِنَ مِنْهَا وَالظَّاهِرَ ○ وَاحْذَرُوا
الظُّلْمَ وَاِيْذَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالتَّقَاطُعَ وَالتَّدَابُرَ ○ وَاِيَّاكُمْ وَسُوْءَ الظَّنِّ وَالْحَسَدِ
وَاحْتِقَارَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَسَبَّ الْاَمْوَاتِ وَاِظْهَارَ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِيْنَ ○ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ
نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا
وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ
اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○ سورہ حجرات

وَفِى الصَّحِيْحَيْنِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ
ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَيْضًا فِيْهِمَا عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِى الظَّالِمَ حَتّٰى
اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى

وَهِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ۝ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَّفِیْعٍ یَّامَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْھُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِہِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّتَّبِعْ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ ۝ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ (الحدیث) رواہ الشیخان عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَفِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّہْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَفِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَفِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ وَفِیْ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّہُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا وَفِیْ جَامِعِ التِّرْمِذِیِّ عَنْ وَّاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُظْہِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمَہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ بَارَکَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنِیْ

وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ قُدُّوْسٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر ۱۹

کسی مسلمان پر ظلم کرنے اور ستانے اور بدگمانی وغیرہ سے منع کرنے میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور سب مسلمانوں کو نیکی اور نصیحت پر عمل کرنیکی توفیق دے آمین

اَمَّا بَعْدُ۔ اے مسلمانو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور چھپے اور ظاہر گناہوں سے بچو اور ظلم کرنیسے اور مسلمانوں کو ستانے اور آپس میں قطع تعلق کرنے اور پس پشت برا کہنے سے پرہیز کرو اور بدگمانی اور حسد اور مومنوں کو حقیر سمجھنے سے دور رہو۔ اور فوت ہوئے ہوؤں کو گالی دینے اور مسلمانوں کی مصیبت پر خوش ہونے سے بچتے رہو کہ یہ سب بڑے گناہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے سورہ حجرات میں فرمایا۔ مسلمانو! کوئی قوم کسی قوم سے ٹھٹھا مسخری نہ کرے۔ قریب ہے (ممکن ہے) کہ وہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ان سے (ٹھٹھا کرنے والوں سے) بہتر ہوں (اللہ کے نزدیک ان کا درجہ اُن سے اعلیٰ ہو پس ٹھٹھا کر کے اپنے سے اعلیٰ کی حقارت کرنا نہایت قبیح فعل اور حرام ہے اور اگرچہ قرآن کریم میں جو حکم مردوں کو دیا جاتا ہے عورتیں بھی اس میں شامل ہوتی ہیں لیکن چونکہ عورتوں میں دوسری عورتوں کی تحقیر کا زیادہ رواج ہے۔ اس لئے یہاں اللہ تعالیٰ نے تخصیص بعد التعمیم کے طور پر فرمایا) اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ٹھٹھا مسخری کریں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ عورتیں (جن سے مسخری کی گئی) ان سے (مسخری کرنیوالیوں سے اللہ کے نزدیک درجہ میں) بہتر ہوں اور اپنے آپ کو عیب نہ لگاؤ (یعنی آپس میں ایک دوسرے کی عیب چینی نہ کرو۔ چونکہ تمام مسلمان آپس میں شخص واحد کی مثل ہیں۔ تو گویا ایک دوسرے کی عیب چینی کرنا اپنے عیب کا اظہار کرنا ہے۔ جیسے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ۔ یعنی ایک دوسرے کو قتل نہ کرے کہ گویا یہ اپنے کو قتل کرنا ہے۔ تو مسلمانوں کو یہ راز سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی

دوسرے شخص کو قتل کرنیکو اپنی جان کے قتل کرنیسے تعبیر فرماتا ہے اور دوسرے مسلمان کے عیب لگانیکو اپنے آپ عیب لگانا فرماتا ہے۔ لہذا دوسرے مسلمانوں کی جان و مال عزت و آبرو کا ایسا ہی خیال چاہیئے جیسی اپنی جان و مال عزت و آبرو کا، اور آپس میں ایک دوسرے کو برے نام رکھ کر نہ پکارو (یعنی ایک دوسرے کے ایسے نام نہ رکھو جس کے سننے سے وہ ناخوش ہوں) سنن ابی داؤد وغیرہ میں حدیث آئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو بنی سلمہ قبیلہ انصار میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جسکے دو دو تین تین نام نہ ہوں تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے کسی کو کسی نام سے بلاتے تو پاس والے کہتے یا رسول اللہ صلی اللہ اس نام سے نہ بلائیے اس سے وہ خفا ہوتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی، ایمان لانیکے بعد فاسق ہونا برا نام ہے (یعنی دوسرے کو برے نام سے جو پکارے اس کا نام فاسق پڑ گیا تو مسلمان ہونیکے بعد اپنا نام فاسق رکھوانا برا کام ہے ایمان تو اچھے ناموں اور اچھی صفتوں کا مقتضی ہے۔ لہذا مسلمان کو لازم ہے مسلمان ہونیکے بعد اچھے کام کرے اور اچھی صفات اپنے آپ میں پیدا کرے فسق و فجور کے کام نہ کرے کہ فسق کی صفت اسمیں حاصل ہو اور فاسق کہلانیکا مستحق ہو، اور جو توبہ نہ کرے۔ تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو۔ کہ بعض گمان گناہ ہیں (یعنی کسی پر برا گمان کرنا اسکو متہم سمجھنا بعض اوقات غلط اور بے محل ہوتا ہے اور یہ گناہ ہے۔

لہذا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ بدگمانی سے اکثر بچا کرو کیونکہ بعض بدگمانیاں گناہ ہوتی ہیں اس لئے احتیاطاً بہت گمانوں سے بچا کرو مبادا گناہ میں پڑ جاؤ اور ایک دوسرے کے عیب تلاش مت کرو ایک دوسرے پر جاسوسی نہ ہو (تجسس کے معنی ہیں تلاش کرنا یعنی لوگوں کی ایسی باتوں کی کرید کرنا اور ان کی طرف کان رکھ کر چھپ کر ایسی باتیں سننا وہ ناخوش رکھتے ہیں اور پسند نہیں کرتے اور زیادہ تر اس کا استعمال بدی میں ہوتا ہے اور جاسوس اس کو کہتے ہیں جو لوگوں کی برائیاں تلاش کرتا پھرے۔ سی آئی ڈی کے محکمے کے لوگ

اسی قسم کے ہوتے ہیں اور بعض تمہارا بعض کی غیبت نہ کرے۔ داسمیں اللہ تعالیٰ ایکدوسرے کی غیبت کرنیسے منع فرماتا ہے اور غیبت کی تفسیر ابوہریرہ رضؓ کی حدیث میں جسکو ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے اسطرح آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ غیبت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا پس پشت اپنے مسلمان بھائی کو ایسی طرح یاد کرنا جس سے وہ ناخوش ہوتا ہے۔ یا حضرت یہ تو فرمایئے اگر میرے بھائی میں وہ بات موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اسمیں وہ بات موجود ہے جو تو ذکر کرتا ہے تب تو تو نے اسکی غیبت کی اور اگر اسمیں وہ بات موجود نہیں جو تو کہتا ہے تو تو نے اس پر بہتان باندھا تو معلوم ہوا کہ سچی بات جس سے وہ ناخوش ہوتا ہے غیبت ہے اور خلاف واقعہ ایسی بات کہنا بہتان ہے اور اسمیں دو گناہ جمع ہو گئے ایک مسلمان بھائی کو ایذا دینا دوسرا جھوٹ کہنا اور غیبت باجماع امت مطلقاً حرام ہے مگر جہاں مصلحت بیان عیب کی راجح ہو۔ جیسے راویان حدیث کی جرح وتعدیل میں انکے عیوب کذب فسق کا بیان کرنا اس مصلحت کیلئے جائز ہے کہ غلط بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف منسوب ہو جسکے بارہ میں سخت وعید آئی ہے۔ یا جیسے صلاح مشورہ میں خیر خواہی کے طور پر کسی کو دوسرے کا عیب جتلانا تاکہ معاملہ میں دھوکا نہ کھائے۔ چنانچہ فاطمہ بنت قیس نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشورہ پوچھا کہ معاویہ بن ابوسفیان رضؓ اور ابوالجہم رضؓ دونوں کی طرف سے میرے پاس نکاح کا پیغام آیا ہے۔ دونوں میرے ساتھ نکاح کی درخواست کرتے ہیں آپ رائے دیں میں کس کو اختیار کروں۔ آپ نے فرمایا معاویہ تو غریب آدمی ہے مال نہیں رکھتا اور ابوالجہم لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں رکھتا یعنی عورتوں کو بہت مارتا ہے غرض جہاں مصلحت راجح ہو وہاں کسی کی برائی ذکر کر دینا جائز ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مضمون کو اس طرح نظم کیا ہے جہاں فرمایا۔

نظم

سہ کس را شنیدم کہ غیبت رواست	چو زیں درگذشتی چہارم خطاست
یکے بادشاہے ملامت پسند	کزو بر دل خلق بینی گزند
حلال است ازو نقل کردن خبر	مگر خلق باشند ازو پر حذر

دوم پردہ بر بے حیائے متن	کہ خود مے درو پردہ خویشتن
زخوفش مدار اے برادر گنہ	کہ او مے در افتد بگرون بچاہ
سوم کز ترازوئے ناراست گوئے	زفعل بدش ہر چہ دانی بگوئے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ریاض الصالحین میں غیبت کے مباح ہونے کی چھ صورتیں ہیں محققانہ لکھی ہیں جس کو دیکھنا ہو وہاں سے دیکھ لے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے غیبت سے نفرت دلانے کیلئے اس کو مُردہ انسان کے گوشت کھانیسے تشبیہ دی۔ چنانچہ فرمایا۔ کیا کوئی تم میں سے یہ بات پسند کرتا ہے کہ اپنے بھائی مرے ہوئے کا گوشت کھائے پس اسکو تو تم ناپسند کرتے ہو یعنی جسطرح تم اس (مُردہ بھائی) کے گوشت کھانیکو طبعاً ناپسند کرتے ہو اسیطرح اس (غیبت) کو شرعاً بُرا سمجھ کر اس سے پرہیز کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی اُسکے امر و نہی میں اس کو حاضر ناظر جان کر ڈرتے رہو۔ اُس کے امر کی تعمیل کرو۔ اور جس کام سے منع فرمایا ہے اس سے باز رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ توّاب ہے (جو توبہ کرتا ہے اس کی توبہ قبول کرتا ہے) مہربان ہے (جو اس کی طرف رجوع ہو۔ اور اس پر اعتماد کرے اُس پر رحم کرتا ہے) غیبت سے توبہ کرنیکا طریق یہ ہے کہ اُس کو چھوڑ دے اور اس سے باز آجاوے اور آیندہ کبھی غیبت نہ کرنیکا عزم کرے اور گذشتہ پر نادم ہونے کی شرط میں علماء کا اختلاف ہے۔ اور جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی مانگے۔ اور بعض علماء نے کہا معافی مانگنا بھی شرط نہیں کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب اس کو اطلاع کرے گا۔ تو نہ معلوم ہونے کی صورت سے بھی اس کو ایذا زیادہ پہنچے گا۔ لہٰذا اس کی صورت یہی ہے کہ جن مجلسوں میں اس کو بُرا کہا کرتا تھا اُن میں اس کی خوبیوں کا ذکر کرے۔ اور جو اس کی غیبت کرے اپنی طاقت بھر اس کی مدافعت اور مخالفت کرے تو یہ اس کا کفارہ ہوگا (تفسیر ابن کثیر)

اے لوگو ہم نے تم کو ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا۔ اور ہم نے تم کو ذاتیں اور گوتیں اس لئے بنا دیا کہ (ایک دوسرے کی شناخت کرسکو یعنی اصل تو سب بنی آدم کا ایک ہے کہ سب ایک ماں باپ کی نسل سے ہیں۔ سب کے باپ آدم علیہ السلام اور سب کی ماں حوا ہیں اس لحاظ سے تو کوئی کسی پر فخر نہیں کرسکتا ہے۔ **بیت**

نرسد فخر کسے را ز نسب بر دگرے ۔۔۔ چونکہ در اصل ز یک آدم و حوا زادند

اور یہ قومیں اور خاندان بنا دیئے ہیں سو محض اس لئے کہ شناخت ہو سکے مثلاً فلانا فلانے کا بیٹا فلاں قبیلے سے ہے اور فلانے کا بیٹا فلانا فلاں قبیلے سے ہے بس۔ ورنہ نسبی عزت و شرافت میں سب برابر ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت دار وہی ہے۔ جو زیادہ پرہیزگار ہو ۔

اعتبار شرف آدمیاں از حسب است ۔۔۔ بہر تحقیق نسب آدم و حوا کافی ست

یعنی آدمیوں کی شرافت کا اعتبار حسب یعنی عمدہ افعال (اتباع شریعت) سے ہے نسب کے ثبوت کیلئے آدم و حوا کافی ہیں، سب انہیں کی اولاد ہیں، بیشک اللہ تمہارے حال کو جانتا ہے اور تمہارے افعال کی خبر رکھتا ہے۔ **بیت**

بندۂ دین شدی ترک نسب کن جامی ۔۔۔ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

شاعر اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتا ہے اے جامی جب دین قبول کر لیا۔ دین کی خدمت کا بیڑا اٹھا لیا۔ تو اب خاندان کا خیال چھوڑ دو کیونکہ اس راستہ میں یعنی دیندار ہونیکے لحاظ سے فلاں بن فلاں کوئی چیز نہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

اور ظلم کی بدانجامی کے بارہ میں صحیحین کی حدیث آئی ہے جس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ظلم قیامت کے اندھیرے بن کر پیش آوے گا یعنی جس طرح نیک عمل نور کا سبب بن جاتے ہیں، کہ قیامت کے دن صالحین کے سامنے نور دوڑتا ہوگا اسی طرح ظلم اندھیرے کا سبب بن جاویگا ظالم کو ہر طرف سے اندھیرا محیط ہوگا۔ کچھ نہیں سوجھے گا۔ نیز صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے ڈھیل دیتا ہے جلدی نہیں پکڑتا۔ یہانتک کہ جب اسے پکڑتا ہے نہیں چھوڑتا (یعنی جب اس کے ظلم کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے مہلت کے دن پورے ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا غضب جوش میں آجاتا ہے، پھر اس کی رہائی نہیں ہوتی۔ ہلاک ہو جاتا ہے) پھر آپ نے استشہاد میں سورہ ہود کی یہ آیت پڑھی۔ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ۔ الآیۃ۔ اس آیت سے

پہلے اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کا ذکر فرمایا۔ شامت اعمال سے انبیاء علیہم السلام کی مخالفت
کے سبب سے ہلاک ہوگئی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اسی طرح ہے تیرے رب کی
پکڑ جب بستیوں کو (یعنی بستیوں والوں کو) پکڑتا ہے اس حال میں کہ وہ ظالم ہوتے ہیں
بیشک اُس کی پکڑ درد پہنچانیوالی ہے۔ بہت سخت ہے۔

اور مسلمانوں کو ایذا دینے دستانے۔ بُرا کہنے کی برائی میں ترمذی کی حدیث آئی
ہے کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے پھر بلند آواز سے ندا
کیا۔ اے جماعت اُن لوگوں جو زبان سے مسلمان ہوئے ہیں اور ایمان اُنکے دلوں
میں نہیں پہنچا مسلمانونکو ایذا مت دو اور اُنکو عار نہ دلاؤ۔ اور اُنکی عیب چینی نہ کرتے پھرو کیونکہ
جو مسلمان بھائی کی عیب چینی میں لگا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے عیب کے پیچھے پڑ
جاتا ہے اور جس کے عیب کو اللہ تعالیٰ تلاش کرے اس کو رسوا کریگا۔ خواہ اپنے گھر کے اندر
ہی گھس رہے (مطلب یہ کہ مسلمان کو مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرنی لازم ہے۔ اُس کا کوئی
عیب معلوم ہو جاوے تو غمخواری کے طور پر نصیحت کر کے اصلاح پر لاوے نہ یہ کہ اس کو عار
دلاوے۔ شرمندہ کرے اور کرید کر اس کے عیب معلوم کرے اور شہرت دے۔ جو ایسا
کریگا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے درپے ہوگا۔ اور جس کی عیب چینی پر اللہ ہو جس کو
وہ رسوا کرنا چاہے وہ کیسے بچ سکتا ہے۔ وہ ضرور شرمندہ ہوگا۔ اس کے عیوب ظاہر
ہونگے۔ کتنا ہی چھپ کر کیوں نہ رہے۔ غرض دوسرے مسلمان کی ایذا رسانی اور رسوا
کریکا انجام بہت برا ہے ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ دشمن ہے۔

اور صحیحین میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے
مسلمان سلامت رہیں (یعنی کسی مسلمان کو نہ زبان سے تکلیف پہنچائے نہ ہاتھ سے)

اور آپس میں مسلمانوں کے بغض کینہ رکھنے اور ایک دوسرے سے حسد کرنے پس پشت
برا کہنے اور اسلامی تعلقات منقطع کرنے کی مذمت میں حدیث آئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ پس پشت ایک دوسرے کو برا کہو

اور آپس میں اسلامی تعلقات مت قطع کرو۔ اور اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی (مسلمان) کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے (یہ حدیث صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے)، اور تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھنے کی تفسیر ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس طرح آئی ہے۔ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَیُعْرِضُ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِی یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ط یعنی ملتے ہیں تو ایک (ادھر) منہ پھیر لیتا ہے اور دوسرا اُدھر منہ پھیر لیتا ہے اور دونوں میں بہتر اور اچھا وہ شخص ہے کہ پہلے سلام کرے۔ اور اس گناہ سے بچنے کی تجویز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آئی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلَاثٌ فَلْیَلْقَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رواہ ابو داؤد یعنی کسی مومن کو حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ دوسرے مومن کو چھوڑ رکھے پس اگر تین دن گذر جاویں تو چاہیئے اُس سے جا ملے اور اس پر سلام کہے پس اگر اس نے سلام کا جواب دیدیا تو دونو اجر میں شریک ہو گئے اور اگر اُسنے سلام کا جواب نہ دیا۔ تو گناہ میں وہ داخل ہوا اور سلام کرنیوالا گناہ سے نکل گیا۔

اور بدگمانی کی قباحت کا ذکر صحیحین کی اس حدیث میں ہے جسکو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کو برائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ مسلمان بھائی کی تحقیر کرے (یعنی اگر انسان میں اور کوئی برائی نہ ہو صرف یہ ہو کہ دوسرے مسلمان کو حقیر سمجھے تو اس کو برا اور گنہگار بنانے کیلیئے اتنی ہی بات کافی ہے۔ لہٰذا اس سے بہت پرہیز کرنا چاہیے۔

اور مُردوں کو گالی دینے کے منع ہونیکی دلیل وہ حدیث ہے جو صحیح بخاری میں ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو گالی مت دو کیونکہ جو انہوں نے عمل کر کے آگے بھیجے تھے اُن تک پہنچ گئے (جو انکے اعمال تھے اُنسے اُنکا پالا پڑ گیا۔ اگر نیک اعمال کیئے تھے تو نیکی کا اثر ان کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ قبر میں اُنکو راحت اور آرام پہنچ رہا ہوگا۔ اور اگر بُرے اعمال کیئے تھے تو اُنکے گلے کا ہار ہونگے اپنے کیئے کے وبال

میں گرفتار ہو گئے ہونگے۔ اب تمہارے برا کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کسی کی برائی کا ذکر تو اسلئے
کیا جاتا ہے کہ اسکو برائی سے روکا جاوے۔ اور لوگوں کو اس کی برائی سے بچایا جاوے جب
وہ مر چکا تو اب اس کا ذکر بیفائدہ ہے۔ وہ تو خود اپنے عمل کے وبال میں گرفتار ہو گیا اور دوسرے
لوگ اس کو دیکھتے نہیں کہ اس کی دیکھا دیکھی برائی پھیلے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخشدیا جب
تو بطریق اولیٰ اس کو برا کہنا جائز نہیں بہر حال مردوں کی بدگوئی سے باز رہنا لازم ہے۔
اور شماتت کی برائی اس حدیث سے ثابت ہے جو جامع ترمذی میں واثلہ بن اسقع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی (مسلمان) کے
حق میں شماتت کا اظہار مت کر (یعنی اس کی مصیبت اور تکلیف پر خوشی نہ کر) اسلئے کہ اللہ تعالیٰ
اس پر رحم کریگا اور تجھے مبتلا کر دیگا یعنی سنت اللہ اس طرح جاری ہے کہ جو کسی مصیبت زدہ
کی تکلیف دیکھ کر خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہے اور اس دوسرے اس کی
مصیبت پر خوش ہو کر چاہجا اس کا چرچا کرنیوالے کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں۔ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور اسکے رسول
کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی ہے۔ اور انکے لئے عذاب رسوا کرنیوالا تیار کر رکھا ہے
فائدہ اللہ تعالیٰ کو ایذا دینے سے مراد یہ ہے کہ اس کے حکموں کا خلاف کرنا اسکے دین میں
عیب نکالنا عکرمہ رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ یہ آیت مصورین کے حق میں نازل ہوئی کہ
اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت آئی ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (یعنی یہ حدیث
قدسی ہے) کون بڑا ظالم اس شخص سے ہے جو میری مخلوق کے مشابہ صورت بنانے لگا بس اگر وہ
یہ کر سکتے ہیں تو چاہیے ایک چھوٹی چیونٹی پیدا کریں یا ایک دانہ پیدا کریں (جب یہ کچھ نہیں
کر سکتے تو ناحق تصویریں بنانے بیٹھتے ہیں) اور اللہ کو ایذا دینے سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ کوئی تکلیف
اور مصیبت آوے تو زمانہ کو برا کہنے لگیں کیونکہ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم
کا بیٹا یعنی انسان مجھے ایذا دیتا ہے دھر (یعنی گردش زمانہ) کو گالی دیتا ہے اور حقیقت

میں دہر (یعنی جسکو وہ گالی دیتا ہے) وہ تو میں ہوں۔ زمانہ کی رات اور دن کو میں گردش
دیتا ہوں (مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے افعال کو زمانہ کی طرف منسوب کر کے زمانہ کو گالی
دیتے ہیں۔ وہ گالی اللہ تعالیٰ کو آتی ہے کیونکہ نفس الامر میں اُن کاموں کا کرنیوالا اللہ تعالیٰ
ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے یہ بہت خطرہ کا مقام ہے شاعر
لوگ اس گناہ میں بہت زیادہ مبتلا ہیں پس اُنکی سند لیکر ایسی بات نہ کرنی چاہیئے ممکن ہے انکو
یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور عرب جاہلیت کی دیکھا دیکھی انسے یہ غلطی ہوگئی ہو غلطی میں کسی کی پیروی نہ
چاہیئے جسطرح مرے ہوئے مسلمانوں کو برا کہنا گناہ ہے اسطرح غلطی میں اُن کی پیروی کرنا بھی
منع ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینا یہ ہے کہ معاذ اللہ آپ کی ذات کیطرف کوئی عیب
اور نقص منسوب کرے یا آپکی شریعت پر نکتہ چینی کرے اور آپکے صحابہ کرام کو برا کہنا بھی آپکو ایذا دینا ہے
چنانچہ مسند امام احمد اور جامع ترمذی میں عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اَللهَ اَللهَ فِي اَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِنْ بَعْدِي غَرَضًا فَمَنْ اَحَبَّهُمْ
فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِي وَمَنْ اٰذَانِي
فَقَدْ اٰذَى اللهَ وَمَنْ اٰذَى اللهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ ۝ یعنی میرے اصحاب کے بارہ میں اللہ سے
ڈرو میرے بعد انکو بدگوئی کا نشانہ نہ بنا لینا پس جسنے اُنسے محبت کی تو میری محبت کیوجہ سے انسے محبت
کی (یعنی چونکہ وہ مجھے محبوب رکھتا ہے اسلئے میرے دوستوں کو بھی محبوب رکھتا ہے کیونکہ دوست کا دوست
دوست ہوتا ہے) اور جو انسے بغض رکھتا ہے تو میرے بغض کیوجہ سے انکو دشمن رکھتا ہے (یعنی چونکہ میری محبت
اُسکے دل میں نہیں مجھسے در پردہ بغض رکھتا ہے اسلئے میرے دوستوں سے بھی بغض رکھتا ہے کہ دشمن کا دوست
بھی دشمن ہوتا ہے) جسنے انکو ایذا دی اور برا کہا اُسنے مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اسنے اللہ کو ایذا دی
اور جسنے اللہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ اسکو پکڑ لے۔ لہٰذا مسلمانوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نکتہ چینی
سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے کہ اس سے بات بہت دور جا پہنچتی ہے)

اور اللہ تعالیٰ نے عام مومنوں کو ستانیوالوں کی مذمت میں فرمایا اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں ایماندار مردوں
کو اور ایماندار عورتوں کو بغیر اسکے جو انہوں نے کیا تو بیشک انہوں نے اٹھالیا بہتان اور ظاہر گناہ
فائدہ یعنی کسی مسلمان کیطرف وہ بات منسوب کرنی جو اس میں نہیں پائی جاتی

لہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۴۲

اور اس سے اس کو عیب لگانا اور اس کا درجہ گھٹانا یہ بڑا بہتان اور کھلم کھلا گناہ ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں اس وعید میں زیادہ تر کفار داخل ہیں۔ پھر ان کے بعد رافضی اس وعید کے اندر داخل ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان گھٹاتے ہیں اور انہیں ایسے عیب لگاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے انکو بری کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو انکی صفتیں ذکر کی ہیں ان کی نقیض انہیں ثابت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مہاجرین و انصار سے اللہ راضی ہوا اور ان کی مدح فرماتا ہے، اور یہ جاہل۔ بدفہم ان کی مذمت کرتے ہیں اور انکی شان گھٹاتے ہیں اور انکے بارہ میں ایسی باتیں نقل کرتے ہیں جو واقع میں نہیں ہوئیں اور انہوں نے کبھی وہ کام نہیں کئے پس حقیقت یہ ہے کہ ان کمبختوں کے دل اُلٹے ہیں جو لوگ فی الحقیقۃ ممدوح قابل ستایش ان کی مذمت کرتے ہیں اور جو واقع میں بُرے لوگ ہیں اُن کی مدح سرائی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو راہ راست پر لاوے آمین

نظم

ولا تجھ سے بنے گی بندگی کردگاری کب ۔ چھٹے گی نفس بداندیش کی خدمتگذاری کب

لڑکپن کھیل میں کھویا جوانی خواب میں گذری ۔ بڑھاپا آکر پہنچا کریگا ہوشیاری کب

سفر در پیش ہے لے ساتھ جلدی توشۂ منزل ۔ خبر کیا ہے کہ عزرائیل کی پہنچے سواری کب

رفیقان سفر تو چل بسے اپنے ٹھکانے پر ۔ ہمارے کوچ کی اب دیکھئے آتی ہے باری کب

خزاں نے باغ دیں کو کردیا بے رونق و ویراں ۔ سُنی جائے گی یارب بلبلوں کی آہ و زاری کب

یہاں جو قہقہوں میں کھو رہا ہے زندگی اُس کو ۔ بچائے گی جہنم سے وہاں کی اشکباری کب

نہ دیکھے گلشن ہستی یہاں باد خزاں جبتک ۔ کرے سرسبز وہ فردوس کی باد بہاری کب

خدایا سیر شہر اتقا کو دل ترستا ہے ۔ مجھے زندان عصیاں سے ملے گی رستگاری کب

فقیر و اخرقہ اخلاص سے دو دل کو آرائش ۔ خدا دیکھے ہے دستار ریا کی آبداری کب

بلا تقدیر میں دیر و صنم کا پوجنا جس کو ۔ بھلا مسجد میں جاکر سر جھکا دے پیش باری کب

رگڑ رہا ہوں صحرائے خودی میں ٹھوکریں کھا کر ۔ مجھے دکھلائیگا اے پیر راہ خاکساری کب

غرور علم بیدینی میں کیوں اوقات کھوتے ہو ۔ پڑھو گے اور پڑھاؤ گے کتاب دینداری کب

زبان اب بند کر اس حق حق دل تق سوائے مسلم ۔ ادا ہوگی خدائے دوجہاں کی یادگاری کب

ماہ ربیع الثانی کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْاَکْبَرِ ۝ الْمَلِكِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ وَّقَدَّرَ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ بِقُدْرَتِہٖ وَاَمْطَرَ ۝ وَرَتَّبَ الْمَخْلُوْقَاتِ بِحِکْمَتِہٖ وَدَبَّرَ ۝ یَعْلَمُ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ وَمَا دَارَ فِیْ خَلَدِ الْعَبْدِ مِنْ عَزْمٍ اَوْ تَرْدِیْدٍ ۝ وَیَرٰی جَرَیَانَ الْاَغْذِیَۃِ فِیْ اَجْوَافِ الْمَخْلُوْقَاتِ صَغِیْرِھِمْ وَکَبِیْرِھِمْ وَقَرِیْبِھِمْ وَالْبَعِیْدِ ۝ فَسُبْحَانَہٗ مِنْ اِلٰہٍ عَظِیْمٍ لَّا یُمَاثَلُ وَلَا یُضَاھٰی وَلَا مَحِیْدَ عَنْہُ وَلَا مَفَرَّ وَلَا دَافِعَ لِمَا اَرَادَ وَلَا مَانِعَ لِمَا قَضٰی مِنْ نَّفْعٍ اَوْ ضَرٍّ ۝ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلٰی فَضْلِہِ الْمَدِیْدِ وَاَشْکُرُہٗ طَالِبًا بِشُکْرِہِ الْمَزِیْدِ ۝ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَلَا ضِدَّ وَلَا نَدِیْدَ ۝ شَھَادَۃً اَدَّخِرُھَا لِھَوْلِ یَوْمٍ تَشِیْبُ ھَوْلَہُ الْوَلِیْدُ ۝ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ خُلَاصَۃُ الْعَبِیْدِ ۝ اَفْضَلُ دَاعٍ اِلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْحِیْدِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَصْحَابِہٖ وَاٰلِہٖ ۝ وَمَنِ اتَّبَعَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فِیْ ھَدْیِہٖ وَاَفْعَالِہٖ ۝ اَمَّا بَعْدُ، فَیَآ اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی وَاَطِیْعُوْا رَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْمَا اَمَرَکُمْ بِہٖ وَنَھٰکُمْ عَنْہُ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۙ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِہٖ ؕ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ وَاِذَا

قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ سورہ نساء رکوع

رُوِیَ

مُسْلِمٌ[1] فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ۭ الْاٰیَۃَ اشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَکُوْا عَلَی الرُّکَبِ فَقَالُوْا اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ کُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِیْقُ الصَّلٰوۃَ وَالْجِہَادَ وَالصِّیَامَ وَالصَّدَقَۃَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیْکَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَلَا نُطِیْقُہَا قَالَ

---

[1] ریاض الصالحین صـ ۱۰۳ ۔ ۱۲۰ منہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا کَمَا قَالَ اَھْلُ الْکِتَابَیْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ فَلَمَّا اقْتَرَاَھَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ بِھَا اَلْسِنَتُھُمْ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ اِثْرِھَا ۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِکَ نَسَخَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ؕ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ قَالَ نَعَمْ ۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ قَالَ نَعَمْ ۔ وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ قَالَ نَعَمْ بَارَکَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی نمبر ۱ کیساتھ لکھا گیا)

وعظ نمبر (۲۰) اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم پر دل و جان سے راضی رہنے کے لازم ہونے میں

(اَمَّا بَعْدُ) حاضرین۔ اللہ مجھے اور تم سب کو اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ خدا کا خوف دل میں رکھیں اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور فرمانبرداری کریں جس کام کا آپنے امر فرمایا اُس کو شوق سے کریں اور جس کام سے منع فرمایا اس سے باز رہیں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے سورہ نساء میں بیشک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو انکے اہل کیطرف اداکرو رفائدہ امانت میں وہ سب چیزیں داخل ہیں جو انسان پر واجب

ہیں خواہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہوں جو بندوں پر واجب ہیں مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ۔ کفارات۔ نذور وغیرہ جن پر انسان کو امین بنایا گیا۔ دوسرے بندے ان پر مطلع نہیں ہو سکتے اور اسمیں داخل ہیں طہارت۔ وضو اور غسل جنابت وغیرہ۔ خواہ حقوق العباد ہوں جو بعض بندوں کے حق بعض پر واجب ہوتے ہیں۔ جیسے ودیعتیں جو ایک کا مال دوسرے کے پاس امانت ہو اس پر کسی دوسرے کو اطلاع نہیں امین جان کر اسکے پاس رکھ دیا اس پر گواہ شاید کوئی نہیں اور اسمیں داخل ہیں رعیت کے حقوق حاکم پر اور حاکم کے رعیت پر اور بہت سے مفسرین نے ذکر کیا کہ یہ آیت عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کے حق میں نازل ہوئی جو شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کا چچا زاد بھائی تھا۔ اس کے نزول کا سبب یہ ہوا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکہ فتح ہوا، تو آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلایا اور فرمایا کہ کعبہ شریف کی چابی مجھے دو تو وہ چابی لے آیا جب دینے کیلئے ہاتھ پھیلایا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کیطرف کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان چابی مجھے عنایت کیجئے سقایہ رحاجیونکو پانی پلانا، تو پہلے مجھے حاصل ہے۔ یہ بھی اسکے ساتھ جمع کر دیجئے۔ تو عثمان نے ہاتھ کھینچ لیا، چابی نہ دی، تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عثمان چابی مجھے دو۔ جب انہوں نے دینے کیلئے ہاتھ پھیلایا تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر وہی پہلی بات کہی۔ پھر عثمان نے ہاتھ کھینچ لیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عثمان اگر تو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے تو چابی مجھے دیدے تو انہوں

ل حافظ ابن کثیر نے فرمایا اس ابی طلحہ (عثمان کے دادا) کا نام عبد اللہ ہے۔ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار بن قصی بن کلاب قرشی عبدری جو حاجب تھا کعبہ معظمہ کا اور یہ عثمان شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کا چچا زاد بھائی ہے جسکی نسل میں آجتک حجابت چلی آتی ہے یہ عثمان جس کے بارہ میں آیت نازل ہوئی، صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیان یہ اور خالد بن ولید اور عمرو بن عاص مسلمان ہو چکے تھے لیکن اس کا چچا عثمان بن ابی طلحہ احد کی جنگ میں کافر ہی قتل کیا جا چکا تھا مشرکین کا جھنڈا اس دن اس کے پاس تھا۔ اور ہم نے یہ سب اس لئے ذکر کر دی کہ بہت سے مفسرین کو اس عثمان اور اس کے چچا میں اشتباہ واقع ہو جاتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو بیضاوی وغیرہ نے اس آیت کے شان نزول میں لکھا ہے۔ کہ فتح مکہ کے دن عثمان بن طلحہ نے کعبہ کا دروازہ بند کر لیا۔ اور حضرت کی داخلی کیلئے چابی دینے سے انکار کیا اور کہا کہ اگر میں جانتا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ تو میں بندنہ کرتا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ہاتھ مروڑ کر اس سے چابی چھینی۔ پھر جب آیت نازل ہوئی کے بعد چابی واپس کی تو یہ امر اس کے اسلام کا سبب ہوا۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ وہ تو فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکا تھا۔ واللہ اعلم منہ عفر اللہ

نے کہا لیجئے اللہ کی امانت کیساتھ راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور کعبہ کا دروازہ کھولا اور کعبہ میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تصویر پائی اُنکے ساتھ جوئے کے تیر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان مشرکین کو کیا ہوگیا۔ اللہ انکو غارت کرے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اور جوئے کے تیروں سے کیا واسطہ۔ پھر ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا اور پانی لیکر اس تصویر کو مٹایا اور مقام ابراہیمؑ جو کعبہ کے اندر رکھا ہُوا تھا باہر نکلوایا۔ اور کعبہ کی دیوار کیساتھ رکھوا دیا۔ پھر فرمایا اے لوگو یہ قبلہ ہے۔ پھر باہر آ کر آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا ایک یا دو شوط (پھیرے) کئے تھے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ جہانتک ہم سے بیان کیا گیا۔ چابی کے لوٹا دینے کا حکم لائے تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ آخر تک آیت پڑھی مشہور یوں ہی ہے کہ یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی۔ آیت خواہ اس بارے میں نازل ہوئی ہو یا نہ بہر حال اسکا حکم عام ہے اسی واسطے ابن عباسؓ اور محمد بن حنفیہؒ نے کہا کہ یہ ہر ایک نیک و بد کو حکم ہے (تفسیر ابن کثیر)

اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو کسی مقدمہ جھگڑا کا فیصلہ کرو، تو انصاف اور عدل کے ساتھ حکم کرو (فائدہ) حدیث شریف میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْحَاکِمِ مَا لَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ وَکَلَہٗ اِلٰی نَفْسِہٖ یعنی اللہ تعالیٰ حاکم کیساتھ ہے جبتک جور (بے انصافی) نہ کرے پس جب جور کیا تو اللہ تعالیٰ اُسکو اس کے نفس کے سپرد کر دیتا ہے اثر میں ہے ایکدن کا عدل چالیس سال کی عبادت کے برابر ہے (تفسیر ابن کثیر)

بیشک اللہ تعالیٰ سنتا ہے" تمہاری باتوں کو دیکھتا ہے" تمہارے افعال کو"

اے مسلمانو! جو ایمان کا دعویٰ رکھتے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور رسولؐ کی اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں (فائدہ) اولی الامر سے مراد علماء اور حکام ہیں اور اس آیت میں دونوں گروہ شامل ہیں ان کی اطاعت مسلمانوں پر لازم علماء کی اطاعت تو احکام شرعیہ میں ہے۔ جو انہوں نے کتاب وسنت سے استنباط کئے اور حکام کی اطاعت جنگوں کی تدبیروں اور مصالح سیاسیہ میں بشرطیکہ انکا حکم اللہ اور رسولؐ کے خلاف نہ ہو اور اگر خلاف ہو تو پھر انمیں اطاعت جائز

نہیں۔ صحیح حدیث میں آیا ہے۔ لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالیٰ کی بیفرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں پس اگر تم کسی چیز میں نزاع کرو (کسی معاملہ میں جھگڑا پڑ جاوے۔ کوئی ایکطرف کھینچے کوئی دوسری طرف) تو اس معاملہ کو اللہ اور رسول کیطرف لوٹاؤ اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ اور رسول کیطرف لوٹانا، بہتر ہے اور انجام کار کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کیطرف لوٹانا تو اس طرح ہے کہ کتاب اللہ (قرآن) میں اسکا حکم تحقیق کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی طرف لوٹانا آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی زندگی میں تو یہ تھا کہ آپ سے اس واقعہ کا حکم دریافت کیا جاتا اور آپ کی وفات کے بعد آپکی سنت سے اس کا حکم تلاش کیا جاوے۔ کیونکہ انجام اُسی کا اچھا ہے سوائے اسکے اور کسی کام میں کچھ بھلائی نہیں کیا تو نے ان لوگوں کیطرف نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اس چیز کیساتھ جو تجھ پر نازل کی گئی (یعنی قرآن) اس چیز کیساتھ جو تجھ سے پہلے نازل کی گئی (اگلے انبیاء کی کتابیں) اور باوجود اس کے وہ ارادہ کرتے ہیں کہ طاغوت کے پاس مقدمات (فیصلہ کیلئے) لے جاویں (طاغوت سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہیں جانتے اور اپنے من گھڑت قانون کیساتھ مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں) اور انکو حکم تو (اللہ کیطرف سے) یہ دیا گیا ہے۔ کہ اُن (طاغوت) کے ساتھ کفر کریں (انکے احکام سے انکار کریں اُن کو نہ مانیں) اور شیطان یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ گمراہ ہو جاویں دور کی گمراہی (شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ گمراہ ہو کر اللہ کے راستے سے بہت دور جا پڑیں) اور جب اُنسے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اسکی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو تُو دیکھتا ہے کہ منافق تیری طرف سے اعراض کر کے منہ پھیر لیتے ہیں پس کیونکر ہے حال اُنکا جب پہنچے انکو کوئی مصیبت بہ سبب اس کے جو انکے ہاتھوں نے آگے کیا (یعنی جب انکو اپنے اعمال کی شامت سے کوئی مصیبت پہنچے) پھر تیرے پاس آویں اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے کہ نہیں ارادہ کیا تھا ہمنے مگر بھلائی کا اور موافقت دینے کا۔

(فائدہ) یعنی جب اپنی کسی حاجت کیلئے تمہارے پاس آتے ہیں تو خدا کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم جو آپ کے سوا اور کسی کے پاس مقدمہ فیصلہ کیلئے لے گئے تھے اس کی

وجہ یہ نہیں تھی کہ ان کی حکومت کو صحیح اعتقاد کرتے تھے. بلکہ محض اس لئے لے گئے تھے کہ کوئی بھلائی ہو جاویگی وہ فریقین میں موافقت اور صلح کرا دینگے اور فریقین اس حکم کو مان لیں گے اور حاکم کیساتھ بھی ہماری بات بنی رہے گی (اب بھی جو لوگ سرکاری کچہریوں میں مقدمے لیجاتے ہیں اسی قسم کی باتیں کرتے ہیں ۔ مسلمان کو خوب غور کرنا چاہیئے کہ کہیں منافقوں کے زمرہ میں تو نہیں داخل ہو رہا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نفاق سے بچاوے ۱۲)

وہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے. جو اُن کے دلوں میں ہے (یعنی اس قسم کے لوگ منافق ہیں ۔ جو انکے دلوں میں نفاق ہے اللہ اُس کو جانتا ہے ۔ انکو اس کی سزا دیگا۔ سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ تم اسی پر اکتفا کرو اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا) سو تم اُن سے اعراض کرو اور نصیحت کرو ۔ اور کہو ان سے انکے نفسوں کے بارہ میں بات اثر کرنیوالی (یعنی انکے نفاق پر انکو سخت سست نہ کہو صرف نرمی سے نصیحت کرو ۔ اور نفاق سے انکو منع کرو اور انکے نفسوں کے بارہ میں یعنی تنہائی میں انکو مؤثر بات کہو ایسی نصیحت کرو جو انکے دل میں گھر کرے)

اور ہمنے کوئی رسولؐ نہیں بھیجا ۔ مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اور اس کی توفیق سے اس کی اطاعت کی جاوے اور اگر یوں ہوتا کہ جب انہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا تھا (یعنی تیرے سوا اور کسی کے پاس مقدمہ لیگئے تھے ۔ نفاق وغیرہ گذشتہ گناہوں سے توبہ کر کے) تیرے پاس چلے آتے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے اور رسولؐ (بھی) اُن کیلئے بخشش مانگتا تو پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان

فائدہ اسمیں رسولؐ کو غائب کر کے ذکر فرمایا آپ کا شان بڑھانیکو مطلب یہ کہ جب اُنسے گناہ ہو گیا تھا ۔ تو تمہیں وسیلہ بناتے تمہارے پاس آکر خود بھی اللہ سے بخشش مانگتے اور تم بھی اُنکے لئے سفارش کرتے تو اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول کرتا اور اُن پر مہربان ہو جاتا ۔ گناہ بخشوانے کا یہ طریقہ ہے یہ نہیں کہ جھوٹی قسمیں کھانے لگیں کہ ہم کو یہ مجبوری پیش آئی جب ہم غیر کی کچہری میں مقدمہ لیگئے ہمارا ارادہ یوں تھا ۔ ہم نے یوں سوچا تھا ۔ وغیرہ وغیرہ)

پس تیرے رب کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتے ۔ یہانتک کہ جب اُنکے درمیان کوئی جھگڑا قضیّہ پڑے تو تجھے ہی حکم (فیصلہ کرنیوالا) مقرر کریں ۔ پھر جب تو فیصلہ صادر کرے تو تیرے فیصلہ سے اپنے جیوں میں تنگی نہ پائیں اور تسلیم کر لیں تسلیم کرنا۔

فائدہ:۔ یہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے سخت وعید ہے جس کیلئے ایماندار کے رونگٹے کھڑے ہو جانے چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی اور حرف نفی کیساتھ قسم کی تاکید کی پھر ایمان کی نفی کی ان لوگوں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف مقدمہ نہ لاویں۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ سے دل میں تنگی نہ پاویں اور اسکو ٹھنڈے دل سے قبول کریں اور اس کا پورا اذعان اور یقین کریں اور ظاہر اور باطن سے اسکو پورا پورا قبول کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں حاضر ہو کر فیصلہ کرایا جاتا اور آپ کی وفات کے بعد جو عالم اور قاضی آپ کی شریعت کے احکام جانتا ہو اور اس کے مطابق فیصلہ کرے وہ آپ کے قائمقام ہے اس کے حکم کو بھی اسیطرح تسلیم کرنا فرض ہے۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ ؂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اس پاکذات کی قسم ہے جسکے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جبتک اس کی خواہش اس چیز کے تابع نہ ہو جائے جسکو میں لیکر آیا ہوں (یعنی میری شریعت کے تابع نہ ہو جائے) صحیح بخاری میں عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ زبیرؓ کا ایک شخص سے جھگڑا ہوا۔ پانی کی نالی میں جو پتھریلی زمین سے آتی تھی۔ (اور اس پر پہلے زبیرؓ کا پھر ونکا باغ آتا تھا پھر دوسرے شخص کا) تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم (اپنے باغ کو) پلالو۔ پھر اپنے ہمسایہ کی طرف پانی کو چھوڑ دو تو اس انصاری شخص نے (جو زبیرؓ کا ہمسایہ تھا) کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یہ حکم آپ نے اسلئے دیا کہ) زبیرؓ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ تو آپ کا چہرہ غصہ سے رنگین ہو گیا۔ پھر فرمایا اے زبیر اپنے باغ کو پلا کر پانی روک رکھو۔ یہانتک کہ پانی باغ کی دیوار تک لوٹ جاوے پھر اپنے ہمسایہ کیطرف پانی چھوڑ دو۔ اب جبکہ انصاری نے آپ کو غصہ دلایا تو آپ نے صریح حکم میں زبیرؓ کو اسکا پورا حق دلایا اور پہلے آپنے دونوں کو ایسا مشورہ دیا تھا جسمیں دونوں کیلئے گنجائش تھی۔ زبیرؓ نے کہا میرا ظن غالب یہی ہے کہ آیت فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ الآیۃ۔ اسی معاملہ

میں نازل ہوئی اور بعض تفاسیر میں اس آیت کا شان نزول اس طرح بیان ہوا ہے کہ دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے گئے تو جس کا حق تھا آپنے اسکے حق میں فیصلہ دیا۔ دوسرا شخص جسکے برخلاف فیصلہ ہوا تھا۔ وہ اس پر راضی نہ ہوا حتیٰ کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ جسکے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ دیا تھا۔ اسنے کہدیا کہ پہلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جھگڑ لے گئے تھے آپ نے اس کے برخلاف میرے حق میں فیصلہ کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے سے دریافت کیا اس نے کہا یہی بات ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہیں ٹھیرو ابھی آکر فیصلہ کرتا ہوں پھر اپنے گھر میں گئے اور اپنی تلوار کھینچ کر لائے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوا تھا اس کا سر اڑا دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس کا خون ضائع کیا۔ اس کا قصاص نہ دلوایا۔ سبب نزول کوئی ہو اصل مدعا یہ ہے کہ مسلمان کو فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے حکم سے سرتابی نہ کرے۔ سرتابی کے کیا معنی بلکہ ٹھنڈے دلسے اُسے قبول کرے اور خوشی اسپر عمل کرے ورنہ مومن نہیں۔ چنانچہ آیت میں تصریح ہے اور ابھی اس مضمون کی حدیث گذری ہے۔ واللہ اعلم۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے علم غیب سے اس چیز کی خبر دی جو ہوئی نہیں کہ اگر ہوتی تو کس طرح ہوتی۔ چنانچہ فرمایا، اور اگر ہم اُنپر لکھتے (یعنی فرض کر دیتے) کہ اپنی جانوں کو قتل کرو یا اپنے گھروں سے نکلجاؤ تو اس کو نہ کرتے مگر تھوڑے سے انمیں سے (اس کو کرتے) اور اگر وہ کر گذرتے جو انکو نصیحت کی جاتی ہے تو البتہ یہ اُنکے حق میں بہتر ہوتا (دنیا میں بھی اچھا ہوتا اور آخرت میں بھی) اور دین میں مضبوطی کا سبب ہوتا اور اسوقت ہم اُنکو اپنے پاس سے بڑا اجر دیتے (یعنی آخرت میں جنت دیتے) اور (دنیا میں) سیدھے راستے کی طرف اُن کو ہدایت کرتے۔

فائدہ۔ تفاسیر میں لکھا ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت بعض صحابہؓ نے کہا اگر اللہ تعالیٰ ہمکو یہ حکم دیتا تو ہم اُسکو ضرور کرتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جسنے ہمکو اس حکم سے معاف رکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپنے فرمایا، میری اُمت سے بعض ایسے مرد ہیں

کہ ایمان اُنکے دلوں میں محکم پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہے ایک حدیث میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ اگر یہ حکم نازل ہوتا تو عبداللہ ابن مسعودؓ ان لوگوں میں سے ہوتا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپنے عبداللہ بن رواحہ کیطرف اشارہ کرکے فرمایا اگر یہ حکم نازل ہوتا تو یہ اُن تھوڑے لوگوں میں ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کلیہ قاعدہ فرمادیا کہ اور جو شخص اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا نبیوں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحین سے اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

فائدہ۔ یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کے امر کی اطاعت کرے جس کام کے کرنیکو فرمایا اُس کو کرے اور جسکے کرنیسے منع فرمایا اس سے باز رہے اسکو اللہ تعالیٰ جنت میں بساویگا۔ اور اپنے برگزیدہ لوگوں کی رفاقت نصیب کریگا جنمیں اول درجہ انبیاء کا ہے پھر دوم درجہ میں صدیقین ہیں جو بہت سچے ہیں اور اپنے دعویٰ ایمان کو عمل کیساتھ سچا کر دکھاتے ہیں۔ پھر شہدا ہیں جنہوں نے جان تک اللہ کی راہ میں خرچ کرنیسے دریغ نہ کیا۔ پھر عام صالحین ہیں، جن سے ظاہر و باطن شریعت کے تابع ہیں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ اور ان لوگوں کی رفاقت کیا اچھی نعمت ہے۔

اس آیت کے سبب نزول میں حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے میری جان سے زیادہ پیارے ہیں۔ اور میرے اہل سے زیادہ پیارے ہیں اور میرے بیٹوں سے زیادہ پیارے ہیں اور میں جب اپنے گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں تو مجھے صبر نہیں آتا۔ یہانتک کہ آپ کی خدمتمیں حاضر ہو کر آپ کو دیکھ لیتا ہوں۔ اور جب اپنی موت اور آپ کی وفات کو یاد کرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ آپ کے درجے تو جنت میں نبیوں میں بلند ہونگے اور میں اگر جنت میں داخل ہوا بھی تو ڈرتا ہوں کہ آپکو نہ دیکھ سکونگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی تو معلوم ہو گیا۔ جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں، وہ نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین

کیساتھ ہونگے اعلیٰ درجے والے اُتر کر اُن کیساتھ مجلس کرینگے اور باغوں میں بیٹھ کر اُن کیساتھ بات چیت کرینگے اور اللہ کی نعمتوں کا ذکر کر کے اس کی حمد وثنا کریں گے اس سے بھی بڑی بشارت وہ ہے جو متواتر طریقوں سے صحابہؓ کی ایک جماعت سے صحاح اور مسندوں میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شخص کی بابت سوال کیا گیا جو کسی قوم کو دوست رکھتا ہے اور اُنسے مل نہیں سکا یعنی اچھے لوگوں اور صالحین کو دوست رکھتا ہے اور اسکے عمل اُن جیسے نہیں کہ درجے میں اُنسے مل سکے تو آپنے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اس شخص کیساتھ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مسلمان جیسے اس حدیث کو سنکر خوش ہوئے ایسے کبھی نہیں خوش ہوئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بیشک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو دوست رکھتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے انکے ساتھ مبعوث کریگا۔ اگرچہ میرے عمل ان جیسے نہیں کسی نے خوب کہا ہے ؎

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْھُمْ ٭ لَعَلَّ اللّٰہُ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

یعنی میں نیکوں کو دوست رکھتا ہوں اور حقیقت میں عمل میں میں ایسا نہیں ہوں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی محبت صالحین کے طفیل اصلاحیت صالحین کا درجہ نصیب کرے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کی رفاقت نصیب کرنا فضل ہے اللہ کی طرف سے اور کافی ہے اللہ جاننے والا یعنی اللہ اور رسولؐ کی اطاعت جو لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ کون خلوص کیساتھ صحیح معنی میں اطاعت کرتا ہے اور کون بناوٹ کے طور پر دکھانے سنانے کیلئے اعمال بجالاتا ہے اسمیں وعدہ بھی ہے وعید بھی ہے صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:۔ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اخیر آیت تک یعنی جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ کا ہے وہی سب کا مالک ہے اور سب چیزوں پر اسکا علم محیط ہے، اور جو کچھ تمہارے جیوں میں ہے اسکو ظاہر کرو یا چھپا رکھو اسپر اللہ تمہارا حساب لیگا۔ پس جسکو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب کرے اور اللہ

ہر چیز پر قادر ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا اے اللہ کے رسول اعمال سے تو ہم اس چیز کے مکلف ہوئے ہیں جسکی ہم طاقت رکھتے ہیں۔ مثلاً نماز۔ جہاد۔ روزے۔ صدقہ اور اب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کی ہم میں طاقت نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم ارادہ کرتے ہو کہ ویسی ہی بات کہو جو تم سے اگلی دونوں کتابوں (توریت اور انجیل) والوں یہود و نصاریٰ نے کہی تھی (سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا) یعنی ہمنے حکم سن تو لیا۔ اور لیکن عمل ہم سے نہیں ہو سکتا ہے دشکل ہے) بلکہ کہو (سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝) یعنی ہمنے سنا اور مان لیا (حکم کے تابع ہیں) تیری بخشش چاہتے ہیں۔ اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے پس جب قوم نے اس کو پڑھا اور ان کی زبانیں اسکے پڑھنے کے ساتھ مطیع ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے اسکے پیچھے یہ آیۃ اتاری (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝) یعنی رسول کی طرف جو کچھ اسکے رب سے اتارا گیا اس پر وہ (رسول) ایمان لایا۔ اور مومن (رسول کے پیرو) بھی اس پر ایمان لائے سب کے سب ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے پیغمبروں کے ساتھ اور انہوں نے کہا ہم اسکے رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے (کہ کسی رسول کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں جیسے یہودیوں اور نصرانیوں نے کیا۔ کہ فریق اول نے عیسےٰ اور محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کو نہ مانا اور نصرانیوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانا) اور انہوں نے یعنی رسول اور مومنوں نے کہا ہمنے (اللہ کا حکم) سنا اور مانا ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری طرف ہے لوٹنا پس جب انہوں نے یہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو منسوخ کیا یعنی اس آیت سے جو وسوسۂ قلب پر مواخذہ کا حکم سمجھا جاتا تھا اس حکم کو اٹھا دیا اور اللہ عزوجل نے اگلی آیت نازل فرمائی (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ؕ ۲) یعنی اللہ تعالیٰ کسی نفس کو مکلف نہیں کرتا مگر جسقدر اسکو طاقت ہو اسکے لئے ہے جو اسنے کمایا (یعنی جو نیک عمل کیا اُس کا فائدہ اسی کو ہے) اور اسکے اوپر ہے جو کرتوت کیا (یعنی جو بد عمل کیا اسکا وبال بھی اسی پر ہے) اے ہمارے رب ہمسے مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول

جاویں یا چوک جاویں یعنی بھول کر کوئی فرض ہم چھوڑ دیں ادانہ کریں یا کوئی حرام کام کر گذریں یعنی فرضیت یا حرمت کا حکم ہمیں یاد نہ رہنے کے سبب اسکا خلاف کریں یہ نسیان ہوا۔ یا بوجہ جہالت شرعی حکم کو نہ جاننے کے سبب خلاف شرع کام کر بیٹھیں یہ خطا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نعم یعنی یہ دعا قبول ہے۔ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا) یعنی اے ہمارے رب ہم پر ویسا بوجھ نہ رکھ جیسا ان لوگوں پر رکھا جو ہم سے پہلے تھے یعنی ایسے کل اعمال سے ہمیں مکلف کر جیسے پہلی امتوں کیلئے شروع کئے گئے تھے مثلاً یہود کیلئے حکم تھا کہ کپڑے یا بدن پر ناپاکی لگ جاتی تو دھونے سے پاک نہ ہوتا۔ کاٹنا پڑتا۔ یا زکوٰۃ میں چوتھائی مال ادا کرتے تب باقی مال پاک ہوتا یا توبہ انکی تب قبول ہوتی کہ گناہگار کو قتل کیا جاتا۔ نماز بغیر مسجد کے جائز نہ ہوتی۔ وغیرہ وغیرہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نعم یعنی یہ دعا بھی قبول ہے۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ) یعنی اے رب ہمارے ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جسکی ہم میں طاقت نہیں فرمایا نعم یعنی یہ دعا بھی منظور ہے۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ یعنی اور ہمکو معافی دے دو، گذر کر اور ہم کو ڈھانپ دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مالک و کارساز ہیں کافر لوگوں کے برخلاف ہماری امداد کر دو ہمکو ان پر فتح و نصرت دے۔ فرمایا نعم یعنی یہ دعا بھی قبول ہے تفسیر دکیع میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورہ بقر کو ختم کرتے تو آمین کہتے

فائدہ اس آیت کی تفسیر میں علماء مفسرین کے کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ اس کا اوپر کتمان شہادت (گواہی کے چھپانے) سے نہی آئی ہے تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اللہ تعالیٰ کا ملک و مال ہے سبکو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے نفسوں میں ہے یعنی کسی صاحب مال کے حق کی شہادت ظاہر اتم اسکے اور انکو سینے لگا کر دو یا اسکو دلوں میں چھپا رکھو تو اللہ تعالیٰ اس پر تمہارا حساب لیگا پھر جسکو چاہے اسکے برے اعمال پر سزا دے اور مومنین میں سے جسکو چاہے معاف کر دے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ظاہری اعمال اور باطنی خیالات سب معلوم ہیں اور سب پر اللہ تعالیٰ تمہارا حساب لیگا۔ پھر اس قول والوں میں سے بعض نے یہ کہا کہ پھر یہ

حکم منسوخ ہو گیا اللہ تعالیٰ کے اس قول سے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ۔ چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث جو اوپر مذکور ہوئی ہے اس پر دلالت کرتی ہے تو اس قول کے مطابق شروع شروع میں وسوسہ پر بھی مؤاخذہ تھا سو صحابہ کی شکایت کرنے پر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ حکم منسوخ ہوا اور دوسرے بعض نے یہ کہا کہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں لیکن حساب سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو انکے دلونکے خیالات جتلاویگا اور انسے اقرار کراویگا پھر ان کو معاف کر دیگا اور اہل شک ریب میں انہوں نے جو تکذیب چھپا رکھی تھی اسکی انہیں خبر دیگا اور اسپر انہیں عذاب کریگا اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے قول سے، فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ یعنی جو شک اور نفاق تمہارے دلوں نے کمایا اسپر مؤاخذہ کریگا اور محاسبہ کے عذاب لازم نہیں۔ مومنونکو صرف جتلا کر معاف کر دیگا۔ اور کافروں نے جو اپنے دلوں میں تکذیب اور نفاق پر گرہ ڈال رکھی تھی اُس پر انکو عذاب دیگا اور بعض کے نزدیک محاسبہ کیساتھ عذاب بھی ہے لیکن جو خیالات عمل میں نہیں آئے صرف دل میں ارادہ کیا انپر جو عذاب ہوتا ہے وہ یہ ہے جو دنیا میں مصیبتیں آجاتی ہیں اور فکر اور غم لاحق ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ جو کانٹا انسان کو لگ جاتا ہے یا کوئی چیز رکھ کر بھول جاتا ہے اور پھر مل جاتی ہے یہانتک کہ ان تکالیف کی وجہ سے اپنے گناہوں سے ایسا صاف نکل آتا ہے جیسے سُرخ سونا بھٹی سے نکل آتا ہے یہ حضرت عائشہؓ کی حدیث کا مضمون ہے اس حدیث کو یہاں ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم سے سرتابی نہیں چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہو اسکے سامنے سر تسلیم خم کر دے دل سے منظور کرلے کیسا ہی مشکل کیوں نہ ہو اللہ اس تسلیم کی برکت سے مشکل آسان کر دیگا۔ چنانچہ اس حدیث شریف میں اس کی تفصیل مذکور ہے کہ جب صحابہؓ نے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہا تو اللہ تعالیٰ نے دل کے خیالات پر مواخذہ کرنے سے معاف فرمایا اور بعد میں دعا تعلیم فرمائی اور ہر دعا کے بعد فرمایا قبول ہے منظور ہے صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورہ بقر کی اخیر کی دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لیں تو وہ اسکو کافی ہیں یعنی سونیکے وقت صرف یہی دو آیتیں پڑھ لے اور کوئی سورت قرآن کی نہ پڑھے تب بھی رات کے وظیفہ سے یہی دو آیتیں اسکو کافی ہیں اور مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے حدیث آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ کے آخیر کی آیتیں عرش کے نیچے ایک خزانہ ہے اسمیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ایک اور حدیث میں ہے کہ معراج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں (۱) آپکو پانچ نمازیں عطا (۲) سورہ بقرہ کی آخیر کی آیتیں عطا کی گئیں (۳) یہ فضیلت عطا کی گئی کہ آپ کی امت میں جس شخص نے شرک کیا ہو اسکے سب خطرناک گناہ بخشے گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص جو عقل رکھتا ہو اور اسلام اسکو پہنچا ہو پھر وہ آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کے آخیر کی آیتیں پڑھے بغیر سو جاوے لہٰذا مسلمان کو ضرور چاہیئے کہ سوتے وقت آیۃ الکرسی اور یہ آیتیں پڑھ لیا کرے ان آیتوں کا ترجمہ تو یہاں لکھا جا چکا آیۃ الکرسی کا ترجمہ عذاب قبر کی بحث میں لکھا جا چکا وہاں سے دیکھ لیں اور پڑھنے کا لطف تب ہی ہے کہ معنی سمجھ کر پڑھے اور چونکہ ان آیتوں میں سب اعتقادیات ایمانیات مفصل آگئے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانا اس کے فرشتوں پر ایمان لانا اسکی کتابوں پر ایمان لانا اُس کے سب رسولوں پر ایمان لانا کسی کی نبوت سے انکار نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو دل کے کانوں سے سُننا۔ نہ دل سے اُنکو ماننا اپنی سب حاجتوں کا اس سے مانگنا دینی حاجات کو مقدم رکھنا۔ گناہوں کی بخشش چاہنا قیامت پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا مولیٰ اور ناصر اعتقاد کرنا اور کافروں دشمنان دین اسلام سے بغض رکھنا اور ان پر فتح نصرت پانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کرنا ظاہری سازوسامان لشکر وحشم پر بھروسہ نہ کرنا محض اللہ کی نصرت امداد پر بھروسہ رکھنا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوتے وقت ان آیتوں کے پڑھنے کی ترغیب دی کہ نیند موت کی جا بجا ہے ممکن ہے کہ یہی آخری وقت ہو تو انسان کا خاتمہ ایمان پر اور کفر سے بغض ونفرت پر ہو

نظم

اَے خالقِ ہر جسم و جاں تجھ بن نہیں کوئی مرا
اَے دستگیر بیکساں تجھ بن نہیں کوئی مرا
اَے حافظ و ناصر مرے تجھ بن نہیں کوئی مرا
تُو ہی مرا معبود ہے تو ہی مرا مسجُود ہے
اَے بادشاہِ دو جہاں تُو ہے پناہِ عاصیاں

اَے رازقِ ہر انس و جاں تجھ بن نہیں کوئی مرا
اَے چارۂ بیچارگاں تجھ بن نہیں کوئی مرا
اَے حاضر و ناظر مرے تجھ بن نہیں کوئی مرا
تو ہی مرا مقصود ہے تجھ بن نہیں کوئی مرا
میں تجھ سوا جاؤں کہاں تجھ بن نہیں کوئی مرا

اے رازقِ بیدست و پا میں ہوں ترے در کا گدا
رکھتا ہوں تیرا آسرا تجھ بن نہیں کوئی مرا

اے لائقِ حمد و ثنا اے لازوال و لا فنا
بگڑی ہوئی میری بنا۔ تجھ بن نہیں کوئی مرا

یاں پالنے والا کوئی اور ماننے والا کوئی
واں بخشنے والا کوئی۔ تجھ بن نہیں کوئی مرا

فرشِ زمیں سے تا فلک اور آسمانوں سے عرش تک
دیکھا اُٹھا کر جب پلک تجھ بن نہیں کوئی مرا

کی داہنے بائیں نظر پیش و پس زیر و زبر
ہر سو یہی ہے جلوہ گر۔ تجھ بن نہیں کوئی مرا

تو صاحبِ انعام ہے انعام تیرا عام ہے
وہّاب تیرا نام ہے تجھ بن نہیں کوئی مرا

تیرا دیا کھاتا ہوں میں تیری ثنا گاتا ہوں میں
تیرا ہی کملاتا ہوں میں تجھ بن نہیں کوئی مرا

دکھ درد و غم اُس کا گیا جسنے پکارا یا خدا
سختی میں میرے کام آ تجھ بن نہیں کوئی مرا

جب سے سمجھ آئی مجھے دی تو نے گویائی مجھے
تقریر یہ بھائی مجھے۔ تجھ بن نہیں کوئی مرا

در در سے ٹکرا کر کے سر رکھا تیری درگاہ پر
تو بھی نہ کر دور اسے بدر تجھ بن نہیں کوئی مرا

میں مفلس ہوں بے سیم و زر بے زور بے کسب و ہنر
لے غیب سے میری خبر۔ تجھ بن نہیں کوئی مرا

میں نیک ہوں یا ہوں برا پر نام لیتا ہوں ترا
اب بخش تو یا دے ہنر تجھ بن نہیں کوئی مرا

جو خویش و برخوردار ہیں اپنی غرض کے یار ہیں
گو ظاہری غمخوار ہیں۔ تجھ بن نہیں کوئی مرا

مجھ کو شوق حور ہے نہ خواہش انگور ہے
تیری رضا منظور ہے تجھ بن نہیں کوئی مرا

یہ طائرِ جاں حبسِ نفس۔ جا گور کا دیکھے قفس
اُس کنج میں فریادرس تجھ بن نہیں کوئی مرا

روزِ ازل کے قول میں دنیا کے رنج و ملول میں
نیکی بدی کے تول میں تجھ بن نہیں کوئی مرا

جب حادثہ پر جوش ہو۔ گم ہر کسی کی ہوش ہو
ہر آشنا روپوش ہو۔ تجھ بن نہیں کوئی مرا

جس دم صراط نار پر ہونے لگے سب کا گذر
اُس دم رفیق و راہبر۔ تجھ بن نہیں کوئی مرا

مسلم کی جب آوے اجل یہ کہکے دم جاوے نکل
اے پاک ذاتِ لم یزل۔ تجھ بن نہیں کوئی مرا

نمبر ۲۱ ماہ جمادی الاولیٰ کے پہلے جمعہ کا خطبہ اُولیٰ نمبر ۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ للہِ الکبیرِ المتعالِ ذی المجدِ والنوالِ لا رادَّ لما اعطی ولا معطی

لِمَا مَنَعَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَلَالِ ○ اَخْرَجَنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ فَهُوَ ذُو النِّعْمَةِ
وَالْاِفْضَالِ ○ فَسُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ عَظِیْمٍ وَّسِعَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا وَتَعَالٰی مِنْ اِلٰهٍ
رَّحِیْمٍ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اَخْذًا وَّاِعْطَآءً وَّمَنْعًا ○ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ وَبِحَمْدِهٖ یَلْهَجُ
اُولُوا النُّهٰی وَالْاَحْلَامِ ○ وَاَشْکُرُهٗ عَلٰی نِعْمَةِ الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ شَهَادَةً تَکُوْنُ لِیْ وَلَکُمْ مِنَ الْعَذَابِ جُنَّةً ○
وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلَائِقِ مِنْ اِنْسٍ
وَّجِنَّةٍ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
دُعَاةِ الْخَلْقِ اِلَی الْجَنَّةِ (اَمَّا بَعْدُ) فَیَآ اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰی فَقَدْ طَالَ اِعْرَاضُکُمْ
عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ○ وَکَثُرَ اشْتِغَالُکُمْ بِالْحُطَامِ الْفَانِیْ وَاِقْبَالُکُمْ عَلٰی مَا یَصُدُّ عَنِ
الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ ○ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَخْلُقْ خَلْقَهٗ سُدًی وَّمُهْمَلًا ○ بَلْ جَعَلَهُمْ
مَوْرِدًا لِّلتَّکْلِیْفِ وَلِلْاَمْرِ وَالنَّهْیِ مَحَلًّا ○ وَاَلْزَمَهُمْ فَهْمًا فَهْمًا اَرْشَدَهُمْ مُجْمَلًا وَّمُفَصَّلًا
وَالْمَقْصُوْدُ بِذٰلِکَ کُلِّهٖ اِقْبَالُ الْقَلْبِ عَلٰی خَالِقِهٖ فِیْ حَرَکَاتِهٖ وَسَکَنَاتِهٖ ○ وَلَیْلِهٖ وَ
نَهَارِهٖ وَنَوْمِهٖ وَیَقْظَتِهٖ وَاِرَادَتِهٖ وَلَحَظَاتِهٖ وَاِنَّمَا یَحْصُلُ ذٰلِکَ بِدَوَامِ ذِکْرِ اللّٰهِ وَلِذٰلِکَ
مَنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ وَقْتٍ ذِکْرًا فَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ
اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ
قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاهَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ
لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ
وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِکٌ وَّاَحْمَدُ وَغَیْرُهُمَا ، وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَّجُلٍ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَیَقْرَاُ سُوْرَةً مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ
اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْهِ مَلَکًا یَّحْفَظُهٗ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْهِ حَتّٰی یَهُبَّ مِنْ نَّوْمِهٖ مَتٰی هَبَّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ، وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ
مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّیْلِ وَضَعَ یَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی وَ

له مشکوٰة ص ١٩٠ ـ سه مشکوٰة صفحہ ١٩٠ ـ سه مشکوٰة صفحہ ٢٣٣ ـ سه مشکوٰة صفحہ [illegible] ١٢٠ ـ سه [illegible]

اذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور (رواہ البخاری) وعن[1]
ابی ہریرۃ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم لیضطجع علی
شقہ الایمن ثم لیقل باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فاغفرلہا
وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین (متفق علیہ) وعن[2] ابی سعید رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یاوی الی فراشہ استغفر اللہ الذی
لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ثلث مرات غفر اللہ لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر
(رواہ الترمذی) وثبت[3] عنہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول عند منامہ سبحان اللہ ثلثا وثلثین
والحمد للہ ثلثا وثلثین واللہ اکبر اربعا وثلثین (رواہ ایضا) کان[4] یجمع کفیہ ثم ینفث
فیہما فیقرا قل ھو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح
بہما ما استطاع من جسدہ یبدا بہما علی راسہ ووجہہ وما اقبل من جسدہ یفعل
ذلک ثلث مرات ویقرا[5] آیۃ الکرسی وعن[6] البراء بن عازب رضی اللہ عنہما
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ نام علی شقہ الایمن
ثم قال اللہم انی اسلمت نفسی الیک ووجہت وجہی الیک وفوضت امری
الیک والجات ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجا ولا منجا منک الا الیک
آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت (متفق علیہ) وثبت[7] عنہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال ولیقرا قل یایہا الکفرون ثم لینم علی خاتمتہا اعوذ باللہ
من الشیطن الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ قل یایہا الکفرون ۝ لا اعبد
ما تعبدون ۝ ولا انتم عبدون ما اعبد ۝ ولا انا عابد ما عبدتم ۝ ولا انتم عبدون
ما اعبد ۝ لکم دینکم ولی دین ۝ بارک اللہ لی ولکم فی القرآن العظیم ۝ ونفعنی و
ایاکم بالآیت والذکر الحکیم ۝ انہ تعالی جواد کریم ۝ ملک بر رءوف رحیم ۝

(۳) رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اوی احدکم الی فراشہ)

ع

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی نمبر (۲) کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

[1] مشکوۃ صفحہ ۲۰۰ [2] مشکوۃ صفحہ ۲۰۰ [3] حصن حصین صفحہ ۱۶۴ و ۱۶۵ [4] حصن حصین صفحہ ۱۶۵ [5] حصن حصین صفحہ ۱۶۵ [6] مشکوۃ صفحہ ۲۰۰ [7] حصن حصین صفحہ ۱۶۶ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

وعظ نمبر (۲۱) رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنیکے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے
معمور کریں اور اسکے ذکر سے کسی وقت ہماری زبان اور دل خالی نہ ہوں کہ اس سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ اور
تقویٰ مسلمان کی زندگی کا راس المال (اصل پونجی) اور مقصد زندگی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں
بہت جگہ تقویٰ کا امر فرمایا۔ (امّا بعد) پس اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ کیونکہ بڑی خبر یعنی قیامت
کیطرف سے تمہارا اعراض بہت طویل ہو گیا۔ (یعنی بہت سی عمر گذر گئی۔ اور تم اسکی طرف متوجہ
نہیں ہوتے۔ ایسے اعمال نہیں کرتے جو قیامت میں تمہیں کار آمد ہوں) اور تمہاری مشغولی دنیا کے فانی
اور بے حیثیت مال کیطرف زیادہ ہو گئی۔ اور تم زیادہ تر اس چیز کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جو صراط
مستقیم سے روکتی ہے۔ اور یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلقت کو اسلئے پیدا نہیں کیا کہ وہ بے مہار
اور بیکار چھوڑ دیئے جائیں۔ بلکہ ان کو تکلیف (احکام شرعیہ) کے وارد ہونیکی جگہ بنایا (یعنی انکو احکام شرعیہ کا
مکلف کیا) اور امر و نہی کا انکو محل بنایا (بعض کام انپر فرض کئے۔ اور انکے کرنے کا حکم دیا۔ اور بعض کام
حرام کئے۔ اور انکے کرنے سے منع کیا۔ اور جس چیز کا (اپنی کتاب حکیم میں اور نبی کریم کی زبان پر) مجمل اور
مفصل ارشاد فرمایا۔ اسکا سمجھنا انپر لازم کیا۔ اور مقصود اس سب سے یہ ہے کہ اپنی تمام حرکات و
سکنات میں (کام کیوقت اور آرام کے وقت) رات میں اور دن میں سوتے اور جاگنے میں اپنے ارادوں اور
خیالات میں ہر وقت انکا دل اپنے خالق کیطرف متوجہ رہے۔ اور اسکا ذریعہ صرف ایک ہی ہے وہ یہ کہ ہمیشہ
اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے۔ اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ہر وقت کیلئے کوئی نہ کوئی
ذکر مسنون کیا ہے چنانچہ جامع ترمذی میں عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے احکام تو مجھ پر بہت ہیں۔ (لیکن) ایک اور ایسی
چیز بتلایئے جس کے ساتھ پنجہ ماروں (یعنی ایک ایسی گر کی بات بتلایئے جسکے ساتھ ہمیشہ مشغول رہوں
اور اس سے اصل مقصود حاصل ہو جاوے) آپ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے (یعنی مزہ
لے لے کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہ۔ زبان کے تر رہنے کی یہی صورت ہے۔ اور اگر محض زبان سے لفظ کہتا ہے
اور دل میں لطف اور کیفیت نہ پیدا ہو تو اس سے زبان خشک ہوتی ہے۔ بند کہ تر) اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ

نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اس عمل کی جو تمہارے اعمال سے بہترین عمل ہے۔ اور جو تمہارے مالک کے نزدیک سب اعمال سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات بلند کرنیوالا ہے۔ اور سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اس سے بہتر ہے کہ اپنے دشمن سے تمہاری مڈبھیڑ ہو جاوے یعنی دشمنان دین سے جہاد کرنے کیلئے صفِ قتال میں شریک ہو (پس انکی گردنیں مارو (یعنی کافروں کو قتل کرو) اور وہ تمہاری گردنیں ماریں (یعنی کافروں کے ہاتھ سے شہید ہو جاؤ)۔ اُنہوں نے (صحابہ نے شوق سے) کہا ہاں (یا رسول اللہ ص ہمیں ایسے عمل کی خبر دیجئے) آپ نے فرمایا وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے؎

فائدہ۔ یعنی اصل مقصود تمام اعمال سے یہی ہے۔ کہ تعلق باللہ قایم رہے۔ خدا تعالیٰ کی یاد دِل میں راسخ ہو۔ اگر یہ حاصل ہو گیا۔ تو سب اعمال ٹھکانے لگے۔ ورنہ اکارت ہوئے محنت رائگاں گئی کوئی اس سے یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے سے تکالیف شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یہ مراد نہیں بلکہ آپنے اعمال کی رُوح بتلادی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ جسکو اللہ تعالیٰ کا ذکر صحیح معنی میں حاصل ہو۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فرائض سے پہلو تہی کرے جس کے دِل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہو اور اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہو۔ ضرور ہے۔ کہ سارے اعمال شرعیہ بخوشنودی تمام اس سے صادر ہونگے۔ جان ہتھیلی پر رکھ کر کافروں کے مقابلہ میں جائیگا۔ اور اگر جان اُسکی اِس راہ میں صرف ہو تو اسے اپنا کمال فخر سمجھے گا۔ اور مال کی تو حقیقت ہی کیا ہے۔ کہ راہ خدا میں صرف نہ کرے اور زکوٰۃ فرض ادا کرنے میں بخل کرے۔ ورنہ تو اسکی مثال یہ ہوگی۔ ؎

برزباں تسبیح و در دِل گاؤ خر ؛ این چنیں تسبیح کے دارد اثر

اور جامع ترمذی میں شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں جو قرآن کی کوئی سورت پڑھتے ہوئے اپنی خوابگاہ میں لیٹے۔ مگر اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اسکی رکھوالی کرتا ہے۔ تو کوئی ضرر دینے والی چیز اسکے پاس نہیں پھٹکتی یہاں تک کہ نیند سے بیدار ہو جسوقت بیدار ہو؎

اور صحیح بخاری میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جسوقت رات کو اپنی خوابگاہ میں تشریف لیجاتے تو اپنا ہاتھ (یعنی داہنا) اپنے رُخسار کے

نیچے رکھتے پھر کہتے اے اللہ تیرے نام سے مرتا ہوں اور تیری نام سے جیونگا ر نیند کو موت سے تشبیہ دی اور بیداری کو زندگی سے)، اور جب بیدار ہوتے پڑھتے۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا) آخر تک ر جسکے معنے یہ ہیں، سب تعریف اللہ کیلئے جس نے ہمکو زندہ کیا بعد اسکے کہ ہم کو مارا اور اسی کیطرف ہے جی اٹھنا۔

فائدہ۔ نیند بھی موت کا ایک نمونہ ہے۔ رات کو سویا جیسے مر گیا۔ جاگ اٹھنا جیسے زندہ ہو جانا۔ سو انسان کو چاہیئے کہ اس کم درجہ کی موت (یعنی نیند) کے بعد زندہ ہو جانے سے مرنے کے بعد قیامت کے دن جی اٹھنے کو یاد کرے۔ پھر یہ خیال کرے کہ اللہ جل جلالہ کے حضور میں حاضر ہونا ہے جب یہ قیامت کا نمونہ ہر روز انسان پر گذرتا ہے۔ پھر اُس سے غافل ہو کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر دلیر رہنا کمال نادانی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی دعا تلقین فرمائی کہ صبح اٹھتے ہی انسان گناہوں سے دور رہنے اور نیک اعمال کرنے پر کمر ہمت چست کرلے۔ قربان جایئے ایسے شفیق نبی پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھونے پر سونے کیلئے ٹھکانا کرے تو اپنے تہ بند کے اندرونی کونے سے اُسکو جھاڑ لے۔ اسلیئے کہ اسے معلوم نہیں کہ اسکے بعد کونسی چیز اُس پر آگئی۔

فائدہ۔ یہ اسلیئے فرمایا کہ عرب کی عادت یہ تھی کہ بستر رات دن ایک ہی جگہ بچھا رہتا تو ارشاد فرمایا کہ سونے وقت اسکو جھاڑ لیا کرے۔ مبادا کوئی کیڑا کوڑا وغیرہ موذی جانور اُسمیں گھس گیا ہو۔ یا اگر رات کو سوتے سے اٹھ کر کہیں پیشاب وغیرہ کو جائے۔ تو پھر اگر بستر کو جھاڑ کر لیٹے ایسا نہ ہو کہ کوئی چیز آچڑھی ہو اور ایذا دے۔ اور تہ بند کے اندر کے کونے سے جھاڑنا فرمایا کہ اس سے آسانی جھاڑا جاتا ہے۔ اور ستر بھی نہیں کھلتا۔ مراد یہ ہے۔ کہ کسی چیز سے جھاڑ لے۔ پھر دہنی کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے رجس کا ترجمہ یہ ہے اے میرے رب میں نے تیری نام سے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ہی نام سے اسکو اُٹھاؤنگا۔ اگر تو میرے نفس کو روک رکھے (یعنی اسی نیند میں روح قبض ہو جاوے۔ پھر نہ اٹھنا ہو) تو اسپر رحم کریو۔ اور اگر اسکو واپس چھوڑ دے (یعنے اس نیند سے زندہ اٹھنا مقدر ہو) تو اُس کی حفاظت کرنا جس سے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

اور جامع ترمذی میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بستر پر لیٹتے وقت تین دفعہ استغفار پڑھ لے تو اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ کف دریا (سمندر کی جھاگ) کے برابر ہوں (استغفار کا ترجمہ یہ ہے۔ میں گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اللہ سے جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا۔ اور اسکی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اور حصن حصین میں صحیحین وغیرہما کی روایت سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا سونے کیوقت تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ (یعنی اللہ کو پاکی سے یاد کرتا ہوں) کہے اور تینتیس ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (یعنی سب تعریف اللہ کیلئے ہے) اور چونتیس ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ (یعنی اللہ سب سے بڑا ہے) کہے

اور نیز حصن حصین میں ہے کہ آپ سونیکے وقت (دونوں ہتھیلیاں جمع کرتے۔ پھر ان میں پھونکتے۔ پس قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (یعنی سورہ اخلاص آخر تک) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (یعنی سورہ فلق آخر تک) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (یعنی سورہ ناس آخر تک) پڑھتے۔ اور دونوں ہاتھ جہاں تک پہنچ سکتے اپنے بدن پر پھیرتے۔ شروع سر اور منہ سے اور اگلی جانب بدن سے کرتے۔ تین مرتبہ اسیطرح کرتے۔

فائدہ۔ سورہ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) کا ترجمہ وعظ نمبر (۱) ماہ محرم کے پہلے خطبہ کے ضمن میں لکھا جاچکا۔ وہاں سے دیکھ لیں۔ اور معوذتین (یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس کا ترجمہ یہاں لکھا جاتا ہے)۔

شان نزول ان دونوں سورتوں کا یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے جس کا نام لبید بن عصم تھا جادو کردیا۔ حضرت کے بال جو کنگھی کرنے سے گرجاتے ہیں۔ اور کنگھی کے چند دندانے لیکر بالوں میں گرہ دیکر جادو کیا تھا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی دن تک تکلیف رہی بعض نے کہا چھ مہینے تک۔ تب ایک دن جبرئیل علیہ السلام آنحضرت کے پاس آئے اور خبر دی کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا اور فلاں کنوئیں میں رکھ دیا جسکا نام بیر وزدان ہے۔ تو آپ کسی کو بھیجیں جو اسکو نکال لائے پس آپنے کسی کو بھیجا تو وہ اسکو نکال لائے اور کھولا تو آپ اسطرح کھڑے ہوگئے جیسے آپکا بندھن کھول دیا گیا۔ تو آپنے دفات تک اسکا یہودی سے ذکر کیا نہ آپکے چہرہ میں اس نے رنج کو محسوس کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ زکھجور کے خوشے کے غلاف میں کنوئیں کی تہ میں پتھر کے نیچے رکھا ہوا تھا۔ اور اس کنوئیں کا پانی ایسا سُرخ تھا جیسے اسمیں مہندی کے پتے بھگوئے ہوئے ہیں اور جب اسکو نکالا تو اسمیں آپکے سر کے بال تھے

جو کنگھی کرنے سے جھڑ جاتے ہیں۔ اور چند دندانے کنگھی کے تھے۔ اور ناگاہ اسمیں ایک تانت تھی کہ اسمیں گرہیں دی ہوئی ہیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں جب آپ ان میں سے ایک آیت پڑھتے تھے۔ تو ایک گرہ کھل جاتی تھی جب دونوں سورتیں پڑھ لیں تو تمام گرہیں کھل گئیں اور آپ صحیح وسالم کھڑے ہو گئے۔ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے۔ کہ سحر بھی امراض کی جنس میں سے ایک مرض ہے جیسے اور امراض آپ کو گاہ بگاہ لاحق ہو جاتے تھے۔ یہ بھی آپ کو لاحق ہو گیا۔ اس سے آپکی نبوت میں کوئی نقص اور حرف نہیں آتا۔ کیونکہ اس سے آپ کی عقل پر کوئی تصرف نہیں ہوا۔ اور امور تبلیغیہ میں آپ معصوم تھے اور جسمانی امور میں آپ اور بشر کی طرح تھے۔ بعض علمائنے کہا۔ اسمیں آپ کی برارت ہے کہ آپ ساحر نہیں تھے۔ کیونکہ ساحر پر سحر اثر نہیں کرتا بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ پہلے آپ جنوں اور آدمیوں کی نظر لگ جانے سے اور دعائیں پڑھ کر دم کردیا کرتے تھے جب یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں تو آپنے اور سب تعویذ چھوڑ دیئے ان ہی کیساتھ دم کرتے رہے (ترجمہ) ان دونوں سورتوں کا یہ ہے (انو کہہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آیا۔ (فلق سے مراد صبح پو پھٹنے کا وقت ہے۔ یہ ایک انقلاب عظیم کا وقت ہے۔ جیسے صور پھونکنے سے تمام مردے زندہ ہو جائیں گے۔ اسیطرح اسوقت تمام عالم پر جو نیند کی موت طاری تھی۔ گویا یکبارگی سب میں جان پڑ گئی۔ اور زندہ ہو کر اٹھ بیٹھے پس یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک بڑا نشان ہے۔ اسواسطے فرمایا کہ صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں (بدی سے ہر اس چیز کے جس کو اسنے پیدا کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے جو ضرر پہنچ سکتا ہے۔ اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ اسمیں شیطان اور اسکی ذریت بھی آگئے (اور رات کی بدی سے جب اندھیرا کر چھا جاوے (چونکہ رات کے وقت شیطان چھوٹے ہوئے شر فساد پھیلاتے پھرتے ہیں کہ انکو ظلمت سے نسبت ہے۔ نیز سحر وغیرہ کی تاثیر رات میں زیادہ ہوتی ہے اسواسطے اسکی بدی سے پناہ مانگنے کو فرمایا۔ اور اسی واسطے اسکے بعد جادوگرنیوں کی شر سے پناہ مانگنے کو فرمایا۔ (اور گرہوں میں پھونکنے والی عورتوں کی بدی سے پناہ مانگتا ہوں (نفث اس پھونک کو کہتے ہیں جسمیں تھوڑی ہی تھوک بھی ساتھ ہو۔

مسئلہ بعض علمائنے اس قسم کے پھونکنے سے منع کیا۔ کہ اسمیں جادوگروں کی مشابہت ہے اور بعض علمارنے کہا مذموم اور ناجائز صرف وہ ہے جس میں سحر ہو۔ اور ارواح اور ابدان کا ضرر اس سے حاصل ہو۔ اور جس سے مقصود ارواح اور ابدان کی اصلاح ہو وہ مذموم اور مکروہ نہیں۔ بلکہ وہ مستحب ہے چنانچہ

صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔ کہ صحابہ کی ایک جماعت سفر میں تھی۔ رات کو عرب کی ایک بستی میں ٹھیرے۔ اور اُن سے کہا ہماری ضیافت دو۔ انہوں نے انکار کیا۔ اتفاق سے اس بستی کے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا۔ اسکے لئے گاؤں والوں نے ہر قسم کی کوشش کی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ توانہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یہ لوگ جو یہاں آ ٹھیرے ہیں انکے پاس تو جاتے شاید کسی کے پاس کچھ فائدہ کی چیز ہو۔ تو انکے پاس جاکر کہا اے جماعت ہمارے سردار کو سانپ نے کاٹ کھایا ہے۔ اور ہم ہر تدبیر کر چکے ہیں کچھ فائدہ نہیں ہوا کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ رمنتر جھاڑ) ہے۔ توانمیں سے ایک نے کہا ہے۔ تو بہی میں جھاڑ کیا کرتا ہوں۔ لیکن ہم مہمان تھے۔ تم سے مہمانی کو کہا تھا۔ تمنے ہماری ضیافت نہیں کی۔ اب میں نہیں جھاڑونگا۔ یہاں تک کہ ہمارے لئے کچھ معاوضہ نہ ٹھیراؤ آخر بکریوں کے ایک گلہ پر بات ٹھیری۔ تو وہ شخص گیا۔ اُس رکاٹے پر تھوکتا۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (آخر سورت تک) پڑھتا جاتا تو ایسا ہوگیا کہ گویا پہلے رسّی سے بندھا تھا۔ اب کھول دیا گیا۔ اُٹھ کر چلنے لگا گویا اُسے کچھ تکلیف ہی نہیں تو جو معاوضہ ٹھیرا تھا۔ انہوں نے دیدیا۔ بعض صحابہؓ نے کہا اُسے تقسیم کرلو۔ جس نے جھاڑا کیا تھا۔ اس نے کہا ابھی نہیں۔ یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جائیں اور آپؐ سے ذکر کرلیں۔ دیکھیں آپ کیا فرماتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آکر ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ رفاتحہ) رقیہ رمنتر) ہے تمنے اچھا کیا۔ اب بانٹ لو۔ اور میرا بھی حصہ رکھنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصلاح بدن اور فائدہ کیلئے پھونکنا جائز ہے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے راور چونکہ اکثر احوال میں سحر کرنیکا باعث حسد ہوتا ہے۔ اسی لئے فرمایا) اور حسد کرنیوالے کی بدی سے جب حسد کرے رىعنی جب حسد ظاہر کرے اور اُسکے مقتضاء پر عمل کرے کیونکہ حسد کے اظہار سے پہلے اُس شخص کو کچھ ضرر نہیں پہنچتا جس پر حسد کرے۔ بلکہ خود حاسد کو تکلیف دیتا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا میں نے حاسد کے سوا ایسا ظالم کوئی نہیں دیکھا جو مظلوم کے مشابہ ہو۔ یعنی دراصل تو حاسد ظالم ہے۔ لیکن حالت اسکی مظلوم کی سی ہے کہ ہمیشہ دُکھ اور تکلیف میں ہے۔ دوسری سورت یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کا ترجمہ۔ تو کہہ میں پناہ لیتا ہوں۔ لوگوں کے پروردگار کی لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے دبک جانیوالے کی بدی سے جو لوگوں کے سینے میں وسوسے رخیالات بیہودہ) ڈالتا ہے جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے۔

فائدہ۔ اس سورت میں اللہ عزوجل کی تین صفتیں ذکر کیں (۱) ربوبیت (۲) بادشاہی، (۳) معبود ہونا۔ پس وہ ہر چیز کا رب ہے۔ اور ہر چیز کا بادشاہ اور مالک و متصرف ہے۔ اور ہر چیز کا معبود ہے۔ پس تمام چیزیں اسکی مخلوق اور مملوک اور اسکی غلام ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے پناہ چاہنے والے کو حکم دیا کہ اُس ذات کی پناہ لے جس میں یہ تینوں صفتیں موجود ہیں۔ اور وہ اللہ جل جلالہ کی ذات پاک ہے وسوسہ ڈالنے والے دبک جانے والے کی بدی سے اور وہ شیطان ہے جو ہر انسان پر مسلط ہے کیونکہ بنی آدم میں سے کوئی نہیں مگر اسکا ایک قرین (ہمزاد) ہے جو برائیاں اور بے حیائیاں اسکو اچھی کر دکھاتا ہے اور اسکی تباہی اور بربادی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتا۔ ایک حدیث میں ہے کہ شیطان ابن آدم کے اندر ایسا دخل رکھتا ہے۔ جیسے اسکی رگوں میں خون۔ ایک حدیث میں ہے کہ شیطان ابن آدم کے دل پر اپنی تھوتھنی لگائے رہتا ہے۔ پس اگر انسان اللہ کا ذکر کرے تو دبک جاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کو بھول جائے تو اسکے دل کو منھ میں ڈال لیتا ہے۔ یعنی اسپر پورا قابو پا کر خوب وسوسے ڈالتا ہے اسی واسطے فرمایا وسوسہ ڈالنے والے دبک جانیوالے کی بدی سے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی عربی گدھے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔ تو آپ کے حمار کو ٹھوکر لگی پھسلا تو اس صحابی نے کہا شیطان کا ناس ہو۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ کیونکہ ایسا کہنے سے شیطان اپنے دل میں بڑا ہنتا ہی پھولا نہیں سماتا اور کہتا ہے میں نے اپنی طاقت سے اسے پچھاڑ لیا۔ اور جب تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ یعنی جب تو اللہ کا ذکر کرے تو شیطان چھوٹا اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مکھی کیطرح ہو جاتا ہے اسمیں دلیل ہے کہ اللہ کے ذکر سے شیطان ذلیل اور مغلوب ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ کا ذکر نہ کرے تو پھول جاتا ہے اور غالب آ جاتا ہے۔ اسلئے اللہ کا ذکر کر کے اسکو ذلیل اور مغلوب و کمزور کرنا چاہئے۔ اور یہ جو فرمایا جنوں سے اور انسانوں سے تو اس سے معلوم ہوا کہ بعض آدمی بھی شیطان ہوتے ہیں جو دوسروں کو بُرے اعمال کی ترغیب دیتے ہیں۔ بلکہ بُرے کام کر کے دکھاتے ہیں۔ جس سے دیکھنے والوں کو بد عملی پر محض وسوسہ کی نسبت زیادہ دلیری ہو جاتی ہے۔ سو دونوں قسم کے شیطانوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے اور نیز حصن حصین میں صحیح بخاری وغیرہ سے نقل کیا ہے۔ کہ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے (آیۃ الکرسی کا ترجمہ وعظ نمبر اول میں لکھا گیا وہاں سے دیکھ لیں)

فائدہ۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت کیلئے مقرر کیا۔ تو کوئی شخص آیا اور طعام کے ڈھیر سے لپیں بھر بھر کر
لیجانے لگا۔ تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ اور کہا تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیش کرونگا۔ اس
نے کہا جانے دو (یعنی چھوڑ دو) میں محتاج ہوں اور میرا عیال ہے۔ اور مجھے سخت ضرورت ہے (ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) تو میں نے اُسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ وسلم نے مجھ
سے فرمایا ابوہریرہؓ تیرا رات کا چور کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے سخت محتاجی اور عیالداری
کی شکایت کی تو مجھے رحم آیا۔ اور اُسے چھوڑ دیا۔ اور آپنے فرمایا اسنے جھوٹ کہا۔ اور پھر آویگا۔ تو مجھے
یقین ہو گیا۔ کہ وہ پھر آویگا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ وہ پھر آویگا۔ تو میں نے اُسکی
تاک رکھی چنانچہ وہ پھر آکر طعام کے ڈھیر سے لپیں بھر بھر کر لینے لگا۔ تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ اور کہا اب
تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش کرونگا۔ اسنے الحاح کی کہ مجھے چھوڑ دو میں سخت محتاج
ہوں اور عیالدار ہوں اور پھر نہیں آؤنگا۔ تو میں نے رحم کھا کر اُسکا راستہ چھوڑ دیا۔ وہ چلا گیا صبح پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ابوہریرہؓ تیرا آج رات کا چور کہاں گیا ہے۔ میں نے
عرض کیا یا حضرت وہ سخت محتاجی اور عیالداری کی شکایت کرتا تھا۔ مجھے اس پر رحم آگیا اور جانے دیا
آپنے فرمایا تم خبردار رہنا وہ تم سے جھوٹ کہہ گیا ہے اور پھر آویگا۔ تو تیسری دفعہ میں اُسکی
تاک میں بیٹھا۔ پھر وہ آکر لپیں اناج میں سے لینے لگا۔ تو میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا اب ضرور میں تجھے رسول اللہ
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش کرونگا۔ یہ تیسری دفعہ ہے ہر دفعہ تو یہی کہتا ہے میں پھر نہیں آؤنگا۔ اور پھر تو
آجاتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تم کو فائدہ دیگا
میں نے کہا وہ کیا بات ہے۔ اُس نے کہا جب تو اپنے بستر پر لیٹے۔ تو آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (آخر تک) پڑھ لیا کر یہاں تک کہ آیت کو ختم کر دے جب تو یہ پڑھیگا تو اللہ کیطرف سے
تجھ پر ایک نگہبان رہیگا۔ اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہیں آسکے گا۔ رجب اسنے یہ کہا، تو میں نے
اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ آج رات کا تیرا چور
کیا ہوا میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسنے کہا میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں جن سے
تجھے اللہ فائدہ دیگا۔ تو میں نے اسے جانے دیا۔ آپنے فرمایا وہ کیا بات ہے۔ کہا وہ کہنے لگا جب تو اپنے بستر
پر لیٹے تو آیۃ الکرسی شروع سے آیت کے ختم تک پڑھ لیا کر۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

اور کہا ہمیشہ اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ رہیگا۔ اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہیں آئیگا
اور وہ لوگ (صحابہ رض) خیر پر نیکی پر بڑے حریص تھے۔ (یہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عذر ہے)
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو وہ تجھ سے یہ سچ کہا گیا ہے۔ اور وہ خود بڑا جھوٹا ہے (آپ
نے فرمایا) ابوہریرہ رض تجھے معلوم بھی ہے۔ تین رات سے کس کیساتھ تیری بات چیت ہو
رہی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا حضرت مجھے تو معلوم نہیں۔ فرمایا وہ شیطان ہے۔

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم جب بستر پر آرام فرماتے دہنی کروٹ پر سوتے پھر یہ دعا پڑھتے جسکا ترجمہ ہے (اے
اللہ میں نے اپنا نفس تیرے تابع کیا۔ یعنی جو کچھ میرا ہے ظاہری باطنی اعضاء سب تیرے مطیع
و فرمانبردار کئے) اور اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا۔ یعنی میری ذات اور حقیقت خلوص کیساتھ تیری طرف
متوجہ ہے) اور اپنا کام تیرے سپرد کیا (یعنی اپنی سب حاجتوں میں تجھ پر بھروسا کیا تجھ ہی سے سب
مرادیں مانگتا ہوں۔ اور کسی کو اپنا کارساز نہیں سمجھتا) اور اپنی پیٹھ کو تیری طرف سہارا دیا (یعنی
ہر موذی اور مخالف سے تجھے اپنی پشت پناہ اعتقاد کرتا ہوں) تیری طرف رغبت کرکے اور تجھ سے ڈر کر
(یعنی اپنی ضروریات میں تیری طرف رغبت کرتا ہوں۔ اور نقصان اور ضرر کا خوف بھی تجھ ہی سے رکھتا ہوں
کیونکہ تیرے اذن بغیر کوئی چیز ضرر نہیں کرسکتی۔ کوئی جگہ پناہ لینے کی اور کوئی جگہ نجات پانے کی نہیں۔
مگر تیری طرف (یعنی تیری ہی پناہ میں حوائج حاصل ہوسکتی ہیں۔ اور تیری ہی طرف بھاگ کر
مضرات سے نجات حاصل ہوسکتی ہے) میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور تیرے
نبی پر جسکو تو نے بھیجا (فائدہ) اس حدیث کے آخر میں ہے جو یہ دعا پڑھکر سوئے پھر اسی رات مر جاوے
تو فطرت اسلام پر مریگا۔

اور حصن حصین میں مروی ہے۔ کہ آپ نے سوتے وقت سورہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا
الْکٰفِرُوْنَ پڑھنے کا ارشاد کیا۔ اور فرمایا اس کو ختم کرکے سو جانا چاہیئے۔

(فائدہ) اس سے پہلی دعا کے متعلق بھی آیا ہے۔ کہ آخری کلام یہ ہو۔ اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا
الْکٰفِرُوْنَ کی نسبت بھی آیا ہے۔ کہ اس کو ختم کرکے سو جاوے۔ تو اسکی تطبیق علماء نے یوں
دی ہے کہ قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں میں آخر سورۂ کافرون کو کرے اور مطلق اذکار کی

نسبت اس دعا کو اخیر میں پڑھے یعنی آخری ذکر یہ دعا ہو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ الخ
اور قرآن کی آیتوں میں سے سب سے آخر سورۃ کافرون پڑھے۔

(سورۃ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ کا ترجمہ):۔

کہدے اے کافرو اس خطاب میں تمام کافر آگئے جو روئے زمین پر ہیں ا میں نہیں عبادت کرتا جس چیز کی تم عبادت کرتے ہو یعنی تمام بتوں۔ تھانوں۔ بادشاہوں امیروں کی عبادت اور غلامی سے بیزار ہوں۔

فائدہ کافروں نے اپنی جہالت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے کہا تھا کہ ایک سال تم ہمارے بتوں کی عبادت کیا کرو۔ پھر ایک سال ہم تمہارے معبود کی عبادت کر لیا کرینگے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو حکم دیا کہ کہدو میں تمہارے معبودوں کی عبادت مطلق نہیں کرتا۔ اور تم عبادت کرتے ہو اسکی جسکی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کرنیوالا ہوں۔ اسکی جسکو تم پوجتے ہو۔ اور تم عبادت کرنیوالے ہو اس کی جسکی میں عبادت کرتا ہوں یعنی اس میرے معبود کی عبادت کی شرط یہ ہے۔ کہ اپنی ہوائے نفسانی کو چھوڑ کر اسکے حکم کے مطابق اسکی عبادت کی جائے۔ اور تم اپنی ہوائے نفسانی سے عبادت کے طریق اختراع کرتے ہو سو یہ اسکی عبادت نہیں گو اپنے خیال سے اسکی عبادت کریں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور انکے اتباع کی عبادت اس طریق پر ہے جو اللہ نے مشروع کیا۔ اور کافروں کی عبادت کا ڈھب من گھڑت ہے۔ اسمیں اتفاق نہیں ہو سکتا۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے۔ اور میرے لئے میرا دین پس اس سورت میں کافروں سے اور انکے دین سے پوری پوری برات اور بیزاری ہے۔ اور انکو ہمیشہ کیلئے ناامید کرنا ہے۔ کہ ہم تمہارے طریق پر کبھی نہیں آسکتے: نظم

اے اخی ڈر حق سے مت کر کارہائے ناصواب
گرچہ ہے دریائے ہستی آج تیرے موج زن
نام لے خالق کا اُٹھتے بیٹھتے ہر کام میں
تجھے رسول اللہ سکھاتے ذکر جاگے جب کوئی
چاہئے مومن کو سب کاموں میں پورا اتباع

ورنہ محشر میں گناہوں کا اٹھاویگا عذاب
آخرش ہو جائے گی اِک دن فنا مثل حباب
ہر نفس کے شکر کا لیگا خدا تجھ سے حساب
یا کہ لیٹے رات کو بستر پہ اپنے بہر خواب۔
سنتوں کے سامنے بدعت ہے مانند سراب

خانۂ ایمان کے ہیں توحید وسنت دو چراغ — جیسے ایوان فلک میں آفتاب و ماہتاب
آپ کو کر غرق بحر یاد حق میں اے عزیز! — گوہر مقصود سے ہونا اگر ہے کامیاب
شرط ہے انسانیت کیواسطے عقل و تمیز — ورنہ سارے جانور بھی جانتے ہیں خورد و خواب
کیسے اے مشرک بھلا انسان ہم سمجھیں تجھے — جبکہ خود اللہ نے تجھکو کہا شر الدواب
یاں تو ہے طرار تو حاضر جوابی میں بیاں — یاد ہے کچھ تو محشر کے سوالوں کا جواب
زندگی اللہ نے بخشی ہے بہر بندگی — اس کو کار گندگی میں کر نہ تو خوار و خراب
حق میں اپنے آپ ہی انسان منصف ہوئیگا — جب پڑھیگا خیر و شر کی حشر میں اپنی کتاب
آپ کو اے بندۂ خاکی بنا لے خاکسار — پیشتر اس سے کہ تیرے جسم کو کھاوے تراب
خوان دین پاک کا کیوں کر نوالہ پائیگا — جو تجھکا تا منہ ہے جیفہ کی طرف مثل کلاب
کارہائے فسق سے جسکو ہوئی توبہ نصیب — فسق ہے پھر اسکے حق میں فسق کا کرنا خطاب
چھوڑ اے مسلم طلب دنیائے دون کی جاہ کی — ہے تیرے دل میں اگر کچھ خواہش حسن المآب

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۲۸ کیساتھ لکھا گیا)

(۴۲) ماہ جمادی الاولےٰ کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اُولےٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ السَّمِیْعِ الْبَصِیْرِ الْخَالِقِ الْمُخْتَارِ ○ اَلْغَنِیِّ الْقَدِیْرِ فَلَا اَعْوَانَ لَہٗ وَلَا اَنْصَارَ ○ اَللَّطِیْفِ الْخَبِیْرِ بِحَوَادِثِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ ○ مَا کَانَ لِلنَّاسِ الْخِیَرَۃُ وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ ○ فَسُبْحَانَ مَنْ نَوَّرَ قُلُوْبَ اَوْلِیَآئِہٖ بِالْاَنْوَارِ ○ وَکَشَفَ لَہُمْ مَا خَفِیَ عَنْ غَیْرِہِمْ وَاَزَالَ الْاَسْتَارَ ○ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلٰی نِعَمٍ تَتْرٰی مِنْ غَیْرِ اِنْفِصَالٍ ○ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی جَزِیْلِ الْاِحْسَانِ وَالْاِفْضَالِ ○ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ھُوَ الْمُتَّصِفُ بِکُلِّ کَمَالٍ ○ اَدَّخِرُھَا لِھَوْلِ السُّؤَالِ ○ وَاَرْجُوْبِھَا النَّجَاۃَ مِنْ دَارِ الْھَوَانِ وَالنَّکَالِ ○ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ الْمَخْصُوْصُ بِاَشْرَفِ

مقامات الارسال ○ اللّٰھم صل وسلم علیٰ عبدك ورسولك محمد وّاٰله واصحابه خیر صحب وّافضل اٰل ○

اما بعد، نیایّھا النّاس اوصیکم ونفسی بتقوی اللّٰه واحذرکم الدنیا فانھا دار محنة وبلآء وعناءٍ ○ لادار فرح ومسرّاتٍ ○ اقتربت السّاعة ولیس ھناك حمیم وّلانصیر ○ وکتبت الصحیفة فلانسیان بکثیر من الاعمال ولاکبیرٍ ○ ابن اٰدم متی تستدرك ھذہ الایام الطوال العراض ولقد انذرك بالرحیل بعد السّواد ھذا البیاض ○ کیف بك اذا قامت الخلائق من القبور حیاریٰ ○ وعظمت الاھوال وتری النّاس سکٰریٰ وماھم بسکٰری ○ وکیف بك یوم یقول اللّٰه تعالیٰ لجھنّم ھل امتلئت وتقول ھل من مّزیدٍ ○ وازلفت الجنة للمتّقین غیر بعیدٍ ○ فعند ذلك یؤخذ بالنّواصی والاقدام ویطرح فی الجحیم من کان له علی المعاصی اقدام ○ ویمرح فی النّعیم من قدّم الباقیات الصّالحات ○ ویعطی جنّة عرضھا الارض والسّمٰوٰت ○ فاتّقوا اللّٰه عباد اللّٰه وانھجوا منھج الشرع القویم ○ وقوموا باعامر المنّان ولاتتّبعوا خطوات الشیطٰن الرّجیم ○ واکثروا من ذکر اللّٰه والتزموا الدعوات فی الاوقات کما علّمکم رسول ربّ العٰلمین ○ و دوموا علی الطّاعات ولاترتدّوا علیٰ ادبارکم فتنقلبوا خاسرین ○

فروی عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انّه قال ما من عبدٍ یقول فی صباح کل یوم ومساء کل لیلةٍ بسم اللّٰه الّذی لایضرّ مع اسمه شیءٌ فی الارض ولافی السّماء وھو السّمیع العلیم ثلاث مرّاتٍ فیضرّہ شیءٌ رواہ التّرمذی، وروی ابوھریرة رضؓ قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا اصبح قال اللّٰھم بك اصبحنا وبك امسینا وبك نحیی وبك نموت والیك المصیر واذا امسیٰ قال اللّٰھم بك امسینا وبك اصبحنا وبك نحیی وبك نموت والیك النّشور۔ رواہ التّرمذی وابوداؤد ؂

؂ مشکوٰۃ ص۲۶ ؂ مشکوٰۃ ص۲۰

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)[1] وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثًا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)[2]

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۝ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)[3]

وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ ثَلَاثًا ثَلَاثًا - اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ - اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ - اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)[4] وَرَغَّبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۰۸ [2] مشکوٰۃ ص ۲۰۹ [3] مشکوٰۃ ص ۲۰۹ [4] حصن حصین ص ۳۰ [5] حسن حصین ص ۲۱

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ بَارَکَ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

وعظ نمبر (۲۲) نصیحت میں اور صبح و شام کے ذکر و وظائف کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو راہ راست کی ہدایت کرے۔ اور نصیحت سُننے اور اسپر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین (امّا بعدُ) میں تم کو نصیحت کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے آپکو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی۔ اور صفتِ تقویٰ پیدا کرنے کی۔ اور میں دنیا سے ڈراتا ہوں کہ وہ محنت اور بلا اور تکلیف کا گھر ہے۔ فرحت اور خوشی کا گھر نہیں چنانچہ کہا ہے۔ ؎

امر لاتفرح زدنیا گوش دار + جائے شادی نیست دنیا ہوش دار

اور قیامت قریب آگئی اور وہاں کوئی دوست اور مددگار نہیں ہوگا۔ اور نامۂ اعمال لکھا گیا۔ اسمیں بہت یا تھوڑے عمل کی بھول چوک نہیں یعنی جو عمل ہر انسان نے کیے ہیں۔ وہ سب ہو بہو اس میں کراماً کاتبین نے لکھدیئے ہیں۔ نہ کوئی بڑا عمل بھول سے رہ گیا ہے نہ تھوڑا) اے آدم کے بیٹے ان لمبے چوڑے دنوں کا تو کب تدارک کرے گا۔ اور حال یہ کہ بالوں کی سیاہی کے بعد سفیدی نے تجھے کوچ کا پیغام پہنچا دیا۔ تیرا حال کیا ہوگا جب تمام خلقت قبروں سے حیران پریشان اُٹھ کھڑے ہونگے اور وہاں بڑے بڑے ہول اور دہشت کے کام ہونگے۔ اور تو لوگوں کو دیکھیگا کہ گویا وہ نشے سے مست ہو رہے ہیں۔ حالانکہ مست نہیں۔ (یعنی قیامت کی ہیبت سے لوگوں کی حالت ایسی ہوگی جیسے مخمور بیہوش و حواس ہوتا ہے لیکن واقع میں مخمور نہ ہونگے۔ لیکن شدت عذاب کے ڈر کے مارے وہ دہشت زدہ ہونگے) اور اُسدن تیری کیا کیفیت ہوگی جس دن اللہ تعالےٰ دوزخ سے فرمائیگا۔ کیا تو بھر گئی۔ اور وہ کہے گی کیا کچھ اور ہے (یعنی جسقدر دوزخ میں ڈالے جاوینگے دوزخ اور مطالبہ کریگی کہے گی کہ اور لاؤ) اور جنت متقیوں سے قریب کردی جاویگی۔ اُن سے

دُور نہ ہوگی (اور یہ واقعات قیامت کے دن ہونگے۔ پس انسان کو اپنے گذشتہ اعمال دیکھ کر سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا وُہ متقی ہے اس نے اپنے ہر کام میں اللہ تعالےٰ کے حکم کو پیش نظر رکھ کر اسکے مطابق عمل کیا ہے۔ کہ قیامت میں جنت اُس سے قریب کی جاویگی۔ یا اپنی ہوائے نفسانی کی پیروی کی ہے۔ پس جہنم کے حصہ میں آویگا۔ اگر گذشتہ اعمال کی بنا تقوی پر نہیں تو آئندہ تدارک کرنا چاہیئے۔ گذشتہ گناہوں سے توبہ کر کے تلافی مافات کرنی لازم ہے۔ تاکہ جہنم سے نجات پاکر جنت میں داخل ہو) پس اسوقت پیشانی کے بالوں اور قدموں سے پکڑ کر توڑ مروڑ کر جہنم میں ڈالا جاویگا ہر اس شخص کو جو گناہوں پر اقدام کرتا تھا۔ یعنی زبانیہ دوزخ کے فرشتے گناہگاروں کی پیشانی کے بال پکڑ کر جھکا کر پاؤں کو سر کے ساتھ ملا کر جہنم میں ڈالدینگے۔ اور جنت کی نعمتوں میں بہت خوش عیش ہوگا۔ وہ شخص جس نے باقی رہنے والی نیکیاں کر کے آگے بھیجی ہونگی۔

فائدہ۔ باقی رہنے والی نیکیاں یہی اَعمال صالحہ ہیں۔ نماز روزہ وحج و زکوۃ وغیرہ بشرطیکہ اِن کے بعد کوئی ایسے اعمال نہ کرے جس سے یہ نیکیاں حبط ہو جاویں۔ بعض حدیثوں میں باقیات صالحات کی تفسیر میں آیا ہے۔ کہ وہ یہ پانچ کلمے ہیں۔ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔ لیکن ان میں حصر نہیں۔ کیونکہ علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ کہ باقیات صالحات اللہ تعالےٰ کا ذکر ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنا اور اَللہُ اَکْبَرُ اور سُبْحَانَ اللہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تَبَارَکَ اللہُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔ اور اَسْتَغْفِرُ اللہَ اور صَلَّی اللہُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ۔ اور روزہ اور نماز اور حج اور صدقہ اور غلام آزاد کرنا۔ اور جہاد اور صلہ رحم کرنا اور تمام نیک اعمال۔ کیونکہ وہ اہل جنت کیلئے باقی رہیں گے جبتک وہاں کے آسمان وزمین رہیں گے۔ اور اسی کو امام ابن جریرؒ نے اختیار کیا۔ (تفسیر ابن کثیر)

اور جنت میں جسکی چوڑان زمین و آسمانوں کے برابر ہو بامُراد ہوگا۔ (قدر و منزلت پائیگا۔)

مُراد یہ ہے کہ خلوص کیساتھ نیک اعمال کرنیوالے عزت کیساتھ جنت میں رہیں گے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بہت لوگ پہلے نیک اعمال بجالا کر جنت کے مستحق ہو چکے۔ اب جنت میں جگہ نہ رہی ہوگی اسلیئے کہا گیا کہ جنت بہت وسیع مقام ہے تم زمین کو بڑا فراخ مکان سمجھتے ہو پھر اس سے بڑا آسمان کو اور ان سب کے برابر اُسکی چوڑان اور وسعت ہوگی یعنی جتنی فراخی کسی مکان کی تمہارے

خیال میں آسکتی ہے جنت اس سے زیادہ وسیع ہے۔ لہذا تم اس خیال کو دل میں جگہ نہ دو۔ جتنے لوگ نیک اعمال کرتے جائیں گے سب کی اس میں گنجائش ہے۔ پس اے اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور شریعت کے سیدھے راستے پر چلے جاؤ اور اللہ احسان کرنیوالے کے حکم بجالاتے رہو۔ اور شیطان مردود کے قدموں کے نشانوں کی پیروی نہ کرو۔ اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ہر وقت کیلئے جو جو دعائیں تعلیم فرمائی ہیں اُنپر التزام کرو۔ اور اللہ اور رسول کی فرمانبرداری پر ہمیشگی کرتے رہو۔ اور ایڑیوں کے بل اُلٹے نہ پھر جاؤ۔ کہ نقصان اور خسارے میں پڑ جاؤ گے ترمذی وغیرہ میں بروایت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ایسا کوئی بندہ نہیں کہ ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام میں تین مرتبہ یہ دعا (بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ آخر تک) پڑھے پھر اسکو کوئی چیز ضرر دے (ترجمہ اس دعا کا یہ ہے کہ میں اس اللہ کے نام سے صبح یا شام کرتا ہوں۔ جسکے نام کیساتھ کوئی چیز زمین و آسمان میں ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ اور وہ ہر بات کو سننے والا ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

فائدہ۔ یعنی صبح کے وقت یہ تصور کرے کہ میں صبح کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کی برکت طلب کرتے ہوئے الخ اور شام کیوقت یہ خیال کرکے پڑھے کہ شام میں داخل ہوتا ہوں الخ

اور ترمذی اور ابوداؤد میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ (اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا الخ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ تیرے ہی ساتھ (یعنی تیری رکھوالی اور حفاظت کیساتھ یا تیرے ذکر اور نام کیساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے ہی نام کیساتھ ہم نے شام کی تھی۔ اور تیرا ہی نام لیکر ہم زندہ رہتے ہیں۔ اور تیرا ہی نام لیتے ہم مرینگے۔ اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ یعنی مرنیکے بعد تیرے پاس حاضر ہونا ہے اور جب شام کرتے تو کہتے (اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا الخ جس کا ترجمہ یہ ہے اے اللہ تیرے ہی نام کیساتھ ہم نے شام کی اور تیرے ہی نام کیساتھ صبح کی تھی۔ اور تیرا ہی نام لیکر جیتے ہیں۔ اور تیرا ہی نام لیتے لیتے مرینگے۔ اور تیری ہی طرف (قبروں سے) اُٹھنا ہے۔

فائدہ۔ اس دعا میں اپنے گذشتہ ذکر کا توسل اور آئندہ کیلئے مرنے تک اُسپر ثابت قدم رہنے کا عزم اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر ہونیکا اقرار ہے۔ اگر انسان سمجھکر اسکو پڑھے تو ایمان

تازہ ہوتا ہے لہذا اس پر مداومت کرنی چاہیئے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر مداومت کی
صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جب شام کرتے تو پڑھتے امسینا وامسی الملک للہ الخ جس کا ترجمہ یہ ہے، ہم
نے شام کی اور سارے ملک نے اس حال میں کہ ہم اور سارا ملک اللہ تعالےٰ کے ملک و مال ہیں اور
سب تعریف اللہ کیلئے اور کوئی مستحق عبادت اور پرستش کا نہیں مگر اللہ تنہا اس کا کوئی شریک
نہیں اسی کا راج ہے اور اسی کے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میں تجھ
سے مانگتا ہوں اس رات کی بھلائی اور جو کچھ اس رات میں ہے (یعنی رات بھی مجھ پر خیر سے گذرے
اور جو امور اور حوادث رات میں واقع ہونیوالے ہیں وہ بھی میرے حق میں بہتر ہوں اے اللہ میں
تیری پناہ چاہتا ہوں اس رات کی بدی سے اور اس چیز کی بدی سے جو اس رات میں ہے اے
اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں۔ کاہلی (سستی) سے اور بڑھاپے سے اور بہت عمر کی برائی سے اور
دنیا کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

فائدہ:- کاہلی یہ کہ باوجود قدرت اور استطاعت کے عبادت وطاعت میں سستی
کروں اور بڑھاپے سے مراد یہ ہے کہ جوانی کی طاقت ڈھل جانے سے قوت استطاعت کم ہو
جاتی ہے تو مجبوراً انسان سے بعض وظائف جو قوت وطاقت کے متعلق ہیں چھوٹ جاتے
ہیں اس سے پناہ مانگی کہ یہ حالت مجھ پر وارد نہ ہو پھر بڑی عمر کی برائی سے پناہ مانگی کہ اس عمر میں آدمی
نکما پھونس ہو جاتا ہے نہ بدن میں طاقت ہوتی ہے۔ نہ انسان وظائف شرعی بجالاوے نہ عقل
ٹھکانے رہتی ہے نہ کسب معاش کر سکتا ہے۔ اس عمر میں انسان اپنے رشتہ داروں پر بوجھ ہو جاتا
ہے اسکے عزیز اسکی موت کے خواہاں ہونے لگتے ہیں تو اس سے پناہ مانگی کہ یہ حالت وارد نہ ہو۔ ظاہری
صورت کے لحاظ سے تو یہ آخری حالت سب سے بدتر ہے کہ زندگی بہت ذلت وحقارت سے گذرتی ہے
لیکن شرعی لحاظ سے سب سے بدتر پہلی بات یعنی کسل ہے کہ بلا عذر باوجود طاقت کے انسان وظائف طاعت
سے محروم رہتا ہے اسلئے سب سے پہلے کسل سے پناہ مانگی۔ اور صبح کیوقت بھی آپ یہی وظیفہ پڑھتے
مگر امسینا کی جگہ اصبحنا پڑھتے جسکے معنی ہیں صبح کی ہم نے اور امسی الملک کیجگہ اصبح الملک
جس کے معنے ہیں صبح کی سارے ملک نے اور ھذہ اللیلۃ کی جگہ ھذا الیوم و ما فیہا کیجگہ

دونوں مقام میں مَافِیْہِ۔ اور شَرِّ مَا کی جگہ شَرِّہٖ پڑھے۔

اور مسند امام احمد اور جامع ترمذی میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی مسلمان نہیں جو صبح اور شام کو تین تین مرتبہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا الخ پڑھ لیا کرتا ہو مگر اللہ تعالیٰ پر حق ہوگا کہ قیامت میں اسکو راضی کرے (ترجمہ اسکا یہ ہے کہ میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر

فائدہ:۔ یہ فضیلت صرف یہ الفاظ کہنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ اسکے مضمون کا بھی تصوّر کرے جب اُسنے کہا میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہوں تو لازم ہے کہ اس قول میں سچا ثابت ہوا۔ اور سچا ہونے کی شرط یہ ہے کہ جو کچھ رب کی طرف سے نرمی۔ سختی۔ گرمی۔ سردی تندرستی۔ بیماری۔ دولتمندی یا غریبی آوے اسپر دل سے راضی کرے اور سمجھے کہ یہ اس ہی رب کیطرف سے آئی ہے۔ جس کے رب ہونے پر راضی ہونیکا میں دعویٰ کر رہا ہوں تنگی سختی میں جزع فزع شکوہ شکایت نہ کرے۔ مالداری اور حکومت کیحالت میں تکبّر فخر نہ کرے۔ اللہ کی مخلوق کو ناحق نہ ستائے۔ مال کو اسکے حکم کے خلاف بیجا خرچ نہ کرے۔ اور حق کے مقام میں جہاں خرچ کرنیکے لئے اُسنے حکم دیا ہے وہاں خرچ کرنیسے بخل نہ کرے اور جب کہا میں اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں تو اس پر لازم ہے کہ جو احکام اسلام کے ہیں اُنکو خوشدلی سے قبول کرے خواہ اپنے نفس کی خواہش کے خلاف ہوں اور جب کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں تو ضرور ہے کہ آپ کی سنت کو ہر رسم ورواج سے مقدم رکھے اگر صرف زبان سے یہ الفاظ کہے اور مضمون کا تصوّر نہ کیا اور عملاً اس کے خلاف کیا تو جھوٹا اور منافق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بچائے۔

اور سنن ابی داؤد میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کیوقت یہ آیتیں پڑھے فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ الخ تو اس نے پالیا جو کچھ اُسدن کے اعمال خیر سے اس سے فوت ہوگیا اور جس نے شام کیوقت انکو پڑھ لیا رات کے اوقات سے جو اس سے فوت ہُوا وہ اُس نے پالیا (ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے) پس پاک یاد کرو اللہ کو جب تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو اور اسی کیلئے حمد ثابت ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور دن کے اخیر حصہ میں اور جب تم دوپہر کرتے ہو۔ فائدہ یعنی یہ اوقات انقلاب عظیم کیوقت ہیں انمیں تمام دنیا اور کی

اور ہو جاتی ہے تو یہ دلیل ہے اس امر کی کہ سب چیزوں میں تصرف کرنیوالی کوئی اور ذات ہے جو ان سب پر حاکم و متصرف ہے پس اسکی تسبیح اور تقدیس اور اس کی حمد و ثنا ان اوقات میں بجا لاؤ اور سب سے بہتر تسبیح و تحمید نماز میں ادا ہوتی ہے اسی واسطے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اس آیت نے نماز کے اوقات کو جمع کر لیا۔ تُمْسُوْنَ میں مغرب اور عشا کی نمازیں آگئیں اور تُصْبِحُوْنَ میں فجر کی نماز اور عَشِیًّا میں عصر کی نماز اور تُظْهِرُوْنَ میں ظہر کی نماز آگئی۔

وہ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے جیسے انسان کو نطفہ سے اور پرندہ کو بیضہ انڈے سے اور مومن کو کافر سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو بعد مردہ ہو جانے اس کے کے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے ؎

فائدہ یعنی یہ اس کی قدرتیں تو شب و روز تم دیکھتے ہو مردہ سے زندہ کو نکالنا۔ اور زندہ سے مردہ کو اور زمین کا مرے پیچھے زندہ ہونا تو اب مردوں کے قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے میں تم کو کیا تامل ہے جو شخص یہ آیتیں صبح و شام پڑھیگا اور انکے مضمون کا تصور کریگا تو اسکا ایمان تازہ ہوگا اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ذکر کو مسنون کیا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

اور سنن ابی داؤد میں ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کرتے اور جب شام کرتے تو تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ آخر تک ترجمہ اس دعا کا یہ ہے اے اللہ عافیت دے مجھے میرے بدن میں اے اللہ عافیت دے مجھے میرے کانوں میں اے اللہ عافیت دے مجھے میری آنکھوں میں کوئی لائق عبادت کے نہیں سوا تیرے۔ اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر سے اور محتاجی سے اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے کوئی قابل پرستش نہیں سوائے تیرے ؎

فائدہ:۔ اس دعا میں تمام حاجتیں آگئیں اول سارے بدن کی عافیت مانگی پھر کان اور آنکھ جو شریف اعضا تھے تخصیص بعد التعمیم کے طریق پر انکی عافیت مانگی اور کان کا درجہ آنکھ سے مقدم ہے کہ کان کے ذریعے علم حاصل ہوتا ہے اس لئے کان کی عافیت پہلے طلب کی اور عافیت امراض سے اور گناہوں سے سب مطلوب ہے اس لئے پڑھتے ہوئے دونوں کا تصور کرے۔

اور جامع ترمذی وغیرہ میں معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ ذکر پڑھے جو آگے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اُسکے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر اُس دن میں مر جائے شہید کا مرتبہ پائیگا اور جو ہر شام اُسکو پڑھے اسکو بھی یہی درجہ ملیگا ترجمہ اس ذکر کا یہ ہے۔ میں اللہ سُننے والے جاننے والے کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے تین مرتبہ)

فائدہ چونکہ اس ذکر میں آگے تین آیتیں ہیں اور قرآن مجید سے پہلے استعاذہ مستحب ہے اس لئے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ تین مرتبہ پڑھنا فرمایا۔

وہ اللہ وہ ذات ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور اس کے سوا جس کسی کی پرستش کیجاتی ہے وہ باطل ہے جاننے والا غیب اور شہادت کا۔ (یعنی جو چیز لوگوں سے غائب ہے اور جو لوگوں کے مشاہدہ میں آتی ہے سب کو جاننے والا ہے) وہ بڑا مہربان ہے رحم کرنیوالا۔ وہ اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے سب چیزوں پر متصرف و حکمران ہے کوئی اُسکے حکم اور تصرف کو پھیر نہیں سکتا پاک ذات۔ سلام (سب عیبوں اور نقصانوں سے سلامت اور بری ہے) امن دینے والا نگہبان غالب ٹوٹے کو جوڑنیوالا۔ کبریا اور بڑائی والا پاک ہے اللہ اس سے جو شرک کرتے ہیں لوگ وہ ہے اللہ پیدا کرنیوالا۔ بے نمونہ بنانیوالا۔ تصویر بنانیوالا۔ اُسکے لئے ہیں نام اچھے پاکی بیان کرتی ہے اُسکے لئے جو چیز آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اور سب حاضرین کے لئے قرآن عظیم مبارک کرے اور مجھ کو اور تم سب کو قرآن کی آیتوں اور حکمت والے ذکر کے ساتھ برکت دے بیشک وہ صاحب جود و کرم ہے بادشاہ احسان کرنے والا نہایت مہربان رحم کرنے والا۔

نظم

جو یادِ حق میں آج نہ دل پر اٹھائے رنج	سو بے نصیب روزِ قیامت اٹھائے رنج
آرام کس طرح ہو مومن کو یاں نصیب	ہے جبکہ اُسکے واسطے دنیا سرائے رنج
جس بندۂ خدا نے بلا میں کیا صبر	وہ جاکے گور و حشر میں ہرگز نہ کھائے رنج
دعویٰ اگر ہے صبر و توکل کا اے فقیر	مت کر کسی کے سامنے جا کر گلائے رنج
دنیا کی حرص و طمع کو لے دینہار چھوڑ	کیوں ڈالتا ہے خانۂ دل میں بنائے رنج
ہوتے مرض میں رنج و مصیبت سے ہم ہلاک	ہوتا اگر نہ صبر و توکل دوائے رنج

دل سے دعائے حضرت یونسؑ کو پڑھ سدا
پاتا اگر ہے مخلصی لے مبتلائے رنج

وہ کام یاں کی راحتِ ہستی میں کر میاں
جس میں کہ بعد مرگ کے تجھ پر نہ آئے رنج

جھیلے گا رنج جو کوئی مولےٰ کے راہ پر
وہ لیگا عیش خلد کو دے کر بہائے رنج

وہ دولت ادب سے نہ ہوویگا بہرہ یاب
ناصح نبیؐ کی پند سے اُلپر جو لائے رنج

ایسی بلائے رنج ہے پھیلی کہ ان دنوں
آتی ہے ہر عزیز کے منہ سے صدائے رنج

اے بیخبر شراب و بیلج و زنا کو چھوڑ
مت جان اسکو عیش جو آخر کھپائے رنج

یارب ہے تجھ سے بندۂ عاجز کی یہ دُعا
کہ دل سے اُس کے دُور ہو ہر دم بلائے رنج

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۱۶) کے ساتھ لکھا تھا

ماہ جمادی الاولیٰ کے تیسرے جمعہ کا خطبہ

اُولےٰ نمبر ۲۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ اَوْلِیَآئِہٖ بِنُوْرِ الْعِرْفَانِ ○ وَشَرَحَ صُدُوْرَ اَصْفِیَآئِہٖ وَھَدٰھُمْ لِلْاِیْمَانِ ○ وَوَفَّقَ بِسَنِیِّ اِرْشَادِہٖ مَنِ ارْتَضَاہُ لِدُخُوْلِ الْجِنَانِ ○ وَسَقٰی اَرْبَابَ مُعَامَلَاتِہٖ مِنْ لَذِیْذِ مُنَاجَاتِہٖ شَرَابًا یَفُوْقُ الرَّوْحَ وَالرَّیْحَانَ ○ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ حَمْدًا یَمْلَأُ الْاٰفَاقَ ○ وَاَشْکُرُہٗ وَالشُّکْرُ لِنِعْمَتِہٖ اَوْثَقُ وِثَاقٍ ○ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا مُنَازِعَ وَلَا مُشَاقَّ ○ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَفْضَلُ الْخَلْقِ عَلَی الْاِطْلَاقِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ذِکْرَکَ الذَّاکِرُوْنَ ○ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ

أَمَّا بَعْدُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَأَطِيعُوهُ وَأَطِيعُوا رَسُولَهُ
الْكَرِيمَ ۝ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيمُ ۝ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِي الْكِتَابِ الْمَجِيدِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝ وَأَنْفِقُوا مِمَّا
رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي
إِلٰى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصّٰلِحِينَ ۝ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا
إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَنِيبُوا
إِلٰى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ۝ وَاتَّبِعُوا
أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِي
جَنْبِ اللّٰهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِي لَكُنْتُ
مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ
الْمُحْسِنِينَ ۝ بَلٰى قَدْ جَاءَتْكَ آيٰتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ
عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ
اللّٰهُمَّ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا
أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)[1]

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ
عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى
انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ
كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ (متفق عليه)[2]

[1] کتاب الاذکار ص۱۱ [2] کتاب الاذکار ص۱۱

وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ۔ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابوداؤد[1] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِیَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِیْهِمَا لِلّٰهِ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّیِّ[2] وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ[3] ۔ فَیَا عِبَادَ اللّٰهِ اذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰی وَاشْكُرُوْهُ عَلٰی مَا مَنَّ عَلَیْكُمْ بِاِرْسَالِ هٰذَا النَّبِیِّ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ عَلَّمَكُمْ لِكُلِّ وَقْتٍ ذِكْرًا فَاتَّبِعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لِیْ وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاكُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ۔ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَادٌ كَرِیْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمُ

وعظ نمبر ۲۳ ۔ قرآن مجید کی بعض نصیحتوں اور سونے جاگنے کے بعض اذکار میں۔

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو تقویٰ نصیب کرے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اطاعت کی توفیق دے۔ آمین۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون میں اے ایمان والے مسلمانو! تمہیں تمہارے

[1] مشکوٰۃ ص۲۰۹ [2] مشکوٰۃ ص۲۱۰ [3] مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۰۹

مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو شخص یہ کریگا بس وہ لوگ خسارہ پانیوالے ہیں
فائدہ :۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایماندار بندوں کو حکم دیا ہے کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کریں اور انکو منع کیا کہ مال اور اولاد کی محبت اور مال کے بڑھانے کی سعی و تدبیر اور اولاد کی شفقت اور ان سے پرچے رہنے کی خوشی ان کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کردے اور اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ جو زندگانی دنیا کی عیش اور اسکی زینت میں دل لگا کر اس چیز سے غافل ہو گیا جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے یعنی اپنے رب کی طاعت و ذکر کو چھوڑ ان چیزوں میں لگا رہا۔ تو وہ خسارے میں رہا سخت ٹوٹا پائے گا۔ اور اپنے اہل و عیال کو گھاٹے میں رکھے گا۔

پھر اللہ نے مومنوں کو ترغیب دی کہ اللہ تعالےٰ کی طاعت میں مال خرچ کریں۔ چنانچہ فرمایا۔ اور خرچ کرو اس چیز میں سے جو ہم نے تم کو رزق دیا ہے پہلے اس سے کہ آوے کسی ایک کو تم میں سے موت بس کہے اے میرے رب تو نے مجھے کیوں نہ ڈھیل دی مجھے مہلت کیوں نہ دی کچھ تھوڑی مدت تک پس میں خیرات کرتا اور نیکوں سے ہو جاتا۔

فائدہ :۔ یعنی ہر شخص وقت فرصت کو ضائع کر دینے والا عمل کے وقت عمل سے کوتاہی کرنے والا مرنے کے وقت نادم ہو گا۔ اور عمر کے کچھ زیادہ ہونے کی درخواست کریگا اور کہیگا کہ اے میرے رب اب مجھے کچھ دیر کے لئے زندہ رکھ تاکہ میں گذشتہ کا تدارک کرلوں صدقہ و خیرات کروں اور ہر ایک کی ندامت اپنی کوتاہی کے مطابق ہو گی۔ لیکن ان کی یہ درخواست منظور نہیں ہو گی جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ اب تدارک کا وقت گذر گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی درخواست کے جواب میں فرماویگا اور نہیں ڈھیل دیتا اللہ تعالےٰ کسی نفس کو جب اس کی اجل آجائے۔ اور اللہ تعالیٰ خبر رکھتا ہے اسچیز کی جو تم کرتے ہو۔

فائدہ یعنی اللہ کو معلوم ہے جو کچھ انکو کرنا ہے۔ بعضوں کی حالت ایسی ہے کہ اگر لوٹائے جاویں پھر ان کو زندگی ملے تو پہلے حال سے بدتر ہو جاویں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ انعام میں فرمایا۔ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۔ یعنی اگر لوٹائے جاویں تو وہی کام کرینگے جس سے منع کیے گئے تھے۔ اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ زمر میں اپنے بندوں کو توبہ کی ترغیب دینے کیلئے چنانچہ فرمایا

اور گڑگڑاؤ اپنے رب کیطرف اور فرمانبرداری کرو واسطے اُسکے پہلے اس سے کہ آوے تمکو عذاب پھر مدد نہ کیئے جاؤ یعنی عذاب کے نازل ہونیسے پہلے پہلے توبہ کر کے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوجاؤ۔ اور عمل صالح کرلو۔ کہ عمل کا وقت یہی ہے ورنہ عذاب کے آجانے پر کوئی تمہاری مدد نہ کرسکیگا اس وقت پچھتانا بے سود ہوگا۔ اور پیروی کرو بہترین اس چیز کی جو اتاری گئی تمہاری طرف تمہارے رب سے اور وہ قرآن ہے پہلے اس سے کہ آجاوے تم کو عذاب اچانک اور تم کو خبر نہ ہو ایسا نہ ہو کہ حسرت کے طور پر کوئی شخص جس نے توبہ اور انابت میں کوتاہی کی تھی۔ قیامت کے دن کہے لے افسوس اس پر جو کوتاہی کی اللہ کی جانب میں یعنی اللہ کیطرف تو انابت مجھے لازم تھی اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری تھی اس جانب سے میں نے تقصیر کی۔ اور غفلت میں پڑا رہا میں تو ہنسی کرنیوالوں سے تھا یعنی مجھے ان باتوں پر یقین نہیں آتا تھا میں تو ان کا مضحکہ اڑاتا تھا یا کوئی کہے اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں پرہیزگاروں سے ہوتا پس اللہ تعالیٰ نے قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجکر یہ عذر توڑ دیا۔ اب کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں پرہیزگاروں سے ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کردی سب کچھ واضح کردیا اب اگر کوئی ہدایت نہ پاوے تو اس قول کا مصداق ہوگا۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

یعنی اگر وہ شخص جس کی آنکھیں چمگادڑ کیسی ظلمت پسند ہیں دن میں نہ دیکھے اور ایسے صاف اُجالے میں ہمکو کچھ نہ سوجھے تو آفتاب کے چشمہ کا کیا قصور ہے۔ یہ تو اس کا اپنا قصور ہے یا کوئی کہے جب عذاب دیکھے کاش اگر مجھے لوٹنا ہوتا پھر مجھے دارالعمل میں جانا ملتا تو میں نیکی کرنیوالوں سے ہوتا۔ فائدہ مسند امام احمد اور سنن نسائی میں ایک حدیث بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر دوزخی کو جب اُسکا گھر جنت میں سے دکھایا جاویگا یعنی جنت کا ایک مکان دکھاکر اسکو کہا جاویگا اگر تو دنیا میں ایمان لاکر عمل صالح بجالاتا تو تجھے یہ جگہ ملتی۔ وہ کہیگا لَوْ اَنَّ اللّٰہَ ھَدٰنِیْ۔ یعنی اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں اس مکان میں پہنچتا تو یہ اس کیلئے حسرت کا باعث ہوگا۔ اور ہر مومن کو اسکا گھر دوزخ میں دکھایا جاویگا یعنی جہنم کا ایک مقام دکھاکر کہا جاویگا کہ اگر تو مومن نہ ہوتا شریعت کیمطابق تیرے اعمال نہ ہوتے تو تیری یہ جگہ ہوتی تو وہ مومن

کہیگا لَوْ اَنَّ اللّٰہَ ھَدٰىنِیْ یعنی اگر اللہ مجھے ہدایت نہ کرتا تو اس جگہ سے پالا پڑتا) تو یہ کلمہ اُسکا شکر ہوگا۔ (یعنی اس کی مراد یہ ہوگی کہ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے جس نے اپنی رحمت سے مجھے ہدایت کر کے اس مصیبت سے بچا لیا۔

پھر جب مجرم لوگ دنیا میں لوٹائے جانیکی تمنا کرینگے اور اللہ کی آیات کی تصدیق اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی نہ کرنے پر حسرت کرینگے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماویگا۔ ہاں یہ باتیں تیرے پاس تو میری آیات آچکی تھیں پس تو نے انکو جھٹلایا اور بڑائی کی اور کافر ہوگیا۔ (یعنی اے ندامت کرنیوالے ہم نے تیرا کوئی عذر نہیں چھوڑا۔ دنیا میں ہماری آیات تیرے پاس آچکی تھیں ہماری حجت تجھ پر قائم ہو چکی تھی یہ سراسر تیرا قصور ہے کہ تو نے انکو جھٹلایا۔ اور ان کے اتباع سے تکبر کیا اور کافر بنا)

صحیح بخاری میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو پڑھتے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْیَا وَاَمُوْتُ ۔یعنی تیرے نام سے اے اللہ میں مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں یعنی زندگی اور موت میں تیرا نام لیتا ہوں اور بہت پیارا نام ہے اور جب بیدار ہوتے تو پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۔یعنی اللہ کا شکر ہے اور اسی کی تعریف جس نے ہم کو مرنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف (قبروں سے) اُٹھنا ہے

فائدہ ۔یعنی نیند ایک قسم کی موت تھی اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے ہم کو اُس سے زندہ اٹھایا اور یہ قیامت کا ایک نشان اور ثبوت ہے کہ حقیقی مرنیکے بعد بھی زندہ ہونا ہے لہذا اس سے قیامت یاد آگئی۔ اور فرمایا کہ قبروں سے زندہ ہو کر اللہ کے پاس حاضر ہونا ہے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنت ہے۔ تو مسلمان کو چاہیئے کہ سوتے سے اُٹھتے وقت یہ ذکر معنی سمجھ کر پڑھ لیا کرے اور دن بھر کام کاج میں بھی اسکا خیال رکھے کہ اللہ کے پاس جانا ہے ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہو جاویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا عمدہ تعلیم دی انسان اور جانوروں میں فرق ہونا چاہیئے۔ یوں تو جانور بھی سوتے سے اُٹھکر اپنے چُگنے چرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں انسانکو تمیز چاہیئے جاگ کر اپنے رب کا نام لے جس نے انسان بنایا حیوان نہیں بنایا +

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی پچھلی جانب تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ کے مکان پر تھاپی لگاتا ہے کہ ابھی تجھ پر لمبی رات پڑی ہے ابھی سو یارہ پس اگر انسان جاگ کر اللہ کا ذکر کرتا ہے (مثلاً جو دعا اوپر کی حدیث میں آئی ہے پڑھ لیتا ہے) تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرتا ہے تو ایک گرہ اور کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھ لیتا ہے تو سب کی سب گرہیں کھل جاتی ہیں تو صبح کو چست خوشدل رہتا ہے ورنہ (اگر یہ کام نہ کئے یعنی جاگ کر اللہ کا نام نہ لیا۔ وضو نہ کیا نماز نہ پڑھی تو صبح کو اسکا جی خراب ہوتا ہے سست اور ہارا ہوا رہتا ہے کاروبار میں برکت نہیں ہوتی

سنن ابی داؤد میں ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں صبح کرے تو چاہیئے یہ دعا پڑھے۔ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے صبح کی اللہ کے (غلام و مملوک ہو کر) جو تمام جہان کا رب ہے **فائدہ** صبح کا انقلاب دیکھ کر ہم اقرار کرتے ہیں۔ اور شہادت دیتے ہیں کہ ہم اور تمام جہان اللہ کے ہیں۔ سب میں اسی کا تصرف چلتا ہے اور یہ عالم کا انقلاب کہ رات سے دن ہو گئی اسی کا پیدا کیا ہوا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ یعنی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اُسدن کی بھلائی۔ اس کی کشادگی اور مدد روشنی اور برکت اور ہدایت۔ یعنی اس تمام دن میں مجھ پر نیکی اور بھلائی کے دروازے کھلے رہیں اور تیری طرف سے نفس اور شیطان اور سب دشمنوں پر میری مدد ہوتی رہے اور میرے دل میں دن بھر تیری طرف سے روشنی رہے کہ حق اور بھلائی کی بات سوجھے اور تیری طرف سے دن بھر برکت پہنچتی رہے خسارہ اور ٹوٹا اور نقصان دین دنیا کے کسی کام میں نہ پاؤں اور دن بھر تیری طرف سے ہدایت ہوتی رہے کہ دین دنیا کے کسی کام میں غلط راستے پر نہ چلوں وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ یعنی اور تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو اسدن میں ہے اور اُس چیز کی برائی سے جو اس کے بعد ہے اور جب شام کرے تو اس کی مثل کہے +

فائدہ یعنی شام کے وقت بھی یہ دعا پڑھے۔ لیکن اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ کی جگہ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ کہے اور هٰذَا الْيَوْمَ کی جگہ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ کہے اور اگلی ساری ضمیروں

میں اللہ کی ہی ملک ہے۔

ابن سنی نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کیوقت یہ دعا پڑھا کرتے (اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ) ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے صبح کی اس حال میں کہ اللہ کی ملک ہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے اور بڑائی اور بزرگی اللہ کیلئے ہے۔ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اور پیدائش اور حکم اور رات اور دن اور جو چیز ان دونوں میں رات اور دن میں رہتی ہے سب اللہ کیلئے ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اے اللہ کر اول اس دن کا صلاحیت یعنی دن کی درستی اور درمیان اسکا بامرادی۔ یعنی دن کے درمیان مطالب دنیا حاصل کریں جو دین کے منافی نہوں اور آخر اسکا رستگاری۔ یعنی آخیر دن میں ایسے اعمال کریں کہ دوزخ سے خلاصی حاصل کر کے دخول جنت کے مستحق ہوجاویں۔ اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

فائدہ اس دعا میں دین و دنیا کی سب مرادیں آگئیں لہذا مسلمانوں کو ان دعاؤں کا التزام کرنا چاہیئے ان کے ہوتے اور ورد و وظائف کی چنداں ضرورت نہیں رہتی صبح صبح یہ دعائیں پڑھ کر اپنے کاروبار میں مصروف ہوجاوے۔ انشاء اللہ العزیز برکت ہوگی۔

اور مسند امام احمد اور دارمی میں عبدالرحمن ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ یعنی ہم نے صبح کی اسلام کی فطرت پر اسلام کی فطرت توحید ہے جو اللہ تعالے نے تمام مخلوق کی پیدائش میں ودیعت رکھی ہے) وکلمہ اخلاص پر یعنی صبح صبح ہم نے عہد کیا کہ جو عمل کرینگے خالص اللہ کے لئے کرینگے۔ اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم حنیف کی ملت پر اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین اور ملت ابراہیم حنیف علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ہی ہے تاکید کیلئے دونوں کا ذکر کیا گیا۔ یعنی جو طریق ابراہیم علیہ السلام کا تھا۔ اُسپر قائم رہیں گے۔

پس اے اللہ کے بندو اللہ کا ذکر کرو۔ اور اُسکے احسان کا شکر بجاؤ کہ اس نے تمہارے پاس ایسا شفیق اور مہربان رسول بھیجا جس نے تمہیں ہر ہر وقت کیلئے اس کے مناسب ذکر و دعا کی تعلیم کی۔ پس اس کی پیروی کرو کہ ہدایت پاؤ گے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا۔

نظم

دلا تیرے لئے ذکروں میں ہے ذکر خدا بہتر
اور اُسکے بعد سب راہوں میں ہے راہ مصطفےٰ بہتر

اگرچہ انبیا سارے خدا کے برگزیدہ ہیں
مگر ہیں ان کے اندر خاص ختم الانبیا بہتر

غنی کے حق میں بہتر ہے کہ کھولے ہاتھ بخشش کا
نہیں تو اس غنی سے ہے فقیر بینوا بہتر

جوانی اور پیری میں لگا ہے خاتمہ کا ڈر
مرا جو حالتِ طفلی میں دنیا سے گیا بہتر

نہ چکھی جس نے شیرینی ایماں زندگی پاکر
اُسے جینے سے مرجانا ہے کھاکر سنکھیا بہتر

تمہیں انصاف کی رو سے کہو اے منصفو ہمسے
کہ قول غیر بہتر یا حدیث مجتبےٰ بہتر

بہت بہتر ہے تنہائی سے محفل نیک کا رونکی
بدوں کی محفلوں سے ہے اکیلا بیٹھنا بہتر

جہاں ہو راگ باجا نلچ بازی محفلِ بدعت
وہاں سے ہے ہمیں لاحول پڑھکر بھاگنا بہتر

بُرے جس شخص کے اقوال و افعال و عقائد ہوں
تو اسکی خویشی و یاری سے ہی مُنہ موڑنا بہتر

جلانا مارنا دینا نہ دینا پالنا سب کا
ید قدرت میں ہے جس کے اسی کا پوجنا بہتر

مریض معصیت کیوں نہ کرتو بہ سے شفا پائے
کہ استغفار سے بڑھکر نہیں کوئی دوا بہتر

ہمیشہ کارہائے ناسزاواری سے بچ اے دل
اگر پانا ہے در روز جزا۔ حق سے جزا بہتر

زنان بدکار بدکاری سے باز آوے تو بہتر ہے
وگرنہ اس خبیثہ سے علاقہ توڑنا بہتر

خدا کی یاد سے دل کو جلائے بندۂ خاکی
کہ اس اکسیر سے کوئی نہیں ہے کیمیا بہتر

پس از ختم نصیحت واسطے ناصح کے اے مسلم
اٹھانا بھائیوں کے حق میں ہی دست دعا بہتر

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۱۹ کیساتھ لکھا گیا۔

ماہ جمادی الاولیٰ کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولے

نمبر (۲۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاءَ بِلَا عِمَادٍ ٥ وَبَسَطَ بِسَاطَ الْاَرْضِيْنَ عَلٰى تَيَّارِ الْمَاءِ وَمَهَّدَ شَوَامِخَ الْاَوْتَادِ ٥ اَلَّذِيْ لَا يَعْزُبُ عَنْ عِلْمِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّمَّا ذَرَءَ وَبَرَءَ وَاَرَادَ ٥ اَلْعَلِيْمُ الَّذِيْ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ مِنْ حَجَرٍ وَّمَدَرٍ وَمَا فِيْ قَعْرِ الْبَحْرِ مِنْ بَيَاضٍ وَحُمْرَةٍ وَخُضْرَةٍ وَّسَوَادٍ ٥ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰى مَا اَوْلٰى مِنَ الْاِحْسَانِ وَاَفَادَهٗ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى نِعَمِهِ الْمُتَرَادِفَةِ مِنْ صَمِيْمِ الْفُؤَادِ ٥ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً نَّرْجُوْ بِهَا يَوْمَ التَّنَادِ ٥ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْهَادِيْ اِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ لِلدِّيْنِ عِمَادٌ ٥ اَلَّذِيْنَ خَصُّوْا مِنَ الْقَوْلِ بِالسَّدَادِ ٥ وَجَاهَدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ الْجِهَادِ ٥ **اَمَّا بَعْدُ** فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْهُ ـ عِبَادَ اللّٰهِ مَا لِاَحَدِكُمْ عَلَى اللَّهْوِ وَالْغَفَلَاتِ مُكِبٌّ كَاَنَّ الْمَوْتَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى غَيْرِكُمْ كُتِبَ ٥ كَاَنَّ الَّذِيْنَ تُشَيِّعُوْنَ مِنَ الْاَمْوَاتِ سَفْرٌ عَمَّا قَلِيْلٍ اِلَيْكُمْ رَاجِعُوْنَ ٥ تُبَوِّءُوْنَهُمْ اَجْدَاثَهُمْ وَتَاْكُلُوْنَ تُرَاثَهُمْ وَكَاَنَّكُمْ بَعْدَهُمْ مُخَلَّدُوْنَ ٥ تَنْسَوْنَ كُلَّ وَاعِظَةٍ وَّتَاْمَنُوْنَ كُلَّ حَادِثَةٍ كَاَنَّكُمْ لَا تَعْقِلُوْنَ ٥ تَشْتَغِلُوْنَ بِعُيُوْبِ النَّاسِ عَنْ عُيُوْبِكُمْ ـ وَتَعُدُّوْنَ ذُنُوْبَهُمْ وَتَنْسَوْنَ ذُنُوْبَكُمْ كَاَنَّكُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ٥ فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ اِلٰى مَتٰى هٰذَا التَّمَادِيْ وَاِلٰى مَتٰى هٰذَا الرُّقَادُ ٥ اَمَا جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ وَهُوَ الشَّيْبُ بَعْدَ السَّوَادِ ٥ اَمَا تَعْتَبِرُوْنَ بِمَنْ مَّضٰى

مِنَ الْاٰبَاءِ وَالْاَجْدَادِ ۝ اَیْنَ مَنْ عَمَّرَ قَبْلَکُمُ الْعَدَائِقَ وَشَادَ ۝ اَیْنَ مَنْ اَسَّسَ الْمَدَائِنَ وَالْبِلَادَ ۝ اَیْنَ مَنْ حَصَّنَ الْحُصُوْنَ وَالْقِلَاعَ۔ اِنْدَرَسَ وَاللّٰہِ وَبَادَ ۝ هَجَمَ عَلَیْهِمُ الْمَوْتُ وَلَمْ یَکُوْنُوْا لَهٗ فِی اسْتِعْدَادٍ ۝ فَمَا لَکُمْ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ لَا عَنْ لَغْوِ الْقَوْلِ وَمَاٰثِمِ الْاَفْعَالِ تَتَنَزَّهُوْنَ ۝ وَلَا فِیْ طَیِّبِ الْکَلَامِ وَصَالِحِ الْاَعْمَالِ تَرْغَبُوْنَ ۝ وَلَا مِنْ فَضْلِ الْمَالِ لِلّٰہِ تُنْفِقُوْنَ ۝ وَلَا لِسَبِیْلِ الْاِنْصَافِ وَالْعَدْلِ تَقْصِدُوْنَ ۝ وَلَا لِلنُّفُوْسِ عَنِ الشُّرُوْرِ وَالْاٰثَامِ تَرْدَعُوْنَ ۝ وَلَا بِالسُّنَّةِ عَنِ الْاَهْوَاءِ تَقْتَنِعُوْنَ ۝ یَسْهُلُ عَلَیْکُمُ الْعَظِیْمُ فِیْمَا تَهْوَاهُ النُّفُوْسُ وَتَهْوُوْنَ وَیَعْظُمُ عَلَیْکُمُ الْیَسِیْرُ فِیْمَا بِهٖ اِلَی اللّٰہِ تَتَقَرَّبُوْنَ ۝ فَبِاَیِّ عَمَلٍ عَلَی اللّٰہِ تَقْدَمُوْنَ ۝ اَمْ بِاَیِّ سَبَبٍ لِلنَّجَاةِ تَاْمُلُوْنَ ۝ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اَلَا تَسْتَنُّوْنَ بِمَا سَنَّ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ ۝ فَاِنَّهٗ عَلَّمَ جَمِیْعَ مَا یَنْفَعُ الْعَبْدَ فِی الْحَالِ وَالْمَاٰلِ ۝ وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[1] اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ وَلْیَقُلْ اَیْضًا[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَاِذَا[3] خَرَجَ فَلْیَقُلْ غُفْرَانَکَ وَلْیَقُلْ اَیْضًا[4] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[5] اِذَا لَبِسَ الثَّوْبَ قَالَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیٰوتِیْ۔ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ۔ اَسْاَلُکَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔ وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ[6] مِنْ بَیْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ وَیَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ اَللّٰهُمَّ[7] اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِاسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِاسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا

---

۱ حصن حصین ص۲۹ ۲ حصن حصین ص۴۱ ۳ حصن حصین ص۴۹ ۴ حصن حصین ص۶۹ ۵ حصن حصین ص۸۷ ۶ حصن حصین ص۵۶ ۷ کتاب الاذکار ص۱۳

وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِ[1] الْمَسْجِدِ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاِذَا دَخَلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ عَنْ[2] اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ تَدَاعَتْ جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ وَاَجْلَبَتْ وَاجْتَمَعَتْ كَمَا تَجْتَمِعُ النَّحْلُ عَلٰى يَعْسُوْبِهَا فَاِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَهَا لَمْ يَضُرَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر ۲۴

اتباع شریعت کے لزوم اور فرصت کو غنیمت سمجھنے اور سوتے سے جاگنے اور کپڑا پہننے اور مسجد میں جانیکے وظائف کے بیان میں

حاضرین اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ وقت کو غنیمت سمجھ کر جو عمل صالح ہوسکے اسکو بجالاویں۔ اور ہر امر میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کو سعادت سمجھیں آمین:۔ امابعد اے برادران دین اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرو خدا کے بندو کیا باعث ہے کہ تم کھیل اور غفلت میں اوندھے گرے ہوئے ہو۔ گویا دنیا میں موت تمہارے سوا اور ہی لوگوں پر لکھی گئی ہے تمکو ہمیشہ دائم قائم رہنے کا پروانہ ملگیا ہے جن مردوں کے

[1] حصن حصین ص۱۶۶ [2] کتاب الاذکار ص۱۶

جنازہ میں تم جاتے ہو گویا وہ کسی سفر میں جا رہے ہیں کہ تم انکو رخصت کرنے جا رہے ہو ابھی تھوڑے عرصہ میں تمہارے پاس واپس آجائیں گے۔ ان کو تو تم قبروں میں دفن کر آتے ہو اور ان کی میراث بانٹ کر کھا لیتے ہو اور ان کے پیچھے گویا تم ہمیشہ انہیں دنیا میں ہی رہو گے سب وعظ نصیحتوں کو بھلا دیتے ہو تمام حوادث و مصیبتوں سے بے ڈر ہو جاتے ہو گویا تم سمجھتے ہی نہیں اپنے عیبوں کے ہوتے ہوئے ان سے غافل ہو کر لوگوں کی عیب چینی میں مشغول ہو جاتے ہو لوگوں کے گناہوں کو شمار کرتے ہو اور اپنے گناہوں کو بھول جاتے ہو گویا تمہیں دکھتا ہی نہیں انسان کو چاہیئے اپنے عیب اور گناہ دیکھے اور انکی اصلاح کی کوشش کرے دوسرے کا اگر کوئی عیب دیکھے تو اسکی تاویل کرے کہ شاید اس کو کوئی عذر ہوگا جسکو میں نہیں جانتا اسی بارہ میں شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش	دو اندرز فرمود بر روئے آب دگر آنکہ بر غیر بد بیں مباش

یعنی مجھے میرے پیر و مرشد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے جب سفر دریا میں میں ان کے ساتھ تھا دو نصیحتیں کیں ایک یہ کہ اپنے متعلق حسن ظن نہ رکھ دوم یہ کہ دوسروں کی بدیاں نہ ڈھونڈھ غیر کے حق میں بدگمانی نہ کر۔

سوم اے اللہ کے بندو کب تک ٹال مٹول اور کب تک یہ خواب خرگوش کیا تمہارے پاس خوف کا پیغام دینے والا نہیں آیا اور وہ سیاہی کے بعد بالوں کا سفید ہو جانا ہے یعنی بالوں کی سفیدی یہ پیغام لیکر آتی ہے کہ اب تمہارے کوچ کے دن قریب آگئے عنقریب تمہیں رب تعالیٰ شانہ کے پاس جانا ہے اسی کے متعلق مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

موئے سفید است وکیل اِلٰہ	کس نکند روئے وکیلاں سیاہ

یعنی سفید بال اللہ تعالیٰ کے فرستادہ وکیل ہیں یہ خبر لائے ہیں کہ جلدی ہی تمہیں بارگاہ خداوندی میں بلایا جائے گا اور وکیلوں کا منہ کالا کرنیکا دستور نہیں۔ ایسا کوئی نہیں کرتا کہ وکیل کے منہ پر سیاہی ملے بلکہ وکیلوں کو سرخرو کرنا چاہیئے۔ وکیلوں کی حقیقی سرخروئی تو اسمیں ہے کہ جو پیغام لائے ہیں اسمیں انکی تصدیق کیجاوے یقین کر لیا جاوے کہ یہ سچ کہتے ہیں اب

دربار میں حاضر ہونیکی تیاری کرنی چاہیئے۔ وہ کام کیئے جاویں جن سے وہاں عزت ہو اور حاکم اعلیٰ جس کے دربار میں حاضری ہوگی اسکی خوشنودی کا سبب ہوں اور اگر اسکے برعکس وکیلوں کے کہنے کا اعتبار نہ کیا دربار کی حاضری کی تیاری نہ کی۔ اور ایسے کام بے تحاشا کرتے رہے جو حاکم اعلیٰ کی ناراضی کا سبب ہیں تو اس میں وکیلوں کی روسیاہی ہے اور انکی خفت و شرمساری کا باعث ہے اسی لئے فرمایا کہ وکیل کو روسیاہ کرنا بھلے لوگوں کا کام نہیں۔ اور سیاہ خضاب بھی اسمیں داخل ہے چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ریاض الصالحین میں اس پر باب باندھا ہے۔

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ عَنْ خِضَابِ شَعْرِهِمَا بِسَوَادٍ

یعنی مرد وعورت کو بالوں کے سیاہ خضاب کرنے سے نہی کا بیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ وَالِدِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ (رواہ مسلم)

یعنی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے گئے اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکے بالوں کے رنگ کو متغیر کرو لیکن سیاہی سے پرہیز کرو یعنی سیاہ رنگ کے سوا کوئی اور رنگ کردو۔ تو معلوم ہوا کہ بالوں کا سیاہ کرنا منع ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سوا اور رنگ کرنے کو فرمایا اگرچہ فقہ کی کتابوں میں مختلف روایتیں موجود ہیں لیکن دیندار مسلمان کو لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کرے احتیاط اسی میں ہے۔

جو تمہارے باپ دادے گذر گئے ہیں کیا اُن کے حال سے عبرت نہیں لیتے۔ کہاں گئے وہ جنہوں نے عمدہ عمدہ باغ لگائے تھے اور اُنکو مضبوط بنایا تھا کہاں گئے وہ لوگ جنہوں نے شہروں کی بنیادیں رکھی تھیں اور قصبے بسائے تھے کہاں گئے وہ لوگ جنہوں نے گڑھیوں اور قلعوں کو مضبوط اور پختہ بنایا تھا بخدا کہ وہ سب کے سب برباد و تباہ ہوگئے موت نے ایسے ظالمین اُنپر

ا۔ ریاض الصالحین صفحہ ۵۹۱ و ۔ ور منیہ مسعدیہ بھی لکھا ہے کہ ثغامہ بضم اول ایک درخت ہے جسکا پھول اور پھل سفید ہوتا ہے سفید بالوں کو اسکے ساتھ تشبیہ دیا کرتے ہیں ۱۲ منہ عفی عنہ

یورش کی کہ وہ سامان سفر تیار کرنے کی فکر میں نہ تھے۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ اب تم کس خیال میں ہو۔ نہ تو تم لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہو نہ گناہ کے کاموں سے بچتے ہو۔ نہ پاکیزہ کلام اور صالح اعمال کی رغبت کرتے ہو نہ اللہ کی راہ میں اپنی ضروریات سے بچے ہوئے مال کو خرچ کرتے ہو اور نہ انصاف اور عدل کے راستہ کا قصد کرتے ہو اور نہ اپنے نفسوں کو بدیوں اور گناہوں سے ڈرتے ہو نہ خواہشات نفسانی سے روگرداں ہو کر سنت کیساتھ قناعت کرتے ہو نفس کی خواہش کے تو بڑے بڑے دشوار کام تم پر سہل اور آسان ہو جاتے ہیں اور اللہ کو قرب اور رضا جوئی کے آسان سے آسان کام تم پر مشکل ہو جاتے ہیں پھر بتلاؤ کونسے عمل لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤ گے یا بتلاؤ کونسا ذریعہ ہے جسکی بدولت نجات کی امید رکھتے ہو۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے الوگوں کا حساب تو قریب آگیا اور وہ منہ پھیرے ہوئے غفلت میں پڑے ہیں۔ یعنی قیامت تو روز بروز قریب آرہی ہے جہاں لوگوں کا حساب ہو گا۔ اور وہ غفلت میں پڑے ہیں۔ اپنے حساب کی درستی کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ تفسیر ابن کثیر میں ایک صحابی کا ذکر لکھا ہے جن کا نام عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا کہ اُن کے ہاں ایک عرب کا شخص آکر مہمان ہوا انہوں نے اسکی اچھی تواضع کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اسکی سفارش بھی کی۔ پھر وہی مہمان عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسی زمین مجھے جاگیر دی ہے جس سے بہتر عرب میں کوئی زمین نہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ایک قطعہ اُس زمین میں سے تمہیں دے دوں جو تمہاری ملک ہو۔ اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کی ملک ہو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بھائی مجھے تمہاری جاگیر کی حاجت نہیں آج ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جس نے ہمیں دنیا سے غافل کر دیا۔ اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِي غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُونَ مسلمانوں کو قرآن کی نصیحتوں پر ایسی ہی توجہ چاہیئے۔ جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تھی۔ کہ اس کے مضامین کو سمجھتے تھے۔ اس میں تدبر کرتے تھے۔ اور اس کے مقتضا پر کاربند ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے۔ (آمین)

کیا تم اس دستور پر نہیں چلتے جو سب احوال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے لئے مسنون کیا۔ کیونکہ آنحضرت نے حال اور انجام کار میں انسان کو نفع دینے والی تمام چیزوں کی تعلیم

دیدی۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے پاخانے جانے لگے تو پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے اور نیز یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں شریر جنوں اور شریر جنیوں سے ۔

فائدہ شریر جن اور شیطان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جلتے ہیں ان کو سخت تکلیف ہوتی ہے اس لئے جہاں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا وہیں اپنا اڈا بنا لیتے ہیں۔ مثلاً پاخانہ شرابخانہ بھنگڑخانہ کھیل تماشے کی جگہیں۔ یا شرک کے تھان تو جب آدمی پاخانے جانے لگتا ہے ایسے مقام میں جانا چاہتا ہے جہاں شیطانوں اور بدذات جنوں کا مسکن ہے۔ لہذا ایسے مقام میں جانے سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تبارک کا نام لینے اور اسکی پناہ مانگنے کی تعلیم فرمائی تاکہ شیطان اور جن بھاگ جاویں اور اسکو ننگا دیکھ کر چھیڑ تمسخر اور کسی قسم کی شرارت نہ کر سکیں اور انسان کا ستر دیکھنے سے انکی آنکھیں اندھی ہو جاویں چنانچہ جامع ترمذی میں امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سِتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ اٰدَمَ دَخَلَ اَحَدُھُمُ الْخَلَآءَ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ (مشکوٰۃ) یعنی بنی آدم کی شرمگاہوں اور جنوں کی آنکھوں کے درمیان جب کوئی تم میں سے بیت الخلاء میں داخل ہو آڑ یہی ہے کہ داخل ہونے والا کہے بِسْمِ اللّٰہِ یعنی اللہ کا نام لینے سے جنوں کی آنکھوں کے سامنے آڑ ہو جاتی ہے۔ بنی آدم کی شرمگاہ کو نہیں دیکھ سکتے ٭

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب پاخانے سے نکلے تو چاہیئے کہ کہے غُفْرَانَکَ الٰہی ہم تیری بخشش مانگتے ہیں۔

فائدہ جب انسان پاخانے میں اپنے اندر سے نجاست جسمانی نکلتی دیکھتا ہے حالانکہ ظاہر بدن پر کوئی نجاست نہ تھی۔ تو اسکو تنبہ ہوا کہ ایسا نہ ہو اسکے باطن میں بھی نجاست معنوی اور غلاظت روحانی ہو جس کا اسکو علم نہ ہیں اور نجاست روحانی کا علاج استغفار ہے اس واسطے بخشش مانگنے کی تعلیم ہوئی۔

اور نیز آپ نے اس وقت یہ ذکر پڑھنے کی ترغیب دی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے دکھ دور کیا اور مجھے عافیت دی

فائدہ چونکہ غذا کا ہضم ہونا اور فراغت سے رفع حاجت کمال درجہ کی نعمت ہے اگر
باقاعدہ قضائے حاجت نہ ہو تو طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں بسا اوقات بے پردگی
تک نوبت پہنچتی ہے اس لئے اس نعمت عظمیٰ کا تصوّر کر کے شکر الٰہی بجالانیکی تعلیم ہوئی
اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کپڑا پہنتے تو پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ
اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیٰوتِیْ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے کپڑا
پہنایا کہ اس سے میں اپنی شرمگاہ ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں
اور نیز آپ جب کپڑا پہنتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ
اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ
یعنی اے اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی
اور اس چیز کی بھلائی جس کے لئے یہ بنایا گیا۔ اور تیری پناہ لیتا ہوں اس کی بُرائی سے اور اس
چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا +

قائدہ کپڑے کی بھلائی یہ کہ مسنون وضع قطع کا ہو۔ اس میں کُفّار اور فسّاق کا تشبہ نہ
ہو حلال مال سے بنایا گیا ہو۔ اور اُسکی برائی یہ کہ اس کیخلاف ہو یا ریشم وطلا سے بنایا گیا ہو جو
مباح نہیں اور جس چیز کے لئے بنایا گیا اُسکی بھلائی یہ کہ ستر عورت اور اظہار و شکر نعمت اور سردی
گرمی سے بچنا مقصود ہو اور برائی یہ کہ فخر وریا کے لئے بنایا گیا ہو یہ دعا حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نیا کپڑا پہننے کیوقت پڑھتے اور کپڑے کا نام لیتے مثلاً قمیص۔ عمامہ۔ وغیرہ پھر دعا پڑھتے
لیکن اگر مستعمل کپڑا پہننے کیوقت بھی کوئی بہ نیت اتباع پڑھے تو بھی فضیلت سے خالی نہیں واللہ اعلم
اور جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے نکلتے تو کہتے۔ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى
اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ
اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ۔ یعنی اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ الٰہی
میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا کسی کو گمراہ کروں یا لغزش کروں یا کسی کو
کو لغزش میں ڈالوں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ یا کسی پر جہالت کروں کوئی نادانی کی
بات کروں یا کوئی مجھ پر جہالت کرے جاہلانہ طور پر پیش آوے +

فائدہ جب یہ دعا پڑھ کر گھر سے نکلا تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آگیا۔ اپنی گمراہی اور لغزش ...... اور ظلم اور جہالت سے نیز دوسرے کی گمراہی اور لغزش کا سبب بننے یا اُنپے پر کسی کیطرف سے ظلم اور جہالت ہونیسے۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کتنی سہل ہے اور کیسی مفید ہے اللہ توفیق دے تو اس سے بہتر تعلیم نہیں۔ اور نیز آپ نے تعلیم دی۔ کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں آوے تو کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِاسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ یعنی اے اللہ میں تجھ سے (گھر میں داخل ہونے پر بہتری مانگتا ہوں یعنی گھر میں داخل ہو کر جھگڑے فساد گناہ سے بچوں اور گھر سے نکلنے کی بہتری مانگتا ہوں ہم اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ ہی کا نام لیکر نکلے تھے۔ اور اللہ اپنے رب پر بھروسہ کیا ہم نے سلام ہو تم پر۔

فائدہ یعنی اپنے گھر والوں پر سلام کہے اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تب بھی سلام کہے کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ (کتاب الاذکار للنووی صہ ۱۲)

اور جب آپ مسجد میں آتے تو پڑھتے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی اللہ صاحب عظمت کی اور اس کے بزرگ منہ کی۔ اور اس کے غلبۂ قدیم کی پناہ لیتا ہوں۔ شیطان راندے ہوئے کی شر سے

اور جب مسجد کے اندر آجاوے تو کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ یعنی میں اللہ کے نام سے داخل ہوا۔ اور اللہ کے رسول پر سلام ہو اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ اور آپ کی آل پر درود بھیج اے اللہ میرے گناہ بخشدے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ یعنی میں اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور اللہ کے رسول پر سلام ہو اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود بھیج اے اللہ میرے گناہ بخش اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے

فائدہ۔ داخل ہوتے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی دعا تعلیم فرمائی رحمت سے مراد طاعت ہے جس سے رحمت آلٰہی حاصل ہوتی ہے اور نکلتے وقت فضل کے دروازے کھلنے کی دعا تعلیم فرمائی فضل سے مراد رزق ہے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطانی لشکر ایکدوسرے کو پکارتے ہیں اور اس انسان پر چڑھائی کرنیکے لئے نعرے مارتے ہوئے جمع ہو جاتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پاس جمع ہو جاتی ہیں پس جب کوئی تم میں سے نکل کر مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو چاہیئے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اِبْلِیْسِ وَجُنُوْدِہٖ یعنی الٰہی میں شیطان اور اسکے لشکروں سے تیری پناہ لیتا ہوں جب یہ دعا پڑھ لیگا تو اسکو ضرر نہیں پہنچا سکیں گے ؁

نظم

بچھائے دلا پاک جائے نماز
رکھ آگے خدا کے جبین نیاز

بہا بحر اشکِ ندامت کی دھار
ہے اٹکا تیری مغفرت کا جہاز

ہے دریائے لَاتَقْنَطُوْا جوش پہ
برائے تباہِ عصیاں طراز

تواضع سے ہے جس کی گردن جھکی
قیامت میں ہوگا وہی سرفراز

اٹھا خواب غفلت سے سر اے عزیز
کہ پہنچا سفر تیرے سر پر دراز

رفیقانِ غربت سے کرکے سلام
کراب کوچ کا اپنے سامان وساز

وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے وہ
نہیں خیر و شر میں جسے امتیاز

وہی شخص نزدِ خدا ہے بزرگ
جو پرہیزگاری میں ہے ترک تاز

صغیرہ خطا ہو اسی کی معاف
کبیرہ سے رکھتا ہے جو احتراز

صغیرہ سے بار وہ ہے بچنا ضرور
کہ حلوے کو کھوتی ہے کچی پیاز

وہ جھوٹا دغا باز ہے دیندار
جو رہتا نہیں شرک و بدعت سی باز

خدا جب بناتا ہے کافر کے کام
تو مومن کا کیا وہ نہیں کارساز

خدایا تری بخششوں کی ہے آس
نہیں نیکیوں پر مجھے فخر و ناز

بھلا کیوں نہ مسلم ہو امیدوار
ترا نام ہے جب کہ بندہ نواز

نمبر ۲۵، ماہ جمادی الاولیٰ کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان ثم یعیدہ الیہ ثم یخرجہ فھو المبدئ المعید ۝ یسل من ماء السلالۃ نسل الحیوان ویرکبہ فی الایجاد کما یرید ۝ وخص بکمال العقل من اصطفاہ من العبید ۝ ومنع من خذلہ بمشیتہ فھو عن طریق الحق یحید ۝ قدر علی خلقہ ما اراد فلا یخرج احد عما یرید ۝ فھؤلاء ملوک وھؤلاء عبید ۝ وحکم علی کل بما اراد فھذا شقی وھذا سعید ۝ احمدہ سبحانہ علی نعم تتجدد بالغدو والرواح ۝ واشکرہ علی ما صرف من المکروہ وازواح ۝ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شھادۃ بھا للقلب انشراح ۝ مستفتح بھا باب الجنۃ فھی لہ مفتاح ۝ واشھد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالھدیٰ والفلاح ۝ اللھم صل وسلم علی عبدک ورسولک محمد وعلی الہ واصحابہ ما بدا نجم ولاح ۝ اما بعد فیا ایھا الناس اتقوا اللہ تعالیٰ واعلموا ان الحسرۃ اضاعۃ الاعمار فی الاعمال القباح ۝ والقدوم علی اللہ بالخسران من بلاد الارباح ۝ فشمروا الی الاخذ باسباب التجارۃ نعلم القبول قد لاح ۝ وامنعوا النفوس عن ھذا التعدی والجماح ۝ وانتبھوا عن سنۃ الغفلات ۝ واستمعوا الی ما قال العارف وتدارکوا العثرات ۝

فیا عجبا من معرض عن حیاتہ	وعن حظہ العالی ویلھو ویلعب
ایا لاھیا فی غمرۃ الجھل والھویٰ	صریعا علی فرش الھویٰ یتقلب
تامل ھداک اللہ ما ثم وانتبہ	فھذا شراب القوم حقا سیرکب
وترکیبہ فی ھذہ الدار ان تمت	فلیس لہ بعد المنیۃ مطلب

ولو علم المحروم ای بضاعة — اضاع لاسعی قلبه یتلهب
فان کان لا یدری فتلک مصیبة — وان کان یدری فالمصیبة اصعب
بلی سوف یدری حین ینکشف الغطا — ویصبح مسلوبا ینوح ویندب
ویعجب ممن باع شیئا بدونه — یساوی بلا علم وامرک اعجب
لانک قد بعت الحیاة وطیبها — بلذة حلم عن قلیل سیذهب
فهلا عکست الامر ان کنت حازما — ولکن اضعت الحزم والحکم یغلب
تصد وتنای عن حبیبک دائما — فاین عن الاحباب ویحک تذهب
ستعلم یوم الحشر ای تجارة — اضعت اذا تلک الموازین ینصب

وائتموا بنبیکم صلی الله علیه وسلم فانه ما ترک خیرا الا ارشدکم الیه فهو بالاتباع حقیق ٥ وما من شر فی العالم الا حذرکم منه فالاقتداء به یلیق ٥

وقد روی [1]

الشیخان عن ابی قتادة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس [2] وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لا ردها الله علیک فان المساجد لم تبن لهذا (رواہ مسلم) وعن [3] ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتک واذا رأیتم من ینشد فیه ضالة فقولوا لا رد الله علیک رواه الترمذی والدارمی وعن [4] عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البیع والاشتراء فیه وان یتحلق الناس یوم الجمعة

[1] و [2] مشکوٰۃ ص٦٨ [3] و [4] مشکوٰۃ ص٦٩

قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنْ[1] جَابِرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ
مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰى
مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)[2] وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ
خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔ وَعَنْ[3] اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ
فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَاِنَّ
رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ
تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى
بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ ۝ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ
الْاَبْصَارُ ۝ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ
كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر (۲۵) عمر عزیز کو بُرے اعمال میں ضائع کرنے سے بچانے اور آداب مسجد کے بیان میں

حاضرین۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ اپنی عمر کے اوقات کو بُرے کاموں میں

[1] مشکوٰۃ ص۶۱ [2] مشکوٰۃ ص۶۱ [3] مشکوٰۃ ص۱۳۱ و ۱۲۱

ضایع نہ ہونے دیں اور ہر امر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کو لازم پکڑیں آمین ثم آمین
اَمَّا بَعْدُ اے لوگو۔ اللہ تعالی سے ڈرو اور یقین جانو کہ بُرے اعمال میں عُمر کا ضائع کرنا
اور دنیا سے جو فائدہ مند تجارت کا مقام ہے پُونجی کو ضایع کرکے خسارہ اور نقصان کے
ساتھ اللہ تعالے کے پاس جانا نہایت حسرت اور افسوس کا باعث ہے لہذا نجات کے اسباب
حاصل کرنے میں پُوری پُوری کوشش کرو کہ قبولیت کا علم اور نشان تو صاف نظر آرہا ہے کیونکہ
اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے۔ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ یعنی جو کوئی اخلاص
کیساتھ ذرہ بھر نیکی کرے گا اُسکو (یعنی اس کے ثواب کو) دیکھ لیگا۔ اللہ تعالی کسی کی نیکی برباد نہیں
کرتا اور اس سرکشی اور حدود اللہ سے نکل جانے سے اپنے نفسونکو روک رکھو اور غفلت کی اُونگھ
سے ہوشیار ہو جاؤ۔ سنو ایک عارف نے کیا فرمایا اور اپنی لغزشوں کا تدارک کرو فرمایا اے
جہالت اور نفسانی خواہش کے گہرے پانی میں کھیلنے والے جو ہلاکت کے فرش پر کیچڑ میں لوٹ
پوٹ ہو رہا ہے اللہ تجھے ہدایت کرے سوچ اور ہوشیار ہو جا پس یہ نیک لوگ کے پینے کا شراب طہور
ہے جو سچ مچ ترکیب دیا جاتا ہے۔ یہ اس آیت کیطرف اشارہ ہے۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ
مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا یعنی نیک لوگ اس جام سے پئیں گے جس کی ملونی چشمہ کافور
سے ہے ابرار کو شراب طہور چشمہ کافور سے پانی ملا کر پلایا جائیگا جس سے اُنکا دل ٹھنڈا ہو جاوے
گا اور اس شراب طہور کا ترکیب دینا اس گھر میں یعنی دنیا میں اگر فوت ہو گیا۔ یہاں ایسے اعمال
نہ کئے گئے جو اس کے حصول کا سبب ہیں تو موت کے بعد اس کے طلب اور تلاش کرنیکا موقعہ
نہیں۔ یہی زندگی جو اللہ تعالی اُنے دی اسکی قدر کرو۔ اور شراب طہور کے حصول کے اسباب بہم پہنچا لو
اس زندگی کے گذر جانیکے بعد پھر یہ موقعہ میسر نہ ہو گا اے عجب اس شخص سے جو اپنی زندگی اور اعلی
لذات سے اعراض کرکے لہو ولعب میں مشغول ہے۔ اگر بے نصیب کو معلوم ہوتا کہ جسنے کیسی عمدہ پونجی کو
ضایع اور تلف کر دیا۔ تو اسکا دل جلتا اور شعلے مارتا اگر وہ اس خسارے کو سمجھتا ہی نہیں تو یہ ایک
مصیبت ہے اور اگر سمجھتا ہے تو مصیبت اور دشوار ہے ہاں بیشک آگے چلکر جب پردہ کھل جائے
گا۔ تو جان لیگا۔ اور دست تنگ رہ جائیگا۔ چلائیگا اور بین کریگا اور جس شخص نے نادانستہ ایک قیمتی
چیز کو کم قیمت پر فروخت کر دیا اس سے تعجب کریگا۔ مراد اسکی اپنی ذات ہے اے غافل تیرا کام بھی

ایک عجیب کام ہے کیونکہ تو نے اپنی زندگی اور خوش عیشی کو ایک خواب کی لذت کے بدلے
بیچ دیا جو تھوڑی دیر میں جاتی رہیگی دنیا کی عیش آخرت کی راحت کے مقابلہ میں ایک خواب کے
برابر ہے حقیقت ہے اگر تو ہوشمند تھا تو تو نے اس کا عکس کیوں نہ کیا۔ ولیکن تو نے تو ہوشمندی کو ضائع
کر دیا اور حکم (مقدر) کا غالب ہے جو مقدر تھا وہی ہونا تھا۔ اور اپنے پیارے (خالق) سے ہمیشہ روگردان
اور دور ہو رہا ہے سو تیرا بھلا ہو۔ اپنے دوستوں کو چھوڑ کر کدھر جا رہا ہے۔ عنقریب قیامت کے
دن جب ترازوے وزن اعمال نصب کیجائے گی تجھے معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کیسی نفع کی تجارت
ضائع کر دی۔ اور اس کا موقعہ ہاتھ سے گنوا دیا۔

اوے اللہ کے بندے اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیروی کرو۔ کیونکہ آپ نے کوئی نیکی
نہیں چھوڑی۔ مگر تمہیں اس کا ارشاد فرما دیا پس آپ پیروی کے مستحق ہیں۔ اور جہان میں کوئی بدی
نہیں مگر تم کو اس سے ڈرا دیا۔ لہذا آپ کے قدم بقدم چلنا مناسب ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہیئے کہ بیٹھنے سے پہلے
دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھ لے اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی سنے کہ کوئی شخص مسجد میں بلند آواز سے پکار کر کسی گمشدہ
چیز کو تلاش کرتا ہے تو کہنا چاہیئے اللہ کرے وہ چیز تجھے نہ ملے۔ کیونکہ مسجدیں اس کام کے
لئے نہیں بنائی گئیں۔

فائدہ۔ یعنی کوئی مسجد میں کھڑا ہو کر بلند آواز سے پکارتا ہو کہ میری بھینس یا گائے یا
گھوڑی یا اونٹ گم ہو گیا ہے کسی کو خبر ہو تو بتلا دے ایسے شخص پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اسطرح بد دعا کرنیکو ارشاد فرمایا۔ اور ساتھ ہی اُسکی وجہ بھی فرما دی کہ مسجدیں اسلئے نہیں بنائی گئیں۔
کہ دنیا کی باتیں کی جاویں گمشدہ چیزوں کیلئے ڈھنڈورا دیا جاوے مسجدیں تو محض اللہ کے ذکر
کیلئے تعمیر کی گئی ہیں لیکن اگر کسی کی مسواک یا جوتا یا کپڑا مسجد میں کہیں آگے پیچھے ہو گیا تو کانوں
کان ایک دوسرے سے دریافت کر لینا کہ یہاں میرا کپڑا جوتا تھا۔ یا مسواک یہاں رکھی تھی تم نے دیکھی
تو نہیں اس طرح دریافت کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن چلا کر شور مچانا مسجد میں سخت برا ہے

جس پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بد دعا کی اور امت کو اس پر بد دعا کرنے کی تعلیم دی اور سبب اس میں یہ ہے کہ مسجدیں تو طاعت اور عبادت اور ذکر الٰہی کے لئے بنائی گئی ہے جہاں ہر وقت ذکر اللہ کے دعوت دی گئی ہے۔ تو اس طرح بلند آواز سے گمشدہ چیز کے تلاش کرنے سے جو لوگ عبادت وذکر میں مصروف ہیں ان کی طبیعت الجھے گی ذکر کا ذوق فوت ہو جائیگا اسلئے مسجد میں کسی قسم کا شور وشغب کرنا منع ہے۔ ملا علی قاری نے شرح حصن حصین میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے کہا اس میں وہ سب کام آگئے جن کے لئے مسجدوں کی بنا نہیں کی گئی۔ مثلاً خرید وفروخت دنیا کی باتیں مزدوری پر کپڑے سینا یا اُجرت پر لکھنا یا مزدوری لیکر بچوں کو پڑھانا۔

جامع ترمذی میں اور سنن دارمی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو دیکھو کہ مسجد میں کوئی چیز بیچ رہا ہے یا کوئی چیز خرید رہا ہے۔ تو کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو دیکھو مسجد میں آواز دے کر گمشدہ چیز کو ڈھونڈتا ہے تو کہو اللہ تعالےٰ تجھ پر اس چیز کو واپس نہ لادے۔

فائدہ علت اس کی وہی ہے جو اوپر والی حدیث میں ذکر ہوئی کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائیں کہ ان میں خرید وفروخت کی جاوے یا گمشدہ چیزیں تلاش کی جاویں مسجدیں تو نماز تلاوت کلام اللہ اور ذکر الٰہی کے لئے بنائی گئی ہیں۔

سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے وہ اپنے ..... دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے اور خرید وفروخت کرنیسے منع کیا۔ نیز اس سے منع کیا کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے مسجد میں لوگ حلقہ بنا کے بیٹھیں۔

فائدہ اس حدیث میں تین کاموں سے نہی آئی ہے ایک مسجد میں شعر اشعار پڑھنے اور شعر پڑھنے کی رخصت بھی دوسری حدیثوں میں آئی ہے تو نہی ان شعروں سے ہے جن کا مضمون خلاف شرع ہے یا ایسے وقت شعر پڑھیں جس وقت لوگ نماز اور ذکر میں مشغول ہوں اور رخصت ایسے شعروں میں ہے جن کا مضمون صحیح مطابق شرع ہو اور ان میں پند ونصیحت ہو اور ایسے وقت میں پڑھے جاویں جب کوئی نماز نہ پڑھ رہا ہو غرض جب کسی ذاکر شاغل کو پریشانی ہو اس وقت مطلقاً شعر اشعار

پڑھنا خواہ ان کا مضمون عمدہ ہی کیوں نہ ہو یا کسی اور طرح اونچی آواز نکالنا منع ہے ملا علی قاری
رحمۃ اللہ علیہ شرح حصن حصین میں لکھتے ہیں ہمارے بعض علماء حنفیہ نے کہا۔ مسجد میں بلند
آواز کرنا خواہ ذکر ہی کے ساتھ ہو حرام ہے اور بعض سلف مسجد میں سوال کرنیوالے کو خیرات
دینا بھی نہیں پسند کرتے تھے بعض علماء نے فرمایا جو سائل بلند آواز سے مسجد میں مانگے یا در پے
ہو کر لپٹ کر لوگوں کو تنگ کرے یا نمازیوں کی صفوں کے آگے آوے یا لوگوں کی گردنیں پھلانگے
یا خطبہ کیوقت مانگے ایسے سائل کو صدقہ دینا حرام ہے۔ (واللہ اعلم) دوسرا مسئلہ مسجد میں
خرید و فروخت کرنیسے نہی پس مسجد میں سوداگری کرنا حرام ہے لیکن معتکف کو اپنے کھانیکی ضرورکی
چیزیں مسجد میں خریدنا یا بیچنا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ مال جسکو خریدتا ہے مسجد کے اندر نہ لایا جاوے
تاکہ مسجد دوکان کی صورت میں نہ ہو جاوے۔ تیسرا مسئلہ مسجد میں جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقہ
باندھ کر بیٹھنا سو یہ بھی منع ہے اگرچہ علمی مسائل کی بحث و گفتگو ہو کیونکہ یہ نماز اور خطبہ سننے کے اہتمام
سے رکاوٹ کا سبب ہے۔ نیز یہ نمازیوں کے بیٹھنے کی ہیئت کیخلاف ہے اور خطبہ کیوقت
اسی ہیئت میں بیٹھنا چاہیئے جیسے نماز کے لئے مل مل کر قبلہ رخ بیٹھتے ہیں۔

اور صحیحین میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص اس بدبودار درخت سے کھاوے اُسے چاہیئے ہماری مسجد کے پاس نہ آوے
اس لئے کہ جس چیز سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے فرشتے بھی اس سے ایذا پاتے ہیں۔

فائدہ اس درخت سے مراد ہے پیاز لہسن وغیرہ جنکے کھانیکے بعد منہ سے بو آتی ہے
لہذا جو شخص کچا پیاز یا لہسن یا اور کوئی چیز کھاوے جبتک منہ سے بو آتی رہے مسجد میں نہ آوے
ہاں جب بو زائل ہو جاوے تب مسجد میں آوے سنن ابی داؤد میں ایک حدیث آئی ہے کہ آپ نے ان
دو درختوں یعنی لہسن اور پیاز کے کھانیسے منع کیا اور فرمایا جو کھاوے ہماری مسجد کے پاس نہ آوے
اور فرمایا جس شخص کو ضرور کھانا ہو تو چاہیئے۔ کہ اچھی طرح پکا کر ان کی بو مارے پھر کھاوے۔

اور صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسکا دفن کر دینا ہے۔ فائدہ یعنی اگر مسجد
کا فرش خام ہے تو مٹی ڈال کر چھپا دے نہیں تو کسی چیتھڑے وغیرہ سے پونچھ کر صاف کر دے

صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی دیوار پر رینٹھ دیکھا تو یہ امر آپ پر سخت ناگوار گذرا یہاں تک کہ اس کا رنج کا اثر آپ کے چہرہ مبارک میں دکھائی دیا پس آپ اُٹھے اور اپنے مبارک ہاتھ سے اُسکو صاف کیا اس کے بعد فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب تبارک وتعالٰی شانہ سے سرگوشی کرتا ہے اور اس کا رب اس نمازی اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے تو اس وقت سامنے کی دیوار پر ہرگز نہ تھوکے لیکن اپنے بائیں تھوکے (اگر اس طرف جگہ خالی ہو۔) یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے پھر آپ نے اپنی چادر کا کونہ پکڑا اور اس پر تھوک ڈال کر کپڑے کی دوسری طرف اس پر لوٹا کر آپس میں مل دیا۔ اور فرمایا اس طرح کرے

فائدہ جب نمازی نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر عرض معروض کرتا ہے اور اس کا تصور یہ ہوتا ہے کہ رب کے سامنے کھڑا ہوں۔ وہ میری طرف متوجہ ہو کر میری عرض سن رہا ہے اور وہ قریب مجیب ہے یہی مراد ہے آپ کے قول سے کہ اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہے تو ایسی حالت میں عین منہ کے سامنے دیوار پر تھوکنا سخت بے ادبی ہے۔ اور اگر ایسی حالت میں انسان کو تھوکنے اور بلغم ڈالنے کی ضرورت پیش آئے تو اسکے واسطے آپ نے تین تجویزیں بتلائیں اگر بائیں جانب کوئی نماز نہیں پڑھ رہا تو بائیں طرف تھوک ڈالے اور اگر اُدھر جگہ رُکی ہوئی ہو تو بائیں پاؤں کے نیچے اگر ایسی جگہ ہو کہ مٹی میں چھپا سکتا ہے۔ ورنہ تیسری تجویز سب جگہ چل سکتی ہے۔ کہ کپڑے پر تھوک کر دوسرا پلہ اوپر ڈال کر مل دے تاکہ کسی دوسرے کو تکلیف نہ ہو۔

مسئلہ نماز پڑھتے ہوئے سامنے تھوکنا مسجد کے باہر بھی منع ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علت فرما دی کہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔

مسئلہ اور مسجد کے قبلہ کی دیوار پر غیر حالت نماز میں بھی تھوکنا منع ہے۔ کہ دوسرے نمازیوں کے سامنے ہوگی اور اُن کو ایذا ہوگی۔ بلکہ مسجد کی کسی دیوار یا فرش وغیرہ پر بھی تھوکنا رینٹھ وغیرہ غلاظت کرنا منع ہے کہ ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ مسجدوں کو پاک صاف رکھا جاوے۔ (ابو داؤد ترمذی وغیرہ)

فرمایا اللہ تعالےٰ سورۂ نور میں مسجدوں کی شان میں (جہاں اللہ کا ذکر و عبادت تسبیح و تقدیس کی جاتی ہے) ایسے گھروں میں کہ اللہ نے اذن دیا۔ حکم کیا انکے بلند کرنیکا یعنی مسجدوں کی شان بلند کیا جاوے دنیا کے جھگڑوں بکھیڑوں سے اور ان میں اس کا نام ذکر کیا جاوے جنمیں صبح و شام ایسے مرد لوگ اس کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت غافل نہیں کر سکتی اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے سدی نے کہا یعنی مسجد میں جماعت کیساتھ (ابن کثیر) اور زکوٰۃ دینے سے ؂

فائدہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بعض بازار والے لوگوں کو دیکھا کہ جب نماز کیلئے اذان کہی گئی تو اپنی سوداگری خرید و فروخت کو چھوڑ کر نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا یہ ان لوگوں میں داخل ہیں۔ جن کے بارہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ (الآیۃ۔ تفسیر ابن کثیر)

وہ مرد ڈرتے ہیں ایسے دن سے جس میں شدت ہول اور بڑی گھبراہٹ کی وجہ سے دل اور آنکھیں مارے ہیبت کے لوٹ پوٹ ہو جاوینگے ان کے اعمال کا انجام یہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ اُن کے بہترین عملوں کی اُن کو جزا دیگا اور اپنے فضل سے ان کو زیادہ دیگا۔ یعنی اُن کے اعمال کی جو جزا مقرر تھی وہ دے کر اپنے فضل سے ان کو اور زیادہ دیگا۔ ان چند سے لیکر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ اُن کے خلوص اور صدق نیت کے مطابق اجر بڑھیگا۔ اور اللہ جس کو چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

نظم

اے برادر دل سے کرنا یاد رحماں ہر نفس	اور اس کے قہر سے رہنا ہراساں ہر نفس
ذاکرانِ حق بظاہر خلق سے ہیں ہمکلام	ذکر حق اُن کے چلی جاتی ہے پنہاں ہر نفس
تو سمجھتا ہے کہ میں جیتا رہوں گا سو برس	عمر تیری کم ہوئی جاتی ہے اے جاں ہر نفس
چاہیے کرنا ہمیں کنج قناعت اختیار	ہیں عبث تحصیل زر میں ہم پریشاں ہر نفس
بندگی میں گلشن ہستی جو اپنی کھوئیگا	پائے گا مرکر بہار باغ رضواں ہر نفس

اے میاں دنیا کے ہر نفع وضرر کو چھوڑ سوچ ‌ ‌ سوچ اپنی آخرت کا سود ونقصاں ہر نفس
کارہائے زشت کم کرتے ہیں نور ایمان کا ‌ ‌ نیک کاری سے بڑھا کرتا ہے ایماں ہر نفس
ہوش کر اے دل کہ کندھوں پر ترے بیٹھے ہوئے ‌ ‌ لکھتے ہیں ہر خیر وشر کو دو نگہباں ہر نفس
ہے اگر جنّت میں جانا روئے خنداں اے میاں ‌ ‌ رہ خدا کے خوف سے با چشم گریاں ہر نفس
آج جو کرنا ہے کر اس کام کو کل پر نہ چھوڑ ‌ ‌ دیکھ متغیر ہوا جاتا ہے دوراں ہر نفس
جو کوئی جنّت کی رکھتا ہے ہمیشہ آرزو ‌ ‌ اسکی جنت بھی رہا کرتی ہے خواہاں ہر نفس
آکے دنیا میں جو کرتا ہے خدا سے سرکشی ‌ ‌ جاکے دوزخ میں کرے گا شور وافغاں ہر نفس
آتش خوف سقر ہے جس کے دل میں شعلہ زن ‌ ‌ مارتا ہے زندگی بھر آہ سوزاں ہر نفس
ہے اگر آلائش عصیاں سے ہونا پاک صاف ‌ ‌ دل سے استغفار کر اے اہل عصیاں ہر نفس

حال پر عاجز کے یارب دمبدم رکھنا نگاہ
ڈالتا ہے دل میں بد وسواس شیطاں ہر نفس

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۱) کے ساتھ لکھا گیا ہے

نمبر ۳۶ ماہ جمادی الثانیہ کے پہلے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَا قُلُوْبَ اَحِبَّآئِہٖ بِاَسْرَارِ مَحَبَّتِہٖ ۝ وَحَلّٰی نُفُوْسَ اَوْلِیَآئِہٖ بِاَنْوَارِ مَوَدَّتِہٖ ۝ وَاَدْلَاھُمْ وَوَالَاھُمْ بِاٰلَآءِ رَحْمَتِہٖ ۝ وَوَقٰھُمْ وَلَقّٰھُمْ نَضْرَۃً وَّسُرُوْرًا بِبَرَائَتِہٖ ۝ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلٰٓی اِحْسَانِہِ الَّذِیْ لَآ اُحْصِیْہِ ۝ وَاَسْتَغْفِرُہٗ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَسْتَھْدِیْہِ ۝ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی مُتَرَاکِمِ فَضْلِہٖ وَمُتَرَادِفِ اَیَادِیْہِ ۝ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فِیْ رُبُوْبِیَّتِہٖ وَاِلٰھِیَّتِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَاَسْمَآئِہٖ ۝ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مَھْبِطُ وَحْیِہٖ وَمَوْرِدُ اٰلَآئِہٖ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَمُتَّبِعِیْہِ ۝ وَمَنْ حَسُنَتْ فِی الْاِسْلَامِ سِیْرَتُہٗ وَمَسَاعِیْہِ ۝ اَمَّا بَعْدُ

فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُبُّوا مِنْ هٰذِهِ الرَّقْدَةِ وَالْمَنَامِ ۝ وَاهْجُرُوا
الْفَوَاحِشَ وَالْآثَامَ ۝ وَارْجِعُوْا إِلٰى طَاعَةِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ ۝ وَاغْتَنِمُوا بَقِيَّةَ الْعُمُرِ
وَالْأَيَّامِ ۝ وَحَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ ۝ وَلَازِمُوا الْجُمَعَ وَالْجَمَاعَاتِ ۝ وَافْشُوا
السَّلَامَ ۝ وَاَطِيْبُوا الْكَلَامَ ۝ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ ۝ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ ۝ وَاَدِيْمُوا
الصِّيَامَ ۝ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ۝ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ۝ وَاِيَّاكُمْ وَ
الْغِيْبَةَ وَالنَّمِيْمَةَ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ وَقَطِيْعَةَ الْاَرْحَامِ ۝ وَاحْذَرُوا الظُّلْمَ
فَاِنَّ الظُّلْمَ عَلٰى اَهْلِهٖ ظَلَامٌ ۝ وَاِنَّهٗ يُخَرِّبُ الدِّيَارَ ۝ وَيَقْصِمُ الْاَعْمَارَ ۝ وَيُزِيْلُ
الْاِنْعَامَ ۝ وَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ تُرْفَعُ فَوْقَ الْغَمَامِ ۝ وَاجْتَنِبُوا الْكِذْبَ وَالْخِيَانَةَ
وَالْغِشَّ وَالرِّبٰوا وَالزِّنٰى وَقَوْلَ الزُّوْرِ فَاِنَّهَا مُوْجِبَاتٌ لِنَزْعِ الْبَرَكَاتِ ۝ وَوُقُوْعِ
الْهَلَكَاتِ ۝ وَالْاَسْقَامِ ۝ وَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ فَمَا قَامَ بِدُوْنِ ذٰلِكَ
دِيْنٌ وَلَا نِظَامٌ ۝ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَدْلِ فِي الْاَقْوَالِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَحْكَامِ ۝ وَالْاِحْسَانِ اِلَى
الْفُقَرَاءِ وَالْاَيْتَامِ ۝ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ تَنَاوُلِ الطَّعَامِ ۝ وَاِذَا فَرَغْتُمْ فَاحْمَدُوا اللّٰهَ
كَمَا عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۝ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ متفق[1]
عليه وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اَوَّلِهٖ
فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ[2] وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[3] وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَ
رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رواه ابوداود والترمذي[4]

[1] ریاض الصالحین ص[illegible] [2] ریاض الصالحین ص[illegible] [3] ریاض الصالحین ص[illegible] [4] ریاض الصالحین ص[illegible]

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الشَّرَابِ ثَلٰثًا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا کَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰکِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ (رواہ الترمذی) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ اَوْ یُنْفَخَ فِیْہِ (رواہ الترمذی) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِیْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ یَّمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ بَارَکَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

وعظ نمبر ۲۶ نصائح ضروریہ اور کھانے پینے کے آداب کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو قول کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے (آمین)

اَمَّا بَعْدُ! اے برادران دینی اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ اور گناہوں کو اور بیحیائی کے کاموں کو چھوڑ دو۔ اور اپنے خالق مالک کی عبادت کیطرف جو سب کا بادشاہ ہے اور سب کے حالات کو جانتا ہے رجوع کرو اور اپنی عمر جس کا اکثر حصہ گذر چکا ہے اب اس میں سے جتنے دن یا گھڑیاں باقی ہیں اُنہیں کو غنیمت سمجھو (مبادا یہ بھی غفلت میں ضائع ہو جاویں۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

بیا اے کہ عمرت بہفتاد رفت	مگر خفتہ بودی کہ برباد رفت
ہمہ برگ بودن ہمے ساختی	بہ تدبیر رفتن نہ پرداختی
قیامت کہ بازار مینو نہند	منازل باعمال نیکو دہند

بضاعت بہ چندانکہ آری بری	دگر مفلسی شرمساری بری
کہ چندانکہ بازار آگندہ تر	تہی دست را دل پراگندہ تر
زپنجاہ درم پنج اگر کم شود	دلت ریش سر پنجۂ غم شود
چو پنجاہ سالت بروں شد زدست	غنیمت شمر پنج روزے کہ ہست
اگر مردہ مسکین زبان داشتے	بہ فریاد وزاری فغاں داشتے
کراے زندہ چوں ہست امکان گفت	لب از ذکر چوں مردہ برہم مخفت
چو مارا بغفلت بشد روزگار	تو بارے دمے چند فرصت شمار

اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتے ہیں کہ اے شخص جس کی عمر کے ستر سال گذر گئے اب سوچ شاید تو سو برس کا ہوا کہ یہ زمانہ دراز برباد چلا گیا کچھ نیک اعمال کئے جو آخرت کا توشہ بنتے +

تو اس تمام عرصہ میں یہاں دنیا میں رہنے کا سامان فراہم کرنے میں مصروف رہا۔ لیکن یہاں سے چلنے کی تدبیر میں مشغول نہ ہوا اس سفر دراز کا زاد راہ بہم پہنچانیکا فکر نہ کیا۔

یاد رکھ قیامت کے دن جب بہشت کا بازار لگائیں گے تو ہر ایک کو ٹھکانا اور مرتبہ اور عزت نیک اعمال کے مطابق دینگے جس کے نیک اعمال زیادہ ہونگے اُسکو اعلیٰ جگہ ملے گی۔ جس کے کم ہوں گے اُسکو کم درجہ گی۔

جتنا مال لاویگا اتنے ہی کا سامان بازار سے خرید کر لے جاویگا۔ اور اگر اس بازار میں تو مفلس ثابت ہوا ہاتھ پلے کچھ نہ نکلا تو شرمساری لیجاویگا اپنے دل میں پچتاویگا۔ کہ میں کچھ نقد مال لیکر کیوں نہ آیا۔ اس بازار سے عمدہ عمدہ چیزیں خرید کر لے جاتا +

وجہ یہ کہ جس قدر بازار زیادہ سامان سے پُر اور بارونق ہوتا ہے اسی قدر خالی ہاتھ والے کا دل زیادہ پریشان ہوتا ہے کہ چیزیں بہت عمدہ ہیں ہر ایک کو جی چاہتا ہے اور پیسے پیسہ نہیں

قیاس تو کر کہ اگر تیرے پاس پچاس درم تھے جب اُنمیں سے پانچ کم ہو جاتے ہیں تو تیرا دل اُن کے غم سے زخمی ہو جاتا ہے یہ مثال کے طور پر فرمایا) پس اب سوچ کہ جب پچاس کے پچاس سال تیرے ہاتھ سے جاتے رہے بہت سی عمر بیکار ہو گئی تو اب یہ پانچ روز (یعنی تھوڑی سی عمر) جو باقی ہے اسکو غنیمت جان اسی میں کچھ کمالے۔ کوئی عزیز رشتہ دار مر جاتا ہے اور تم اسکے غم میں

روتے چلاتے ہوا۔ اگر اُس مُردہ بیچارہ کی زبان ہوتی یعنی اگر بولنے کی طاقت رکھتا تو فریاد اور زاری کے ساتھ چلاتا اور شور مچاتا کہ اے زندہ جب تجھے بولنے کی طاقت ہے زبان تیرے حکم میں ہے تو مُردہ کی طرح ذکر الٰہی سے زبان بند کرکے سو نہ جا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وغیرہ اذکار کے ساتھ زبان چلاتا رہ۔ خاموش نہ پڑا رہ جب غفلت کیساتھ ہمارا زمانہ گذر گیا۔ جتنی عمر ملی تھی۔ بیکار ضائع ہو گئی اب کچھ بس نہیں چلتا تو البتہ تیرے عمر کے چند دم جو باقی ہیں اُن کو غنیمت شمار کر۔ ورنہ ہماری طرح یہ بھی نہ رہے تو کیا کریگا۔ اور پانچوں نمازوں کی محافظت کرو۔ ارکان، شرائط آداب کی رعایت کر کے اُنکے پابند رہو۔ اور جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے اور روزانہ پانچوں وقت جماعت کیلئے حاضر ہونیکا التزام کرو) اور سلام پھیلا دو یعنی واقف ناواقف آشنا ناآشنا خویش وبیگانہ جو مسلمان ملے اُس کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہو (سلام کے متعلق مسائل کسی آئیندہ وعظ میں انشاء اللہ مذکور ہونگے) اور شیریں کلامی اختیار کرو درشت کلامی بری صفت ہے اس سے مسلمان کو پرہیز چاہیئے۔ رشتوں ناتوں کا ملاپ کرو۔ قطع رحمی سے بچو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ یہ بڑا فضیلت کا عمل ہے۔ بھوکا کوئی ہو خواہ کافر ہی ہو۔ بلکہ حیوان درندہ ہی کیوں نہ ہو اسکو بھی بھوکا نہ رکھو سیر کردو۔ اس کے بعد اگر موذی ہے تو اس کو قتل کردو۔ لیکن بھوکا رکھ کے نہ مارو۔ اور ہمیشہ روزہ رکھا کرو یعنی ہر موسم میں گاہ بگاہ روزہ رکھا کرو۔ اس سے بھوکوں پر رحم کرنے کی خصلت حاصل ہوتی ہے جب آپ بھوکا رہیگا تو اسکو نعمت سیری کی قدر معلوم ہوگی اور یہ سمجھ سکے گا کہ بھوکوں کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے اور اُن پر رحم کریگا اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں اُسوقت اُٹھ کر نماز تہجد پڑھا کرو تہجد کی نماز پڑھنا بہت اعلیٰ عمل ہے اِسکی بہت فضیلتیں ہیں اللہ تعالیٰ مجھے اور سب بھائیوں کو اس کے ادا کرنے کی توفیق دے جب یہ اعمال کروگے تو جنت میں سلامتی کیساتھ داخل ہوؤگے۔ اور غیبت اور چغل خوری اور ماں باپ کو ستانے اور رشتہ داروں کیساتھ بدسلوکی سے پرہیز کرو۔ اور ظلم کرنے سے بچو اسلئے کہ ظلم قیامت کے دن ظلم کرنیوالے پر اندھیر ابن جاویگا اور ظلم بستے گھروں کو ویران کر دیتا ہے اور عمر تباہ کر دیتا ہے اور اللہ کی نعمتوں اور احسانوں کو زائل کر دیتا ہے مظلوم کی بد

دعا بادلوں کے اوپر اٹھائی جاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہے اور جھوٹ اور خیانت اور دغا اور فریب سے بچو اور بیاج کھانے اور زناکاری اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو کہ یہ سب گناہ ایسے ہیں جن کے سبب سے برکت اٹھائی جاتی ہے اور مصیبتیں ہلاکتیں نازل ہوتی ہیں اور ملک میں ان کی نحوست سے بیماریاں پڑ جاتی ہیں اور امر معروف اور نہی منکر کا فرض ادا کیا کرو کہ ان کے بغیر کوئی دین اور انتظام قائم نہیں ہو سکتا۔ اور باتوں میں عملوں میں حکم اور فیصلہ کرنے میں عدل اور انصاف کو لازم پکڑو۔ اور فقیروں اور یتیموں کیساتھ احسان کرنا اپنی عادت بنالو۔ اور کھانا کھانے لگو تو اللہ تعالےٰ کا نام لیا کرو۔ اور جب کھا کر فارغ ہو جاؤ۔ تو اللہ کا شکر کیا کرو۔ اس طریق پر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تعلیم کیا۔

صحیحین میں عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ اور داہنے ہاتھ سے کھا اور اپنے آگے سے کھا۔

فائدہ: یہ عمر بن ابی سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے آپ کی بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند ابو سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فرزند تھے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیر تربیت لڑکا تھا۔ ایک دن آپ کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تو رکابی کی ہر طرف سے طعام لیکر کھانے لگا تب آپ نے یہ ادب سکھایا (صحیحین)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھانے لگے۔ تو اللہ کا نام لے یعنی بِسْمِ اللّٰہِ اور جب شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جاوے تو جب یاد آئے پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ یعنی اللہ کے نام سے کھاتا ہوں شروع میں بھی اور آخر میں بھی۔ (ابوداؤد و ترمذی)

اور صحیح بخاری میں ابو امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دستور تھا۔ کہ جب کھانا تناول فرمانیکے بعد دستر خوان اٹھایا۔ جاتا تو پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا یعنی سب تعریف اللہ کے لئے ہے تعریف بہت پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہے نہ اس سے کفایت کی جاسکتی ہے یعنی کوئی اور چیز اسکے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اس سے بیپرواہی

کی جا سکتی ہے اور سنن ابو داؤد اور جامع ترمذی میں معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کھانا کھا کر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ یعنی سب تعریف اللہ
تعالیٰ کے لئے جسنے مجھے یہ طعام کھلایا۔ اور مجھے نصیب کیا بغیر میری طاقت اور قوت کے تو اُس
کے پہلے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں۔ فائدہ یعنی جب اُسنے سچے دل سے یہ اقرار کیا کہ یہ کھانا
محض اللہ تعالیٰ ہی کی عنایت کی ہے میرے کسب اور طاقت کو اس میں کچھ دخل نہیں تو اسکی توحید
کامل ہوئی۔ اس توحید کی برکت سے اس کے گذشتہ گناہ بخشے جاتے ہیں۔

صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب پانی وغیرہ پیتے تو درمیان میں تین مرتبہ سانس لیتے +

فائدہ یعنی برتن کو منہ سے الگ کر کے سانس لیتے۔ کیونکہ برتن میں سانس لینے سے
ممانعت ہے چنانچہ وہ حدیث بھی آتی ہے

اور جامع ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اونٹ کی طرح یکبارگی ایک سانس میں نہ پیا کرو۔ بلکہ دو دو تین تین سانس
میں پیا کرو اور جب پینے لگو بِسْمِ اللّٰهِ پڑھو اور جب پی چکو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھا کرو۔

صحیحین میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اس سے منع فرمایا کہ برتن میں سانس لیا جاوے +

فائدہ بلکہ منہ سے برتن الگ کر کے سانس لے پھر دوسری دفعہ پیے اسی طرح
تیسری مرتبہ کرے جامع ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ برتن میں سانس لیا جاوے یا اسمیں پھونکا جاوے

فائدہ یعنی اس لئے کہ مبادا سانس یا پھونک کیساتھ منہ سے کچھ لعاب وغیرہ نکل کر
برتن میں آجاوے۔ جس سے خود اُس کو یا دوسرے انسان کو کراہت آوے +

صحیحین میں انس رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس کچھ دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا اُس وقت آپ کے دائیں ایک بدوی (باہر کا

رہنے والا) عرب بیٹھا تھا اور آپ کے بائیں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے تو آپ نے
پی کر پیالہ اس اعرابی کو دیا۔ اور فرمایا (پی کر) اپنے داہنے والے کو دو۔ پھر اسی ترتیب سے دَور چلتا
جاوے فائدہ سنت یہی ہے کہ دعوت وغیرہ مجمع میں جہاں سے دینا شروع کریں پھر سلسلہ
داہنی طرف چلانا چاہیئے۔ اور اسی طرح جب کوئی بزرگ اپنا بچا ہوُا تبرک اپنے ہمنشینوں کو دینا
چاہیں تو پہلے اُس شخص کا حق ہے جو داہنی طرف بیٹھا ہو۔ اگرچہ بائیں طرف اُس سے زیادہ ذی
عزت اور شریف آدمی بیٹھا پھر جو اُس کے داہنے بیٹھا ہو۔ اسی ترتیب سے دَور چلاتے جائیں
جیسا کہ صحیحین میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے پاس کوئی چیز پینے کی ہدیہ لائی گئی تو آپ نے اُس میں سے پیا اور آپ کے داہنے
ایک لڑکا بیٹھا تھا۔ اور بائیں طرف عمر رسیدہ لوگ بیٹھے تھے تو آپ نے اس لڑکے سے فرمایا
میاں کیا اجازت دیتے ہو کہ میں اپنا بچا ہوُا ان لوگوں کو دے دوں اُس لڑکے نے کہا نہ بخدا آپ
کے پس خوردہ سے جو حصہ مجھے پہنچتا ہے اس کے ساتھ میں کسی پر ایثار نہیں کروں گا (اپنا حق آپ ہی
لونگا) تو آپ نے وہ برتن اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ
لڑکا ابن عباس تھا رضی اللہ عنہما اس حدیث سے معلوم ہوُا۔ کہ حق اُسی شخص کا ہے جو داہنے
بیٹھا ہو۔ اسی واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے داہنے والے لڑکے سے اجازت
طلب کی۔ آج کل عموماً دعوتوں وغیرہ میں اس ترتیب کا لحاظ نہیں کیا جاتا۔ یہ امر خلاف
سُنت ہے مسلمانوں کو ضرور ہے کہ ترتیب مسنون کا لحاظ رکھیں ؁

طعام کے آداب ان کے علاوہ اور بھی ہیں جو احادیث میں مذکور ہیں مثلاً رکابی یا طعام
کے اور برتن کے کنارہ سے کھاوے پہلے ہی طعام کی چوٹی پر ہاتھ نہ ڈالے درمیان سے کھانا
نہ شروع کرے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ برکت طعام کے درمیان نازل ہوتی ہے
اس لیئے درمیان سے کھانا نہ شروع کرو۔ کنارہ سے کھاؤ۔ برکت نازل ہونیکے محل کو قائم
رکھو کہ برکت نازل ہوتی رہے ؁

کئی آدمی مل کر اکٹھے کھائیں تو برکت ہوتی ہے۔ سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ
لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے آپ نے فرمایا

معلوم ہوتا ہے کہ تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو۔ اُنہوں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اب مل کر کھایا کرو۔ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لیا کرو برکت ہوگی ؎

طعام کا عیب نہ کرے اُس کا نام نہ رکھے کہ اچھا نہیں پکایا باسی ہے اگر خواہش ہو تو کھالے دل نہ چاہے تو چھوڑ دے ؎

یعنی انگلیوں کے ساتھ کھائے جب کھا چکے تو انگلیوں کو چاٹ لے اور برتن کو بھی اچھی طرح صاف کرکے انگلیاں چاٹ لے اسکے بعد کسی چیز سے پونچھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ترغیب دی اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں طعام کے کس حصے میں برکت ہے۔ ممکن ہے جو انگلیوں یا رکابی کے ساتھ لگ رہا ہے۔ اسمیں برکت ہو اس لئے طعام کے کسی حصہ کو ضائع نہ جانے دے اور کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر پڑے تو چاہیئے اُٹھالے اور اگر اس سے کچھ مٹی وغیرہ لگ گئی ہے تو صاف کرکے کھالے آجکل لوگوں نے اس سُنت کو حقیر سمجھ رکھا ہے اور اس پر عمل کرنیوالے کو خسّت کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ سخت غلطی ہے اس سے توبہ و استغفار کرنی چاہیئے مسئلہ پانی بیٹھ کر پینا مستحب ہے لیکن زمزم کا پانی یا وضو کا بچا ہُوا کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ مسئلہ سونے یا چاندی کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے اسی طرح وضو غسل وغیرہ کاموں میں سونے چاندی کے برتن کا استعمال کرنا حرام ہے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ اعراف میں اے بنی آدم ہر مسجد کے پاس اپنی زینت لے لو یہ آیت اُن مشرکین کے رد میں نازل ہوئی جو کپڑے اُتار کر ننگے ہو کر کعبہ شریف کا طواف کرتے تھے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہر مسجد کے پاس زینت لے لو۔ یعنی کپڑے پہن لو۔ زینت سے مُراد لباس ہے جس سے ستر عورت ہو سکے اور جو زیادہ ہو وہ بہتر ہے اور بہترین کپڑا سفید ہے۔ اور کھاؤ۔ اور پیو اور اسراف نہ کرو (بیجا نہ خرچ کرو) بیشک اللہ تعالیٰ اسراف کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا

فائدہ اسراف یہ ہے کہ جتنا ہضم ہو سکتا ہے اس سے زیادہ کھالے۔ یا جو ہاتھ کو یا برتن کو لگ گیا ہے اسکو یوں ہی ضائع کر دے یا کسی چیز سے پونچھ دے یا دھو ڈالے کہ کسی انسان کے کام نہ آوے یا جو چیز اللہ تعالےٰ نے حلال کی ہے۔ اس کو حرام بنالے یا حرام کو حلال بنالے اور کپڑے میں اسراف یہ ہے کہ مرد ریشم یا سونا پہنے یا کفار کی شباہت کا کپڑا پہنے ؎

غرض جو کھانے پینے پہننے کی چیزیں اللہ تعالےٰ نے دی ہیں ان کو کھاؤ پیو پہنو لیکن حدود اور آداب کی رعایت سے۔

نظم

فرض ہے ہم پر محمد مصطفےٰ کی اتباع
سید الکونین ختم الانبیاء کی اتباع

جس نے کی دل سے ادا، خیر الوریٰ کی اتباع
بیشک اس نے کی جناب کبریا کی اتباع

ہے ہمارے واسطے شمع صراط و نور گور
حضرت شمس الضحیٰ بدر الدجےٰ کی اتباع

بدعتی خفاش خو ہے اس سے کیونکر ہو سکے
آفتاب سنت نور الہدیٰ کی اتباع

پیش فرمان خدا و نزد ارشاد رسول
ہو نہیں سکتی کسی شاہ و گدا کی اتباع

اہل سنت پر مناسب ہے بارشاد رسول
چار یاران نبیٔ مجتبیٰ کی اتباع

تعزیہ داری سے پا سکتے نہیں ہرگز مراد
جز بجالائے شہید کربلا کی اتباع

گر غضب سے قاضیٔ محشر کے بچنا ہے میاں
کر ہمیشہ شافع روز جزا کی اتباع

منزل مقصود پر وہ کس طرح پہنچے گا آہ
ترک جو کرتا نہیں نفس و ہوا کی اتباع

کر عمل قرآن و سنت پر یہی ہے راہ دین
چھوڑ ابلیس قدیم الاشقیاء کی اتباع

جس کا ہم کھاتے ہیں ہر شام و سحر آب و طعام
فرض ہو کیوں کر نہ ہم پر اس خدا کی اتباع

کہنا بسم اللہ ہے لازم جب لگیں کھانے طعام
ہے ادب اسمیں۔ یہی ہے مصطفےٰ کی اتباع

جب کہ فارغ ہوں پڑھیں الحمد للہ شکر ہے
اس سے ہوتی ہے ادا راہ ہدیٰ کی اتباع

حاجتیں سب کی جو بر لاتا ہے اپنے لطف سے
دل سے اے مسلم کر اس حاجت روا کی اتباع

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۱۶ کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

نمبر ۲۷ ماہ جمادی الاخریٰ کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اولےٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَفَرَّدَ بِكَمَالِ الْعَظَمَةِ وَالْجَلَالِ ۝ وَتَقَدَّسَ عَنِ النُّظَرَاءِ وَالْاَمْثَالِ ۝ وَتَعَالٰى عَنِ الْاَنْدَادِ وَالْاَضْدَادِ وَالْاَشْكَالِ ۝ اَبْدَعَ الْكَائِنَاتِ

المصنوعات على غير مثال ۝ واتقن جميع المصنوعات فهي على وحدانيته آيات
دوال ۝ فسبحانه من اله لا تحصي الخلائق ما له من صفات الكمال ۝ ولا
تستقصي المخلوقات ما له من نعوت الجلال ۝ احمده سبحانه على نعمه
الجزال ۝ واشكره والشكر لحفظ نعمه اوثق عقال ۝ واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له ما له تغير ولا زوال ۝ واشهد ان سيدنا
محمدا عبده ورسوله افضل من نطق وقال ۝ اللهم صل وسلم على
عبدك ورسولك محمد وعلى اله واصحابه افضل صحب وخير ال
اما بعد فيا ايها الناس اتقوا الله تعالى واطيعوه ما هذا التقاعد
وزرع الاعمار قد دنا للحصاد ۝ وما هذا التكاسل عن اعداد الزاد ليوم
المعاد ۝ يا ابن ادم يا مشغولا باللذات الفانيات ۝ متى تستعد لملمات الممات
ومتى تستدرك هفوات الفوات ۝ اما تذكر مفاجاة هادم اللذات ۝ اما
تخشى بادرته التي هن كوامن في طي الانفاس واللحظات ۝ تمضي حلاوة
ما اجتنيت وتبقى عليك مرارة التبعات ۝ اما تحاسب نفسك وانت تعلم
ان العمر محسوب ۝ اما تمحو قبيح عملك وانت تعلم ان القبيح مكتوب
اما ترى اهلة الشهور محنية كانها مناجل لحصد الاعمار اما تعلم
ان الدنيا متاع وان الاخرة هي دار القرار ۝ قد كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا راى الهلال قال هلال خير ورشد هلال خير ورشد
هلال خير ورشد امنت بالذي خلقك (ثلث مرات) ثم يقول الحمد
لله الذي ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا رواه ابو داود عن قتادة بلغه
وعن طلحة بن عبيد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا راى الهلال
قال اللهم اهله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك
الله رواه الترمذي وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال
امرنا ان لا نتبع ابصارنا الكواكب اذا انقضت وان نقول عند ذلك قال

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (رواہ ابن السنی) وعن عبد اللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہما انہ کان اذا سمع الرعد ترک الحدیث وقال سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ (رواہ فی الموطا) اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۝ الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتب من قبل فطال علیہم الامد فقست قلوبہم وکثیر منہم فسقون ۝ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتہا قد بینا لکم الایت لعلکم تعقلون ۝ ان المصدقین والمصدقت واقرضوا اللہ قرضا حسنا یضعف لہم ولہم اجر کریم ۝ والذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم لہم اجرہم ونورہم والذین کفروا وکذبوا بایتنا اولئک اصحب الجحیم ۝ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال و الاولاد کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یہیج فترہ مصفرا ثم یکون حطاما ۝ وفی الاخرۃ عذاب شدید ومغفرۃ من اللہ ورضوان ۝ و ما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ۝ سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا کعرض السماء والارض اعدت للذین امنوا باللہ ورسلہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۝ بارک اللہ لی ولکم فی القران العظیم ۝ ونفعنی وایاکم بالایات والذکر الحکیم ۝ انہ تعالی جواد کریم ملک بر رءوف رحیم ۝

۱ سورہ حدید

وعظ نمبر ۲۷ عمر دنیا کی ناپائداری کے بیان اور نیا چاند دیکھنے اور ستارہ ٹوٹنے اور بادل گرجنے کیوقت ذکر و دعا کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالےٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے اور اس چند روزہ زندگی سے آخرت کا

توشہ بنائیں الٰہی آمین ثم آمین ؛

اَمَّا بَعْدُ اے بندگان خدا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اُسکی اطاعت کرو عمل سے بیٹھ رہنے کا یہ کیا موقعہ ہے حالانکہ گشت زندگانی سے ڈرو (کاٹے جانیکا وقت) روز بروز قریب آرہا ہے اور روز قیامت کے لئے توشہ اور زاد تیار کرنیسے سستی اور کاہلی کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ اے آدمؑ کے بیٹے اے وہ شخص جو فانی لذتوں کے حاصل کرنے میں مشغول ہے تو موت کے حوادث کے لئے کب سامان بنانے لگے گا عمل کا وقت تو ہاتھ سے نکلا جارہا ہے پس جو لغزشیں تجھ سے سرزد ہوتی ہے ان کا تدارک کب کریگا۔ تُجھے یاد نہیں کہ لذتوں کی توڑنے والی موت ناگہاں آدبوچتی ہے کیا تو اس کے گھات میں سے کود پڑنے سے نہیں ڈرتا جو سانس لینے اور آنکھ جھپکنے کے لپیٹ میں چھپے ہوئے ہیں۔ ایک وقت میں انسان اچھا خاصا تندرست ہوتا ہے۔ اسی وقت دوسرے سانس کے ساتھ بیماری شروع ہوجاتی ہے۔ جو موت کا سبب بن جاتی ہے۔ کیا یہ کمین گاہ سے جست لگاتا نہیں۔ جو گناہ تو نے کئے ہیں اُن کی لذت اور شیرینی تو جاتی رہے گی۔ اور اس کی بازپرس کی تلخی تیرے اوپر قائم رہے گی۔ کیا تو خود اپنے نفس کا حساب نہیں لیتا۔ حالانکہ تجھے معلوم ہے کہ تیری عمر حساب کی گئی ہے۔ (یعنی زندگی کے لئے تو ایک اجل مقرر ہے جتنی عمر خدا تعالیٰ نے لکھی جاتی ہے اس سے کم و بیش نہیں ہوسکتی۔ اور لحظہ بلحظہ وہ کم ہو رہی ہے۔ اور فنا ہوتی جاتی ہے تو تجھے خود اپنا حساب لینا چاہیئے۔ کہ عمر تو اتنی جاچکی ہے۔ باقی اللہ کو معلوم ہے کتنی رہی اس میں تو نے آیندہ زندگی کے لئے کیا عمل کیا جو آخرت میں کام آوے کیا تو اپنے قبیح عمل اور ناشائستہ کردار کو مٹاتا نہیں۔ اور یہ تو تو جانتا ہے کہ تیرے بُرے اعمال لکھے جارہے ہیں ؛

فائدہ:۔ بُرے عملوں کے مٹانے کی دو صورتیں ہیں۔(۱) یہ ایک انسان توبہ نصوح کرے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں (۲) یہ کہ اخلاص نیت کیساتھ زیادہ نیکیاں کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ یعنی نیکیاں بدیوں کو نے جاتی ہیں پس انسان کو چست ہو کر نیکیاں کرتے رہنا۔ اور گذشتہ گناہوں پر ندامت کرکے توبہ

کہتے رہنا لازم ہے :-

کیا تو مہینوں کے چاندوں کو نہیں دیکھتا۔ جو ٹیڑھے ہو رہے ہیں گویا وہ عمروں کے کاٹنے کیلئے درانتیاں ہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ دنیا تو چند روز برتنے کی چیز ہے اور آخرت ہی ٹھیرنے کا گھر ہے۔

سُنن ابی داؤد میں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اُن کو خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب نیا چاند دیکھتے تو تین مرتبہ کہتے ۔ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ یعنی یہ چاند بھلائی اور راہ یابی کا ہو۔ اس میں نیک عمل کرنے کی توفیق ملے پھر تین مرتبہ کہتے اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ اے چاند میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا ہے پھر کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا یعنی اللہ کا شکر ہے جو فلاں مہینہ لے گیا اور فلاں مہینہ لایا۔ وَكَذَا کی جگہ مہینہ کا نام لیتے مثلاً ذَهَبَ بِشَهْرِ جُمَادَى الْاُوْلٰى وَجَآءَ بِشَهْرِ جُمَادَى الْاُخْرٰى۔

اور جامع ترمذی میں طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ یعنی اے اللہ اس چاند کو ہم پر چڑھا امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ۔ اس مہینے میں امن اور سلامتی رہے اور ایمان کی۔ اور اسلام کے اعمال کی توفیق ملتی رہے اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

فائدہ علماء نے فرمایا ہے۔ کہ دعا کے وقت چاند کی طرف سے منہ پھیرلے۔ کہ ایہام شرک سے بری ہو۔

تارا ٹوٹنے کے وقت کا ذکر

اور کتاب ابن السنی میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ ہم کو حکم دیا گیا کہ جب تارا ٹوٹے تو اس کے پیچھے اپنی آنکھیں نہ لگادیں۔ اس کو دیکھتے نہ رہیں۔ اور اُسوقت یہ پڑھیں۔ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی جو اللہ تعالٰے چاہے وہی ہوتا ہے سوائے اللہ تعالٰے کے کسی میں کچھ طاقت نہیں۔

بادل گرجنے کے وقت کا ذکر

مؤطا امام مالک میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ بادل گرجنے کی آواز سنتے تو بات چیت کرنا چھوڑ دیتے اور پڑھتے سُبْحٰنَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ۔ یعنی میں پاکی سے یاد کرتا ہوں اس ذات کو جس کی پاکی بولتا ہے۔ رعد۔ اس کی تعریف کے ساتھ اور دوسرے فرشتے بھی اسکے ڈر سے

فائدہ ترمذی وغیرہ میں رعد اور صاعقہ کے وقت یہ دعا بھی آئی ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ یعنی اے ہمارے رب ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر دیجیو۔ اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کیجیو اور اس غضب اور عذاب کے آنے سے پہلے ہمیں عافیت دیجیو یعنی ایسے افعال اور گناہوں کے سرزد ہونے سے ہمیں عافیت میں رکھیو جو عذاب کے نازل ہونیکے سبب بنیں۔

فرمایا اللہ تعالٰے نے سورہ حدید میں۔ کیا وقت نہیں آیا اُن لوگوں کیلئے جو ایمان لائے یہ کہ جھکیں اور نرم ہوں دل اُن کے اللہ کے ذکر کے لئے اور حق کے لئے یعنی قرآن کیلئے جو اللہ تعالٰے کی طرف سے اُنپر نازل ہوا۔ اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاویں۔ جو اِن سے پہلے کتاب دیئے گئے پس اُن پر زمانہ دراز ہوا۔ تو اُن کے دِل سخت ہو گئے۔ اور بہت سے اُن میں سے فاسق ہیں (جو حکم نہیں مانتے)

فائدہ مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کو مناسب ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کیطرح نہ ہو جاویں کہ اللہ کی کتاب کے نازل ہوئے۔ جب مدت گذر گئی تو اُن کے دِل سخت ہو گئے کتاب اللہ کے حکموں سے لگے نکلنے اور اپنی طرف سے بدعات نکالنی شروع کر دیں۔ بلکہ ایمانداروں کو لازم ہے کہ جب اُن کے سامنے اللہ تعالٰے کا نام لیا جاوے تو قرآن کریم پڑھ کر اُن کو پند و نصیحت کی جاوے تو اُن کے دل نرم ہو جاویں اور قرآن کو غور اور تدبر سے سنیں اور اُسے سمجھیں اور اس کے حکموں کی اطاعت کریں شداد بن اوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اول اوّل لوگوں سے خشوع اُٹھا لیا جاویگا۔ پس اللہ تعالٰے مسلمانوں کو اہل کتاب یہود و نصاریٰ

کی مشابہت سے منع فرمایا۔ کہ جس طرح انہوں نے کتاب کے نازل ہونیکے بعد جب زمانہ دراز گذر گیا۔ تو اللہ تعالٰے کی کتاب کو اپنے ہاتھوں سے بدلنا شروع کیا اور اس پر تھوڑا مول لینے لگے۔ یعنی دنیاوی لالچ کے لئے اس کے معنی بدل دیئے۔ رشوتیں لے کر غلط مسئلے بنا کر کتاب اللہ کا نام لگانے لگے۔ اور کتاب اللہ کو پس پشت ڈالدیا۔ جو کچھ عالم اور درویش کہتے اسکو ملتے کتاب اللہ کی پرواہ تک نہ کرتے چنانچہ دوسری جگہ اللہ تعالٰے نے فرمایا اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ یعنی انہوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنایا جس چیز کو انہوں نے حلال بتلایا اُسے حلال کی طرح کھانے پینے لگے۔ جس کو انہوں نے حرام بتلایا۔ اُس کو حرام بنا لیا۔ جب انہوں نے یہ کیا تو ان کے دل سخت ہو گئے کہ کوئی نصیحت نہیں قبول کرتے اور جو وعدہ وعید اُن کو سنائے جاتے ہیں اس سے اُن کے دل نرم نہیں ہوتے۔ اعمال شرعیہ کو چھوڑ بیٹھے اور جن کاموں سے منع کیا گیا تھا۔ ان کو بے تماشا کرنے لگے تو اُن کے دل پتھر کی طرح ہیں اور اُن کے اعمال باطل ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالٰے نے مومنوں کو ان کے تشبہ سے منع کیا۔ کہ اصول ایمان اور فروعی اعمال میں اُن جیسے نہ بن جاویں ورنہ جو سزا اُن کو ملی وہی سزا اُن کو ملے گی۔ پھر اللہ تعالٰی نے فرمایا اور ایک مثال کے ذریعے سمجھایا۔

جان لو کہ اللہ تعالٰے زمین کو اس کے مرجانیکے بعد زندہ کر دیتا ہے۔

فائدہ:- یعنی جیسے خشک سالی میں زمین مُردہ ہو جاتی ہے اس میں کچھ نہیں اگتا تو اللہ تعالٰے زور کی بارش برسا کر اُس کو زندہ کر دیتا ہے اُسی طرح اللہ تعالٰی مُردہ دلوں جو سخت اور بے نور ہو گئے تھے۔ قرآن کی براہین اور دلائل سے زندہ اور نرم اور نورانی بنا دیتا ہے پس قرآن مجید کو سمجھو۔ اس میں غور و تدبر کرو۔ اس کی ہدایت کے مطابق عمل صالح بجا لاؤ۔ کہ تمہارے دلوں کے روگ جاتے رہیں۔

ہم نے تمہارے لئے آیات (اچھے کی باتیں) تو بیان کر دیں امید ہے کہ تم سمجھو گے اس کے بعد ایک السباق بیان کیا جو دل کے امراض دُور کرنے میں مدد دیتا ہے چنانچہ فرمایا:-

صدقہ خیرات کرنے والے مرد اور عورتیں اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دیا اُن کے لئے ثواب دو چند کر دیا جاویگا۔ اور اُن کو عزت کا اجر ملے گا۔

فائدہ یعنی جو لوگ حاجت والوں اور فقیروں اور مسکینوں کو اپنے طیب مال میں سے صدقہ خیرات دیتے ہیں اور اس دینے میں وہ یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ اللہ کو قرض دے رہے ہیں اور مسکین وغیرہ پر کچھ احسان نہیں رکھتے۔ اُن سے شکر گذاری اور احسان مندی کی خواہش نہیں کرتے خلوص نیت کے ساتھ محض للہ دیتے ہیں تو اُن کے اخلاص کے مطابق اللہ تعالیٰ اُن کے اجر بڑھانے گا (کسی کو سات سو گنا۔ کسی کو اس سے بھی زیادہ)

اور جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان لائے وہ اپنے رب کے ہاں صدیقوں اور شہیدوں کا درجہ رکھتے ہیں اُن کو اُن کا اجر اور نور ملے گا۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں کو جھٹلایا وہ لوگ صاحب دوزخ کے ہیں۔

فائدہ اللہ اور رسول پر ایمان جب ہی کامل ہوتا ہے کہ اُن کے فرمانے کے مطابق عمل بھی کرے جس جس حکم کا وقت آتا جاوے فوراً عمل کرتا رہے نماز کا وقت آوے تو نماز کو حاضر۔ جہاد و قتال کا وقت آوے تو جان و مال حاضر اگر عمل نہیں کرتا تو اس کا ایمان کمزور ہے۔ اس کو صدیقین اور شہدا کا سا مرتبہ نہیں ملے گا۔ اس آیت میں مومنوں اور کافروں دونوں فریق کا مآل بیان فرمایا۔ اور چونکہ تعمیل فرمان خداوندی میں اکثر مانع دنیاوی زندگانی کے کھیل تماشے زیب و زینت۔ مال و اولاد کے دھندے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کے بعد ان چیزوں کی حقیقت حال کو ایک مثال سے کر بیان فرمایا۔

جان لو کہ زندگانی دنیا کی حقیقت اور کچھ نہیں مگر کھیل ہے۔ اور تماشا اور زینت اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر اور مال و اولاد کی بہتات کا گھمنڈ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش برسی اس سے گھاس انگوریاں کھیت وغیرہ خوب اُگے۔ کسان کو اس کی پیداوار نے لبھایا اور رجھایا پھر اپنی نہایت کو پہنچکر سب چیزیں خشک ہوگئیں۔ کہ تو اُن

۱؎ ادنےٰ درجہ دس گنا اجر ملے گا۔ اور جوں جوں اخلاص قوی ہوگا۔ اجر بڑھے گا۔

تو اس کو زرد زرد ہوئے دیکھ رہا ہے پھر وہ ٹوٹ کر چورہ چورہ اور ریزہ ریزہ ہوگئیں یعنی زندگانی دنیا کی حقیقت تو یہی کچھ ہے۔ جیسے بارش ہونے سے خوب سبزیاں اُگ آتی ہیں اور زمین پر چند روز کے لئے رونق ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کافروں کو دنیا کی زندگانی لبھا لیتی ہے پھر اپنی مُدت کو پہنچکر زرد و خشک۔ پھر ہر چیز چُورہ چُورہ ہو جاتی ہے پھر اس کے آخر سے باقی کیا رہتا ہے۔ جس کے بارہ میں فرمایا) اور آخرت میں عذاب شدید ہے اور اللہ تعالٰے کی طرف سے بخشش ہے۔ گناہوں کی اور اس کی رضامندی۔ اور زندگانی دنیا اور کچھ نہیں۔ مگر دھوکے کی متاع ہے۔ یعنی برتنے کی ایسی چیز ہے۔ جو سادہ لوح کو دھوکا دے جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کا دل لگ جاتا ہے۔ یہی سمجھتا ہے کہ عیش و عشرت کی جگہ یہی ہے۔ اس کے سوا کوئی اور زندگی نہیں۔ اور واقع میں یہ آخرت کی نسبت نہایت حقیر اور بے قدر چیز ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جنّت میں ایک چابک (کوڑے) کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ مُسند امام احمد میں عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جنّت تم سے اتنی قریب ہے جیسے کسی کے جُوتے کا تسمہ۔ اور دوزخ بھی اسی طرح ہے۔ یعنی جنّت کے لئے اعمال صالحہ بجا لاوے تو جنّت بہت قریب ہے۔ آسانی سے حاصل کر سکتا ہے۔ اور اگر بُرے اعمال کرے تو دوزخ میں پہنچنا بھی کچھ دُور نہیں۔ اسی واسطے اگلی آیت میں اللہ تعالٰے نے اعمال صالحہ کی ترغیب دینے کو فرمایا۔

اپنے رب کی بخشش حاصل کرنے اور جنّت میں پہنچنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ وہ جنّت اتنی وسیع اور عریض ہے۔ کہ تمام آسمان اور سب زمینیں کھول کھول کر ایک دوسرے کیساتھ ملائے جاویں تو اس کی چوڑان کی مثل ہوں اُن لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہ محض اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑا ہی فضل کرنے والا ہے (بڑا داتا ہے) اسلئے فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ عمل کرنے کی وجہ سے اس کا اللہ پر حق ہوگیا۔ بلکہ یہ اللہ کا فضل ہے اللہ تعالٰے اپنے فضل سے یاوری نہ کرتا تو کوئی کوشش سے جنت میں نہ پہنچ سکتا۔

نظم

۱ خوش است عمر دریغا که جاودانی نیست — بس اعتماد برین پنج روزه فانی نیست

۲ درخت صنوبر خرام انسان را — دوام رونق تو بادهٔ جوانی نیست

۳ گلے است خرم و خنداں و تازه و خوشبو — ولے امید ثباتش چنانکه دانی نیست

۴ دوام پرورش اندر کنار مادر دہر — طمع مکن که درو بوئے مہربانی نیست

۵ مباش غره و غافل چو میش سر در پیش — که در طبیعت ایں گرگ گله بانی نیست

۶ چه حاجت است عیاں را باستماع و بیاں — که بیوفائی دور فلک نہانی نیست

۷ کدام باد بہاری وزید در آفاق — که باز در عقبش آفت خزانی نیست

۸ اگر ممالک روئے زمین بدست آری — بہائے دولت یک روزه زندگانی نیست

۹ دلا اے رفیق دریں کاروانسرائے مبند — که خانه ساختن آئین کاروانی نیست

۱۰ اگر جہاں همه کام است و دشمن اندر پے — بدوستی که جہاں جائے کامرانی نیست

۱۱ چو بت پرست بصورت چناں شدی مشغول — که دیگرت خبر از لذت معانی نیست

۱۲ جہاں ز دست بدادند دوستان خدا — که پائے بند غنا را جز ایں جہانی نیست

۱۳ نگاہدار زبان تا بدوزخت نه برند — که از زبان بتر اندر جہاں زیانی نیست

۱ عمر چیز تو اچھی ہے لیکن افسوس کہ ہمیشہ رہنے والی نہیں لہذا ان پانچ فانی دنوں پر چنداں اعتماد نہیں۔
۲ انسان کا قد جو ٹہلتے ہوئے درخت صنوبر کی طرح ہے افسوس کہ اسکو ہمیشہ جوانی کے ننھے پودے کی سی رونق نہیں۔
۳ ہے تو پھول خوش ہنستا ہوا تازہ خوشبودار لیکن جیسا معلوم ہے اس کے برقرار رہنے کی امید نہیں۔
۴ اور زمانہ کی گود میں ہمیشہ پرورش پانے کی توقع نہ رکھو اور اس ماں میں مہربانی کی بو تک نہیں۔
۵ بھیڑ کی طرح سر آگے ڈالے ہوئے غافل اور دھوکے میں نہ رہنا کہ اس بھیڑیے کی طبیعت میں یہ نہیں کہ بکریوں کے گلے کو چرائے
۶ ظاہر بات کے سننے اور بیان کرنے کی حاجت ہی کیا ہے کہ گردش آسمان کی بیوفائی کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔
۷ کونسی باد بہاری دنیا میں چلی ہے کہ پھر اس کے پیچھے خزاں کی آفت نہ آئی ہو [illegible]
۸ اگر تمام روئے زمین کے ملک کو تو ہاتھ میں لے آوے سب کا بادشاہ ہو جاوے تو یہ سب کچھ ایکدن کی زندگی کی قیمت نہیں ایکدن زندہ رہکر
۹ اے دوست اس کاروانسرائے (مسافر خانہ) میں دل نہ لگا۔ کہ چلتے قافلہ کا دستور نہیں کہ راستہ میں گھر بناویں۔
۱۰ اگر تمام جہان مراد کے موافق ہو لیکن دشمن پیچھے لگا ہو۔ تو دوستی کی قسم کہ جہان کامرانی کی جگہ نہیں۔ جب موت کا دشمن پیچھے لگا ہوا ہے تو کونسی کامرانی حاصل ہو سکتی ہے ۱۱ بت پرستوں کی طرح ظاہری صورت میں تو ایسا دل لگائے بیٹھا ہے کہ لذت معانی سے اس کے بعد تجھے کچھ خبر نہیں ۱۲ جو خدا کے دوست ہیں انہوں نے اس جہان کو ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے اس جہان میں دل نہیں لگاتے کیونکہ جسکے پاؤں میں دنیا کی دولتمندی کی بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں ان کے لئے اس جہاں کی مکدر عیش کے سوا آخرت کی نعمت و لذت سے) کچھ حصہ نہیں۔ ۱۳ زبان کو قابو میں رکھ اسکو بے لگام نہ چھوڑ کہ واہی تباہی باتوں میں مصروف ہے تا اسکی سزا میں تجھے دوزخ میں نہ ڈالیں کیونکہ زبان سے بدتر جہان

عمل بیار و علم بر مکش کہ مردان را — رہے سلیم تر از کوئے بے نشانی نیست
طریق حق برو و ہر کجا کہ خواہی باش — کہ کنج خلوت صاحبدلاں مکانی نیست
بکف نیاز بدرگاہ بے نیاز برآر — کہ کار مرد خدا جز خدائے خوانی نیست
سخن کہ حیف بود دوست برخود آزردن — علی الخصوص ہر آن دوست را کہ ثانی نیست
چہ سود ریزش باران وعظ بر سر خلق — اگر مرد را بارادت صدف دہانی نیست

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۱۶ کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

ماہ جمادی الاخریٰ کے تیسرے جمعہ کا خطبہ اولےٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِحِکْمَتِہٖ تَجْرِیْ مَقَادِیْرُ الْاُمُوْرِ ۝ قَسَمَ السَّعَادَۃَ وَالشَّقَاوَۃَ کَمَا اقْتَضَی الْحِکْمَۃُ وَھُوَ فِیْ قَضَآئِہٖ لَا یَجُوْرُ ۝ اَقَرَّ بِوَحْدَانِیَّتِہِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُوْنَ وَمَا فِیْھِمَا وَالسُّھُوْلُ وَالْوُعُوْرُ ۝ ھَدٰی مَنْ شَآءَ وَ اَضَلَّ مَنْ شَآءَ وَکُلُّ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فَسُبْحَانَہٗ مِنْ اِلٰہٍ عَظِیْمٍ لَا تُحِیْطُ بِہِ الْعُلُوْمُ وَلَا تُغَیِّرُہُ الدُّھُوْرُ ۝ وَتَقَدَّسَ مِنْ مُّحْسِنٍ کَرِیْمٍ لَّمْ یَزَلْ مُفِیْضًا لِّلْاِحْسَانِ وَمُضَاعِفًا لِّلْاُجُوْرِ ۝ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ حَمْدَ

ا؎ عمل کرو اور اپنے باعمل ہونیکا گھمنڈ ظاہر نہ کرو شہرت سے پرہیز کرو کیونکہ مردوں کیلئے گمنامی کے کوچہ سے بڑھ کر سلامت رہنے کا کوئی راستہ نہیں۔ ۲؎ حق کے راستہ پر چلتا رہ اور جہاں جی چاہے رہ خواہ مسجد میں یا خانقاہ میں خواہ بازار و دکان میں تجارت و حرفت کر کہ صاحبدلوں کی تنہائی کسی مکان کیساتھ مقید و محصور نہیں۔ ۳؎ عاجزی سے دعا کا ہاتھ خدائے بے نیاز کی بارگاہ میں اٹھا کہ خدا کے لوگوں کا کام یاد خدا کے سوا اور کچھ نہیں۔ ۴؎ خبردار یاد خدا سے غفلت نہ کیجیو کہ اپنے خیرخواہ دوست کو ناراض کرنا حیف ہے بیوفائی ہے خاصکر ایسا دوست جس کا ثانی نہیں اسکو ناراض کرکے ٹھکانا کہاں ۵؎ لوگوں کے سر پر وعظ و نصیحت کی بارش برسانے سے کیا حاصل کیوں کہ سننے والے مرد کیلئے ارادت اور شوق کیساتھ سننے کی قابلیت ہی نہیں سیپ کیطرح ارادت کا منہ کھول نہیں رکھا جب موسم بہار میں ابر نیساں آتا ہے تو سیپ شوق کیساتھ قطرہ لینے کو منہ کھول کر متوجہ رہتا ہے قطرہ پڑتے ہی اسکو دل میں جگہ دے کر منہ بند کرکے سمندر کی تہ میں خلوت نشین ہو جاتا ہے تب اسی قطرہ کا موتی بن جاتا ہے اسی طرح اگر انسان وعظ کی بارش میں سے نصیحت کے قطرہ کو دل میں جگہ دے تو اس سے قیمتی موتی بنے جب توجہ ہی نہیں تو وعظ کی بارش سے کیا فائدہ ۱۲

وَمَنْ يَّرْجُوا رَحْمَتَهٗ بِعِلْمِهٖ اَنَّهٗ هُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً اَعُدُّهَا لِيَوْمِ النُّشُوْرِ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ شَفِيْعُ الْاُمَمِ يَوْمَ يُبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ حَمَلَةٌ لِّعُلُوْمِ الدِّيْنِ
وَلِلْهِدَايَةِ بُدُوْرٌ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَيٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَطِيْعُوْهُ
وَاَطِيْعُوْا رَسُوْلَهُ الْكَرِيْمَ ۝ وَتَدَبَّرُوْا مَا قَالَ فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ
الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ
كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا
قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا
يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ
يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ
عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَاۤءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ
حَدِيْثًا ۝ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ
وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ
اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا
مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ
عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ
مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ وَاِذَا جَآءَهُمْ
اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۚ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى
اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا

پ ۵ سورہ نساء رکوع ۱۱

تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ۝ مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ
مِّنْهَا ۖ وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
مُّقِيتًا ۝ وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ
كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ
فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ۝ عَنْ [1] عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ
فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ
لِأَبِي دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زِيَادَةٌ عَلَى هٰذَا قَالَ ثُمَّ
أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ
أَرْبَعُونَ وَقَالَ هٰكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ وَعَنْ [2] عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا
تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَىٰ فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَ
تَسْلِيمَ النَّصَارَىٰ الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ [3] أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ
أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ
لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بَارَكَ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ
وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ
بَرٌّ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

جَلَسَ فَقَالَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

[1] کتاب الاذکار ص۲۱۱ [2] کتاب الاذکار ص۲۱۸ [3] مشکوٰۃ ص۳۹۱ [4] مشکوٰۃ ص۳۹۱

وعظ نمبر ۲۸ حسب استطاعت احکام شریعت کی پابندی اور مسائل سلام اور جواب سلام کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالےٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ کلام اللہ میں تدبر کریں اور مُراد الٰہی کو سمجھیں۔ اور سمجھنے کے بعد عمل کرنے کے لئے کمر ہمت چست کریں۔ آمین ثم آمین۔

اَمَّا بَعْدُ فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ نساء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب کرکے کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا اُن کے حال میں غور نہیں کیا۔ جن سے کہا گیا کہ اپنے ہاتھوں کو لڑائی بھڑائی۔ تشدد سے روک رکھو اور نماز کو قائم کرو۔ اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو۔ پس جس وقت ان پر لڑائی فرض کی گئی۔ جہاد کا حکم نازل ہُوا تو ایک فریق کا ان میں سے یہ حال ہوگیا۔ کہ لوگوں سے یعنی دشمنانِ دین سے جن کے برخلاف ان کو جہاد کا حکم ہُوا تھا اُن سے ایسے ڈرتے ہیں جس طرح اللہ تعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے۔ یا اس سے بھی زیادہ ڈرتے ہیں یعنی بعضے تو لوگوں سے ایسے ہی ڈرتے ہیں ؎۱ اور انہوں نے کہا اے ہمارے رب تو نے ہم پر لڑائی کیوں لکھ دی تھوڑی مدت تک ہم کو ڈھیل کیوں نہ دی۔ اُن سے کہدو دنیا کا فائدہ قلیل ہے۔ اور آخرت بہتر ہے اُس شخص کے لئے جس نے تقویٰ کیا۔ اور تم پر ایک تاگے کے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔

فائدہ ابتدائے اسلام میں مومنوں کو یہ حکم تھا کہ نماز پابندی سے ادا کریں اور اپنے مالوں سے خیرات کریں اگرچہ اسوقت مال کی نصاب اور زکوٰۃ کی مقدار مقرر نہیں ہوئی تھی لیکن محتاجوں کے ساتھ مواساۃ کرنے کا حکم تھا۔ اور مشرکوں اور کافروں سے درگذر کرنے اور کچھ مدت تک ان کی ایذا دہی پر صبر کرنے کا حکم تھا۔ اور مسلمان ان کی ایذا رسانی پر بیقرار ہوتے تھے اور چاہتے تھے۔ کہ جنگ کی اجازت ملے تو ایک دفعہ اپنے دشمنوں سے اپنا دل ٹھنڈا کرلیں۔ خوب کینہ نکال لیں لیکن اُس وقت چند وجوہ سے حالات اس تشدد کے مناسب نہ تھے

؎۱ جیسے اللہ سے ڈرتے ہیں اور بعضے اللہ سے کم ڈرتے ہیں اور لوگوں سے زیادہ ڈرتے ہیں

ایک وجہ تو یہ تھی کہ ان کی تعداد دشمنوں کی تعداد کی نسبت کم تھی دوسرے جس شہر میں وہ تھے وہ تمام روئے زمین کے شہروں سے حرمت اور بزرگی میں زیادہ تھا۔ اس میں قتال کی ابتدا کرنا اس کی حرمت کے منافی تھا ان وجوہ سے ان کو لڑائی شروع کرنے کی وہاں اجازت نہ ملتی تھی۔ لیکن جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں جا رہے اور وہاں ان کو ٹھکانا مل گیا۔ اور طاقت بھی ہو گئی۔ اور یار و مددگار بھی مل گئے۔ اس وقت جنگ کا حکم ہوا۔ پھر باوجود ان باتوں کے جب وہاں ان کو لڑائی کا حکم ہوا جس کے وہ خواہشمند تھے۔ تو بعض لوگ ان میں سے گھبرا گئے اور لوگوں کے مقابلہ سے سخت ڈر گئے اور کہنے لگے اے ہمارے رب ہم پر لڑائی کیوں فرض کر دی ابھی اور کچھ مدت تک ہمیں مہلت کیوں نہ دی کہ اس سے تو خون ریزی ہو گی بہت بچے یتیم ہو جائیں گے بہتیری عورتیں بیوہ ہو جاویں گی۔ اللہ تعالےٰ نے اسکے جواب میں فرمایا۔ کہ ان سے کہدو کہ دنیا تو ایک حقیر سی متاع ہے۔ آخرت اس کی نسبت بہت بہتر ہے مگر اس شخص کے لئے جو تقوےٰ کرے اور تم پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔ جو کچھ تم اللہ کی راہ میں مشقت اٹھاؤ گے۔ اس کا پورا پورا اجر ملے گا۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو دنیا سے تسلی دلائی۔ اور آخرت میں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے میں رغبت دلائی امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ اور کہا اللہ تعالےٰ اس بندہ پر رحم کرے جس نے دنیا کی حقیقت سمجھی تمام دنیا اول سے آخر تک ایسی ہے جیسے کوئی شخص سو گیا۔ اور خواب میں وہ چیز دیکھی جس کو اسکا جی چاہتا ہے پھر جاگ اٹھا۔ تو کچھ بھی نہ تھا بعض بزرگوں سے یہ شعر منقول ہیں۔

شعر

وَلَا خَیْرَ فِی الدُّنْیَا لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ	مِنَ اللّٰهِ فِیْ دَارِ الْمُقَامِ نَصِیْبٌ
فَاِنْ تُعْجِبِ الدُّنْیَا رِجَالًا فَاِنَّهَا	مَتَاعٌ قَلِیْلٌ وَّالزَّوَالُ قَرِیْبٌ

یعنی جس شخص کے لئے اللہ کے ہاں سے دار القرار ہمیشہ رہنے کے گھر جنت میں کچھ نصیب اور حصہ نہ ہو۔ اس کے لئے دنیا میں کچھ خیر نہیں اگرچہ دنیا کی ہر نعمت اور لذت اسے حاصل ہوا۔ اگرچہ دنیا بہت لوگوں کو لبھا لیتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک حقیر سی متاع ہے۔ اور بہت جلد زائل ہو جاوے گی ؛

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کئی ادب سکھلائے۔ (۱) کہ جب تک جنگ کی استطاعت نہ ہو لڑائی کی خواہش نہ کرے۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کو اپنے فرائض مذہبی میں مستحکم ہونا چاہیئے۔ نمازیں پابندی سے پڑھیں اپنے مال سے اللہ کا حق نکالیں۔ چنانچہ آج کل ہمارے ملک میں مسلمانوں کی ایسی ہی حالت ہے۔ کہ دشمنانِ اسلام سے لڑائی کی طاقت نہیں رکھتے تو اب مسلمانوں کو چاہیئے کہ نماز روزہ زکوٰۃ کے پابند ہوں ان فرائض کے ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں اور نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے غلبۂ اسلام کی دعائیں مانگا کریں اشاعت اسلام کیلئے مال خرچ کرنے میں بخل نہ کریں۔

(۲) جب لڑائی کا وقت آوے اور بادشاہ اسلام جہاد کی دعوت دے اس وقت بزدلی نہ کریں۔ اور آرام و آسائش دنیا کیلئے جہاد سے پہلو تہی نہ کریں۔ کہ بزدلی موت سے بچا نہیں سکتی۔ موت اپنے وقت پر ضرور آوے گی۔ جب مرنا ضرور ہے اور وقت پر ہی مرنا ہے تو آدمی ایسا عمل کر کے کیوں نہ مرے کہ جنت میں جاوے جنت کی نعمت سے دنیا کی عیش کی کوئی نسبت نہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسکے بعد فرمایا۔ کہ جہاں تم ہوگے موت تم کو ضرور پائیگی خواہ بڑے بلند اور مضبوط برجوں میں کیوں نہ جا رہو۔

فائدہ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید جب اپنے بستر پر فوت ہونے لگے تو کہا میں اتنے اتنے معرکوں میں حاضر ہوا اور میرے اعضا میں سے کوئی عضو نہیں جس پر تلوار یا تیر کا زخم نہ لگا ہو۔ لیکن میں اپنے بستر پر مر رہا ہوں تو خدا کرے بزدلوں نامردوں کی آنکھیں نہ سو ویں۔ انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ جہاد میں جاویں گے تو موت کے وقت سے پہلے مر جاوینگے۔ زہیر بن ابی سلمیٰ رہ صاحب معلقہ نے کیا خوب فرمایا۔

وَمَنْ هَابَ اَسْبَابَ الْمَنَايَا يَنَلْنَهٗ وَلَوْ رَامَ اَسْبَابَ السَّمَآءِ بِسُلَّمٖ

یعنی جو موت کے اسباب سے ڈر کر بزدلی کرے گا۔ اس کو موت کے اسباب ہی پالیں گے۔ اگرچہ سیڑھی لگا کر آسمانوں کے راستوں کا قصد کرے۔ (یعنی گو یہ قصد کرے کہ میں آسمان پر چڑھ جاؤں اور وہاں جا کر موت سے بچ رہوں۔ تب بھی موت اپنے وقت آ ہی لے گی۔

حکایت

یہاں پر حافظ ابن کثیر نے امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم سے ایک حکایت نقل کی ہے کہ مجاہد نے کہا۔ پہلی اُمتوں میں ایک عورت تھی۔ جس کو درد زہ ہوا۔ اور لڑکی پیدا ہوئی۔ اور اس عورت کا ایک نوکر تھا۔ اُس سے کہا کہ کہیں سے آگ لے آ۔ جب وہ گھر سے نکلا تو دروازہ پر ایک شخص (ہاتف) کھڑا تھا۔ اُس نے دریافت کیا اس عورت کے کیا پیدا ہوا ہے۔ کہا لڑکی (ہاتف نے) کہا کہ میں تجھے بتلائے دیتا ہوں کہ یہ لڑکی سو مرد سے زنا کرے گی پھر اسکا نوکر اس کو بیاہ لیگا۔ اور اسکی موت عنکبوت (مکڑی) کے زہر سے ہوگی۔ تو خادم غصہ کھا کر لوٹا اور اپنے دل میں کہا سو مرد سے زنا کرنیکے بعد میں اُس کی خواہش کروں گا میں ابھی اسکا کام تمام کرتا ہوں تو ایک چھری لیکر اندر گیا۔ اور اسکا پیٹ چاک کر دیا۔ پھر ڈر کے مارے بھاگ گیا تو اس کی ماں نے اُس کا پیٹ سی دیا۔ اور اچھی ہو گئی۔ اور جوان ہو کر بہت خوبصورت نکلی اور تمام شہر میں اُسکے برابر کوئی خوبصورت عورت نہ تھی اور زنا کا پیشہ اختیار کیا۔ اور سمندر کے ساحل پر ایک جگہ جا رہی اور وہ بھاگا بھاگا سمندروں اور جزیروں کا سفر کرتا پھرا۔ اور بہت مال کما لیا پھر اپنے وطن لوٹ کر آیا لیکن ساحل کی اسی جگہ رہا۔ اور شادی کرنے کا ارادہ کیا اور ایک بڑھیا عورت سے کہا کہ میں ایک ایسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ جو شہر میں سب سے خوبصورت ہو بڑھیا نے کہا یہاں فلانی عورت سے بڑھ کر کوئی خوب شکل عورت نہیں لیکن وہ زنا کا پیشہ کرتی ہے اس نے کہا اس کے پاس میرا پیغام لے جا۔ تو بڑھیا اُسکے پاس گئی اور پیغام دیا اور کہا کہ ایک بڑا مالدار شخص یہاں آرہا ہے اور اُسنے مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی۔ اور میں نے یہ جواب دیا۔ اور تیری تعریف کی اب وہ تجھے اپنے پاس بلاتا ہے۔ تو اس نے کہا اب میں نے زنا کا پیشہ تو ترک کر دیا لیکن اگر اس کا نکاح کا ارادہ ہو تو نکاح کر لیتی ہوں اس نے قبول کر لیا۔ پس وہ اُسکو گھر لے آیا۔ اور حد سے زیادہ اس سے محبت ہو گئی۔ ایکدن عورت نے اپنے شوہر سے وطن وغیرہ کا حال دریافت کیا اور پوچھا کس طرف سے آپ آئے ہیں۔ تو اس نے اپنا قصہ سنایا۔ اور لڑکی کا جو ماجرا ہوا تھا بتلایا تو عورت بولی وہ لڑکی تو میں ہی ہوں۔ اور اپنے پیٹ میں سے اُسکو چھری کا نشان دکھلایا۔ تو اس

کو یہ تو ثابت ہو گیا۔ اس ہاتف کی ایک بات تو پوری ہوئی۔ لیکن اس سے کہا کہ اب دو باتیں رہی ہیں وہ بھی ضرور سچی ہوں گی۔ ایک تو یہ کہ تو نے سو مرد سے زنا کیا ہے عورت نے کہا یہ بات ہوئی تو ہے مگر گنتی مجھے یاد نہیں۔ مرد نے کہا یقیناً وہ سو ہیں دوسری یہ کہ تو عنکبوت (مکڑی) سے مریگی۔ پس مرد نے اس کے بچاؤ کیلئے اُسکے واسطے ایک بہت پختہ اونچا برج اور محل بنایا تا کہ اس سے اُسکا بچاؤ کرے۔ آخر اس اثنا میں ایکدن چھت میں کیا دیکھتا ہے کہ عنکبوت ہے تو عورت کو وہ دکھایا بولی کیا یہی چیز ہے جس سے تو مجھ پر ڈرتا ہے بخدا اسکو میرے سوا اور کوئی قتل نہ کریگا تو اسکو ہلا کر چھت سے گرایا اور اس پر پاؤں کا انگوٹھا رکھ کر اسکو کچل دیا تو اس کی ریس ناخنوں اور گوشت کے درمیان چڑھ گئی سو اس کا پاؤں سیاہ ہو گیا۔ اور اسی میں اس کی موت تھی چنانچہ وہ مر گئی۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کا فرمانا سچ ہے جہاں تم ہوگے موت تمہیں پالے گی۔ خواہ مضبوط برجوں میں جا رہو*

اسکے بعد اللہ تعالےٰ نے منافقوں کی ایک بات نقل کی چنانچہ فرمایا اگر انکو کوئی بھلائی پہنچے۔ یعنی رزق وافر ملے سوکال ہو پھل کھیتیاں مال مویشی زیادہ ہوں بیٹے پیدا ہوں) تو کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ہے (ہمارا مقدر غالب ہے جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا تھا۔ اور اگر ان کو کوئی بُرائی پہنچے یعنی قحط اور خشک سالی ہو پھل میوے کھیتیاں کم ہوں یا بچے اُنکے مال مویشی مر جاویں تو کہتے ہیں اے محمدؐ یہ تیری طرف سے ہے (یعنی ہم نے جو تیری پیروی کی تیرا دین اختیار کیا اپنے بزرگوں کی رسم و ریت چھوڑی اس وجہ سے یہ مصیبت آئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کے جواب میں۔ کہو یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے (یعنی سب نیکی بدی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اسی نے مقدر کی ہے۔ نہ میری طرف سے ہے نہ اور کسی کی طرف سے) پس اُن لوگوں کو کیا ہو گیا کہ اس امر کے قریب بھی نہیں آتے کہ کسی بات کو سمجھیں یعنی اصل بات تو یہ ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے مقدر ہے۔ کال آوے یا سوکال مصیبت آوے یا نعمت اور یہ لوگ ایسے بے سمجھ ہیں کہ اتنی سی بات کو بھی نہیں سمجھتے۔ اپنی شامت اعمال کو دوسروں کے سر لگانے لگتے ہیں مصیبت یا قحط آوے تو تیری طرف منسوب کرتے ہیں"

پھر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرمایا۔ اور مراد انسان کی

جنس ہے۔ یعنی جو انسان خطاب کے لائق ہے وہ اپنے آپ کو اس کلام کا مخاطب تصوّر کرے جو بھلائی یعنی فراخ سالی نعمت مال اولاد کی زیادتی تجھے پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے جو اس نے محض اپنے فضل اور احسان اور اپنی مہربانی اور رحمت سے عنایت کی ہے) اور جو برائی یعنی قحط سالی اور بلا مصیبت تجھے پہنچتی ہے۔ وہ تیرے اپنے نفس سے ہے۔ (یعنی اپنے گناہوں کی شامت سے ہے اے ابن آدم جو گناہ تو نے کئے ہیں کہ صدق دل سے اخلاص کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں کی۔ اُسکی سزا میں تجھ پر آفت آئی ہے۔ اور ہم نے تجھے لوگوں کے لئے پیغام پہنچانیوالا رسول بنا کر بھیجا ہے اور کافی ہے۔ اللہ گواہ (یعنی اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے کہ تم نے پیغام پہنچا دیا۔ اور تمہارا ذمہ اتنا ہی تھا۔ اب اگر مانیں گے تو ان کا اپنا فائدہ نہ مانیں گے۔ تو تم اپنے عہدہ سے بری ہوگئے جو رسول کی اطاعت کرے تو بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ کیونکہ رسول وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے اور جو پھر گیا تو ہم نے تجھے اُن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا (پھر اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی ایک اور خصلت فرمائی اور وہ کہتے ہیں ہمارا کام اطاعت ہے یعنی تمہارے روبرو تو کہتے ہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں اور جب تیرے پاس سے نکل جاتے ہیں تو اُن میں سے ایک گروہ رات کو بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں سوائے اس بات کے جو تو کہتا ہے (یعنی تیرے حکم کے خلاف مشورہ کرتے ہیں اور مخالفت کی تجویزیں سوچتے ہیں۔ اور اللہ لکھ رہا ہے جو کچھ وہ مشورہ کرتے ہیں (یعنی اللہ کے حکم سے نگہبان فرشتے اُن کے سب مشورے اور تجویزیں لکھ لیتے ہیں۔ سو تو اُن سے اعراض کر (یعنی اُن سے درگذر کر دو مواخذہ نہ کرو۔ اور نہ اُنکو جتلاؤ اور ان کی پرواہ تک نہ کرو) اور اللہ پر بھروسا کر اور کافی ہے اللہ کارساز کیا وہ لوگ قرآنمیں تدبّر اور غور نہیں کرتے اگر وہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہ ہوتا تو اُسمیں بہت اختلاف پاتے (یعنی وہ منافق جو ظاہر میں اطاعت رسول کا دعوے کرتے ہیں اور علیحدہ ہوکر اُسکے مخالف تجویزیں کرتے ہیں قرآن میں تدبر کیوں نہیں کرتے اگر تدبر کرتے تو انہیں ثابت ہو جاتا۔ کہ قرآن اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اور قرآن کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونیکی دلیل یہ ہے کہ اسمیں اختلاف نہیں اس کی بعض آیتیں بعض کی تائید کرتی ہیں اور سارا حق اور واقع کے مطابق ہے اور اگر غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اُس میں بہتیری باتیں غلط خلاف واقعہ کے

ہوتیں۔ جیسے بشر کے ہر کلام کو لازم ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کے برخلاف ہوتا ہے انکی آپس
میں مطابقت نہیں ہو سکتی اور جب قرآن میں اس قسم کا اختلاف نہیں تو ثابت ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ
کا کلام ہے اور جب یہ اللہ کا کلام ہے تو اس میں ظاہر و باطن سے رسول کی اطاعت کے احکام ہیں
تو ان کو جائز نہیں کہ علیحدہ ہو کر برخلاف مشورے کریں پھر منافقوں کی ایک اور حرکت بیان فرمائی
چنانچہ فرمایا اور جب انکے پاس کوئی امر امن یا خوف سے آتا ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ یعنی جب
مسلمانوں کے جنگ سے انکو کوئی خبر امن اور فتح کی پہنچتی ہے یا خوف اور شکست کی کوئی خبر
آتی ہے تو تحقیق سے پہلے ہی اسے اڑا دیتے ہیں۔ اور مشہور کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کا مشہور
کرنا خلاف مصلحت ہوتا ہے اور مصلحت کو ہر شخص نہیں جانتا اسی لئے فرمایا اور اگر اسکو لوٹاتے رسول
اللہ کی طرف اور ان لوگوں کی طرف جو ان میں اولوالامر (صاحب اختیار) ہیں تو البتہ جان لیتے
اسکو ان میں سے وہ لوگ جو استنباط کرتے ہیں انکا اگر اس خبر کو جو انہوں نے سنی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے یا اور اپنے حاکموں کے پاس لے آتے ہیں جو انہیں سے صاحب
اختیار ہیں تو وہ اس بات کی تحقیق کرتے اگر صحیح ہوتی اور اس کے ظاہر کرنے میں مصلحت ہوتی
تو ظاہر کرتے ورنہ جو مصلحت ہوتی وہ کرتے اسمیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا ادب سکھایا کہ یہ منافقوں
کی خصلت ہے کہ ہر اڑتی افواہ جو سنی اسکو مشہور کر دیا مسلمانوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جو خبر
سنیں پہلے رسول کو پہنچانی چاہیے یا اور سمجھدار حاکموں کو کہ وہ اسمیں غور کر کے حق باطل سمجھ کر جو کہنے
کی ہوگی وہ کہیں گے جو کہنے کی نہیں ہوگی وہ نہ کہیں گے اور اگر رسول نہ ہو تو اولوالامر کو پہنچانی چاہیئے
کہ وہ مصلحت کے مطابق عمل کریں گے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے افواہیں اڑانے سے منع کرنیکے بعد فرمایا
اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو تم شیطان کے تابع ہو جاتے مگر تھوڑے
اتباع شیطان سے بچتے جنہوں نے افواہیں اڑانے میں حصہ نہیں لیا پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ پس تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال وجہاد کر تو نہیں
مکلف مگر اپنی جان کا یعنی اپنی جان سے تم لڑائی میں حاضر ہو اگر کوئی اور ساتھ نہ دے تو تمہارا ذمہ
نہیں تم سے ان کے بارہ میں کچھ باز پرس نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیگا۔ اور مومنوں کو
لڑائی کی رغبت دلا یعنی دوسرے مسلمانوں کے بارہ میں تمہارا ذمہ یہ ہے کہ انکو اللہ کی راہ میں جہاد

کرنیکی ترغیب دو انکو جہاد کے فضائل اور اُس کا اجر بتاؤ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کی تعمیل کردی۔ پھر فرمایا۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی لڑائی روک دے (یعنی جب تم مومنوں کو جہاد کی ترغیب وتحریص کروگے تو اللہ تمہیں امید دلاتا ہے کہ دشمنان دین کی شرارتوں کو روک دیگا۔ اور مومنین کی ہمتیں بڑھ جائیں گی۔ اور کافروں کے حوصلے پست ہوجائیں گے اور جس کام کی اللہ تعالیٰ اُمید دلائے اسکا حاصل ہونا یقینی ہے شرط یہی ہے کہ مسلمانوں کیطرف سے اطاعت احکام میں کوتاہی نہ ہو اور اللہ سخت ہے لڑائی میں اور سخت طاقتور ہے عذاب دینے میں یعنی اگر احکام کی تعمیل کروگے تو اللہ تعالیٰ کافروں کی لڑائی کو کمزور کردیگا اور اُن کا داؤں ہرا دیگا۔ پھر فرمایا۔ جو شخص اچھی شفاعت کریگا اُسکو اسمیں سے حصہ ملیگا۔ یعنی جو شخص دوسرے کو ترغیب دیکر اسمیں نیک کام کرائیگا۔ اور جہاد کی ترغیب شامل کریگا اسکو بھی نیک کام اور جہاد کے ثواب سے حصہ ملیگا۔ جتنا جہاد کرنیوالیکو ملیگا اور عمل کرنے والیکے اجر سے بھی کچھ کم نہ ہوگا اور جو بُری سفارش کریگا اسکو اسمیں سے حصہ ملیگا۔ یعنی جو بُرے کام کی ترغیب دیگا یا مسلمانوں کے برخلاف لڑنے کیلئے دوسرے کو اکسائیگا اسکو بھی بُرا عمل کرنیوالیکے برابر گناہ کا حصہ ملیگا اور کرنیوالیکے وبال میں بھی کمی نہ ہوگی۔ اور ہے اللہ ہر چیز پر نگہبان اور یہاں جب اللہ تعالیٰ نے نیک شفاعت کی فضیلت فرمائی تھی اور سلام بھی ایک قسم کی شفاعت ہے کیونکہ سلام سلامتی کی دعا ہے لہٰذا سلام کا حکم بھی ساتھ ہی فرمایا۔ چنانچہ فرمایا۔ اور جب تم کو زندہ رہنے کی دعا دی جاوے تو اُسکی دعا سے بہتر دعا دو۔ یا اُسی کے مطابق لوٹا دو۔ بیشک ہے اللہ ہر چیز پر حساب کرنیوالا اصل میں تحیہ زندہ رہنے کی دعا کا نام ہے چنانچہ اسلام سے پہلے جاہلیت میں یہی دستور تھا کہ ملاقات کے وقت حَیَّاکَ اللّٰہ کہتے تھے یعنی اللہ تجھ کو زندہ رکھے۔ یا اور اس قسم کے الفاظ۔ پھر اسلام نے اس دستور کو متروک کردیا اور اسکی جگہ سلام مقرر کیا۔ اور حکم دیا کہ جب کوئی مسلمان بھائی تم کو سلام کرے تو اُس کے سلام سے بہتر جواب دو۔ یا اس کے مطابق جواب دو چنانچہ تفصیل مسائل احادیث کے ترجمہ میں کولہ ہوگی پھر ان سب احکام کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حساب کرنیوالا ہے نیک عمل کی نیک جزا اور بدعمل کی سخت سزا دیگا پھر اسی مضمون کی تاکید کیلئے فرمایا۔ اللہ جو ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ ضرور تم کو قیامت کے دن میں جمع کریگا۔ اور اللہ سے زیادہ سچا بات میں کون ہے یعنی قیامت یقیناً ضرور آویگی کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے آنے کی خبر دی۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے

سچا ہے اور قیامت کے آنے کا منشا یہی ہے کہ نیک اور بد عمل کی جزا و سزا ملے گی۔

پہلی اور دوسری حدیث کا ترجمہ

سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تو آپ نے اسکو سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا دس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور شخص آیا تو اسنے کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پس اسکا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا بیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو آپ نے جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا تیس نیکیاں ہیں اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس پر یہ زیادہ آیا ہے۔ اور کہا پھر ایک اور شخص آیا۔ اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ[1] تو آپ نے فرمایا چالیس نیکیاں ہیں۔ اسی طرح فضیلتیں ہوتی ہیں

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا اگر پہلے سلام کرنیوالا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر اس پر زیادہ کرے مثلاً کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تو بھی جائز ہے۔ اور اس میں دس نیکیاں زیادہ ملتی ہیں اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے وَبَرَکَاتُہٗ بھی کہے تو یہ بھی جائز ہے۔ اور پہلے یعنی صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے والے کی نسبت بیس نیکیاں اور زیادہ ملیں گی کل اسکو تیس نیکیوں کا ثواب ہوگا۔ اور اس پر بھی زیادہ کرنا جائز ہے کہ اس کیساتھ وَمَغْفِرَتُہٗ بھی کہدے تو پہلے سے تیس نیکیاں بڑھیں گی کل اس کو چالیس نیکیوں کا اجر ہوگا۔ بلکہ اگر اس پر بھی زیادہ کرے وَرِضْوَانُہٗ وغیرہ اس قسم کے الفاظ ملائے تو جائز ہے اور ثواب میں دس اور کا اضافہ ہوتا ہے اور قرآن مجید کی آیت سے جو اوپر مذکور ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب سلام کہا جائے تو اس کا جواب اس سے بہتر دو۔ یا وہی لوٹا دو تو جواب میں اس پر زیادہ کرنا بہتر ہوگا۔ اور جتنا اس نے کہا اتنا ہی جواب دینا ضروری ہے دکتاب الاذکار صفحہ ۱۰۰ و فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۱۱ صفحہ ۵) لیکن امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم وغیرہ نے ایک حدیث سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے کہ ایک شخص آنحضرت

[1] فتاوٰی عالمگیری اور بستان العارفین فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ میں ہے لکل شئی منتہی و منتہی السلام وبرکاتہ یعنی ہر ایک چیز کا منتہی ہے اور سلام کا انتہا وبرکاتہ ہے گویا حنفی مذہب میں صرف برکاتہ تک ہے آگے نہیں ۱۲ عبدالعزیز مصحح

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تو آپ نے فرمایا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پھر دوسرا آیا اور اُس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تو آپ نے جواب میں فرمایا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر ایک اور آیا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو آپ نے فرمایا وَعَلَیْکَ یعنی جو تحیہ تو نے ہم کو دیا وہ تجھ پر بھی ہو تو اس شخص نے کہا اے اللہ کے نبی تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں فلاں فلاں شخص آپ کے پاس آئے اور سلام کیا تو آپ نے ان کو میرے سلام کے جواب سے زیادہ دیا۔ آپ نے فرمایا تو نے ہمارے لئے کوئی چیز نہ چھوڑی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب تم کو کوئی تحیہ دیا جاوے تو اس سے بہتر تحیہ دو۔ یا وہی لوٹا دو تو جب تو نے زیادتی کی گنجائش نہ چھوڑی تو ہم نے تجھے تیرے تحیہ کو برابر لوٹا دیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تحیہ وَبَرَکَاتُہٗ تک ختم ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں کیونکہ اگر زیادت ہو سکتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ کرتے تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۵۲ و ۱۵۳ اور موطا میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت آئی ہے۔ اِنْتَہَی السَّلَامُ اِلَی الْبَرَکَۃِ یعنی سلام برکت تک ختم ہو جاتا ہے اور بیہقی میں حضرت عمر رضؓ اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے اِنْتَہَی السَّلَامُ اِلٰی وَبَرَکَاتُہٗ اور موطا میں ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے زیادت کے جواز کی بھی روایت آئی ہے اور امام بخاری ادب مفرد میں بھی جواب میں زیادہ کرنیکے جواز کی روایت لائے ہیں (فتح الباری جلد ۱۱ صفحہ ۵)

تیسری حدیث کا ترجمہ

جامع ترمذی میں عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ہمارے غیر سے مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں یعنی جو غیر مسلموں کا دستور و طریقہ اختیار کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں یہود اور نصاریٰ کیساتھ مشابہت نہ کرو۔ اس لئے کہ یہود کا سلام انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلی سے اشارہ کرنا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام کا طریقہ یہی ہے کہ زبان سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے یا اس پر وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وغیرہ الفاظ جیسے اوپر آچکے ہیں زیادہ کرے ہاتھ یا انگلی کے

اشارہ پر اکتفا نہ کرے کہ یہ نصاریٰ اور یہودیوں کا وتیرہ ہے اب مسلمانوں میں بھی یہ بری رسم سرایت کر گئی ہے کہ صرف ہاتھ سے اشارہ کر دیتے ہیں۔ یہ سلام نہیں نہ اُس کا جواب دیا جاوے کہ خلاف سنت ہے)

چوتھی حدیث کا ترجمہ

سنن ابو داؤد میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسپر سلام کہے پس اگر ان لوگوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر یا پہاڑ حائل ہو جاوے پھر ملاقات کریں۔ تو چاہیئے پھر سلام کرے۔

فائدہ اسلام کے مسائل بہت ہیں مختصر طور پر بعض بعض مسائل کتاب الاذکار اور فتح الباری وغیرہ سے نقل کئے جاتے ہیں

مسئلہ ابتداءً سلام کہنا سُنت کفایہ اور جواب دینا فرض کفایہ ہے۔

فائدہ سنت کفایہ اور فرض کفایہ سے مراد یہ ہے کہ اگر چند آدمیوں میں سے ایک سلام کہدے کہ سب کی طرف سے کافی ہے اور اگر سارے سلام کہیں تو افضل ہے ایسے ہی جواب دینے میں اگر ایک اس جماعت سے جنپر سلام کیا گیا جواب دے تو سب کو کافی ہو گا۔ اور اگر سب جواب دیں تو افضل اور اکمل ہو گا۔ اور اگر سب نے سلام کہنا ترک کر دیا تو سارے سنت کے ثواب سے محروم رہے اور جواب دینے کی صورت میں اگر جماعت میں سے کسی نے بھی جواب نہ دیا۔ تو سب گناہگار ہونگے اور اگر اکیلے شخص پر کسی نے سلام کیا تو جواب اس پر لازم ہے اگر اس نے جواب نہ دیا کسی اور شخص نے جواب دیا۔ تو اُسکے ذمّے سے گناہ ساقط نہیں ہوتا۔ وہ برابر گناہگار رہیگا۔ ایسا ہی جس جماعت پر سلام کیا گیا اُس میں سے کسی نے جواب نہ دیا۔ کسی غیر شخص نے جواب دیدیا تو سب گناہ گار ہونگے ؛

مسئلہ اگر کسی نے پردہ کی آڑ سے یا دیوار کے پیچھے سے پکار کر کہا اے فلاں شخص تجھ پر سلام ہو تو اس پر واجب ہے۔ کہ جواب دے اسی طرح اگر کسی نے خط میں کسی کو سلام لکھا یا کسی کی زبانی سلام کہلا بھیجا تو بھی جواب دینا واجب ہے ؛

مسئلہ اگر کسی نے زبانی سلام کہلا بھیجا۔ اور اُس نے آکر کہا کہ فلانا آپ کو سلام کہتا ہے تو اُس پر واجب ہے کہ فی الفور جواب دے اور مستحب ہے کہ سلام پہنچانے والے کو بھی جواب سلام دے مثلاً کہے۔ وَعَلَیْكَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے کہا جب اُس نے اپنے باپ کا سلام پہنچایا۔

مسئلہ جب بہرے کو سلام کہے جو سنتا نہیں یا اتنا دُور ہے کہ وہاں تک آواز نہیں جا سکتی تو چاہیئے کہ زبان سے بھی کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیونکہ بولنے پر قادر ہے اور ہاتھ سے اشارہ بھی کرے جس سے وہ سمجھ جائے۔ اسی طرح اگر وہ ہاتھ سے اشارہ کر کے سلام کرے تو اس سے جواب کا فرض تب ادا ہوتا ہے کہ زبان سے بھی کہے۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ اور ہاتھ سے اشارہ بھی کرے کہ وہ سمجھ جائے کہ اس نے جواب دیا اور اگر بہرے کو سلام کیا اور اُس نے اشارہ سے جواب دیا تو اس سے فرض ساقط ہو گیا۔ کہ اسکا اشارہ لفظ کے قائم مقام ہے

مسئلہ جب ایک شخص کو سلام کرے پھر تھوڑی دیر میں اس سے پھر ملاقات ہو جاوے تو دوبارہ سلام کہے پھر دوسری تیسری بار جتنی دفعہ ملاقات ہو ہر بار سلام کہے جیسے حدیث اوپر گذر چکی۔ مسئلہ اگر دو شخص ملیں اور دونوں یکبارگی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ دیں۔ تو دونوں کیطرف سے ابتدا بالسلام ہوگا۔ لہذا ہر ایک پر جواب دینا واجب ہوگا۔ اور اگر آگے پیچھے یہی لفظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں تو پچھلے کا لفظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ جواب ہو جاویگا۔

مسئلہ اگر کوئی ابتدا میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہدے تو بعض علما نے کہا ہے یہ سلام نہیں ہوگا اور نہ اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن امام نووی نے کہا اگر اوّل واؤ نہ لگاوے اور عَلَیْكَ السَّلَامُ یا عَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہے تو سلام ہوگا۔ اُس کا جواب دینا واجب ہے۔ ہاں یہ مکروہ اور خلاف سنت ہوگا سنت اسی طرح ہے پہلے سلام کرنے والا اوّل اسم سلام لاوے۔

مسئلہ سنت یہ ہے کہ اور کلام کرنے سے پہلے سلام کہے۔

مسئلہ پہلے سلام کرنے کی فضیلت اور ثواب جواب دینے سے زیادہ ہے اگرچہ سلام کرنا سنت اور جواب دینا فرض ہے اور سب جگہ فرض واجب کا ثواب سنت سے زیادہ ہوتا ہے

لیکن یہاں اظہار تواضع کے لئے سنت کا ثواب فرض پر بڑھ جاتا ہے ٭

مسئلہ چند موقعوں پر سلام کرنا مکروہ ہے جو شخص پیشاب کر رہا ہو یا جماع میں مشغول ہو۔ تو اُسکو سلام کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر سلام کرے تو جواب کا مستحق نہیں اور نہ اس کو جواب دینا جائز ہے کوئی شخص سو رہا ہو یا اونگھتا ہو تو اُسکو بھی سلام نہ کرنا چاہیئے۔ کوئی نماز پڑھتے رہا ہو یا اذان کہہ رہا ہو تو اسکو بھی سلام نہ کرے۔ اور اگر سلام کہدے تو وہ جواب کیلئے اشارہ کردے اسمیں مضائقہ نہیں یا فارغ ہو کر لفظ سے جواب دیدے۔ تو بھی مضائقہ نہیں گو اُس پر جواب دینا واجب نہیں۔ کوئی حمام میں یا پاخانہ میں ہو تو اسکو بھی سلام نہ کرے نہ وہ جواب دے ہاں اگر حمام میں ازار باندھ رکھی ہو تو سلام اور جواب کا مضائقہ نہیں۔ کوئی کھانا کھا رہا ہو اور لقمہ اُسکے منہ میں ہو۔ تو اس وقت بھی سلام نہ کرے ہاں اگر کھانے بیٹھا ہُوا ہے اور لقمہ منہ میں نہیں تو سلام کہنے کا مضائقہ نہیں اور اسکا جواب بھی لفظ سے دینا واجب ہوگا اور جو شخص خرید وفروخت وغیرہ معاملات میں لگا ہُوا ہے تو سلام کرنیکا مضائقہ نہیں۔ اور اس پر لفظ کے ساتھ جواب دینا بھی واجب ہے۔ جب جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو اس وقت سلام کہنا مکروہ ہے اگر کوئی اسکا خلاف کرکے سلام کہدے تو اکثر علماء کہتے ہیں کہ اُسکا جواب نہ دینا چاہیئے۔ اور بعض نے کہا جماعت میں سے صرف ایک شخص جواب دے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ کوئی شخص قرآن پڑھ رہا ہو تو اس کو سلام نہ کرے۔ اور سلام کہدے تو بعض علماء کے نزدیک اشارہ سے جواب کافی ہے لیکن امام نوویؒ نے کہا لفظ کے ساتھ جواب دے اور پھر اعوذ پڑھکر قراءت شروع کرے اور جو دعا میں مستغرق ہو اس کو بھی سلام نہ کرے ٭

مسئلہ جو شخص فسق اور بدعت کیساتھ مشہور نہیں اسکو سلام کہنا سنت ہے اور اگر وہ سلام کرے تو جواب دینا واجب ہے اور جو مشہور مبتدع ہو یا اُس سے کوئی بہت بڑا گناہ صادر ہُوا اور اس نے توبہ نہیں کی تو اُسکو سلام نہ کہے اور اگر وہ سلام کہے تو جواب نہ دے امام بخاری نے مسئلہ پر کعب بن مالک کے قصہ سے دلیل پکڑی جو صحیحین میں مذکور ہے۔ اور ابن عمرؓ سے امام بخاری نے نقل کیا ہے کہ شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر ظالموں کو سلام کرنے پر مجبور ہو یعنی اُن کے پاس بحکم ضرورت جانا پڑے اور اگر سلام نہ کرے تو دین یا دنیا میں ضرر پہنچنے کا

ظن غالب ہو تو سلام کہدے اور نیت یہ کرے کہ سلام اللہ کے ناموں سے ایک نام ہے۔ مراد یہ کہ اللہ تم پر رقیب و نگاہبان ہے ؛

مسئلہ سلام کرنے کی واقفوں کیساتھ کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہر واقف ناواقف کو سلام کرنا چاہیئے صحیح بخاری میں حدیث آئی وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰی مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ یعنی سلام کر اُس شخص پر جس کے ساتھ جان پہچان ہے اور اسپر بھی جس کیساتھ جان پہچان نہیں

مسئلہ جب کسی مجلس میں آوے تب بھی سلام کہے۔ اور جب وہاں سے اُٹھ کر جانے لگے تب بھی سلام کہے۔

مسئلہ کافر اور ذمیوں کو سلام نہ کرے اور اگر وہ سلام کریں تو جواب میں صرف وعلیکم کہے۔ اور ذمی کو تحیہ کا ارادہ نہ ہو تو سلام نہ کہے بلکہ ھَدَاكَ اللّٰهُ یا کوئی اور لفظ کہے۔

مسئلہ دو جماعتیں ملیں تو جو تھوڑے ہیں وہ بہتوں کو سلام کریں۔ چھوٹا اور بڑا ملیں تو چھوٹا بڑے کو سلام کرے سوار پیادے کو سلام کرے یہ مضمون صحیح بخاری کی حدیث کا ہے یہ ترتیب مستحب ہے اور اگر برعکس ہو جاوے مثلاً بڑا چھوٹے کو سلام کہدے یا پیادہ سوار کو علیٰ ہذا القیاس بہت لوگ تھوڑوں کو یا بیٹھنے والا چلتے کو تو بھی مکروہ نہیں ترک مستحب ہے تو بعض نے کہا مکروہ ہے۔ (فتح الباری)

نظم

ہے اگر دل سے تجھے چلنا سعادت کی روش
کر پسند ہر حال میں شاہ رسالت کی روش

کس طرح پہنچے گا جنت میں وہ درویش و امیر
چھوڑ دی جس کور باطن نے شریعت کی روش

قول نبوی چھوڑ لیتا ہے رہ رسم قوم
وہ نبی کے ساتھ چلتا ہے بغاوت کی روش

اس فقیر و مولوی کو نائب ابلیس جان
جو چلاتا ہے خلائق کو ضلالت کی روش

علت بدعت کو تو کچھ کم نہ جان اے دیندار
تو تنت ایمان کو کھوتی ہے بدعت کی روش

اے مسلمان تو نری توحید کو کافی نہ جان
قالب توحید کی ہے جان سنت کی روش

اے اخی ہے عقل و علم و شرم و اخلاق و ادب
بخشش و عجز و مروت آدمیت کی روش

جس مسلمان سے ملے خود پہلے کہہ اُسکو سلام
ہے یہ دستور پیمبراہم ہدایت کی روش

ہے اگر بندہ تو راہ سرکشی سے باز آ
کیونکہ ہے۔ بہتر ترے حق میں اطاعت کی روش

آدمیت چاہیئے تو علم سیکھ اے ہوشمند
ایک رو ہوکر دلا پیش الٰہی سر جھکا
جب مسلمانوں کو طاقت جنگ دشمن کی نہ ہو
ہے زکوٰۃ انکو بھی دینا اپنے مالوں کی ضرور
جبکہ تو نور البصر قاروں کا ہے اے بخیل
زاہد ممسک سے وہ فاسق رہا درجے میں تیز
بندۂ عاجز کو چاہِ حرص سے دے کر نجات

ورنہ حیوانی سکھائے کی جہالت کی روش
حق تعالیٰ کو نہیں بھاتی شراکت کی روش
التزام ترجیح گا نہ ہے سعادت کی روش
امر ہے قرآن کا اور ہے شرافت کی روش
کیوں نہ پھر تجھ کو پسند آوے بخالت کی روش
پائے ہمت کو ہوئی جس کے سخاوت کی روش
یا الٰہی کر عطا راہ قناعت کی روش

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۱ کے ساتھ لکھا گیا۔

ماہ جمادی الاخری کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر ۲۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُتَفَرِّدِ بِکَمَالِ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ ۝ اَلْمُتَقَدِّسِ فِیْ کَمَالِہٖ عَنْ مُّشَابَہَۃِ الْمَخْلُوْقَاتِ ۝ اَلْعَالِیْ بِقَدْرِہٖ وَقَہْرِہٖ وَذَاتِہٖ فَوْقَ جَمِیْعِ الْمُکَوَّنَاتِ ۝ اَلْمُحِیْطِ عِلْمًا بِجَمِیْعِ الْکَائِنَاتِ ۝ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ حَمْدًا یَّمْلَأُ الْاَرْضِیْنَ وَ السَّمٰوٰتِ ۝ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی سَوَابِغِ نِعَمِہِ الْمُتَوَاتِرَاتِ ۝ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فِیْ رُبُوْبِیَّتِہٖ وَاِلٰہِیَّتِہٖ وَمَا لَہٗ مِنَ الْاَسْمَاۗءِ وَ الصِّفَاتِ ۝ شَہَادَۃً مُّبَرَّاَۃً مِّنَ الشِّرْکِ وَالشُّکُوْکِ وَالتَّوَہُّمَاتِ ۝ وَاَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَیِّدُ السَّادَاتِ ۝ وَالْہَادِیْ اِلٰی طُرُقِ الْخَیْرَاتِ ۝ وَالْمُحَذِّرُ مِنْ طُرُقِ الضَّلَالَاتِ ۝ اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اُولِی الْفَضَائِلِ وَالْکَرَامَاتِ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَیَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی وَھُبُّوْا مِنْ ھٰذِہِ الرَّقْدَۃِ وَالْغَفَلَاتِ ۝ وَتَاَمَّلُوْا مَا ھَدٰکُمْ رَبُّکُمْ اِلَیْہِ فِیْ مُحْکَمِ اٰیَاتِہِ الْبَیِّنَاتِ فَقَالَ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا

ع سورہ نور رکوع ۴

وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا
فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا
هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا
بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ
يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ
عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ
اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ
اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا
فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ
لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ
مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ
مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ
تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ
بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّ
مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ
وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ
بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ
كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر ۲۹ استیذان کسی کے گھر جانے کے وقت اجازت لینے کے بیان میں

حاضرین: اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق بخشے کہ ہر حکم الٰہی کی تعمیل کریں (آمین ثم آمین)

امّا بعد مسلمانو! اس خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اور سوچو اور غور کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی آیات محکمہ میں تمہیں کیا ہدایت فرماتا ہے دیکھو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں ارشاد فرمایا ہے اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے سوا جن میں تم سکونت رکھتے ہو اور گھروں میں داخل نہ ہو۔ یہاں تک کہ اجازت لے لو۔ اور گھر کے رہنے والوں پر جس میں داخل ہونا چاہتے ہو اسلام کہہ لو یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے امید ہے تم سوچو گے اور اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں اذن دیا جائے۔ اور اگر تم سے کہا جاوے کہ لوٹ جاؤ۔ تو لوٹ جاؤ وہ تمہارا (لوٹ جانا) پاکیزہ تر ہے لو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جاننے والا ہے ٭

فائدہ ان آیتوں میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو آداب کی تعلیم فرمائی ہے کہ کسی کے گھر جانا ہو تو داخل ہونے سے پہلے گھر والوں سے اجازت لینی چاہیئے۔ اگر اجازت ملے تو داخل ہو ورنہ واپس چلے جاؤ۔ اور طریق سنت استیذان میں یہ ہے کہ پہلے سلام کرے پھر اجازت طلب کرے[1] اگر اجازت مل جاوے تو بہتر ورنہ تیسری مرتبہ اسی طرح کرے۔ اگر تینوں دفعہ کوئی جواب نہ دے تو واپس چلا جاوے چنانچہ صحیحین میں ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں تین مرتبہ استیذان کیا۔ جب اذن نہ دیا گیا تو واپس چلے گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیال آیا کہا عبد اللہ بن قیس (یعنی ابو موسیٰ اشعری رض) کی آواز آئی تھی۔ وہ اذن مانگ رہے تھے۔ اُن کو اندر آنے کی اجازت دو جب لوگوں نے دیکھا تو معلوم ہوا۔ وہ چلے گئے ہیں۔ پھر جب دوسرے وقت آئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تم چلے کیوں گئے تھے۔ انہوں نے کہا تین مرتبہ میں نے اذن طلب کیا تھا اور اذن نہ ملا تھا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے میں نے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جب تین دفعہ کوئی اذن مانگے

[1] اگر ایک دفعہ کہنے میں اجازت نہ ملے دوسری دفعہ اسی طرح کرے یعنی سلام کہہ کر اجازت مانگے

اور اندر آنے کی اجازت نہ ملے تو واپس چلا جاوے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس پر
گواہ لاؤ ورنہ مار پڑے گی۔ تو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ انصار کی ایک جماعت کے پاس گئے اور
جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا اسکا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا ہم سب میں سے چھوٹا تمہاری
شہادت دیگا یعنی چھوٹے بڑے کو یہ حدیث معلوم ہے تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جو اس جماعت میں سب
سے چھوٹے تھے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جاکر حدیث سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا مجھے بازار کے سودوں نے اس حدیث سے غافل رکھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وقت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار میں تجارت وغیرہ کے لئے جایا کرتے تھے کسی
ایسے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی اُن کو خبر نہ ہوئی۔

فائدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث
پر شہادت طلب کی تھی تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن پر اعتبار نہ
تھا۔ ان کو متہم سمجھتے تھے بلکہ یہ پیش بندی اور احتیاط تھی۔ کہ کسی دوسرے کو جس نے آج
کا واقعہ دیکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے اور اپنے مطلب کی حدیث بنا
لینے کی جرات نہ ہو کیونکہ اگر آپ شہادت نہ مانگتے تو کبھی دوسرے نادان کو ایسی بات
پیش آتی جس پر اعتراض ہوتا۔ تو وہ اپنی مخلصی اور عتاب سے بچنے کے لئے ایسا ہی نہ کر
کہہ دے حدیث میں اسی طرح ہے اب چونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی سے گواہ مانگے تو کسی نادان کو یہ جرات
نہ ہوگی۔ کہ حدیث بنائے۔ جانیگا اگر میں حدیث کا نام لوں گا تو شہادت طلب کی جاویگی۔
اور شہادت میسر نہ ہونیکی صورت میں سزا ملے گی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس معاملہ
میں کمال احتیاط سے کام لیا۔ جَزَاهُ اللّٰهُ عَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرَ الْجَزَاءِ آمین

مسئلہ اگر کوئی شخص باقاعدہ اذن لینے کے بغیر اندر آجاوے تو اُسے کہنا چاہیئے
لوٹ جاؤ۔ اور باقاعدہ اجازت لے کر اندر آجاؤ۔ چنانچہ سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں کلدہ
بن حنبل صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس گیا تو اندر چلا گیا۔ اور سلام نہ کہا تو آپ نے فرمایا لوٹ جا۔ اور دروازہ کے باہر جاکر

کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَ أَدْخُلُ یعنی سلام کے بعد باہر سے اجازت مانگ کر کیا اندر آجاؤں

مسئلہ اور جو شخص سلام نہ کہے۔ اور اندر آنے کی اجازت مانگے تو اُسے سمجھانا چاہیئے کہ پہلے سلام کہو پھر اندر آنے کی اجازت مانگو چنانچہ سنن ابی داؤد میں ربعی بن حراش تابعی سے روایت ہے کہ بنی عامر کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانے کی اجازت مانگی آپ اُس وقت گھر میں تھے تو اس شخص نے دروازہ پر کہا أَ أَلِجُ یعنی کیا اندر آجاؤں۔ (اجازت ہے) تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا باہر جاکر اس شخص کو استیذان کا طریقہ سکھاؤ۔ اس سے کہو یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَ أَدْخُلُ یعنی پہلے سلام کہے۔ پھر کہے کیا اندر آنے کی اجازت ہے۔ آجاؤں۔ تو اس شخص نے آپ کی بات سن لی اور کہا اَلسَّلَامُ علیکم أَ أَدْخُلُ تب آپ نے اجازت دی اور وہ اندر آیا۔

مسئلہ اجازت لینے والے کو چاہیئے۔ کہ دروازے کے سامنے نہ کھڑا ہو۔ بلکہ دروازے کے داہنے یا بائیں بازو کے ساتھ کھڑا ہو تاکہ گھر کے اندر نظر نہ پڑ جاوے چنانچہ سنن ابی داؤد میں روایت ہے۔ کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ پر اجازت لینے کے لئے کھڑا ہوا تو سامنے دروازہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا جہاں کھڑے ہو اُس سے اِس طرف ہو جاؤ۔ کیونکہ استیذان نظر پڑنے ہی کیواسطے مشروع ہوا۔ صحیحین کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی تمہارے دروازہ میں بے اذن لئے جھانکنے لگے تو تم کوئی روڑا کنکر مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔

مسئلہ جب کوئی اذن مانگے اور گھر والے پوچھیں کون ہے تو چاہیئے کہ اپنا نام پتہ بتلا دے جس سے پہچانا جاوے یہ نہ کہے کہ میں ہوں یا تمہارا خادم ہوں۔ یا غلام ہوں یا تمہارا دوست ہوں۔ چنانچہ صحیحین میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ پر آکر دستک دی تو آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا میں

لہ کتاب الاذکار ص۱۱۵ و تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص۲۸۰ ۲ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص۲۸۱ ۳ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص۲۸۰ ۴ کتاب الاذکار ص۱۱۶

ہوں آپ نے فرمایا میں میں (یہ کیا جواب ہے) گویا آپ نے اسکو ناپسند کیا اور اگر اس کے پہچانے جانے میں کوئی ایسا عرف لگانے کی ضرورت ہو جس کیساتھ وہ مشہور ہے تو اس میں حرج نہیں کہ اسکو بھی ذکر کرے اگرچہ بظاہر اس میں فخر یا بڑائی ہو مثلاً قاضی یا مفتی۔ یا شیخ یا مولوی سے مشہور ہے اور اس کے نام کے کئی اور لوگ ہیں تو کہدے فلاں مفتی یا قاضی وغیرہ ہوں۔

مسئلہ اگر گھر میں اپنی ماں یا بہن یا اور کوئی محرم ہو۔ جب بھی اذن لے کر جاوے چنانچہ موطأ[۱] امام مالک میں عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا میں اپنی ماں سے اجازت لے کر جایا کروں فرمایا ہاں۔ اس نے عرض کی کہ میں اسکے ساتھ گھر میں رہتا ہوں آپنے فرمایا اذن لیکر جایا کر اسنے کہا میں ہی اسکا خادم ہوں آپ نے فرمایا اذن لیکر جایا کر کیا تو چاہتا ہے کہ اسکو ننگے دیکھے۔ اسنے کہا یہ تو نہیں چاہتا فرمایا تو اذن لیکر جایا کر[م] اور عدی[۲] بن قیس سے منقول ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا حضرت میں اپنے گھر میں کسی ایسے حال پر ہوتی ہوں کہ میں نہیں چاہتی کہ کوئی مجھے اس حال میں دیکھے نہ بیٹا نہ باپ اور ہمیشہ کوئی نہ کوئی مرد میرے کنبہ کا اسی حال میں مجھ پر آجاتا ہے عدی کہتے ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا الآیۃ

مسئلہ اپنی بی بی پر اذن لینے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ابن جریج کہتے ہیں۔ میں نے عطا سے پوچھا کیا مرد اپنی بی بی سے اذن لے کر جاوے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ حافظ ابن کثیر کہتے ہیں یہ قول عطا کا واجب نہ ہونے پر محمول ہے ورنہ بہتر یہ ہے کہ اسے اپنے آنے سے پہلے خبردار کردے۔ اچانک نہ جا گھسے۔ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا عبداللہ بن مسعود رض کی بی بی کہتی ہیں۔ کہ عبداللہ یعنی ان کے خاوند جب باہر سے کوئی کام کرکے گھر کے دروازہ پہنچتے تو کھنکارتے یا تھوک ڈالتے اس لئے کہ مبادا کسی ایسی حالت میں آدیکھیں جس کو پسند نہیں کرتے۔ امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ جب انسان اپنے گھر پر آوے تو مستحب ہے کہ کھنکارے یا اپنے جوتے سے کھسکھساہٹ کرے تاکہ گھر والوں کو اطلاع ہو جاوے

م عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتے ہیں۔ اپنی ماؤں اور بہنوں پر اذن لیکر جایا کرو۔

[۱] مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۲ [۲] تفسیر ابن کثیر جلد ۷، صفحہ [۳] تفسیر ابن کثیر جلد ۷، صفحہ ۷۵

اسی لئے صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر سے دن میں مدینے پہنچے تو باہر ہی اپنی سواری بٹھادی اور ساتھ والوں سے فرمایا کہ انتظار کرو شام کے قریب گھر میں جاویں گے تاکہ جس عورت کے بال پراگندہ ہیں وہ کنگھی کرلے جس کو اور کسی صفائی کی ضرورت ہے کرلے ۔

مسئلہ مردانہ مکان ہو جب بھی سلام کہہ کر اذن لے کر جاوے اس لئے کہ ممکن ہے آدمی کسی ایسے حال پر ہووے جس کو ظاہر کرنا نہیں چاہتا اب اس امر کی طرف سے بہت بے توجہی ہوگئی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس شخص پر رحم کرے جو اس سنّت کو زندہ کرے ۔

پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا تم پر گناہ نہیں کہ ایسے گھروں میں داخل ہو جن میں کوئی بستا نہیں اُن میں تمہارے برتنے کا کچھ سامان ہے اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو (یعنی تجارت کی کوٹھیاں دوکانیں یا کاروانسرائے یا مہمان خانے جہاں کوئی رہتا نہیں۔ اور وہاں تمہارا کچھ مطلب ہے یہاں اذن لینے کی ضرورت نہیں۔ جب مالک نے آنے جانے کی اجازت دے رکھی ہو۔ اور اگر کسی بُری نیّت سے جاتے ہو۔ تو اللہ تعالےٰ تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔ اس میں تنبیہ ہے کہ انسان نیک ارادہ سے جاوے۔ صرف بہانہ ہی نہ ہو کہ ایسی جگہ آنا جانا منع نہیں اور حقیقت میں کوئی صحیح مطلب نہیں کسی بُرے خیال سے جاتا ہے۔ (پھر فرمایا)

مؤمنین سے کہہ دو کہ اپنی آنکھیں بند رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی نگاہداشت کریں یہ امر اُنکے حق میں پاکیزہ تر ہے اور اللہ خبر رکھتا ہے اُس چیز کی جو کرتے ہو۔

فائدہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے امر ہے اپنے بندوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں کہ جس چیز کا دیکھنا اللہ تعالےٰ نے حرام کیا ہے اس سے اپنی آنکھیں بند رکھیں پس اُسی چیز کو دیکھیں جس کا دیکھنا اللہ تعالےٰ نے مباح کیا۔ اور حرام کی طرف سے آنکھیں بند کرلیں اور اگر اتفاق سے بغیر قصد کے حرام پر نظر پڑجاوے تو جلدی سے اُس طرف سے اپنی آنکھیں پھیرلے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ناگہانی نظر پڑجانے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اپنی آنکھ پھیرلے

طبرانی میں ایک حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلنَّظْرُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَسْمُوْمٌ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ مَخَافَتِيْ اَبْدَلْتُهُ اِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِيْ قَلْبِهِ یعنی نظر شیطان کے زہر آلودہ تیروں میں سے ایک تیر ہے جس نے میرے خوف سے اُسکو (حرام کی طرف دیکھنے کو) چھوڑ دیا۔ تو میں اُس کو اس کے بدلہ میں ایسا ایمان دونگا۔ جس کی حلاوت (مٹھاس۔ لذت) دل میں پا دیگا۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں بہت سے سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ بے ریش لڑکوں کی طرف نظر بازی کرنے سے منع کرتے تھے۔ اور بہت سے آئمہ صوفیہ اس میں تشدید کرتے تھے (اس امر کو سخت سُست کہتے تھے) اور ایک گروہ اہل علم نے اسکو حرام کہا اور دوسروں نے اس امر میں سخت تشدد کیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عَيْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ يَخْرُجُ مِنْهَا مِثْلُ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یعنی قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہوگی مگر جو آنکھ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز دل سے موڑ لی گئی۔ اور جو آنکھ اللہ کے راستہ میں بیدار رہی (جہاد میں رات کو پہرہ دیا۔ یا ذکر الٰہی و تہجد میں شب بیداری کی) اور جس آنکھ سے زیادہ نہیں تو مکھی کے سر برابر ہی آنسو اللہ کے خوف سے نکلے

پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مومن عورتوں کے بارہ میں حکم فرمایا۔ اور ایمان والی عورتوں سے کہہ دو اپنی آنکھیں نیچی کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں اور اپنی زینت سنگھار ظاہر نہ کریں۔ مگر جو اس میں سے ظاہر ہے اور چاہیئے اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر لگالیں (بکل مارلیں) اور اپنی زینت نہ ظاہر کریں مگر اپنے خاوندوں کیلئے یا اپنے باپوں کیلئے اپنے خاوندوں کے باپوں کیلئے یا اپنے بیٹوں کیلئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کیلئے یا اپنے بھائیوں کیلئے یا بھتیجوں کیلئے یا اپنے بھانجوں کیلئے یا اپنی دیندار عورتوں کے لئے یا اپنے ہاتھ کے مالوں (غلام لونڈیوں) کے لئے یا کمیروں کے لئے جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے مرد نہیں یا چھوٹے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں پر خبردار نہیں ہوئے۔ اور عورتوں کو چاہیئے اپنے پاؤں ایسی طرح زمین پر نہ ماریں کہ ان کی پوشیدہ زینت (اُس سے) جانی جائے اور لئے

مومنو! تم اللہ کے آگے توبہ کرو۔ تو کہ تم مراد کو پہنچو۔

فائدہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے عورتوں کو حکم دیا کہ جس چیز کی طرف دیکھنا اللہ تعالیٰ نے اُن پر حرام کیا ہے۔ اُس سے اپنی آنکھیں بند رکھیں۔ یعنے اپنے خاوندوں کے سوا اور کسی کی طرف نظر نہ کریں۔ اسی لئے اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ عورتوں کو اجنبی مردوں کا دیکھنا جائز نہیں۔ خواہ شہوت نہ ہی ہو۔ اور بہت علماء نے اس مسئلہ پر اس حدیث سے بھی دلیل لی ہے جو سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے گھر میں تھے۔ اور میں بھی انکے پاس تھی اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم (جو نابینا صحابی تھے) آپ کے پاس آئے اور یہ اسوقت کا واقعہ ہے جب حجاب (پردہ) کا حکم نازل ہوچکا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دونوں اس سے چھپ جاؤ۔ (ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کہتی ہیں۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، کیا وہ نابینا نہیں؟ وہ تو ہم کو نہیں دیکھتا۔ آپ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھی ہو کیا تم اُسکو نہیں دیکھتی ہو۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا۔ اور بعض علماء کا مذہب ہے کہ اگر شہوت نہ ہو۔ تو عورتوں کو غیر مرد کا دیکھ لینا جائز ہے۔ چنانچہ صحیحین میں حدیث آئی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حبشیوں کی طرف دیکھنے لگے جب وہ عید کے دن مسجد میں اپنے ہتھیاروں کے ساتھ کھیل کرتے تھے۔ اور اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کھڑی اُن کو دیکھتی تھیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن پر پردہ کررہے تھے اور یہ جو فرمایا اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔ مگر جو اُس سے ظاہر ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ چادر اوڑھ لینے کے بعد اگر نیچے سے کوئی کپڑا وغیرہ ظاہر ہوتا ہو جس کا چھپانا ممکن نہیں تو اس کا کچھ مضائقہ نہیں یہ عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے اور اُسی کے قائل ہیں حسن بصری ابن سیرین اور ابراہیم نخعی وغیرہ۔ اور عبداللہ بن عباس رضہ کے نزدیک چہرہ کی ٹکڑی اور ہتھیلیاں اور انگوٹھی چھلا مراد ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسما بنت ابی بکر رضہ باریک کپڑے پہنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی طرف سے

منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا اے اسماء جب عورت جوان ہو جائے اُس عمر کو پہنچے کہ اُسے حیض آنے لگے تو اُسکے بدن سے کچھ نہ دکھنا چاہیئے۔ مگر یہ اور آپ نے اپنے چہرہ اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا اور جن مردوں کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا باپوں سے لیکر بھانجوں تک یہ عورت کے محرم ہیں ان کے سامنے اگر کنگن بالی وغیرہ ظاہر ہو تو مضائقہ نہیں۔ عکرمہ نے کہا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ماموں چچا کا ذکر نہیں کیا۔ اگرچہ وہ محرم ہیں اس لئے کہ وہ اپنے بیٹوں سے ذکر کر دینگے اور وہ ان کے محرم نہیں لہٰذا عورت کو چچا اور ماموں کے سامنے کھلے بندوں سر سے اوڑھنی نہیں اتارنی چاہیئے۔ لیکن خاوند تو یہ سب پردہ داری اُسی کی خاطر ہے اس کے سامنے بے تکلف جتنا سنگار ہو سکے کرے۔ اور یہ جو فرمایا اپنی عورتوں کے سامنے تو اس سے مومن عورتیں مراد ہیں ذمیوں کی عورتوں کے سامنے غیر مردوں کی طرح پردہ کرنا چاہیئے۔ امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو عبیدہ بن جراح کو حکم نامہ لکھا۔ کہ میں نے سنا ہے جہاں تم حاکم ہو وہاں کے مسلمانوں کی عورتیں مشرک عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہوتی ہیں تو ان کو آگاہ کر دو کہ جو عورت اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کو حلال نہیں۔ کہ اُس کے پردہ کی چیز کو غیر مذہب کی عورت دیکھے۔ مکحول وغیرہ تابعین جائز نہیں رکھتے تھے کہ یہودی یا نصرانی یا مجوسی عورتیں مسلمان عورتوں کا بوسہ لیں۔ اور بد وضع عورتیں خواہ مسلمان ہی ہوں۔ اس حکم میں داخل ہیں۔ اُن سے بھی پردہ لازم ہے۔ اور ہاتھ کے مالوں سے مراد ابن جریج (تابعی) کہتے ہیں۔ لونڈیاں مملوکہ ہیں جو مشرک ہوں اور اکثر علماء کے نزدیک عورت کو اپنے مملوک غلام سے پردہ نہیں اور کمیروں سے مُراد وہ نکمے مرد ہیں۔ جو کام کاج کھانے پینے کے لئے آتے ہیں عورتوں کی خواہش کچھ نہیں رکھتے۔ مخنث ہیں یا بے عقل۔ ان سے بھی پردہ ضرور نہیں۔ اور چھوٹے بچے جو عورتوں کے ناز نخرے وغیرہ امور کی سمجھ نہیں رکھتے۔ اُن سے بھی پردہ ضرور نہیں اور جو بلوغ کے قریب ہو جاویں۔ عورتوں کو چھپی باتوں کو سمجھنے لگیں۔ اُن سے پردہ لازم ہے اور یہ جو فرمایا پاؤں نہ ماریں۔ یعنی ایسی طرح زمین پر ایڑی مارکر نہ چلیں جس سے جھانجن بغیر کنکر کی بھی پہچان لی جاوے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کنکروں والی جھانجن گھنگرو پہننے منع ہیں غرض یہ ہے کہ پوشیدہ زینت کسی طرح ظاہر نہ ہو۔ اسیواسطے عورت کو

تیز بو کی خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا منع ہے جامع ترمذی میں ہے اَلْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً یعنی جب عورت خوشبو لگا کر کسی مجلس پر گذرے تو وہ ایسی ویسی ہے۔ مراد رکھتے تھے وہ زانیہ ہے سُنن ابی داؤد میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اُن سے راستہ میں ملی تو ان کو اس سے خوشبو آئی پوچھا اللہ کی بندی مسجد سے آرہی ہو اس نے کہا ہاں پُوچھا خوشبو لگا کر گئی تھی۔ کہا ہاں۔ کہا میں نے اپنے پیارے حبیب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهٰذَا الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ یعنی اللہ تعالےٰ اس عورت کی نماز قبول نہیں کرتا جو مسجد میں جانے کی خاطر خوشبو لگائے۔ یہاں تک کہ لوٹ کر جنابت کے غسل کی طرح غسل نہ کرلے اور اسی وجہ سے عورتوں کو اس سے ممانعت کی گئی۔ کہ راستہ کے درمیان ہو کر چلیں۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں ابی اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے باہر تھے آپ نے دیکھا کہ عورتیں مردوں کے ساتھ راستہ میں مِل جُل گئی ہیں تو آپ نے عورتوں کو حکم دیا۔ کہ پیچھے ہٹ جاؤ تمہیں جائز نہیں کہ راستہ میں انبوہ کرو۔ راستہ کے کناروں پر ہو۔ اس کے بعد عورتیں دیواروں کے ساتھ لگ گئیں یہاں تک کہ کسی کسی کا کپڑا دیوار میں اٹک جاتا تھا۔ (پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا)

اور نکاح کرو اور بغیر بی بی کے مردوں کو اور بے خاوند کی عورتوں کو اور تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو بھلے مانس ہیں۔ اگر غریب ہونگے تو اللہ تعالیٰ انکو غنی کر دیگا۔ اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔

فائدہ اَيَامٰى۔ اَيِّم کی جمع ہے۔ اَيِّم اس مرد کو بھی کہتے ہیں جس کی بی بی نہ ہو اور اُس عورت کو بھی کہتے ہیں جس کا خاوند نہ ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نکاح کی ترغیب دی۔ اور نکاح کا یہ مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ آدمی کا دین محفوظ ہو جاوے۔ حرام کاری سے بچے اور نیک اولاد ہو۔ جو اللہ تعالےٰ کی اطاعت کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ تَنَاسَلُوْا فَاِنِّيْ مُبَاهٍ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو۔ نسل بڑھاؤ۔ کہ میں قیامت کے دن تمہاری وجہ سے اُمتوں

پر فخر کروں گا۔ اور نکاح کرنے والے کو اللہ تعالےٰ نے غنی کرنے کا وعدہ کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ فِیْمَا اَمَرَکُمْ بِہٖ مِنَ النِّکَاحِ یُنْجِزْ لَکُمْ مَا وَعَدَکُمْ مِنَ الْغِنٰی "یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اس چیز میں جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا۔ نکاح سے وہ پورا کریگا جو تم سے وعدہ کیا دولتمندی سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ اِلْتَمِسُوا الْغِنٰی فِی النِّکَاحِ یعنی دولتمندی نکاح میں تلاش کرو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسکی مثل۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ثَلٰثَۃٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَوْنُہُمْ اَلنَّاکِحُ یُرِیْدُ الْعَفَافَ۔ وَالْمُکَاتَبُ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ۔ وَالْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ یعنی تین شخصوں کی امداد کرنا اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اپنے اوپر لازم کر لی ہے۔ (۱) نکاح کرنے والا جس کا مقصد پاکدامنی ہو۔ (۲) مکاتب (وہ غلام جو اپنے مالک کو روپیہ دینا اپنے ذمہ کرے۔ آزاد ہونا لکھوالے) جس کا ارادہ ادا کر دینے کا ہو (۳) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (پھر فرمایا) اور چاہیئے وہ لوگ پاکدامن رہیں زنا سے بچتے رہیں) جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں غنی کردے۔ (اتنا مال دے جس کو خرچ کرکے نکاح حاصل کرسکیں) اور جو تمہارے غلام لونڈی مکاتبت کی درخواست کریں تو اگر اُن میں کچھ بھلائی دیکھو تو ان کو لکھت دیدو۔ (یعنی اگر شریف طبع بھلے مانس ہوں اور کوئی کسب روزگار جانتے ہوں ایسے نہیں کہ آزاد ہوکر شرارت فساد کرتے پھریں۔ یا بھیک مانگتے پھریں اور خلق اللہ پر بوجھ ہو رہیں اگر علماء کے نزدیک یہ امر ارشاد اور اذن کا ہے۔ وجوب کا نہیں۔ اور بعض علماء وجوب کے بھی قائل ہیں) اور دو اُن کو اللہ کے مال سے جو اُسنے تم کو دے رکھا ہے۔ (یعنی بدل کتابت میں سے کچھ اُن کو معاف کردو۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی اُن کی مدد کرنا ثواب ہے۔ اور اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور نہ کرنا اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں۔ تا تم زندگانی دنیا کے سامان کی خواہش کرو۔ اور جو ان کو مجبور کریگا۔ تو اللہ تعالےٰ ان کی مجبوری کے بعد بخشنے والا مہربان ہے

فائدہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ بعض لوگ لونڈیاں رکھ کر اُن سے زنا کا پیشہ کرواتے اور اس کمائی سے مالدار بنتے اللہ تعالےٰ نے اس کام کو حرام کر دیا۔ روایت ہے کہ عبداللہ بن اُبی منافق کے پاس لونڈیاں تھیں اُن سے زنا کرواتا۔ اور کمائی خود لیتا چنانچہ ایک

لونڈی کے کئی بچے حرام کے پیدا ہو گئے پھر اُس نے یہ کام چھوڑ دیا۔ اُس نے کہا اب زنا کیلئے کیوں نہیں جاتی۔ اس نے کہا تھا اب تو میں زنا نہیں کروں گی۔ اس نے اس بات پر اُس کو مارا تب یہ آیت نازل ہوئی اسی واسطے فرمایا اگر وہ حرام سے بچنا چاہیں۔ یعنی واقعہ اسطرح ہوا تھا۔ کہ لونڈی بدکاری سے بچنا چاہتی تھی۔ اور مالک اُسے مجبور کرتا تھا۔ یہ مراد نہیں کہ اگر لونڈیاں حرام کاری سے بچنا چاہیں تب تو حرام ہے۔ اور اگر وہ خواہش سے کریں تو گناہ نہیں یہ ہرگز مراد نہیں بلکہ واقعہ اسی طرح ہوا تھا۔ اُسی کا ذکر کیا ورنہ زنا مطلقًا حرام ہے اور زنا کی خرچی مطلقًا حرام ہے۔ تو اس لفظ کا مفہوم مخالف لینا جائز نہیں۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے مَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ۔ یعنی زنا کرنے والی کا معاوضہ حرام خبیث ہے اور اگر کسی نے لونڈی سے مجبور کر کے یہ کام کرایا۔ تو لونڈی بے گناہ ہے اللہ تعالےٰ اس کو بخش دیگا۔ گناہ کا سارا وبال مجبور کرنے والے پر ہو گا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے یہ احکام مسے کر فرمایا۔

اور بیشک ہم نے تم پر واضح آیتیں نازل فرمادیں۔ اور جو لوگ تم سے پہلے گذرے ہیں ان کی کہاوت اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے ۔

فائدہ قرآن اس امت کی ہدایت کے لئے کافی ہے اس میں واضح احکام موجود ہیں۔ اور عبرت کے لئے گذشتہ اُمتوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں جو پرہیزگار خدا تعالیٰ سے ڈرنیوالے ہیں ان کی نصیحت ہے اس کتاب مبارک کے ہوتے ہوئے اور جگہ سے ہدایت تلاش کرنا کمال ناشکری نادانی اور کفران نعمت ہے۔ امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن پاک کی تعریف وصیف میں فرمایا فِيْهِ حُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَخَبَرُ مَا قَبْلَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى مِنْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللهُ یعنی اس قرآن کریم میں تمہارے باہمی معاملات کے احکام موجود ہیں پہلے لوگوں کی خبریں ہیں۔ آئندہ کو بعد میں ہونیکے حالات کا اس میں ذکر ہے وہ قول فیصل ہے جس میں ہزل بیہودگی لغویات کوئی نہیں جس متکبر جبّار نے اسکو چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ اُسکو توڑ مروڑ دیگا جو ہدایت کو اس کے سوا اور جگہ سے تلاش کریگا۔ اللہ تعالیٰ اُسکو گمراہ کردیگا غرض ہدایت قرآن مجید میں منحصر ہے اس کے سوا اور جگہ سے ہدایت نہیں مل سکتی نہ اور جگہ تلاش کرنی چاہیئے ۔

نظم

برادر خانہ اصلی کو کرنا ہے اگر آباد
تو کر اپنے تہ دل سے خدائے دوجہاں کی یاد

جو قسام ازل نے دی ہے عمر بے بہا تجھ کو
یہاں لہو و لعب میں کھو رہا ہے کیوں اُسے برباد

وہی ہیں منزل مقصود پر اے سالکو پہنچے
جو کھوئے جان شیریں کو بشکل عاشق فرہاد

مے باطل سے توبہ کر پیا کر جام حق اے دل
اگر ہونا ہے اُس دن ہاویہ کی نار سے آزاد

اگر ہے خون طغیان و خودی سے پُر دماغ اپنا
کیا کر یاد حال غارت فرعون ذی الاوتاد

بلا میں دامنِ صبر و توکل کو نہ چھوڑ اے دل
اگر ہونا تجھے ہے باغ جنت میں پہنچکر شاد

ادب سے دست بستہ ہو کے پیش خالق عالم
کھڑا سیدھا ہو اے بندہ بشکل قامت شمشاد

شقی ازلی نصیحت عالموں کی کب سمجھتے ہیں
اُنہیں لازم ہے سمجھانا بہ ضرب خنجر فولاد

پسند آیا تمہیں اے جاہلو فرمان آبائی
ہمارے واسطے ہے سید کونین کا ارشاد

عزیز و بعض متبعین سنت پر بھی ہے افسوس
کر ان میں بھی ہوئی تفریط و افراط اندنوں ایجاد

نگہبانی کر اپنے خاص بندوں کی تو ہی یا رب
کر ان کے طائر ایمان کے ہیں نفس و ہوا صیاد

خطائیں بخش دے جو بندہ عاجز کی یا اللہ
کہ آیا ہے تیرے در پر باہ نالہ و فریاد

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی نمبر ۲ اکے ساتھ لکھا گیا ہے

ماہ جمادی الاخری کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اولی نمبر ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ۞ وَفَوِّضْ اُمُوْرَکَ اِلَیْہِ فَسَوَاءٌ لَا یَمْلِکُ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکَ وَلَا تَحْوِیْلًا ۞ وَمِنَ اللَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا ۞ وَاعْمَلْ عَمَلَ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ فَاُولٰٓئِکَ یَقْرَءُوْنَ کِتَابَہُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۞ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ سِرًّا وَّاِعْلَانًا ۞ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی مَا اَنْعَمَنَا وَاَعْطَانَا ۞ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَہَادَۃَ مَنْ نَزَّہَہٗ عَنِ الشِّرْکِ مَوْلَانَا ۞ وَاَشْہَدُ اَنَّ

سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَشْرَفُ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ اِنْسَانًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا لِلْهِدَايَةِ عُنْوَانًا ۝ اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ ۝ وَاشْكُرُوْا مِنَنَهُ الْوَاصِلَةَ لَدَيْكُمْ ۝ وَعَلَيْكُمْ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَتُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۝ وَاعْتَمِدُوْا فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِكُمْ عَلَيْهِ ۝ فَاِنَّهٗ يُدَافِعُ عَنْكُمْ جَمِيْعَ السُّوْٓءِ وَالشُّرُوْرِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝ فَمَنْ خَافَ رَبَّهٗ زَالَ كَرْبُهٗ ۝ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۝ فَلَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ وَلَوْ تَبَتَّلْتُمْ اِلَيْهِ حَقَّ التَّبَتُّلِ لَاَغْنَاكُمْ عَنِ الْغَيْرِ ۝ وَلٰكِنَّكُمْ تَشْتَغِلُوْنَ عَنِ الْخَالِقِ بِالْمَخْلُوْقِ ۝ وَتَغْفُلُوْنَ عَنِ الرَّازِقِ بِالْمَرْزُوْقِ ۝ وَتَعْتَمِدُوْنَ عَلٰى مَنْ لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّدْفَعَ عَنْ نَّفْسِهِ الذُّبَابَ ۝ وَلَا يَمْلِكُ لِاَحَدٍ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا سَبَبًا مِّنَ الْاَسْبَابِ ۝ وَلَا تَاْتَمِرُوْنَ بِمَآ اَمَرَ فِيْ كِتَابِهٖ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَا تَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اَمَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَمَا تَرَكَ مِنْ خَصْلَةٍ حَسَنَةٍ اِلَّا رَغَّبَكُمْ فِيْهِ ۝ وَلَا خَصْلَةٍ قَبِيْحَةٍ اِلَّا حَذَّرَكُمْ مِنْهُ فَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا مُتَّفَقٌ[1] وَقَبْلَ ذٰلِكَ يُسْتَحَبُّ لِلزَّوْجِ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ اِمْرَاَتُهٗ لَيْلَةَ الزِّفَافِ اَنْ يُّسَمِّيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيَاْخُذَ بِنَاصِيَتِهَا اَوَّلَ مَا يَلْقَاهَا وَيَقُوْلُ بَارَكَ اللّٰهُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا فِيْ صَاحِبِهٖ وَيَقُوْلُ مَعَ مَا رُوِيَ فِيْ

[1] مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۷ [2] کتاب الاذکار ص ۲۳۵

اَبِیْ دَاوٗدَ وَغَیْرُهَا ۝ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُکُمْ اِمْرَأَةً اَوِاشْتَرٰی خَادِمًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَاجَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَاجَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَرُوِیَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ مُصَنَّفِهٖ مَوْقُوْفًا مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهٗ اِذَا اَنْزَلَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْکُمُ الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْکُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّکُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْکُمْ وَلَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْکُمْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمْ اٰیٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِیْنَةٍ ؕ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ[1] بَارَکَ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

[1] سورہ نور رکوع ۸

وعظ نمبر (۳۰) بعض سنتوں کے اور اپنے غلاموں اور چھوٹے بچوں کو اذن لیکر اندر آنیکے بعض مسائل کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالےٰ مجھے اور تم سب کو خواب غفلت سے بیداری نصیب کرے اور کلام اللہ اور کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تامل کرنے اور عمل کرنیکی توفیق ارزانی فرماوے آمین ثم آمین اَمَّا بَعْدُ اے بندگان خدا اللہ سے ڈرو اور جو اس نے

له مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۲ اسلمہ حصن حصین مع شرح ملا علی قاری صفحہ ۹۲ ۱۲

تم پر انعام کیے ہیں اُن کو یاد کرو۔ اور جو اس کے احسان (شب و روز) تم کو پہنچ رہے ہیں اُن کا شکر بجالاؤ۔ اور اس کی فرمانبرداری کو لازم پکڑو۔ اور ہر وقت اُسکے آگے توبہ کرتے رہو۔

فائدہ توبہ کے معنے ہیں اس چیز سے ہٹ جانا۔ اور باز رہنا جو شرع میں مذموم ہے اور اُس چیز کو اختیار کرنا جو شرع میں پسندیدہ ہے۔ اور اس کے تین رکن ہیں (۱) جو مخالف شرع کام کیا تھا۔ اس سے نادم ہونا یہ گزشتہ زمانہ کے متعلق ہے۔ (۲) اور خلاف شرع کام کو چھوڑ دینا یہ زمانہ حال سے متعلق ہے (۳) اور پختہ ارادہ کرنا کہ پھر گناہ نہ کروں گا (یہ زمانہ استقبال سے متعلق ہے۔ اور اس کے حصول کے اسباب سے یہ ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے زواجر اُسکے دل میں گذرتے رہتے ہیں۔ دل کے کانوں سے اُن کو سُنے۔ حدیث شریف میں ہے وَاعِظُ اللّٰہِ فِیْ قَلْبِ کُلِّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ یعنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے نصیحت کرنیوالا ہر مسلمان کے دل میں موجود ہے۔ جب کوئی امر انسان کے سامنے آتا ہے اگر نیک کام ہے تو اللہ کی طرف سے اُسکے کرنیکی ترغیب دیتا ہے اور شیطان اس کام سے ڈراتا ہے منع کرتا ہے اور اگر بُرا کام کرتا ہے تو فرشتہ نصیحت کرتا ہے کہ یہ کام انجام کار تیرے حق میں مضر ہے اس کو نہ کرنا اور شیطان اُسکے کرنے پر اکساتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا ط یعنی شیطان نیک کام کے وقت غریب ہو جانے اور محتاجی سے ڈراتا ہے۔ اور بُرے کام کے پیش آنے کے وقت بے حیائی پر اُکساتا اور رغبت دلاتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے نیک کام پر بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ غرض شروع شروع میں تو اللہ کے واعظ کی بات پر کبھی کبھی دل متوجہ ہوتا ہے پھر کبھی غفلت ہو جاتی ہے پھر کبھی اس کی بات سنتا ہے توبہ کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ اُسکی بات دل میں اثر کر جاتی ہے۔ اگر اللہ نے اُسے سعید لکھا ہے تو توبہ کر لیتا ہے۔ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں ایک واعظ کی مجلس میں گیا تو اس کی کلام نے میرے دل میں اثر کیا۔ پھر جب میں وہاں سے اُٹھا تو دل میں کچھ نہ رہا پھر دوبارہ گیا تو اس کی کلام نے اثر کیا کہ لوٹتے ہوئے راہ میں بھی اثر رہا پھر جاتا رہا۔ پھر تیسری دفعہ گیا تو زیادہ اثر ہوا

یہاں تک کہ میں گھر آیا اور جو مخالفت شرع کے اسباب گھر میں تھے اُن کو توڑ تاڑ دیا اور توبہ پختہ ہوئی۔ اور شریعت کے راستہ کو لازم پکڑ لیا۔ (خلاصہ رسالہ قشیریہ) اور اپنے سب کاموں میں اُسی پر بھروسہ کرو۔ وہ تم سے ہر قسم کی بدیوں اور برائیوں کو ٹال دیگا۔ بیشک اللہ مدافعت کرتا ہے۔ اُن لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے بیشک اللہ نہیں دوست رکھتا ہر خیانت کرنے والے ناشکر گذار کو۔ پس جو شخص اپنے رب سے ڈرے اُسکی گھبراہٹ دُور ہو جاتی ہے اور جو کوئی اس پر توکل کرے وہ اُسکو کفایت کرتا ہے۔ لہذا اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسا توکل کرنیکا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح روزی دیگا۔ جیسے پرندوں کو روزی دیتا ہے۔ اور اگر تم اُسی کے ہو رہو جیسا ہونا چاہیئے تو تمہیں اپنے غیر سے بے پروا کردے ولیکن تم تو خالق سے پھر کر مخلوق کے ساتھ مشغول ہو جاتے ہو۔ اور رزق دینے والے سے غافل ہو کر مرزوق کی طرف (جو خود رزق کا محتاج ہے) متوجہ ہو جاتے ہو اور ایسے شخص پر اعتماد کر بیٹھتے ہو۔ جو اپنے آپ سے مکھی کو بھی نہیں ہٹا سکتا۔ اور نہ کسی کے لئے نفع و نقصان کا اختیار رکھتا ہے اور نہ اسباب میں سے کسی سبب پر قدرت رکھتا ہے اور تم وہ حکم نہیں مانتے جو رب العلمین نے اپنی پاک کتاب میں فرمائے ہیں اور نہ سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سُنّت کی پیروی کرتے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں میں سے رسول بنا کر تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں تمہارا تکلیف پانا آپ کو ناگوار ہے۔ تم پر بہت حرص اور شفقت رکھتے ہیں جیسی ماں کو بیٹے پر ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ایمانداروں کے حق میں نہایت شفیق اور مہربان ہیں۔ پس اسی شفقت کی بنا پر آپ نے کوئی نیک خصلت نہیں چھوڑی مگر تم کو اُسکی رغبت دلائی اور کوئی قبیح خصلت نہ چھوڑی مگر تم کو اس سے ڈرا دیا۔ (منجملہ اُن کے یہ ہے جو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تم میں سے جب اپنی بی بی کے پاس جانا چاہیئے۔ یعنی صحبت کرنے لگے تو پڑھ لے بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی اللہ کا نام لیتا ہوں اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا رکھ اور جو اولاد وغیرہ اس صحبت سے) تو ہمیں روزی کرے۔ اُس سے شیطان کو دُور رکھ جب یہ پڑھلیگا۔ تو اگر اس صحبت میں اسکے لئے

اولاد مقدر ہوگی تو اسکو شیطان کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

فائدہ یعنی اگر اس صحبت سے حمل قرار پائے گا۔ تو جو بچہ پیدا ہوگا اُسکو شیطان ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ اور ضرر سے مراد یہ ہے کہ اُس کو دین سے گمراہ نہ کر سکے گا۔ یا یہ مراد ہے کہ اس جماع میں شیطان مرد کے ساتھ شریک نہ ہوگا۔ چنانچہ مجاہدؒ سے مروی ہے کہ جو شخص جماع کرتا ہے اور اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان اس کے ذکر کیساتھ اپنا ذکر لپیٹ کر اس کیساتھ جماع کرتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور اُس سے دُعا کرنا اور اُسکو یاد رکھنا حتیٰ کہ ایسی لذت کی حالتوں میں بھی مستحب ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شیطان ہر وقت ابن آدم کے ساتھ لازم رہتا ہے۔ اور اس سے ہٹتا نہیں۔ مگر جس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اکثر علماء کے نزدیک اس ذکر کا محل یہ ہے۔ کہ جب جماع کا ارادہ کرے ننگا ہونے سے پہلے اور بعض علماء مطلقاً جائز رکھتے ہیں۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فتح الباری اور قبل اس کے خاوند کے لئے مستحب ہے کہ جب زفاف کی رات میں بی بی اُسکے پاس لائی جائے چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ یعنی بسم اللہ پڑھے۔ اور اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر کہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کے لئے اُس کے ساتھ والے میں برکت کرے یعنی تو مجھے مبارک رہا برکت ہو اور میں تجھے مبارک ہوں اور اُسکے ساتھ وہ دعا بھی پڑھے جو سنن ابو داؤد وغیرہ میں عمرو بن شعیب سے آئی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ جب کوئی تم میں کسی عورت کو بیاہ لاوے یا کوئی غلام خادم خریدے تو چاہیئے کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ۔ یعنی اے اللہ میں تجھ سے اس عورت یا اُس خادم کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اور جس خصلت پر تو نے اسکو پیدا کیا ہے اُس کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی بدی سے اور اُس فطرت کی بدی سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے۔

اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے موقوف روایت آئی ہے کہ جب انزال ہو تو کہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطٰنِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا

یعنی یا اللہ جو کچھ تو مجھے روزی دے اُس میں شیطان کیلئے حصّہ نہ کیجو۔ مراد یہ کہ اگر اس صحبت سے کوئی اولاد نصیب ہو تو یا اللہ اسے صالح دیندار بنا دیو۔ بدوضع بدکار شیطان کا یار نہ ہو۔

فائدہ امام نووی نے کتاب الاذکار میں اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا ہے یہ دعا اور ایسے ہی پاخانے میں داخل ہونے کے وقت اگر پہلے اس وقت کا ذکر بھول جاوے تو دل میں کہے زبان نہ ہلے کہ ایسے حال میں اللہ کا ذکر زبان سے نہ چاہیئے۔ واللہ اعلم

(۱) فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ نور میں اے مسلمانو! چاہیئے کہ تم سے اذن مانگیں وہ لوگ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہیں یعنی لونڈی غلام اور ایسے بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے احتلام کے وقت کو نہیں پہنچے۔ تین مرتبہ۔ (۱) فجر کی نماز سے پہلے۔ اور (۲) جب تم دوپہر کے وقت اپنے کپڑے اُتار بیٹھو۔ اور (۳) عشا کی نماز کے (یہ) تین (وقت) تمہارے سترے پردے کے وقت ہیں ان تینوں وقتوں کے بعد تم پر گناہ نہیں اور نہ اُن پر (اگر بے اجازت سے آجاویں اسلئے کہ بعض تمہارے بعض پر گشت کرنے والے ہیں۔ کام کاج کے لئے آنا جانا پڑتا ہے) اسیطرح اللہ تمہارے لئے آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور جب تم میں کے بچے بالغ ہو جاویں۔ احتلام کی عمر کو پہنچ جاویں۔ تو چاہیئے۔ اب یہ بھی اذن لیا کریں جیسے ان سے پہلے (یعنی بڑے بالغ) اذن لیا کرتے تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے۔ تمہارے لئے اپنی آیتیں اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور عورتوں میں سے جو بیٹھ چکی ہوں جو نکاح کی توقع نہ رکھتی ہوں اُن پر گناہ نہیں۔ اگر اپنے کپڑے (اوپر کی چادریں) اتار دیں۔ اس حال میں کہ زینت نہ دکھاتی پھریں۔ اور باوجود اس کے بھی اُن کا بچاؤ کرنا اُن کے حق میں بہتر ہے اور اللہ (سب باتوں کو) سنتا (سب حالات کو) جانتا ہے ۔

فائدہ ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے قرابت والوں کے اذن لینے کا حکم اور بلا اذن داخل ہونے کا وقت فرمایا اور اسی سورت میں پہلے جو آیتیں آئی ہیں جن کا ترجمہ اس سے پہلے وعظ میں گذرا اُن میں اجنبیوں کے اذن لینے کا حکم تھا۔ ان آیتوں میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تمہارے لونڈی غلام اور چھوٹے بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے

اور احتلام آنے کی عمر کو نہیں پہنچے۔ تین حالتوں میں بلا اجازت لئے بیخبر تم پر نہ آ داخل ہوں بلکہ اذن لے کر آیا کریں ایک صبح کی نماز سے پہلے۔ کیونکہ اُس وقت لوگ اپنے بستر پر لیٹے ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس وقت کسی ایسے حال پر ہوں جس پر کسی بشر کا دیکھنا جھانکنا گوارا نہ ہو دوسرا جس وقت دوپہر کو قیلولہ کے لئے کپڑے اُتار رکھتے ہو۔ اس لئے کہ اس وقت بھی کبھی انسان اپنے اہل کیساتھ لیٹ رہتا ہے۔ تیسرا عشا کی نماز کے بعد کہ وہ سونیکا وقت ہے اسی لئے فرمایا کہ یہ تینوں تمہارے پردہ اور شرم کی حالتیں ہیں۔ ان تینوں وقتوں کے سوا اگر وہ بلا اطلاع آجاویں۔ تو نہ تم پر گناہ ہے کہ تم نے ایسے وقت آنے پر اُن کو قدرت دی اور نہ اُنپر گناہ ہے۔ کہ ان حالات ثلاثہ کے سوا وہ کوئی بات دیکھ لیں۔ کیونکہ ایسے وقت میں اللہ تعالی کی طرف سے اُن کے آنیکی اجازت ہے اور وہ خدمت وغیرہ کام کاج کیلئے تم پر گھومنے والے پھیرا کرنیوالے ہیں اور کثرت سے آنے جانے والوں کیلئے ایسی بات برداشت کر لی جاتی ہے جو اُن کے غیر کے واسطے نہیں برداشت کی جا سکتی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلی کے جھوٹے کے نجس ہونیکے بارہ میں فرمایا۔ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ (رَوَاهُ الْإِمَامُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَهْلُ السُّنَنِ) یعنی وہ ناپاک نہیں۔ اس لئے کہ وہ شب و روز تم پر گھومنے والوں سے ہے اور چونکہ یہ آیت محکم تھی کسی چیز سے منسوخ نہیں ہوئی تھی اور لوگوں کا اس پر عمل بہت کم تھا اس لئے لوگوں کی اس بے اعتنائی پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انکار کیا چنانچہ ابن ابی حاتم نے باسناد سعید بن جبیر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا تَرَكَ النَّاسُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ فَلَمْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ[1] یعنی لوگوں نے تین آیات کو چھوڑ دیا۔ اُن پر عمل نہ کیا ایک یہی آیت ذکر کی۔

دوسری سورہ نساء کی آیت وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى آخر آیت تک یعنی جب تقسیم میراث کے وقت رشتہ دار یتیم مسکین آجاویں تو انکو کچھ کھلا پلا دو اور عذر کر دو تیسری سورۂ حجرات کی آیت اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنی اللہ تعالی کے نزدیک تم میں زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ اور لوگ کہتے ہیں اِنَّ اَكْرَمَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَعْظَمُهُمْ بَيْتًا یعنی زیادہ

[1] یہ لفظ ابن جریج نے عطاء کے واسطہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا (تفسیر ابن کثیر جلد ۶ صفحہ)

معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جس کا بڑا گھر ہو یا اونچے خاندان سے ہو اور سنن ابی داؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ کہ اکثر لوگ اذن لینے کی آیت پر ایمان نہیں لائے اور میں تو اپنی اس لونڈی کو حکم دیتا ہوں کہ اذن لیکر میرے پاس آیا کرے مقاتل بن حیان نے کہا ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ایک انصاری مرد اور اُنکی بی بی اسماء بنت مرشدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا تو لوگ بلا اجازت آنے لگے تو اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا بُرا دستور ہے کہ بعض اوقات بی بی خاوند ایک کپڑے میں ہوتے ہیں تو انکا غلام اس حالت میں بے اجازت اندر آجاتا ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ آخر آیت تک) اور اس کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے نابالغ لڑکوں کو حکم فرما دیا کہ چھوٹے بچے تو غلاموں کیطرح ان تینوں وقتوں کے سوا بے اجازت آجایا کریں لیکن جب بالغ ہو جائیں۔ تو مردوں کیطرح کسی وقت بھی بلا اجازت نہ آیا کریں پھر اسکے بعد ان عورتوں کا حکم فرمایا۔ جن کو بڑھاپے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہے نکاح کی ان کو خواہش نہیں رہی اگر وہ برقعہ چادر اتار رکھیں بشرطیکہ گاڑھی اوڑھنی سر پر اوڑھے ہوں تو مضائقہ نہیں اور بناؤ سنگھار کرکے زینت دکھلاتے پھرنا ان کو بھی جائز نہیں۔ اور باوجود اس رخصت کے بھی اگر احتیاط کریں چادر برقعہ نہ اتاریں تو بہتر ہے۔ (خلاصہ تفسیر ابن کثیرؒ)

نظم

اے نفس گر بدیدۂ تحقیق بنگری
درویشی اختیار کنی بر توانگری

اے بادشاہ وقت چو وقتت فرا رسد
تو نیز با گدائے محلت برابری

گر پنج نوبتت بہ در قصر مے زنند
نوبت بدیگرے بگذاری و بگذری

آہستہ رو کہ بر سر بسیار مردم است
این جرم خاک را کہ تو امروز بر سری

آبستنے کہ این ہمہ فرزند زاد و کشت
دیگر کہ چشم دارد ازو مہر مادری

مردی گمان مبر کہ بسر پنجہ است و زور
با نفس اگر بر آئی دانم کہ شاطری

با شیر مرد بیت سگ ابلیس صید کرد
اے بے ہنر بمیر کہ از گربہ کمتری

ہش دار تا بنیغ مذلت بیرون نفس
ور ورطۂ کہ سود ندارد شناوری

سر در سر ہوا و ہوس کردہ و باز — در کار آخرت کنی اندیشہ سرسری

دنیا بدین خریدنت از بے بصارتی است — اے بد معاملت بہمہ ہیچ مے خری

تا جانِ معرفت نکند زندہ ات بہ شخص — نزدیک عارفاں تو چو حیواں محقّری

اے مرغ پائے بستہ بدام ہوائے نفس — کے بر ہوائے عالم روحانیاں پری

باز سفید روضۂ انسی چہ فائدہ — کاندر طلب چو بالِ بریدہ کبوتری

راہے بسوئے عاقبت خیر مے رود — راہے بسوئے ہاویہ اکنوں مخیّری

گوشت حدیث می شنود ہوش بیخبر — در حلقہ بصورت و چوں حلقہ بر دری

علم آدمیت است و جوانمردی و ادب — ورنہ ددی بصورت انسان مصوّری

ہر علم را کہ کار نہ بندی چہ فائدہ — چشم از برائے آں بود آخر کہ بنگری

مرداں بسعی و رنج بجائے رسیدہ اند — تو بے ہنر کجا رسی از نفس پروری

ترک ہوا است وادی دریائے معرفت — عارف بذات شو نہ بدلق قلندری

در کم ز خویشتن بحقارت نظر مکن — گر بہتری بمال بہ گوہر برابری

عمرے کہ می رود بہمہ حال جہد کن — تا در رضائے خالق بیچوں بسر بری

مرگ از نہنگ اژدہائے دماں ست ہیچ ہیچ — لیکن چہ غم ترا کہ بخواب خوش اندری

فارغ نشستہ بفراخی و کام دل — بارے ز تنگنائے لحد یاد ناوری

فرزند بندہ ایست خدا را غمش مخور — تو کیستی کہ بہ ز خدا بندہ پروری

گر مقبل است گنج سعادت برائے اوست — ور مدبر است رنج زیادت چہ می بری

پیش از من و تو بر رخ جانہا کشیدہ اند — طغرائے نیک بختی و نیل بداختری

آنرا کہ طوق مقبلی اندر ازل خدائے — روزی نہ کرد۔ چوں نکند غل مدبری

زنہار پند من پدرانہ است گوش دار

بیگانگی مورز کہ در دیں ..... برابری

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۱۶ کے ساتھ لکھا گیا۔

ماہ رجب المرجب کے پہلے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر ۳۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَعَدَ مَنْ اَطَاعَهٗ بِدَارِ السَّلَامِ ۝ وَقَبِلَ مَنْ عَصَاهُ
اِذَا تَابَ عَنِ ارْتِکَابِ الْاٰثَامِ ۝ وَاسْتَجَابَ لِمَنْ دَعَاهُ وَقَدْ تَوَکَّلَ عَلَیْهِ فِیْ
اِنْجَازِ الْمَرَامِ ۝ وَثَبَّتَ کَلِمَةَ الْاِیْمَانِ فِیْ قُلُوْبِ ذَوِی الْاِیْقَانِ وَالْاِسْلَامِ ۝ وَاَضَلَّ
عُقُوْلَ الْکَافِرِیْنَ ۝ وَاَعْمٰی بَصَائِرَ الْمُنَافِقِیْنَ ۝ وَاَضْعَفَ یَقِیْنَ الْمُدَّعِیْنَ ۝
وَاَوْهٰی نُفُوْسَ الْعَاصِیْنَ ۝ فَسُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ عَظِیْمٍ لَا یُمَاثَلُ وَلَا یُتَنَاهٰی ۝
جَلَّ رَبُّنَا وَعَزَّ مَلِکًا وَتَعَالٰی اِلٰهُنَا ۝ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰی نِعَمٍ لَا تَتَنَاهٰی
وَاَشْکُرُهٗ شُکْرَ مَنْ عَرَفَ نِعْمَتَهٗ فَرَعَاهَا ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
۝ لَا شَرِیْکَ لَهٗ شَهَادَةَ مَنْ عَرَفَ مَعْنَاهَا وَعَمِلَ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا بِمُقْتَضَاهَا
وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ خَیْرُ الْخَلِیْقَةِ وَاَزْکَاهَا ۝
وَاَبَرُّهَا وَاَتْقَاهَا نَبِیٌّ خَصَّهُ اللّٰهُ بِاَسْمَحِ الشَّرَائِعِ وَاَسْنَاهَا ۝ وَاَوْضَحِهَا
وَاَجْلَاهَا ۝ فَمَهَّدَ قَوَاعِدَ الْمِلَّةِ وَاَرْسَاهَا ۝ وَاَشَادَ مَنَارَ الْاِسْلَامِ وَاَعْلَاهَا
وَاَمَاطَ ظُلَمَ الشِّرْکِ وَمَحَاهَا ۝ وَتَرَکَ اُمَّتَهٗ عَلَی الْمَحَجَّةِ الْبَیْضَاءِ لَیْلُهَا کَنَهَارِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ
عَضُّوْا عَلٰی سُنَّتِهٖ بِالنَّوَاجِذِ وَتَمَسَّکُوْا بِعُرَاهَا ۝ اَمَّا بَعْدُ فَیَا اَیُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰی وَاَطِیْعُوْا وَاَطِیْعُوْهُ عِبَادَ اللّٰهِ سَبَقَ الصّٰلِحُوْنَ اِلَی الطَّاعَاتِ
وَاَنْتُمْ مُتَخَلِّفُوْنَ ۝ وَفَازُوْا بِالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ وَاَنْتُمْ لَاهُوْنَ ۝ اَزَهِدْتُمْ فِیْمَا
رَغِبُوْا فِیْهِ اَمْ بِالْبَطَالَةِ فِیْهِ تَطْمَعُوْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ
اَنْ نَّجْعَلَهُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ
مَا یَحْکُمُوْنَ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ زُمُّوا النُّفُوْسَ عَنِ الْمَعَاصِیْ قَبْلَ اَنْ تُوْرِدَهَا رَدَاهَا
وَاَلْجِمُوْهَا بِلِجَامِ التَّقْوٰی عَنْ تَعَدِّیْهَا وَطَغْوَاهَا ۝ وَجَاهِدُوْهَا عَلَی الْاَعْمَالِ

الصالحة لتفوزوا بسلامتهما وانجاهما ○ فليس لها والله من دنياها الا قدمت
يداها ○ وتعلموا ما علم النبي عليه الصلوٰة والسلام ○ من اذكار
اليقظة والمنام ○ فروى ابن السني في كتابه عن زيد بن ارقم رضي الله
تعالى عنه قال شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ارقا اصابني
فقال قل اللهم غارت النجوم ○ وهدأت العيون ○ وانت حي قيوم ○
لا تاخذك سنة ولا نوم ○ يا حي يا قيوم اهدئ ليلي وانم عيني ○
فاذهب الله عز وجل عني ما كنت اجد وفي رواية جاء رجل الى النبي
صلى الله عليه وسلم فشكى انه يفزع في منامه فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اويت الى فراشك فقل اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه
ومن شر عباده ومن همزات الشياطين واعوذ بك رب ان يحضرون فقالها فذهب عنه
وفي الصحيحين عن ابي قتادة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان فمن راى شيئا يكرهه
فلينفث عن شماله ثلاثا وليتعوذ من الشيطان فانها لا تضره وفي صحيح مسلم
عن جابر رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا راى احدكم
الرؤيا يكرهها فليبصق عن يساره ثلاثا وليستعذ بالله من الشيطان ثلاثا و
ليتحول عن جنبه الذي كان عليه وفي كتاب ابن السني قال اذا راى احدكم
رؤيا يكرهها فليتفل ثلاث مرات ثم ليقل اللهم اني اعوذ بك من عمل
الشيطان وسيئات الاحلام فانها لا تكون شيئا وفي كتاب ابن السني ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال لمن قال له رايت رؤيا خيرا رايت وخيرا
تكون وفي رواية خيرا تلقاه وشرا توقاه خيرا لنا وشرا لاعدائنا اعوذ
بالله من الشيطن الرجيم ○ واما ينزغنك من الشيطن نزغ فاستعذ بالله
انه سميع عليم ○ ان الذين اتقوا اذا مسهم طيف من الشيطن تذكروا
فاذا هم مبصرون ○ واخوانهم يمدونهم في الغي ثم لا يقصرون ○

لہ وسکہ کتاب الاذکار صفحہ سکہ کتاب الاذکار صفحہ وصفحہ وشہ وسکہ کتاب الاذکار صفحہ

بَارَکَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

وعظ نمبر (۱۳) رات کو نیند نہ آنے اور خواب دیکھنے کے اذکار کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالےٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ ہر ہر وقت میں جو جو عمل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول اور ثابت ہے اُسکی پیروی کریں۔ آمین ثم آمین۔

اَمَّا بَعْد۔ اے اللہ کے بندو۔ صالحین اور نیک لوگ تو طاعات اور اللہ کی عبادت کی طرف سبقت لے گئے اور تم پیچھے رہ گئے ہو۔ اتم اعمال صالحہ کچھ نہیں کرتے یا بہت کم کرتے ہو۔ اور وہ صالحین تو ہمیشہ کی نعمت سے سرفراز ہوگئے اور تم لہو و لعب میں لگے ہوئے ہو کیا جس چیز کی انہوں نے رغبت کی جس نعمت کے حاصل کرنے کی اُنہوں نے کوشش کی تم اس سے بے رغبت ہو۔ اس کی پرواہ نہیں کرتے یا بیکار رہ کر اس کے پالینے کی اُمید رکھے بیٹھے ہو۔ (فرمایا اللہ تعالےٰ نے) کیا جو لوگ برائیوں اور گناہوں کو بے دھڑک کرتے جارہے ہیں ان کا یہ گمان ہے کہ ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کردیں گے۔ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے کہ اُن کا جینا مرنا برابر ہوگا بہت بُرا ہے جو حکم وہ لگاتے ہیں۔

فائدہ یعنی ان کا یہ گمان غلط ہے اور ان کا خیال باطل ہے۔ جو ہمارے متعلق انہوں نے باندھ رکھا ہے۔ کیا بھلا ہم دنیا اور آخرت میں بدکاروں کو نیکوں کی طرح کردینگے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس طرح یہ بات غیر ممکن ہے کہ کانٹوں کے درخت سے انگور چنے جاویں اسی طرح یہ ممکن نہیں کہ بدکار نیکوں کے مرتبہ میں پہنچ جاویں اے اللہ کے بندو اپنے نفس کی مہار کھینچ رکھو پہلے اس سے کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالدو اور اُسکو تقوےٰ کی لگام دے کر سرکشی اور حد سے تجاوز کرنے سے روک رکھو اور اعمال صالح کے بجالانے کیلئے کوشش کرتے رہو تاکہ اپنے نفس کی نجات اور سلامتی سے کامیاب ہوجاؤ پس نفس کے لئے تمام دنیا سے کارآمد وہی ہوگا۔ جو نیک اعمال کرکے اُس نے آگے بھیجے ہیں اور سیکھو اور سیکھ کر عمل کرو۔ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیداری اور نیند کے ذکروں سے تعلیم کیا ہے

ابن سنی کی کتاب عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ مجھے بے خوابی کا عارضہ ہو گیا ہے (رات کو نیند نہیں آتی -) آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کر - اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ - معنی اس دعا کے یہ ہیں - کہ اے اللہ ستارے نیچے نیچے چلے گئے - ڈوبنے کو ہو گئے اور لوگوں کی) آنکھیں آرام میں ہو گئیں - نیند آ گئی لوگ سو گئے اور تو زندہ ہے - سب کا تھامنے والا تجھے نہ اونگھ آوے نہ نیند اے زندہ سب کو تھامنے والے میری رات آرام کی کر اور میری آنکھ سلا دے (زید بن ارقم کہتے ہیں اس دعا کے پڑھنے سے اللہ تعالے نے میری وہ تکلیف دور کر دی جو میں پاتا تھا - اور ابن سنی کی ایک روایت میں ہے - کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میں سوتے ہوئے ڈر اٹھتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بستر پر ٹھکانا کرے تو یہ دعا پڑھ لیا کر - اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ معنے اس دعا کے یہ ہیں :- میں اللہ کے کلموں کی پناہ لیتا ہوں جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں اسکے غضب سے اور اسکے بندوں کی شرارت سے اور شیطان کی چھیڑ چھاڑ سے اور اس سے کہ شیطان میرے پاس حاضر ہوں - تو اس شخص نے اسکو کہا تو اس کی شکایت جاتی رہی +

صحیحین میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے - اور برا خواب شیطان کی طرف سے پس جو کوئی خواب میں ایسی بات دیکھے جو اسے ناخوش آوے تو چاہیے بائیں طرف منہ کر کے تین بار تھو تھو کرے - اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اب یہ خواب اسکو ضرر نہ کریگا - اور صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

۱؎ حدیث کا لفظ (فَلْيَنْفُثْ) اور نفث کے معنے ہیں ایسی طرح منہ سے ہوا نکالنی جیسے کوئی تھوکتا ہے مگر تھوک اس کے ساتھ نہ ہو - اس کا ترجمہ کیا گیا ہے - "تھو تھو کرے" ابو محمد عفی عنہ

وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جو اس کو ناخوش کرتا ہے۔ تو چاہیئے تین بار بائیں جانب تھو تھو کرے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ لے اور جس کروٹ پر پہلے سویا ہوا تھا وہ بدل لے ؛

اور ابن سُنّی کی کتاب میں ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی برا خواب دیکھے تو تین بار تھو تھو کرے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ وَ سَیِّاٰتِ الْاَحْلَامِ (معنی اس دعا کے یہ ہیں کہ اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان کے عمل سے اور برے خوابوں سے کیونکہ اس پڑھ لینے کی برکت سے کچھ خرابی نہ ہوگی ؛

اور نیز کتاب ابن السنی میں ہے۔ کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ میں نے ایک خواب دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا۔ خَیْرًا رَاَیْتَ وَخَیْرًا یَکُوْنُ یعنی تو نے نیک خواب دیکھا ہے اور اسکا بہتر انجام ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا خَیْرًا تَلْقَاهُ وَشَرًّا تُوْقَاهُ خَیْرًا لَّنَا وَشَرًّا لِاَعْدَآئِنَا۔ یعنی بھلائی سے تو ملے گا۔ اور برائی سے بچایا جاوے گا۔ ہملے (مسلمانوں) کے حق میں بہتری ہو اور ہمارے دشمنوں (کفار) کے حق میں برائی ہو ؛

فائدہ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے جسکو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اچھا خواب دیکھے جس کو وہ دوست رکھتا ہے۔ (پسند کرتا ہے) تو وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے لہذا اس پر اللہ تعالےٰ کا شکر کرے اور (دوستوں کو) بتلاوے اور ایک روایت ہے دوست کے سوا کسی کو نہ بتلاوے اور جو اسکے سوا ایسا خواب دیکھے جسکو پسند نہیں کرتا تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس اسکی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی سے نہ کہے اسکو کچھ ضرر نہ ہوگا لہذا مستحب ہے کہ اچھے خواب پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اور تعبیر اس کی ایسے نیک مرد عالم سے پوچھے جو اسکا خیر خواہ ہے۔ ہر کہ دمہ سے ذکر نہ کرے اور ڈر کا خواب ہے تو سمجھے یہ شیطان کی حرکت ہے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بھی ذکر نہ کرے اور اسکو دل سے بھلا دے اور جس سے تعبیر پوچھی جاوے اسکو مستحب ہے۔ کہ اچھی فال لیوے اور اگر اچھا خواب ہے ؛ تو خواب دیکھنے والے کو

اہل اسلام کے حق میں بہتری کی فال بتلاوے اور اگر ڈر کی بات ہے تو دیکھنے والے کے دشمنوں اور اسلام کے دشمنوں کے حق میں برائی کا تصور کرے اور وہ الفاظ کہے جو اوپر کی حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں اور دیکھنے والیکا دل خوش کرے اسکو مغموم نہ بنادے فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ اعراف میں اگر شرارت پہنچے تجھ کو شیطان کیطرف سے کسی قسم کی شرارت تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ لے بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے بیشک جنہوں نے تقوے کیا جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی خیال آکر مس کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اور اللہ تعالیٰ کے وعید کو یاد کر لیتے ہیں تو ناگاہ وہ بصیرت والے ہوتے ہیں جس خواب غفلت میں پڑے تھے اس سے ہوش میں آجاتے ہیں ۔ اور انکے شیطانوں کے بھائی جو ہیں اُن کو شیطان گمراہی میں کھینچ تان کرلے جاتے ہیں پھر کوتاہی نہیں کرتے ۔

فائدہ اگرچہ سیاق اس آیت کا تو غصہ غضب کے بارہ میں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس سے پہلی آیت میں فرمایا ہے۔ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ یعنی معافی کو اختیار کرو۔ اگر کوئی بداخلاقی سے پیش آوے تو اس سے درگذر کرو اور نیک کام کا حکم کرتے رہو اور جاہلوں بے تمیزوں سے اعراض کرو انکی جہالت اور نادانی کی بات سے ملال نہ رکھو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا اگر شیطان کی طرف سے کوئی چھیڑ پہنچے شیطان غصہ دلادے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ لو۔ لیکن چونکہ لفظ عام ہے اسواسطے شیطان کی ہر قسم کی چھیڑ اس میں داخل ہے۔ اگرچہ خواب میں ہی چھیڑ شرارت کرے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ لینی چاہیئے۔ جیسے اوپر حدیثیں مذکور ہو چکی ہیں ۔ کہ برُے خواب شیطان کیطرف سے ہوتے ہیں اسلئے اُسوقت مسنون یہی ہے کہ بائیں جانب تین بار تھتکار دے اور اعوذ پڑھ کر کروٹ بدل کر سو جاوے اور اللہ تعالےٰ نے امر استعاذہ کے بعد فرمایا اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یعنی اللہ تعالےٰ تمہارے مونہوں کے الفاظ کو سنتا ہے اور دلوں کے خیالات کو جانتا ہے۔ تو اس میں اشارہ ہے کہ جو ذکر انسان زبان سے کرے دل میں اس کے مضمون کو تصور کرے تاکہ پورا فائدہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ جسطرح ہمارے اقوال کو سنتا ہے۔ اسیطرح دل کے خیالات کو بھی جانتا ہے پس جب دل اللہ کی یاد سے غافل ہوا تو ذکر کا کامل فائدہ نہ ہوگا۔ پھر فرمایا جو متقی لوگ ہیں جب انکو شیطانی خیال

آوے تو یادِ الٰہی کر کے اُس ظلمانی خیال سے روشنی میں آجاتے ہیں اور جو شیطان کے بھائی ہیں یعنی گناہ کے کاموں میں اللہ تعالیٰ کا مال بیجا خرچ کرتے ہیں (دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط یعنی فضول بیجا مال خرچ کرنیوالے شیطانوں کے بھائی ہیں تو شیطان گمراہی میں اُن کی مدد کرتے ہیں۔ گناہوں پہ اُن کا دل بڑھانے میں دلیری دیتے ہیں پھر نہ وہ شیطان گمراہ کرنے میں کمی کرتے ہیں۔ نہ شیطان کے بھائی کوتاہی کرتے ہیں وہ گناہ کا حکم کئے جاتے ہیں یہ اُنکا کہنا مانے جاتے ہیں

نظم

دلا لازم ہے ہردم اپنے خالق کی ثنا تجھ کو — کہ جسنے نعمتیں اپنی ہزاروں کیں عطا تجھ کو
کیا کرتا رہا تو اُس کی نافرمانیاں ہردم — وہ اپنی نعمتوں سے پرورش کرتا گیا تجھ کو
گذاری زندگی لہو و لعب میں تو نے اے غافل — نہ آئی ایک ساعت بھی حیا اے بے وفا تجھ کو
خدا کو چھوڑ کر پھرتا ہے تو جو در بدر مارا — پڑی ہے یا کہ دیوانہ بنا کیا ہو گیا تجھ کو
یہاں تو دوڑتا پھرتا ہے بیجا کے کاموں میں — قیامت میں ملیگی اس شرارت کی سزا تجھ کو
خدا کی بندگی میں آج کر چالاکی و چستی — کہ اِکدن ناگہاں دنیا سے ہونا ہے جدا تجھ کو
اگر جرم و خطا کاری کی بیماری سے عاری ہے — پیا کر شربت توبہ خدا دیگا شفا تجھ کو
اگر ہے آرزو اس کی کہ ناقص سے بنے کامل — تو کر لے نفس کو کشتہ یہی ہے کیمیا تجھ کو
جہاں تک ہو سکے مضبوط کر توحید سنّت کو — مسلمانی کی بیخ اصلی ہے وہی میں نے بتا تجھ کو
چلے گا تو اگر شادی غمی میں راہ سنّت کی — خدا سے بخشوا دینگے محمّد مصطفےٰ تجھ کو
مخالف ہے جو سنّت کا نہ ہونا معتقد اُسکا — کہ دیگا ایک دن دام ضلالت میں پھنسا تجھ کو
اُسی کو جان و دل سے تو بنا اُستاد پیر اپنا — ملے جس سے طریق مصطفےٰ راہ ہدیٰ تجھ کو
دلا نا آشنایان خدا کی آشنائی نے — خدا کی آشنائی سے کیا نا آشنا تجھ کو
پڑھیں اکثر کتابیں درسی وعظیں بہت لیکن — ابھی تک کچھ اثر اُسکا نہیں دل میں ہوا تجھ کو

تعوّذ پڑھ زبان و دل سے گر شیطاں تجھے چھیڑے
بجز فضل الٰہی کے نہیں ہے آسرا تجھ کو

تیسری سہ ماہی کیلئے خطبہ ثانیہ۔ جو ماہ رمضان کے آخری جمعہ تک ہر خطبہ اولیٰ کیساتھ پڑھا جاوے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَكْرَمَنَا بِمُحَمَّدٍ صَفْوَتِهٖ ○ وَجَعَلَنَا مِنْ اَتْبَاعِ مِلَّتِهٖ وَنَسْاَلُهُ الْمَزِيْدَ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِیْ رُبُوْبِيَّتِهٖ وَاُلُوْهِيَّتِهٖ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُؤَيَّدُ بِعِصْمَتِهٖ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ اَيَّدْتَهٗ بِنُصْرَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ ، فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِیْ اَوَّلًا بِتَقْوَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَالثَّبَاتِ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْمُحْدَثَاتِ وَالْبِدْعَاتِ ○ وَاَنْ تُكْثِرُوا الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰی سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ ○ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ فِیْ كِتَابِهِ الْكَرِيْمِ اٰمِرًا وَّتَعْلِيْمًا ○ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ نَقُوْلُ امْتِثَالًا لِاَمْرِهٖ جَلَّ جَلَالُهٗ تَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ وَصَلِّ عَلٰی جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ ○ خُصُوْصًا عَلٰٓی اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ بِالتَّحْقِيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ ○ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ○ وَعَلٰی مُزَيِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ ○ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ○ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی كَامِلِ الْحَيَآءِ وَالْاِيْمَانِ ○ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ○ وَعَلٰٓی اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ ○ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ

تعالیٰ عنہ ○ وعلی الامامین الہمامین السعیدین الشہیدین ○ ابی محمد الحسن وابی عبد اللہ الحسین ○ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ○ وعلی امہما سیدۃ النساء ○ فاطمۃ الزہراء ○ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ○ وعلی عمیہ المکرمین بین الناس ○ ابی عمارۃ الحمزۃ وابی الفضل العباس ○ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ○ وعلی الستۃ الباقیۃ من العشرۃ المبشرۃ وسائر المہاجرین والانصار ○ والتابعین الاخیار ○ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات ○ والف بین قلوبہم واصلح ذات بینہم ○ وانصرہم علی عدوک وعدوہم ○ اللہم ایدِ الاسلام والمسلمین ○ بتائید الامام العادل امیر المؤمنین ○ خلد اللہ سلطنتہ وملکہ الی یوم الدین ○ اللہم وفقنا وایاہ لما تحب وترضی ○ واجعل اخرتنا واخرتہ خیرا من الاولی ○ تعالوا عباد اللہ ○ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ○ اذکروا اللہ یذکرکم وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون ○

ماہ رجب الاصم کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

الحمد للہ الذی وفق من عبادہ من اصطفٰہ لخدمتہ ○ وارشد بافضالہ من ارتضاہ لعلی حضرتہ ○ واکرم باحسانہ من اجتباہ لنعیم جنتہ ○ ونور قلوب احبابہ بنور معرفتہ ○ الملک ملکہ والخلق خلقہ یحکم ما یشاء ویفعل ما یرید ○ فقال یایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ہو الغنی الحمید ○ ان یشا یذہبکم ویات

بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ قَسَمَ خَلْقَهٗ اِلٰى قِسْمَيْنِ شَقِيٍّ وَّسَعِيْدٍ ○ وَمَقْبُوْلٍ وَّطَرِيْدٍ
فَلَا مَعَاصِيْهِمْ تَنْقُصُ مُلْكَهٗ وَلَا طَاعَتُهُمْ لَهٗ تَزِيْدُ ○ اَحْمَدُهٗ
سُبْحَانَهٗ حَمْدَ مَنْ رَسَخَ فِيْ قَلْبِهِ التَّوْحِيْدُ ○ وَاَشْكُرُهٗ شُكْرًا اَبْتَغِيْ
بِهٖ مِنْ فَضْلِهِ الْمَزِيْدَ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْقَائِمُ
بِنُصْرَةِ التَّوْحِيْدِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اُولِي الْفَضْلِ الطَّارِفِ وَالتَّلِيْدِ ○ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِّنْ
صَالِحِ الْعَبِيْدِ ○ اَمَّا بَعْدُ - فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَتَدَبَّرُوا
الْقُرْاٰنَ الْمَجِيْدَ ○ فَقَدْ هَدَاكُمْ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَدَلَّكُمْ عَلَى الْاَمْرِ
الرَّشِيْدِ ○ وَاَحْضِرُوْا قُلُوْبَكُمْ عِنْدَ ذِكْرِ الْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ ○ فَوَاللّٰهِ اِنَّ
مَوَاعِظَ الْقُرْاٰنِ لَتُذِيْبُ الْحَدِيْدَ ○ وَلَوْ نَزَلَ عَلَى الصَّخْرِ لَتَصَدَّعَ
وَهُوَ يَمِيْدُ ○ وَلٰكِنَّ الْغَافِلَ عَنْ فَهْمِهٖ بَعِيْدٌ ○ وَتَذَكَّرُوْا كَرْبَ
السِّيَاقِ اِذَا الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ○ وَاِذَا مَرِضَ اَحَدُكُمْ فَعُوْدُوْهُ فَاِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرْضٰى ○ وَفِيْ عِيَادَةِ
الْمَرِيْضِ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ○ كَمَا رَوٰى مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ
الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ ○ وَرَوٰى اَيْضًا [2] عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ - الحديث [3] ○ وَفِيْ سُنَنِ اَبِيْ دَاؤدَ عَنْ اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ

---

۱ مشکوٰۃ ص۱۳۴ ۲ مشکوٰۃ ص۱۳۵ ۳ مشکوٰۃ ص۱۳۴

وَعَادَ لِلسُّلَمِ مُنْتَسِبًا يُوْعَدُ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا وَفِي صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِثَابِتٍ اَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا شُفِيَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُهٗ رواہ ابوداؤد والترمذی۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝

اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

وعظ نمبر ۲۳ قرآن مجید میں تدبر کرنے اور بیمار پرسی کے ثواب کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا کرے (آمین) اَمَّا بَعْدُ اے بندگان خدا اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور قرآن مجید میں غور و تدبر کرو۔ اس لئے کہ قرآن مجید نے تمہیں صراط مستقیم کی طرف راہ دکھائی ہے اور ہر نیک کام کا تمہیں ارشاد کیا ہے اور جہاں (قرآن میں) وعد وعید ثواب عذاب کا ذکر آوے تو اپنے دلوں کو حاضر کرو۔ خوب توجہ سے پڑھو سنو۔ بخدا قرآن مجید کی نصیحتیں تو ایسی ہیں کہ لوہے کو گلادیں اور اگر قرآن مجید سخت پتھروں پر نازل ہوتا تو پتھر پھٹ جاتا اور جھومنے لگتا۔ لیکن غافل ہے کہ اُسکی سمجھ سے دُور پڑا ہے (فائدہ) یعنی قرآن مجید میں تو وہ تاثیر رکھی ہے کہ لوہا بھی اس کی تاثیر سے

نرم ہو کر پگھل جاوے۔ اگر پہاڑ پر نازل ہوتا تو پہاڑ بھی اسکی عظمت کے سامنے دب جاتا اور اس کی ہیبت کے مارے پھٹ جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ حشر میں فرمایا لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ یعنی اگر ہم اس قرآن کو جو تم پر نازل کیا ہے۔ پہاڑ پر نازل کرتے تو تو پہاڑ کو دیکھتا جھکنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے پھٹ جانیوالا اور ان مثالوں کو ہم لوگوں کے لئے اسواسطے بیان کرتے ہیں تو کہ فکر کریں مراد یہ کہ قرآن مجید کی شان تو یہ ہے کہ اس کے وعدوعید سُنکر تمہارے دلوں کو خشوع پیدا ہو۔ اور مارے ہیبت کے پھٹ جاویں اگر تمہاری طرح ہم پہاڑ میں فہم وادراک رکھتے اور اُس پر قرآن نازل کرتے تو پہاڑ اُسکی تعظیم سے دب جاتا۔ اور اللہ کے خوف سے پھٹ جاتا۔ پس اے انسانو! تمہارے لئے کیونکر مناسب ہے کہ تمہارے دل اس سے نرم نہ ہوں اور اُنمیں خشوع نہ پیدا ہو۔ اور اللہ کے خوف سے پھٹ نہ جاویں۔ تمہارے لئے بطریق اولیٰ ایسا ہونا چاہیئے۔ بشرطیکہ اس میں تدبّر اور غور اور فکر کرو۔ اسی لئے فرمایا کہ یہ مثالیں ہم لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں۔ سوچیں پس انسان کو اگر اس سے اثر نہ ہو اس کا سبب یا تو یہ ہے۔ کہ اس نے اسمیں تدبر اور غور نہیں کیا۔ یا اُس کا دل ایسا ہے۔ کہ پتھر سے بدتر ہے اور دل پتھر سے بدتر اس طرح ہوتا ہے کہ غفلت میں پڑا رہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتا ہے اور نافرمانی اور گناہ کا اثر دل پر یہ ہوتا ہے۔ کہ سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے۔ پس اگر اس کے نصیب نیک ہوئے تو بہ استغفار کر لی۔ یا کوئی بڑی نیکی کر لی تو وہ سیاہی دُور ہو جاتی ہے اور دل صیقل ہو کر صاف وشفاف ہو جاتا ہے۔ اور یہ نہ کیا یعنی نہ توبہ کی نہ نیک عمل کیا تو اس سیاہی کی تاثیر سے اور گناہ صادر ہوتا ہے پھر وہ سیاہی بڑھنے لگتی ہے۔ پھر اگر اُسے توبہ اور عمل صالح سے دُور نہ کیا۔ تو اس کے اثر سے اور گناہ ہوتا ہے پھر اسیطرح سیاہی بڑھتے بڑھتے دلکو گھیر لیتی ہے پھر وہ حالت ہو جاتی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے سورہ تطفیف میں اشارہ فرمایا ہے۔ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ یعنی اصل بات یہ ہے کہ اُن کے دلوں پر زنگ جما دیا اُن چیزنے جو کماتے تھے۔ پس جب یہ حالت ہو جاتی ہے تو دل فردہ ہو جاتا ہے

تو اب وہ پتھر سے بدتر ہوتا ہے (یہ مضمون حدیث ترمذی ۔ نسائی ۔ مسند امام احمد وغیرہ کا ہے
اور اے بندگانِ خدا جانکنی کی تکلیفوں کو سوچو ۔ جب پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جاویگی
اور جب کوئی تم میں سے بیمار ہو جاوے تو اسکی بیمار پرسی کرو ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم بیماروں کی عیادت کیا کرتے تھے اور مریضوں کی عیادت میں ان کی خبر پوچھنے میں بہت
بڑا اجر ثابت ہے ۔

پہلی حدیث کا ترجمہ

چنانچہ صحیح مسلم میں ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت آئی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی عیادت کو جاتا ہے تو
ہمیشہ جنت کے باغ میں ہوتا ہے ۔ یہاں تک کہ لوٹ آوے ۔

دوسری حدیث کا ترجمہ

اور نیز صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن (ایک بندہ سے) فرمائیگا اے ابن
آدم میں بیمار ہؤا تھا تو نے میری عیادت نہ کی ۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب
تیری عیادت میں کس طرح کرتا تو تو رب العٰلمین ہے ۔ (تو ہر نقص و عیب سے پاک ہے) اللہ تعالیٰ
فرمائیگا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہؤا تھا تو نے اُس کی عیادت نہیں کی تجھے
خبر نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اُس کے پاس پاتا ۔ (یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے
اس حدیث سے ۔ معلوم ہؤا کہ بیمار کی خبر پوچھنے کے لئے جانا بڑا درجہ ہے ۔ اس سے اللہ
تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ راضی ہوتا ہے ۔

اور سنن ابی داؤد میں انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور ثواب کی نیت سے مسلمان
کی عیادت کو جاوے تو وہ جہنم سے ساٹھ سال کی مسافت کے مقدار دور رکھا جاویگا اس
حدیث سے بھی بیمار پرسی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۔

بیمار کے پاس جا کر دعا کیا کرے

صحیح بخاری میں انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے

شاگرد، ثابت سے کہا کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے ثابت نے کہا کیجئے تو انہوں نے یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَأْسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا یعنی اے اللہ اے لوگوں کے رب دُکھ لیجانے والے تو ہی شفا دے شافی تو ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا دے جو بیماری کو رہنے نہ دے ؛

اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جاوے اور سات مرتبہ وہاں یہ دعا پڑھے تو ضرور اسکو شفا ہو جاویگی۔ ہاں اگر اجل آ چکی ہو تو اسکا کوئی علاج نہیں

وہ دُعا یہ ہے

اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ

یعنی میں اللہ صاحب عظمت سے سوال کرتا ہوں جو عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا دیوے

فائدہ۔ بیمار پرسی کے وقت اور بھی دعائیں حدیث شریف میں آئی ہیں چنانچہ سنن ابی داؤد میں عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بیمار کی عیادت کو جاوے تو چاہیئے یہ دعا کرے ؛

اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ

یعنی اے اللہ اس اپنے بندہ کو شفا دے کہ تیرے لئے کسی دشمن (اسلام) کو مارے یا زخمی کرے تندرست ہو کر فی سبیل اللہ جہاد کرے یا تیرے لئے کسی مسلمان کے جنازہ کیساتھ جاوے

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ ثواب کی نیت سے جنازہ کیساتھ جانا بھی بڑا اجر کا کام ہے اسلئے مسلمان کو لازم ہے کہ اللہ کی رضا جوئی کے لئے جاوے نیت یہی ہو کہ ثواب کی غرض سے جاتا ہوں۔ صرف برادری کے لحاظ کیلئے نہ جاوے کیونکہ حدیث شریف میں لَکَ کا لفظ ہے (یعنی اے اللہ تیری خاطر جاوے) تو ثابت ہوا کہ ناواقف غریب کیساتھ جانا بہت ثواب ہے کہ وہاں اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کے سوا اور کوئی غرض نہیں ہوتی۔ اور سنن ابی داؤد میں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

فرماتے تھے کہ جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اُسکا کوئی بھائی عزیز دوست بیمار ہو تو یہ دعا پڑھے
رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ
فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ
الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ
رب ہمارا وہ ہے جو آسمان میں ہے بہت بلند شان رکھتا ہے) تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان
وزمین جاری وروان ہے۔ جس طرح تیری رکامل) رحمت آسمان میں ہے اُسی طرح
زمین میں بھی اپنی رحمت بھیجدے۔ یعنی آسمان پر تو تیری رحمت ہی رحمت ہے اور زمین
میں رحمت زحمت دونوں ہیں۔ تو اب اے اللہ زمین میں بھی اپنی رحمت کو فراخ کردے
کہ اس بیمار کو بھی اس سے حصہ پہنچے۔ ہمارے چھوٹے بڑے گناہ بخشدے (جن کی شامت
سے مصیبتیں بیماریاں آتی ہیں۔ تو پاک لوگوں کا رب ہے (رب تو سب کا ہے۔ لیکن پاک
لوگوں کو تیری طرف ایک خاص نسبت ہے) اس بیمار پر اپنی رحمت (کے خزانہ میں اسی رحمت
نازل کر اور اپنی شفا میں سے شفا نازل فرما (آپنے فرمایا) جب یہ پڑھے) تو اچھا ہو جاویگا
فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ ہود میں جسدن قیامت آجاویگی تو کوئی شخص کلام نہ کر
سکیگا۔ مگر اللہ کے حکم سے اور لوگوں میں سے ایک گروہ اُس دن شقی بدبخت ہوگا۔ اور ایک
گروہ نیک بخت۔ پس جو لوگ بدبخت ہوں گے وہ تو آگ میں ہونگے اُن کے لئے دوزخ
میں گدھے کی سی باریک اور موٹی آواز ہوگی۔ ہمیشہ اُسی میں ہونگے۔ جبتک آسمان اور زمین رہینگے
مگر تیرا رب جو کچھ چاہے (اُسکو اختیار ہے) بیشک تیرا رب جو کچھ چاہے اُسکو کرنے والا ہے
و لیکن جو لوگ نیک بخت ہوئے یعنی جو انبیاء کے پیرو ہیں وہ جنت میں ہونگے ہمیشہ اسی میں
رہینگے۔ جبتک آسمان و زمین رہیں مگر جو تیرے رب نے چاہا بخشش ہے جو کبھی نہ کاٹی جاویگی
صحیحین میں حدیث آئی ہے کہ موت چتکبرے مینڈھے کی صورت میں لائی جاویگی اور ذبح کردیجاویگی پھر کہا
جاویگا اے اہل جنت والو ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں اور اے دوزخ والو ہمیشہ رہنا ہے موت اب نہیں رہی ذبح کردیگئی ہے

نظم

سوچ غافل کیا ہوئے وے حاکم اہل دول | پاس تھے جن کے ہزاروں اونٹ ہاتھی صطبل
وہ رہی تھیں چیں وچل جنکے ہزاروں پلٹنیں | ہفت کشور کی زمیں رکھتے تھے در زیر عمل

زیر فرماں تھے ہزاروں جن کے لونڈی اور غلام
عطر اور پھولوں سے رکھتے تھے معطر جو دماغ
خوان پر جنکے چُنے جاتے تھے اقسام طعام
جسم نازک پر نہ تھا جن کے مگس کا بھی گذر
جب اجل نے آکے نقارہ بجایا کُوچ کا
بے بس و تنہا پڑے ناچار جا کر گور میں
گوشت اُن کا کھا لیا کیڑوں مکوڑوں نے تمام
ہے اجل سر پر لئے تلوار ننگی ہر گھڑی
ناگہاں اس ہستیٔ فانی سے کرکے انتقال
جب قیامت میں خدا پوچھے گا اے بندۂ مرے
بن نہ آئے گا کسی سے بھی جواب اسبات کا
ہر طرف میدان محشر میں اُٹھے شور و فغاں
تم وہاں رونے کے بدلے کھیلتے ہنستے رہے
خواہش نفس و ہوا کی پیروی میں تیز تھے
تیز تر تلوار سے اور بال سے باریک پُل
سبکو اس سے پار ہونے کا ہوا ارشادِ الٰہ
کوئی مثلِ باد کوئی تیز گھوڑے کی مثال
اور جو یاں بھاگتے ہیں سن کے آوازِ اذان
قصۂ فرہاد و شیریں پہ گریں مثلِ مگس
عیب جو اور طعنہ زن ہیں دین کے احکام میں
حکم شرعی اپنے مطلب کا سنیں تو خیر ہے
جب گھڑی اس پل پہ ایسے لوگ رکھیں گے قدم
ہے گذرنا مثل برق اس پل سے اے مومن اگر

سینکڑوں رشک قمر رکھتے تھے دلبر ہم بغل
بستر گل کے سوا جن کو نہیں آتی تھی کل
گلبدن جو تن میں رکھتے تھے لباس بے بدل
ہر گھڑی سر پر جھلی جاتی تھی اُن کے مورچھل
ساتھ اُن کے کچھ نہ دنیا سے گیا اِلّا عمل
چھوڑ کر شیشہ محل ہیرا محل موتی محل
ہڈیاں جتنی بدن کی تھیں گئیں مٹی میں گل
ایک دن تجھ پہ بھی اُسکا ہاتھ بس جاویگا چل
جائیگا تو بھی وہیں پیش جناب لم یزل
باغ دنیا سے مجھے دکھلاؤ کیا لائے ہو پھل
ہر کسی کا ہوش مارے خوف کے جاوے بچل
حکم ہوئے غافلو۔ دنیا تھا رونیکا محل
خواب غفلت میں رہے یاں تک کہ آپہنچی اجل
اور کرتے تھے ہماری بندگی میں آج کل
پیٹھ پر دوزخ کے رکھیں گے بحکم عزّ وجل
نیک بعضے جائیں گے مانند بجلی کے نکل
کوئی مثل مور گذرے کوئی چوں گام جمل
دوڑ جاتے ہیں جہاں بجتا ہے مردنگ و طبل
جس جگہ ہو وعظ قرآں کا وہاں سے جائیں ٹل
عالموں اور ناصحوں سے ہر گھڑی رکھتے ہیں بل
برخلاف ان کے نکل آیا تو جلتے ہیں مچل
کٹ کے اس پر سے گرینگے جائینگی دوزخ نگل
یاد سے رب کے یہاں غافل نہ رہنا ایک پل

نمبر ۳۳ ماہِ رجب مُضر کے تیسرے جمعہ کا خطبہ اُولیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَہَّلَ لِعِبَادِہٖ طَرِیْقَ الْعِبَادَۃِ وَیَسَّرَ ۝ وَوَفَّاہُمْ
اُجُوْرَ اَعْمَالِہِمْ مِنْ خَزَآئِنِ جُوْدِہِ الَّذِیْ لَا یُحْصَرُ ۝ وَزَکّٰی اَبْدَانَہُمْ
بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مِنْ دَرَنِ السَّیِّئَاتِ وَطَہَّرَ ۝ وَجَلّٰی قُلُوْبَہُمْ بِالتَّدَبُّرِ فِیْ اٰیَاتِہٖ
وَاَنْوَارِ مَعْرِفَتِہٖ وَنَوَّرَ ۝ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلٰی اٰلَآئِہٖ حَمْدَ مُعْتَرِفٍ بِالتَّقْصِیْرِ ۝
وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی نَعْمَآئِہِ الْغِزَارِ بِالتَّبْجِیْلِ وَالتَّوْقِیْرِ ۝ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَہَادَۃَ شَاہِدٍ ہُوَ بِصِحَّۃِ الْاِقْرَارِ ۝ اَرْجُوْ بِہَا
النَّجَاۃَ فِیْ یَوْمٍ تَذْہَلُ فِیْہِ الْعُقُوْلُ وَتَشْخَصُ الْاَبْصَارُ ۝ وَاَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمُخْتَارُ ۝ اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْاَخْیَارِ ۝ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا یُبَلِّغَانِہِمْ مِّنْ
نَّعِیْمِہِمْ نِہَایَۃَ الْاَوْطَارِ ۝ **اَمَّا بَعْدُ** فَیَآ اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی
فِی الْاِعْلَانِ وَالْاِسْرَارِ ۝ فَاِنَّ تَقْوَاہُ ہِیَ الْوِقَایَۃُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ۝ وَعَلَیْکُمْ
بِمَا کَانَ عَلَیْہِ السَّلَفُ الصَّالِحُ وَالصَّفْوَۃُ الْاَخْیَارُ ۝ وَتَدَبَّرُوْا کِتَابَ
رَبِّکُمْ وَسُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَمَا فِیْہِمَا مِنَ الْحِکَمِ وَالْاَسْرَارِ ۝ وَاحْذَرُوا الظُّلْمَ
فَاِنَّ الظُّلْمَ عَارٌ وَّنَارٌ ۝ وَظُلُمَاتٌ عَلٰٓی اَہْلِہٖ یَوْمَ الْاَنْوَارِ ۝ وَاِنَّہٗ یَقْصِمُ
الْاَعْمَارَ ۝ وَیُخَرِّبُ الدِّیَارَ ۝ وَیُعْفِی الْاٰثَارَ ۝ وَیَمْحَقُ بَرَکَۃَ الْاَرْزَاقِ
وَالثِّمَارِ ۝ فَرُبَّ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ تَصْعَدُ اِلَی السَّمَآءِ فَتَخْرِقُ الْحُجُبَ ۝ وَ
تَتَجَاوَزُ الْاَسْتَارَ ۝ صَعِدَتْ مِنْ ذِیْ لَوْعَۃٍ وَّحُرْقَۃٍ وَّدُمُوْعٍ غِزَارٍ ۝
اِلٰی مَلِکٍ عَظِیْمٍ قَادِرٍ قَہَّارٍ ۝ یَنْصُرُ مَنِ اسْتَنْصَرَہٗ وَعَلٰی مُحَارِبِہٖ یَغَارُ ۝
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا یُؤَخِّرُہُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ
فِیْہِ الْاَبْصَارُ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰہَ عِبَادَ اللّٰہِ وَبَادِرُوا الْاَوْبَۃَ وَالْاِسْتِغْفَارَ ۝

وَحُلُّوْا بِالتَّوْبَةِ الصَّادِقَةِ عُقَدَ الْاِصْرَارِ ○ قَبْلَ اَنْ تَنْدَمُوْا كُلَّ النَّدَامَةِ وَتَخْسَرُوْا كُلَّ الْخَسَارِ ○ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ ○ كَمَا عَلَّمَكُمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ اَزْكَى الصَّلَوٰاتِ وَالتَّحِيَّاتِ ○ رُوِيَ[1] عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ الْحَاكِمُ فِيْ بَعْضِ طُرُقِهٖ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - وَعَنْ[2] بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً وَعَنْ[3] عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْاٰةِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ وَجْهَهٗ فِي الْمِرْاٰةِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ فَعَدَلَهٗ وَكَرَّمَ صُوْرَةَ وَجْهِيْ فَحَسَّنَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِّمَّنْ اَفَاقَ لِنَفْسِهٖ وَفَاقَ بِالتَّحَفُّظِ اَبْنَاءَ جِنْسِهٖ ○ وَاسْتَدْرَكَ فِيْ يَوْمِهٖ مَا فَاتَهٗ فِيْ اَمْسِهٖ ○ وَاَعَدَّ عُدَّةً لِّرَمْسِهٖ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

[1] کتاب الاذکار ص۱۳۳ [2] کتاب الاذکار ص۱۳۴ [3] کتاب الاذکار ص۱۳۲

نمبر ۳۳ ظلم سے پرہیز کرنیکے بیان اور بازار جانے اور آئینہ دیکھنے کی دُعا کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سمجھیں اور اُسکے مطابق عمل کریں آمین ثم آمین۔

اما بعد اے اللہ کے بندو! ظاہر میں بھی اور پوشیدگی میں بھی اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ سے ڈرنا ہی دوزخ سے بچاؤ کا سبب ہے۔ اور اس طریقہ کو لازم پکڑو جو سلف صالحین کا مسلک تھا اور جو اللہ تعالےٰ کے پیارے برگزیدہ بندوں کا دستور تھا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں تدبر کرو۔ اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت (حدیث شریف) میں غور فکر کرو۔ اور ان دونوں میں جو حکمتیں اور اسرار ہیں اُن کو سوچو سمجھو اور ظلم سے پرہیز کرو۔ کیونکہ ظلم کا انجام شرمندگی۔ رسوائی اور دوزخ کی آگ میں داخل ہونا ہے اور جس دن صالحین کو نور ملے گا۔ (یعنی قیامت کے دن ظلم کرنیوالوں کو اندھیرے گھیر لیں گے اور ظلم عمروں کو کاٹ دیتا ہے بسنے گھروں کو ویران کر دیتا ہے۔ اور ظالموں کے نشان تک مٹا دیتا ہے۔ اور رزقوں اور پھلوں کی برکت کم کر دیتا ہے اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ مظلوم کی دُعا آسمان پر جاتی ہے۔ اور قبولیت کے راستہ میں جو پردے اور رکاوٹیں ہیں اُنکو پھاڑ کر آگے نکل جاتی ہے اس لئے کہ وہ ایک جلے دل سے سوزش کیساتھ اور بہتے آنسوؤں کے ساتھ نکلتی ہے اور ایسے باعظمت بادشاہ کے حضور میں جاتی ہے جو بڑا دباؤ والا ہے وہ ایسا بادشاہ ہے کہ جو اس سے مدد مانگے اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جو کام اُس نے حرام کئے ہیں اُن کے اِرتکاب پر وہ سخت غیرت مند ہے۔ اور یہ کبھی خیال نہ کرنا کہ اللہ تعالےٰ اس چیز سے بے خبر ہے جو ظالم کر رہے ہیں یہ ہرگز نہیں بات یہ ہے کہ وہ اُن کو مہلت دے رہا ہے۔ اُس دن کے لئے جس دن آنکھیں (مارے ہیبت اور دہشت کھُلی رہ جائیں گی ۔

فائدہ یعنی جب یہ دیکھو کہ ظالم ظلم کر رہے ہیں اور اللہ ان کو فوراً نہیں پکڑتا تو اس سے یہ نہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے ظلم کی خبر نہیں یا ان کو سزا دیئے بغیر چھوڑ دیگا یہ بات ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے ان کے اعمال کو شمار کر رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایک ایسے دن کے لئے مہلت دے رہا ہے۔ جس دن آنکھیں حیرانی اور ہیبت کے مارے پتھرا جائیں گی۔ یعنی قیامت کے دن کیلئے۔ جس میں شدید احوال ہونگے اسدن ان کو ان کئے کی سزا دے گا۔ پس اے اللہ کے بندو جلدی سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگو۔ اور سچی توبہ کیساتھ اصرار کی گرہیں کھول دو اصرار کے معنے ہیں گناہوں پر اڑے رہنا۔ گناہوں پر نادم نہ ہونا۔ اس سے پہلے کہ پوری پوری ندامت میں مبتلا ہو جاؤ۔ (جس ندامت کا کچھ فائدہ نہیں) اور سخت سے سخت ٹوٹا پاؤ۔ اور جسطرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو تعلیم دی ہے۔ اس کے مطابق تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت پر ایسے شفیق۔ رؤف رحیم ہیں ہر ہر وقت کے لئے ایک نہ ایک ذکر فرما دیا۔ چنانچہ سوتے جاگتے پیشاب پاخانے گھر جانے پینے کھانے وغیرہ اوقات کیلئے تو اکثر ذکر پہلے وعظوں میں مذکور ہو چکے ہیں اور چونکہ بازار میں جانا بھی اکثر لوگوں کے لئے ضروریات معاش میں داخل ہے۔ اور بازار ایسی جگہ ہے جو غفلت کا مظنہ ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بازار جانے کیلئے بھی ذکر بتلا دیا چنانچہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ ذکر پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ تو اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ بدیاں اس کی مٹائی جاتی ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کئے جاتے ہیں یہاں تک تو ترمذی کی روایت ہے اور اس حدیث کے بعض طرق میں حاکم کی مستدرک میں یہ زیادت بھی آئی ہے۔ کہ اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے اور معنی اس ذکر کے یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کیلئے ہے

سلطنت اور اسی کے لئے ہے سب تعریف وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا تمام خیر وبھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ کتاب الاذکار میں لکھا ہے۔ کہ اس حدیث کا راوی کہتا ہے۔ کہ میں خراسان میں گیا وہاں قتیبہ بن مسلم سے ملا جو وہاں امیر تھا اس سے میں نے کہا میں تمہارے لئے ایک تحفہ لایا ہوں پھر میں نے اسکو یہ حدیث سنائی اس کے بعد قتیبہ بن مسلم کا دستور تھا کہ سوار ہوکر اپنے خدم وحشم کے ہمراہ بازار میں جاتے اور یہ کلمہ پڑھ کر لوٹ آتے۔

اور بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم جب بازار میں تشریف لے جاتے تو یہ پڑھتے بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً۔ یعنی اللہ کا نام لیکر جاتا ہوں اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو خیر اس میں ہے وہ مانگتا ہوں اور اس بازار کی بدی سے اور جو شر اس میں ہے اس سے پناہ چاہتا ہوں اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ اس میں کوئی گناہ کی قسم کھا بیٹھوں یا کسی ٹوٹے والے سودے میں پھنس جاؤں یعنی جھوٹی قسم کھاؤں جس سے برکت مٹ جائے۔ یا ایسا سودا کروں جسمیں دینی یا دنیاوی خسارہ ہو۔ **فائدہ** صحیح مسلم میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وَاِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ۔ یعنی سوداگرو تم بہت قسم کھانے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ پہلے سودے کو چلا دیتی ہے لیکن بعد میں برکت مٹا دیتی ہے۔ اور صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اَلْحَلْفُ مُنَفِّقَۃٌ لِّلسِّلْعَۃِ مُمْحِقَۃٌ لِّلْبَرَکَۃِ (یعنی) سوگند دکانداری کو رواج دینے والی ہے لیکن برکت کو مٹانے والی ہے۔ اور ابوداود۔ ترمذی۔ نسائی وغیرہ میں روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُہُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَۃِ یعنی اے سوداگروں کے گروہ بیشک تجارت میں کوئی نہ کوئی لغو بات اور قسم سوگند ہو جاتی ہے اس لئے اسکو صدقہ کیساتھ ملایا کرو یعنی سوداگری میں کوئی نہ کوئی دانستہ یا نادانستہ لغو اور فضول کلام ہو جاتی ہے کبھی قسم سوگند منہ سے نکل جاتی ہے

جو وبال لاتی ہے اسلئے صدقہ خیرات کرتے رہا کرو کہ یہ اس کا دفیعہ ہے یہ برکت کا مٹانا تو سچی قسموں کو بھی لازم ہے اور جھوٹی قسم کا وبال اس سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ یعنی تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن نہ اللہ تعالےٰ اُن سے کلام کریگا اور نہ اُن کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ اُن کو (گناہوں سے) پاک کرے گا۔ اور ان کو درد دینے والا سخت عذاب ہوگا۔ ابوذر رضہ نے عرض کیا۔ یا حضرت یہ کون لوگ ہیں جو خیر سے محروم ہوئے اور ٹوٹے میں پڑے آپنے فرمایا (۱) آزار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانیوالا اور (۲) دیکر احسان جتانیوالا اور (۳) جھوٹی قسم کھا کر اپنے سودے کو رواج دینے والا +

عارف محمد عبدری معروف ابن حجاج نے اپنی کتاب مدخل میں لکھا ہے کہ بعض تاجر اس طرح کرتے ہیں کہ خریدار کو رغبت دلانے کیلئے اپنے مال میں وہ صفت بتلاتے ہیں جو اس میں نہیں۔ مثلاً ایک جگہ کی چیز مشہور ہوتی ہے۔ اس کے دام زیادہ ہوتے ہیں لوگ وہاں کی چیز شوق سے لیتے ہیں۔ مثلاً کابل کے انار میرٹھ کے انگور اور اسکی چیز وہاں کی نہیں اور جگہ کی ہے۔ لیکن شکل میں اس سے ملتی ہے تو گاہک کو کہہ دیتے ہیں یہ وہاں کی چیز ہے میں نے خود وہاں سے منگائی ہے یا لیکر آیا ہوں یا یوں کہہ دیتے ہیں کہ اس چیز کا مالک اتنے داموں پر نہیں دیتا تھا۔ میں نے بڑی مشکل سے بڑے لحاظ ملاحظہ سے اتنے میں خریدی ہے ورنہ وہ اور کسی کو اتنے میں کاہیکو دیتا۔ غرض اس قسم کی باتیں سب برکت کے مٹانے والی ہیں۔ اُن سے پرہیز لازم ہے شیخ ابن حاج لکھتے ہیں کہ برکت مٹا دینے کی خاصیت تو تب بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی کی قسم ہو اور اگر طلاق وعتاق کی قسم ہو تو اس سے بھی بدتر اور بہت قبیح ہے کہ ایک حدیث میں ہے۔ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّلَاقِ وَلَا بِالْعِتَاقِ فَاِنَّھُمَا اَیْمَانُ الْفُسَّاقِ (یعنی اس طرح قسم نہ کھاؤ کہ اگر غلط ہو تو میری عورت کو طلاق یا میرا غلام آزاد کہ یہ فاسقوں کی قسمیں ہیں) تو اگر خریدار کو یقین دلانے کیلئے اسطرح کی قسم کھائیگا تو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کے مطابق وہ فاسق ٹھیریگا۔عاجز کہتا ہے) ایک بات رہگئی
شاید شیخ ابن حاج کے زمانہ میں پیروں کی قسم کھانیکا رواج نہ ہوگا۔اس واسطے اسکا ذکر نہ کیا۔
لیکن ہمارے زمانہ اور ہمارے ملک میں پیر صاحب کی قسم تو اللہ کی قسم سے زیادہ سمجھی جاتی ہے
اور حالانکہ ایسی قسم کھانیوالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے مطابق مشرک ہے چنانچہ
جامع ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے۔ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ (یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا
اور کسی کی قسم کھائی اُس نے شرک کیا۔لہٰذا دیندار کو ایسی باتوں سے پرہیز لازم ہے شیخ ابن
حاج نے اپنی کتاب مدخل میں لکھا ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو شخص تجارت میں ایسے امور
کا ارتکاب کرتا ہے۔قسمیں سچی یا جھوٹی کھا جاتا ہے۔اس سے برکت جاتی رہتی ہے اور جس
کے ہاں برکت نہ ہو وہ اس مال سے جو اسکے ہاتھ میں ہے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اسی لیئے اکثر
لوگوں کو تو اس زمانہ میں ایسا پائیگا۔کہ وہ اپنے مال میں گویا کسی کے کارندے یا امین ہیں مجال
نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت اور فرمانبرداری میں کچھ حصہ مال کا خرچ کر سکیں ایسا معلوم ہوتا
ہے۔کہ مال کسی اور کا ہے یہ اُس کے خزانچی اور رکھوالے ہیں جیسے اور مزدور اور کاریگر اپنی مزدوری
یا تنخواہ اس سے لیتے ہیں اور یہ اُسکے دینے پر مجبور ہے ایسے ہی اپنا خرچ بھی علیٰ سبیل
الاستحقاق اس سے لیتا ہے اصل مال میں کچھ تصرف نہیں کر سکتا اپنا مال ہونے کی علامت
تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حق میں مال لٹا دینے پر اُسے مسلط کرے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا
ہے۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَ
رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) یعنی عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔دو
چیزوں کے سوا اور کسی میں رشک نہ کرنا چاہیئے۔ایک تو جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر حق
میں مال خرچ کرنے پر اُسکو مسلط کر دیا۔دوسرے جسکو اللہ تعالیٰ نے حکمت دین کا علم دیا۔اور
اُسکی سمجھ دی پھر وہ اُسکے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم دیتا ہے غرض اپنا مال ہونے

کی علامت یہ ہے کہ اُسکو نیک کام میں خرچ کرنے کی جرأت ہو اگر یہ نہیں تو معلوم ہوا یہ مال کا مالک نہیں۔ بلکہ مار بر سر گنج کی طرح محافظ ہے اور بس۔

آئینہ میں منہ دیکھنے کی دُعا۔

امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب آئینہ میں منہ دیکھتے تو پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ (ترجمہ) سب تعریف اللہ کے لئے اے اللہ جسطرح تونے میری صورت اچھی بنائی ہے اسی طرح میری سیرت (خصلت) بھی اچھی بنادے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب آئینہ میں اپنا منہ دیکھتے تو پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَلَہٗ وَکَرَّمَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ فَحَسَّنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے جسنے میرے وجود کو تیار کیا۔ پھر اُسکو معتدل اور ٹھیک ٹھیک بنایا اور میرے چہرہ کے نقشہ کو باعزت بنایا۔ پس اُسکو خوبصورت کیا اور مجھے مُسلمانوں میں سے بنایا

فائدہ یہ دعا پڑھے یا پہلی دُعا مطلب یہ ہے کہ ہر کام میں اللہ کا ذکر کرے اُس کے انعام کا شکر بجالاوے کسی حالت میں اسکی یاد سے غافل نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور تم سب کو بھی اُن لوگوں میں سے کرے جو اپنے فائدہ کیلئے خواب غفلت سے ہوشیار ہوگئے اور اپنی نگہداشت کرکے ابنائے جنس سے فائق ہوگئے اور جونیک کام کل اُن سے فوت ہوگیا تھا آج اُسکا تدارک کرلیا اور اپنی قبر کے لئے سامان کرلیا۔

(فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ یونس میں) اور اگر ہر ظالم کے پاس تمام روئے زمین کی چیزیں ہوتیں۔ تو قیامت کے دن عذاب سے بچنے کے لئے اسب کچھ فدیہ میں دے دیتا اور جب وہ ظالم لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو ندامت کو دل میں چھپائیں گے اور اُن کے درمیان انصاف سے فیصلہ کردیا جائیگا۔ اور اُن پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ آگاہ رہو کہ جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ سب اللہ کا مال ہے۔ سُن رکھو۔ اللہ کا وعدہ حق ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے وہی زندہ کرتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے۔

نظم

مومنان خوش طریقہ کا خدا غفار ہے | کافران بد روش کیواسطے قہار ہے
آپ کو مشغول رکھ لے دل خدا کی یاد میں | قرب درگاہ خداوندی اگر درکار ہے
ہیں وہی بندے زمیں سچے طالبانِ ذوالجلال | جن کی آنکھوں کے تلے دنیا سڑی مُردار ہے
کاروبار دینوی میں ذکر سے غافل جو ہو | اُسکا دعویٰ دینداری مطلقاً بیکار ہے
اس جہانِ بیوفا میں طالبانِ دین کو | دل لگانا قحبۂ دنیا سے زہر مار ہے
ہوش کر سر خواب غفلت سے اُٹھالے بیخبر | گور مُنہ کھولے ہوئے تیرے لئے تیار ہے
کس طرح محبت الٰہی اس کے دلکو ہو نصیب | لوح دل پر جس کے نقش درہم و دینار ہے
جو کوئی بازار میں جاکر پڑھے از صدق دل | کلمۂ توحید یہ قول سید ابرار ہے
نیکیاں دس لاکھ لکھتا ہے خدا اُسکے لئے | اور اتنے ہی گناہوں کا بھی وہ غفار ہے
اور اتنے ہی کرے درجے خدا اُسکے بلند | اور جنت میں محل اُسکے لئے تیار ہے
اہل سُنت کیوں نہ پہنچیں منزل مقصود پر | راہبر اُن کی حدیثِ سید ابرار ہے
اے دل اس گھر کو بنا جس گھر میں رہنا ہے سدا | یہ سرائے فانیہ دو روز کا گھر بار ہے
اپنی اس آلائش عصیاں کو دھو تا رہ مدام | میل عصیاں کے لئے صابون استغفار ہے
ان دلوں کی دینداری ہے عجب انداز میں | متقی کہتے ہیں جسکو لوگ وہ بدکار ہے
سُنت و توحید کی محفل نہیں آتی نظر | شرک اور بدعت کا ہر سو گرم تر بازار ہے
ہر کسی کے ہاتھ میں دینا نہ ہرگز اپنا ہاتھ | ہے وہ سچا پیر جو حضرت کا تابعدار ہے
پائے گا مشکیں چڑا ہی اپنی بہنگام حساب | دس نفر پر بھی یہاں جو آدمی سردار ہے
کیسے اُس بدبخت کی ہوگی جہنم سے نجات | سُنت و توحید سے جسکو یہاں انکار ہے

کفر کے پنجہ سے یارب ہم کو آزادی دلا
تیری قدرت کے لئے کچھ بھی نہیں دشوار ہے

خطبۂ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اُلٹے نمبر (۳۱) کیساتھ لکھا گیا ہے

نمبر ۳۴ ماہ رجب الفرد کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اُولیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْكَبِيْرِ الْاَعْلٰى ۝ اَلَّذِىْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى ۝ وَاَرَاهُ مِنْ اٰيَاتِهِ الْكُبْرٰى ۝ وَاخْتَرَقَ لَهُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ وَحُجُبًا لَا تُسْتَقْصٰى ۝ وَقَرَّبَهٗ اِلَيْهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ وَاَسْبَغَ عَلَيْهِ نِعَمًا لَا تُحْصٰى ۝ فَسُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ عَلٰى عَرْشِهٖ اسْتَوٰى وَعَلٰى مُلْكِهٖ احْتَوٰى ۝ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا فِى الضَّمَائِرِ يَخْفٰى ۝ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ وَهُوَ بِالْحَمْدِ جَدِيْرٌ عَلٰى نِعَمٍ لَا تُحْصٰى ۝ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى مَا اَوْلَاهُ مِنَ الْاِحْسَانِ وَالْخَيْرِ الْكَثِيْرِ الَّذِىْ لَا يُسْتَقْصٰى ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا شَكْلَ وَلَا ظَهِيْرَ ۝ شَهَادَةً اَدَّخِرُهَا لِهَوْلِ الْيَوْمِ الْعَسِيْرِ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْبَشِيْرُ النَّذِيْرُ ۝ وَالسِّرَاجُ الْمُنِيْرُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اُولِى الْجِدِّ وَالتَّشْمِيْرِ ۝ الْمُجَاهِدِيْنَ فِى اللّٰهِ بِالْاَلْسُنِ وَالْاَنْفُسِ وَالْاَمْوَالِ مِنْ غَيْرِ تَوَانٍ وَّلَا تَقْصِيْرٍ ۝ **اَمَّا بَعْدُ** فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ اسْتَبْشِرُوْا فَقَدْ اَسْبَغَ الْمَنَّانُ جَلَابِيْبَ الْاِحْسَانِ عَلَى الْحَبِيْبِ الْمُخْتَارِ ۝ وَخَصَّهٗ بِالْاِسْرَاءِ وَالْمِعْرَاجِ وَاَطْلَعَهٗ عَلٰى عَظِيْمِ الْاَسْرَارِ ۝ وَاصْطَفَاهُ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنَامِ وَاَلْبَسَهٗ حُلَلَ الْاَنْوَارِ ۝ وَنَادَاهُ وَاَدْنَاهُ وَكَشَفَ لَهُ الْاَسْتَارَ ۝ اَرْسَلَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ لِجَنَابِهٖ بِالْبُرَاقِ فَاَيْقَظَاهُ مِنْ بَيْتِهٖ اَوْ حِجْرِ اِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ طَابَ وَقْتُهٗ وَرَاقَ ۝ وَغَسَلَا قَلْبَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ لِيَحُوْزَ فِىْ مِضْمَارِ الْفَخَارِ قَصَبَ السِّبَاقِ ۝ وَمَلَاٰهُ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَسَادَ الْعٰلَمِيْنَ وَفَاقَ ۝ ثُمَّ قُدِّمَ الْبُرَاقُ فَاسْتَحْيٰى مِنَ الْمُصْطَفٰى وَانْقَادَ بَعْدَ اسْتِصْعَابِهٖ ۝ وَرَكِبَهُ الْحَبِيْبُ الْمُجْتَبٰى وَاَخَذَ مِيْكَائِيْلُ بِالزِّمَامِ وَجِبْرَائِيْلُ بِرِكَابِهٖ ۝ اِلٰى اَنْ وَصَلَ مَسْجِدَ اِيْلِيَا وَقَدِ اجْتَمَعَ فِيْهِ الْاَنْبِيَاءُ

تَعْظِيْمًا لِّجَنَابِهٖ ۝ فَقَدَّمَهٗ جِبْرِيْلُ اِمَامَ الْكُلِّ فَصَلّٰى بِهِمْ اِمَامًا فِيْ مُنَاجَاةِ الرَّبِّ وَخِطَابِهٖ ۝ وَنُصِبَ لَهُ الْمِعْرَاجُ فَاخْتَرَقَ السَّبْعَ الطِّبَاقَ فَرُحِّبَ بِالْاِكْرَامِ حَتّٰى وَصَلَ مُسْتَوًى سَمِعَ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ ۝ وَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اُمَّتِهٖ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَاجَعَ حَتّٰى صَارَتْ خَمْسًا فِي الْفِعْلِ وَخَمْسِيْنَ فِي الثَّوَابِ ۝ ثُمَّ اُهْبِطَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَوَصَلَ مَكَّةَ لَيْلًا لِيَكُوْنَ مِنَ الْعَجَبِ الْعُجَابِ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَمُعْجِزَاتِهِ الْبَاهِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ ضَلَّتْ بِهِمُ الْاَهْوَآءُ اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ تَنَالُوا الْمَوَاهِبَ الْفَاخِرَةَ ۝ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر ۱۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج کے بیان میں

حاضرین۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کر اسکے احسانات کا شکر بجا لاویں اور معجزات پر ایمان لاویں اور جو احکام شرعیہ عمل کے متعلق ہیں انپر عمل کریں۔ آمین ثم آمین۔

اَمَّا بَعْدُ اے اللہ کے بندو خوش ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو بڑا احسان کرنیوالا

اپنے برگزیدہ پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اپنی مہربانی کے حلے اور وسیع اور قیمتی لباس بھیجے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسراء معراج کیساتھ مخصوص کیا اور آپ کو بڑے بڑے عظیم الشان رازوں اور اسرار پر مطلع کیا اور آپکو تمام مخلوقات میں سے چن لیا۔ اور آپ کو انوار کے جوڑے پہنائے اور آپکو ندا کیا پکارا۔ اور آپ کو اپنے قریب کیا اور بہت سے پردے آپ کے لئے کھول دیئے۔ اور براق دیکر جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام کو آنجناب کیخدمت میں ارسال کیا۔ اور دونوں صاحبوں نے آپ کو بیدار کیا۔ جہاں استراحت فرمارہے تھے اپنے گھر میں یا حجر (یعنی حطیم) میں جو حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہے۔ اور آپ کا وقت بہت پاکیزہ اور صاف تھا۔

فائدہ اس مقام میں روایات کے الفاظ میں اختلاف ہے بعض روایتوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا گھر فرمایا۔ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت میں آیا ہے۔ کہ میرے گھر سوئے تھے۔ بعض روایات میں حجر اور حطیم کا لفظ آیا ہے تو تطبیق ان روایات میں اسطرح ہے کہ پہلے تو آپ ام ہانی کے گھر میں استراحت فرماتے وہاں سے فرشتے آپکو بیدار کرکے لائے۔ اور اپنا گھر آپ نے اس لئے فرمایا کہ جس گھر میں انسان رہتا ہو اسکو اپنا ہی گھر کہتا ہے خواہ مملوک کسی دوسرے کا ہو۔ پھر گھر سے آکر مسجد میں بیٹھے اور ابھی آپ پر نیند کا اثر تھا۔ پھر وہاں سے اٹھا کر فرشتہ نے براق پر سوار کیا۔ (ملاصہ فتح الباری شرح صحیح البخاری)

اور دونوں فرشتوں نے آپکے قلب مبارک کو زمزم کے پانی سے دھویا تاکہ لڑائی کے میدان میں پیش دستی کے نیزے جمع کریں اور آپ کے قلب مبارک کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا تو آپ تمام جہان والوں کے سردار ہوئے اور سب پر فوقیت لے گئے۔

فائدہ صحیح بخاری کی حدیث میں ہے اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَیْنَ ھٰذِہٖ اِلٰی ھٰذِہٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَھُوَ اِلٰی جَنْبِیْ مَا یَعْنِیْ بِہٖ قَالَ مِنْ ثُغْرَۃِ نَحْرِہٖ اِلٰی شِعْرَتِہٖ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مِنْ قَصِّہٖ اِلٰی شِعْرَتِہٖ ثُمَّ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ ثُمَّ اُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ مَمْلُوْءَۃٍ اِیْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِیْ ثُمَّ حُشِیَ ثُمَّ اُعِیْدَ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس اثنا میں کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا

تھا کہ اچانک کوئی آنیوالا یعنی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آیا تو اس نے چیرا (قتادہ تابعی اس حدیث کے انسؓ سے راوی ہیں کہتے ہیں کہ یہ بھی میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سُناکر کہتے تھے شگاف دیا یہاں سے یہانتک (قتادہ کہتے ہیں کہ مینے جارودسے) جو اس مجلس میں میرے پاس بیٹھا تھا کہا کہ اس لفظ یہاں سے یہانتک سے انس رضی اللہ عنہ کیا مراد رکھتے ہیں۔ اُس نے بتلایا گردن کے پاس کے گڑھے سے (جو ہنسلی کی ہڈی کے درمیان ہوتا ہے) ناف کے نیچے بالوں کی جگہ تک۔ اور یہ بھی انسؓ سے سنا کر کہتے تھے کہ سینے کے اوپر کے سرے سے لیکر ناف کے نیچے تک شگاف دیا۔ پھر میرا دل نکال لیا۔ پھر میرے پاس سونیکا ایک لگن لایا گیا۔ معلوم ہوتا ہے اسوقت تک سونے کے برتن کا استعمال اس شریعت میں حرام نہیں ہوا تھا۔ یا یہ توجیہ کرینگے کہ حرمت کا حکم احوال دنیا سے مختص ہے اور جو امور اس رات میں واقع ہوئے وہ عالم غیب سے تعلق رکھتے ہیں پس امور آخرت سے ملحق ہونگے۔ اور آخرت میں تو جنت والوں کو سونے چاندی کا استعمال حلال ہے) جو ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا پھر میرا دل اُس سے پُر کیا گیا۔ پھر اپنی جگہ لوٹا دیا گیا۔ اور یہ جو کہا بڑائی کے میدان میں ہیشدستی کے نیزے جمع کریں تو اس مراد سے یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ میں دستور ہے کہ نیزہ گاڑ دیتے ہیں۔ پھر چند سوار ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں مقابلے کے طور پر گھوڑے دوڑاتے ہیں اور جو آگے نکلجائے وہ نیزہ اکھاڑ کے جاتا ہے پھر دوسری تیسری اور زیادہ مرتبہ اسی طرح کرتے ہیں۔ تو جو سوار ہر مرتبہ ہیشدستی لیجائے سب نیزے اُسکے پاس ہوتے ہیں اور یہ دلیل ہوتی ہے۔ اس امر کی کہ یہ سب سے اچھا شاہ سوار ہے تو گویا فرشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب مبارک دھو کر مسابقت کے میدان میں لے گئے تاکہ سب انبیاء پر آپ کی برتری ثابت ہو)

پھر براق آپکے سامنے لایا گیا تو وہ سرکشی کے بعد آپ سے شرمسار ہوا اور مطیع ہوگیا۔ فائدہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔ جس کو ترمذی نے روایت کیا۔ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ مُسْرَجًا مُلْجَمًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا فَوَاللّٰهِ مَا رَكِبَكَ خَلْقٌ قَطُّ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا یعنی جس رات رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کرائی گئی آپ کے پاس براق لایا گیا اس حال میں کہ اُس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام دی ہوئی تھی۔ تو اُس نے آپ پر شوخی کی تو جبریل علیہ السلام نے اس سے کہا اے براق! اس شوخی کا کیا سبب کبھی تجھ پر ایسا کوئی شخص سوار نہیں ہوا جس کی عزت اللہ تعالٰے کے ہاں آپ سے زیادہ ہو تو براق شرم کے مارے پسینہ پسینہ ہو گیا اور حبیب خدا محمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہو گئے اور میکائیل علیہ السلام نے براق کی باگ پکڑ لی اور جبرئیل علیہ السلام نے آپ کی رکاب تھامی ۔

فائدہ شرف المصطفےٰ میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے فَکَانَ الَّذِیْ اَمْسَکَ بِرِکَابِہٖ جِبْرِیْلُ وَبِزِمَامِ الْبُرَاقِ مِیْکَائِیْلُ یعنی آپ کی رکاب جبرئیل علیہ السلام نے تھام رکھی اور براق کی باگ میکائیل نے ۔ فتح الباری جلد ۷ ص۱۵۵

یہاں تک کہ آپ مسجد بیت المقدس میں پہنچے اور آنجناب کی تعظیم کے لئے انبیاء وہاں جمع ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو سب کے آگے کر دیا۔ تو آپ نے رب تعالیٰ کی مناجات اور خطاب کے لئے امام ہو کر سب کو نماز پڑھائی ۔

فائدہ اور انس رضی اللہ تعالٰے عنہ کی روایت میں ہے جسکو ابن ابی حاتم نے روایت کیا فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی اجْتَمَعَ نَاسٌ کَثِیْرٌ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَقُمْنَا صُفُوْفًا نَنْتَظِرُ مَنْ یَّؤُمُّنَا فَاَخَذَ بِیَدِیْ جِبْرِیْلُ فَقَدَّمَنِیْ فَصَلَّیْتُ بِھِمْ۔ یعنی مسجد بیت المقدس میں جا کر تھوڑی ہی دیر ٹھیرے تھے کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے پھر موذن نے آذان کہی پس نماز کی اقامت کہی گئی تو ہم صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے انتظار کرتے تھے کہ کون ہماری امامت کرے اتنے میں جبرائیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آگے کر دیا تو میں نے سب کو نماز پڑھائی (فتح الباری)

اور آپ کے لئے معراج (سیڑھی) لگائی گئی تو ساتوں آسمانوں کے دروازے کھلوا کر اوپر چلے گئے اور سب نے تعظیم و تکریم کیساتھ آپ کو مرحبا کہی گئی یہاں تک کہ آپ ایک ایسے وسیع مقام میں پہنچے کہ قلم تقدیر کے لکھنے کی آواز سنی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کی اُمت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ پس آپ بار بار لوٹ کر تخفیف کی درخواست کرتے رہے

کہ پانچ نمازیں رہیں عمل میں لیکن ثواب میں پچاس ہی رہیں پھر آپ آسمان سے بیت المقدس میں اُتر گئے اور اُسی رات مکہ میں پہنچ گئے تاکہ ایک تعجب کی اچنبھا بات ثابت ہو۔

سو لَے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو۔ اور اُسکے بزرگ رسول پر ایمان لاؤ اور آپ کے ظاہر باہر معجزات پر یقین کرو۔ اور ان لوگوں کیطرح نہ ہو جن کو نفسانی خواہشوں نے گمراہ کردیا۔ ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نعمت سے نہیں ہوگا۔ اور اللہ تمہارے رب کی طرف سے جو بہتر سے بہتر کتاب تم پر نازل کی گئی ہے اس کی پیروی کرو تاکہ بڑی بخششیں پاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں فرمایا لے محمد کہدو (اپنی امت سے) اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اس کے صلہ میں، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

فائدہ یہ آیت کسوٹی ہے ان لوگوں کے پرکھنے کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اگر وہ مدعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق پر ہے تو سچا محب ہے ورنہ جھوٹا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت تمام امور و معاملات میں فرض ہے چنانچہ صحیح حدیث میں وارد ہے مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو ایسا عمل کرے جس کے مطابق ہمارا دستور نہیں تو اُسکا وہ عمل رد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں خواہ ظاہر دیکھنے میں کتنا اچھا کیوں نہ دکھائی دیتا ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے صرف یہی نہیں کہ اُس کا دعویٰ محبت کا سچا ثابت ہوگا۔ بلکہ اللہ اس سے محبت کریگا۔ یہ کتنا بڑا درجہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گناہ بخشے جاویں گے اس لئے انسان کو لازم ہے کہ وہی طریقہ اختیار کرے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستور کے مطابق ہو ایسے طریقے نہ ایجاد کرے جو آپ کے دستور کے مطابق نہیں۔ اس سے پرہیز لازم ہے خود بھی پرہیز کرے اور اپنے بچوں کو بھی اس گناہ کے کام سے روکے ۔

جامع ترمذی میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے محمد اپنی اُمت کو میری طرف سے سلام کہنا اور اُنکو یہ خبر دینا۔ کہ

جنّت کی زمین بہت پاکیزہ اور خوش گل ہے۔ اور پانی وہاں کا بہت اچھا ہے اور جنّت صاف میدان ہے۔ اور اس کے پودے (یہ اذکار) ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مطلب یہ کہ اللہ کی تسبیح و تقدیس اور اس کی حمد اور تعریف اور اس کی توحید اور کبریا کا اقرار یہ اعمال جنّت میں عمل کرنیوالے کے لئے باغ لگ جانے کے سبب ہیں اور ان سب کی جامع نماز پنجگانہ ہے۔ تو جو شخص جنّت کے باغ چاہتا ہے اس کو نماز پنجگانہ پابندی سے التزاماً پڑھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق دے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ اسرائیل میں پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے مقبول بندہ کو رات کے حصّہ میں مسجد حرام سے اُس مسجد اقصٰی (بیت المقدس) تک سیر کرائی جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی ہے۔ تاکہ ہم اس بندہ کو اپنی آیات دکھائیں بیشک وہ سُننے والا جاننے والا ہے اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالےٰ اپنی عظمت شان اور قدرت کاملہ پر اپنی تمجید و ثنا فرماتا ہے کہ رات کے ایک حصّہ میں اپنے حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد حرام سے جو مکّہ میں ہے۔ مسجد اقصٰی تک جو ایلیا میں ہے۔ سیر کرائی اور وہاں سے معراج[1] کے ذریعہ ساتوں آسمانوں اور بڑی بڑی عجب آیتیں دکھائیں اور احادیث میں سے بہت سی آیات و عجائب مذکور ہیں اگرچہ احادیث میں کچھ کچھ اختلافات ہیں اور بعض بعض امور میں تقدیم و تاخیر ہے۔ لیکن سب کے مجموعہ سے یہ بات قطعًا ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی اور بعض نے اختلاف احادیث دیکھ کر یہ خیال کیا ہے۔ کہ معراج کئی بار ہوئی۔ مگر یہ قول تحقیق کیخلاف ہے اور بعض نے کہا یہ خواب تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا گیا۔ لیکن یہ بھی غلط ہے اگر خواب ہوتا تو کفّار مکّہ کے انکار اور تعجب کی کوئی وجہ نہ تھی۔ اور اس میں اختلاف ہے کہ معراج صرف روح کو ہوئی۔ یا روح کو مع جسم کے اور حق اور اکثر کا قول یہی ہے کہ روح کو مع جسم کے بیداری میں معراج ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکّہ سے بیت المقدس تک براق پر سوار

[1] معراج کے معنے ہیں سیڑھی۔ حدیث میں ہے وہ سیڑھی ہے جس پر بنی آدم کی ارواح اوپر آجاتی ہے کسی شخص نے اس سے بہتر سیڑھی نہیں دیکھی کیا تم میّت کو نہیں دیکھتے جب آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھاتا ہے وہ اسی سیڑھی کیطرف دیکھتا ہے اور تعجب کرتا ہے کہ کیا عجب سیڑھی ہے۔ دلائل النبوۃ بیہقی از حدیث ابی سعید خدری۔ تفسیر ابن کثیر ۱۲ منہ

ہو کر گئے پھر وہاں سے معراج کے ذریعہ آسمان پر گئے ہر آسمان کا دروازہ جبرئیل علیہ السلام نے کھلوایا اور ہر جگہ آپ کو مرحبا خوش آمدید کہی گئی۔ اور ہر آسمان پر انبیاء علیہم السلام کو اپنے اپنے مقام پر دیکھا بیت المعمور سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا۔ اور آپ پر اور آپکی اُمت پر پچاس نمازیں رات دن میں فرض ہوئیں پھر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشورہ سے بار بار درخواست کرنے پر پانچ رہیں مگر پانچ پڑھنے والیکو ثواب پچاس کا ملیگا۔ اور یہ اللہ کا فضل اور اسکی رحمت ہے اور اس سے نماز کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ پھر جنت دوزخ وغیرہ عجائبات دیکھ کر سیڑھی پر بیت المقدس میں اُترے اور وہاں امام ہو کر انبیاء کو نماز پڑھائی حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگرچہ بعض احادیث سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ جاتے ہوئے پہلے بیت المقدس میں داخل ہوتے وقت آپ نے نماز پڑھائی مگر ظاہر یہ ہے۔ کہ معراج سے لوٹ کر صبح کی نماز آپنے پڑھائی۔ کیونکہ اوپر جاتے وقت ہر ہر نبی سے جب ملاقات ہوئی تو آپ اُن کو پہچانتے نہ تھے۔ جبرائیل علیہ السلام آپ کو بتاتے تھے کہ یہ فلاں نبی ہیں ان کو سلام کیجئے اگر پہلے آپ نے اُنکی ملاقات کی ہوتی اور نمازیں آپ کی اقتدا کر چکے ہوتے تو اس بتلانے کی ضرورت نہ تھی اور لائق اور مناسب بھی یوں ہے کہ اوّل جاتے وقت تو حضور دربار خداوندی مطلوب تھا وہاں سے فارغ ہو کر اُترے تو انبیاء بھی آپ کی تعظیم کے لیئے ہمراہ تشریف لائے اور آپ کی فضیلت اور بزرگی ظاہر کرنے کے لیے جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو امام بنایا۔ نیز حافظ ابن کثیر نے کہا اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے مان لینے میں کچھ حرج نہیں کہ پہلے معراج سے آپ خواب میں یہ سب معاملہ دکھایا گیا ہو پھر بیداری میں معراج ہوئی ہو۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔ کَانَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَا یَرٰی رُؤْیَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ یعنی آپ کوئی خواب نہیں دیکھتے تھے مگر صبح کی روشنی کیطرح اسکا ظہور ہوتا۔ غرض اسراء اور معراج متواتر طور پر ثابت ہے اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے اور زنادقہ اور ملحدین اس سے اعراض کرتے ہیں ورنہ اہل اسلام سے کوئی اسکا منکر نہیں ہے واللہ اعلم۔

نظم

دلا تجھ کو اگر خوشنودیٔ اللہ کا طالب	نہ ہو دنیائے دوں کے مال و عزت و جاہ کا طالب
یہی لازم کہ رو گرداں ہو سارے دین باطل سے	بنا لے آپ کو دین رسول اللہ کا طالب

جو مسلک حیدرؓ و عثمانؓ و صدیقؓ و عمرؓ کا تھا
عمل جس شخص کا حضرت کی سنت کے مخالف ہو
خدا بس چاہتا ہے نیکیوں کے کام بندوں سے
گنہگار بت منافق سے کریں ملے و وزخی مکار
جہنم آسے گی کہتی ہوئی میدانِ محشر میں
نہیں ملنے کا افزوں ایک دانہ بھی مقدر سے
ثواب آخرت میں حرص کر اعمالِ طاعت سی
نماز پنجگانہ پڑھ یہ ہے معراج مومن کی
وہ تیار چلا ہر گز شب معراج حضرت میں
خدا کی بندگی میں جتنی کلفت ہو وہ عزت ہے

رہا کر بس اسی طرز و طریق و راہ کا طالب
نہ ہو زنہار ایسے راہزن گمراہ کا طالب
نہیں ہے سید و شیخ و گدا و شاہ کا طالب
تو تھا دنیا میں نیکی کر کے واہ واہ کا طالب
کہاں ہے جو شقی دنیا میں تھا بدراہ کا طالب
نہ ہو اس قحبۂ دنیا لئے دوں جانکاہ کا طالب
قناعت کر تو دنیا میں اگر ہے جاہ کا طالب
ثواب اس سے ملیگا گر تو ہے پنجاہ کا طالب
اگر ہے جان و دل سے حور رشکِ ماہ کا طالب
بحمد اللہ کہ ہوں اس مطلب دلخواہ کا طالب

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولے نمبر ۳۱ کیساتھ لکھا گیا۔

نمبر ۳۵ ماہ رجب الفرد کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اُولیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَرِيْمِ الْجَوَادِ ○ اَللَّطِيْفِ بِالْعِبَادِ ○ اَلَّذِيْ مَنِ اعْتَزَّ بِهٖ رَأَسَ وَسَادَ ○ وَمَنْ تَمَسَّكَ بِكِتَابِهٖ اَيَّدَهٗ وَحَمَاهُ مِنَ الْاَضْدَادِ ○ وَمَنْ عَضَّ بِنَوَاجِذِهٖ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّهٖ نَصَرَهٗ وَاِنْ قَلَّتِ الْاَعْوَانُ وَالْاَجْنَادُ ○ نَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا وَفَّقَ مِنِ اتِّبَاعِ السُّنَّةِ وَالْجِهَادِ ○ وَنَشْكُرُهٗ اَنْ نَجَّانَا مِنَ الْبِدَعِ الْمُدْلَهِمَّةِ الْحَالِكَةِ السَّوَادِ ○ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِيْ وَالْجَهْلِ وَارْتِكَابِ الْفَسَادِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْعِبَادَةِ وَالْخَلْقِ وَتَدْبِيْرِ اُمُوْرِ الْعِبَادِ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ حِيْنَ مَلَأَ الشِّرْكُ اَفْئِدَةَ اَكْثَرِ الْعِبَادِ ○ فَوَضَّحَ مَنَارَ الدِّيْنِ بِحُسْنِ الْبَيَانِ وَجَهَدَ فِيْهِ حَقَّ الْجِهَادِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ

ورسولك محمد وعلى آله وصحبه ما بدا النجم وعاد ۝ وما انعطف غصن وماد ۝ أما بعد فيا أيها الناس اتقوا الله تعالى وأطيعوه فإن الأعمار قد تصرمت ودنا الرحيل إلى الدار الآخرة ۝ وقلت الأعمال ولا استغناء عن الزاد للركبان السائرة ۝ وكثرت الأوزار وقد طويت الصحائف بالأفعال الصادرة ۝ وستنشر عند الحساب يوم لا ينفع مال ولا بنون ولا الأمتعة الفاخرة ۝ إنما تنفع الصلاة والصدقة في سبيل الله والصيام ۝ وكذلك جميع أعمال البر كما أخبر عنه النبي عليه الصلاة والسلام ۝ ففي الصحيحين عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا إلى اليمن فقال إنك تأتي قوما أهل كتاب فادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فإنهم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن الله قد فرض عليهم خمس صلوات في اليوم والليلة فإنهم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن الله قد فرض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم فترد على فقرائهم فإنهم أطاعوا لذلك فإياك وكرائم أموالهم واتق دعوة المظلوم فإنه ليس بينها وبين الله حجاب۔ وفي مسند أحمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون كنز أحدكم يوم القيامة شجاعا أقرع يفر منه صاحبه وهو يطلبه حتى يلقمه أصابعه۔ وعن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما خالطت الزكوة مالا قط إلا أهلكته (رواه الشافعي) وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى أنفق يا ابن آدم أنفق عليك (متفق عليه) وعن أبي أمامة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن آدم أن تبذل الفضل

۱ مشکوٰۃ ص۱۵۵ ۲ مشکوٰۃ ص۱۵۹ ۳ مشکوٰۃ ص۱۶۱ ۴ و ۵ مشکوٰۃ ص۱۶۵

خیرٌ لک۔ وان تمسکہ شرٌ لک ولا تلام علی کفافٍ وابدأ بمن تعول
رواہ مسلم۔ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رجلٌ یا
رسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرًا قال ان تصدق وانت صحیحٌ شحیحٌ
تخشی الفقر وتامل الغنی ولا تمہل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان
کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان (متفق علیہ) وعن ابی سعید الخدری
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یتصدق المرء
فی حیاتہ بدرہمٍ خیرٌ لہ من ان یتصدق بمائۃٍ عند موتہ (رواہ ابوداؤد)
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم
اللہ من فضلہ ھو خیرًا لھم بل ھو شرٌ لھم سیطوقون ما بخلوا بہ
یوم القیٰمۃ وللہ میراث السمٰوٰت والارض واللہ بما تعملون خبیرٌ ○ وقال
اللہ تعالیٰ یاایھا الذین اٰمنوا ان کثیرًا من الاحبار والرھبان لیاکلون
اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ ○ والذین یکنزون
الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذابٍ الیمٍ
یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم
ھٰذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ○ بارک اللہ لی و
لکم فی القراٰن العظیم ونفعنی وایاکم بالاٰیٰت والذکر الحکیم ○ انہ
تعالیٰ جوادٌ کریمٌ ملکٌ برٌ رءوفٌ رحیمٌ ○

وعظ نمبر (۳۵) زادِ آخرت بہم پہنچانے اور صدقہ خیرات کی فضیلت کے بیان میں

حاضرین: اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ سفرِ آخرت کا توشہ بہم پہنچائیں اور زکوٰۃ اور صدقہ ادا کرکے درجاتِ عالیہ حاصل کریں۔ آمین ثم آمین۔

اما بعد: اے اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی اطاعت کرو۔ کیونکہ عمر میں

تو ختم ہو رہی ہیں اور آخرت کی طرف کوچ کرنے کا وقت قریب آ رہا ہے اور اعمال بہت کم ہیں اور چلتے مسافروں کو زادِ راہ کی اتنی ضرورت ہے کہ اس کے بغیر کام نہیں چلتا اور اس سفر کے لئے زادِ راہ سوائے اعمال صالحہ کے اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور ہمارے گناہ بہت ہو گئے ہیں اور جو افعال ہم سے سرزد ہوئے ہیں اُنکو لکھ کر دفتر لپیٹ دیئے گئے ہیں اور آیندہ وہ دفتر حساب کیوقت کھولے جاویں گے۔ جسدن نہ مال کام آئیں گے اور نہ بیٹے اور نہ قیمتی متاع وسامان کام تو صرف یہی چیزیں آئیں گی (۱) نماز (۲) اللہ کی راہ میں خیرات کرنا۔ (۳) روزہ اور اسی طرح باقی نیک اعمال جیسے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے۔ چنانچہ صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رض کو حاکم بنا کر، یمن کیطرف بھیجا۔ تو فرمایا۔ (معاذ) تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ سو اول تو، اُنکو یہ دعوت دو کہ اس امر کی صدق دل سے شہادت دیں کہ سوائے اللہ کے کسی کی پرستش نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں پس اگر انہوں نے اس بات کی اطاعت کر لی۔ تو ان کو بتلاؤ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس اگر یہ بھی مان لیں تو ان کو اطلاع دینا کہ اللہ تعالےٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے۔ کہ اُن میں کے مالداروں سے لیکر غریبوں پر لوٹا دیا جائے گا پس اگر یہ بھی مان لیں تو ان کے عمدہ مالوں سے دور رہو اُن کی قیمتی چیزوں پر ہاتھ نہ ڈالو۔ اور مظلوم کی دعا سے بچے رہو کہ اس دعا کے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان کوئی آڑ نہیں +

فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زکوٰۃ مال میں فرض ہے کہ مالداروں سے لیکر غریبوں محتاجوں پر تقسیم کر دی جاوے گی +

اور مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کیدن تم میں سے ایک ایک کا خزانہ گنجا سانپ بنجاویگا۔ اور اس خزانہ کا صاحب اُس سے بھاگے گا اور وہ سانپ اسکی تلاش میں لگ جاویگا یہاں تک کہ اپنے بچاؤ کے لئے اپنی انگلیاں اُسکے مُنہ میں دیگا +

فائدہ خزانہ سے مراد وہ مال ہے جو نصاب کو پہنچا ہوا ہو اُسکی اور اسکی زکوٰۃ نہ ادا کیجاوے

اور گنجے سانپ کی تخصیص اس لئے ہے کہ وہ سخت زہریلا ہوتا ہے۔ اور چونکہ زکوٰۃ ہاتھ سے دی جاتی ہے اور اس نے نہیں دی اسلئے ہاتھ کی انگلیاں ہی اس کا لقمہ بنیں گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے۔ وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے زکوٰۃ کبھی کسی مال میں نہیں ملے گی۔ مگر اس کو ہلاک کرے گی۔

فائدہ مال میں زکوٰۃ کے ملنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہے وہ زکوٰۃ نہ ادا کرے (۲) یہ کہ مالدار شخص غریب بنکر زکوٰۃ لیتا رہے۔ اور مال کے ہلاک ہونیکی بھی دو صورتیں ہیں۔ (۱) یہ کہ کسی آفت سے تباہ ہو جاویگا۔ یا چور یا ظالم لے جاویگا (۲) یہ کہ حرام حلال میں مل کر اس کی برکت مٹا دیگا۔ کہ حرام شرعًا قابل انتفاع نہیں۔ واللہ اعلم

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا۔

فائدہ یعنی جو مال میں نے تجھے دیا ہے۔ میری رضا کے محل میں کشادہ دلی سے خرچ کر بخل نہ کر اگر تو محل کھلے دل سے خرچ کریگا تو تجھ کو دیتا رہوں گا۔

اور صحیح مسلم میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بنی آدم جو تیری ضروریات سے بچ رہا ہے اُسکو خیر کے موقع پر صرف کر دینا تیرے حق میں بہتر ہے اور اُسکو روک رکھنا خیرات نہ کرنا تیرے حق میں بُرا ہے اور گذارہ کے مطابق رکھنے میں تجھ پر ملامت نہیں اور خرچ کرنے میں ابتدا اس شخص سے کر جو تیرے عیال میں ہے۔ **فائدہ** اس حدیث سے خیرات کی بڑی فضیلت اور امساک اور بخل کی مذمت ثابت ہوئی اور اپنے اہل وعیال کو محتاج رکھ کر دوسروں پر خیرات کرنا پسندیدہ کام نہیں اوّل خویش بعد ازاں درویش" صحیح مقولہ ہے۔ اور اہل وعیال کی ضروریات خانگی کے لئے کچھ مال ذخیرہ رکھے تو اس پر کچھ ملامت نہیں یہ جائز ہے۔

اور صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ اجر میں بڑھا ہوا ہے آپ نے فرمایا

یہ کہ تو اُس حال میں خیرات کرے کہ تو تندرست ہے حرص رکھتا ہے محتاجی سے ڈرتا ہے
دولتمندی کا اُمیدوار ہے اور خیرات میں اتنی درنگ نہ کر کہ جب جان گلے میں آپہنچے
تب کہے فلانے کے لئے اتنا اور فلانے کے لئے اتنا۔ اور اب تو فلاں کا ہو ہی چکا۔

فائدہ یعنی صحت و تندرستی کی حالت میں خیرات کرنا فضیلت رکھتا ہے۔ جب
زندگی سے مایوسی کے کوئی آثار نہ ہوں اور زندگی میں ہمیشہ غریبی اور مالداری کا امکان ہے
ایسا نہ کرے کہ مال سمیٹے رکھے اور کچھ خیرات نہ کرے یہاں تک کہ جب جان گلے میں آپہنچی یقین
ہوگیا کہ اب زندگی ختم ہے۔ اُس وقت خیرات بٹنے لگے کہے فلاں صاحب کو اتنا دے
دینا اور فلاں کو اتنا۔ اب تجھے کیا۔ مال تو فلاں (تیرے وارث) کا ہو ہی گیا۔

سُنن ابی داؤد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کا زندگانی میں (بحالت تندرستی) ایک درہم کا صدقہ
کرنا مرنے کے وقت سو درہم خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

فرمایا اللہ سبحانہ و تعالےٰ نے سورۂ آل عمران میں جو لوگ بخل کرتے ہیں اس چیز میں
جو اللہ تعالےٰ نے انکو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ یہ بخل ان کے حق میں بہتر
ہے۔ بلکہ یہ ان کے حق میں بہت بُرا ہے جس چیز کا بخل کرتے ہیں ابھی قیامت کے دن ان
کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جاویگا۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے زمین اور آسمان کی میراث اور
جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی خبر رکھتا ہے۔

فائدہ یعنی مال تو اللہ کا ہے۔ اس نے اپنے فضل و کرم سے بندے کو دے رکھا ہے
پھر حکم دیا ہے کہ فلاں فلاں محل پر خرچ کرو گے تو میں راضی ہونگا اور تمہیں دونگا۔ پھر بندہ اس
محل میں خرچ کرنے سے بخل کرے تو کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ بخل اس کے حق میں بہتر ہے۔ بہتر نہیں
بلکہ بہت بُرا ہے کیونکہ تھوڑے عرصہ کے بعد قیامت کے دن وہی مال جسکو اللہ کی راہ میں
خرچ کرنے سے بخل کرتا تھا۔ سخت زہری آگ کا سانپ بنا کر اس کے گلے میں ڈال
دیا جاوے گا۔ پھر اس کے جباڑے کو کاٹ کاٹ کھائے گا۔ اور کہیگا میں تیرا مال ہوں
میں تیرا خزانہ ہوں۔ امام ابن جریر رحمۃ اللہ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس اپنی ضروریات سے زیادہ مال ہو۔ اور کوئی رشتہ دار آکر اس سے مانگے اور وہ بخل کرے تو قیامت کے دن جہنم سے ایک زہری سانپ نکل کر زبان منہ سے نکالتا ہوا اس کے گلے میں لپٹ جائیگا اس سے معلوم ہوا کہ مالداروں کے ذمے لازم ہے کہ اپنی ضروریات سے بچے ہوئے مال کے ساتھ اپنے قریبوں رشتہ داروں کی مواسات کرتے رہیں۔ ورنہ اگر بخل کرینگے تو یہی مال ان کے عذاب کا سبب ہوگا۔

پھر فرمایا آسمان وزمین کی میراث اللہ ہی کو پہنچتی ہے۔ یعنی سب لوگ اپنا مال ومتاع یہیں چھوڑ کر مرجاویں گے۔ مال اُن کے قبضے سے نکل جاویگا۔ اور اللہ کے قبضہ میں ہوگا پھر اس مال کو آگے بھیجکر خیرات کرکے وہ اجر کیوں نہیں حاصل کرلیتے جو قیامت میں ان کو فائدہ دے۔ پھر فرمایا اے بندو جو عمل تم کرتے ہو سب کی اللہ کو خبر ہے۔ تمہاری نیتیں اور دل کے خیالات اللہ کو معلوم ہیں۔ لہٰذا انسان کو لازم ہے کہ خیرات کرے بھی تو اللہ تعالےٰ کی رضاجوئی کی نیت سے کرے دکھانے سنانے لوگوں کی تحسین وآفرین کے خیال سے نہ کرے۔

فرمایا اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے سورہ براۃ میں اے مسلمانو بیشک بہت سے عالم اور درویش البتہ لوگوں کے مال ناحق کھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کے طور پر سمیٹ رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں نہیں خرچ کرتے تو اُن کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے جس دن اس سونے اور چاندی کے اوپر دوزخ کی آگ رکھ کر اس کو سخت تپایا جائے گا پھر اس کے ساتھ اُن کی پیشانیوں اور پسلیوں اور پیٹھوں کو داغ دیا جاوے گا۔ (اور شرمندہ اور رسوا کرنے کے لئے اُن سے کہا جاویگا۔ یہ ہے جس کو تم نے اپنی جانوں کے لئے خزانہ بنا رکھا تھا اب چکھو مزہ اس چیز کا جسکو تم خزانہ بنا رکھتے تھے۔ فائدہ اصل میں احبار یہود کے علماء کو کہتے ہیں اور رہبان نصاریٰ کے درویشوں کو اور یہاں مقصود بُرے عالموں اور گمراہ فقیروں سے ڈرانا ہے۔ سفیان بن عیینہ رحمتہ اللہ تعالےٰ نے کہا جو ہمارے علماء میں سے بگڑ گیا۔ اس میں یہودیوں کی مشابہت ہے اور جو ہمارے عابدوں میں سے بگڑ گیا۔ اُس میں نصاریٰ کی مشابہت ہے صحیح حدیث

میں آیا ہے تم پہلے لوگوں کے دستور پر ایسے برابر چلو گے جیسے تیر کا ایک پر دوسرے پر کے
برابر کاٹ کر بنایا جاتا ہے۔ غرض اقوال اور احوال میں اُنکے ساتھ تشبّہ سے ڈرایا گیا
ہے کہ جس طرح یہود و نصاریٰ کے علماء اور عبّاد اپنے منصب اور ریاست کے سبب سے
لوگوں کا مال کھاتے ہیں لوگوں کے مال میں اُن کے وظائف اور جاگیریں مقرر ہیں۔ پھر باوجود
اس کے لوگوں کو حق کی پیروی سے روکتے ہیں اور حق اور باطل اُن پر ملا دیتے ہیں۔ اور
اپنے جاہل پیروں پر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اُن کو نیکی کی طرف دعوت دے رہے ہیں ایسے
لوگوں سے ہوشیار رہو۔ اُن کے دام میں نہ آؤ۔ اور تیسرا فریق ریاست والوں میں سے
امراء اور مالدار لوگ ہیں اُن کا حال آگے فرمایا۔ کہ جو لوگ سونے چاندی کو سمیٹ سمیٹ کر
رکھتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں نہیں خرچ کرتے۔ اُن کو دردناک عذاب کی خوشخبری دو یعنی اُن کو
سخت عذاب ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ بیچارے عوام ان تین گروہوں کے تابع ہوتے ہیں جب ان تین
گروہوں کا عمال تباہ ہوا۔ تو عوام کی تباہی لازمی امر ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا

وَاَحْبَارُ سُوْءٍ وَّرُهْبَانُهَا	وَهَلْ اَفْسَدَ الدِّیْنَ اِلَّا الْمُلُوْکُ

یعنی دین کو اور کسی نے نہیں بگاڑا۔ مگر بادشاہوں نے اور بُرے علماء اور فقیروں نے
کہ اگر یہ لوگ بُرے ہونگے تو عوام بھی اُن کو دیکھا دیکھی اُن جیسے اعمال کرینگے۔ اور جب
سب لوگوں کے اعمال بُرے ہوگئے۔ تو دین کہاں رہا۔ لہٰذا ان تینوں گروہوں کو بہت احتیاط
رکھنی چاہیئے۔ ورنہ ان کو اور لوگوں کی نسبت زیادہ سخت عذاب ہوگا۔
امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تَبًّا لِلذَّهَبِ تَبًّا لِلْفِضَّةِ یعنی سونے چاندی کے لئے
ہلاکت ہے تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی فرمایا تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب
پر سخت گذری اور کہنے لگے تو اب ہم کونسا مال حاصل کریں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
میں اس کا علم تمہیں لا دیتا ہوں۔ چنانچہ اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بات آپکے اصحاب
پر سخت گذری اور کہتے ہیں اب ہم کونسا مال حاصل کریں تو آپ نے فرمایا لِسَانًا ذَاکِرًا
وَّقَلْبًا شَاکِرًا وَّزَوْجَةً تُعِیْنُ اَحَدَکُمْ عَلٰی دِیْنِهٖ یعنی یہ مال حاصل کریں زبان

اللہ کا ذکر کرنے والی اور دل شکر گذار اور ایسی نیک بی بی جو دینداری میں مرد کی مددگار ہو۔

اور یہ جو فرمایا کہ اُن کی پیشانی اور پہلو اور پُشت پر داغ دیا جاویگا تو اس کی وجہ بعض علماء نے یہ فرمائی ہے۔ کہ جب مالدار فقیر کو دیکھتا ہے تو پہلے پہل ملتے پر تیوڑی چڑھا لیتا ہے پھر پہلو مروڑ کر اُس کی طرف پُشت کر لیتا ہے۔ اس لئے ان تین اعضاء پر داغ دیا جاویگا۔

اور سونے چاندی ہی کو دوزخ کی آگ میں سخت گرم کر کے اُن کے اعضاء ثلثہ پر داغ دینے میں حکمت یہ ہے۔ کہ انسان جس چیز سے محبت کرتا ہے اور اُسکو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر مقدم کرتا ہے اسی چیز کے ساتھ اسکو عذاب کیا جاتا ہے۔ اور اُن لوگوں کے نزدیک چونکہ ان مالوں کا جمع کرنا اللہ کی اطاعت سے مقدم و پیشتر تھا۔ اس لئے ان ہی کے ساتھ انکو عذاب دیا جاوے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما قسم کھا کر کہتے کہ عذاب اور داغ دینے کی صورت یہ نہیں ہوگی کہ یہ دینار اور درہم ملا ملا کر اسکو داغ دیا جاوے بلکہ اس کی جلد پھیلا دی جاوے گی۔ اور ہر ہر دینار اور درہم تپا تپا کر علیحدہ علیحدہ اُسکے بدن پر رکھے جاویں گے۔

مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل صفہ میں سے ایک شخص فوت ہو گیا۔ اور اس کے پاس دو دینار یا دو درہم نکلے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو دو داغ دیئے جاویں گے اب تم ہی اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھو۔ چونکہ اہل صفہ مساکین اور درویش تھے۔ کہ بظاہر دنیا چھوڑ کر محض دین کے لئے مسجد کے صفہ میں رہتے تھے اُن کو مال جمع کر کے رکھنا بہت بڑی بات ہے اس لئے عتاباً آپ نے اُس کا جنازہ نہ پڑھا اس سے ان لوگوں کو عبرت لینی چاہیئے جو زہد اور ترک دنیا کے لباس میں دولت سمیٹتے ہیں۔

کنز لغۃً وہ مال ہے۔ جو زمین میں دفن کیا جاوے اور شرعاً وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جاوے۔ حضرت عمر۔ ابن عمر۔ ابن عباس۔ جابر۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے موقوفاً اور مرفوعاً مروی ہے۔ جس مال کی زکوٰۃ دی جاوے وہ کنز نہیں اگرچہ مدفون ہو جس کی زکوٰۃ نہ دی جاوے وہ کنز ہے۔ جس کیساتھ اُسکا صاحب داغ دیا جاویگا۔ اگرچہ زمین کے

اور ظاہر ہو۔ مدفون نہ ہو۔

فائدہ زکوٰۃ کی نصاب اور جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے۔ اور مقدار زکوٰۃ اور مصرف زکوٰۃ کے مسائل کتب فقہ میں بالتفصیل مذکور ہیں۔ وہاں سے دیکھ لینے چاہئیں ؎

نظم

اے غنی ہے فرض تیرے مال کی تجھ پر زکوٰۃ
کیوں نہیں کرتا ادا اللہ سے ڈر کر زکوٰۃ

جس طرح کا فرض ہے یہ پنجگانہ کی نماز
فرض ہے ویسا ہی مولےٰ کا تو انگر پر زکوٰۃ

دل تو انگر کا نہ ہو آلائش باطن سے پاک
دے نہ وہ جب تک بنامِ خالقِ اکبر زکوٰۃ

بے نمازی کا سگا بھائی ہے وہ بھی لا کلام
جو ادا کرتا نہیں ہے ہو کے اہل زر زکوٰۃ

منہ سے تو رکھتے ہیں دعویٰ دینداری کا مگر
مالدار ہو کر نہیں دیتے ہیں لوگ اکثر زکوٰۃ

سانپ ہو کر طوق سا لٹکے گا آقا کے گلے
گنج وہ جس سے یہاں نکلے نہیں باہر زکوٰۃ

گنج و دولت سیم و زر دنیا کے ہیں مار سیاہ
انکے چھوٹنے کیلئے اے بابہے منتر زکوٰۃ

یوں تو محتاجوں کو دیتے ہیں بلا روئے حساب
کب ادا ہوتی ہے اس خیرات کے اندر زکوٰۃ

حصہ چہلم زر و نقرہ سے اپنے ہر برس
مستحقوں کو دیا کر اے کرم پرور زکوٰۃ

گو کہ ہر مسکین کو یہ مال دینا ہے روا
لیکن افضل ہے کہ پاویں غازیے صفدر زکوٰۃ

اے تونگر بعد توحید و نماز فرض کے
تجھ سے پوچھی جائے گی در عرصۂ محشر زکوٰۃ

دے تو طیب مال سے ورنہ نہیں ہوگی قبول
رشوتی سودی ڈکیتی مال سے دے کر زکوٰۃ

زیور و نقدی سے اپنی بیبیاں دیویں جدا
مال سے اپنے الگ دیتا ہے شوہر زکوٰۃ

ہے بظاہر آج تو نقصان ولیکن اے میاں
کل منافع تجھ کو دکھلائیگی افزوں تر زکوٰۃ

دیکھ کر جاہِ سخی بولیں گے یوں اہل نشور
واہ یہ رکھتی ہے اپنی ذات میں جوہر زکوٰۃ

صاحبانِ سیم و زر کو عالم تقدیر میں
واسطے سنگار کے حق نے دیا زیور زکوٰۃ

اس غزل کو سن کے نیکوکار جو ہونگے غنی
دیویں گے باطیب خاطر مال سے گن کر زکوٰۃ

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۱۳ کے ساتھ لکھا گیا ہے

ماہ شعبان المکرم کے پہلے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر ۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لم یزل بصفات الکمال متصفا ۝ و
بآثار ربوبیتہ والآئہ الی عبادہ متعرفا ۝ الکریم الذی ان وعد انجز
ووفا ۝ وان عصی تجاوز وعفا ۝ فسبحانہ من الٰہ احاط علما
بجمیع الکائنات ما ظہر منہا وما اختفی ۝ واحصی علی العباد اعمالہم
حرفا حرفا ۝ احمدہ سبحانہ علی ما عم من الآئہ الجزال ۝ واشکرہ
وھو حسبی فی کل حال ۝ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ الملک القدوس السلام ۝ واشہد ان سیدنا محمدا عبدہ و
رسولہ صفوۃ الانام ۝ اللہم صل وسلم علی عبدک ورسولک
محمد وعلی آلہ واصحابہ الائمۃ الاعلام ۝ وھداۃ الخلق الی سبیل
اللہ ودعاۃ الاسلام ۝ اما بعد فیا ایہا الناس اتقوا اللہ تعالیٰ عباد
اللہ ان اوقات الخیرات یجب ان تغتنم ۝ وان مواسم العبادات لا
یضیعہا الا من ھو اجہل من النعم ۝ ابن آدم الی متی انت فی سنۃ
النوم والفتور والتوان ۝ والی متی ھذا التسویف والوقت قد حان ۝
عباد اللہ ھذا شہر شعبان قدّ لکم ظلہ الاصفی ۝ واقام لکم سوق حسناتہ
فالرابح من تاجر مع ربہ فحاز اجرا وضعفا ۝ وقد کان نبینا صلی
اللہ علیہ وسلم یکثر صومہ طلبا للاجر الاوفی ۝ فاغتنموا مواسم
الارباح قبل ان تعضوا الندم علی التفریط کفا ۝ روی الشیخان
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رأیتہ فی شہر اکثر منہ

صِيَامًا فِي شَعْبَانَ ۔ فَاعْلَمُوْا يَا عِبَادَ اللهِ اَنَّ النَّاقِدَ بَصِيْرٌ فَاحْذَرُوْا اَنْ
يَّكُوْنَ عَمَلُكُمْ زَيْفًا ۝ وَاشْتَرُوا الْاٰخِرَةَ بِالدُّنْيَا وَلَا تَخْشَوْا فِيْ ذٰلِكَ غَبْنًا
وَّلَا حَيْفًا ۝ وَعَامِلُوْا رَبَّكُمْ مُعَامَلَةَ مَنْ نَشَقَ مِنَ الْيَقِيْنِ عَرْفًا ۝ وَ
عَامِلُوْهُ سُبْحَانَهٗ مُعَامَلَةَ مَنْ جَعَلَ نَفْسَهٗ عَلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ وَقْفًا ۝ فَكَمْ
مِّنْ مُّؤَمِّلٍ لِّلْبَقَاءِ وَلَا يَعْلَمُ مَا عَنْهُ يَخْفٰى ۝ وَكَمْ مِّنْ مَّغْرُوْرٍ بِاَمَلِهٖ
وَهُوَ عَلَى انْقِرَاضِ عُمُرِهٖ قَدْ اَشْفٰى ۝ فَوَاللهِ مَا يَعْلَمُ الصَّحِيْحُ مَتٰى يَمْرَضُ
وَلَا الْمَرِيْضُ مَتٰى يُشْفٰى ۝ اَمَا هٰذِهٖ اَيْدِي الْمَنُوْنِ تَقْطِفُ ثِمَارَ الْاَعْمَارِ
قَطْفًا ۝ وَتَعْطِفُ عَلَيْكُمْ بِكَرَّاتِهَا فَلَا تُبْدِيْ لَكُمْ رَاْفَةً وَّلَا عَطْفًا
وَاِنَّمَا الْمَنُوْنُ كَبَرْقٍ لَامِعٍ تَخْطِفُ اَرْوَاحَ الْخَلَائِقِ خَطْفًا ۝ فَتُوْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ
وَاَنِيْبُوْا اِلَيْهِ لَعَلَّكُمْ تَنَالُوْا مِنْهُ كَرَمًا وَّلُطْفًا ۝ وَلُوْذُوْا بِهٖ وَتَوَجَّهُوْا
اِلَيْهِ فَاِنَّ قَاصِدَهٗ صِدْقًا لَا يُرَدُّ وَلَا يُجْفٰى ۝ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ ۝ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ
الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى
الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝
وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللهُ بِهٖٓ اَنْ
يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ اَللهُ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۝ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۝ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ بَارَكَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ
بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

وعظ نمبر ۳۶ مومن متقی دیندار اور کافر بیدین شقی کی خصلتوں کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالےٰ مجھے اور تم سب مومنین مخلصین کی صفتیں اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق دے اور منافقوں فاسقوں کی خاصیتوں سے بچائے۔ (آمین ثم آمین)

امّا بعد۔ اے اللہ کے بندو نیکیوں کے اوقات کو غنیمت سمجھو۔ عبادات کے موسم جن میں طاعات کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اُن کا احترام اپنے اوپر لازم کرو ایسے مبارک اوقات ضائع وہی کرتا ہے جو ڈھوروں جانوروں سے بڑھ کر نادان اور بے سمجھ ہے اے ابن آدم تو کب تک غفلت اور سستی اور کاہلی کی نیند میں پڑا سوتا رہیگا اور کب تک اللہ کی عبادت سے ٹال مٹول کرتا رہیگا۔ حالانکہ کوچ کا وقت سر پر آ پہنچا۔ بندگانِ خدا یہ شعبان کا مہینہ آگیا ہے۔ جس نے اپنا نورانی سایہ تمہارے سر پر آ ڈالا ہے اور تمہارے لئے نیکیاں کمانے کا بازار لگا دیا ہے۔ پس نفع میں وہی رہیگا۔ جس نے اپنے رب کیساتھ سوداگری کے دُگنے بنالئے اور جو اجر حاصل کیا وہ علاوہ۔ تمہیں خبر ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پُورا پُورا اجر پانے کی خاطر اس مہینہ میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے لہٰذا تم بھی منافع کے ان موسموں کو غنیمت سمجھو اس وقت سے پہلے پہلے جب اپنی کوتاہی پر نادم ہو کر اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کر کھاؤ گے۔ صحیحین میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کبھی تو اتنے روزے رکھتے کہ ہمیں یہ گمان ہوتا اب روزے رکھتے ہی جائیں گے۔ کبھی بافطار نہ کریں گے اور کبھی افطار کرتے روزے رکھتے موقوف کر دیتے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں۔ اور کسی مہینہ میں اتنے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنے شعبان میں۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ ناقد بڑا بصیر (خوب پرکھنے والا) ہے ڈرتے رہو۔ کہیں تمہارے عمل کھوٹے نہ نکلیں اور دنیا دے کر آخرت خرید لو۔ اور اس سودے میں ٹوٹے اور حق کے مارا جانے کا خطرہ نہ رکھو۔ اور اپنے رب کیساتھ اس شخص کا سا معاملہ کرو۔ جس نے یقین کی خوشبو

سونگھ لی ہے۔ کامل یقین رکھتا ہے اور اُس پاک ذات سے اُس شخص کا سا معاملہ کرو جس نے اچھے عمل پر اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ اور یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ بہتیرے شخص ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو زندگی اور بقا کی اُمید ہوتی ہے۔ اور جو امر تقدیر میں مخفی ہے اس کی خبر نہیں ہوتی۔ اور بہت ایسے لوگ ہیں جو اُمیدیں باندھ کر دھوکے میں پڑے ہیں اور ان کی عُمر ختم ہونے کے قریب آگئی ہے۔ بخدا تندرست کو یہ خبر نہیں کہ کب بیمار ہوگا۔ اور بیمار کو علم نہیں کہ کب شفا پاوے گا۔ یا اُسی بیماری میں چلتا بنے گا۔ خیال رہے۔ یہی موت کے ہاتھ ہیں جو عمروں کو اس طرح اُچک رہے ہیں۔ جس طرح باغ میں سے پھل توڑنے والا چُن چُن کر میوہ توڑ لیتا ہے۔ اور پھر پھر کر تم پر حملہ آور ہوتی ہے۔ کچھ شفقت اور مہر کا اظہار نہیں کرتی۔ موت کی تو ایسی مثال ہے۔ جیسے چمکتی ہوئی بجلی کہ جھٹ پٹ لوگوں کی روحوں کو اُچک کر غائب ہو جاتی ہے پس تم اپنے رب کے سامنے توبہ کرو۔ اور اُس کے آگے گڑگڑاؤ۔ ممکن ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے تم اُس کے لطف اور کرم کو پالو۔ اور اسی کی پناہ لو۔ اور اُسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ کیونکہ جو شخص صدق دل سے اُس جناب میں متوجہ ہو۔ وہ ردّ نہیں کیا جاتا اور اس پر جفا نہیں کی جاتی ؎

فرمایا اللہ سبحانہ و تعالےٰ نے سورۂ رعد میں کیا جو شخص اسبات کو جانتا ہے اور اسپر یقین رکھتا ہے کہ جو کچھ تیرے رب کیطرف سے تجھپر اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نازل کیا گیا۔ وہ حق ہے بھلا وہ اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے۔ جو اندھا ہے (اس کو اس بات کا یقین نہیں کہ جو کچھ تجھ پر نازل ہُوا ہے وہ سچ مچ تیرے رب کی طرف سے ہے۔ یعنی یہ دونوں فریق آپس میں برابر نہیں۔ ہر ایک کی خصلتیں الگ الگ ایک دوسرے کے برخلاف ہیں مومن صاحب یقین تو یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ جو کچھ تم پر نازل ہُوا۔ رب تعالیٰ کی طرف سے سب کا سب حق ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں نہ شبہ ہے اُسکے ماننے میں اُسے کچھ تردّد نہیں اس کے نزدیک اس میں کچھ اختلاف نہیں اُسکا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے اس کی تمام خبریں دی ہوئی حق ہیں۔ اس کے اوامر اور نواہی عین حکمت و عدل ہیں جس طرح اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ فرمایا۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا یعنی تیرے ربّ کی بات سچائی اور انصاف میں

تمام ہے یعنی خبروں میں سچائی کے انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور جن امور کے متعلق اس میں طلب اور حکم ہے وہ نہایت درجہ کا عدل اور انصاف ہے جس کے دل کی آنکھیں اندھی ہیں اُس کو یہ ہدایت نہیں ہوئی۔ اول تو وہ کتاب اللہ کو سمجھتا نہیں اور اگر سمجھتا ہے۔ تو اس کی پیروی نہیں کرتا۔ نہ اسکی خبروں کی تصدیق کرتا ہے۔ نہ اُس کے حکموں پر چلتا ہے تو یہ دل کا اندھا اُس صاحب یقین کے برابر کیونکر ہو سکتا ہے۔ اسی واسطے فرمایا نصیحت تو وہی پکڑتے ہیں جو صاحبان عقل ہیں" یعنی جن کو اللہ تعالٰے نے عقل سلیم اور صحیح سمجھ عطا کی ہے وہی عبرت اور نصیحت حاصل کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو اسی گروہ میں سے کرے آمین)

پھر اللہ تعالےٰ نے اُن عقلمندوں کے نشان فرمائے۔ کہ وہ اللہ کے عہد کیساتھ وفا کرتے ہیں اور اپنا اقرار نہیں توڑتے اللہ کا عہد وہ ہے۔ جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر اپنے اوپر التزام کر لیا ہے۔ کہ سوائے اللہ وحدہٗ لاشریک کے کسی کی عبادت نہیں کرینگے عبادت کا ترجمہ ہے بندگی۔ بندگی کے معنے ہے غلامی۔ غلامی سے مراد یہ ہے کہ اپنے آقا کا ہر ایک حکم ماننا پڑتا ہے۔ خواہ نفس پر آسان ہو یا مشکل حکمت سمجھ میں آوے یا نہ آوے اس کا حکم ماننے سے کوئی ورغلائے تو ورغلانے والے کی بات کی پرواہ نہیں کیجاتی آقا کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ دوسرا یہ التزام کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا حقیقی کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں لہٰذا ان کے طریق پر چلنا لازم ہے۔ اُن کے تعلیم کیے ہوئے طریق سے باہر جانا جائز نہیں اور اللہ کے عہد میں وہ بھی داخل ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا نام دے کر کسی سے عہد و پیمان کیا ہو دوسرا اُن کا نشان یہ ہے کہ جس چیز کے ملانیکا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اُس کو ملاتے ہیں اُسکے ساتھ پیوند جوڑتے ہیں یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کیساتھ حسن سلوک کرتے ہیں فقیروں مسکینوں۔ محتاجوں کیساتھ احسان کرتے ہیں۔ یہ سب کام کرتے ہیں تاہم اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اور قیامت کے حساب کی برائی سے خوف کرتے ہیں کہ مبادا ہمارے نفسوں کی شامت سے عمل میں کوئی کوتاہی ہو جائے۔ جس سے عمل مردود ہو جاوے۔ یا بعد عمل کے کوئی ایسی خطا سرزد ہو جاوے جس سے کیا کرایا اکارت ہو جاوے اسی ڈر کے مارے اپنے تمام حرکات و سکنات تمام اعمال و خیرات میں ہوش کے ساتھ راستی پر رہتے ہیں ناک کی سیدھ چلے جاتے ہیں کسی پر

فخر و تکبر نہیں کرتے۔

تیسرا اُن کا نشان یہ ہے کہ اپنے رب کا مُنہ چاہ کر محض اسی کی رضا مندی کی خواہش سے صبر کرتے ہیں یعنی محرمات سے اور تمام گناہوں سے اپنے نفس کو روکے رہتے ہیں اور اس سے مقصد ان کا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہوتی ہے۔ اور اس کے عذاب سے بچنا اور اُسکا ثواب حاصل کرنا کسی اور کی مدح و ثنا اور پرہیزگار کہلانا مقصود نہیں ہوتا اور نماز کو قائم کرتے ہیں یعنی شرعی وجہ پر اس کی حدود اور اوقات کا لحاظ رکھ کر رکوع سجود۔ خشوع خضوع پسندیدہ اور مسنون طریق پر بجا لاتے ہیں اور جو ہم نے اُن کو رزق دے رکھا ہے اسمیں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں بخل نہیں کرتے۔ یعنی جہاں خرچ کرنا شریعت نے لازم کیا ہے وہاں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ مثلاً اپنی بیبیوں کا نفقہ۔ بال بچوں کی پرورش رشتہ داروں کیساتھ احسان۔ دوسرے مسکینوں محتاجوں کی امداد۔ ان سب مواقع میں جہاں پوشیدہ خرچ کرنے میں مصلحت دیکھتے ہیں وہاں پردہ سے خرچ کرتے ہیں۔ تاکہ ریا سے بچیں۔ یا جس کو دیتے ہیں وہ وضعدار صاحب حیثیت ہے۔ علانیہ لینے سے شرماتا ہے۔ یا رشتہ دار کھلم کھلا لینے کو عار سمجھتا ہے۔ اور جہاں علانیہ خرچ میں مصلحت سمجھتے ہیں علانیہ دیتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ اُن کی پیروی سے دینے لگ جائیں۔ وغیرہ غرض خیرات کرنے سے کسی حال میں نہیں چوکتے۔ دن ہو یا رات کوئی دیکھتا ہو یا نہ اور بدی کا معاملہ نیکی سے کرتے ہیں کوئی ان کو ایذا دے تو آپے سے باہر نہیں ہو جاتے۔ بلکہ برداشت کرتے ہیں اور صبر کرکے اُسکو معاف کر دیتے ہیں بلکہ اُسکے ساتھ بھلائی کرتے ہیں اس کو نیکی کا ارشاد کرتے ہیں یعنی اپنے نفس کے لیئے انتقام نہیں لیتے اور کینہ کشی نہیں کرتے۔ لیکن اگر وہ حدود اللہ کا انتہاک کرے تو اللہ کے لئے۔ اللہ کے حکم کی تعظیم کے لئے شرعی حد بہ رعایت شروط جاری کرتے ہیں چنانچہ صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی ذات کیلیئے کبھی کسی شے میں بدلہ نہیں لیا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی حرمت کا انتہاک کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کے لئے اس پر انتقام لیتے +

پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سعید لوگوں کی جزا کا بیان فرمایا۔ جو ان صفات محمودہ سے موصوف ہیں کہ ایسے ہی لوگوں کے لئے آخرت کا گھر ہے۔ یعنی اگرچہ دنیا میں ان کو بعض تکالیف دشمنان دین کی طرف سے پیش آجاتی ہیں لیکن انجام کی کامرانی اُنہیں کے نصیب میں ہے اور اس گھر کی تفسیر فرمائی کہ وہ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ جن کی نہ نعمتیں ختم ہوں۔ نہ وہاں سے نکالے جاویں نہ ان کو موت ہو گی کہ مرکر ان نعمتوں سے محروم ہو جاویں پھر یہ بھی نہیں کہ وہ اپنے اعزہ اور اقارب سے مہجور ہونگے جو ان کے باپوں اور بیبیوں اور اولاد میں صالح ہیں۔ دخول جنت کے قابل ہیں وہ ان کے درجہ میں ان کے ہمراہ ہوں گے۔ اگر وہ اپنے اعمال کی وجہ سے اس درجہ کے مستحق نہ تھے۔ لیکن ان صالحین کی خاطر ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ان کے متعلقین کو اُن کے درجے میں پہنچا دیگا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے سورہ طور میں فرمایا۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی ذریت نے ایمان میں اُن کی پیروی کی یعنی وہ بھی ان کے تعلق کی وجہ سے ایمان لے آئے تو ان کی ذریت کو بھی درجہ میں ہم اُن کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے درجۂ عمل سے کچھ کم نہ کرینگے ✦

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ مؤمن کو دوسرے عمل سے نفع پہنچ سکتا ہے اور یہ بعض بے سمجھ لوگ آیت وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى سے استدلال کر کے کہتے ہیں کہ کسی انسان کو اپنے عمل کے سوا دوسرے کے عمل سے کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا یہ ان کے فہم کی کوتاہی ہے یہ مطلب نہیں کہ دوسرے کے عمل سے نفع نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ اس آیت میں لام استحقاق کے لئے ہے یعنے اپنے عمل اور سعی کے سوا کسی چیز کا مستحق نہیں ہوتا۔ اور یہ جو بڑے لوگوں کے درجہ میں اللہ تعالیٰ ان کو پہنچا دیتا ہے۔ تو یہ بلا استحقاق محض اپنے فضل سے اُن اعلیٰ درجہ والوں کی زیادہ خوشی کے لئے اللہ تعالیٰ پہنچا دیتا ہے شرط یہ ہے کہ ایمان رکھتا ہو چنانچہ سورہ طور کی آیت میں تصریح ہے اور سورہ رعد کی آیت میں بھی وَمَنْ صَلَحَ کے لفظ سے اسی امر کی طرف اشارہ ہے

پھر فرمایا کہ فرشتے ہر دروازے سے داخل ہو کر اُن پر سلام کرینگے اور مبارکباد دینگے

اور کہیں گے تمہیں سلامتی ہے۔ تمہارے صبر کرنے کی برکت سے کہ تم نے گناہوں اور حرام کاموں سے اللہ تعالےٰ کے حکم کا لحاظ کر کے صبر کیا۔ اور فرائض کے ادا کرنے میں اپنے نفسوں کو روک رکھا پس کیا اچھا ہے عاقبت کا گھر۔

اس کے بعد اشقیاء اور بے دینوں کی خاصیتیں ذکر فرمائیں اور اُن کے انجام کا حال بیان کیا۔ چنانچہ فرمایا اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو بعد پختہ کرنیکے توڑ دیتے ہیں بخلاف ایمانداروں کے کہ وہ اللہ کے عہد کی وفا کرتے ہیں ان کے برعکس یہ بدبخت اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں۔ اور جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے اللہ کے عہد میں اقرار یوم میثاق بھی داخل ہے اور ایمان لاکر جو اتباع شریعت کا اپنے اوپر لازم کر لیا۔ اور نیز یہ بھی اس میں داخل ہے کہ اللہ کا نام دے کر جو کسی انسان سے عہد و پیمان کیا۔

اور دوسری صفت اُن اشقیا کی یہ ہے کہ جس چیز کے ملانیکا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا۔ اُسکو کاٹ دیتے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں منافق کی خصلتیں آئی ہیں کہ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے جب اُس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے اُس میں خیانت کرتا ہے جب عہد کرتا ہے غدر کرتا ہے۔ عہد پورا نہیں کرتا۔ اور جب کسی سے جھگڑتا ہے گالی گلوچ پر اُتر آتا ہے۔ ابو العالیہ نے کہا کہ منافق جب غالب ہوتا ہے تو چھ خصلتوں کا اظہار کرتا ہے (۱) بات کہنے میں جھوٹ بولنا۔ (۲) وعدہ کا خلاف کرنا (۳) امانت میں خیانت (۴) عہد پختہ کر کے وفا نہ کرنا (۵) جس چیز کے جوڑنے اور ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اسکا کاٹنا (۶) ملک میں فساد اور تباہی پھیلانا۔ اور جب مغلوب ہوتا ہے تو پہلی تین خصلتوں کا اظہار کرتا ہے۔ پھر فرمایا اُن کا انجام یہ ہے کہ اُن کے لئے لعنت ہے اور اُن کے لئے برائی گھر کی ہے۔ یعنی جہنم میں ان کو رہنا ہوگا۔ جو بہت بُرا گھر ہے۔

اور چونکہ یہ سب قباحتیں رزق کی فراخی اور دولت کی زیادتی کے لئے کرتے ہیں اس لئے فرما دیا کہ اللہ ہی جسپر چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی وہی کرتا ہے اور وہ منافق بے دین دنیا کی زندگانی پر خوش ہوتے ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ دنیا کی زندگانی آخرت کے مقابلہ میں اور کچھ نہیں صرف ایک برتنے کی چیز ہے کہ اس چند روزہ زندگی میں اس سے

فائدہ اُٹھا لیا جاوے اور آخرت کے لئے توشہ بہم پہنچا لیا جاوے۔ اگر یہ نہ ہو تو دُنیا بالکل بے حقیقت چیز ہے۔

پس سب مسلمانوں کو لازم ہے کہ مومن دیندار کی خصلتیں حاصل کریں اور منافق بیدین کی خصلتوں سے بچیں اور ہر وقت اپنے حال میں غور کرتے رہیں۔ کہ آیا ہم میں کوئی نفاق کی خصلت تو نہیں اور اگر کوئی ہو تو اُسکے دُور کرنے میں پوری کوشش کریں۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا۔

نظم

کامل یہاں ہے جس کی توحید اور سُنّت
مخلص سے گو گناہ ہو شرک ہی سے وہ بہتر
مت کر شکایت اَہلِ دنیا کی رنجشوں سے
دنیائے دُوں کے زر پر وہ لوگ تھوکتے ہیں
مت جان بیکسوں کو احقر تو اے تونگر
ہے وہ فقیر کامل جس میں ہوں چار خوبی
بیشک یہ بحرِ دنیا ہے معدنِ جواہر
ملکِ بقا سے آیا جو کشورِ فنا میں
چلنے لگا جو یاں سے مانا نہیں کسی کا
اک روز گور میں ہے درپیش سب کو آنا
اس چار دن کے گھر میں فخر و غرور کرنا
نام اس فنا سرا کا عبرت سرا ہے یارو
دِل پاک صاف کر کے شرک خودی سے جلدی
سُنّت کی پیروی میں بدعت سے دُور رہنا

پائی ہے اس جواں نے دونو جہاں کی دولت
پلّے گا ناز و نعمت ایمان کی بدولت
حق سے اگر ہے لینا باغِ جہاں کی راحت
بخشا ہے جنکو حق نے گنجینۂ قناعت
ہے خاکِ پا سے اُن کے اکسیر کو خجالت
فاقہ کشی۔ قناعت یادِ خدا ریاضت
لیکن ہے غوطہ زن کی جاں پر بلا و آفت
کچھ روز رہ کے ٹھوکا ناگاہ کوسِ رحلت
ناچار جا کے آخر کی گور میں سکونت
تنگی و مار گژدم تنہائی اور ظلمت
سمجھو اگر تو ہے یہ یارو بڑی حماقت
سر سے نکالو اپنے فخر و غرور و نخوت
در پر خدا کے رکھو پیشانئے عبادت
ورنہ تمہاری نیکی ہو جائے گی اکارت

عاجز پراز معاصی بندہ ترا ہے یا ربّ
اپنے کرم سے اُس پر کیجو نگاہِ رحمت

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبۂ اُولیٰ نمبر (۳۱) کیساتھ لکھا گیا

نمبر ۳۷ ماہ شعبان المعظم کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَرَّمَ مَنْ اَنَابَ اِلَيْهِ بِعَظِيْمِ اِقْبَالِهٖ ۞ وَجَمَّلَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْهِ بِعَمِيْمِ نَوَالِهٖ ۞ وَاَعَزَّ مَنِ اعْتَمَدَ عَلَيْهِ بِجَزِيْلِ اِفْضَالِهٖ ۞ وَخَفَضَ الْبَاطِلَ وَاَذَلَّ مُؤْثِرَهٗ بِاِبْطَالِهٖ ۞ فَسُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ لَا مُعِزَّ لِمَنْ اَذَلَّ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ اَعَزَّ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطٰى وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَهٗ ۞ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰى مَا اَوْلَاهُ مِنَ الْاِنْعَامِ وَصَنَعَهٗ ۞ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى مَا اَسْدَاهُ مِنْ جَزِيْلِ الْاِحْسَانِ وَاَوْسَعَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً تَشْهَدُ لِقَائِلِهَا بِصِدْقِ الْجِنَانِ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ۞ وَمَنِ اقْتَفٰى اَثَرَهٗ وَاتَّبَعَهٗ فِيْ اَفْعَالِهٖ وَاَقْوَالِهٖ ۞ **اَمَّا بَعْدُ** ، فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى عِبَادَ اللّٰهِ نَجَى الْمُتَخَفِّفُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ فَالْحَقُوْا ۞ وَفَازَ الْمُتَّقُوْنَ فَاتَّقُوْا رَبَّكُمْ تَرْتَقُوْا ۞ وَجَاءَتِ الْبِشَارَةُ لِلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ فَكُوْنُوْا مِنْهُمْ تَسْعَدُوْا ۞ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالْجِدِّ وَالتَّشْمِيْرِ ۞ وَاسْتِدْرَاكِ مَا فَاتَ مِنَ التَّوَانِيْ وَالتَّقْصِيْرِ ۞ وَالْاِسْتِعْدَادِ لِهَوْلِ الْيَوْمِ الْعَسِيْرِ ۞ وَالْاِنْصَافِ مِنَ الْاَنْفُسِ قَبْلَ انْتِصَافِ الْحَاكِمِ الْعَدْلِ الْقَدِيْرِ ۞ وَتَصْحِيْحِ الْعَمَلِ قَبْلَ عَرْضِهٖ عَلَى النَّاقِدِ الْبَصِيْرِ ۞ وَامْحُوْا بِالتَّوْبَةِ الصَّادِقَةِ وَالْحَسَنَاتِ الْمُكَفِّرَةِ الذُّنُوْبَ فَاِنَّهٗ يُحْصِيْ عَلَيْكُمْ مِنْهُ الْفَتِيْلَ وَالنَّقِيْرَ ۞ وَاحْذَرُوْا وَاعْتَرِفُوْا فِيْمَا فَاِنَّ خَطَرَهَا كَبِيْرٌ ۞ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِيْ قَبْضَةِ الْمَوْتِ اَسِيْرٌ ۞ قَبْلَ الْمُنَاقَشَةِ فِي الْحِسَابِ عَلَى التَّحْرِيْرِ ۞ قَبْلَ افْتِرَاقِ الْخَلْقِ فَرِيْقَيْنِ بِسَابِقَةِ التَّقْدِيْرِ ۞

فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ وَلِلّٰہِ
مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ یَوْمَئِذٍ یَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○
وَتَرٰی کُلَّ اُمَّۃٍ جَاثِیَۃً ۫ کُلُّ اُمَّۃٍ تُدْعٰۤی اِلٰی کِتٰبِہَا ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ○ ہٰذَا کِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ○ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُدْخِلُہُمْ رَبُّہُمْ فِیْ
رَحْمَتِہٖ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ○ وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَکُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی
عَلَیْکُمْ فَاسْتَکْبَرْتُمْ وَکُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ○ وَاِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ
السَّاعَۃُ لَا رَیْبَ فِیْہَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَۃُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ
بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ○ وَبَدَا لَہُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِہِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَہْزِءُوْنَ ○
وَقِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰکُمْ کَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ہٰذَا وَمَاْوٰکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ
مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○ ذٰلِکُمْ بِاَنَّکُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ ہُزُوًا وَّغَرَّتْکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا ۚ
فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ مِنْہَا وَلَا ہُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ○ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ
الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَلَہُ الْکِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَہُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ ○ بَارَکَ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ
وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ ؕ

وعظ نمبر (۳) اس بیان میں کہ آخرت میں بلند درجہ پانے کیلئے اعمال صالح میں کوشش کرنی ضرور ہے

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ اعمال صالح مطابق سُنّت ثابتہ بجا لا کر فلاح دنیوی و اُخروی حاصل کریں اور احمقوں کی طرح نفس اور شیطان کے فریب میں نہ آجاویں۔ آمین۔ ثم آمین)

اَمَّا بعد عہ اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور یقین جانو کہ ہلکے بوجھ والے نجات پا گئے پس تم بھی گناہوں کا بوجھ ہلکا کرو کہ تم بھی صالحین سے جا ملو۔ اور اہل تقویٰ مراد کو پہنچے پس تم بھی اپنے رب سے ڈرو تاکہ بلند درجوں میں ترقی کر جاؤ۔ (قرآن

عہ سورہ جاثیہ رکوع

کریم میں) اُن لوگوں کے لئے خوشخبری آئی ہے۔ جو بات کو سنتے ہیں پھر بہترین بات کی پیروی کرتے ہیں سو تم بھی انہی میں سے بنو۔ تاکہ سعادت مند ہو جاؤ۔ لہذا اے بندگان خدا تم پر لازم ہے کہ کام کرنے کے لئے آستینیں چڑھالو۔ دامن اٹھالو۔ اور پوری کوشش سے عمل کرو۔ اور گذشتہ زمانہ میں جو سستی اور کوتاہی تم سے ہو چکی ہے اس کا تدارک کرو۔ اور ایک دشوار دن کے ہول اور دہشت کے لئے سامان اور توشہ فراہم کرنے میں مصروف ہو جاؤ اور اپنے نفس سے خود انصاف لو اس وقت سے پہلے کہ حاکم عادل صاحب دسترس کامل قدرت والا حساب لینے لگے۔ اور خود اپنے عمل کو پرکھ لو۔ اس سے پہلے کہ ناقد بصیر کے سامنے پیش ہو اور اپنے گناہوں کو مٹا دو۔ سچی توبہ کے ساتھ۔ اور کفارہ ہو نیوالے نیک اعمال کیا کرو کیونکہ تمہارے کرتوتوں کا ذرہ ذرہ شمار کر کے لکھا جا رہا ہے اور اپنی بداعمالیوں کے انجام سے ڈرو۔ کیونکہ یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ یہ سب کام اس سے پہلے پہلے کر لو۔ جب تم میں ایک ایک موت کے قبضہ میں گرفتار ہو جاویگا۔ اس وقت سے پہلے کہ لکھے ہوئے کے مطابق حساب میں کمی کی جاوے – اس سے پہلے کہ سابقہ تقدیر کے حکم سے خلقت کے دو گروہ بن جاویں گے۔ ایک گروہ جنت میں جاویگا۔ اور ایک گروہ دوزخ میں۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ جاثیہ میں۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت (یعنی آسمان اور زمین میں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالےٰ ہی کی حکومت جاری اور نافذ ہے۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی۔ اُس دن اہل باطل ہی ٹوٹے میں رہیں گے (یعنی جو لوگ کافر تھے۔ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولوں پر آیات بینات اور دلائل واضح نازل کی ہیں۔ اُن کے منکر تھے وہی خسارہ میں رہیں گے۔

فائدہ احادیث میں آیا ہے۔ کہ ہر شخص کے لئے ایک گھر جنت میں ہے اور ایک گھر دوزخ میں۔ کہ دنیا میں اگر مومن صالح بنا تو جنت والا گھر اُس کو ملے گا۔ اور اگر اسکے برعکس کافر بدکار ہوا۔ تو دوزخ والا گھر اُس کا ٹھکانا ہوگا۔ پھر جو شخص ایمان لاکر اعمال صالحہ بجا لایا۔ اُسکا گھر جو دوزخ میں تھا سو وہ کافر کو دیا جاویگا۔ اور اس کے بدلے اس کافر جو گھر جنت میں تھا وہ اس مومن کو دیا جاوے گا۔ اسی طرح ہر ہر مومن کو ایک ایک کافر کا مکان جنت والا دیا جاویگا

تو مومن اہل حق فائدے میں رہے اور کافر خسارے میں اور اہل ایمان جو رسولوں کی تصدیق کرکے آخر عمر تک اعمال صالحہ بجالاتے رہے وہ نفع میں رہیں گے اور اہل باطل سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ جو لوگ لغو بے ہودہ فضول باتوں میں لگے رہتے ہیں چنانچہ ابن ابی حاتم نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ مدینہ میں تشریف لائے۔ وہاں معافری کو دیکھا کہ مسخری کی باتیں کرکے لوگوں کو ہنسا رہے ہیں تو حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بڑے میاں تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک دن ہے جس میں باطل والے خسارہ پاویں گے کہتے ہیں اس قول سے معافری رحمۃ اللہ علیہ ایسے متاثر ہوئے کہ مرتے تک ان میں اسباب کا اثر رہا۔

پھر پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کرکے فرمایا کہ تم اس دن ہر امت کو گھٹنوں کے بل گرے ہوئے دیکھوگے۔ یعنی جسوقت دوزخ کو محشر کے میدان میں لایا جاویگا۔ اور دوزخ ایک زور کی چنگھاڑ مارے گی۔ تو ہر شخص مارے ہیبت کے گھٹنوں کے بل گر پڑیگا۔ یہاں تک کہ حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہ کہتے ہونگے۔ نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ لَا اَسْئَلُكَ الْیَوْمَ اِلَّا نَفْسِیْ یعنی آج میں اپنی ہی خیر مانگتا ہوں۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگتا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے ہونگے۔ لَا اَسْئَلُكَ الْیَوْمَ اِلَّا نَفْسِیْ لَا اَسْئَلُكَ مَرْیَمَ الَّتِیْ وَلَدَتْنِیْ۔ یعنی اپنی جان کے بچاؤ کے سوا کچھ نہیں مانگتا۔ مریم جس نے مجھے جنا اس کے بارے میں بھی کوئی سوال نہیں کرتا۔ (تفسیر ابن کثیر)

ہر امت اپنے اعمالنامے کی طرف بلائی جاویگی۔ اور کہا جاوے گا۔ آج اس کام کا بدلہ دیئے جاؤگے۔ جو کچھ تم عمل کیا کرتے تھے یہاں امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ ہر امت جس چیز کی پوجا کرتی تھی اس کی شکل ان کے سامنے کی جاوے گی وہ چیز بت ہو یا درخت یا کوئی جانور وغیرہ اور کہا جاویگا جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے ہوئے تو وہ بت وغیرہ ان کے آگے آگے جاکر ان کو دوزخ میں لیجا ڈالیں گے صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت اور اہل کتاب باقی رہ جاویں گے پھر یہود سے کہا جاویگا تم لوگ کس کی عبادت کیا کرتے تھے۔ تو تھوڑے سے یہود کے سوا اکثر کہیں گے ہم اللہ کی اور عزیر کی عبادت

کیا کرتے تھے تو اُن سے کہا جاویگا نہ عزیز تمہارے اور نہ تم ان کے پھر اُن کو بائیں جانب لے جایا جاویگا کیونکہ جہنم بائیں طرف ہے پھر وہ پھیر نہیں سکیں گے۔ جہنم کی طرف سیدھے چلے جاویں گے پھر نصاریٰ کو بلا کر کہا جاویگا تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے تھوڑے سے نصاریٰ کے سوا باقی کہیں گے ہم اللہ اور مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے۔ تو اُن سے کہا جاویگا نہ عیسیٰ تمہارے نہ تم اُن کے۔ پس ان کو بائیں جانب لیجایا جاویگا سیدھے چلے جاوینگے پھیر نہیں سکیں گے۔ اب فقط محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت رہ جاویگی۔ اُن سے کہا جاویگا تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم تو صرف اللہ ہی کی عبادت کیا کرتے تھے ہم لوگ اسی دن کے ڈر کے مارے دنیا میں ان سب سے علیحدہ رہے۔ پھر مومنوں کو سجدہ کا حکم ہوگا۔ تو سچے مومن سجدہ کریں گے۔ اور مومنوں کے اندر جو منافق ہونگے اُن کی پشت اکڑ جاوے گی۔ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ اور مومنوں کا سجدہ ان منافقوں کے حق میں توبیخ اور ذلت اور حسرت اور ندامت کا سبب ہوگا ❊

اور کہا جاوے گا) یہ ہماری کتاب ہے۔ تم پر سچ سچ بولتی ہے ہم لکھواتے جاتے تھے۔ جو کچھ تم عمل کرتے تھے ❊

فائدہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا فرشتوں کو ہر لیلۃ القدر کی رات میں سال بھر کا حساب نقل کرکے دیا جاتا ہے۔ وہ دیوان اعمال میں رکھا جاتا ہے۔ اور کراماً کاتبین ہر دن کے اعمال بنی آدم کے لکھ کر آسمان پر لے جاتے ہیں اور اُس دفتر سے مقابلہ کرتے ہیں۔ تو سب کچھ اس کے مطابق ہوتا ہے ایک حرف نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو ان کو اُن کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ یہی ہے وہ کامیابی ظاہر۔ یعنی جن کے دلوں میں ایمان ہے۔ اور جوارح کے ساتھ اعمال صالح بجالائے۔ جو شریعت کے موافق ہیں پس ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ رحمت سے مراد ہے جنت۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے۔ تیرے ساتھ میں جس پر چاہوں رحمت کروں گا۔ اور یہ کھلی ہوئی کامیابی ہے ❊

اور لیکن جو لوگ کافر ہوئے ان کو ڈانٹ کر توبیخ کے طور پر کہا جاویگا۔ کیا تم پر میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں پس تم نے ان کی پیروی سے تکبر کیا تھا۔ اور تم مجرم لوگ تھے یعنی تمہارے دلوں میں تکذیب تھی۔ میری آیتوں پر تمہیں اعتقاد نہیں تھا۔ ان کو سن کر تکبر کیا کرتے تھے۔ اور ان کی طرف سے اعراض کرتے تھے۔ اور اعمال اور افعال میں تم مجرم تھے۔ مخالف شریعت کام کرتے تھے ؞

اور جب کہا جاتا اللہ کا وعدہ حق ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں تم کہا کرتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے۔ صرف ایک خیالی بات ہے۔ جس کا ہم گمان رکھتے ہیں۔ ہمیں اس پر یقین نہیں آتا۔ یعنی جب تم سے مومن لوگ کہتے بھائیو۔ اللہ کا وعدہ حق ہے۔ کہ تم کو مرنے کے بعد قبروں میں سے زندہ کر کے اٹھائے گا۔ اور قیامت ضروری ہوگی اور ایمان اور اعمال صالح پر ثواب ملیگا۔ اور کفر اور برے اعمال پر عذاب ہوگا اس لئے تمہیں لازم ہے کہ اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ اور ایمان لا کر اعمال صالح مطابق شریعت کے بجا لاؤ۔ تو تم مُردوں کے زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے انکار کر کے کہتے ہمیں یقین نہیں آتا خیالی سی بات ہے ؞

مسلمانو! غور کا مقام ہے۔ اکثر لوگ جو بداعمالیوں میں مصروف رہتے ہیں اُن کے دلوں میں تو یہی بات ہوتی ہے خواہ زبان سے صاف نہ کہیں پس عمل مطابق شرع ایمان کی کسوٹی ہے

پھر فرمایا اور ظاہر ہو جاویں گی اُن کیلئے برائیاں اُن کے اعمال کی اور گھیرے گی ان کو وہ چیز جس کیساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ یعنی وہاں اعمال کے نتائج ظاہر ہو جاویں گے۔ اور دنیا میں جس عذاب پر ہنسی اڑاتے تھے۔ وہ اُن کو گھیرے گا اور اُن سے کہا جاوے گا۔ آج ہم تم کو اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا۔ یعنی جس طرح تم نے اس دن کی ملاقات کی پرواہ نہ کر کے عمل چھوڑ رکھا تھا اسی طرح ہم اسدن تمہاری پرواہ نہ کرینگے اور تم کو جہنم کے عذاب میں پڑا چھوڑ دیں گے۔ اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے۔ اور کوئی تمہارا مددگار نہیں۔ اور اس عذاب کی وجہ یہ ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو ہنسی بنا رکھا تھا اور تمہیں دنیا کی زندگانی نے دھوکا دے رکھا تھا۔ اسی پر تم مغرور ہو رہے تھے اور اُسی کو پسند کر کے آخرت میں کام آنے والے اعمال کو چھوڑ دیا تھا۔ پس اس دن وہ آگ سے

نکالے جاویں گے اور نہ ہی اُن کو موقعہ دیا جاویگا کہ معافی مانگ کر اپنے رب کو راضی کر لیں معافی مانگ کر راضی کرنے کا موقعہ تو یہ ہے کہ پھر ان کو دنیا میں بھیجا جاوے تاکہ توبہ کریں اور شریعت کے مطابق اعمال بجالاویں۔ اور یہ بات ہونے کی نہیں۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور کافروں کے حکم اور فیصلہ کا ذکر فرمالیا۔ تو فرمایا:-

پس اللہ ہی کے لئے ہے سب تعریف جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا بھی وہی رب ہے تمام جہان کا رب ہے۔ یعنی تعریف وثنا کا مستحق صرف وہی ایک ذات پاک ہے جو زمین اور آسمان اور ان دونوں میں بسنے والوں سب کا مالک ہے پس تم اے لوگو اسکی حمد وثنا کرو۔ کہ جو نعمت تمہارے پاس ہے۔ اُسی کی دی ہوئی ہے اور جن بتوں وغیرہ کو تم پوجتے ہو نہ اُن کی طرف سے کوئی نعمت تمہارے پاس ہے۔ نہ وہ کسی چیز کے مالک ہیں۔ اور آسمانوں میں اور زمین میں بڑائی کرنے کا حق اُسی کو ہے۔ اور وہی ہے غالب حکمت والا۔ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلْعَظَمَةُ اِزَارِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَسْکَنْتُهٗ نَارِیْ۔ یعنی عظمت اور بزرگی میری ازار ہے اور کبریا اور بڑائی میری رداہے (یعنی یہ دونوں میری خاص صفتیں ہیں پس جو کوئی ان دونوں میں سے کوئی ایک مجھ سے چھیننا چاہے۔ اُسکو میں اپنی آگ یعنی دوزخ) میں بسیرا دونگا۔ پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ کبر وغرور چھوڑ کر اس دن کو پیش نظر رکھے جس دن باطل والے خسارہ پاویں گے اور جو اعمال اس دن نجات کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اُن کے بجالانے میں پوری ہمت صرف کرے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ آمین ؎

نظم

دُنیا میں جو بیادِ خدائے نعم رہے
جس وقت جل شانہٗ خود منصفی کرے
کوئی کسی کے حق میں نہ ہوگا وہاں شفیع
میدانِ روزِ حشر میں دنیا کا ہر عزیز
چوری دغا فریب ریا جلائے سب کا کُل

مرکر میان روضۂ باغ ارم رہے
ہیبت سے ہر ولی و نبی خشک دم رہے
ہاں لیک جس پہ حق کی رضا و کرم رہے
آنکھیں چرلگے آہوئے وحشی سا رم رہے
جس پہ خدا کا رحم ہو اس کا بھرم رہے

دنیا کی دھوم دھام ہے دنیا ہی تک بس — لیکن وہاں نہ گنج نہ ملک و حشم رہے
پوچھیں گے اہل خلد کہ اے ساکنانِ نار — تم کیوں میانِ نار بہ رنج و الم رہے
دینگے جواب وہ کہ نہ پڑھتے تھے ہم نماز — اور اس عذاب نار کو جھٹلاتے ہم رہے
حق نے دیا تھا مال نہ دیتے تھے ہم زکوٰۃ — مالِ حرام و سود سے بھرتے شکم رہے
جور و ستم۔ حرام و شراب و کباب میں — مکر و دغا فریب میں سارے جنم رہے
کرتے تھے نیک خالق اکبر کی بندگی — ہم پوجتے ہمیشہ صلیب و صنم رہے
ہم ظالموں کے نیک طریقہ کو چھوڑ کر — گمراہ مفسدوں کے سدا ہم قدم رہے
اُس روز چاہتے ہو اماں دوستو اگر — خوف خدا سے شام و سحر چشم نم رہے
ذکرِ خدائے پاک میں جاری رہے زبان — لہو و لعب کی چق چق و بق بق میں کم رہے
دل گرد شرک و نکبت بدعت سے صاف ہو — توحید حق و سنتِ نبوی علم رہے
اخلاص دل سے کیجئے مولیٰ کی بندگی — گردن سدا رضائے الٰہی میں خم رہے

مسلمؔ کو دیجو حشر میں یارب وہیں اماں
جس جا کھڑا لوائے شفیع الامم رہے

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۱۳ کے ساتھ لکھا گیا۔

نمبر ۳۸ ماہ شعبان المعظم کے تیسرے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اصْطَفٰى لِمَحَبَّتِهٖ عِبَادَهٗ ۝ وَجَعَلَ لِتَحْصِيلِ الْقُرْبِ مِنْهُ مَوَاسِمَ وَاَعْيَادًا ۝ الَّذِي اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا مَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمٰوٰتِ ۝ تَعَالٰى عَنِ الشَّرِيكِ وَالْوَزِيرِ وَعَنْ مُشَابَهَةِ الْمَخْلُوقَاتِ ۝ اَتْقَنَ مَا صَنَعَهٗ وَاَحْكَمَهٗ ۝ وَخَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَقَةً ۝ وَكَرَّمَ بَنِي اٰدَمَ وَحَمَلَهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۝ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ حَمْدَ اٰلَائِهِ الْكَائِنَاتِ ۝ وَاَشْكُرُهٗ شُكْرَ اتحالد بِهٖ مِنْ

وَاسِعِ فَضْلِهٖ جَزِیْلِ الْهِبَاتِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ فِیْ رُبُوْبِیَّتِهٖ وَاُلُوْهِیَّتِهٖ وَمَالَهٗ مِنَ الْكَمَالَاتِ ○ شَهَادَةً مُّبَرَّاةً مِّنَ الشِّرْكِ وَالشُّكُوْكِ وَالشُّبُهَاتِ ○ اَرْجُوْ بِهَا النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّاتِ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ السَّادَاتِ ○ صَاحِبُ الْاٰیَاتِ الْبَیِّنَاتِ وَالْبَرَاهِیْنِ الْقَاطِعَاتِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْاَئِمَّةِ الْهُدَاةِ ○ اُولِی الْفَضَائِلِ وَالْكَرَامَاتِ ○

اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰی تَقْوٰی مَنْ حَذِرَ وَخَافَ وَاسْتَقَامَ ○ وَاَدُّوْا حُقُوْقَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْاِسْلَامِ ○ وَاشْكُرُوْهُ عَلٰی مَا اَوْلَاكُمْ مِنَ الْاَفْضَالِ وَالْاِكْرَامِ ○ وَاَحِبُّوْهُ بِجَمِیْعِ قُلُوْبِكُمْ لِمَا یَغْذُوْكُمْ بِهٖ مِنَ الْاِحْسَانِ وَالْاِنْعَامِ ○ وَتَاَمَّلُوْا مَا لَدَیْكُمْ لَهٗ تَعَالٰی مِنَ الْكَرَامَاتِ وَالْمَوَاهِبِ الْجِسَامِ ○ عِبَادَ اللّٰهِ مَا هٰذَا التَّوَانِیْ وَقَدْ وَضَحَ السَّبِیْلُ ○ وَقَدْ قَامَتِ الْحُجَجُ وَتَتَابَعَتِ النُّذُرُ الْمُؤْذِنَةُ بِالرَّحِیْلِ ○ وَاَیْقَنْتُمْ اَنَّ دَارَ الْفَنَاءِ لَیْسَتْ لَكُمْ بِدَارِ مُقَامٍ ○ وَاَنَّهٗ لَا یَتَمَتَّعُ فِیْهَا بِالشَّهَوَاتِ الْفَانِیَةِ اِلَّا الْجَهَلَةُ اَشْبَاهُ الْاَنْعَامِ ○ فَلَا تَكُوْنُوْا مِنْهُمْ وَكُوْنُوْا مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا عَلٰی قَدَمِ السَّدَادِ ○ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ اَهْلُ الْعِنَادِ ○ عِبَادَ اللّٰهِ سَارَ الْمُتَّقُوْنَ وَشَمَّرُوْا اِلَی الْجَنَّةِ دَارِ السَّلَامِ ○ وَصَانُوْا عَنِ الْمَحَارِمِ وَالْاٰثَامِ ○ كَمَا اَفْطَرُوْا اِلَّا یَوْمَ الْقُدُوْمِ عَلَی الْمَلِكِ الْعَلَّامِ ○ فَرَاَوْا مِنْ كَرَامَتِهٖ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ مِّنَ الْاَنَامِ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ ○ فٰكِهِیْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ○ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ

ــــــ
سورہ طور رکوع اول

كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ○ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ○ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ○ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ○ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ○ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ○ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

وعظ نمبر ۳۸ اللہ تعالیٰ کے نزدیک متقین کی عزت اور اُنکے درجوں کے بیان میں

حاضرین:- اللہ تعالےٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ متقین کے درجوں میں پہنچیں۔ آمین

اَمَّا بَعْدُ، اے لوگو اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ اور تقویٰ حاصل کرو۔ اس شخص کا سا تقویٰ جو ڈرتا اور خوف کرتا رہا۔ اور مرنے تک اس پر قائم رہا۔ اور اسلام لانیسے جو اللہ تعالےٰ کے حقوق تمپر فرض ہوگئے ہیں اُنکو ادا کرتے رہو۔ اور جو عزت اور بزرگی اُس نے تم کو دے رکھی ہے اسکا شکر بجالاتے رہو۔ چنانچہ فرمایا سورہ بنی اسرائیل میں وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ○ یعنی ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور خشکی میں ان کو گھوڑوں۔ اونٹوں۔ خچروں وغیرہ پر سوار کیا۔ اور سمندر میں کشتیوں۔ جہازوں پر) اور پاکیزہ (لذت دار) چیزوں سے اُن کو رزق دیا۔ اور اپنی مخلوق میں سے بہت جنسوں پر اُنکو خاصی بزرگی اور فضیلت دی اور چونکہ وہ اپنے احسان اور انعام سے ہمیشہ تم کو غذا دیتا ہے۔ کھلاتا پلاتا ہے اس لئے اپنے تمام دلوں کیساتھ اس سے محبت کرو اور جو اس کی نعمتیں اور بڑی بڑی بخششیں تمہارے پاس ہیں اُن میں تامل اور غور و فکر کرتے رہو۔ اللہ کے بندو باوجود اُسکے ان احسانات کے اس کی عبادت میں یہ سستی کیسی حالانکہ (نجات اور سعادت کا) راستہ واضح ہو چکا اور اُسکی توحید

کی بے شمار دلیلیں قائم ہو چکیں اور اس دار فنا سے کوچ کرنے کی خبر دینے والے (قاصد) پے درپے آچکے اور تم کو یقین ہو گیا کہ یہ دار فناء تمہارے ٹھیرنے کا گھر نہیں اور یہ بھی ثابت ہو چکا کہ دنیا میں ان فانی شہوتوں اور خواہشوں کیساتھ قناعت وہی لوگ کرتے ہیں۔ جو نہایت ناوان (بلکہ) چارپایوں کے شمار میں ہیں پس تم ان جانوروں سے نہ بنو (بلکہ) اُن لوگوں سے بنو۔ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر مرتے تک استقامت کے ساتھ راستی کے قدم پر ٹھیرے رہے ؛

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ حٰم السجدہ میں اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ

یعنی جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے یعنی توحید الٰہی پر کامل اعتقاد کیا۔ پھر اس پر ٹھیرے رہے یعنی جس طرح توحید کا دعویٰ کیا تھا۔ عملاً بھی اس پر قائم رہے۔ مرنے تک اللہ کی عبادت کرتے رہے اور کسی کو عبادت میں شریک نہ کیا۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ آیت پڑھی پھر فرمایا بخدا اللہ ہی کی عبادت پر لگے رہے لومڑی کی طرح ادھر اُدھر نہ جھانکا کہ اگر اللہ کی عبادت میں مراد پوری ہوتی دیکھی۔ تو اللہ کی عبادت کرنے لگیں اور اگر کسی اور کی اطاعت میں اپنی خواہش حاصل ہونے کی اُمید ہوئی۔ تو اس کی غلامی کرنے لگیں ایسا نہ کیا بلکہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طاعت میں مصروف رہے اور ایک صحابی رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا حضرت مجھے ایک ایسی مختصر بات فرمایئے کہ میں اُس کے ساتھ تمسک کروں اور کسی سے پوچھنا نہ پڑے آپ نے فرمایا قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ میرا رب اللہ پھر اسی پر قائم رہ مرتے دم تک مطابق شرع اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہ پھر عرض کیا۔ یا حضرت سب سے بڑی خطرناک چیز جس سے مجھے زیادہ ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو گیا ہے۔ تو آپ نے اپنی زبان کا کنارہ پکڑ کر فرمایا۔ کہ یہ "زبان بڑی خطرناک چیز ہے۔ اسی سے کلمۂ کفر نکلے اسی سے فحش بے حیائی کی باتیں اور جھوٹ نکلے گا

آدمی زبان کو قابو رکھنے کی مشق کرے تو اللہ تعالےٰ اُسکے دل میں نورانیت دیتا ہے جس سے حق و باطل میں تمیز ہوتی ہے۔ اور گناہوں سے نفرت۔ اگر زبان کو بے لگام چھوڑے رکھے تو کثرت لغویات سے دل کی صفائی میں تکدر آجاتا ہے اور رفتہ رفتہ بے نور۔ اندھا ہو جاتا ہے۔ حق و باطل میں تمیز نہیں رہتی ۔

تو جب انسان توحید کے اعتقاد اور مطابق شرع عمل پر مستقیم رہے تو وفات کے وقت فرشتے اس پر نازل ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں خوف نہ کرو۔ یعنی آخرت کے عذاب سے نہ ڈرو۔ تمہارے ایمان اور اعمال صالحہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں بچائیگا اور غم نہ کرو۔ یعنی جو دنیا میں اہل و مال اور اولاد چھوڑ آئے ہو اُن کا فکر نہ کرو ہم تمہارے خلیفہ ہونگے۔ اور تمہیں جنت کی خوشخبری ہو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ زید بن اسلم نے کہا کہ یہ بشارت موت کے وقت بھی دیں گے۔ اور قبر میں بھی اور جب قبروں سے اُٹھائے جاویں گے اُس وقت بھی ۔

اور کہیں گے ہم تمہارے دوست اور رفیق خیر خواہ تھے۔ دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ہم تمہارے ہی خواہ ہیں یعنی جیسے دنیا میں ہم اللہ کے حکم سے تمہارے رفیق تھے نیک کام کی ترغیب اور صلاح دیتے تھے۔ تمہاری حفاظت کرتے رہتے۔ اسی طرح آخرت میں تمہارے مُونس و غمخوار رہیں گے۔ قبر میں وحشت کیوقت تمہیں اُنس دلائیں گے۔ اور نفخۂ صُور کیوقت بھی اور بعث و نشور کے دن بھی۔ اور پلصراط سے آرام کے ساتھ پار اُتار دینگے۔ اور نعمت کی جنتوں میں پہنچا دینگے۔ وہاں تمہیں میسر ہوگی جو چیز تمہارا جی چاہیں اور ملیگی جو چیز طلب کروگے۔ یہ مہمانی ہوگی رب بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اُسی سے دعا کرو خالص کرتے ہوئے اسکے لئے بندگی اگرچہ عناد کرنیوالے دشمنان اسلام ناخوش ہوں۔ اَللّٰہ کے بندو! متقی لوگ تو چل پڑے دار سلامت کے گھر جنت کی طرف لپک گئے۔ اور حرام چیزوں اور گناہ کے کاموں سے روزہ رکھ لیا۔ اور اُنکا روزہ کھولنا اُسی دن ہوگا۔ جس دن اللہ سلامتی دینے والے بادشاہ کے پاس حاضر ہونگے۔ اور وہاں اُسکی مہربانی سے وہ وہ نعمتیں دیکھیں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سُنیں

اور نہ تمام مخلوق۔ اور نہ کسی بشر کے دل پر اُن کا خیال ہی گذرا۔
فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ طور میں یقیناً پرہیز گار (متقی لوگ) بہشتوں میں اور نعمت میں ہونگے عیش کرنیوالے ہونگے۔ اُس چیز کیساتھ جو اُن کے رب نے اُن کو دے رکھی ہے۔ اور بچالیا اُن کو اُن کے رب نے دوزخ کے عذاب سے اُن سے کہا جاویگا کھاؤ اور پیئو مزے سے۔ خوشگوار بدلا اُسکا جو تھے تم عمل کرتے تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے تختوں پر جو صف بصف بچھائے ہوئے ہیں اور شادی کردینگے ہم اُنکو حور عین سے یعنی گوری گوری خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنکی اولاد ایمان میں اُنکے تابع ہوئی تو ہم اُن کی اولاد کو (درجے) اُنکے ساتھ ملا دینگے اور اُن کے عمل سے کوئی چیز کم نہ کرینگے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کے فضل کا مقام ہے۔ اور عدل کا مقام یہ ہے جو آگے فرمایا کہ ہر شخص اپنے ہی کسب اور عمل کے بدلے گرو میں ہوگا۔ کسی دوسرے کے عمل کے بدلے کسی سے مواخذہ نہ ہوگا۔ اور ہم اُن کی امداد کرینگے۔ میوؤں کیساتھ اور گوشت کیساتھ جس قسم سے خواہش کرینگے یعنی جس قسم کے میوے پھل کو اُن کا جی چاہیگا۔ اور جس جانور کے گوشت کی خواہش کرینگے۔ بے تکلف حسب مُراد اُن کو ملتا رہیگا ایکدوسرے کے ہاتھ سے لینگے شراب طہور کا بھرا ہوا پیالہ جس میں نہ بکواس ہوگی نہ گناہ کی باتیں جیسے دنیا کی شراب میں ہوتی ہیں۔ اور شراب کے جام لیکر اُن پر پھرتے ہونگے اُنکے خادم لڑکے (جو ایسے خوبصورت ہونگے کہ گویا موتی ہیں چھپاکے رکھے ہوئے۔ اور اُن کے بعض بعض پر متوجہ ہوکر (گذشتہ باتیں دنیا کی) ایکدوسرے سے پوچھیں گے کہیں گے ہم پہلے اپنے گھروں میں ڈرتے تھے۔ کہ ایسا نہ ہو ہمارے عمل رد ہو جاویں اور ہم عذاب میں پکڑے جاویں۔ پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔ بیشک ہم پہلے اس سے یہ دعا کرتے تھے بیشک وہ احسان کرنیوالا مہربان ہے یعنی متقیوں پر اللہ تعالیٰ کے اتنے کرم ہونگے۔ (۱) یہ کہ ان کو جنت میں داخل کریگا (۲) وہاں انکو رنگا رنگ کی نعمتیں ملیں گی۔ اور جو رب نے اُن کو دے رکھا ہے اس سے مزے لینگے۔ (۳) دوزخ کے عذاب سے اُن کو رب نے بچالیا یہ ایک مستقل نعمت ہے (۴) فرشتے اُن سے کہیں گے۔ خوب کھاؤ پیؤ یہ کھانا پینا تمہیں خوشگوار ہوگا جسکے بعد کوئی تکلیف نہ

ہوگی دنیا کے کھانے پینے کی طرح نہیں کہ زیادہ کھانے سے طرح طرح کی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔
(۵) اُن سے کہا جاویگا یہ تمہارے عملوں کا بدلہ ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تمہارے عمل قبول کئے (۶) صف بصف بچھائے ہوئے تختوں (چھپر کھٹوں) پر ایکدوسرے کے آمنے سامنے تکیہ لگا کر امیروں کیطرح بیٹھے ہونگے (۷) حور عین میں سے ان کو بیبیاں ملیں گی دنیا کی بیبیوں کے علاوہ (۸) اُنکے اہل وعیال جو دنیا میں ایمان میں تو اُنکے تابع تھے۔ لیکن اعمال میں ان کے برابر نہ تھے۔ اُن کی خوشی کے لئے اُنکے درجوں میں اُنکے ساتھ رکھے جاوینگے اور اُن کے عملوں میں بھی کچھ کمی نہ کی جاویگی۔ بلکہ اپنے اعمال کی وجہ سے جس درجے کے مستحق تھے۔ اسی میں رہیں گے۔ اور اُن کے اہل وعیال جو اپنے اعمال سے اُس درجے کا استحقاق نہیں رکھتے تھے۔ اُن کی آنکھ ٹھنڈی کرنے کے لئے اُن کے درجے پہنچا دئے جاوینگے۔ اور یہ محض اللہ کا فضل ہے۔ (۹) طرح طرح کے میوے اور گوشت جس قسم کا خواہش کریں گے۔ ان کو ملتا رہیگا (۱۰) جنت میں ان کو شراب بھی ملے گی۔ لیکن دنیا کی شراب جیسی نجس اور ناپاک اور اُم الخبائث نہیں بدبودار۔ بدمزہ تلخ۔ جس کے پینے سے عقل سلب ہو جاتی ہے۔ لغو اور بیہودہ فحش کلام گالی گلوچ گناہ کی باتیں صادر ہوتی ہیں۔ خمار کے بعد سر درد شروع ہو جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ بلکہ وہ شراب طہور پاک لذیذ خوشبودار۔ خوش ذائقہ ہے۔ نہ اُس کے پینے سے انسان مسلوب العقل ہو۔ نہ لغو بکواس کرے نہ گناہ کی باتیں سرزد ہوں (۱۱) اُن کی خدمت کیلئے بہشتی غلمان خوبصورت لڑکے ہونگے۔ دنیا کے بعض غلاموں کی طرح نہیں۔ بدصورت۔ گندے میلے کچیلے جنکو دیکھ کر گھن آتی ہے۔ بلکہ وہ غلمان بہشتی نہایت خوش منظر خوش لباس صاف ستھرے ہیں جیسے ڈھانپ کر رکھے ہوئے موتی خوشرنگ ہوتے ہیں (۱۲) ایک دوسرے پر متوجہ ہو کر آپس میں دوستانہ بات چیت کرینگے۔ ایکدوسرے کے گذشتہ دنیا کے حالات دریافت کرینگے۔ وہ کہیں گے۔ ہم اس سے پہلے دنیا کے اندر جب اپنے گھروں میں تھے تو اس دن کے عذاب سے ڈرتے تھے۔ اس دل سے غافل نہیں تھے اور اس کا توشہ ہم پہنچانے کی فکر میں تھے۔ شرع کے فرمان پر چلتے تھے۔ اور دل میں ڈرتے تھے کہ مبادا شامت نفس اور ابلیس کی راہزنی سے ہمارے اعمال اکارت ہو جاویں۔ اسی کا نام ہے تقویٰ بس اس تقویٰ کی

برکت سے اللہ تعالےٰ نے ہم پر احسان کیا۔ (جنت میں داخل کیا۔ بیشمار نعمتیں بخشیں اور ہم کو جلن کے عذاب سے بچالیا۔ یہی ہمارا مدعا تھا اسی کیلئے پہلے سے ہم دعائیں مانگتے تھے۔ شک نہیں۔ کہ وہ ہمارا رب نہایت احسان دوست۔ مہربان ہے۔ اللہ تعالےٰ سب بھائیوں کو قرآن میں تدبّر کرنے کی توفیق دے۔ اور اعمال صالحہ بجالانے میں مددگار و معین ہو۔ اور تقوےٰ کا لباس اوڑھنا نصیب کرے (آمین)

نظم

بندگیٔ حق میں سر اپنا جھکانا چاہیئے
اور درود مصطفےٰ میں لب ہلانا چاہیئے

بات تھوڑی سی بیاں ہوتی ہے سب کے کام کی
گوش دل ہر شخص کو اس پر لگانا چاہیئے

یاد رکھ اے دل جہنم کا تجھے گر خوف ہے
آتش دوزخ کو آنسو سے بجھانا چاہیئے

کیسی ہی چھوٹی ہو نیکی تو اسے ہلکا نہ جان
رب کو بخشش کے لئے کوئی بہانا چاہیئے

روشنی کی ہے اگر خواہش اندھیری گور میں
رات میں شمع تہجد کو جلانا چاہیئے

بار کرنا دم سے وہاں کے ہو اگر دل میں ہراس
کلمہ طیب کا افسوں لے کے جانا چاہیئے

چاہتا ہے کیوں خدا سے اور بندوں سے مدد
دودھ میں پانی نہیں ہرگز ملانا چاہیئے

اپنی تقصیر و خطا۔ اللہ سے پڑھ کر نماز
ہاتھ اٹھا کر اور رو رو بخشوانا چاہیئے

بھر رہا ہے نیک و بد سودا سے بازار جہاں
جا پرکھ کر دام اس میں اے گاہک لگانا چاہیئے

لگ رہے ہیں چور و ٹھگ اس کو چہ بازار میں
جیب گٹھڑی ہوشیاری سے بچانا چاہیئے

اس چمن میں ساتھ گل کے خار بھی ہیں بیشمار
دامن اے گلچیں نہ کانٹوں میں پھنسانا چاہیئے

اے سیاں غواص اس دریا ئے گوہر میں تجھے
جان کو آفات بحری سے بچانا چاہیئے

لذت دنیا یہ شہد و شیر ہے اے ہوشمند
آپ کو اس پر نہ مکھی سا گرانا چاہیئے۔

حق و باطل میں تو رکھ پہچان اے اہل تمیز
سنکھیا مصری کے دھوکے میں نہ کھانا چاہیئے

حرص کا دنیا سے بھرتا ہے نہیں ہرگز شکم
نقش حرص و طمع کا دل سے مٹانا چاہیئے

صابر و شاکر ہو اس پر جو تجھے دیوے خدا
آپ کو در در نہ کتے سا پھرانا چاہیئے

جب کہ فوج حرص ہر جانب سے آ کر گھیر لے
اس کو شمشیر قناعت سے ہٹانا چاہیئے

دل کو اپنے جب گھڑی سختی سے گھبرانے لگا
قصۂ ایوبؑ و یونسؑ و الیاسؑ سنانا چاہیئے

ہے تجھے منظور اپنی مشکل آسانی اگر غیر کی مشکل میں جا کر کام آنا چاہیئے

بس کہ اے مسلم تو بگڑے حال کو اپنے بنا
پند عامل ہو کے غیروں کو سنانا چاہیئے

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۳۱ کے ساتھ لکھا گیا۔

نمبر ۳۹ ماہ شعبان المعظم کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَزَّ مَنْ اَطَاعَهٗ وَاتَّقَاهُ ۝ وَاَذَلَّ مَنْ خَالَفَ اَمْرَهٗ وَعَصَاهُ ۝ مُجِيْبِ دَعْوَةِ الدَّاعِ اِذَا دَعَاهُ ۝ وَهَادِیْ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْهِ وَاسْتَهْدَاهُ ۝ مَنْ اَقْبَلَ اِلَيْهِ صَادِقًا تَلَقَّاهُ ۝ وَمَنْ تَرَكَ لِاَجْلِهٖ اَعْطَاهُ فَوْقَ مَا يَتَمَنَّاهُ ۝ وَمَنْ لَاذَ بِحِمَاهُ وَقَاهُ وَحَمَاهُ ۝ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ ۝ فَسُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ تَفَرَّدَ بِكَمَالِهٖ وَبَقَاهُ ۝ وَعَمَّ بِاِحْسَانِهٖ وَاٰلَاهُ ۝ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ حَمْدَ اَنْعَمَهٗ تَنَزَّهَ عَنْهُ وَسَمَاهُ ۝ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى سَوَابِغِ نَعْمَاهُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا مَعْبُوْدَ بِحَقٍّ سِوَاهُ ۝ شَهَادَةً اَدَّخِرُهَا لِيَوْمٍ لَّا يَنْفَعُ فِيْهِ وَالِدٌ وَلَدَهٗ وَلَا وَلَدٌ اَبَاهُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِی اصْطَفَاهُ وَاجْتَبَاهُ ۝ وَاَسْرٰی بِهٖ اِلٰی سَمَاهُ ۝ وَاَرَاهُ مِنْ عَظِيْمِ مَلَكُوْتِهٖ مَا اَرَاهُ ۝ وَقَرَّبَهٗ وَاَدْنَاهُ ۝ وَاَوْحٰٓی اِلَيْهِ مَا اَوْحَاهُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ نَّصَرَهٗ وَاٰوَاهُ ۝ وَاقْتَفٰٓی اَثَرَهٗ وَاتَّبَعَ هُدَاهُ ۝ **اَمَّا بَعْدُ** فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰی وَجِدُّوْا فِیْ طَاعَةِ ذِی الْجَلَالِ ۝ فَقَدْ تَقَاصَرَتِ الْاَعْمَارُ وَطَالَتِ الْاٰمَالُ ۝ وَتَكَاثَرَتِ الْاَوْزَارُ فَقَلَّتِ الْاَعْمَالُ ۝ وَتَرَاكَمَتِ الْاَطْمَاعُ وَالْخَيَالُ فِیْ هٰذِهِ الدَّارِ مُحَالٌ ۝ مَنْ غَفَلَ اَوَّلَهَا وَفَرَّطَ فَسَيَنْدَمُ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ النَّدَمُ وَتَدُوْمُ حَسَرَاتُهٗ وَمِنْ نَّعِيْمِ الْجَنَّةِ يُحْرَمُ ۝ اِبْنَ اٰدَمَ فِرَارُكَ مِنَ الْمَوْتِ وَلَا بُدَّ

أَنْ تَلْقَاهُ ۝ وَالْعُمُرُ لَا بُدَّ مِنْ زَوَالِهِ وَانْقِضَاهُ ۝ وَالْأَمَلُ كَذُوبٌ كَمْ غَرَّ
جَهُولًا وَأَهْدَاهُ ۝ فَمَا يَنَّ مَنْ شَغَلَتْهُ أُمُورُ دُنْيَاهُ طَاعَةِ مَوْلَاهُ ۝ وَاخْتَفَى
مِنَ الْخَلْقِ بِمَعَاصِيهِ وَخَشِيَهُمْ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يَخْشَاهُ ۝ وَبَارَزَهُ بِالْمَعَاصِي
وَلَمْ يَمْنَعْهُ خَوْفُهُ أَنْ يَتْرُكَ مَا عَنْهُ نَهَاهُ ۝ وَتَنَعَّمَ بِأَمْوَالِ الْمَظْلُومِينَ
اِسْتَاسُوءَ عُقْبَاهُ ۝ وَجَمَعَ الْمَالَ وَمَنَعَ حُقُوقَ اللّٰهِ حَتَّى الزَّكٰوةَ ۝ أَفَيَنْفَعُهُ
هٰذَا يَوْمَ لَا يَنْتَفِعُ الْمَرْءُ بِمَالٍ وَلَا بَنِينَ ۝ وَنِيرَ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا
أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝ يَوْمَ يُبْعَثُ مَا فِي الْقُبُورِ ۝ وَيُحَصَّلُ مَا فِي الصُّدُورِ ۝ يَوْمَ يَنْظُرُ
الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۝ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ أَسَفًا عَلَى مَا اقْتَرَفَهُ وَجَنَاهُ ۝
فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَسَارِعُوا إِلَى مَا يُحِبُّهُ الرَّبُّ وَيَرْضَاهُ ۝ وَاسْتَدْرِكُوا
بَقِيَّةَ الْعُمُرِ قَبْلَ تَصَرُّمِهِ وَانْقِضَاهُ ۝ فَكَأَنَّكُمْ بِمَمْدُودِ الْأَمَلِ وَقَدِ
انْقَضَتْ عُرَاهُ ۝ وَبِالْمَلَكَيْنِ وَقَدْ طَوَيَا صَحِيفَةَ الْأَمَلِ عَلَى مَا سَطَرَاهُ
وَشَهِدَاهُ ۝ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۝
وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝ إِنَّهُ لَقُرْاٰنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتٰبٍ مَّكْنُونٍ ۝
لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ أَفَبِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ
مُّدْهِنُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝
وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُونَ ۝
فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝ فَأَمَّا إِنْ
كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۝ وَّجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ
أَصْحٰبِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ الْيَمِينِ ۝ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ
الضَّآلِّينَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيمِ ۝ وَ
نَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِالْآيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّهُ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيمٌ ۝
مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

۵ سورہ واقعہ رکوع ۳

وعظ نمبر ۳۹ ہمیشہ زندہ نہ رہنے اور موت کے وقت مکلفین کے تین فرق ہونیکے بیان میں

حاضرین اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ زندگی پر بھروسہ نہ کریں اور اپنے مآل
میں غور کریں کہ کیا کیا پیش آنے والا ہے۔ آمین۔ ثم آمین۔

اما بعد۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اللہ تعالیٰ ذوالجلال کی فرمانبرداری
اور عبادت میں سرتوڑ کوشش کرو۔ اس لئے کہ عمریں چھوٹی اور کوتاہ ہیں اور امیدیں اور
آرزوئیں لمبی ہیں آرزوؤں اور امیدوں تک پہنچنے سے پہلے پہلے عمر ختم ہوجاویگی اور موت
مع اپنے اہوال کے آگھیریگی۔ گناہوں کے بوجھ بہت ہیں۔ پوٹوں کے پوٹ اور آخرت
میں کام آنیوالے اعمال ہمارے پاس بہت کم ہیں۔ اور ہم لوگوں پر توقعات اور طمع باطل نے
ہجوم کر رکھا ہے۔ دمبدم نئے نئے پسارے پسارتے ہیں۔ اور اس دنیا میں ہمیشہ رہنا محال
ہے جس شخص نے غفلت کو اپنا شعار بنائے رکھا یا لہو ولعب میں مصروف رہا اور عمل خیر میں
کوتاہی کی۔ عنقریب نادم ہوگا۔ اور پچھتائے گا۔ جب پچھتانا اسکو کچھ نفع نہ دیگا۔ اور ایسا
شخص ہمیشہ حسرت میں رہیگا۔ اور جنت کی نعمتوں سے محروم ہوگا۔ اے ابن آدم تو تو موت
سے بھاگتا ہے۔ لیکن موت چھوڑنیوالی نہیں۔ ضرور تجھ سے آملے گی۔ اور عمر کا زوال اور
اسکا ختم ہوجانا ضروری اور لابدی امر ہے اور امید جھوٹی ہے۔ ایک بے حقیقت سراب ہے
جس نے بہت سے نادانوں کو دھوکا دے کر ان کو ہلاکت میں ڈال رکھا ہے بھلا وہ لوگ
کہاں ہیں جن کو دنیا کے امور نے اپنے مولیٰ کی طاعت سے مشغول کر رکھا تھا اور لوگوں سے
ڈرتے اور چھپ چھپ کر گناہ کرتے تھے اور حق تو اللہ کا تھا۔ کہ اس سے ڈرتے اسکے
سامنے تو کھلم کھلا گناہ کرتے رہے۔ اسکا خوف انکو مانع نہ ہوا اور جس کام سے اسنے منع کیا ہے
اسکو چھوڑ نہ بیٹھے۔ مظلوموں کے مال کھا کھا کر عیش کرتے رہے۔ اور اس کے برے انجام سے
بیخوف رہے۔ اور مال کو جمع کرتے اور سمیٹتے رہے اور مال میں جو اللہ تعالیٰ کا حق تھا یعنی
کہ زکوٰۃ فرض کو بھی ادا نہ کیا۔ کیا اس کو یہ باتیں اسدن نفع دیں گی جسدن کوئی شخص مال
اور بیٹوں سے نفع نہ پائیگا جسدن ہر شخص اپنے کسب اور عمل کے بدلے میں گرفتار ہوگا کوئی نجات

نہ پائیگا۔ مگر اصحاب یمین جن کے اعمالنامے اُنکے داہنے ہاتھ میں ملیں گے۔ یا جو اُن سے بڑھکر درجہ رکھتے ہیں یعنی سابقین وہی نجات پائیں گے۔ جس دن جو کوئی قبروں میں ہے اُٹھا کر کھڑا کیا جاویگا اور جو بات لوگوں نے سینوں میں چھپا رکھی تھی وہ ظاہر کردیجاویگی جس دن ہر شخص آنکھوں سے دیکھ لیگا جو اُسنے آگے بھیجا ہے یعنی جو اعمال نیک بد تھے پر انکے ظاہر چھپے کئے تھے سب اُسکے سامنے پیش کئے جاوینگے جسدن ظالم گنہگار اپنی کرتوتوں اور گناہوں پر افسوس اور حسرت کے مارے اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائیگا پس اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو۔ اور اُن اعمال کی طرف لپکو جنکو ربّ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے اور اپنی باقی عمر کا تدارک کرو۔ اس میں مافات کی تلافی کرلو۔ اس سے پہلے کہ عمر ختم ہو جاوے اور گذر جاوے یہ سمجھو گویا تمہاری دراز امیدوں کے ذرائع اور وسائل کٹ گئے اور یہ تصور کرو۔ کہ دونوں فرشتوں نے جو تمہارے اعمال کے لکھنے پر مامور تھے عمل کے دفتر کو تہ کردیا۔ اور جو لکھا تھا اور جسپر گواہ ہوئے تھے اُس پر مہر لگادی۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب انسان کی اجل آجائے گی اب نہ وہ عمل کرے گا نہ اُن کو لکھنے کی نوبت آئے گی ؁

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ واقعہ میں پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے گرنے ڈوبنے کیوقت کی یعنی اخیر رات کی کہ وہ بڑی شان کا وقت ہے۔ اُسمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ یا اس سے قرآن مجید کا نجماً نجماً نازل ہونا مراد ہے کیونکہ لوح محفوظ سے لیلۃ القدر میں پہلے آسمان تک تو یکبارگی نازل ہُوا۔ پھر وہاں سے حسب ضرورت وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیئیس سال میں نازل ہُوا۔ اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی ہے اس بات کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہُوا۔ قرآن بزرگ قرآن ہے جو ایک کتاب چھپا کر رکھی ہوئی باعزت لوح محفوظ میں ہے اُسکو ہاتھ نہیں لگاتے مگر پاک لوگ یعنی لوح محفوظ میں قرآن کو فرشتے ہی مس کرتے ہیں جو گناہوں سے پاک ہیں۔ ابن زید نے کہا کفار قریش کا خیال تھا کہ قرآن کو شیطان لاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اُسکا رد کیا کہ شیطان تو بدکار نجس ناپاک ہوتے ہیں اور قرآن کو سوائے پاک لوگوں فرشتوں کے کوئی مس نہیں کرسکتا۔ چنانچہ سورہ شعرا میں فرمایا وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ

وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ۝ یعنی شیطان اُسکو لیکر نہیں نازل ہوئے۔ اور نہ یہ اُن کے مناسب حال ہے۔ اور نہ وہ اسکی طاقت رکھتے ہیں تو وہ اس کے سننے سے برطرف کئے ہوئے ہیں۔ فرا نے کہا اسکا مزہ اور حلاوت نہیں پاتا مگر جو اسپر ایمان لاکر پاک ہوا اور بعض نے کہا قرآن یعنی مصحف کو مس نہ کرے مگر جو جنابت اور حدث سے پاک ہے انکے نزدیک خبر بمعنی نہی ہے یا نہی کا صیغہ ہے کہ او غام کیوجہ سے جزم اسپر ظاہر نہیں ہوئی۔ مسئلہ ہمارے آئمہ حنفیہ کے نزدیک بے وضو جنب اور حیض نفاس والی کو بلا حائل مصحف شریف کو ہاتھ لگانا جائز نہیں اور اسکے فروع بسط کیساتھ کتب فقہ میں لکھی ہیں وہاں سے دیکھو۔ یہ رب العلمین کی طرف سے اُتارا ہوا ہے اور کافر جو اُسکو سحر کہانت یا شعر کہتے ہیں وہ بات غلط ہے۔ بلکہ یہ حق ہے نافع ہے جس کے برابر اور کوئی چیز نافع نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم اسی بات قرآن کے بارے میں ڈھیلے یقین ہو کفار جو اسمیں چہ میگوئیاں کرتے ہیں تم اُن کی ہاں میں ہاں ملاتے ہو اور اپنا حصہ اُس میں یہی ٹھیراتے ہو کہ تم اُسکو جھٹلاتے ہو اور ایک روایت میں رزق بمعنی شکر آیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے تم پر انعام کیا تم کو شکر کرنا لازم تھا اور تم شکر کی جگہ یہ کرتے ہو کہ اُلٹا جھٹلاتے ہو۔ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور رزقکم کے معنے شکرکم فرمائے اور فرمایا تم کہتے ہو کہ ہم پر فلاں نچھتر فلاں ستارے کی تاثیر سے مینہ برسایا ہوا ہے۔ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اس رات مینہ برسا تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا لوگوں نے عرض کیا اللہ اور رسول بہتر جانے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا صبح میرے بندوں میں سے بعض مجھ پر ایمان لانیوالے ہو گئے اور بعض کافر ہو گئے پس جنہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ہم مینہ برسائے گئے وہ تو مجھ پر ایمان لانیوالے ہیں اور ستارے کے کافر (منکر) ہیں اور جنہوں نے کہا فلاں نچھتر سے ہم پر مینہ برسا وہ میرے کافر اور ستارے کیساتھ ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہ حدیث صحیحین میں بھی ہے۔ اور سنن ابی داؤد اور نسائی میں بھی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس مضمون کی ایک حدیث آئی ہے۔ اور اس حدیث کے ایک راوی

محمد بن ابراہیم کہتے ہیں۔ کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا ذکر سعید بن مسیب رحمۃ اللہ سے کیا انہوں نے کہا ہم نے خود بھی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے لیکن ایک شخص نے مجھے خبر دی جو امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا کہ آپ نے استسقا کیا بارش کیلئے دعا کی۔ جب استسقاء سے فارغ ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے عباس اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ثریا کی نور بچھتر میں کتنے دن باقی ہیں" انہوں نے فرمایا جاننے والوں کا خیال ہے سات دن غائب رہ کر افق پر ظاہر ہو جاتی ہے اسکو نقل کر کے حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں یہ اس پر محمول ہے۔ کہ آپ نے اُسوقت کی بابت سوال کیا۔ جس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ عادۃً بارش برساتا ہے یہ غرض نہیں کہ نور مذکور بذاتہ بارش برسنے کی مؤثر ہے۔ اور شریعت میں یہی اعتقاد منہی عنہ ہے۔

پھر فرمایا کہ اگر تمہارا یہ اعتقاد و خیال ہے کہ تم بدلہ نہیں دیئے جاؤ گے تم اُسکے اللہ تعالیٰ کے مخلوق و مملوک اور اس کی قدرت کے سامنے مجبور اور مقہور نہیں ہو کہ قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے اپنے سامنے حاضر ہونیکا حکم دے اور تمہارے افعال پر باز پُرس کرے اور تمہارے اعمال کی جزا و سزا دے جیسے قرآن کریم میں بہت جگہ خبر دی ہے۔ تو ایسا کیوں نہیں کرتے کہ جب نزع کے وقت تمہارے کسی عزیز و قریب کی روح گلے میں آ پہنچے۔ اور تم اسوقت دیکھ رہے ہو۔ جو اس کو جان کنی تکلیف ہو رہی ہے۔ اور ہم یعنی ہمارے فرشتے جو ہمارے حکم سے اس کی جان قبض کرنے کو گئے ہیں۔ تم سے زیادہ اُسکے قریب ہیں لیکن تم دیکھتے نہیں اگر اس اپنے دعوی اور اعتقاد میں سچے ہو تو اسکو لوٹا کیوں دیتے (یعنی جہاں سے اس کی روح کھچکر گلے میں آ پہنچی ہے۔ وہاں اُسکو واپس کیوں نہیں کر دیتے اور ظاہر ہے کہ تم ایسا نہیں کر سکتے تو معلوم ہُوا کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ تم عاجز اور بے بس ہو تم پر ایک اور ہستی غالب اور حاکم ہے وہی اللہ ہے جس نے قرآن نازل کیا۔ اب نزع کے وقت لوگوں کی جو تین قسمیں ہونگی اُن کا بیان فرمایا۔ چنانچہ فرمایا۔

بہر حال اگر وہ محتضر جس کے پاس موت کے فرشتے حاضر ہوئے ہیں مقربین سے ہو ومقربین سے مراد وہ لوگ ہیں جنکو شروع سورہ میں سابقون کہا ہے اور وہ ایسے لوگ ہیں

جو شرع کے تمام فرائض واجبات حتیٰ کہ مستحبات بھی ادا کرتے رہے اور محرمات و مکروہات سے اجتناب کیا۔ بلکہ ناجائز کام میں پڑ جانے کے خوف سے بعض مباحات کو بھی چھوڑ دیا تو اسکے واسطے خوشی اور رزق ہے۔ اور جنت کی نعمت۔ اور روح سے خوشی۔ راحت بھی یہی مراد لی گئی ہے اور رحمت بھی اور ریحان سے رزق بھی مراد لیا گیا ہے۔ اور خوشبو کے پھول بھی۔ اور یہ سب معانی صحیح ہیں کیونکہ جو مقربین کا درجہ پا کر مریگا۔ اسکو یہ چیزیں ملیں گی۔ اور مقربین سب سے اول درجہ کے لوگ ہیں دوسرے درجہ میں ہیں اصحاب الیمین جنکا ذکر اگلی آیت میں ہے چنانچہ فرمایا

اور اگر وہ اصحاب الیمین میں ہے یعنی جنکو اعمالنامے داہنے ہاتھ میں ملیں گے تو فرشتے اُسکو بشارت دیں گے اور کہیں گے سلامتی ہے تیرے لئے۔ تو اصحاب الیمین سے ہے یہ دونوں درجے تو نیکوں کے ہیں تیسرے درجہ کا ذکر اگلی آیت میں فرمایا۔

اور اگر وہ جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہوگا۔ یعنی جو خبریں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہیں اپنی ذات و صفات کے متعلق اور قیامت۔ جنّت دوزخ وغیرہ کے متعلق اُن کو جھٹلاتا تھا۔ نہیں مانتا تھا۔ اور احکام و شرائع کے متعلق جو انبیاء اللہ تعالیٰ نے کی ہیں اُن سے گمراہ تھا انپر عمل نہیں کرتا تھا۔ تو اسکے لئے ضیافت ہے گرم پانی سے جسکی شدت حرارت کی وجہ سے انتڑیاں وغیرہ جو کچھ پیٹ میں ہے گل گل کر دبر کی راہ سے نکل جاویگا اور داخل ہونا ہے دوزخ میں کہ ہر طرف سے اُسکو آگ ہی آگ گھیرے ہوگی۔

پھر فرمایا۔ بیشک یہ جو ذکر کیا گیا ہے، حق ہے یقینی بات ہے پس پاکی بیان کرو اپنے رب کے نام کی جو بڑی شان والا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث نقل کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا مَنْ اَحَبَّ لِقَاۤءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاۤءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاۤءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاۤءَہٗ۔ یعنی جو اللہ تعالےٰ کی ملاقات کو دوست رکھے اللہ تعالیٰ اُسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کو ناخوش رکھے اللہ تعالیٰ اُسکے ملنے کو ناخوش رکھتا ہے تو لوگ جو حاضر تھے سر جھکا کر رونے لگے۔ آپ نے رونیکا سبب پوچھا انہوں نے عرض کیا ہم تو موت کو ناخوش رکھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مطلب نہیں جو تم سمجھے لیکن بات یہ ہے کہ جب وقت

کے حضور کا وقت ہوتا ہے تو اگر مرمیوا المقربین اور نیکوں سے ہو تو فرشتے اسکو روح و ریحان اور جنت نعیم کی خوشخبری دیتے ہیں جب خوشخبری اسکو پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو چاہنے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اُسکی ملاقات کو چاہتا ہے۔ اور اگر وہ جھٹلانیوالوں گمراہوں سے ہو۔ تو اسکو حمیم وغیرہ کی مہمانی کی خبر دی جاتی ہے۔ جب خبر سنتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ملنے کو ناخوش رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ (ابن کثیر)

فائدہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ تو آپ نے فرمایا اسکو رکوع میں رکھو۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ تو آپ نے فرمایا اس تسبیح کو سجود میں رکھو الخ اسی واسطے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کی تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کی تسبیح وجہ یہ کہ جب انسان رکوع میں عملاً اپنے بدن کیساتھ رب کی عظمت کے سامنے سر جھکا دیتا ہے۔ تو قولاً بھی مناسب ہے کہ یہی تسبیح پڑھے۔ اور جب سجدہ میں سر زمین پر رکھکر اپنی غایت پستی اور رب تعالیٰ کے نہایت علو شان کا اظہار کرتا ہے تو زبان سے بھی رب تعالیٰ خداوند کے علو کا اقرار ہی مناسب ہے تاکہ قول اور عمل میں موافقت ہو۔ واللہ اعلم

نظم

اے دلِ ناداں ہو ہشیار اک دن موت ہے
کیوں ہے غفلت میں ہے سرشار اکدن موت ہے

کھیل میں طفلی کٹی کھوئی جوانی خواب میں
اب ذرا پیری میں ہو بیدار اکدن موت ہے

عمر بھر لایا بجا۔ حرص و ہوا کی پیروی
اب تو ہو خالق کا تابعدار اکدن موت ہے

اے دل آیا ہے یہاں۔ تو کر کے عہد بندگی
یاد کر وہ قول اور اقرار اکدن موت ہے

چھوڑ کر شرک و نفاق و بدعت و فسق و فجور
بندگی میں جی لگا اے یار اکدن موت ہے

بخشوا اللہ سے جرم و خطا رو زار زار
پڑھ ہمیشہ دل سے استغفار اکدن موت ہے

اے اخی اس چار دن کی زندگی کی شان میں
کبر و نخوت سے نہ رہ زنہار اکدن موت ہے

دیکھ تو تک اس سرائے فانیہ کے حال میں
جو یہاں آیا اُسے ناچار اکدن موت ہے

ہو شہنشاہِ جہاں یا سیٹھ یا درویش ہو
یا گدا لے نان یا زردار اکدن موت ہے

خوب ہو یا زشت رُو یا ہو قوی یا ناتواں
ہو توانا یا کہ ہو بیمار اکدن موت ہے

مولوی ہو یا کہ جاہل پیر ہو یا ہو مُرید
یا ہو آقا یا ہو خدمتگار اکدن موت ہے

ہو پیغمبر یا ولی۔ یا غوث ہو یا قطب ہو
متقی ہو یا کہ ہو بدکار اکدن موت ہے

ہو پری یا جن ہو۔ یا اقلیم کا ہو بادشاہ
یا ہو سب مخلوق کا سردار اکدن موت ہے

بنگلہ میں رہتا ہو۔ یا ہو بیاں شیشہ محل
یا ہو ٹوٹا جھونپڑا گھربار اکدن موت ہے

یا پھٹی گدڑی گسستہ پیرہن میں ہو گذر
یا ہو عمدہ جُبہ و دستار اکدن موت ہے

یا یہاں کھاتا ہو زردہ قورمہ نان و پلاؤ
یا ہو پھیکا ساگ و خشکہ خوار اکدن موت ہے

یا ہو قالیں اور توشک فرش گل آرامگاہ
یا ہو فرش خاک پر از خار اکدن موت ہے

بوعلی سے کچھ نہ بن آئی نہ افلاطون سے
لا دوا ہے موت کا آزار اکدن موت ہے

جب کہ سب کو موت ہے اے بندۂ مسلم فرید
واسطے تیرے بھی آخر کار اک دن موت ہے

(خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۱۳ کیساتھ لکھا گیا ہے)

نمبر ۴۸ ماہ شعبان المعظم کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اولیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاتِحِ الْبَابِ لِمَنْ تَابَ ۝ وَمُوْضِحِ سَبِیْلِ النَّجَاۃِ لِمَنْ اَنَابَ ۝ فَمَنْ تَابَ کَتَبَہٗ مِنَ الْاَحْبَابِ ۝ وَمَنْ اَنَابَ اِلَیْہِ یَسَّرَ لَہُ الْاَسْبَابَ ۝ لَا دَافِعَ لِمَا قَضٰی وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطٰی وَھُوَ الْمَلِکُ الْوَھَّابُ ۝ فَسُبْحَانَ مَنْ قَسَّمَ عَطَآءَہٗ بَیْنَ عِبَادِہٖ فَھٰذَا لَہُ الْمَغْفِرَۃُ وَھٰذَا لَہُ الْعَذَابُ ۝ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلٰی نِعَمِہٖ لَا تَتَنَاھٰی ۝ وَاَشْکُرُہٗ شُکْرَ مَنْ عَرَفَھَا فَوَعَاھَا ۝ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَھَادَۃَ مَنْ فَھِمَ مَعْنَاھَا ۝ وَعَمِلَ ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا بِمُقْتَضَاھَا ۝ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

أَرْسَلَهُ إِلَى أُمَّةٍ مَرِضَتْ قُلُوبُهَا فَدَاوَاهَا بِالْقُرْآنِ فَشَفَاهَا ۝ وَطَائِفَةٍ
أَعْرَضَتْ عَنِ الْحَقِّ وَآثَرَتْ هَوَاهَا فَسَلَبَهَا عِزًّا وَّجَاهًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ خَيْرِ الْأُمَّةِ وَ
أَزْكَاهَا ۝ وَأَبَرِّهَا وَأَتْقَاهَا ۝ اَلَّذِيْنَ عَضُّوْا عَلَى سُنَّتِهٖ بِالنَّوَاجِذِ وَتَمَسَّكُوْا
بِعُرَاهَا ۝ أَمَّا بَعْدُ فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالَى وَتَمَسَّكُوْا بِالسَّبَبِ
الْأَقْوٰى ۝ وَتَقَرَّبُوْا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِمُخَالَفَةِ مَا تَدْعُوْا إِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْهَوٰى
وَاغْتَنِمُوْا فُرْصَةَ الْعُمُرِ فَكَأَنَّكُمْ بِبِسَاطِهٖ وَقَدِ انْطَوٰى ۝ وَطَهِّرُوْا بَاطِنَ
الْقُلُوْبِ فَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى ۝ وَاعْلَمُوْا
أَنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا خَلَصَ مِنَ الشَّوَائِبِ ۝ وَلَا يُرْفَعُ
مِنْهَا إِلَّا مَا بَلَغَ مِنَ الْإِخْلَاصِ أَعْلَى الْمَرَاتِبِ ۝ فَهٰذِهٖ عِبَادَ اللّٰهِ أَوْقَاتُ
الْفَضَائِلِ قَدْ أَضَاءَ سَنَاهَا ۝ فَهَلْ مِنْ نَّفْسٍ قَدِ اسْتَيْقَظَتْ مِنْ
سِنَاهَا وَهَلْ مِنْ نَّفْسٍ قَدْ نَشِقَتْ مِنْ رِّيْحِ الْإِقْبَالِ صَبَاهَا ۝ وَنَدِمَتْ عَلَى
تَفْرِيْطِهَا فِي صِبَاهَا ۝ فَيَا طَالِبًا لِّلْخَيْرَاتِ هٰذِهٖ أَوْقَاتُهَا قَدْ أَقْبَلَتْ ۝ وَيَا
مُنْتَظِرًا مَّوَاسِمَ الْأَرْبَاحِ هَا هِيَ قَدْ دَنَتْ وَاقْتَرَبَتْ ۝ وَأَفْضَلُهَا شَهْرُ
الصِّيَامِ قَدْ دَنَتْ أَوْقَاتُهٗ ۝ جَاءَ لِيُقِيْمَ سُوْقَ التِّجَارَةِ وَتَجَلَّتْ حَسَنَاتُهٗ ۝
فَاسْتَقْبِلُوْهُ بِتَوْبَةٍ صَادِقَةٍ تَمْحُو الْأَوْزَارَ ۝ وَأَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ قَوْلِ لَا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ ۝ وَسُؤَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّجَاةِ مِنَ النَّارِ ۝ وَاحْفَظُوْا أَوْقَاتَهٗ
مِنَ التَّفْرِيْطِ وَالْإِضَاعَةِ ۝ وَمَا يَعُوْدُ عَلَيْكُمْ بِالنَّدَامَةِ وَالْخَسَارَةِ ۝ فَأَوَّلُهٗ
رَحْمَةٌ وَّهِيَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَأَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّهِيَ لِلْمُذْنِبِيْنَ ۝ وَآخِرُهٗ
عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَهُوَ لِلْمُوْبِقِيْنَ ۝ فَالْفَائِزُ مَنْ حَفِظَ أَوْقَاتَهٗ مِنَ الْإِضَاعَةِ
وَقَامَ بِاحْتِرَامِهٖ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللّٰهَ فِي كِتَابِهِ الْعَظِيْمِ نَوَّهَ بِشَرَفِهٖ وَ
إِعْظَامِهٖ ۝ وَالْخَاسِرُ مَنْ ضَيَّعَ أَوْقَاتَهٗ وَأَيَّامَهٗ ۝ وَصَارَ شَاهِدًا عَلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَا يُوْجِبُ الْخُسْرَانَ وَالنَّدَامَةَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۙ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

وعظ (۴۰)

نیکیوں میں ایکدوسرے پر سبقت لیجانیکی ترغیب میں خصوصاً فضیلت کے اوقات میں

حاضرین مجھے اور تم سب کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ فضیلت کے وقتوں کی قدر کریں اور زندگانی دنیا کے دھندوں میں زیادہ نہ پھنسیں۔ آمین۔ ثم آمین۔

اَمَّا بَعْدُ اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور مضبوط دستاویز سے تمسک کرو مضبوط دستاویز سے مراد ہے شرک سے بیزار ہو کر توحید پر مستحکم ہو جاؤ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا یعنی پس جو طاغوت (شرک کے پیشواؤں) سے منکر ہوا اور اللہ پر ایمان لایا۔ اُس نے مضبوط دستاویز کو تھام لیا جس کو کبھی ٹوٹنا نہیں اور متفق ہو کر اندرونی اختلافات دور کر کے قرآن کریم کی تعلیم پر کاربند ہونا چنانچہ فرمایا وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنی اللہ تعالیٰ کی رسّی (قرآن) کیساتھ پنجہ مارو۔ اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو اور جس چیز کی طرف نفس اور نفسانی خواہش بلادے اس کی مخالفت کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ اور عمر کی فرصت کو غنیمت جانو۔ گویا تمہارے پیش نظر وہ وقت ہے کہ عمر کا بچھونا لپیٹ دیا گیا (جب رات ختم ہوتی ہے۔ اور صبح ہو جاتی ہے تو بستر تہ کر کے رکھدیا جاتا ہے

ما سورہ حدید رکوع ۳

اسی طرح جب عمر اخیر ہوئی اور موت کے آثار ظاہر ہوئے تو گویا زندگی کا بستر لپیٹا گیا تو جیسے اُس وقت انسان دنیا کی مصروفیت سے الگ ہو جاتا ہے اسیطرح اسکو پیش نظر رکھ کر ابھی سے دنیاوی مصروفیتیں کم کر دو اور آیندہ زندگی میں کام آنیوالے اعمال بجالاؤ۔ اور اپنے دلوں کے باطن کو پاک کرو (نیتیں درست کرو) کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جو اُس نے نیت کی (صحیحین میں امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی۔ فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَاَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ اور ہر شخص کے لئے ہے۔ جو کچھ اُس نے نیت کی سو جس شخص کی ہجرت اللہ اور رسول کیطرف ہو یعنی محض اللہ اور رسول کی رضا طلبی کی نیت سے ہجرت کی۔ تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کیطرف واقعہ ہوئی یعنی مقبول ہوئی اور وہ اجر کا مستحق ہوگا۔ اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہو کہ اُسکو حاصل کرے یا کسی عورت کیلئے ہو۔ کہ اس سے شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی چیز کیطرف ہوئی جسکی خاطر اس نے ہجرت کی اس حدیث کے ورود کا سبب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت میں ایک شخص نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اور اُسکا مقصد یہ تھا کہ وہاں جا کر ایک عورت سے جسکو اُمّ قیس کہتے تھے شادی کرونگا۔ تو اس کا نام ہی مہاجر اُمّ قیس مشہور ہو گیا۔ جب یہ خبر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیت کے فساد سے بڑے بڑے نیک اعمال بھی اکارت ہو جاتے ہیں۔

اور یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ اعمال میں سے وہی عمل قبول کرتا ہے جو ملاوٹوں سے پاک اور خالص ہو اور اُوپر اٹھایا نہیں جاتا (اللہ کیطرف بلند نہیں ہوتا) مگر وہی عمل جو اخلاص کے اعلیٰ مراتب کو پہنچا ہوا ہو پس اے اللہ کے بندو یہ فضیلتوں کے اوقات ہیں جنکی روشنی چمک رہی ہے تو کیا کوئی شخص ہے جو غفلت کی نیند سے بیدار ہو اور کیا کوئی شخص ایسا ہے جو اقبال کی ہواؤں سے باد صبا کی ہوا خوری کرے اور لڑکپن کے زمانہ میں جو تفریط اور کوتاہی اس سے ہوئی ہے

اس پر نادم ہوسوائے نیکیوں کے طالبو یہ اُن کے اوقات سامنے آرہے ہیں اور اے منافع کے موسموں کا انتظار کرنیوالو ہوشیار ہوجاؤ۔ کہ وہ موسم قریب ہیں اور بالکل سر پر آپہنچے ہیں اور ان موسموں میں سے بہترین موسم ماہ رمضان ہے جس کا زمانہ بہت قریب آگیا ہے۔ وہ اس لئے آیا ہے کہ سوداگری کا بازار لگادے۔ اور اُسکی خوبیاں کھلم کھلّی جلوہ نما ہورہی ہیں پس تم اُنکا استقبال کرو۔ سچی توبہ کیساتھ جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اس میں کثرت سے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھو اور بہت استغفار کرو۔ اور جنت کی درخواست کرو۔ اور دوزخ سے نجات پانیکی دعائیں مانگو اور غفلت اور ضائع کرنے سے اُسکے اوقات کی حفاظت کرو۔ اور جن کا انجام ندامت اور ٹوٹا پانا ہو اُن سے بچتے رہو۔ پس شروع ماہ رمضان کا تو رحمت ہے اور وہ متقیوں کا حق ہے اور اُسکا درمیانی حصہ مغفرت۔ گناہونکی معافی ہے اور وہ گنہگاروں کا نصیب ہے اور اُسکا آخر (دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔ اور یہ اُن لوگوں کیلئے ہے جو کثرت گناہوں سے) ہلاک ہُوا چاہتے ہیں بامراد وہ شخص ہے جس نے اُس کے اوقات کی حفاظت کی اور ضائع کرنے سے بچایا اور اُسکا حق احترام بجالایا محض اس غرض سے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی بزرگ کتاب میں اُسکے شرف و عظمت کا اعلان کیا۔ اور خسارہ پانیوالا وہ شخص ہے جس نے اس (ماہ مبارک) کے اوقات اور اُسکے دن ضائع کئے جس کی بنا پر قیامت کے دن اُسکے برخلاف ایسی شہادت دیگا اور جو اُسکے ٹوٹا پانے اور پچھتانے کی موجب ہوگی۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ حدید میں جان لو کہ زندگانی دنیا کی صرف یہی ہے کہ ایک کھیل ہے جیسے بچے کھیلتے ہیں اور دل بہلانا ہے لعب تو وہ چیز ہے جس کی حقیقت کچھ نہیں باطل خیال ہے اور لہو وہ چیز ہے۔ جس سے دل بہلایا جاوے پھر جاتی رہے اور فنا ہوجاوے اور زینت ہے جیسے عورتیں دنیا کے ساز و ساماں۔ زیور۔ لباس کیساتھ سنگار کرکے بن ٹھن بیٹھتی ہیں اور آپس میں ایکدوسرے پر فخر کرنا ہے اور ایکدوسرے پہ مال اور اولاد میں بہتات جتانا ہے غرض یہ کہ دنیا کیساتھ مشغول ہونیکا نتیجہ ان پانچوں چیزوں کے اندر منحصر ہے کسی کے پاس پانچوں باتیں جمع ہوگئیں کسی کے پاس کوئی ہوئی کوئی نہ ہوئی پھر اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ایک مثال بیان فرمائی کہ وہ ایسی ہے جیسے مینہ خشک سالی میں برسا اُس سے اُگی ہوئی

پیداوار نے کاشتکار کو لبھایا۔ پھر وہ پیداوار اپنے کمال نمو کو پہنچی ہے۔ پھر خشک ہونے لگتی
ہے۔ تو تو اس کو دیکھتا ہے زرد پڑی ہوئی ہے پھر ریزہ ریزہ اور چورہ چورہ ہو جاتی ہے
اس بیان اور تمثیل میں دنیا کی تحقیر اور اس کی بے ثباتی اور ناپائیداری جتلانی منظور ہے اور
تو یہ فرمایا کہ دنیا کا ماحصل جو کچھ دنیاداروں نے سمجھ رکھا ہے وہ تو انہیں پانچ چیزوں کے ہیر
پھیر میں ہے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالے نے سورہ آل عمران میں فرمایا زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ
مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ یعنی
زینت دی گئی لوگوں کے لئے یعنی ان کے دلوں میں رغبت ڈالی گئی دوستی خواہشوں کی عورتوں
سے اور بیٹوں سے اور سونے اور چاندی کے خزانوں کی جو ڈھیر مارے ہوئے ہیں اور موٹے
تازے پلے ہوئے نشان وار نمبر لگائے ہوئے گھوڑوں اور مال مویشی اونٹ گائے بکری اور
کھیتی باڑی سے یہ ہے متاع زندگانی دنیا کی اور اللہ تعالی کے پاس بہتر ٹھکانا ہے اس آیت میں
سب سے پہلے عورتوں کا ذکر کیا کہ عورتوں کا فتنہ سب سے شدید ہے صحیح حدیث میں ہے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ
مِنَ النِّسَآءِ یعنی میرے بعد مردوں کے حق میں عورتوں سے بڑھکر کوئی فتنہ نہیں لیکن سمجھ
رکھنا چاہیئے کہ جب مقصود عورت کرنے سے پاکدامنی ہو یعنی اپنے نفس کو زنا اور حرامکاری سے
بچانا تو اس صورت میں عورت بہترین چیز ہے چنانچہ نکاح کرنے کی ترغیب میں بہت حدیثیں
آئی ہیں ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ
مَتَاعِهَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِنْ نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَ
اِنْ غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ یعنی دنیا صرف برتنے کی چیز ہے اور دنیا کی بہترین
متاع نیک بخت عورت ہے اگر مرد اسکی طرف نظر کرے تو اسے خوش کردے یعنی خاوند کے سامنے زیب و
زینت سے ایسی کشادہ پیشانی سے پیش آئے کہ اسکو دیکھ کر مرد کا دل باغ باغ ہو جاوے
اور اگر خاوند اسکو کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اگر خاوند اس سے غائب ہو کہیں
سفر میں جاوے تو اپنے نفس کے بارے میں مرد کے ناموس کی حفاظت کرے اور اسکے مال کی حفاظت

کرے یعنی آپ کو بدکاری بیحیائی سے بچائے اور خاوند کا مال فضول خرچ کرکے برباد نہ کرے علیٰ
ہذا القیاس اگر عورت کرنے سے نیک اولاد کا حاصل ہونا مطلوب ہو۔ جو اللہ تعالیٰ اور رسول کے
فرمانبردار ہوں اور دشمنانِ دین سے جہاد کریں تو اس نیت سے بھی بی بی کرنا عبادت ہے اور بیٹوں
کی محبت کبھی تو فخر اور نمائش کے لئے ہوتی ہے۔ سو وہ اس مذمت میں داخل ہے اور کبھی اسلئے
ہوتی ہے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت زیادہ ہو۔ اور اُنکو اللہ تعالےٰ کی عبادت
واطاعت کی تعلیم دینے میں مجاہدہ کرے تو یہ محمود عمل ہوگا چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے
تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی محبت اور پیار کرنے والیاں
بہت بچے جننے والیاں عورتیں نکاح کرو کہ مجھے تمہاری (کثرت کی) وجہ سے قیامت کیدن اور
اُمتوں پر (اپنی اُمت کے بڑھنے کا) فخر حاصل ہوگا۔ اور مال کی محبت بھی دو قسم پر ہے کبھی فخر و تکبر اور
غریبوں پر اترانے کیواسطے اور فقیروں اور مسکینوں پر شان دکھانے کیواسطے ہوتی ہے سو یہ
مذموم ہے اور کبھی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ جن کا نفقہ اُسکے ذمے فرض ہے اس کو بخوبی ادا کر
سکے اور صلۂ رحم اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر قادر ہو اور نیکی کی وجوہ
اور اللہ تعالےٰ کی طاعتوں میں اور جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرسکے اگر اس نیت سے ہو
تو شرع میں پسندیدہ اور نیکی کا کام ہے اور گھوڑوں کی محبت تین قسم پر ہے کبھی تو آدمی اس
نیت سے گھوڑے پالتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی ضرورت پیش آوے تو یہ گھوڑے
کام آویں تو یہ بڑے اجر اور ثواب کا کام ہے اور کوئی آدمی فخر اور ریا کے لئے گھوڑے
پالتے ہیں اور اہل اسلام کی دشمنی اور مسلمانوں سے لڑنے کی غرض سے گھوڑے باندھ رکھتے
ہیں۔ تو یہ گھوڑے اپنے مالکوں کے حق میں گناہ کا سبب ہیں اور اُن پر بوجھ ہیں اور آج کل جو
ہمارے ملک میں زمیندار لوگ حکومت سے زمین مربعات لیکر گھوڑیوں کی پرورش
کرتے ہیں اسی قسم میں داخل ہیں۔ اور بعض لوگ اس غرض سے گھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنا کام
چلتا رہے۔ اور لوگوں کے محتاج نہ ہوں اور باوجود اسکے ان گھوڑوں کی گردنوں اور پیٹھ میں
جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اسکو نہیں بھولتے یعنی اُنکی گردنوں پر حق زکوٰۃ ہے وہ ادا کرتے ہیں
اور پیٹھ میں حق یہ ہے۔ کہ کوئی ضعیف نادار رستہ میں تھکا ماندہ ہو تو اُسکو سوار کرکے منزل مقصود

پر پہنچا دیں۔ تو ایسے گھوڑے اپنے صاحب کیلئے پردہ پوشی کا سبب ہیں کہ دنیا میں بھی کام چلتا رہا۔ اور آخرت میں بھی گناہ کا سبب نہیں اور اُونٹ۔ گائے بکری میں دونوں نیتیں ہو سکتی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس کھیتی میں بھی پس مسلمان کو لازم ہے کہ اپنی نیت کی پڑتال کرتا رہے پھر فرمایا یہ تو دنیا کی زندگانی کی متاع ہے۔ اگر اچھی نیت ہوگی تو اَجر حاصل کر سکتا ہے۔ نہیں تو آخرت میں وبال کا سبب بنیں گی۔ اور جو اللہ کے پاس اَجر اور ثواب ہے وہ ان چیزوں کی ظاہری نمایش سے بہت اچھا ہے اس لیئے مسلمان کو لازم ہے کہ نیت ایسی کرے جس سے اُسکے معمولی کام بھی عبادت بنجاویں ایسا نہ کرے کہ عبادات بھی محض عادات کے شمار میں ہو جاویں چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ

نقل

ایک بزرگ کے ایکدوست نے اپنے رہنے کے لئے ایک مکان تعمیر کیا جب اُس کی تعمیر اختتام کو پہنچی تو اُن بزرگ دوست کو مکان میں لیگیا اُنہوں نے وہاں ایک روزن دیکھی پُوچھا یہ روزن کس غرض سے رکھوائی ہے اُس نے جواب دیا کہ یہ روشنی اور ہوا کیواسطے رکھی گئی۔ اُنہوں نے بڑے افسوس سے کہا کہ اگر تم یہ نیت کرتے کہ یہاں سے آذان کی آواز آئیگی جس کو سُنکر جماعت میں جاکر شامل ہُوا کروں گا۔ تو تمہیں ثواب ہوتا۔ اور روشنی اور ہوا پھر بھی آتی ہی رہتی ایک بزرگ سے

حکایت

ہے کہ نماز ہو رہی ہے۔ اور آپ کھانا کھا رہے ہیں کسی نے کہا آپ جماعت میں نہیں شامل ہوئے آپ نے جواب دیا کہ میں ایسی نماز نہیں پڑھنا چاہتا جو کھانا کھانے کے حکم میں ہو بلکہ ایسا کھانا کھا رہا ہوں جس سے نماز کا ثواب ہو اُن کا مطلب یہ تھا کہ اگر بھوک کی حالت میں کھانیکے موجود ہوتے نماز میں شریک ہو جاتا۔ تو دل کا دھیان کھانیکی طرف لگا رہتا تو گو ظاہر میں میں نماز پڑھ رہا ہوتا لیکن وہ نماز کھانے کے حکم میں ہوتی۔ اور اب جو کھانا اس نیت سے کھا رہا ہوں کہ فراغت کے بعد دل جمعی سے نماز پڑھوں گا تو کھانا کھانے میں نماز کا ثواب ہے اسیواسطے حدیث میں آیا ہے کہ اِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَالْعِشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعِشَاءِ یعنی جب

عشا کی نماز بھی ہونے کو ہو۔ اور کھانا بھی موجود ہو تو پہلے کھانا کھا لو کہ نماز اطمینان سے پڑھنی نصیب ہو۔ عشا بکسر عین نماز خفتن کو کہتے ہیں اور عشا بفتحہ عین رات کے کھانیکو نیز ایک اور حدیث میں ہے کَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُ الْاَخْبَثَيْنِ یعنی کھانے کے موجود ہوتے نماز پڑھنی جائز نہیں (سخت مکروہ ہے) اور نہ اس حال میں کہ پیشاب پاخانہ تنگ کر رہے ہوں اس لئے کہ ایسے وقت میں نماز میں دل جمعی نہیں ہوتی۔

پھر دنیا کی حقارت اور ناپائداری اور بے ثباتی بیان کرنے کے بعد خیرات کیطرف ایک دوسرے سے بڑھنے اور مسابقت کرنے کی ترغیب دلائی جس کے ضمن میں طاعات کا بجالانا اور محرمات سے اجتناب کرنا داخل ہے چنانچہ فرمایا اپنے رب کی بخشش کی طرف ایکدوسرے پر پیشدستی کرو۔ اور جنت کی طرف بڑھو۔ وہ جنت ایسا وسیع مکان ہے کہ اس کی چوڑان آسمان اور زمین کی چوڑان کی مثل ہے۔ وہ اُن لوگوں کے لئے تیار کیگئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے۔ جسکو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل کا صاحب ہے

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اُسکے رسولوں پر ایمان لانے بغیر جنت میں داخل ہونا ممکن اور باوجود ایمان کے اُس کے حاصل کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔ کیونکہ فرمایا ہے سَابِقُوْا۔ الآیۃ پس استحقاق دخول جنت کا اُسی شخص کو ہے۔ جو فرائض بجالاتا رہے اور محرمات کبائر۔ صغائر سے حتی الوسع باز رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ (آمین)

نظم

جس کو قہر ایزدی سے رستگاری چاہیئے — اِس کے دل سے آہ اشک آنکھوں سے جاری چاہیئے
جس کے بندوں پر ہزاروں بخشش و انعام ہیں — ہر گھڑی اُس کبریا کی یادگاری چاہیئے
طالبانِ قرب محبوب حقیقی کو ضرور — اشکباری دلفگاری جاں نثاری چاہیئے
جو ہُوا طالب بہارِ گلشنِ فردوس کا — کیا اُسے سیر گلِ باغ بہاری چاہیئے
شاغلانِ لذت دنیائے جیفہ کو مدام — مجلس رقص و شراب سُود خواری چاہیئے
عاصیانِ شوق کو اُمّید بخشش کی نہیں — اہل عصیاں کو شفیع شرمساری چاہیئے
جبکہ یہ دنیا ہے مومن کے لئے زنداں سرا — کیوں نہ پھر یاں رنجش و تکلیف خواری چاہیئے

ہے اگر دنیا میں ٹوٹا جھونپڑا پرواہ نہیں	جنت الفردوس کی محل و اٹاری چاہیئے
شعلۂ نارِ جہنم کو بجھانے کے لئے	دیدۂ پُر خوفِ حق کی اشکباری چاہیئے
گوہر اعمال پر بازار محشر میں ضرور	رونق اخلاص دل کی آبداری چاہیئے
اے مسافر منزل گور و قیامت کے لئے	ساتھ لینا توشۂ پرہیزگاری چاہیئے
اے مسافر کیوں پڑا سوتا ہے ٹک بیدار ہو	کوچ سے پہلے ہی چلنے کی تیاری چاہیئے
اے فقیر نفس کُش اے صوفیٔ خلوت نشیں	نفس و شیطاں کی ٹھگی سے ہوشیاری چاہیئے
اہلسنّت! لینا گر ہے سو شہیدوں کا ثواب	شوخیوں پر جاہلوں کی بُردباری چاہیئے
بندگانِ باوفا کو اپنے آقا کی مدام	پیروی فرمانبری خدمتگزاری چاہیئے

دل سے اے مسلم کر اپنے دُور سودائے غرور
بندۂ خاکی کے حق میں خاکساری چاہیئے

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۳۱) کیساتھ لکھا گیا۔

ماہ رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر (۴۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَلِيْمِ السَّتَّارِ ۞ اَلْمُتَفَضِّلِ بِالْعَطَاۤءِ الْمِدْرَارِ ۞ اَلنَّافِذِ قَضَاۤؤُهٗ بِمَا نَجْرِيْ بِهِ الْاَقْدَارُ ۞ يُدْنِيْ وَيُبْعِدُ وَيُشْقِيْ وَيُسْعِدُ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاۤءُ وَيَخْتَارُ ۞ فَسُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ عَطَاۤءَهٗ بَيْنَ عِبَادِهٖ ۞ فَهٰذَا مَقْبُوْلٌ بِرَحْمَتِهٖ وَهٰذَا مَرْدُوْدٌ بِاَبْعَادِهٖ ۞ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ وَهُوَ اَحَقُّ مَحْمُوْدٍ ذُو النِّعَمِ وَالْاِفْضَالِ ۞ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى نِعَمٍ تَتَجَدَّدُ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۞ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ مُكَوِّرُ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ ۞ شَهَادَةً اَدَّخِرُهَا لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارُ ۞ اَفْضَلُ دَاعٍ اِلَى الْخَيْرِ وَالْجَنَّةِ وَمُحَذِّرٍ مِّنَ النَّارِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْاَخْيَارِ ۞ الَّذِيْنَ هُمْ لِلْاِهْتِدَاۤءِ نُجُوْمٌ وَّ

بظلمة الكفر كشمس النهار ○ اما بعد فيا ايها الناس اتقوا الله تعالى
واعلموا انه قد نزل بساحتكم شهر كريم ○ خصه الله تعالى على سائر
الشهور بالتشريف والتكريم ○ وانزل فيه القرآن العظيم ○ وفرض صيامه
شكرا على هذا الانعام ○ وجعل صيامه احد مبانى الاسلام ○ وسن لكم قيامه
نبيكم عليه الصلوة والسلام ○ شهر الخيرات والبركات ○ شهر اجابة الدعوات ○
شهر مضاعفة الحسنات ○ شهر اعتاق الرقاب الموبقات ○ شهر لا يعدل به
سواه من الاوقات ○ الحسنة فيه بالف حسنة فيما سواه ○ والفريضة
تعدل سبعين فريضة لمن تقبل منه مولاه ○ اعوذ بالله من الشيطن
الرجيم [1] ○ يايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم
لعلكم تتقون لا اياما معدودت ط فمن كان منكم مريضا او على سفر فعدة من
ايام اخر ط وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين ط فمن تطوع خيرا فهو خير
له ط وان تصوموا خير لكم ان كنتم تعلمون ○ شهر رمضان الذى انزل
فيه القرآن هدى للناس وبينت من الهدى والفرقان ج فمن شهد
منكم الشهر فليصمه ط ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر ط يريد
الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر ز ولتكملوا العدة ولتكبروا الله على ما
هدىكم ولعلكم تشكرون ○ واذا سالك عبادى عنى فانى قريب ط اجيب
دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لى وليؤمنوا بى لعلهم يرشدون ○ احل لكم ليلة
الصيام الرفث الى نسائكم ط هن لباس لكم وانتم لباس لهن ط علم الله انكم
كنتم تختانون انفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم ج فالئن باشروهن وابتغوا
ما كتب الله لكم وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط
الاسود من الفجر ص ثم اتموا الصيام الى اليل ج ولا تباشروهن وانتم عاكفون فى
المسجد ط تلك حدود الله فلا تقربوها ط كذلك يبين الله ايته للناس لعلهم
يتقون بارك الله لى ولكم فى القرآن العظيم ○ ونفعنى واياكم بالايات

[1] سورہ بقر رکوع ٢٣

وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

وعظ نمبر ۷۱ ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور فضیلت کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ اپنے فرائض کو کما ینبغی ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہم پر ہیں ان کا شکر جیسا چاہیئے بجا لائیں اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ: اے لوگو اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور تمہیں معلوم ہو کہ ایک بہت بزرگ اور مبارک مہینہ نے تمہارے آنگن میں آ ڈیرہ لگایا ہے وہ ایسا بابرکت مہینہ ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے تمام مہینوں پر عزت اور بزرگی بخشی ہے۔ اور اسی مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کو نازل فرمایا ہے۔ اور اس انعام کے شکر میں اس ماہ مبارک کے روزے فرض کئے ہیں اور اس مہینہ کے روزوں کو اسلام کی پانچ بناؤں میں سے ایک بنا ٹھیرایا ہے۔ اور اسکی راتوں میں قیام کرنے (تراویح پڑھنے) کو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسنون کیا ہے یہ خیرات اور برکات کا مہینہ ہے دعاؤں کے مقبول ہونیکا مہینہ ہے نیکیوں اور عبادتوں کے کئی گنا ثواب بڑھ جانے کا مہینہ ہے یہ ایسا مہینہ ہے کہ جو لوگ گناہوں کیوجہ سے ہلاک ہو چکے تھے عذاب کے مستحق ہوگئے تھے اس مہینہ میں دوزخ کے عذاب سے آزاد کئے جاتے ہیں یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کے سوا اور وقت کبھی اس کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس مہینہ میں ایک نیکی کرنا اور وقتوں میں ہزار نیکی کرنے کے برابر ہے اور ایک فرض اس میں اور زمانے کے ستر فرضوں کے برابر ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ قبول فرمالے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر میں اے وہ لوگو جو ایمان لائے فرض کیا گیا تم پر روزہ رکھنا جیسے اُن لوگوں پر فرض کیا گیا۔ جو تم سے پہلے تھے ممکن ہے کہ تم متقی بنجاؤ۔

فائدہ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر روزے فرض کئے اور یہ بھی بیان کر دیا۔ کہ روزے محض تم پر ہی نہیں فرض کئے گئے بلکہ پہلی اُمتوں پر بھی فرض تھے۔ اور ساتھ ہی روزہ کی وجہ اور حکمت بھی فرما دی کہ روزہ سے تقویٰ اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور اخلاق رذیلہ

اور اخلاق رذیلہ سے نفس کا تزکیہ اور تنقیہ ہوتا ہے پس مسلمانوں کو اس سے دل نہ چرانا چاہیئے
اور شوق سے روزہ رکھنا چاہیئے کہ پہلی اُمتوں پر بھی فرض تھا۔ وہ روزے رکھتے تھے تو تم
اُن سے کیوں پیچھے رہو دوسرے اس میں روحانی اور جسمانی فوائد بہت ہیں۔ روح اور نفس کا
اخلاق رذیلہ سے تزکیہ حاصل ہوتا ہے۔ بدن کا اخلاق ردیہ سے تنقیہ ہوتا ہے شیطان
کا تسلط انسان پر کمزور ہو جاتا ہے چنانچہ صحیحین کی حدیث میں ہے۔ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ
اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ
یعنی اے جوانوں کے گروہ جو تم میں جماع کی طاقت اپنے میں پائے تو چاہیئے شادی کرے اور
جس کو شادی میسر نہ ہو اُسکو چاہیئے روزے رکھے کہ یہ اُس کے حق میں خصی کر دینے کے حکم میں
ہے یعنی جیسے خصی میں شوخی اور تندی نہیں رہتی اسی طرح روزے سے شہوت کی شدت اور تیزی
فرو ہو جاتی ہے جو شیطان کا عمدہ ہتھیار ہے۔

مسئلہ روزہ کی تعریف شرع میں یہ ہے کہ صبح صادق سے سورج کے کامل غروب تک
مُفَطِّرَاتِ ثَلٰثَہ یعنی کھانے پینے جماع سے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت کیساتھ
بند رہے پھر مسلمانوں کو تسلی دینے کے لئے فرمایا کہ چند دن گنتی کے (روزے) رکھنا فرض کیا گیا۔ یہ
نہ سمجھنا کہ ہمیشہ ہی روزے رکھنے پڑینگے اور پھر اسکے باوجود یہ بھی رخصت ہے کہ) جو تم میں
سے بیمار ہو یا سفر پر ہو۔ تو اور دنوں سے شمار پورا کر دے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہیں
(مالدار ہیں) اُن کے ذمے لازم ہے کہ اگر روزہ نہ رکھیں۔ تو ایک مسکین کو کھانا فدیہ میں کھلا دیں
پھر جو شخص خوشی سے زیادہ نیکی کرے تو وہ اُسکے لئے بہتر ہے اور اگر تم کو (روزہ کی فضیلت کا
علم ہو تو ہر حال میں، روزہ رکھنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے ؕ

فائدہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابتداء اسلام میں ہر مہینہ میں تین روزے
رکھتے تھے پھر رمضان کی فرضیت سے وہ روزے منسوخ ہو گئے یہ کئی صحابہ اور تابعین سے نقل کیا
ہے ان کا قول ہے کہ پہلی اُمتوں پر نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت سے لیکر روزے اسی طرح فرض تھے
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے اور اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ اور امام حسن
بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ ہر اُمت پر ہماری طرح کامل مہینے کے روزے فرض تھے۔

فائدہ ابتداء اسلام میں روزے کا یہ حکم تھا کہ بیمار اور مسافر مرض اور سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھیں کہ ان پر مشقت نہ ہو بلکہ بیماری اور سفر کے دنوں میں افطار کریں۔ بعد میں جتنے روزے نہ رکھے تھے رمضان کے سوا اور دنوں میں ان کو قضا کریں اور جو شخص تندرست اور گھر میں مقیم اور روزہ کی طاقت بھی رکھتا ہے اسکو بھی ابتداء اسلام میں اختیار تھا۔ چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے اور ایک مسکین کو کھانا کھلاوے اور اگر خوشی سے ایک مسکین کی بجائے ایک سے زیادہ کو بہتر ہے مسکین کو کھانا کھلا کر افطار کرنے سے افضل یہی ہے۔ کہ خود روزہ رکھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک لمبی حدیث روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ روزے پر تین حالات تبدیل ہوئے ہیں۔

(۱) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ہر مہینہ میں تین دن اور عاشورا کے دن محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ الآیۃ نازل فرما کر رمضان کے روزے فرض کر دیئے اس حالت میں تندرست مقیم کو بھی اختیار تھا۔ کہ روزہ نہ رکھے تو ایک مسکین کو کھانا کھلاوے تو اس کا فرض ادا ہو جاتا تھا۔

(۲) اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے آیت شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ الآیۃ نازل فرمائی اس میں ہے فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ اس سے مقیم تندرست کو جو ایک مسکین کو کھانا کھلا کر افطار کی رخصت تھی اسکو منسوخ کر دیا۔ اب اس کو خود ہی روزہ رکھنا فرض ہو گیا۔ پہلی رخصت موقوف ہو گئی اور مسافر اور مریض کو رخصت دی کہ بیماری اور سفر کے دنوں میں افطار کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ بعد میں قضا کر دیں۔ اور بڈھے ضعیف کو جو روزہ نہیں رکھ سکتا اسکو رخصت ہے کہ روزہ نہ رکھے اور مسکین کو کھانا کھلاوے۔

(۳) شروع میں حکم تھا۔ کہ جب روزہ افطار ہو اسکے بعد جب تک سوویں نہیں تب تک کھاویں پیویں۔ عورتوں کے پاس جاویں جب سو جاویں اسکے بعد کھانا پینا وغیرہ منع تھا بس انصار میں سے ایک صحابی صرمہ نام روز میں اپنا کام کاج کیا کرتا تھا ایکدن شام تک کام کیا

ے کو کھانا کھلاوے تو اور بہتر ہے زیادہ ثواب ہے لیکن اسکے حق میں روزہ رکھنا

گھر آیا نماز پڑہی اور کھائے پئے بغیر سو گیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی صبح پھر روزہ رکھ لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سخت تکلیف کی حالت میں دیکھا فرمایا کیا وجہ ہے تم پر سخت تکلیف کی حالت نظر آتی ہے۔ عرض کیا یا حضرت کل میں کام کرتا رہا۔ جب گھر آیا تو پڑ گیا۔ آنکھ لگ گئی پھر صبح کو اسی حال میں روزہ رکھ لیا۔

ادھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات ہوئی کہ سونے کے بعد اپنی بی بی سے جماع کر بیٹھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ آخر آیت تک جس میں صبح ظاہر ہونے تک کھانے پینے جماع کرنے کی اجازت آئی ہے

اور صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آیت وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ منسوخ نہیں بلکہ یہ شیخ فانی کے حق ہے یعنی جو مرد وعورت بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر ضعیف ہوں کہ روزے نہیں رکھ سکتے تو ان کو یہ حکم ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ بہر حال اب تندرست مقیم کو روزہ ہی رکھنا فرض ہے۔ افطار کے جائز ہونے کی کوئی صورت نہیں اور ضعیف بوڑھوں کو حکم ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں اور روزہ نہ رکھیں۔

مسئلہ شیخ فانی کے حق میں اس پر تو علماء کا اتفاق ہے کہ اُسکو افطار کرنا جائز ہے۔ اور قضا بھی اس پر نہیں۔ اس لئے کہ اس کی ایسی حالت نہیں کہ پھر کبھی روزہ قضا کرنیکا اُس کو امکان ہو خلاف تو اس میں کہ اگر صاحب مقدور ہو تو آیا اُسکو ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے یا نہ۔ اس میں علماء کے دو قول ہیں۔

(۱) یہ کہ اس پر ایک مسکین کو طعام دینا واجب نہیں اسلئے کہ وہ عمر کی وجہ سے عاجز ہے روزہ نہیں رکھ سکتا۔ تو اس پر فدیہ واجب نہیں جیسے چھوٹے بچے پر واجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اُسکی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا اور یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قولوں میں سے ایک قول ہے۔

(۲) یہ کہ اس پر ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دینا واجب ہے جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سلف نے آیت کی تفسیر میں اسیطرح کہا اور یہی صحیح ہے اور اکثر علماء کا یہی

مذہب ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا اور امام شافعی رحمۃ اللہ کا دوسرا قول بھی یہی ہے ؛

مسئلہ ۔ حامل اور مرضع " یعنی جس عورت کو حمل ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو" کے بارہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء نے کہا افطار کریں۔ اور فدیہ دیں بعد میں قضا بھی کریں یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔ (رد المختار شامی ") بعض نے کہا صرف فدیہ دیں اُن پر قضا نہیں۔ بعض نے کہا صرف قضا ہے فدیہ کی ضرورت نہیں ۔ اور حنفیہ رحمہم اللہ کا قول یہی ہے ۔ (در مختار) بعض نے کہا فدیہ اور قضا دونوں کی ضرورت نہیں (تفسیر ابن کثیر)

پھر فرمایا : رمضان کا مہینہ وہ (بابرکت) مہینہ ہے ۔ جس میں قرآن اُتارا گیا (وہ) اعمال کہ لوگوں کیلئے راہنمائی کرنیوالا ہے ۔ اور ہدایت اور حق و باطل کی تفریق کی روشن دلیلیں (اسمیں موجود ہیں) پس (اب) جو اس مہینہ کو حاضر ہو ۔ یعنی جو اس مہینہ کو پالئے) اس کو لازم ہے کہ ضرور اس میں روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اُسکو جائز ہے کہ بیماری اور سفر کے دنوں میں افطار کرے لیکن ضرور ہے کہ اور دنوں سے گنتی پوری کردے ۔ یہ رخصت اللہ تعالیٰ نے اس لئے دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنیکا ارادہ رکھتا ہے ۔ اور تمہارے حق میں تنگی کرنا نہیں چاہتا ۔ اور قضا کا جو حکم دیا اُس سے مقصد یہ ہے کہ تم گنتی رمضان کے روزوں کی کامل کردو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو ۔ اسپر کہ اُس نے تم کو ہدایت کی ۔ اور تو کہ تم شکر گذاری کرو ۔ کہ قرآن جیسی نعمت تم کو اس مہینہ میں دی گئی ؛

فائدہ حافظ ابن کثیر نے کہا حدیث میں وارد ہوا ہے پہلے انبیاء پر بھی کتب الٰہیہ اسی مہینہ میں نازل ہوا کرتی تھیں اور سب کتب تو انبیاء پر یکبارگی نازل ہوئیں اور قرآن مجید بھی پہلے آسمان پر ماہ رمضان میں لیلۃ القدر کی رات کو یکبارگی نازل ہوا اور وہاں بیت العزۃ میں رکھا گیا ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ پھر وقتاً فوقتاً حسب وقائع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوتا رہا ۔ جب کافر کوئی اعتراض کرتے کوئی شبہ کی بات پیش کر کے جھگڑا کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی بات کا جواب بھیجدیتا ؛

مسئلہ بعض صحابہ اور تابعین کا مذہب ہے کہ سفر میں افطار کرنا واجب ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صحیح جمہور کا قول ہے کہ اختیار دیا گیا ہے واجب اور متحتم نہیں کیونکہ صحابہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ رمضان میں سفر کرتے تھے۔ کوئی روزہ رکھ لیتا کوئی افطار کرتا نہ روزہ دار افطار والے پر عیب رکھتا نہ افطار والا روزہ دار پر تو اگر افطار واجب ہوتا۔ تو آپ ضرور روزہ داروں پر انکار کرتے بلکہ اس کے برعکس خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شدید گرمی کے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ رکھنا صحیحین کی حدیث سے ثابت ہے اور امام اعظم اور امام شافعی وغیرہ علماء کا قول ہے کہ افطار سے روزہ رکھنا بہتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کی دلیل سے اور بعض نے کہا افطار افضل ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ اللہ کی رخصت قبول کی جاوے دوسرے اس وجہ سے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کسی نے سفر میں روزہ رکھنے کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا مَنْ اَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَّمَنْ صَامَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ یعنی جس نے افطار کیا اُسکا عمل اچھا ہے اور جس نے روزہ رکھا اس پر بھی کچھ گناہ نہیں تو آپ نے افطار کرنیوالے کے عمل کو حسن فرمایا۔ اور روزہ رکھنے والے سے گناہ کی نفی کی اور ایک گروہ علماء کا قول ہے دونوں یکساں ہیں کسی کو کسی پر ترجیح نہیں۔ کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ میں روزے بہت رکھا کرتا ہوں کیا سفر میں روزہ رکھ لوں۔ آپ نے فرمایا اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ یعنی جی چاہے تو روزہ رکھ لو جی چاہے تو افطار کر لو اس میں آپ نے دونوں کا یکساں اختیار دیا۔ کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی بعض نے کہا اگر مسافر کو روزے میں تکلیف ہو تو افطار افضل ہے۔ یہی قول ہے حنفیہ کا ،"در مختار"

بدلیل اس حدیث کے جو صحیحین میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس پر لوگ سایہ کر رہے ہیں تو دریافت کیا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا روزہ دار ہے تب آپ نے فرمایا لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ یعنے سفر میں روزہ رکھنا نیکی کا کام نہیں ؛

حافظ ابن کثیر نے کہا لیکن اگر سُنت سے اعراض کرے اور یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ افطار مکروہ

ہے تو ایسے شخص پر افطار معین ہو جاتا ہے اور اس حالت میں اس پر روزہ رکھنا حرام ہے
اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میری بابت سوال کریں
تو ان سے کہدو کہ میں قریب ہوں دعا کرنیوالے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا
کرے تو ان کو چاہیئے میرا کہنا مانیں اور میرے ساتھ ایمان لاویں یہ ہے کہ وہ راہ پاویں ؞
فائدہ اس آیت کو جو اللہ تعالےٰ نے روزوں کے مسائل کے درمیان فرمایا تو اس میں
اشارہ ہے کہ افطار کیوقت دعا میں اہتمام اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ وقت قبولیت دعا
کا مظنہ ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ لِلصَّائِمِ عِنْدَ اَفْطَارِہٖ دَعْوَۃٌ
مُسْتَجَابَۃٌ یعنی افطار کیوقت روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے اسی واسطے اس حدیث کے
راوی عبداللہ بن عمرو رضہ جب افطار کرتے تو اپنے اہل وعیال کو بلاتے اور دعا کرتے۔
اس کے بعد فرمایا۔ روزہ کی رات میں تم کو اپنی بی بیوں کیساتھ جمع ہونا حلال کیا گیا
وہ تمہارے لئے لباس (پہناوا) ہیں اور تم اُن کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی
جانوں کی خیانت کیا کرتے تھے۔ پس اس نے اپنی رحمت سے تم پر رجوع کیا۔ اور تم سے
معاف کر دیا وہ سخت حکم اٹھا دیا پس اب اُن سے ملو۔ اور جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں لکھ
دیا ہے۔ یعنی بیٹی بیٹا جو مقدر کیا ہے اُس کی تلاش کرو یعنی مقصود جماع سے نیک اولاد کی طلب
ہونی چاہیئے۔ نہ محض شہوت رانی۔ اور کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ فجر کا سفید تاگا رات کے سیاہ
تاگے سے تمہارے لئے ظاہر ہو جاوے یعنی صبح صادق ہو جانے تک تمام رات تم کو کھانا
پینا اپنی بی بیوں سے صحبت کرنا حلال ہے پھر صبح صادق ہو جانے پر ان چیزوں سے رک جاؤ
اور روزے کو رات تک پورا کرو ہاں لیکن) جب تم مسجدوں میں اعتکاف کئے ہوئے ہو تو
اس حالت میں ان (عورتوں) سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے پاس نہ پھٹکو
اسی طرح اللہ تعالےٰ لوگوں کے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تو کہ وہ متقی بنجاویں
فائدہ اس آیت کا سبب نزول وہ ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا کہ شروع اسلام میں
یہ حکم تھا کہ روزہ رکھ لینے کے بعد سونے سے پہلے پہلے کھانا پینا وغیرہ جائز تھا۔ جب سو جاتا
تو پھر یہ چیزیں حرام ہو جاتیں تو ایک انصاری کو نیند آگئی سو گیا۔ پھر کھانا کھائے بغیر دوسرا روزہ

رکھ لیا دوپہر کے وقت اُسکو غشی ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا ذکر کیا گیا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی دوسرے چند صحابہ سے جن میں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں یہ غلطی ہوگئی کہ سونے کے بعد جماع کر بیٹھے پھر آپ کے پاس شکایت لیکر آئے تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ جو فرمایا سفید تاگا سیاہ تاگے سے ظاہر ہوجائے تو مراد اس سے صبح کی روشنی اور رات کی سیاہی ہے۔ عدی بن حاتم رضی اللہ کہتے ہیں میں سفید اور سیاہ تاگا ہی سمجھا تو دو تاگے ایک سفید ایک سیاہ لیکر اپنے تکیئے کے نیچے رکھ لئے اور انکو دیکھتا رہا جب جدا جدا معلوم ہونے لگے تب کھانا پینا چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ ہنسے اور فرمایا تب تو تیرا تکیہ بڑا فراخ ہے مراد دن کی روشنی اور رات کی سیاہی ہے کہتے ہیں مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اس واقعہ پر نازل ہوا

مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جس کو صبح کیوقت غسل کی حاجت ہو اس کا روزہ صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صبح ظاہر ہونے تک مفطرات ثلاثہ کی اجازت دے رکھی ہے۔ **مسئلہ** سحری کھانا مستحب ہے صحیحین میں انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت آئی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً یعنی سحری کھایا کرو۔ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

مسئلہ سحری اخیر وقت فجر ہونیکے قریب کھانا مستحب ہے اور افطار جلدی شام ہوتے ہی کرنا مستحب ہے حدیث میں ہے۔ لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْاِفْطَارَ وَ اَخَّرُوا السُّحُوْرَ یعنی میری اُمت ہمیشہ بھلائی کیساتھ رہیگی جب تک افطار جلد کیا کریں۔ گے اور سحری دیر سے کھایا کریں گے۔ بہت حدیثوں سے اس مضمون کی تائید ہوتی ہے ٭

نظم

اس لئے ہے مومنو! ماہ مبارک اس کا نام
برکتوں سے ہے بھرا ہر روز و شب ہر صبح و شام

اس مہینے میں کلام اللہ اُترا لا کلام
اس مہینے میں نزول رحمت حق بے شمار

اس مہینے میں کھلے جنت کے دروازے تمام
اس مہینے میں ہوئے دوزخ کے سب دروازے بند

آسمان سے آکے کرتے ہیں زمین پر اژدہام
اس مہینے میں فرشتے اور سب ارواح پاک

اس مہینے میں شب قدر ایک ایسی ہے نہاں
جسکو دس سو ماہ سے بہتر کہے رب انام

اس مہینے میں نجات آفت سے ہر مومن کو ہو
اس مہینے میں شیاطین قید ہوتے ہیں تمام

اس مہینے میں دعائیں نیک ہوتی ہیں قبول
اس مہینے میں تمہیں توبہ مناسب ہے مدام

اس مہینے میں ادا اک فرض جو کوئی کرے
پائے ستّر کا ثواب ایسا ہے حق کا فضل عام

اِن دنوں میں سنّتوں کا اور نفلوں کا ثواب
مثل فرضوں کے لکھا جاتا ہے ہر عابد کے نام

ایک نیکی کے عوض پاؤ گے ستّر کا ثواب
تا بمقدور اس مہینے میں کرو تم نیک کام

نار دوزخ سے بچانے کو سپر بن جائے گا
اور روز حشر میں شافع ہو یہ والا مقام

اس مہینے کی صفت اکثر رسول حق نے کی
اور ثنا کرتے تھے جملہ آل و اصحابؓ کرام

حسب فرمان الٰہی حسب ارشاد رسولؐ
ہر طرح لازم ہے کرنا تم کو اس کا اہتمام

کھانا پینا چھوڑنے سے روزہ کامل نہو
چاہیئے ہر عضو کے روزے کا کرنا التزام

دیکھنا سننا ہے جس کا منع کرے ترک سب
آنکھ کا اور کان کا روزہ یہی ہے لاکلام

روزہ کام و زبان یہ ہے نہ کہنا جھوٹ بات
غیبت اور بہتان سے بچنا نہ کرنا اتّہام

ہاتھ سے ایذا نہ دے لکھے نہ بیجا کوئی حرف
واں نہ رکھے پاؤں جو دیکھے گناہوں کا مقام

ساتھ مسکینوں یتیموں کے کرو افطار تم
روزہ کھلوایا کرو لوگوں کے روزے وقت شام

جو کوئی کھلوائے روزہ پائے روزہ کا ثواب
ہے اگرچہ لائق افطار تھوڑا سا طعام

اس میں روزہ دار کا ہوتا نہیں کچھ کم ثواب
ہے یہ سب انعام خالق از برائے خاص و عام

ہر عبادت کے سوا اس ماہ کے روزہ کا اجر
روزہ داروں کیلئے ہے واقعی روز قیام

کوئی تو میوے کوئی حوریں عبادت کی جزا
کوئی فردوس بریں میں پائیگا کوثر کا جام

روزہ دارونکو ولیکن ہوگی وہ نعمت حصول
کوئی بھی واقف نہ ہو جس سے بجز ربّ الانام

یعنی دیدار خدا ہوگا قیامت کو ضرور
مثل اس کے کب ہے کوئی نعمت دار السّلام

جتنی تجھ سے ہو سکے علمیؔ عبادت اسمیں کر
جانیں آئے یا نہ آئے پھر تجھے ماہ صیام

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۳۱) کیساتھ لکھا گیا ہے۔

ماہ رمضان المبارک کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اولی (نمبر ۱۲۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اختص بالتفضیل والتشریف بعض مخلوقاتہ ۝ و
اودع فیہا من عجائب حکمہ وبدائع مصنوعاتہ ۝ ما شہدت العقول السلیمۃ
بانہا من اکبر آیاتہ ۝ خلق فقدر ۔ وملک فدبر ۝ وشرع فیسر ۝ وربک
اعلم حیث یجعل رسالاتہ ۝ افاض مواہب الاحسان علی المقربین من العباد
وامات حجب الابعاد عن العباد ۝ فسلکوا بتوفیقہ سبیل الرشاد ۝ واحیا قلوبہم
باماتۃ النفوس عن الشہوات ۝ وبشر علیہم نیل اسباب الکرامات ۝ احمدہ
سبحانہ وہو المحمود علی جمیع الاقضیۃ والتدبیرات ۝ حمداً یملأ الارضین
والسموات ۝ واشکرہ علی جزیل الانعام وعظیم الہبات ۝ واشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ فی ربوبیتہ والہیتہ وجمیع کمالاتہ ۝ و
اشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ وخیرتہ من جمیع بریاتہ ۝ نبی
اشرق الکون بنور رسالتہ وانتظم بہ شمل الاسلام بعد شتاتہ ۝ اللہم
صل وسلم علی عبدک ورسولک محمد وعلی آلہ واصحابہ والتابعین لہ علی
دینہ ومحبتہ وموالاتہ ۝ **اما بعد** فیا ایہا الناس اتقوا اللہ تعالی واعلموا
ان اللہ تعالی لطف بکم وعمکم بعمیم الجود والاحسان ۝ اذ من علیکم بشہر
الصیام شہر خص بالکرم والعفو والغفران ۝ فشمروا عن ساعد الجد فی
ہذہ الاوقات ۝ واخلصوا الاعمال وتوبوا الی بارئکم من المخالفات ۝
واسہروا عیونکم بتلاوۃ القرآن واستماعہ واتعبوا اقدامکم فی الصلوات ۝
واکثروا من الحسنات ان الحسنات یذہبن السیئات ۝ وطہروا السنتکم من
اللغو فلیس الصیام مجرد الامساک عن الطعام ۝ انما حکمتہ کف النفوس
عن الشہوات والتشبہ بالملائکۃ الکرام ۝ علیکم بالسکوت وافشاء السلام و

اِطْعَامِ الطَّعَامِ ○ يَتَكُوْنُوْا مِنَ الَّذِيْنَ لَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ دَارُ السَّلَامِ ○ لِلصِّيَامِ اٰدَابٌ وَّ
يَجْمَعُهَا حِفْظُ الْقَلْبِ عَنِ الْخَطَرَاتِ ○ وَاللِّسَانِ عَنْ قَبِيْحِ الْمَقَالَاتِ ○ وَالسَّمْعِ عَنْ
اِسْتِمَاعِ الْمَحْذُوْرَاتِ ○ وَالْجَوْفِ عَنِ الْمَطَاعِمِ وَالْمَشَارِبِ الْمُحَرَّمَاتِ ○ عِبَادَ اللّٰهِ
هٰذَا شَهْرُ رُجُوْعِ النُّفُوْسِ الْاٰبِقَةِ ○ هٰذَا شَهْرُ صِيَانَةِ النُّفُوْسِ عَنِ الْبَطَالَاتِ
وَالْمَاٰثِمِ اللَّاحِقَةِ ○ هٰذَا شَهْرُ اغْتِنَامِ الْخَيْرَاتِ وَالْمُسَابَقَةِ ○ فَطُوْبٰى لِمَنْ تَلَقَّاهُ
بِتَوْبَةٍ صَادِقَةٍ ○ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا
اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ
شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ
مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ
اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ ۔ وَ
شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ ۔ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ
مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ
يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا
عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ ۔ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ
حَوْضِيْ شَرْبَةً لَّا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ
مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ
اَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَّاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اِنَّمَا يُوَفَّى
الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ
وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۰ اِنَّهٗ تَعَالٰى
جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

وعظ نمبر (۴۲) ماہ رمضان کے روزوں کو لغویات سے بچانے اور اس ماہ میں زیادہ نیکیاں اور خیرات کرنیکے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالےٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ صحیح معنے میں روزہ دار بنیں اور لغو اور فضول باتوں سے روزہ کو پاک رکھ کر جنت الفردوس کے مستحق ہوں۔ آمین ثم آمین

اَمَّا بَعْدُ اے لوگو! اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ اور تمہیں واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں رمضان کا مہینہ دیکر جو بخشش اور معافی اور مغفرت کیساتھ مخصوص ہے" تم پر بڑا احسان کیا۔ اور تمہارے حال پر بڑی مہربانی کی لہذا اب تم کوشش کی پنڈلی سے دامن اُٹھا کر ان مبارک وقتوں میں اللہ کی رضا جوئی کی راہ پر مستعد ہو کر چلو اور آیندہ کو اپنے اعمال (بلا شائبہ ریا) خالص اللہ ہی کیلئے کرو۔ اور اس کے فرمان کی مخالفت سے توبہ کر کے اپنے پیدا کرنیوالے کیطرف متوجہ ہو جاؤ اور قرآن مجید کی تلاوت اور اسکے سننے میں مصروف رہ کر اپنی آنکھوں کو نیند سے باز رکھو اور نمازوں میں کھڑے ہو ہو کر اپنے قدموں کو تھکاؤ۔ اور نیک اعمال کثرت سے کرو۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہے (یہ اشارہ ہے اُس آیت کی طرف جو سورہ ہودؑ میں آئی ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ یعنی دن کی دونوں طرفوں میں نماز قائم کرو۔ اور شروع رات کے کچھ حصہ میں بیشک نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں یہ نصیحت ہے واسطے نصیحت قبول کرنے والوں کے +

فائدہ قتادہ ضحاک۔ حسن بصری رحمہم اللہ وغیرہم نے کہا دن کے اول میں صبح کی نماز ہے اور دن کے آخر میں ظہر اور عصر اور۔ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ کی تفسیر میں مبارک ابن فضالہ اور مجاہد وغیرہ نے کہا کہ اس میں مغرب اور عشا کی نماز آگئی۔ تو گویا اس آیت میں پانچوں نمازوں کے لئے ارشاد ہے۔ اور نیکیوں کے بدیوں کے مٹانے کی تفصیل حدیث شریف میں اسطرح آئی ہے کہ ایکدن امیرالمومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے وضوء کا پانی منگوایا اور وضو کیا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے میرے اس وضوء کیطرح وضوء کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ جو شخص میرے اس وضوء کیطرح وضوء کرے اور کھڑا ہو کر ظہر کی نماز پڑھے تو صبح اور ظہر کے درمیان جو گناہ اس سے ہوئے تھے سب بخشے جاویں گے پھر عصر کی نماز ایسے ہی وضوء سے پڑھے تو ظہر اور عصر کے درمیان جو گناہ ہوئے تھے۔ سب بخشے جاوینگے پھر مغرب کی نماز پڑھے تو عصر سے لیکر مغرب کی نماز تک جو گناہ صادر ہوئے تھے وہ بخشے جاوینگے پھر عشا کی نماز پڑھے۔ تو مغرب کی نماز سے لیکر اسوقت تک جو گناہ ہوئے تھے وہ بخش دیئے جاوینگے۔ پھر رات بھر بے غم لیٹا رہیگا۔ پھر اگر اٹھ کر وضوء کرے اور صبح کی نماز پڑھے تو عشا کی نماز سے لیکر اسوقت تک جو گناہ سرزد ہوئے تھے تمام بخشدیئے جاوینگے۔ اور فرمایا یہی نیکیاں ہیں۔ جو بدیوں کو لے جاتی ہیں۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اَرَاَیْتُمْ لَوْاَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا" یعنی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہالیا کرے تو تم کیا کہتے ہو۔ آیا اس کے میل کچیل سے کوئی چیز باقی رہے گی۔ صحابہؓ نے کہا اُسکے میل کچیل سے کچھ باقی نہیں رہیگا آپ نے فرمایا تو یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے کہ اُنکے ساتھ اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ" یعنی پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے لیکر دوسرے رمضان تک جو گناہ ان کے درمیان واقع ہوں اُنکا کفارہ ہو جاتے ہیں یعنی وہ گناہ ان کی برکت سے بالکل مٹ جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جاوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیرے گناہ تو ان اعمال سے محو ہو جاتے ہیں لیکن کبیرہ گناہوں کا معاملہ سخت ہے ان سے اوّل تو اجتناب کرے اور اگر شامت نفس سے سرزد ہو

جاویں تو توبہ کرے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَخْلَاقَکُمْ کَمَا قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَرْزَاقَکُمْ وَاِنَّ اللّٰہَ یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُہٗ وَلِسَانُہٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ قُلْنَا وَمَا بَوَائِقُہٗ قَالَ غِشُّہٗ وَظُلْمُہٗ وَلَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالًا فَیُنْفِقُ مِنْہُ فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْہِ وَلَا یَتَصَدَّقُ فَیُقْبَلُ مِنْہُ وَلَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَہْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَہٗ اِلَی النَّارِ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْحُو السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَمْحُو السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ" یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق بھی اس طرح تقسیم کئے ہیں جس طرح رزق تقسیم کئے ہیں۔ اور اللہ دنیا دولت تو اُن لوگوں کو بھی دیتاہے جن کو دوست رکھتاہے اور اُن لوگوں کو بھی دیدیتاہے جنکو دوست نہیں رکھتا اور لیکن دین نہیں دیتا مگر اُسی شخص کو جسکو دوست رکھتاہے پس جسکو اللہ تعالےٰ نے دین دیا۔ بیشک وہ اللہ کا دوست ہے مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کوئی بندہ سچا مسلم نہیں ہوتا۔ جبتک اُسکا دل اور اُسکی زبان اسلام نہ لاوے اور سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اُسکے ہمسائے اُس کی آفتوں سے امن میں نہ ہوں ہم لوگوں نے دریافت کیا اسکی آفتوں سے کیا مراد ہے فرمایا اس کی خیانت اور اُسکا ظلم اور (فرمایا) ایسا کوئی بندہ نہیں جو حرام مال کمائے اور اپنے خرچ میں لٹائے۔ پھر اس کو اُس میں برکت (بھی) ہو۔ یعنی حرام کمائی کے کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ اس سے نیک عمل کی توفیق نہیں ملتی۔ اور نہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خیرات کرے تو اس سے قبول ہو اور اُس (حرام کی کمائی) کو پیچھے نہ چھوڑے گا۔ مگر دوزخ کی طرف اسکا توشہ ہوگا۔ یعنی حرام مال کی کوئی حالت اچھی نہیں خود خرچ کرے تب بھی بے برکت اور منحوس خیرات کرے تو مردود ہوتی ہے کچھ ثواب نہیں ملتا اور کما کر مرنے کے بعد پیچھے چھوڑ جاوے تب بھی وبال جان ہے۔ اور دوزخ میں پہنچنے کا سامان ہے) اور فرمایا) بیشک اللہ تعالیٰ بُرائی کو برائی سے نہیں مٹاتا۔ حرام مال بُری چیز ہے اُسکی

خیرات کرنے سے گناہوں کی برائی اور عذاب ہٹ نہیں سکتا۔ لیکن برائی کو نیکی سے مٹاتا ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث روایت کی اس میں ہے کہ ابو عثمان (تابعی) کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انہوں نے درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر ہلانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑنے لگے پھر کہا اے ابو عثمان تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں یہ کیوں کر رہا ہوں میں نے کہا (فرمائیے) آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ اسی طرح کا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ کیا اور فرمایا کہ مسلمان شخص جب وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے پھر پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑتے ہیں۔ جس طرح یہ پتے جھڑ رہے ہیں اور آپ نے یہ آیت پڑھی وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ الآیۃ۔ ایک اور حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اَتْبِعِ الْحَسَنَۃَ السَّیِّئَۃَ تَمْحُھَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ "یعنی نیکی کو بدی کے پیچھے لاتا رہ وہ اس بدی کو مٹا دیگی اور لوگوں کیساتھ خوش خلقی سے پیش آ۔ اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ اِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَۃً فَاَتْبِعْھَا حَسَنَۃً تَمْحُھَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ ھِیَ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ "یعنی جب تو کوئی گناہ کر بیٹھے تو اس کے پیچھے کوئی نیکی کر وہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی نیکی ہے فرمایا یہ بہترین نیکی ہے۔ (خلاصہ تفسیر ابن کثیر)

اور اپنی زبانوں کو لغویات سے پاک رکھو کر روزہ صرف کھانے سے بند رہنے کا نام نہیں (بلکہ) روزے کی (اصل) حکمت تو یہ ہے کہ نفس کو سب ناجائز خواہشوں سے روکا جاوے اور بزرگ فرشتوں کیساتھ مشابہت پیدا کی جاوے پس راہ راست پر رہنا اپنے اوپر لازم کر لو۔ اور سلام کثرت سے پھیلا دو۔ ہر واقف و ناواقف کو سلام کیا کرو۔ اور بھوکوں کو کھانا کھلایا کرو تاکہ تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ۔ جو اپنے رب کے نزدیک دار السلام (جنت) کے مستحق ہیں روزے کیلئے چند آداب ہیں جن کا اجمالی بیان یہ ہے کہ دل کو برے خطرات (خیالات) سے محفوظ رکھا جاوے اور زبان کو بری باتوں سے روکا جاوے اور کان کو جھوٹ غیبت راگ باجوں وغیرہ ناجائز امور کے

سننے سے بچایا جاوے۔ اور پیٹ کو حرام کھانے اور پینے کی چیزوں سے نگاہ رکھا جاوے)

اللہ کے بندو! یہ مہینہ اس قابل ہے کہ بھاگے ہوئے نفوس بارگاہ خداوند جل وعلا کیطرف رجوع کریں یہ ماہ مبارک اس لائق ہے کہ اپنے نفسوں کو بیہودگیوں اور لاحق ہونیوالے گناہوں سے بچایا جاوے یہ مہینہ نیکیوں کے غنیمت سمجھنے کا ہے۔ اور ایک دوسرے پر سبقت اور پیشدستی لے جانیکا ہے پس کیا خوش نصیب ہے وہ شخص جو سچی توبہ کے ساتھ اس مہینہ کو آگے سے جا ملا۔

سنن بیہقی میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے آخری دن میں ہمیں خطبہ وعظ سنایا تو فرمایا اے لوگو! ایک بڑی شان اور عظمت کا مہینہ اور ایک برکت کا مہینہ تم پر سایہ ڈال رہا ہے۔ جو آجکل تم پر آیا چاہتا ہے ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینہ تراسی سال چار مہینہ سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے دنوں میں روزہ رکھنے کو فرض کیا ہے اور اسکی راتوں میں کھڑا ہونا تراویح پڑھنا اور تراویح میں قرآن مجید سننا نفل ٹھیرایا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کوئی نیک خصلت (عمل) کرکے اللہ تعالےٰ کا قرب چاہے۔ ثواب پانیکی نیت سے کرے۔ تو وہ اس شخص کی مثل ہے جس نے ماسوا رمضان میں فرض ادا کیا۔ فرض کا ثواب بہ نسبت نوافل کے بہت زیادہ ہوتا ہے تو اس مہینہ کے نفل ثواب میں اور دنوں کے فرضوں کے برابر ہیں اور جس نے اس مہینہ میں فرض ادا کیا۔ وہ اس شخص کے مثل ہے جس نے رمضان کے سوا اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے اور یہ صبر کا مہینہ ہے کہ روزہ میں کھانے پینے وغیرہ سے صبر کیا جاتا ہے۔ اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ مسلمان بھائیوں غریبوں۔ مفلسوں کی دلجوئی اور غمخواری کرنیکا مہینہ ہے یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس مؤمن کا رزق بڑھتا ہے مؤمن کے رزق میں برکت ہوتی ہے جس نے ہمیں کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو یہ اسکے گناہوں کی معافی اور دوزخ سے اسکی گردن کی آزادی کا سبب ہوگا اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب بھی ملیگا۔ بغیر اسکے کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم کیا جاوے یہ اللہ کا فضل ہے کہ روزہ دار کو بھی پورا ثواب ملیگا اور جس نے اسکو افطار کرایا اسکو بھی علاوہ اپنے روزہ کے ثواب کے اس روزہ دار کے ثواب کے برابر ثواب پہنچاویگا۔ سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سے ہر شخص اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کا روزہ کھلوا سکے صحابہ نے افطار کرانے کا مطلب یہ سمجھا تھا۔ کہ روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا جاوے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اُس شخص کو دیتا ہے جو روزہ دار کو دودھ کی لسّی پر روزہ کھلواوے اور جو روزہ دار کو سیر کرے اُسکو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے ایسا شربت پلائیگا کہ (میدان محشر میں) جنت میں داخل ہونے تک اُسکو پیاس نہ محسوس ہوگی اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اسکا اوّل رحمت ہے اور اسکا درمیان گناہوں کی بخشش ہے۔ اور اُسکا آخر دوزخ کی آگ سے آزادی ہے یعنی ماہ مبارک کے شروع ہوتے ہی نیکوں پر رحمت کا نزول شروع ہو جاتا ہے پھر وسط میں رحمت جوش مارتی ہے تو گناہگاروں کی مغفرت کا سامان کر دیتی ہے۔ پھر اخیر عشرہ میں تو رحمت اسقدر ترقی کرتی ہے کہ جو گناہوں کی وجہ سے دوزخ کی آگ کے مستحق ہو چکے تھے وہ آگ سے آزاد کر دیئے جاتے ہیں۔ مسلمانو! غور کرو۔ جو شخص اس ماہ مبارک میں ویسا ہی رہے جیسا پہلے تھا تو وہ کتنا بڑا بد نصیب ہے اور بخشش اور آزادی کا نشان یہ ہے کہ ماہ مبارک کے شروع یا وسط میں یا اخیر میں اگر اللہ کیطرف جھک پڑا تو معلوم ہوا کہ وہ اس بشارت کا مستحق ہو گیا اور اگر ایسا ہی متمرّد اور سرکش رہا جیسا پہلے تھا تو یہ اُسکی بد نصیبی کی علامت ہے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس سے بچاوے۔ اور جس نے اپنے غلام (خادم) سے اس مہینہ میں کام ہلکا کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیگا۔ اور آگ سے اُسے آزاد کرے گا۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ زمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے کہدو (میرے بندوں کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرتے رہو یعنی تقویٰ پر ثابت قدم رہو۔ جیسے اعتقاداً تم توحید کے قائل ہو کر مومن ہوئے ہو اب عملاً بھی اسکا ثبوت بہم پہنچاؤ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو۔ اور اُسکے معاصی (گناہوں) سے اجتناب کرو۔ اُسکے حکموں کو بجا لاؤ اور توحید اور عمل میں اخلاص پیدا کرو۔ اس تقویٰ میں بڑے بڑے فوائد ہیں جو لوگ اس دنیا میں اخلاص کیساتھ اعمال صالحہ بجا لائے اُن کے لئے دنیا اور آخرت میں بھلائی ہے۔ اور چونکہ بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ وطن میں رہ کر بعض لوگوں سے شریعت کے مطابق عمل نہیں ہو سکتا اس لئے فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ اور وسیع

ہے (تو جہاں اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل ہو سکے وہاں جا رہو۔ اسمیں ہجرت کی طرف اشارہ ہے
اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صبر کرنا ضرور ہوتا ہے اس لئے فرمایا۔ بات یہ ہے کہ صبر
کرنیوالوں کو ان کا اجر ملیگا بغیر حساب کے۔ اس سے صبر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور روزہ
میں بھی صبر کرنا پڑتا ہے۔ تو روزہ دار کو بحساب ثواب ملیگا چنانچہ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ
بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یَدَعُ
شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ۔ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ
لِقَاءِ رَبِّہٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ وَالصِّیَامُ
جُنَّۃٌ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ
اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ (یعنی ابن آدم کے ہر عمل کا ثواب بڑھتا ہے کم سے
کم دس گنا تک (اور اس سے بھی زیادہ) سات سو گنے تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ (اس سے
مستثنےٰ ہے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دونگا۔ (وجہ یہ کہ) وہ میری خاطر اپنی
خواہش اور کھانا چھوڑ دیتا ہے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو افطار کیوقت ہے
اور ایک خوشی اپنے رب کی ملاقات کیوقت۔ اور بیشک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے
نزدیک مشک کی خوشبو سے بڑھکر پسندیدہ ہے اور روزہ (دوزخ کی آگ سے آخرت میں اور دنیا
میں گناہوں سے) ڈھال (کا حکم رکھتا ہے یعنی دنیا میں گناہوں سے بچنے کا سبب بنتا ہے اور
آخرت میں دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا سبب بنے گا۔ اور جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو
فحش باتیں نہ کرے اور نہ بیہودہ شور مچائے۔ پس اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا
کرے تو چاہیئے کہے میں روزہ دار شخص ہوں مجھے گالی اور لڑائی سے کیا واسطہ یہ کہکر اپنے دل
کو سمجھائے اور اسکا جواب نہ دے پس بھائیو ہم تم سب پر لازم ہے کہ ماہ صیام کا احترام کریں اور ہر
قسم کی برائی اور لغویت سے بچیں اللہ تعالیٰ توفیق دے اور مددگار ہو۔

نظم

محبوب جہاں حضرت ماہ رمضان ہے	کیا شان ہے کیا شوکت ماہ رمضان ہے
پیغمبر برحق نے کہی اسکی بہت وصف	قرآن میں لکھی مدحت ماہ رمضان ہے

در بند ہیں دوزخ کے تو جنّت کے کھلے ہیں
دیکھو تو عجب زینت ماہ رمضان ہے

اک فرض ادا ہووے تو ستّر کا ملے اجر
مرغوب خدا طاعتِ ماہ رمضان ہے

کچھ فرض سے کم اسکو نہ رُتبے ہیں سمجھنا
جو تم نے پڑھی سنّت ماہ رمضان ہے

ہر صائم عاصی کی شفاعت یہ کرے گا
کیا صَلِّ عَلٰی ہمت ماہ رمضان ہے

ہوکر یہ سپر آتش دوزخ سے بچائے
دن حشر کے یہ شفقت ماہ رمضان ہے

قرآن کا نزول اس میں اسی میں ہے شبِ قدر
کیا مرتبہ کیا عزتِ ماہ رمضان ہے

ہے خوب جو روشن ہوں مساجد میں قنادیل
مطبوع نبیؐ زینت ماہ رمضان ہے

بیشک اُسے ہو جائیگی دوزخ سے رہائی
جسکو کہ بدل الفت ماہ رمضان ہے

ہے عید کی اک روز خوشی اسکی ہے ہر وقت
سو حصہ فزوں عشرت ماہ رمضان ہے

رتبہ میں فزوں روزہ کی بو مشک سے ٹھیری
حقا کہ بہت حرمت ماہ رمضان ہے

قرآن و تراویح کا چرچا ہے ہر اک جا
کیا نام خدا شہرت ماہ رمضان ہے

کرنا جو عبادت ہے۔ کرو ورنہ چلا یہ
بے فائدہ پھر حسرت ماہ رمضان ہے

سب حکم بجا لاؤ تم اور غور سے دیکھو
کیا رحمتِ حق آیت ماہ رمضان ہے

لذّات سے فردوس کے ہونگے متلذّذ
جب سمجھیں گے کیا نعمتِ ماہ رمضان ہے

ہو جائیگا سب صائموں پر وا در ریّان
محشر کو یہ کچھ اُجرت ماہ رمضان ہے

گر چاہتے ہو وارث فردوس بریں ہو
پس فرض تمہیں خدمت ماہ رمضان ہے

اے صائمو ہے موردِ رحمت یہ مہینہ
الحق کہ بہت رتبتِ ماہ رمضان ہے

آئندہ ملے یا نہ ملے سمجھو غنیمت
ان روزوں کو یہ صحبت ماہ رمضان ہے

ہر شخص کو ہر چیز سے کر دے گی غنی یہ
قسمت میں اگر دولت ماہ رمضان ہے

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی نمبر (۱۳۴) کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

ماہ رمضان المبارک کے تیسرے جمعہ کا خطبہ اُولیٰ نمبر ۱۳۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ جَعَلَ شَہۡرَ رَمَضَانَ غُرَّۃَ وَجۡہِ اَلۡعَامِ ○ وَاَجۡزَلَ فِیۡہِ اَلۡفَضَائِلِ

وَالْاِنْعَامِ ○ وَشَرَّفَ اَوْقَاتَهٗ عَلٰى سَائِرِ الْاَوْقَاتِ وَفَضَّلَ اَيَّامَهٗ عَلٰى سَائِرِ الْاَيَّامِ ○ وَخَصَّ نِصْفَهُ الْاَخِيْرَ بِمَزِيْدِ الْاِفْضَالِ وَالْاِكْرَامِ ○ فَسُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اَيْقَظَ فِيْهِ قُلُوْبًا كَانَ لَهَا اِلَى الْخَيْرَاتِ وَثُوْبٌ وَّاِقْدَامٌ ○ وَاَغْفَلَ فِيْهِ قُلُوْبًا فَلَمْ يُؤَثِّرْ فِيْهِمَا وَعْظٌ وَّلَا مَلَامٌ ○ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰى اِحْسَانِهِ الْعَامِّ ○ وَاَشْكُرُهٗ عَلَى التَّوْفِيْقِ لِلْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةَ مَنْ قَالَ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامَ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَفْضَلُ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ ○ وَاَتْقٰى مَنْ تَهَجَّدَ وَقَامَ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ هُدَاةِ الْاَنَامِ ○ وَمَصَابِيْحِ الظَّلَامِ ○ اَمَّا بَعْدُ فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِفِعْلِ الطَّاعَاتِ وَتَرْكِ الْاٰثَامِ ○ فَاِنَّ شَهْرَكُمْ قَدْ اَخَذَ فِي النَّقْصِ وَالْاِنْصِرَامِ ○ فَخُذُوْا اَنْتُمْ فِي الْاِجْتِهَادِ وَالْاِهْتِمَامِ ○ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَحْسَنَ فَعَلَيْهِ التَّمَامُ ○ وَمَنْ كَانَ فَرَّطَ فَلْيَخْتِمْهُ بِالْحُسْنٰى فَالْعَمَلُ بِالْخِتَامِ ○ وَاسْتَدْرِكُوْا مِنْهُ بَقِيَّةَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ وَاسْتَوْدِعُوْهُ عَمَلًا صَالِحًا يَّشْهَدُ لَكُمْ بِهٖ عِنْدَ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ ○ اَلَا وَاِنَّ شَهْرًا عَظَّمَهُ الرَّحْمٰنُ وَاَنْزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ لَحَقِيْقٌ بِالْاِكْرَامِ وَالْاِحْتِرَامِ ○ فَهَنِيْئًا لِّقَوْمٍ قَامُوْا بِاَوَامِرِ اللّٰهِ فَجَازَاهُمْ بِالْاِفْضَالِ وَالْاِنْعَامِ ○ وَصَانُوا النُّفُوْسَ عَنِ الشَّهَوَاتِ فَكَافَاهُمْ وَاَرْشَدَهُمْ لِدَارِ السَّلَامِ ○ وَبَلَّغَهُمْ فِيْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلَامٌ ○ عِبَادَ اللّٰهِ هٰذَا شَهْرُ عِمَارَةِ الْمِحْرَابِ ○ هٰذَا شَهْرُ تِلَاوَةِ الْكِتَابِ ○ هٰذَا شَهْرٌ تُخْلَعُ فِيْهِ خِلَعُ الْغُفْرَانِ وَتَتَوَفَّرُ الْاَسْبَابُ هٰذَا شَهْرٌ تُسْمَعُ فِيْهِ الدُّعَاءُ وَيُسْتَجَابُ ○ شَهْرُ الْاِفَاضَةِ وَالنَّفَحَاتِ وَعِتْقِ الرِّقَابِ عِبَادَ اللّٰهِ مُصَابُ الْحِرْمَانِ لَا يُشْبِهُهٗ مُصَابٌ ○ فَالْبِدَارَ الْبِدَارَ قَبْلَ اِغْلَاقِ الْبَابِ وَاِسْبَالِ الْحِجَابِ ○ فَسُبْحَانَ مَنْ مَّنَّ عَلَى الْاَحْبَابِ وَيَسَّرَ لَهُمُ الْمُسَبَّبَاتِ وَالْاَسْبَابَ وَاَشْهَدَهُمْ مَا خَفِيَ عَنْ غَيْرِهِمْ وَغَابَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

سورہ زمر رکوع ۳

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

وعظ نمبر (۴۳)

ماہ رمضان میں عبادات کے اندر اور دنوں سے زیادہ کوشش کرنے کے بیان میں

حاضرین ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ ماہ رمضان المبارک کی قیمت اور قدر پہچانیں اور ان دنوں میں اور اوقات کی نسبت زیادہ اہتمام اور شوق سے اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالائیں۔ آمین ثم آمین۔

اَمَّا بَعْدُ ۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ صحیح صورت تقوے کی یہ ہے کہ طاعات مشروعہ بجالاؤ۔ اور گناہوں کو ترک کردو۔ اس لئے کہ اب یہ مبارک مہینہ نصف سے آگے بڑھ گیا ہے اور کم ہونے لگا ہے تو جیسے جیسے یہ ماہ مبارک کم ہو رہا ہے اسکے دن تھوڑے باقی رہتے جاتے ہیں اتنا ہی تم عبادت الٰہی کی کوشش اور اہتمام میں ترقی کرتے جاؤ۔ جو شروع سے نیک اعمال بخوبی ادا

کرتا رہا ہے اسکو لازم ہے کہ اسی طرح انجام دے اور اخیر تک اُسی طرح بخوبی تمام کرے اور جس نے پہلے کوتاہی کی ہے اُسکو چاہیئے نیکی پر خاتمہ کرے کہ اعتبار عمل کا خاتمہ کے ساتھ ہے اور اس ماہ مبارک کے جو چند دن اور راتیں باقی ہیں ان میں گذشتہ کوتاہی کا تدارک اور اسکی تلافی کرلو اور عمل صالح کرکے اُس کے پاس ودیعت رکھ دو کہ اللہ بادشاہ دانائے راز کے ہاں تمہارے حق میں شہادت دے آگاہ ہو سن رکھو کہ جس مہینہ کو اللہ عزوجل نے عظمت اور بزرگی دے رکھی وہ اس لائق ہے کہ اس کی عزت اور احترام کیا جاوے خوش نصیبی ہے اُن لوگوں کی جنہوں نے اوامر خداوندی کے ساتھ قیام کیا انکو جیسا چاہیئے بجالائے تو اللہ تعالیٰ نے انکو اپنے فضل و انعام کی جزا دی اور مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے نفسوں کو خواہشات سے روکا تو اللہ سبحانہ نے اس کا انکو بدلہ دیا اور دار السلام (جنت) کیطرف جو سلامتی کا گھر ہے انکی رہنمائی کی اور خطیرۃ القدس (پاک جنت) میں انکو پہنچا دیا اُن کا تحیہ ملاقات کی دعا جسدن اللہ سے جا ملیں گے سلام ہوگا یعنی ملاقات کیوقت ایکدوسرے پر سلام کریں گے اور فرشتے انکو سلام کہیں گے اے اللہ کے بندو یہ مہینہ محراب عبادتگاہ کے آباد کرنیکا ہے کہ ہر وقت خلوت اور گوشے میں عبادت ہوتی رہے یہ مہینہ ہے کتاب اللہ قرآن کی تلاوت کرنیکا ہے کہ نماز سے باہر بھی اور نماز تراویح میں بھی کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کی جاوے یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں بخشش کی خلعتیں اُسکے مستحقوں کو عطا کی جاتی ہیں اور ان خلعتوں کے حاصل کرنیکے اسباب بکثرت اور وافر ہو جاتے ہیں رحمت الٰہی کا اسقدر غلبہ اور جوش ہوتا ہے کہ ذرہ ذرہ بات پر مغفرت کی خلعت پہنا دی جاتی ہے یہ ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ اس میں دُعا سُنی جاتی ہے اور قبول ہوتی ہے یہ فیضان رحمت اور عطایا ملنے اور گردنوں کے آزاد ہونیکا مہینہ ہے اے اللہ کے بندو جو اس ماہ مبارک میں رحمت الٰہی سے محروم رہا اور کوئی مصیبت زدہ اُسکے مشابہ اور اس کے برابر نہیں سب سے بڑھ کر مصیبت زدہ وہی ہے اسوا اے اللہ کے بندو جلدی کرو ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کرو اس سے پہلے کہ دروازہ بند کردیا جاوے اور نزول رحمت کے دروازہ پر پردہ لٹکا دیا جاوے پس پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے دوستوں پر احسان کیا اور اُنکے لئے مستحبات اور اسباب کو آسان کردیا مستحبات وہ نعمتیں جنکی بندوں کو ضرورت اور خواہش ہوتی ہے اور اسباب وہ اعمال اور ذرائع جن کی بدولت وہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اور اُن اپنے دوستوں کو مشاہدہ

کروادیا۔ ان اُمور کا جو اُن غیر سے مخفی اور غائب ہیں وہی لوگ ایسے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اور وہی ہیں عقل والے یعنی صحیح معنی میں عقلمند وہی ہیں اگرچہ ظاہراً دنیا اُمور میں دُوسرے لوگ اُن سے اپنے آپ کو عقلمند سمجہیں اور ان کو بیعقل بتلائیں ۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ زمر میں ۔ کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کیلئے کھول دیا ۔ شرح صدر کیا تھا اس نے اسلام کے احکام قبول کئے پہلا وہ اُس شخص کے برابر ہوگا جو سنگدل قاسی القلب ہے حق سے دُور ہے یعنی یہ دونوں فریق ایکدوسرے کے برابر نہیں ہو سکتے یہ آیت سورہ انعام کی اس آیت کی مثل ہے اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۔ یعنی کیا وہ شخص جو مُردہ تھا یعنی گمراہی میں پڑا ہوا حیران پھرتا تھا اور ہلاک ہُوا تھا پھر ہم نے اُسکو زندہ کردیا یعنی اس کے دل میں ایمان اور ہدایت کا القا کرکے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کی توفیق دی یہ اس کی زندگی ہوئی اور ہم نے اُسکو نور عطا کیا جس کے سبب وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے ۔ انور سے مراد قرآن ہے جس کی روشنی میں وہ امور کو دیکھتا ہے اور معاملات اور عبادات کے طریق سمجہتا ہے وہ اس شخص کی مثل ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہے اُن سے نکل نہیں سکتا ۔ مطلب یہ کہ اس آیت سورہ زمر میں بھی ایک فریق کا دوسرے فریق سے مقابلہ کرکے دونوں کا آپس میں مساوی نہ ہونا بتلایا گیا ہے اور دوسرے فریق کا ذکر مطوی کردیا گیا ظاہر نہیں کیا گیا کہ سیاق سے سمجھ میں آ سکتا ہے اور عرب ایسا بہت کرتے ہیں اسکے بعد فریق غیر مذکور کا انجام فرمایا ۔ پس ویل ہے اُن لوگوں کیلئے جنکے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہو گئے ہیں یعنی اُنکے دل اُنکے سامنے اللہ کا نام لینے سے اللہ کا واسطہ دینے سے نرم نہیں ہوتے اور ان کے دلوں میں خشوع نہیں پیدا ہوتا ۔ یا یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں لیکن اُن کے دلوں میں نرمی نہیں آتی اور خشوع نہیں پیدا ہوتا ۔ ویسے کے ویسے ہی سنگدل رہتے ہیں نہ ذکر اللہ کو دل میں جگہ دیتے ہیں ۔ اور نہ اُس کی مراد سمجھتے ہیں ۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے نازل کی اچھی بات یعنی کتاب اوتاری آپس میں ملتی جلتی دُہرائی ہوئی (کہ ایک آیت ایک سورۃ میں ہوتی ہے ۔ اور دوسری سورت میں آیت اُس کے مشابہ آجاتی ہے ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں اور ایک ہی مضمون کو کئی کئی بار دُہرا کر بیان کیا ہے

تاکہ بندے اپنے ربّ کی مراد کو بخوبی سمجھ لیں اور یہاں متشابہ کا وہ معنیٰ مراد نہیں جو محکم کے مقابل ہے جس سے اُن لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر اُنکی جلدیں (کھالیں) اور ان کے دل نرم ہو جاتے ہیں اللہ کی یاد کیطرف (یعنی اللہ عزّ وجلّ کی کلام کے سننے کے وقت صالحین اور ابرار کی صفت یہ ہوتی ہے کہ وعد وعید کو اور تخویف و تہدید کو سن کر اور سمجھ کر مارے ہیبت اور خشیت کے اُنکی جلد پر بال کھڑے ہو جاتے ہیں پھر اللہ سبحانہ وتعالےٰ کی رحمت اور لطف کی امید سے اُنکے چمڑے اور دل نرم ہو جاتے ہیں پس ان ابرار کے حالات فجار کے حالات سے کئی طرح مختلف ہوتے ہیں۔ (۱) ان نیکوں کا سماع تو یہ ہوتا ہے کہ قرآن کی آیات ذوق شوق سے سنتے ہیں اور فجار کا سماع یہ ہوتا ہے کہ ڈوموں اور رنڈیوں سے گانا اور راگ سنتے ہیں (۲) یہ صالحین اپنے سماع کے ادب کی حد نگاہ رکھتے ہیں خوف و خشیت رجاء و محبت کے عالم میں روتے ہیں اور اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور وہ فہم و تدبر سے عاری اندھے بہرے لہو و لعب میں مشغول ہوتے ہیں (۳) یہ صحابہ کے طور پر سماع کے وقت سکون اور وقار سے رہتے ہیں چیختے چلّاتے نہیں اور جو حال اور وجد اُن میں نہیں ہوتا اُسکے اظہار کے لئے تکلف نہیں کرتے اور وہ کودتے پھاندتے ہاؤ ہو کرتے ادب اور وقار کی حد سے کوسوں دُور چلے جاتے ہیں ❊

عبدالرزاق نے معمر سے نقل کیا کہ قتادہ تابعی نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا هٰذَا نَعْتُ اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ نَعَتَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاَنْ تَقْشَعِرَّ جُلُوْدُهُمْ وَتَبْكِيْ اَعْيُنُهُمْ وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْعَتْهُمْ بِذَهَابِ عُقُوْلِهِمْ وَالْغَشَيَانِ عَلَيْهِمْ اِنَّمَا هٰذَا فِيْ اَهْلِ الْبِدَعِ وَهٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ الخ (تفسیر ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۱۳)

یعنی یہ اللہ تعالےٰ کے دوستوں کی نعت اور صفت ہے اللہ تعالیٰ نے اُنکی یہ صفت بیان کی کہ اُن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اُن کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلتے ہیں اور ان کے دل اللہ عزّ وجلّ کے ذکر کی طرف اطمینان پاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُنکی یہ صفت بیان نہیں کی کہ اُن کی عقلیں جاتی رہتی ہیں اور ان پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ یہ اُمور اہل بدعت میں ہوتے ہیں اور یہ شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں

پھر ان صالحین کے حال کے متعلق فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جسکو چاہے اسکی ہدایت

کرتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ کرے اُسکو کوئی راہ پر لانیوالا نہیں پس کیا جو شخص قیامت کے دن اپنے مُنہ کے ساتھ بڑے عذاب سے بچاؤ کریگا۔ اور ڈانٹ کے طور پر ان ظالموں کو کہا جاویگا۔ چکھو جو کچھ تم کماتے تھے۔ یہ اُس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو قیامت کے دن امن میں ہوگا یہ اُس آیت کی مثل ہے سورہ حٰمٓ السجدہ میں آئی ہے۔ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط یعنی بھلا جو شخص اپنے اعمال کی شامت سے آگ میں ڈالا جاویگا۔ وہ بہتر ہے یا جو قیامت کے دن امن سے آویگا۔ تو اس آیت سورہ زُمر میں بھی ایک فریق کے ذکر پر اکتفا کی گئی۔

ان سے پہلوں نے (اگلی اُمتوں کے لوگوں نے بھی نبیوں کو) جھٹلایا تھا۔ تو وہاں سے اُنکو عذاب آیا جہاں سے انکو خیال بھی نہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے انکو دنیا کی زندگانی میں رسوائی چکھائی اور البتہ آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے۔ کاش اُنکو علم ہوتا۔ یعنی جب پہلی اُمتوں پر انبیاء کے جھٹلانے سے عذاب آیا اور دنیا ہی میں ان کو رسوا اور ذلیل کرکے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کا دل ٹھنڈا کیا تو جو لوگ اب مخاطب ہیں ان کو بھی ڈرنا چاہیئے کہ وہ اشرف المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت اور تکذیب کر رہے ہیں ان پر جو عذاب آویگا وہ پہلی اُمتوں کے عذاب سے سخت تر اور زیادہ شدید ہوگا۔ اور آخرت میں اُن کے لئے جو عذاب اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے وہ دُنیا کے عذاب سے بہت بڑا ہے۔ پھر اللہ نے فرمایا اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کیلئے ہر قسم کی مثال بیان کر دی ہے تاکہ وہ سوچیں اور نصیحت پکڑیں۔ وہ قرآن ہے عربی زبان جسمیں کچھ کجی نہیں تاکہ وہ اللہ سے ڈریں یعنی اللہ تعالیٰ نے اُن کے سمجھانے اور نصیحت قبول کرنیکے لئے قرآن عربی میں نازل کیا۔ جسکا مدعا وہ خوب سمجھتے ہیں اسمیں کچھ کجی اور انحراف نہیں رکھا بلکہ واضح بیان ہے با دلیل و بُرہان جسکے سوچنے سمجھنے کے بعد شک وشبہ نہیں رہ سکتا۔ اور مثالیں دے کر بیان کیا۔ کہ مثال معانی کو فہم کے قریب کر دیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک مثال فرمائی چنانچہ فرمایا۔ اللہ نے مثال بیان کی ایک مرد کی جسمیں کئی شریک ہیں جھگڑالو یعنی اُس کے کئی مالک ہیں۔ وہ سب کا مشترک غلام ہے اور وہ سب کے سب جھگڑالو ہیں۔ اُن میں سے ایک بھی مسامحت اور چشم پوشی کرنیوالا نہیں اور ایک مرد سالم ایک شخص کی ملک میں ہے۔ کیا یہ دونوں مثال میں برابر ہو سکتے ہیں جواب اِس استفہام کا ظاہر ہے کہ ہرگز برابر نہیں ہو

سکتے اسی لئے فرمایا سب تعریف اللہ کے لئے ہے اللہ کا شکر ہے کہ حجت تمام ہو گئی۔ مدعا ثابت ہو گیا۔ بلکہ اکثر اُن لوگوں میں سے جانتے ہی نہیں کہ ان کے پیدا کرنیسے مقصود کیا ہے اسی لئے شرک کرتے ہیں یہ مثال ہے مشرک کی جس نے کئی معبود بنا رکھے ہیں کبھی کسی سے حاجت مانگتا ہے۔ کبھی کے آگے اپنی مُراد کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے" اور مومن مخلص کی" جو ایک ہی معبود احد صمد کو مانتا ہے۔ اسی کی غلامی کرتا ہے اُسی سے اپنی سب حاجتیں اور مرادیں مانگتا ہے۔ اور وہ بے نیاز رحیم کریم ہے۔ اُس کے استحقاق سے زیادہ اسکو دیتا ہے"

اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم بھی مرنیوالے ہو اور یہ سب لوگ بھی مرنیوالے ہیں۔ پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑا کروگے یعنی قیامت کے دن مومن مخلص اور مشرک منافق ربّ تعالیٰ کے حضور میں توحید اور شرک کے بارے میں جھگڑینگے چنانچہ قرآن مجید میں کئی جگہ اس جھگڑے کی تفصیل مذکور ہے پھر اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اُن میں فیصلہ کرے گا۔ مومنوں مخلصوں کو عذاب سے نجات دیکر جنت میں بھیجیگا اور مشرکوں منکروں۔ جھٹلانیوالوں کو عذاب کریگا اور جہنم میں داخل کرے گا۔

فائدہ اگرچہ سیاق آیت کا مومنوں اور مشرکوں میں ہے لیکن حدیثوں سے ثابت ہے کہ جن لوگوں میں دنیا میں آپس اندر نزاع تھا وہ قیامت کے دن آپس میں جھگڑینگے چنانچہ مُسند امام احمد رحمہ اللہ اور جامع ترمذی میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو زبیر ابن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ جو جھگڑے دنیا میں ہمارے اندر تھے کیا قیامت میں بھی یہ دُھرائے جاویں گے آپ نے فرمایا ہاں ضرور دُھرائے جاویں گے۔ یہاں تک کہ ہر صاحب حق کو اسکا حق دیدیا جاویگا۔ تو زبیر نے کہا تب تو مشکل بات ہوئی اور مُسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ میں عقبہ ابن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ یعنی قیامت کے دن پہلے جھگڑالو۔ آپس میں دو ہمسائے ہونگے" اس لئے خوب ہمسایہ کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا سچا جھوٹے سے مظلوم ظالم سے ہدایت پانیوالا گمراہ سے ضعیف کمزور۔ متکبر سے جھگڑیں گے حافظ ابن مندہ نے کتاب الروح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ قیامت کے دن لوگ

آپس میں جھگڑیں گے یہاں تک کہ روح اور بدن کا بھی آپس میں جھگڑا ہوگا روح جسم سے کہیگی کہ تونے گناہ کیا۔ اور بدن روح سے کہیگا۔ تونے مجھے حکم دیا۔ تونے مجھے یہ کام اچھا کر دکھایا۔ تب اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اُن میں فیصلہ کرنے کیلئے بھیجیگا تو فرشتہ اُن سے کہیگا تم دونوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص لوہلا آنکھوں والا اور ایک اندھا ایک باغ میں گئے تو لوہلے نے اندھے سے کہا مجھے یہاں اچھے اچھے میوے نظر آتے ہیں لیکن اُن تک میرا ہاتھ نہیں پہنچتا۔ اندھے نے کہا مجھ پر سوار ہو جا میں تجھے اُٹھا رکھتا ہوں اور تو چل میوے اُتار لے پس لوہلے نے اندھے پر سوار ہو کر میوے اُتار لئے تو اب بتاؤ تعدی اور قصور کس کا ہے۔ دونوں نے بکزبان ہو کر کہا دونوں کا قصور ہے تب فرشتے نے دونوں سے کہا تم نے اپنے برخلاف فیصلہ کر دیا۔ مراد یہ ہے کہ بدن روح کیلئے سواری کے قائم مقام ہے پس اے عزیزان من رمضان کا مہینہ ہے اسمیں ایسے اعمال نہ کرو جن کے بارے میں قیامت کے دن باز پُرس ہوگی۔ اور اعمال صالحہ کوشش اور اہتمام سے کرو اور اس سے بھی غافل نہ رہو کہ جیسے اعمال صالحہ کی قدر و قیمت اس مبارک زمانہ میں زیادہ ہوتی ہے اسیطرح گناہوں پر عتاب اور ملامت بھی اُسوقت میں زیادہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ راست کی ہدایت کرے۔ **نظم**

جس نے یہاں اطاعت حق میں کیا دریغ
کھینچے گا وہ ضرور بروز جزا دریغ

دعوے اگر ہے حُبّ الٰہی کا اے عزیز
مت پیروی سُنّت نبوی میں لا دریغ

ہم کس طرح سے پاتے خدائے جہاں کی راہ
کرتے جو رہبری میں نبی الوری دریغ

دنیا ہے جس نے توشۂ عقبےٰ نہیں لیا
وہ راہ آخرت میں اُٹھاوے بڑا دریغ

دنیا کا رنج اُٹھا کے تو عقبےٰ کا گنج لے
اے بے خبر نہیں تو کرے گا بڑا دریغ

اس چار دن کے عیش کو فانی سمجھ میاں
مر کر یہاں سے جب کہ اُٹھانا پڑا دریغ

افسوس بعد مرگ کے ہوگا نہیں مفید
آئے گا کام حشر میں دنیا ہی کا دریغ

محشر میں مالدار سے لیں گے کڑا حساب
ہرگز تو انگری کا نہ کر اے گدا دریغ

نیکی عوض بدی کے ملے گی اُسے ضرور
تقصیر پُر کرے جو باہ و بکا دریغ

افسوس و غم خسارت دینی میں چاہیئے
نقصان دنیوی میں نہیں ہے روا دریغ

لے کر کے گنج و مال جواد کریم سے
جود و کرم سے رکھ نہ تو اے پُرسخا دریغ

اے دیندار راہ میں پروردگار کے ۔۔۔ کھو جان و مال آبرو اپنی بلا دریغ
رمضان جا رہا ہے نہ قابو میں آیا نفس ۔۔۔ عقل و تمیز اپنی پہ پتھر پڑا دریغ
اخلاق کے سنوارنے کو فرض تھا ہُوا ۔۔۔ روزہ اگر نہ سنورے رہے گا بڑا دریغ
بھوکے رہے ولیک نہ آئی صفائی قلب ۔۔۔ عاجز کو اس نصیب پہ اپنے رہا دریغ

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۳۱) کیساتھ لکھا گیا۔

ماہ رمضان المبارک کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر (۴۴)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَ عَشْرَ رَمَضَانَ عَلٰی کُلِّ عَشْرٍ ۝ وَخَصَّہَا بِلَیْلَۃٍ هِیَ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ ۝ تَقَدَّرَ فِیْہَا کُلُّ مَا یَجْرِیْ وَسَمَّاهَا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ ۝ فَکَمْ مِّنْ خَیْرٍ قَدْ صَحَّ بِمَا فِیْہَا مِنَ الْاَجْرِ ۝ فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ ثِقَاتٍ اَنَّہَا تُطْلَبُ فِی الْوِتْرِ ۝ وَفِیْہَا تَتَنَزَّلُ الْاَمْلَاکُ بِالْاَنْوَارِ وَالْبِرِّ ۝ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ وَهُوَ اَهْلُ الْحَمْدِ وَالشُّکْرِ ۝ وَاَسْتَغْفِرُہٗ مِنْ ذُنُوْبٍ طَالَمَا اَثْقَلَتِ الظَّهْرَ ۝ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی نِعَمٍ تَجِلُّ عَنِ الْعَدِّ وَالْحَصْرِ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَهَادَۃً نَّغْتَنِمُ بِهَا مَوَاهِبَ الْاٰیَۃِ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سَیِّدُ رُسُلِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ حَازُوْا رُتَبَ الْفَخْرِ ۝ وَبَذَلُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ لِرَبِّهِمْ فِیْ حَالَتَیِ الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ ۝ **اَمَّا بَعْدُ** فَیَآ اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی وَاغْتَنِمُوْا کَرَمَ الْمَوْلٰی فِیْ اَوْقَاتِ اِفَاضَاتِہٖ ۝ فَاِنَّ لِرَبِّکُمْ فِیْ دَهْرِکُمْ نَفَحَاتٍ فَتَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِہٖ ۝ عِبَادَ اللّٰہِ قَدْ وَرَدَتْ عَلَیْکُمْ اَوْقَاتُ الْاِحْسَانِ فَقَابِلُوْهَا بِحُسْنِ الْقَبُوْلِ ۝ وَعَظُمَتْ لَدَیْکُمْ مَوَاهِبُ الْحَنَّانِ فَاتْبِعُوْهَا بِالشُّکْرِ الْمَوْصُوْلِ ۝ وَاَتَتْ اِلَیْکُمْ سَاعَاتُ الرِّضْوَانِ فَاحْذَرُوا التَّکَاسُلَ وَالذُّهُوْلَ ۝ وَاتَّبِعُوْا نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنْ أَتْبَاعِ الرَّسُوْلِ ○ ابْنَ اٰدَمَ يَا مَنْ ضَيَّعَ عُمْرَهٗ فِيْ
لَهْوِهٖ وَغَفَلَاتِهٖ ○ اِسْتَدْرِكْ مَا فَاتَكَ قَبْلَ عَجْزِكَ عَنْهُ وَفَوَاتِهٖ ○ فَإِنْ كَانَ
لَكَ عُذْرٌ فِيْمَا ضَيَّعْتَهٗ فَهَاتِهٖ ○ اِنْ اَرَدْتَ الْقُرْبَ فَاجْتَهِدْ بِالْعَمَلِ فِيْ اَوْقَاتِهٖ ○
عِبَادَ اللّٰهِ مَتٰى يُغْفَرُ لِمَنْ لَّمْ يُغْفَرْ لَهٗ فِيْ رَمَضَانَ ○ مَتٰى يُزْلَفُ مَنْ رُّمِيَ فِيْهِ بِالْاِبْعَادِ
وَالْحِرْمَانِ ○ مَتٰى يُشْفٰى قَلْبٌ لَّمْ تَشْفِهٖ اٰيَاتُ الْقُرْاٰنِ ○ يَا لَهَا خَسَارَةً لَّا تُشْبِهُهٗ فِي
الْخُسْرَانِ ○ اَنْ تَرَى الْمُحْسِنِيْنَ قَدْ حَظُوْا بِالْقُرْبِ وَالزُّلْفٰى وَالرِّضْوَانِ ○ وَاُزْلِفَتْ
لَهُمُ الْجَنَّاتُ وَاُلْبِسُوا التِّيْجَانَ ○ وَاُعْطُوا الْمُلْكَ وَالْخُلْدَ وَاُدْخِلُوْا عَلَى الرَّحْمٰنِ ○ وَ
قَدْ رُمِيْتَ بِالطَّرْدِ وَالْاِبْعَادِ وَالْهِجْرَانِ ○ تُغَلُّ وَتُجَرُّ اِلَى النِّيْرَانِ ○ اَتُرٰى قَلْبُكَ هٰذَا
نَائِمًا اَمْ يَقْظَانَ ○ قُمْ عَلٰى اَقْدَامِ الذُّلِّ وَقْتَ السَّحَرِ فَلِلرَّحْمَةِ مَعَ السَّحَرِ شَانٌ ○ عِبَادَ
اللّٰهِ اَيْنَ مَنْ كَانَ مَعَكُمْ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِيْ ○ اِخْتَطَفَتْهُ سُيُوْفُ الْمَنُوْنِ الْقَوَاضِيْ
اِنَّ لَكَ اَيْضًا الرَّحِيْلَ وَدَنَى السَّفَرُ ○ وَعِنْدَ الْمَمَاتِ يَأْتِيْكَ الْخَبَرُ ○ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْلَةُ
الْقَدْرِ تُفَتَّحُ فِيْهَا الْاَبْوَابُ ○ وَيُقَرَّبُ الْاَحْبَابُ ○ وَيُسْمَعُ الْخِطَابُ ○ وَيُرَدُّ
الْجَوَابُ ○ وَيُكْتَبُ لِلْعَامِلِيْنَ جَزِيْلُ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ ○ وَعَنْ[1] عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ
مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ وَعَنْهَا[2] قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ
الْعَشْرُ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي[3] الصَّحِيْحَيْنِ
مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ
لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَفِي[4] صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ وَفِيْ[5] مُسْنَدِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَجَامِعِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا
اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ[6] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

لہ وسلہ مشکوٰۃ ص۱۸۲ ۳ہ مشکوٰۃ ص۱۶۵ ک مشکوٰۃ ص۱۸۲ ۵ہ مشکوٰۃ ص۱۸۲

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ؕ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ؕ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ؕ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ؕ بَارَكَ اللّٰہُ لِیْ وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ؕ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاكُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ؕ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ كَرِیْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ؕ

وعظ نمبر ۴۴

رمضان کے عشرہ اخیرہ اور لیلۃ القدر کی فضیلت کے بیان میں اور ان دنوں اور راتوں میں زیادہ اہتمام اور کوشش سے عبادت کرنے کے بیان میں

حَاضِرِیْنَ! اللہ تعالےٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ فضیلت کے مواقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور ان ایّام فاضلہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہ رہیں۔ آمین ثم آمین۔

اَمَّا بَعْدُ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیئے اور اس کی حمد وثنا کرنی چاہیئے کہ اُس نے رمضان کے عشرہ اخیرہ کو تمام عشروں پر فضیلت دی اور اُسکو ایک ایسی رات کیساتھ مخصوص کیا جو ہزار مہینہ (یعنی تراسی برس چار مہینہ) سے بہتر ہے یعنی اگر کوئی شخص بعد بلوغت کے تراسی برس چار مہینے تک صحیح سالم تندرست زندہ رہے اور اس تمام مدت میں نہایت ذوق شوق اور خلوص کیساتھ عبادت الٰہی میں مصروف رہے اور ایک شخص لیلۃ القدر کی رات جاگتا رہے اور بطابق سُنّت نبوی خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالاوے تو یہ شخص ثواب میں پہلے شخص سے بڑھ جاویگا، جو کچھ عالم کون میں جاری ہوتا ہے اسی رات میں اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا۔ اور اس رات کا نام رکھا لیلۃ القدر جو اس رات میں عبادت کرنیکا اجر ملتا ہے اُسکے متعلق بہت سی صحیح حدیثیں ثابت ہیں اور معتبر راویوں سے روایت ثابت ہوئی ہے کہ اس رات کی تلاش (آخیر دہاکے کی) طاق راتوں میں کی جاوے اور اس رات میں فرشتے انوار اور نیکی (کی برکات) لیکر آسمان سے زمین پر نازل ہوتے ہیں وہ رات ساری کی ساری فجر کے طلوع ہونے تک (ہر گزند اور ناگوار) حوادث سے سلامت ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وشکر بجالاتا ہوں اور وہ حمد اور شکر کا اہل اور لائق ہے اور اس جل جلالہ سے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں

جنہوں نے مدت سے میری پیٹھ کو بوجھل کر رکھا تھا۔ اور اُسکا شکر بجالاتا ہوں اُن نعمتوں پر جو گنتی اور شمار سے باہر ہیں اور میں صدق دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ اکیلا اور تنہا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں۔ ایسی گواہی جس کی برکت سے ہم اسکی نعمتوں کی بخششیں لوٹ لیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بندہ اور اسکے بھیجے ہوئے ہیں جو اسکے تمام پیغمبروں اور سب اولیاء کے سردار ہیں۔ اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندے اور رسول پر جن کا نام نامی محمد ہے اور اُن کی آل اور اصحاب پر جنہوں نے فخر اور بزرگی کے تمام مراتب کو گھیر لیا۔ اور تنگدستی اور فراخی دونوں حالتوں میں اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو اپنے رب کی خوشنودی کے لئے خرچ کر دیا +

اسکے بعد گذارش یہ ہے کہ اے لوگو اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ (اسکا تقویٰ دل میں رکھو) اور اپنے مالک مولیٰ کی بخشش کو اس کے کرم کے فیضان کے وقتوں میں غنیمت سمجھو اس لئے کہ تمہارے زمانے میں زندگی کے اوقات میں تمہارے رب کے بہت سے دن ہیں۔ (عطا اور بخشش کے وقت ہیں۔ پس اُسکے فیض کے اوقات کے درپے رہو۔ (کھوج لگاتے رہو) اے اللہ کے بندو احسان کے اوقات تم پر آگئے ہیں۔ سو تم خوبی کیساتھ ان کا استقبال کرو اور تمہارے مہربان رب کی عطائیں جو تم پر وارد ہوتی ہیں بہت بڑی ہیں۔ سو تم اُنکے پیچھے متواتر شکر کرتے رہو۔ ہر نعمت کے متصل شکر بجالاؤ۔ کہ سلسلہ منقطع نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کی گھڑیاں تمہارے پاس آہی پہنچی ہیں بس اب تم سُستی اور غفلت کو خیرباد کہو (چھوڑ دو) اور اللہ کے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نزدیک ہوجاتی ہے آدم کے بیٹے اے وہ شخص جس نے اپنی عمر کھیل اور غفلتوں میں برباد کردی جو کچھ (نادانی کی وجہ سے) تجھ سے فوت ہو گیا یعنی گذشتہ زمانہ میں جو فرائض اور اعمال صالحہ تجھ سے نہیں ادا ہوسکے اُب اُن کا تدارک کرلے اُسوقت سے پہلے کہ تو عمل سے بالکل) عاجز ہوجاوے اور عمل کا وقت (تیرے ہاتھ سے نکل جاوے پس جو کچھ گذشتہ عمر میں ضائع کردیا۔ اُسکے متعلق تیرے پاس کوئی عذر ہے تو لا۔ اُسکو پیش کر اور اگر تو اللہ تعالےٰ کا قرب چاہتا ہے تو عمل میں کوشش کر اُسکے وقتوں

اللہ کے بندو جو ماہ رمضان میں نہ بخشا گیا تو پھر وہ کب بخشا جاویگا۔ اور جو اس ماہ مبارک میں قرب خدا وندی سے دُور ہانک دیا گیا اور (رحمت و انعام آلہی سے) محروم رہا تو بتلاؤ پھر اُسکے قرب اور مقبولیت کا کونسا وقت آئیگا جس (بیمار) دل کو قرآن کی آیات نے شفا نہ بخشی پھر اُس کے لئے شفا کہاں سے آویگی۔ ہائے افسوس! یہ کیسا ٹوٹا ہے کہ اور کوئی خسارہ اسکے تک بھگ نہیں کہ تو نیکی کرنے والوں کو دیکھے اللہ تعالےٰ کے قرب اور نزدیکی اور رضامندی سے فائز المرام ہو گئے اور بہشتیں اُن سے قریب لائی گئیں اور اُن کے سروں پر تاج پہنائے گئے اور ان کو سلطنت مل گئی۔ اور جنت میں ہمیشہ رہنا نصیب ہُوا۔ اور (اللہ) مہربان کے پاس داخل کئے گئے اور تو اس درگاہ سے ہانک دیا گیا اور دُوری اور مہجوری کے تیر کا نشانہ بنا۔ اور گلے میں آگ کا غل اور طوق ڈال کر دوزخ کی طرف گھسیٹا گیا۔ تو ایسی حالت میں تو اپنے دل کو کیسا دیکھتا ہے کیا سو رہا ہے یا بیدار ہے (اے غافل پچھلی رات کو) سحر کے وقت ذلت کے قدموں پر نہایت عاجزی اور انکساری سے کھڑا ہو جا کر رحمت آلہی کی سحر کے وقت میں عجیب شان ہے۔

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے نچلے آسمان پر نزول فرماتا ہے۔ جیسا کہ نزول اُسکی ذات اور شان کے مناسب ہے۔ اسوقت کہتا ہے جل جلالہ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ یَبْسُطُ یَدَیْهِ وَیَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔ ترجمہ کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اُسکو دُوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش چاہے تو میں اسکو بخشدوں اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ "پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنا دست بے کیف ہاتھ کشادہ کرتا ہے اور فرماتا ہے۔ کوئی ہے جو ایسے شخص کو قرض دے جو نادار بھی نہیں اور حق مارنے والا بھی نہیں یہاں تک کہ پو پھٹ جاتی ہے یعنی طلوع فجر تک اسی طرح اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں رہتی ہے فرماتا رہتا ہے۔ جو حاجتمند ہے آوے اور اپنی مراد پاوے) اور جامع ترمذی میں عروۃ بن عبسہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ

فِی جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَذْکُرُ اللّٰہَ فِی تِلْکَ السَّاعَۃِ فَکُنْ ۔ یعنی سب وقتوں سے زیادہ رب کا قرب جو بندہ سے ہوتا ہے۔ وہ رات کے اخیر حصہ میں ہوتا ہے سو اگر تو یہ کر سکے کہ اس ساعت میں اللہ کا ذکر کرنیوالوں میں سے ہو۔ تو ضرور تو انہیں لوگوں کے شمار میں ہو (غرض سحر کا وقت مغفرت ذنوب اور قرب آلہی کے حصول اور حاجت روائی کے لئے اکسیر ہے پس اُسوقت خوب استغفار اور دعا کر۔

اللہ کے بندو یہ تو بتلاؤ کہ جو لوگ گذشتہ زمانہ میں (مثلاً پچھلے سال) تمہارے ساتھ تھے اب وہ کہاں ہیں ان کو موت کی فیصلہ کر دینے والی تلواروں نے اُچک لیا۔ اب تیرے کوچ کرنیکا وقت آن پہنچا اور سفر قریب آگیا۔ اور مرنے کیوقت تجھے خبر لگے گی (کہ کیا کیا اور کیا کرنا چاہیئے تھا۔ اللہ کے بندو! لیلۃ القدر جو اس مہینے میں ایک رات ہے اُسمیں رحمت کے سب دروازے کھولدیئے جاتے ہیں۔ اور دوستان خدا کو قرب حاصل ہوتا ہے۔ اُن کا (خطاب سُنا جاتا ہے۔ اور اُن کی درخواست کا) جواب دیا جاتا ہے۔ اور عمل کرنے والوں کے لئے بہت بڑا اجر اور ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

پہلی حدیث کا ترجمہ

صحیح مسلم میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے اخیر عشرہ میں اس قدر عبادت میں اجتہاد اور کوشش کرتے تھے۔ جو اس کے غیر میں نہ کرتے تھے۔

دوسری حدیث کا ترجمہ

اور صحیحین میں اُنہیں سے روایت ہے کہ جب عشرہ داخل ہوتا تو آپ اپنے تہ بند کو مضبوط باندھ لیتے (یعنی بی بیوں کی صحبت سے پرہیز کرتے۔ اور تمام رات کو زندہ رکھتے۔ یعنی شب بیداری کرتے اور اپنے اہل (بی بیوں) کو بھی (ذکر و عبادت آلہی کے لئے) جگاتے ۔

تیسری حدیث کا ترجمہ

اور صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث سے مروی ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں قیام کرے ایمان (صحیح اعتقاد) کیساتھ ثواب کی اُمید رکھ کر تو اُسکے پہلے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں

چوتھی حدیث کا ترجمہ

اور صحیح بخاری میں عائیشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لیلۃ القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ یعنی اکیسویں تئیسویں پچیسویں ستائیسویں۔ اُنتیسویں۔

پانچویں حدیث کا ترجمہ

اور مسند امام احمد اور جامع ترمذی میں عائیشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو فرمایئے اگر مجھے معلوم ہو جاوے کہ لیلۃ القدر کونسی رات ہے۔ تو کیا کہوں کونسی دعا کروں آپ نے فرمایا یہ کہو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ " اے اللہ تو معاف کرنیوالا ہے۔ اور معافی کو دوست رکھتا ہے پس مجھ سے میرے گناہ، معاف کرے ؛

فائدہ اس دعا میں یہ تعلیم کی گئی ہے۔ کہ دنیا کی مراد پر دین کی مراد مقدّم رکھنی چاہیئے اگر ایسا بزرگ وقت معلوم ہو۔ تو گناہوں کی معافی مانگنی چاہیئے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ قدر میں :۔

فائدہ یہ ساری سورۂ لیلۃ القدر کی فضیلت میں نازل ہوئی اس کا سبب نزول یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل میں سے چار شخصوں کا ذکر کیا جو بڑے عبادت گذار تھے۔ اَسّی سال انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی۔ اس کو سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بہت تعجب کیا تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ سے کہا کہ اے محمد تم کو اور تمہاری اُمت کو ان لوگوں کی عبادت پر تعجب ہُوا جنھوں نے اسّی سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور ایک آنکھ جھپکنے کی دیر بھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی تھی۔ پس اللہ تعالےٰ نے آپ پر وہ چیز نازل کی ہے۔ جو اس سے بہتر ہے پھر یہ سورۃ پڑھی اور کہا یہ اُس چیز سے بہتر ہے جس پر آپ نے اور آپ کی اُمت نے تعجب کیا ہے۔ تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب لوگ بہت خوش ہوئے۔

سورۃ کا ترجمہ یہ ہے ہم نے اسکو (یعنی قرآن مجید کو) لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ اور تمہیں

کیا خبر کہ لیلۃ القدر کیسی (بزرگی کی) چیز ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔

فائدہ سورۂ دخان میں فرمایا "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ" یعنی ہم نے قرآن کو ایک مبارک رات میں نازل کیا۔ اس مبارک رات سے بھی لیلۃ القدر کی رات مراد ہے اور سورہ بقرہ میں فرمایا۔ "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ" یعنی رمضان کا مہینہ وہ ہے۔ جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مبارک رات جس میں قرآن نازل ہوا۔ ماہ رمضان ہے۔ اور یہ جو فرمایا۔ کہ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے تو اس سے وہ مہینے مراد ہیں جن میں لیلۃ القدر نہ ہو۔

اس کے بعد لیلۃ القدر کی دوسری خاصیت فرمائی کہ۔ اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر کام کیساتھ۔ یعنی سال بھر میں جو واقعات ہونیوالے ہیں لوح محفوظ سے نقل کر کے وہ دفتر فرشتوں کے سپرد کیا جاتا ہے اور روح سے جبرائیل علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ فرشتوں کے عموم میں یہ بھی داخل تھے۔ لیکن ان کی تعظیم و تکریم کے لئے تخصیص بعد التعمیم کے طور پر دوبارہ اُن کا ذکر فرمایا۔ اور بعض مفسرین نے روح کے اور معنے بھی کئے ہیں مگر مختار یہی معنے ہیں۔

پھر لیلۃ القدر کی تیسری خاصیت بیان فرمائی۔ کہ وہ رات صبح کے طلوع ہونے تک ہر ایذا اور تکلیف سے سلامت ہے اس رات میں سچے مومن پر کوئی ناگوار حادثہ نہیں نازل ہوتا

مسئلہ کیا لیلۃ القدر اسی امت کیساتھ خاص ہے یا پہلی اُمتوں کے لئے بھی تھی حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مُسند کی ایک حدیث سے استدلال کر کے اس امر کو ترجیح دی ہے۔ کہ پہلی اُمتوں کے لئے بھی تھی۔ لیکن خطابی وغیرہ نے اس امر پر اجماع نقل کیا ہے کہ اسی اُمّت کا خاصہ ہے اور ظاہر تر یہی ہے۔

مسئلہ لیلۃ القدر کی تعیین میں بھی علماء اسلام کے کئی قول ہیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور علماء کوفہ جو ان کے متبع ہیں اُنکے نزدیک سال بھر میں ایک رات ہوتی ہے اُسکی کوئی تاریخ معین نہیں کسی سال رمضان میں ہوتی ہے کسی سال غیر رمضان میں اور اکثر علماء کے نزدیک رمضان میں ہوتی ہے۔ پھر اس میں بھی اختلاف ہے کہ آیا منتقل ہوتی رہتی ہے

یعنی کسی رمضان میں کسی تاریخ اور کسی رمضان میں اُس کے سوا اور تاریخ میں بھی پھرتی رہتی ہے۔ یا ہمیشہ ایک تاریخ میں آتی ہے پھر جن کے نزدیک اس کی تاریخ معین ہے ان میں تاریخ کی تعیین میں بہت اختلاف ہے بعض پہلی ہی تاریخ کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ بعض سترھویں تاریخ کو۔ اور بعض اکیسویں کو بعض تیئیسویں کو بعض چوبیسویں۔ اور ہر ایک اپنے قول پر بعض قرائن اور دلائل سے استدلال کرتے ہیں اکثر حدیثوں میں بغیر تعیین تاریخ کے اخیر دھاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کی ترغیب آئی ہے۔ بعض کے نزدیک اخیر رات ہوتی ہے۔ جن حدیثوں میں اخیر دھاکے میں تلاش کی ترغیب آئی ہے۔ بعض اُنکو جُفت راتوں پر حمل کرتے ہیں۔ ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو بڑے جلیل القدر صحابی ہیں۔ وہ قسم کھا کر کہتے تھے۔ کہ ستائیسویں رات ہے اُن سے پُوچھا گیا۔ کہ آپ کس دلیل سے یہ کہتے ہیں تو کہا اُس سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو بتایا ہے۔ کہ اس رات کی صبح کو سورج چڑھتا ہے۔ تو اس کا شعاع نہیں ہوتا۔ اور کعب احبار کے ایک غریب اثر میں اسکی وجہ یہ بتلائی ہے کہ رات کو فرشتے زمین پر رہ کر صبح کیوقت واپس آسمان پر جاتے ہیں تو اُن کے غلبۂ نور کے سبب سورج کی روشنی اور تیزی مات ہو جاتی ہے اور اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس رات کا ابہام ہی منظور تھا اسواسطے اسکی تعیین کی تصریح کسی حدیث نے نہیں کی تاکہ لوگ ایسا نہ کریں کہ صرف اسی رات عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول ہوں اور باقی راتوں کی پرواہ چھوڑ دیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن حدیثوں میں تاریخ معین ہے وہ سائل کے سوال کے جواب میں وارد ہوئی ہیں مثلاً کسی نے پُوچھا کہ یا حضرتؐ ہم لیلۃ القدر کو فلاں رات میں تلاش کریں تو آپ نے فرمایا ہاں اسمیں تلاش کرو ورنہ حقیقت میں وہ رات متعین ہے منتقل نہیں یعنی ہمیشہ ایک ہی تاریخ میں آتی ہے

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

مسئلہ تمام وقتوں میں ذکر اور دعا کثرت سے کرنا مستحب ہے اور ماہ رمضان میں اور زیادہ اور اس کے اخیر عشرہ میں اور زیادہ اور اس کی طاق راتوں میں اور زیادہ اور سب سے بہتر دعا وہ ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو خاص اُسوقت کیلئے تعلیم فرمائی۔ وہ دعا بمعہ ترجمہ اوپر اسی وعظ میں لکھی جا چکی ہے۔

نظم

فراقِ ماہِ رمضان کیوں نہ ہو دشوار صائم کو
کہ حاصل جس سے ہوتا ہے دلِ بیدار صائم کو

حیاتِ دائمی کا جو کہ باعث تھا ہُوا رخصت
تو پاؤں زندگی سے کیوں نہ ہیں بیزار صائم کو

بھلا کیونکر نہ اُسکے ہجر میں وہ چونک اُٹھے
کہ جس نے خوابِ غفلت سے کیا بیدار صائم کو

جدا ہونے سے اُسکے کیوں نہ ہو گریاں دل بریاں
کریگا ساغرِ کوثر سے جو سرشار صائم کو

گواہ بندگی ہو حشر کے دن اور بخشوائے
ملے گا کب کوئی ایسا بھلا غمخوار صائم کو

یہ بھوک اور پیاس کی اُسدن نظر آئیگی کیفیت
دکھاوے حشر کے دن اپنا جب رخسار صائم کو

یہ گرمی تشنگی کی گرمئ محشر مٹاتی ہے
نہ پہنچے گا ضرر اس روز کچھ زنہار صائم کو

یہ ہے روزہ کشائی روزہ داروں کی کہ جنت میں
کرائے گا خدا دیدار سے افطار صائم کو

تمنّا ہے یہ عاجز کی کہ جاوے ہم سے یہ راضی
تو بخشاوے شفاعت کرکے اس دربار صائم کو

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۲۱) کے ساتھ لکھا گیا ہے

ماہِ رمضان المبارک کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اُولیٰ نمبر ۵۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَتَبَ عَلٰی ھٰذِہِ الْخَلِیْقَۃِ فَنَآءً وَّزَوَالًا ۝ وَجَعَلَ لِکُلِّ شَیْءٍ مِّنْھَا اِدْبَارًا وَّاِقْبَالًا ۝ لِیُبْدُ لَنَا بِذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ لِکُلِّ نَازِلٍ رَحِیْلًا وَّانْتِقَالًا ۝ اَحَلَّ عَلَیْنَا شَھْرَ الصِّیَامِ لِیُفِیْضَ فِیْہِ اِحْسَانًا وَّیَغْفِرَ فِیْہِ عِصْیَانًا وَّیُضَاعِفَ فِیْہِ اَعْمَالًا ۝ فَمَنْ رَّابِحَ فِیْہِ صَارَ شَاھِدًا لَّہٗ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی ۝ وَمَنْ خَاسَرَ فِیْہِ کَانَتْ حَیَاتُہٗ عَلَیْہِ وَبَالًا ۝ فَسُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ عَطَایَاہُ بَیْنَ خَلْقِہٖ فَھٰذَا مَقْبُوْلٌ وَّھٰذَا مَرْدُوْدٌ ۝ مَنْ عَصٰی رَبَّہٗ فَھُوَ الشَّقِیُّ وَمَنْ اَطَاعَہٗ فَھُوَ الْمَسْعُوْدُ ۝ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ اِذْ کَسَانَا سِرْبَالًا مِّنَ الْاِسْلَامِ ۝ وَاَشْکُرُہٗ جَلَّ جَلَالُہٗ اِذْ اَعَانَنَا عَلَی الصِّیَامِ وَالْقِیَامِ ۝ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ ۝ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

خَاتِمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ الْكِرَامِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ ۝ هُدَاةِ الْاُمَّةِ اِلَى الْاِسْلَامِ ۝ **اَمَّا بَعْدُ**

فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَوَدِّعُوْا شَهْرَكُمْ هٰذَا بِالْاِحْسَانِ ۝ وَقَابِلُوْا نِعَمَ اللّٰهِ بِالشُّكْرَانِ ۝ وَانْهَوُا النُّفُوْسَ عَنِ الْهَوٰى وَالطُّغْيَانِ ۝ وَاسْتَدْرِكُوْا مَا فَرَّطْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ وَتَنَافَسُوْا فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالْمَنَازِلِ الْعَالِيَةِ ۝ فَاِنَّهٗ قَدِ انْقَضٰى رَمَضَانُ وَعَزَمَ عَلَى الرَّحِيْلِ ۝ وَصَمَّمَ عَلَى الْمَسِيْرِ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ وَسَيَشْهَدُ عَلَيْكُمْ بِمَا فَعَلْتُمْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَكِيْمِ الْجَلِيْلِ ۝ يَوْمَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ بِقَدْرِ الْفَتِيْلِ ۝ فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ يَرْحَلُ حَامِدًا صَنِيْعَنَا وَصَنِيْعَكُمْ اَوْ ذَامًّا تَضْيِيْعَنَا وَتَضْيِيْعَكُمْ ۝ فَاغْتَنِمُوا الْاَعْمَالَ الصَّالِحَةَ قَبْلَ طُوْلِ الثَّوَاءِ فِي الْقُبُوْرِ ۝ وَبَادِرُوا التَّوْبَةَ وَالْاِسْتِعْتَابَ قَبْلَ اِغْلَاقِ الْبَابِ وَاِسْبَالِ السُّتُوْرِ ۝ وَهَا اَنْتُمْ فِيْ بَقِيَّةٍ قَلِيْلَةٍ فَتَدَارَكُوْا مَا فَاتَ بِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ ۝ وَتَبَتَّلُوْا اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ بِدَوَامِ التَّضَرُّعِ وَالسُّؤَالِ ۝ وَاسْاَلُوْهُ حُسْنَ الْخِتَامِ فَاِنَّهٗ لَا تَخِيْبُ لَدَيْهِ الْاٰمَالُ ۝ وَاَكْثِرُوْا مِنَ الْحَسَنَاتِ بِصِدْقِ التَّبَتُّلِ وَالْاِبْتِهَالِ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ اَيُّ صِيَامٍ لِمَنْ ظَلَّ يَاْكُلُ لُحُوْمَ الْاَنَامِ ۝ اَيُّ قِيَامٍ لِمَنْ جَسَدُهٗ مَعَ التَّائِبِيْنَ وَقَلْبُهٗ مَعَ النِّيَامِ ۝ اَيُّ صَدَقَةٍ لِمَنْ يَتَصَدَّقُ مِنْ مَالٍ خَبِيْثٍ حَرَامٍ ۝ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا يَآ اُولِي الْاَفْهَامِ ۝ اَيُّ صَلٰوةٍ لِمَنْ يَعُدُّ الرَّكَعَاتِ وَقَلْبُهٗ غَافِلٌ عَنْ تَدَبُّرِ الْاٰيَاتِ وَمَا فِيْهَا مِنَ الْاَحْكَامِ ۝ يَعْجَلُ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَرُبَّمَا سَابَقَ الْاِمَامَ ۝ فَيَآ اَرْبَابَ الْجِدِّ هٰذِهٖ اَوْقَاتُ الْاِغْتِنَامِ ۝ مَا الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ وَقَدْ دَنَا الْخِتَامُ ۝ فَمَتٰى يُغْفَرُ لِمَنْ لَّمْ يُغْفَرْ لَهٗ فِيْهِ ۝ وَمَتٰى يَصْلُحُ مَنْ صَعُبَ عَلَيْهِ اِدْرَاكُ فَارِطِهٖ وَتَلَافِيْهِ وَلَقَدْ كَانَ مُنَبِّهًا لِذَوِي الْغَفَلَاتِ وَالنِّسْيَانِ ۝ وَمَوْسِمًا لِمُضَاعَفَةِ الْاَعْمَالِ وَالْغُفْرَانِ وَمَخْصُوْصًا بِالْفَضِيْلَةِ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ ۝ وَوَقْتَ اِفَاضَاتِ الْكَرَمِ مِنَ الْمَوْلٰى وَالْاِحْسَانِ ۝ لَيْلُهٗ مَعْمُوْرٌ بِالْقِيَامِ ۝ وَنَهَارُهٗ مَصُوْنٌ بِالصِّيَامِ ۝ فَكَيْفَ لَا تَجْرِيْ دُمُوْعُ الْمُؤْمِنِ عَلٰى فَقْدِ رَمَضَانَ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ اَحَظِيَ فِيْهِ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ ۝ اَمْ رُمِيَ فِيْهِ

بِالطَّرْدِ وَالْحِرْمَانِ ۝ ثُمَّ هُوَ لَا يَنْتَظِرُ اَيُدْرِكُهُ فِي الزَّمَانِ الثَّانِ ۝ اَمْ نُقِلَ اِسْمُهُ مَعَ الْمَوْتٰى فِي الدِّيْوَانِ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ اخْتِمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِالْاِسْتِغْفَارِ ۝ فَاِنَّهُ يَرْفُوْا خَلَلَ التَّقْصِيْرِ وَيَمْحُو الْاَوْزَارَ ۝ وَلَا تَظُنُّوْا اَنَّ الْاَعْيَادَ لِلَّعِبِ وَاللَّهْوِ وَالْاِضَاعَةِ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الطَّاعَةِ ۝ فَفِي سُنَنِ اَبِي دَاوٗدَ وَالنَّسَائِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر (۴۵)

رمضان کے جو دن باقی ہیں انمیں گذشتہ کوتاہیوں کی تلافی کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالےٰ مجھے اور تم سب کو وقت ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اپنی اصلاح کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

سب تعریفوں کا مستحق اللہ ہی ہے جس نے اس خلقت پر فنا اور زوال لکھ دیا ہے اور اُسکی ذات پاک کو کبھی فنا اور زوال نہیں۔ اور خلقت میں سے ہر چیز کے لئے ادبار اور اقبال بنایا ہے کبھی کوئی چیز آجاتی ہے اس کے اقبال کا وقت ہوتا ہے کوئی چیز چلی جاتی ہے۔ اُس کے ادبار کا وقت ہوتا ہے۔ اور خود اس کی ذات ہمیشہ برقرار ہے۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ

۱؎ سورہ احزاب رکوع ۵

اور یہ سب گردش اس لئے ہے کہ اس سے ہمیں پتہ چلے کہ جو چیز آئی۔ (مخلوق ہوئی) فنا اس کے لئے کوچ کرنا اور انتقال ہے۔ ہمیشہ دائم قائم محض اسکی اپنی ذات ہے ہم پر ماہ رمضان کا چاند چڑھایا تھا۔ کہ اس مہینہ میں ہم پر اپنے احسان کا فیضان کرے اور ہمارے گناہوں کو بخشے اور اعمال کا اجر کئی گنا کر کے دے جس شخص نے اس مہینہ میں نفع کا سودا کیا۔ (نیک اعمال خالص کئے) اسکے حق میں اللہ تعالےٰ کے ہاں یہ مہینہ شاہد ہوگا۔ اور جس نے اس مہینہ میں ٹوٹا پایا۔ (نیک اعمال نہ کئے گناہوں میں منہمک رہا۔ تو ایسے شخص پر اسکی زندگی وبال ہوگئی۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی بخشش مخلوق میں تقسیم کر دی۔ یہ ایک تو اسکے ہاں مقبول ہے اور دوسرا مردود ہے جس نے اپنے رب کی نافرمانی کی وہ بد بخت ہے۔ شقی ازلی۔ اور جسنے اسکی فرمانبرداری کی وہ مبارک ہے نیک بخت۔ میں اس پاک ذات کی تعریف کرتا ہوں اس کی خوبیاں بیان کرتا ہوں۔ کہ اسنے ہمیں اسلام کا لباس پہنا دیا۔ ہمیں مسلم مطیع بنایا۔ اور اسی جل جلالہ کا شکر بجالاتا ہوں کہ اسنے ہمیں روزے رکھنے اور رات کو قیام کرنے (تراویح پڑھنے) پر ہماری امداد کی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں اس امر کی کہ سوائے اسکے کوئی پرستش کے لائق نہیں وہ بادشاہ ہے۔ پاک ذات سب عیبوں اور نقصانوں سے پاک اور اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس کے پیغمبروں اور بزرگ رسولوں کے ختم کرنیوالے ہیں۔ ان کے بعد کوئی رسول اور پیغمبر قیامت تک نہیں ہوگا۔ اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندے اور رسول پر جن کا نام محمد ہے۔ اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر جو بڑے علم والے اور پیشوا ہیں امت کو اسلام کی طرف بلانے والے ہیں۔

امّا بعد۔ اے اللہ کے بندو اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ اور اپنے اس مبارک مہینے کو اچھی طرح رخصت کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے مقابلہ میں شکر بجالاؤ۔ اور اپنے نفسوں کو خواہش کی پیروی اور سرکشی سے روکو اور گذشتہ دنوں میں جو تم نے کوتاہی کی ہے۔ اب ان چند باقی دنوں میں اس کا تدارک کرلو۔ اور بلند درجوں اور اونچے محلوں کی رغبت کرو۔ کیونکہ رمضان شریف تو اب گذر چلا اور کوچ کرنے کا عزم کرلیا اور چلا جانیکا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ اور اب باقی نہیں رہا مگر بہت کم حصہ اور عنقریب تمہارے افعال کے متعلق اللہ صاحب حکمت بزرگ کے ہاں تمہارے

بر خلاف گواہی دیگا۔ اگر تم نے اس کی قدر دانی نہیں کی جس دن ہر نفس کو اپنے کئے کا پورا پورا
بدلا ملیگا۔ کسی پر تلنگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ کاش خبر ہوتی کہ یہ ہمارے تمہارے کاموں کی تعریف
کرتا ہوا چلا جا رہا ہے۔ یا ہمارے تمہارے وقت ضائع کرنے اس کی قدر شناسی نہ کرنے پر مذمت
کرتے ہوئے کوچ کر رہا ہے۔ پس بھائیو اعمال صالحہ کو غنیمت سمجھو اس سے پہلے کہ بڑے
لمبے زمانہ کے لئے قبروں میں سو رہو گے اور توبہ اور معافی مانگنے کی جلدی کرو۔ اس سے پہلے
کہ دروازہ بند کر دیا جاوے گا اور پردے لٹکا دیئے جاویں گے اور تمہیں متنبہ ہونا چاہیے کہ
تم تھوڑے سے بچے ہوئے وقت میں ہو۔ پس اب اچھے اعمال کرکے جو وقت ہاتھ سے نکل
گیا ہے اس کا تدارک کر لو۔ اور سب طرف سے کٹ کر ہمیشہ زاری اور سوال کرتے ہوئے اللہ
غالب بخشنہار کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اور حسن خاتمہ کی اس سے درخواست کرو۔ کیونکہ اس کے
ہاں امیدیں ناکام نہیں رہتیں باقاعدہ امیدوار ضرور مراد کو پہنچتا ہے۔ اور کثرت سے نیکیاں کرو
سچے انقطاع اور گڑگڑانے کے ساتھ اللہ کے بندو سوچو تو سہی۔ جو شخص لوگوں کے گوشت کھاتا رہا
روزہ رکھ کر غیبتیں کرتا رہا اس کا روزہ کیسا کھانا پینا تو چھوڑ دیا جو رمضان کے دن کے سوا اور
وقتوں میں تو حلال تھا۔ اور ایسی چیز کے کھانے سے پرہیز نہ کیا جو ہمیشہ ہر وقت حرام تھی۔ وہ کیا مردہ
بھائی کا گوشت کھانا کہ اللہ تعالیٰ نے غیبت کرنیکو مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے چنانچہ
پہلے وہ آیت مع ترجمہ گذر چکی ہے۔ اور کیسا قیام ہے اس شخص کا جس کا بدن تو مشقت کرنیوالوں
کے ساتھ ہے۔ اور اس کا دل سوئے ہوؤں کیساتھ یعنی قیام۔ رکوع سجود۔ میں تو نمازیوں کیساتھ
تھک رہا ہے اور دل غافل ہے۔ اللہ کی طرف متوجہ نہیں تو ایسے شخص کی تراویح کیا ہوئی۔ اور اس
شخص کا کیا صدقہ جس نے خبیث اور حرام مال سے خیرات کی۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ اللّٰہَ
طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا یعنی اللہ تعالیٰ پاک ہے پاک چیز کے سوا قبول نہیں کرتا تو صدقہ و
خیرات وہی مقبول ہے جو حلال پاک مال سے ہو۔ حرام کمائی سے خیرات کرنا الٹا گناہگار ہونا
ہے۔ اور اس شخص کی نماز کیسی جو رکعتیں تو شمار کر رہا ہے۔ لیکن اسکا دل قرآن کی آیات میں تدبر
کرنیسے اور جو انہیں احکام ہیں ان کے سمجھنے سے غافل ہے جلدی جلدی رکوع سجود کر جاتا ہے اور بسا
اوقات امام سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔ امام سے پہلے رکوع سجود کر بیٹھتا ہے ایسی مثال حدیث شریف میں

ایسی آتی ہے جیسے گدھا جس پر کتابیں لادی ہوئی ہیں تو ایسی جلدی نماز پڑھنے سے کیا حاصل کہ بھول کے شمار میں ہو گیا ۔ کوشش کرنیوالے یہ کوشش اور اہتمام کیوقت ہیں اور سچی طلب والے یہ غنیمت سمجھنے کے وقت ہیں اب کس چیز کا انتظار کر رہے ہو۔ ماہ مبارک کے ختم ہونیکا وقت تو بالکل قریب آگیا پس جس کی مغفرت اس مبارک زمانہ میں نہ ہوئی وہ کب بخشا جاویگا ۔ اور وہ شخص آئندہ کیلئے) کب صالح بنیگا ۔ جس سے گذشتہ کوتاہیوں کی تلافی بھی نہ ہو سکی اور ما فات کا تدارک بھی اس پر دشوار ہوا ۔ بخدا یہ مہینہ کیا تھا کہ غفلتوں اور بھول جانے سے آگاہ اور ہوشیار کرنیوالا تھا اعمال کی مضاعفت اور مغفرت معاصی کا موسم تھا تلاوت قرآن کی فضیلت کیساتھ مخصوص تھا اور مولی جل شانہ کے کرم اور احسان کے فیضان کا وقت تھا ۔ اسکی راتیں قیام تراویح کیساتھ معمور و آباد تھیں اور اُس کے دن روزے کیساتھ نگاہ رکھے ہوئے تھے تو اب رمضان کے جاتے رہنے سے مومن کے آنسو کیوں نہ بہیں ۔ حالانکہ ابھی تک اُسے یہ بھی معلوم نہیں کہ مقبولیت اور بخشش کرنا ہاں سے بہرہ ور بھی ہوا یا محرومی اور دھتکار کا نشانہ بنا ۔ اور پھر اُسکو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ دوسرے زمانہ میں آئندہ سال اسکو پائے گا ۔ یا نہیں بلکہ اُسکا نام مُردوں کے دفتر میں لکھا جا چکا ہے اُپر کے وعظ میں مذکور ہو چکا ۔ لیلۃ القدر کی رات میں سال بھر کا حساب کتاب فرشتوں کو لکھ دیا جاتا ہے ۔ سال بھر میں جو وقائع ہونیوالے ہوتے ہیں سب چیتگی اس دفتر میں لکھ دیئے جاتے ہیں تو جس کو اس سال مرنا ہے ۔ اسکا نام مُردوں کے دفتر میں چلا گیا ۔ گو وہ بظاہر زندہ ہے ۔

اے اللہ کے بندو ماہ رمضان کو استغفار کیساتھ ختم کرو ۔ کہ استغفار قفقیر کے سوراخوں کو رفو کر دیتی ہے ۔ اور گناہوں کو مٹا دیتی ہے ۔ (اور اب چند روز میں عید آنیوالی ہے اسے یہ سمجھو کہ عیدیں کھیل تماشے مال برباد کرنیکے لئے ہیں ۔ نہیں بلکہ یہ عیدیں تو اللہ کے ذکر قائم کرنے کیلئے اور عبادت اور طاعت الٰہی میں کوشش کرنے کیلئے ہیں دعید کی نماز بھی اللہ کا ذکر ہے تکبیرات جو راستہ میں پڑھی جاتی ہیں تکبیرات عید خطبہ سب میں ذکر اللہ ہے ۔ اور صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے ۔ یہ سب کام اللہ کی اطاعت ہیں ۔

سنن ابی داؤد اور سنن نسائی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رمضان کے آخر میں فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو ۔ کہ یہ صدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرض

کیا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک فرض ہے امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک واجب ہے قریب فرض کے۔ کھجور یا جو سے ایک صاع (چار سیر کے قریب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صاع عراقی معتبر ہے۔ جو قریباً چار سیر ہوتی ہے۔ اور دوسرے علماء کے نزدیک صاع حجازی جو اس سے کچھ کم ہوتی ہے۔ اگر زیادہ نکل جاوے تو بہتر ہے) اور گیہوں سے نصف صاع دو سیر تقریباً ہر آزاد اور غلام۔ مرد اور عورت کی طرف سے ہر چھوٹے بڑے کی طرف سے (خواہ اسی رات صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں) بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں۔ اور فروتنی کرنیوالے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں۔ اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں۔ اور روزہ دار مرد اور عورتیں اور اپنے شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنیوالے مرد اور ذکر کرنیوالی عورتیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے بخشش اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

فائدہ مسند امام احمد۔ نسائی وغیرہ میں روایت ہے کہ بعض بی بیوں نے شکوہ کیا کہ اللہ تعالیٰ مردوں کا ذکر تو قرآن مجید میں اکثر فرماتا ہے۔ لیکن عورتوں کا ذکر نہیں کرتا تب یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دس صفات ذکر کیں جو ایک سے ایک اعلیٰ ہے اسلام سے ایمان اور اخص مقام ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ حجرات میں فرمایا۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط یعنی گاؤں کے رہنے والے بدویوں نے کہا ہم ایمان لائے (اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب کر کے فرمایا کہدو تم ایمان تو نہیں لائے۔ دلیکن کہو ہم اسلام لائے) اور صحیحین میں حدیث ہے۔ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ یعنی زانی زنا نہیں کرتا۔ اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔ تو معلوم ہوا ایسے کبیرہ گناہ کرتے وقت ایمان جو اعلیٰ اور اخص مقام ہے اس سے تو انسان گر جاتا ہے لیکن اہل اسلام کا اجماع ہے کہ کبیرہ سے کافر

اور سکون اور اطمینان کیساتھ عبادت کرنیوالے مرد اور عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں

نہیں ہوتا۔ پھر اس سے بڑھ کر قنوت کا مقام ہے کہ اسلام اور ایمان کے بعد قانت سکون اور اطمینان قلب سے طاعت الٰہی کرتا ہے۔ پھر صادقین کا ذکر فرمایا۔ اور صدق نہایت اعلیٰ اور محمود خصلت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ (الحدیث) یعنی سچائی کو لازم پکڑو۔ کہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اور صدق یہ ہے کہ اسلام اور ایمان اور عبادت گذاری اور تقویٰ وغیرہ مقامات کے دعویٰ میں سچا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ جس مقام کا دعویٰ کرتا ہے اس کی حقیقت اس کے اندر موجود نہ ہو۔ پھر صبر کا ذکر فرمایا اور صبر بڑا اعلیٰ مقام ہے چنانچہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ یعنی اللہ صبر کرنیوالوں کیساتھ ہے۔ اور صبر کی حقیقت یہ ہے کہ اس یقین کے ساتھ کہ جو کچھ مقدر ہے۔ ضرور ہو کر رہیگا۔ مصیبتوں کو برداشت کرے اور مصیبت میں دین پر ثابت قدم رہے پھر خشوع کا ذکر فرمایا۔ اور خشوع کے معنی ہیں فروتنی۔ اور اس پر باعث ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا خوف اور ہر وقت یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے اَعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ یعنی اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ حالت میسر نہ ہو تو یہی کہ وہ تو مجھے یقیناً دیکھ رہا ہے پھر صدقہ کا ذکر فرمایا اور صدقہ ہے۔ اپنی ضروریات سے بچے ہوئے مال کو محض للہ اللہ تعالیٰ کے محتاج بندوں پر صرف کرے بخل نہ کرے صحیحین کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات شخصوں کا ذکر کیا۔ جن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سایہ دیگا۔ جبکہ اس کے سایہ کے بغیر سایہ نہیں ملیگا۔ ان سات میں سے ایک وہ شخص ہے۔ جس نے دہنے ہاتھ سے صدقہ دیا۔ اور بائیں کو خبر نہ ہو۔ پھر روزہ داروں کا ذکر کیا۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے یعنی بدن اور روح کو ردی اخلاط اور برے اخلاق سے پاک کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا جو اپنی شرمگاہوں کو بدکاری سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور یہ خصلت روزہ سے بھی حاصل ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ۔ حضرت نے طاقتور جوانوں کو نکاح کی ترغیب دی کہ اس سے شرمگاہ کی حرامکاری سے حفاظت ہوتی اور آنکھ نیچی رہتی ہے۔ اور جس کو نکاح کی قدرت نہ ہو کہ مالدار نہیں تو اسکو چاہیئے کہ روزہ رکھا کرے

کہ روزہ اس کے حق میں حشر میں شفاعت کرنے کے قائم مقام ہے پھر اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنیوالوں کا بیان فرمایا صحیح حدیثوں میں ہے کہ ذکر کا مقام جہاد فی سبیل اللہ سے بھی اعلیٰ ہے پھر ان دسوں فریق کا ذکر کر کے فرمایا کہ ایسے لوگوں کے لئے جن میں یہ صفتیں پائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے گناہ تو سب سے سرزد ہو جاتے ہیں لیکن ان خصلتوں والے کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور گناہ کی مغفرت کے بعد اجر عظیم ملتا ہے لہذا مسلمان کو ہمیشہ اپنے حال میں غور کرنا چاہیئے۔ کہ آیا یہ صفتیں اس میں موجود ہیں تو شکر گذاری کرے۔ یا نہیں تو اُن کے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا۔

نظم

ماہ رمضان مرا مشفق و دلدار چلا
راحت جان و جگر مونس و غمخوار چلا
ملک الشہر فروغ چمن گلشن دین
قاطع نخل گنہ قامع بنیاد عذاب
مجھ گنہگار سے افسوس لیا منہ پہ نقاب
جسکی برکت سے پہنچتے ہیں ملائک کے قدم
کچھ نہ کی طاعت رب ہائے دریغا وردا
کان سے جیف نہ وہ پنبۂ غفلت نکلا
سال آئندہ ان آنکھوں سے خدایا دیکھیں

نالہ و آہ و فغاں و مطلع انوار چلا
سبب عفو معاصی گنہگار چلا
مورد رحمت حق مظہر اذکار چلا
مصدر مکرمت ایزد غفار چلا
اس مری جنس اطاعت کا خریدار چلا
وہ مہ فیض و عطا مطلع انوار چلا
درد مند دل و دین ہمدم بیمار چلا
کس شتابی سے مگر ابر گہر بار چلا
اب تو یہ نور نگاہ اولی الابصار چلا

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۳۱) کے ساتھ لکھا گیا۔

عید الفطر کا خطبہ اولیٰ جو یکم شوال المکرم کو پڑھا جاتا ہے

عید الفطر کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے آہستہ منہ میں نو مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) پڑھ کر خطبہ شروع کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَهَّلَ لِلْعِبَادِ طَرِيْقَ الْعِبَادَةِ وَيَسَّرَ ۝

ووفاهم اجور اعمالهم من خزائن جوده التي لا تحصر ۝ وجعل لهم
يوم عيد يعود عليهم في كل سنة ويتكرر ۝ وزكّٰى ابدانهم من درن
العصيان وطهر ۝ فما مضى شهر الصيام الا واعقبه باشهر الحج الى بيته العتيق المطهر
الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد ۝ احمده
سبحانه وهو المستحق لان يحمد ويشكر ۝ واشكره على نعمه لا تعد و
لا تحصر ۝ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك العظيم
الاكبر ۝ واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله الشافع المشفع في المحشر ۝
اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى اٰله واصحابه الذين
اذهب الله عنهم الرجس وطهر ۝ الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله و
الله اكبر الله اكبر ولله الحمد ۝ **اما بعد** فيا ايها الناس اتقوا الله
تعالى واعلموا ان يومكم هذا يوم عظيم ۝ وعيد مبارك كريم ۝ يتجلى
الله فيه على العباد بصفات الاحسان والجمال ۝ ويعطي كل سائل مطلوبه و
يبلغه الاٰمال ۝ تنزل الملئكة والروح فيه لزيارة المصلين ۝ وترفع فيه
اعمال الصائمين والقائمين ۝ **روى البيهقي** في شعب الايمان عن انس رضي الله
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيدهم يعني يوم فطر
هم باهى الله بهم ملئكته فقال يا ملئكتي ما جزاء اجير وفى عمله
قالوا ربنا جزاؤه ان يوفى اجره قال يا ملئكتي عبيدي وامائي قضوا
فريضتي عليهم ثم خرجوا يعجون الى الدعاء وعزتي وجلالي وكرمي
وعلوي وارتفاع مكاني لاجيبنهم فيقول ارجعوا قد غفرت لكم وبدلت
سيئاتكم حسنات. قال فيرجعون مغفورا لهم. قال موسى فيرجع
من المصلى اقوام كيوم ولدتهم امهاتهم وروى ابو داود عن ابن
عباس رضي الله عنهما قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر
طهرة للصيام من اللغو والرفث وطعمة للمساكين وروى الترمذي عن

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث
منادیا فی فجاج مکۃ الا ان صدقۃ الفطر واجبۃ علی کل مسلم ذکر او
انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواہ او صاع من طعام
فتجب علی کل حر مسلم مکلف مالک لنصاب فارغ عن الدین وحاجتہ
الاصلیۃ وحوائج عیالہ وان لم یحل علیہ الحول وان لم یکن للتجارۃ عند
طلوع فجر یوم الفطر عن نفسہ واولادہ الصغار الفقراء وعن ممالیکہ
للخدمۃ ویستحب اخراجہا قبل الخروج الی المصلی ویاثم بالتاخیر بلا
عذر ویجب القضاء اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر
وللہ الحمد عباد اللہ الصلوۃ الصلوۃ فانہا عمود الاسلام وناہیۃ عن
الفحشاء والآثام ○ من حفظہا وحافظ علیہا حفظ دینہ ومن ضیعہا فہو لما
سواہا اضیع ○ وادوا الزکوۃ التی افترض اللہ علیکم فی اموالکم طیبۃ بہا
نفوسکم فقد اعطاکم الکثیر ○ وطلب منکم الیسیر ○ وصوموا شہر رمضان
وحجوا بیت اللہ الحرام ○ فانہما من ارکان الاسلام ○ وعلیکم ببر الوالدین
وصلۃ الارحام ○ والاحسان الی الفقراء والایتام ○ والصبر علی فجائع اللیالی
والایام ○ ومروا بالمعروف وانہوا عن المنکر فانہما من واجبات
الاسلام ○ واوفوا الکیل والمیزان ○ فان بخسہما یوجب شدۃ المؤنۃ
وجور السلطان ○ واحذروا الشرک فانہ اکبر الآثام ○ وان الجنۃ
علی صاحبہ حرام ○ وایاکم وقتل النفس الحرام ○ فانہ من اعظم الاجرام
وایاکم والربوا فان ربحہ خسار ○ وعاقبتہ محق وتبار ○ وایاکم وقذف
المحصنات الغافلات المؤمنات ○ فان اللہ حرمہ فی محکم الآیات وایاکم
والزنی فانہ من الفواحش المنکرات ○ وایاکم والغیبۃ والنمیمۃ والافک
وقول الزور ○ فان اللہ حرم جمیع ذلک فی کتابہ المسطور ○ وایاکم و
اکل اموال الیتمی والمستضعفین ○ والتعرض لاذی المسلمین ○ فانہ

مَا اخْتَلَطَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا بِمَالِ غَنِيٍّ اِلَّا اَفْقَرَهٗ ۝ وَلَا دَخَلَ بَيْتًا عَامِرًا اِلَّا دَمَّرَهٗ ۝
وَاِيَّاكُمْ وَالْخُيَلَاءَ وَالْاِسْبَالَ فِي الثِّيَابِ ۝ فَاِنَّ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ بِنَصِّ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ ۝
وَاِيَّاكُمْ وَشُرْبَ الْمُسْكِرَاتِ ۝ وَذَرُوا الْيَمِيْنَ بِاللّٰهِ فِي الْخُصُوْمَاتِ ۝ وَاِذَا
تَدَايَنْتُمْ فَلْيُحْسِنِ الْمَطْلُوْبُ الْقَضَاءَ ۝ وَلْطَالِبُ الْاِقْتِضَاءَ ۝ وَاعْلَمُوْا اَنَّ عَدُوَّكُمْ
اِبْلِيْسَ لَمَّا كَانَ فِيْ رَمَضَانَ خَائِبَ الْاٰمَالِ مَأْسُوْرًا ۝ يُرِيْدُ اَنْ يَّأْخُذَ مِنْكُمْ ثَارَهٗ
فَيَجْعَلَ الْاَعْمَالَ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا ۝ فَادْحَضُوْهُ بِكَرَمِ الْمَوْلٰى خَاسِئًا مَّكْسُوْرًا ۝ وَتَذَكَّرُوْا
بِهٰذَا الْاِجْتِمَاعِ ۝ مَا اَمَامَكُمْ مِّنَ الْاَهْوَالِ وَالْاَفْزَاعِ ۝ وَتَفَكَّرُوْا فِيْ مَنْ صَلّٰى
مَعَكُمْ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ ۝ فِيْ سَالِفِ الزَّمَانِ ۝ مِنَ الْاٰبَاءِ وَالْاَبْنَاءِ وَالْاَحِبَّةِ وَ
الْاِخْوَانِ ۝ كَيْفَ اخْتَرَمَتْهُمْ هَاذِمُ اللَّذَّاتِ ۝ وَفَرَّقَتْهُمْ مُفَرِّقُ الْجَمَاعَاتِ ۝ فَاَصْبَحُوْا
مُرْتَهِنِيْنَ بِاَعْمَالِهِمْ فِيْ تِلْكَ الْحُفَرِ الْمُظْلِمَاتِ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَقْصًا مِّنَ السَّيِّئَاتِ
وَلَا زِيَادَةً فِي الْحَسَنَاتِ ۝ فَحَذَارِ حَذَارِ ۝ فَاِنَّكُمْ اِلٰى مَا صَارُوْا اِلَيْهِ صَائِرُوْنَ ۝ وَعَلٰى
مَا قَدَّمْتُمْ مِّنَ الْاَعْمَالِ قَادِمُوْنَ ۝ وَعَلٰى مَا فَرَّطْتُمْ فِيْ زَمَنِ الْاِمْهَالِ نَادِمُوْنَ ۝ فَاِنَّا
لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ اَعَادَ اللّٰهُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ مِّنْ بَرَكَةِ هٰذَا الْعِيْدِ ۝
وَاٰمَنَنِيْ وَاِيَّاكُمْ مِّنْ سَطْوَةِ يَوْمِ الْوَعِيْدِ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝
يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا
مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

ترجمہ خطبہ عید الفطر

سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے اپنے بندوں کیلئے عبادت کے طریقے سہل
اور آسان کر دیئے اور اپنی بخشش کے خزانوں کی جنکی حد و انتہا نہیں انکے اعمال کے پورے پورے اجر

عطا کئے اور اُن بندوں کے لئے ایک عید کا دن بنایا۔ جو ہر سال اُن پر پھر پھر آتا ہے اور اُن کے بدنوں کو گناہوں کی میل سے پاک اور صاف کر دیا۔ (اپنے فضل سے) ماہ رمضان کے گذرتے ہی اشہر حج لے آیا جن میں اللہ تعالیٰ کے پاک گھر بیت عتیق کی زیارت کا قصد کیا جاتا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے میں اس پاک ذات کی تعریف کرتا ہوں اور صرف وہی اس امر کا مستحق ہے کہ اس کیلئے حمد و شکر بجا لایا جائے اور اُسی کا شکر بجا لاتا ہوں اُن نعمتوں پر جن کا حصر و شمار نہیں ہو سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں وہ بادشاہ ہے عظیم الشان بہت بڑا اور گواہی دیتا ہوں۔ کہ ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندہ ہیں اور اُس کے بھیجے ہوئے ہیں جو محشر میں شفاعت کرینگے اور اُن کی شفاعت قبول ہوگی اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جن کا نام نامی محمد ہے۔ اور ان کی آل اور اصحاب پر جن سے اللہ تعالےٰ نے شرک اور کفر کی غلاظت کو دُور رکھکر اُن کو پاکیزہ بنایا اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اور اسی کے لئے ہے سب تعریف ۔

امّا بعد اے لوگو اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ اور یقین جانو کہ یہ بڑا عظمت کا دن ہے اور عید ہے مبارک بزرگی والی۔ اسمیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر صفات احسان اور جمال کے ساتھ تجلی فرماتا ہے۔ اور ہر سائل کو اس کی مراد دیتا ہے اور مانگنے والوں کو اپنی امیدوں اور آرزوؤں تک پہنچاتا ہے۔ اور اس (مبارک) دن میں فرشتے اور روح القدس نماز (عید) پڑھنے والوں کی زیارت کے لئے آسمان سے اُترتے ہیں۔ اور روزہ داروں اور تراویح پڑھنے والوں کے اعمال اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں ۔

بیہقی نے شعب الایمان میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں کی عید کا دن ہوتا ہے جس دن روزے پورے کر کے افطار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کیساتھ فرشتوں سے فخر کرتا ہے فرماتا ہے اے میرے فرشتو اس مزدور کی کیا

جزا ہے جس نے اپنا کام تمام کر دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب اسکی جزا یہ ہے کہ اُسکو پورا پورا اجر دیا جاوے فرماتا ہے اے میرے فرشتو ان میرے بندوں اور باندیوں نے جو میں نے اُن پر فرض کیا تھا پورا کر دیا۔ پھر باہر (میدان میں) نکلے ہیں دعا کیساتھ آواز بلند کرتے ہیں مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے اور اپنی بزرگی علو شان اور بلندی مکان کی قسم ہے۔ کہ میں اُن کی دُعا قبول کروں گا پھر فرمایا ہے۔ اے میرے بندو جاؤ اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخشدیا۔ اور تمہاری بدیوں کو نیکیوں کے ساتھ تبدیل کر دیا تو اپنے گھروں کی طرف لوٹتے ہیں۔ اس حال میں کہ اُنکے گناہ بخشے ہوئے ہوتے ہیں مورّق (عجلی رحمہ اللہ) کہتے ہیں۔ تو عید گاہ کے لوگ ایسے لوٹتے ہیں۔ جیسے اُسدن تھے۔ جسدن اُنکی ماؤں نے انہیں جنا تھا۔ یعنی جیسے پیدا ہونے کے دن بیگناہ تھے۔ اسیطرح عید گاہ سے لوٹتے کیوقت بیگناہ ہو جاتے ہیں

سنن ابی داؤد میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ فطر یعنی صدقہ فطر کو فرض کیا۔ روزہ دار کو بیہودہ بکواس سے پاک کرنیکے لئے اور مسکینوں کے طعام کھلانے کے لئے۔

جامع ترمذی میں عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پکارنیوالے کو بھیجا وہ مکہ معظمہ کے گلی کوچوں میں پکارتا تھا۔ کہ آگاہ ہو۔ صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ مرد یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا۔ گیہوں وغیرہ کی دو مد۔ اور اہل مدینہ کے عام طعام جو اور کھجور سے ایک صاع۔

فائدہ مُدّ اور صاع کے مقدار میں اختلاف تو ہے۔ لیکن علماء حنفیہ رحمہم اللہ کے نزدیک تقریباً چار سیر کا صاع ہوتا ہے۔ اور مُدّ صاع کی چوتھائی کو کہتے ہیں

پس صدقہ فطر ہر مسلمان آزاد عاقل بالغ پر واجب ہے۔ جو نصاب کا مالک ہو وہ نصاب قرض سے اور اپنی حاجت اصلیہ سے اور اہل وعیال کی حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔ اگرچہ اُس پر ابھی سال تمام نہ گذرا ہو۔ اور اگرچہ وہ نصاب تجارت کے لئے نہ ہو اُس کے وجوب کا وقت ہے عید الفطر کے دن صبح صادق کے طلوع کیوقت سے اپنے نفس کیطرف سے دے اور اپنے بچوں کی طرف سے دے جو مالدار نہیں اور اپنے غلام لونڈی کیطرف سے دے جو خدمت

کئے گئے ہیں۔ اور مستحب ہے کہ عیدگاہ میں جانے سے پہلے ادا کرے اور بلا عذر تاخیر کرنے سے گنہگار ہوتا ہے۔ اور قضا کرنا واجب ہے۔

فائدہ یعنی عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے ادا نہ کرے تو ساقط نہیں ہو جاتا۔ باوجود گنہگار ہونے کے قضا کرنا بھی واجب ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے سوائے اللہ کے کوئی مستحق عبادت کا نہیں۔ اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے خاص ہے۔

اے اللہ کے بندو۔ نماز کو لازم پکڑو۔ نماز کو لازم رکھو۔ اسلئے کہ نماز اسلام کا ستون ہے اور بیحیائیوں اور گناہوں سے منع کرنیوالی ہے جس نے نماز کی نگہداشت اور محافظت کی اُس نے اپنا دین بچا لیا۔ اور جس نے اُسکو ضائع کیا۔ وہ اُسکے سوا اور احکام دین کو بطریق اولیٰ ضائع کریگا۔ اور زکوٰۃ کو خوشدلی سے ادا کرتے رہو۔ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں میں فرض کی ہے کہ اُسنے تم کو بہت دیا ہے۔ اور اُسی میں سے تھوڑا سا حصہ تم سے طلب کیا ہے۔ اور ماہ رمضان کے روزے رکھا کرو۔ اور بیت اللہ الحرام کعبہ شریف کا حج کرو۔ کیونکہ یہ دونوں اسلام کے ارکان میں سے ہیں اور ماں باپ کیساتھ نیکی کرنے اور قرابت والوں کیساتھ اچھا سلوک کرنے کا التزام کرو۔ اور فقیروں اور یتیموں کے ساتھ احسان کرو۔ اور رات دن میں جو مصیبت حادثہ آوے اُس پر صبر کرو۔ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کو لازم پکڑو۔ کہ یہ دونوں باسلام کے واجبات میں سے ہیں اور ناپ تول پورا کرکے دو اسلئے کہ ان دونوں میں کمی کرنا خراج (لگان) کی سختی اور بادشاہ کے ظلم کا سبب بنتا ہے اور شرک سے پرہیز کرو۔ کہ یہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے۔ اور شرک کرنیوالے پر جنت حرام ہے اور حرام خون کرنے سے بچے رہو۔ اسلئے کہ یہ بہت بڑے جرموں میں سے ہے اور بیاج (سود خواری) سے بچتے رہو۔ کیونکہ بظاہر جو اس میں نفع نظر آتا ہے وہ درحقیقت ٹوٹا پاتا ہے۔ اور اس کا انجام تباہی ہے۔ اور (آخرت میں) دوزخ کی آگ میں داخل ہونیکا سبب ہے اور ایماندار پاکدامن (بدکاری سے) بیخبر عورتوں کو گالی دینے سے پرہیز کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو قرآن کی کئی آیتوں میں حرام کیا ہے۔ اور زناکاری سے دور رہو۔ کہ یہ بیحیائی کے گندے کاموں سے ہے۔ اور غیبت چغلخوری اور بہتان اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم

ان سب باتوں کو اپنی کتاب میں حرام کیا ہے جو لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے اور یتیموں اور ناتوان عاجزوں کا مال کھانے سے الگ رہو۔ اور مسلمانوں کے اوقات خورد برد کرنے کے درپے نہ ہو۔ کیونکہ یہ کسی غنی مالدار کے مال میں نہیں ملتے۔ مگر اسکو کنگال محتاج کر دیتے ہیں اور کسی آباد گھر میں نہیں داخل ہوتے مگر اسکو ویران کر دیتے ہیں اور تکبر سے بچے رہو اور کپڑا لٹکا کر مٹک کر چلنے سے پرہیز کرو۔ کہ یہ قرآن اور حدیث کی نص کیساتھ حرام و ناجائز ہے اور نشہ آور چیزوں کے پینے سے پرہیز کرو۔ اور جھگڑوں مقدموں میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھانیکا احترام کرو۔ اور جب اُدھار لیں دیں کا معاملہ کرو۔ تو جس کو دینا ہے وہ خوشخوئی سے ادا کرے اور جسکو لینا ہے۔ وہ بھلے مانسی سے تقاضا کرے اور یہ سمجھو کہ تمہارا ازلی دشمن ابلیس جب رمضان بھر اپنی اُمیدوں میں ناکام اور قید رہا اب چاہتا ہے کہ تمہارے اعمال کو برباد و بیکار کر کے تم سے اپنا بدلہ لے۔ تو تم اللہ کی مدد سے اس مقابلہ میں اُسکو گرا دو۔ اور نامراد اور شکست خوردہ کر دو۔ اور عید کے دن یہ جو تمہارا اجتماع ہو رہا ہے اسکے ساتھ اُس اجتماع کو یاد کرو جو تمہارے درپیش ہے جسمیں بڑا ہول اور بڑی گھبراہٹ ہوگی۔ اور جن تمہارے باپوں بیٹوں دوستوں بھائیوں نے گذشتہ زمانہ میں تمہارے ساتھ اسی مکان میں نماز عید پڑھی تھی اُن کو یاد کر کے اُن کے حال میں فکر کرو۔ کہ لذتوں کو توڑ مروڑ دینے والی موت نے کس طرح اُن کو اُچک لیا۔ اور جماعتوں کے جدا کرنے والے نے کس طرح اُن کو تتر بتر کر دیا پس اب وہ اندھیرے گڑھوں میں اپنے اعمال کیساتھ گرو پڑے ہوئے ہیں۔ اُنکو اب کچھ طاقت نہیں کہ اپنی بدیوں میں سے کچھ کم کریں یا اپنی نیکیوں میں کچھ بڑھالیں پس تم کو ہوشیار رہنا چاہیئے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ جدھر وہ گئے ہیں تم کو بھی اُدھر ہی جانا ہے۔ اور جو اعمال تم نے کر کے آگے بھیجے ہیں۔ تمہیں اُن ہی سے پالا پڑ جانا ہے۔ اور جو کوتاہی مہلت کے زمانہ میں تم نے کی ہے۔ اسپر پچتانا ہے بیشک ہم اللہ ہی کے ملک ہیں اور اسی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے اللہ تعالیٰ مجھ پر اور تم سب پر اس عید کی برکت نازل کرے۔ اور مجھے اور تم سب کو یوم وعید (قیامت) کے دن کی ہیبت سے بچائے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے (سورہ فاطر میں) لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ قیامت کیدن

تمام مخلوق کو پھر زندہ کرنے کا، حق ہے پس تم کو دنیا کی زندگانی دھوکا نہ دیجائے اور تمہیں اللہ کیساتھ یہ دغاباز (تمہارا جدی دشمن شیطان فریب نہ دے (یعنی شیطان تمہیں یہ وسوسہ نہ ڈالے کہ اللہ غفور رحیم ہے تمہاری عبادت کی اس کو کیا پروا ہے اور تمہیں عذاب کرنے سے اُس کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ اب تو تم عیش کرلو۔ وہ خود اپنے فضل وکرم سے تم کو بخش دیگا یہ اسکا سخت فریب ہے۔ اس دھوکے میں نہ آنا۔ اللہ غفور بھی ہے۔ قہار بھی ہے ہر چیز کے اس نے اسباب مقرر کئے ہیں اُس کی رحمت اور مغفرت کا سبب طاعت ہے۔ اور اُسکے غضب اور قہر کا سبب نافرمانی اور گنہگاری ہے۔ پس اُن اسباب کو نظر انداز کرکے فریب میں نہ آجانا بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے اُس نے تمہارے بزرگ باپ آدم علیہ السلام کو فریب دیکر جنت سے نکلوایا تھا تو تمہیں فریب دینے میں کیونکر کوتاہی کریگا۔ سو تم بھی اسکو دشمن ہی بنا رکھو وہ تو اپنے گروہ کو پکارتا ہے تاکہ وہ دوزخی بن جاویں جنہوں نے کفر کیا۔ اُن کو سخت عذاب ہوگا کیونکہ انہوں نے عذاب کے سبب کا ارتکاب کیا اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اُنکے لئے مغفرت ہے۔ اور بڑا اجر ہے۔ اسلئے کہ اُنہوں نے مغفرت کے اسباب سے تمسک کیا۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے سوائے اللہ کے کسی کی عبادت جائز نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اُسی کیلئے ہے سب تعریف۔ صدقہ فطر کے مسائل کتب فقہ میں مفصل مذکور ہیں وہاں پر دیکھیں۔ نظم

جان لوائے مومنو یہ دن ہے عید الفطر کا — چاہیئے اس روز کا صدقہ تمہیں کرنا ادا

لطف حق سے پاس جس مومن کے ہو مال نصاب — اُس پہ واجب ہے کہ صدقہ آجکے دن دے شتاب

ساڑھے باون تولہ چاندی سونا تولہ ساڑھے سات — پاس جس کے ہو وہ ہی اہل نصاب اہل زکوٰۃ

بھی صغیر السن جو ہو اولاد دختر یا پسر — ہو کنیزک یا غلام خدمتی ہو جو بشر

اُسپہ واجب ہے کہ ان سب کی طرف سے صدقہ دے — کچھ نہ سُستی اور تساہل صدقہ دینے میں کرے

گیہوں اک اک کیطرف سے چاہیئے ہیں نصف صاع — جس کے ہوں دو سیر یوں کرتے ہیں عالم اطلاع

جو ہوں یا ستو ہوں اسکے چاہیئے دیں چار سیر — اور طیب خرما بھی ہوا تنا ہی لے مرد دلیر

ہے طریق سُنت محبوب رب بے نیاز — پہلے صدقہ فطر کا دے اور پڑھے پیچھے نماز

روزے جب اس ماہ کے رکھ چکے ہیں سب خاص وعام — اور نماز اس ماہ کی پڑھ چکتے ہیں جس دم تمام

جب تلک دیتے نہیں ہیں صدقہ عید الفطر کا — سب نماز و روزہ اُسکے رہتے ہیں زیر سما
ہے یہ لازم مومنوں کو صدقہ دیں قبل از نماز — تا نماز و روزہ ہو مقبول رب بے نیاز
اور نماز عید اُن شخصوں پہ ہے واجب ہوئی — جن کے اوپر ہے نماز جمعہ واجب ہو گئی
جمعہ کی سی ہیں شرائط عید کی بالکل مگر — جمعہ میں اور عید میں پایا تفاوت اسقدر
فرض ہے جمعہ کے دن خطبہ پڑہنا لا کلام — عید کا خطبہ مؤکد سُنّت خیر الانام
مستحب اس عید کے دن پیشتر کھانا غذا — غسل اور مسواک کرنا اور لگانا عطر کا
اور لباس اچھے سے اچھا پہننا ہے مستحب — جو نہ ہو محظور شرعاً وہ پہننا ہے مستحب
عیدگاہ میں اور نماز نفل تو مت کر ادا — جونسے راہ سے گیا تھا وہ بدل کر گھر کو آ

عید الفطر کا دُوسرا خطبہ تھوڑی دیر بیٹھکر کھڑا ہو کے سات بار آہستہ منہ میں تکبیر کہہ کر دُوسرا خطبہ شروع کرے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کُلَّمَا ہَطَلَ الْغَمَامُ ○ وَلَاحَ الْحَمَامُ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کُلَّمَا ارْتَفَعَتِ الْاَعْلَامُ
وَاَفْطَرَ الصُّوَّامُ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کُلَّمَا ارْتَقٰی فَوْقَ مِنْبَرٍ اِمَامٌ ○ وَکُلَّمَا اخْتَتَمَ بِالْفِطْرِ
شَہْرُ الصِّیَامِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُعِیْدِ الْجُمَعِ وَالْاَعْیَادِ ○ وَمُبِیْدِ الْجُمُوْعِ وَالْاَجْنَادِ ○
رَافِعِ السَّبْعِ الشِّدَادِ عَالِیَۃً بِغَیْرِ عِمَادٍ ○ وَمَادِّ الْاَرْضِ وَمُرْسِیْہَا بِالْاَطْوَادِ ○
وَجَامِعِ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ اَحْمَدُہٗ عَلٰی نِعَمٍ
لَا اُحْصِیْ لَہَا تَعْدَادًا ○ وَاَشْکُرُہٗ وَکُلَّمَا شُکِرَ زَادَ ○ وَاَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَفَادَ ○ وَاَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ شَرَعَ
الشَّرَائِعَ وَسَنَّ الْاَعْیَادَ ○ اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْاَمْجَادِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ○ اَمَّا بَعْدُ فَیَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی وَاعْلَمُوْا

إِنَّهُ لَيْسَ السَّعِيدُ مَنْ أَدْرَكَ الْعِيدَ ۝ وَلَا مَنْ لَبِسَ الْجَدِيدَ ۝ وَلَا مَنْ خَدَمَتْهُ
الْعَبِيدُ ۝ وَلَا مَنْ أَتَتْهُ الدُّنْيَا عَلَى مَا يُرِيدُ ۝ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ السَّعِيدُ مَنْ خَافَ يَوْمَ
الْوَعِيدِ ۝ وَرَاقَبَ اللّٰهَ فِيمَا يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وَنَجَا مِنْ نَارٍ حَرُّهَا شَدِيدٌ ۝ وَقَعْرُهَا
بَعِيدٌ ۝ وَطَعَامُ أَهْلِهَا الزَّقُّومُ وَشَرَابُهُمُ الْمُهْلُ وَالصَّدِيدُ ۝ وَلِبَاسُهُمُ
الْقَطِرَانُ وَالْحَدِيدُ ۝ وَعَذَابُهُمْ أَبَدًا فِي مَزِيدٍ ۝ وَفَازَ بِجَنَّةٍ لَا يَفْنَى نَعِيمُهَا وَلَا
يَبِيدُ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ بِامْتِثَالِ أَمْرِهِ الْأَكِيدِ ۝ وَوَحِّدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَأَدُّوا زَكٰوةَ
أَمْوَالِكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَحُجُّوا بَيْتَ رَبِّكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ هٰذَا شَأْنُ الْعَبِيدِ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِأَمْرٍ بَدَأَ فِيهِ بِنَفْسِهِ وَثَنّٰى فِيهِ بِمَلٰٓئِكَتِهِ الْمُسَبِّحَةِ
بِقُدْسِهِ ۝ وَثَلَّثَ بِكُمْ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ مِنْ جِنِّهِ وَإِنْسِهِ ۝ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ
يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا
نَقُولُ يَا رَبِّ تَعْظِيمًا لِأَمْرِكَ وَطَمَعًا فِي صَلٰوتِكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ
الْهَاشِمِيِّ الْأُمِّيِّ وَارْضَ عَنْ أَصْحَابِهِ السَّادَةِ الْحُنَفَاءِ ۝ وَخُصَّ مِنْهُمُ الْأَرْبَعَةَ
الْخُلَفَاءَ ۝ ذَوِي الْفَضْلِ الْجَلِيِّ وَالْقَدْرِ الْعَلِيِّ ۝ هُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ
وَعَنِ السِّتَّةِ الْبَاقِينَ مِنَ الْعَشَرَةِ ۝ وَعَنْ جَمِيعِ الَّذِينَ بَايَعُوا نَبِيَّكَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ وَارْضَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَنْ أُمِّهِمَا الْبَتُولِ ۝ فَاطِمَةَ بِنْتِ الرَّسُولِ ۝
وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنِ الطَّاهِرَاتِ الْمُطَهَّرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ زَوْجَاتِ نَبِيِّنَا
الصَّادِقِ الْأَمِينِ ۝ وَارْضَ عَنِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ ۝ وَعَنِ التَّابِعِينَ وَتَابِعِي التَّابِعِينَ
وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَاتَّقٰى ۝ وَعَنَّا مَعَهُمْ بِكَرَمِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَكْرَمَ
مَنْ تَجَاوَزَ وَعَفَا ۝ اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِينَ ۝ وَاحْمِ حَوْزَةَ الْمُسْلِمِينَ ۝
وَأَذِلَّ الشِّرْكَ وَالْمُشْرِكِينَ ۝ وَاجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا رَخَآءً سَخَآءً وَسَائِرَ بِلَادِ
الْمُسْلِمِينَ ۝ اللّٰهُمَّ اٰمِنَّا فِي دُورِنَا ۝ وَأَصْلِحْ وُلَاةَ أُمُورِنَا ۝ اللّٰهُمَّ اقْمَعْ أَهْلَ الزَّيْغِ
وَالْفَسَادِ ۝ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ عَلَى الْعِبَادِ ۝ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْأَحْيَاءِ

مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ ۞ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ قُبُوْرَهُمْ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَحْيَاءِ وَيَسِّرْ لَهُمْ اُمُوْرَهُمْ ۞ اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنَّا الْغَلَاءَ وَالْوَبَاءَ وَالْمِحَنَ ۞ وَسُوْءَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۞ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۞ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِيْنَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۞ دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

ماہِ شوال المکرم کے پہلے جمعہ کا خطبۂ اُولیٰ نمبر ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ اللَّطِيْفِ الْخَبِيْرِ الْغَنِيِّ عَنِ الْمُعِيْنِ وَالْوَزِيْرِ الْعَلِيِّ عَنِ الشَّبِيْهِ وَالنَّظِيْرِ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ صَلْصَالٍ ۞ وَزَيَّنَهٗ بِاَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَّاَلْطَفِ جَمَالٍ ۞ وَافْتَتَحَ اَشْهُرَ الْحَجِّ بِشَهْرِ شَوَّالٍ ۞ وَاَيْقَظَ فِيْهِ ذَوِي الْهِمَمِ الْعَالِيَةِ وَالْاَحْوَالِ ۞ الْعَامِلِيْنَ بِاَنَّهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ عَلٰى يَقِيْنِ الظَّعْنِ وَالْاِرْتِحَالِ ۞ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى غَيْرَ مُسْتَغْنٍ عَنْهُ فِيْ حَالٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ ۞ وَاَشْكُرُهٗ وَاَيَادِيْهِ عَلٰى شَاكِرِهٖ عَلٰى الدَّوَامِ ۞ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ ۞ شَهَادَةً تَنْفِي الشِّرْكَ وَتُنَافِي الضَّلَالَ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَخَلِيْلُهٗ الصَّادِقُ الْمَقَالِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ خَيْرِ صَحْبٍ وَّاَفْضَلِ اٰلٍ ۞ اَمَّا بَعْدُ فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاحْذَرُوا الْمَعَاصِيَ فَاِنَّهَا مُوْجِبَاتٌ لِّلْخُسْرَانِ وَالْاِذْلَالِ ۞ وَلَا تُبْطِلُوْا مَا اَسْلَفْتُمْ فِيْ شَهْرِ الصِّيَامِ مِنْ صَالِحِ الْاَعْمَالِ ۞ وَلَا تُكَدِّرُوْا مَا صَفَا لَكُمْ فِيْهِ مِنَ الْاَوْقَاتِ وَالْاَحْوَالِ ۞ وَلَا تُغَيِّرُوْا مَا

عَذُبَ لَكُمْ فِيهِ مِنْ لَذَّةِ الْمُنَاجَاتِ وَالْإِقْبَالِ كَمَا أَنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ
فَكَذٰلِكَ السَّيِّئَاتُ يُبْطِلْنَ صَالِحَ الْأَعْمَالِ ۝ أَلَا وَإِنَّ عَلَامَةَ قَبُولِ الْحَسَنَةِ عَمَلُ الْحَسَنَةِ
بَعْدَهَا عَلَى التَّوَالِي ۝ وَإِنَّ عَلَامَةَ رَدِّهَا أَنْ تُتْبَعَ بِقَبِيحِ الْأَفْعَالِ ۝ رَوَى مُسْلِمٌ
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ ۝ وَفِي مُعَاوَدَةِ
الصِّيَامِ دَلَالَةٌ عَلَى الْإِيمَانِ وَالرَّغْبَةِ فِي الْخَيْرَاتِ ۝ قِيلَ لِبِشْرِ بْنِ الْحَافِي إِنَّ
قَوْمًا يَتَعَبَّدُونَ فِي رَمَضَانَ وَيَجْتَهِدُونَ فَإِذَا انْسَلَخَ تَرَكُوا - قَالَ بِئْسَ
الْقَوْمُ لَا يَعْرِفُونَ اللّٰهَ إِلَّا فِي رَمَضَانَ ۝ وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَا يَكُونُ لِعَمَلِ
الْمُؤْمِنِ أَجَلٌ دُونَ الْمَوْتِ ثُمَّ قَرَأَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝
فَكَأَنَّكُمْ بِالْحَالِ وَقَدْ حَالَ ۝ وَبِالْمَالِ وَقَدْ مَالَ ۝ وَبِالْمُلْكِ وَقَدْ زَالَ ۝ وَبِمَلَكِ الْمَوْتِ
وَقَدْ هَالَ ۝ وَبِالْمَلَكِ الْحَافِظِ وَقَدْ طَوَى صَحِيفَةَ الْأَعْمَالِ ۝ وَبِأَحَدِكُمْ وَقَدْ نَزَلَ بِهِ
مَا لَمْ يَخْطُرْ لَهُ بِبَالٍ ۝ وَلَا مَخْلَصَ وَلَا حَوْلَ وَلَا احْتِيَالَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ
وَمَهِّدُوا لِأَنْفُسِكُمْ فِي زَمَنِ الْإِمْهَالِ ۝ فَإِنَّمَا هِيَ أَيَّامٌ مَّعْدُودَاتٌ وَلَيَالٍ ۝
أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۝ لَا يَسْتَوِي أَصْحٰبُ النَّارِ
وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُونَ ۝ لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى
جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيمِ ۝ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ
بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّهُ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

وعظ نمبر ۱۰۳

عید الفطر کے بعد شوال کے اندر چھ روزے رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق دے کہ اپنی زندگانی کا اصل مقصد اطاعت الٰہی اور ذکر اللہ کو سمجھیں آمین

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو سب کچھ سنتا اور ہر ایک کو دیکھتا ہے نہایت باریک بین خبردار ہے۔ مددگار اور وزیر سے غنی اور بے نیاز ہے مشابہ اور نظیر سے بر تر ہے آدم علیہ السلام کو تنی مٹی سے پیدا کیا۔ اور اُس کو عمدہ صورت اور لطیف جمال سے زینت دی۔ اور اشہر حج کو شوال سے شروع کیا۔ اور اس مہینہ میں بلند ہمت والوں بلند احوال والے لوگوں کو بیدار کیا ÷

فائدہ اشہر حج۔ عرف شرع میں دو ماہ کامل اور تیسرے کی تہائی ہے یعنی شوال پورا ذوالقعدہ پورا۔ ذوالحج کے پہلے دس دن ÷

وہ بلند ہمت لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اس گھر (دُنیا) میں اُن کا رہنا اسطرح پر ہے کہ یہاں سے اُن کا انتقال اور کوچ کر جانا یقینی ہے۔ میں اس پاک ذات کی حمد و ثنا کرتا ہوں بہت حمد۔ پاکیزہ تعریف جس میں برکت رکھی گئی ہے۔ جیسی تعریف اور حمد وہ پسند کرتا ہے اور جس سے وہ راضی ہوتا ہے میں کسی حال میں اُس سے استغنا نہیں برتتا ÷

فائدہ یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہر حال میں واجب ہے کسی حال میں خواہ تنگدستی اور مالداری ہو۔ یا مفلسی اور بیماری انسان اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا سے مستغنی نہیں۔ اور میں اُس کا شکر بجا لاتا ہوں۔ اور اس کی نعمتیں شکر گذار پر علامتیں ہیں جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ شخص شکر گذار ہے ÷

فائدہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔ یعنی اور یاد کرو جب تمہارے رب نے آگاہ کر دیا۔ کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو زیادہ دُونگا۔ اور اگر کفران نعمت کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے اس سے معلوم ہوا کہ نعمت کا ہونا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ یہ شخص منعم علیہ شکر گذار ہے اور سب نعمتوں سے بڑی نعمت ایمان اور صحت عمل صالح اور فراغت قلبی ہے جس شخص کو یہ حاصل ہیں اُسکے صحیح معنی میں شکر گذار ہونے کی دلیل ہیں۔ گو دنیا داروں کی نگاہ میں اُسپر کوئی نعمت نہیں اور اگر یہ نعمتیں نہیں تو وہ اللہ کے عذاب میں گرفتار ہے گو دولت دنیا اُسکے پاس بہت سی ہو اُسکے دل کی پریشانی اور مال و جائداد کی حفاظت و نگرانی میں اُسکی سرگردانی کو اللہ جانتا ہے یا اس شخص کا دل ایسا حال

صاحب مال کے حق میں وبال ہے کسی کا ظاہری مال و ملک دیکھ کر مسلمان کو دھوکا نہ کھانا چاہیئے اور اس پر رشک ہرگز نہ کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے "قارون کا قصہ" قرآن میں اسی عبرت لینے کیلئے بیان فرمایا آیندہ کسی وعظ میں اس کا بیان آویگا۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ تنہا ہے کوئی اُسکا شریک نہیں وہ سب سے بڑا ہے برتر میں توحید کی ایسی شہادت دیتا ہوں جو شرک کی نفی کرتی ہے اور گمراہی کے سراسر خلاف ہے اور میں صدق دل سے شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اُسکے بھیجے ہوئے اور سچے دوست ہیں جن کی سب باتیں سچی ہیں اے اللہ درود و سلام بھیج اپنے بندہ اور اپنے رسول پر جن کا نام نامی محمدؐ ہے اور ان کی آل پر جو بہترین آل ہیں اور اُن کے دوستوں پر جو برگزیدہ دوست ہیں ؛

اَمَّا بَعْدُ اے لوگو اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ اور اُسکی نافرمانیوں سے پرہیز کرو کہ نافرمانیاں اور گناہ ذلت اور خسارہ کی موجب ہیں اور روزوں کے مہینہ میں جو تم نے نیک اعمال کئے ہیں اب اُنکو باطل اور اکارت نہ کرو اور روزے رکھ کر جو تم نے اوقات اور احوال کی صفائی حاصل کی تھی اب گناہوں سے اُسکو مکدّر نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونیکی اور مناجات کی جو شیریں لذت حاصل ہوئی تھی اُسے اُسکی ضد سے نہ بدلو۔ اس لئے کہ جسطرح نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی اسی طرح بدیاں نیک اعمال کو مٹا دیتی ہیں۔ اور اس امر سے خبردار رہنا چاہیئے۔ کہ نیکی کے مقبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد متواتر نیک عمل کرتا ہے۔ اور اُسکے مردود اور نامقبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُسکے بعد بُرے اعمال کرنے لگ جائے ؛

صحیح مسلم میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے اور رکھے تو اسکی مثال ایسی ہے گویا اُسنے عمر بھر روزے رکھے فائدہ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی جو ایک نیکی لاوے اس کو دس گنا ثواب ملیگا اور یہ ادنیٰ درجہ مضاعفت کا ہے ورنہ حسب خلوص نیت وغیرہ کے سات سو گنا تک بھی اعمال کا ثواب ملیگا بلکہ

اس سے بھی زیادہ ہو سکتا ہے چنانچہ سورۂ بقرہ میں مذکور ہے اور شرعی قمری کے تین سو ساٹھ دن ہوتے اور رمضان اگر تیس دن کا ہو تو دس گنا کرنے سے تین سو ہو گئے اور اگر انتیس کا ہو جب بھی یہی تیس کا اجر ملے گا۔ کہ حدیث شریف میں آیا ہے شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ" یعنی عید کے دونوں مہینے۔ (رمضان اور ذی الحجہ اجر و ثواب میں) کبھی کم نہیں ہوتے یعنی اگرچہ انتیس کے ہوں ثواب تیس کامل کا ہی ہو جاتا ہے۔ پس تین سو روزہ کا ثواب تو ماہ رمضان کے روزے رکھنے سے حاصل ہو گیا شوال میں چھ روزے اور رکھے تو دس گنا کرنے سے ساٹھ ہوئے اب تین سو ساٹھ ہو گئے اور اتنے ہی سال کے دن ہیں۔ اور ہر سال ایسا ہی کرتا ہے تو عمر بھر کے روزوں کا ثواب حاصل ہو گا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؂

اور عید کے بعد چھ روزے رکھنے میں ایمان اور اعمال خیر پر راغب ہونیکی دلیل ہے

حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ولی کامل گذرے ہیں۔ اُن سے کسی نے کہا کہ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ رمضان میں تو بڑی جدوجہد اور کوشش سے عبادت کرتے ہیں اور جب ماہ رمضان گذر جاتا ہے۔ تو عبادت ترک کر دیتے ہیں آپ نے فرمایا وہ بہت بُرے لوگ ہیں کہ سوائے ماہ رمضان کے اللہ تعالیٰ کے حقوق کو نہیں پہچانتے ان کے فرمانے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان کے بعد اعمال خیر کا ترک کر دینا بہت برائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناحق شناسی

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ موت سے ورے مومن کے عمل کی انتہا نہیں ہوتی۔ یعنی مومن ہمیشہ اعمال صالحہ فرائض و نوافل بجا لاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُسکو موت آجاوے مرنے سے پہلے عمل نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ نے اس کی دلیل کے طور پر یہ آیت پڑھی "وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے رب کی عبادت کئے جا یہاں تک کہ تجھے موت آجاوے جس کا آنا یقینی ہے۔

فائدہ یہاں یقین کے معنے موت کے ہیں اور جو بعض صوفی کہلانیوالے ملحد آیت کے معنے اپنے ہوائے نفسانی سے یہ کرتے ہیں کہ اپنے رب کی عبادت کرے جا جبتک یقین آجاوے جب یقین آجاوے تو عبادت ضروری نہیں یہ غلط اور سراسر الحاد ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس جگہ یقین کے معنی موت ہی مروی ہیں اور قرآن مجید کے معنی اپنی رائے سے

کرنے الحاد ہے چنانچہ بہت سی احادیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے۔

اب تم ایسا تصور کرو کہ حال گویا بدل گیا۔ (پہلے جوانی تندرستی تھی اب بڑھاپا اور بیماری لاحق ہوگئے) اور مال دوسری طرف جھک پڑا۔ یعنی اب وہ وقت قریب آرہا ہے کہ مال تیرے ملک سے نکل کر وارثوں کے ملک میں چلا جاویگا۔ اور راج اور سلطنت زائل ہونے کو ہے اور ملک الموت علیہ السلام نے ہول میں آڈالا اور نگہبان فرشتے نے جو عمل لکھنے پر مقرر تھا اعمال کا صحیفہ تہ کر دیا۔ اور وہ دہشت اور ہیبت نازل ہوگئی جو کبھی خیال میں نہ گذری تھی اب کہیں بچاؤ نہیں نہ ٹال مٹول مفید ہے نہ کوئی حیلہ حوالہ کارگر ہے۔ پس اے اللہ کے بندو اس حال کو پیش نظر رکھ کر اللہ تعالے سے ڈرو۔ اور اس مہلت کے زمانہ میں جب تک وہ وقت نہیں آتا اپنے نفسوں کے لئے کچھ ساز وسامان کرلو۔ کیونکہ وہ مہلت کا زمانہ معدودے چند دن ہیں اور راتیں (یعنی اس فرصت کے وقت کو غنیمت سمجھو۔ اور یقیناً کچھ عرصہ کے بعد وہ حالت آنیوالی ہے جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا۔ پس یہ چند دن جو مہلت ملی ہوئی ہے اس میں اعمال صالحہ کا کچھ ذخیرہ جمع کرلو۔ کہ آئندہ زندگی میں سرخروئی ہو۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ حشر میں اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور ہر نفس کو سوچنا چاہیئے کہ کل کے لئے (یعنی آئندہ زندگی کیلئے توشہ فراہم کرکے آگے بھیجا۔ اور مکرر حکم ہے کہ اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے خبردار ہے اور ان لوگوں جیسے نہ بن جاؤ۔ جو اللہ کو بھول گئے۔ (اسکی عبادت چھوڑدی) تو (اسکی سزا میں) اللہ نے انکو اپنے نفس بھلوا دیئے۔ یعنی جو چیز ان کے نفسوں کیلئے کار آمد تھی۔ اس سے غافل کردیا وہ لوگ وہی فاسق ہیں۔ دوزخ والے اور جنت والے یکساں نہیں۔ جنت والے وہی بامراد ہیں۔

فائدہ یعنی دوزخ میں جانیوالوں اور جنت میں جانیوالوں کی زندگی موت یکساں نہیں ہر ایک کے اپنے اپنے نشان ہیں۔ جنت میں جانیوالوں کی زندگی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری وعبادت میں گذرتی ہے اور دوسرے فریق کی اتباع ہوائے نفسانی میں اور ایسے ہی موت کے وقت ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ آثار ہیں اور مرنیکے بعد جو تفاوت ہے وہ تو بہت عظیم ہے

اور اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تو اسکو دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے دب

جانا اور پھٹ جانا اور یہ مثالیں ہیں کہ ہم اُن لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ فکر کریں

اس آیت میں بھی اسی امر کا ارشاد ہے کہ آیندہ زندگی کیلئے توشہ فراہم کرنے کی کوشش کرو اور اہل دوزخ کے سے اعمال کر کے یہ طمع نہ رکھو کہ جنّت میں چلے جاوینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرینگا۔ اللہ ہم سب کو وہ اعمال صحیح طور پر کرنے کی توفیق دے جو جنّت میں داخل ہونیکے موجب ہیں

نظم

کچھ ہے اگر دل میں تیرے شرم و حیا اے بے نماز
رُو برُو مالک کے اپنے سر جھکا اے بے نماز

جس نے کیا پیدا تجھے عقل و ہنر بخشا تجھے
حق چاہیئے اُسکا تجھے کرنا ادا اے بے نماز

حیلہ بہانہ چھوڑ تو اِنکار سے مُنہ موڑ تو
ہاتھوں کو اپنے جوڑ تو پیش خدا اے بے نماز

کرتا نہیں سجدہ اگر روزی نہ رب کی نوش کر
اُسکی زمین کو چھوڑ کر تو گھر بنا اے بے نماز

ہے کار دنیا میں تری چستی و چالاکی بڑی
کیا بندگی میں پڑ گئی تجھ پر بلا اے بے نماز

لاتا نہیں ایمان ہے تو کس طرح انسان ہے
تجھ سے کہیں حیوان ہے چنگا بھلا اے بے نماز

دعویٰ تجھے ہر آن ہے یہ کب مجھے ایمان ہے
دعویٰ تیرا بے جان ہے سجدے بنا اے بے نماز

باغی ہے تو اللہ کا اور چور شاہنشاہ کا
مُنکر رسول اللہ کا تو ہو گیا اے بے نماز

ہے شیخ تو یا پیر ہے سجدہ میں گر تقصیر ہے
ابلیس تیرا پیر ہے تو بالکا اے بے نماز

تجھ پر غضب کی مار ہے اللہ کی پھٹکار ہے
تیرے لئے تیار ہے رنج و بلا اے بے نماز

طاعت نہ کی رحمان کی دی راہ چھوڑ ایمان کی
تو پیروی شیطان کی کرنے لگا اے بے نماز

تو سو رہا وقت سحر سجدے سے ہو کر بے خبر
کانوں میں تیرے مُوتکر شیطان گیا اے بے نماز

جو حال ہوہا ان کا شیطان جتنی مار کھا
اتنی جہنم میں سزا تو پائے گا اے بے نماز

کر یاد حال ابلیس کا کیسا بڑا مقبول تھا
سجدے سے جب مُنکر ہوا راندہ گیا اے بے نماز

دل میں ترے خنّاس ہے دیتا وہی وسواس ہے
سینہ تیرا سنڈاس ہے شیطان کا اے بے نماز

سجدہ نہ خالق کو کیا سر غیر کے آگے دھرا
تیرا جنازہ ہو بھلا کیونکر ادا اے بے نماز

ختنہ کرا نیسے ترے ڈاڑھی بڑھا نیسے ترے
کیونکر مسلمانی ہے سر کو جھکا اے بے نماز

غواب و خور و زن کے سوا تجھ کو نہیں ہی سوجھتا
تو سانڈھے شیطان کا داغا ہُوا اے بے نماز

عصیاں سے کر شرمندگی دل سے بجا لا بندگی ۔ دیگا وہاں خورسندگی تجھ کو خدا اے بے نماز
ہوتا ہے تو کیوں خشمگیں سنکر کلام ناصحیں ۔ کچھ تیرے ہی سر کو نہیں جھکنا پڑا اے بے نماز
ساتوں فلک ساتوں زمین لوح و قلم عرش بریں ۔ سجدے میں ہے سب کی جبیں پیش خدا اے بینماز
حور و ملک شمس و قمر خشکی تری کے جانور ۔ کرتے ہیں سب شام و سحر سجدہ ادا اے بینماز
جھک جھک زمیں کی ڈالیاں ساری زمین کی گھاسیاں ۔ کرتی ہیں خالق کی بیاں حمد و ثنا اے بینماز
ہستی میں کوئی شے نہیں جو بندگی میں ہے نہیں ۔ لیکن تجھی کو ہے نہیں دل میں حیا اے بینماز
جسوقت ہو بانگ اذاں مسجد کو جاویں مؤمناں ۔ تو منہ چھپا مثل زناں گھر کو چلا اے بینماز
جھک بندگی کیواسطے بہتر ہے تیرے واسطے ۔ لے تو نہ اپنے واسطے قہر خدا اے بے نماز
کچھ چوک بھی ہو جاویگی تو بندگی کام آویگی ۔ اللہ سے بخشاویگی جرم و خطا اے بے نماز
جب قبر میں تو جاویگا گرزونکی چوٹیں کھائیگا ۔ اُسوقت میں تو پائیگا اپنا کیا اے بے نماز
یہ پند عاجز نے جو کی ظاہر میں کڑوی ہے بڑی ۔ باطن میں ہیں مصری کی ڈلی تو پائیگا اے بے نماز

چوتھی ماہی کا خطبہ ثانیہ آخر سال تمام تک یہی خطبہ ثانیہ پڑھا جاوے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ ۝ وَالشُّكْرُ لَهٗ عَلٰی تَوْفِيْقِهٖ وَاِمْتِنَانِهٖ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تَعْظِيْمًا لِّشَانِهٖ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْهَادِيْ اِلٰی رِضْوَانِهٖ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَعْوَانِهٖ ۝

اَمَّا بَعْدُ فَيَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰی وَاَطِيْعُوْهُ فَاِنَّ طَاعَتَهٗ اَقْوَمُ وَاَقْوٰی ۝ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ۝ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ ۝ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ ۝ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ

غَدًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ مَوْقُوْفُوْنَ ۝ وَبِاَعْمَالِكُمْ مُجْزِيُّوْنَ ۝ وَعَلٰى تَفْرِيْطِكُمْ نَادِمُوْنَ
ثُمَّ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَمَرَكُمْ بِاَمْرٍ بَدَاَ فِيْهِ بِنَفْسِهٖ ۝ وَثَنّٰى
بِمَلَائِكَتِهِ الْمُسَبِّحَةِ بِقُدْسِهٖ ۝ ثَلَّثَ بِكُمْ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ جِنِّهٖ وَاِنْسِهٖ
فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ عَلِيْمًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ۝ فَنَقُوْلُ تَعْظِيْمًا لِاَمْرِهٖ
جَلَّ جَلَالُهٗ وَحُبًّا لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ ۝ وَالْجَبِيْنِ الْاَزْهَرِ ۝ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنْ
اَصْحَابِهٖ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَّعَنْ سَائِرِ اَصْحَابِ نَبِيِّكَ اَجْمَعِيْنَ ۝
وَعَنِ التَّابِعِيْنَ وَتَبْعِ التَّابِعِيْنَ ۝ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَ
عَنَّا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَاَذِلَّ الشِّرْكَ وَالْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَدَمِّرْ اَعْدَاءَ الدِّيْنِ ۝ وَاجْعَلْ بَلَدَنَا هٰذَا اٰمِنًا وَّ
سَائِرَ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اٰمِنَّا فِيْ دُوْرِنَا ۝ وَاَصْلِحْ وُلَاةَ اُمُوْرِنَا ۝ وَ
اجْعَلِ اللّٰهُمَّ وِلَايَتَنَا فِيْ مَنْ خَافَكَ وَاتَّقَاكَ ۝ وَاتَّبَعَ رِضَاكَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اَقِمْ عَلَمَ الْجِهَادِ ۝ وَاقْمَعْ اَهْلَ الشِّرْكِ وَالْفَسَادِ ۝
وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ عَلَى الْعِبَادِ ۝ يَا مَنْ لَّهُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ وَاِلَيْهِ الْمَعَادُ ۝ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۝ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۝ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ۝ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ ۝ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ
اَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ وَ
يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَكَ وَيَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا اٰخَرَ ۝ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ
عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ قُبُوْرَهُمْ ۝ وَاغْفِرْ لِلْاَحْيَاءِ وَيَسِّرْ لَهُمْ اُمُوْرَهُمْ ۝ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَى التَّائِبِيْنَ
وَاغْفِرْ ذُنُوْبَ الْمُذْنِبِيْنَ ۝ وَاقْضِ الدَّيْنَ عَنِ الْمَدْيُوْنِيْنَ ۝ وَاشْفِ مَرْضَى
الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَاكْتُبِ الصِّحَّةَ وَالْعَافِيَةَ وَالسَّلَامَةَ وَالتَّوْفِيْقَ وَالْهِدَايَةَ

لَنَا وَلِكَافَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنَّا الْغَلَاءَ وَالْوَبَاءَ وَالرِّبٰوا وَالزِّنَا وَالزَّلَازِلَ وَالْمِحَنَ وَسُوْءَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۝ عَنْ بَلَدِنَا هٰذَا خَاصَّةً ۝ وَعَنْ سَائِرِ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً ۝ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

ماہ شوال المکرم کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَى الْعِبَادِ حَجَّ بَيْتِهِ الْحَرَامِ ۝ وَنَوَّعَ الْعِبَادَةَ عَلَى الْعِبَادِ فَشَرَعَهُ بَعْدَ الصِّيَامِ ۝ وَجَعَلَهُ سَبَبًا لِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ وَمَحْوِ الْاٰثَامِ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَرْفَعَ لَهُمُ الْاَعْلَامَ ۝ فَسُبْحَانَهُ مِنْ اِلٰهٍ مُعِزٍّ لِمَنْ اَذَلَّهُ ۝ وَلَا مُذِلَّ لِمَنْ اَعَزَّهُ ۝ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطٰى وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَهُ ۝ اَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ عَلٰى مَا اَوْلَاهُ مِنَ الْاِنْعَامِ وَصَنَعَهُ ۝ وَاَشْكُرُهُ عَلٰى مَا اَسْدَاهُ مِنْ جَزِيْلِ الْاِحْسَانِ وَاَوْسَعَهُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ شَهَادَةَ مَنْ عَرَفَ الْحَقَّ وَاتَّبَعَهُ ۝ وَعَلَّقَ بِعَفْوِ اللّٰهِ اٰمَالَهُ وَطَمَعَهُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ حَازَ مُفْتَرَقَ الْفَضْلِ وَمُجْتَمَعَهُ ۝ وَشَرَعَ مِلَّةً خُصَّتْ مِنْ بَيْنِ الْمِلَلِ بِالسَّمَاحَةِ وَالسَّعَةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنِ اقْتَفٰى اَثَرَهُ وَاتَّبَعَهُ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَطِيْعُوْهُ وَتَفَكَّرُوْا فِي الدُّنْيَا فَاِنَّهَا لَيْسَتْ لَكُمْ بِدَارِ مُقَامٍ ۝ وَلَا تَطْمَعُوا الْبَقَاءَ فِيْهَا وَلَوْ عِشْتُمْ اَلْفَ عَامٍ ۝ وَاَصْغُوْا اِلٰى مَوَاعِظِ الْقُرْاٰنِ ۝ فَاِنَّهَا اَبْلَغُ مَا قَرَعَ الْاٰذَانَ ۝ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ

الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۣ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۤ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِیْ وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِیْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۔ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر ۴۸

دنیا کی بے ثباتی اور بیوفائی کے بیان اور قارون کے ذکر میں

سب حمد و ثنا اللہ تعالےٰ کیلئے جس نے بندوں (میں سے) جو ملدار ہیں ان پر بیت الحرام کا حج فرض کیا اور عبادات جو بندوں پر لازم کیں ان کے کئی قسم ٹھیرائے (بعض عبادتیں قولی ہیں جیسے تسبیح۔ تحمید۔ تکبیر۔ تہلیل۔ اذان وغیرہ بعض بدنی جیسے نماز روزہ۔ بعض مالی جیسے زکوٰۃ صدقہ فطر۔ قربانی وغیرہ صدقات و خیرات بعض بدنی اور مالی سے مرکب جیسے حج عمرہ کہ

ـــــ سورہ قصص رکوع ۸

ان میں بدنی تکلیف بھی اُٹھائی جاتی ہے مال بھی خرچ ہوتا ہے۔ اور اس حج کو روزے کے بعد مقرر کیا۔ رمضان گذرنے کے بعد شوال سے اشہر الحج شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اس حج کو درجوں کے بلند ہونے اور گناہوں کے محو ہونے کا سبب بنایا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو جو ایمان لاکر اعمال صالحہ بجا لائے ان کو نیک جزا دے اور اُن کے نشان بلند کرے۔

پس پاک ہے وہ ذات جو عبادت کا مستحق ہے جسکو وہ ذلیل کرے اسکو کوئی عزت دینے والا نہیں اور جسکو وہ عزت دے اُسے کوئی ذلیل کرنیوالا نہیں اور جو چیز وہ عطا کرے اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جو چیز وہ نہ دے اسکا کوئی دینے والا نہیں۔ میں اس پاک ذات کی تعریف کرتا ہوں اس انعام پر جو اُس نے بخشا اور عطا کیا۔ اور اس کا شکر بجا لاتا ہوں اُس احسان پر جو اُس نے ہماری طرف بھیجا اور اُسکو وسیع کیا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی لائق پرستش کے نہیں مگر اللہ اکیلا جس کا کوئی شریک نہیں۔ اس شخص کی سی گواہی جس نے حق کو پہچانا اور اس کی پیروی کی۔ اور جس نے اپنی طمع اور امیدوں کو اس کی معافی اور مہربانی کے ساتھ متعلق کر دیا ہوا ہے۔ اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بندہ ہیں۔ اور اُسکے بھیجے ہوئے۔ جنہوں نے الگ الگ فضیلتوں کو اور اکھٹی فضیلتوں کو سب کو گھیر لیا ہے۔ اور ایسی عمدہ ملت کا انہیں شرف حاصل ہوا کہ جو تمام ملتوں میں سے نرمی اور وسعت کیساتھ مخصوص ہے۔ اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندے اور رسول پر جن کا نام محمد ہے۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ اور جو آپ کے قدم بقدم چلا اور آپ کی پیروی کی۔

اما بعد اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اُسکی فرمانبرداری کرو۔ اور دنیا کی حقیقت کو سوچو اور فکر کرو کہ یہ ٹھیرنے کی جگہ نہیں۔ اور دنیا میں باقی رہنے کی طمع اور اُمید نہ رکھو اگرچہ ہزار سال زندہ رہو۔ تب بھی آخر یہاں سے کوچ ہی کرنا ہے کیا خوب کہا کسی شاعر نے ؎

گر تا قیامت زندہ آخر فنا آخر فنا

اور قرآن کی نصیحتوں کی طرف کان رکھو کہ جتنی نصیحتیں کان میں پڑی ہیں قرآن کی نصیحتیں سب سے زیادہ فصیح اور بلیغ ہیں۔ سنو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں (سورۃ قصص میں) فرمایا بے شک قارون موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی قوم سے تھا پس اُنپر سرکشی کی

فائدہ ابراہیم نخعی۔ ابن جریج ابن جریر اور اکثر اہل علم نے کہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی چچا کا بیٹا تھا۔ لیکن کمبخت منافق ہو گیا تھا۔ کثرت مال کی وجہ سے بغی اور سرکشی اختیار کی تھی۔ اپنی قوم پر بڑائی اور تکبر کے طور پر بالشت بھر اپنا کپڑا زیادہ لٹکائے رہتا تھا۔

مسئلہ بڑائی اور فخر کے لئے کپڑا لٹکانا حرام اور سخت گناہ ہے اس سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہیں کریگا۔ جس نے فخر کے طور پر اپنی ازار (تہ بند) کو زمین پر کھینچا اور صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَآ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ۔ ازار میں سے جو ٹخنوں کے نیچے ہو تو وہ آگ میں ہے۔ یعنی ٹخنوں کے نیچے ازار کو لٹکانا دوزخ میں داخل ہونیکا سبب ہے

اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اصحابی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ وَارْفَعْ اِزَارَکَ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاِلَی الْکَعْبَیْنِ وَاِیَّاکَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّھَا مِنَ الْمَخِیْلَۃِ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمَخِیْلَۃَ یعنی اپنی ازار پنڈلی کے درمیان تک اونچی رکھ اگر یہ مانے (یہ نہ ہوسکے) تو ٹخنوں تک اور ازار کو اس سے نیچے لٹکانے سے بچے رہنا کہ وہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو دوست نہیں رکھتا۔

مسئلہ ازار کی طرح کرتے۔ اور پگڑی میں بھی اسبال حرام ہے

سنن ابی داؤد اور نسائی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَۃِ مَنْ جَرَّ شَیْئًا خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ یعنی اسبال تہ بند اور قمیص اور دستار میں بھی ہوتا ہے جو شخص کسی چیز کو فخر اور تکبر کے طور پر نیچے کھینچے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں اسماء بنت یزید انصاریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ریاض الصالحین صفحہ ۱۱۶
ریاض الصالحین صفحہ ۱۱۷
زاد المعاد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کُرتے کی آستین بند دست تک ہوتی۔

اور ہم نے دولت کے خزانوں سے اُسے اتنا دیا کہ اس کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو تھکا دیتی تھیں اُن سے اُٹھائی نہ جاتی تھیں۔

فائدہ اعمش نے خیثمہ سے نقل کیا کہ قارون کے خزانوں کی کنجیاں چمڑے کی تھیں ہر کنجی ایک انگلی کے مقدار تھی اور ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ خزانہ کھلتا تھا جب کہیں سفر کو سوار ہو کر جاتا تو ساٹھ بڑے زبردست خچر پر محض اُسکی کنجیاں لادی جاتیں۔ اتنی دولت جو مل گئی تو اسکا دماغ بچل گیا۔ اپنی قوم کے لوگوں کو حقیر سمجھتا اور اُن پر اتراتا۔

جب اُس کی قوم کے اچھے مصلح لوگوں نے اُسکو نصیحت اور خیر خواہی کے طور پر کہا۔ کہ بھائی اترا نہیں۔ بیشک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ یعنی جو لوگ اللہ کی نعمت کا شکر نہیں بجالاتے اور غریبوں پر اپنی شان وشوکت دکھانیکو ازار ٹخنوں سے لٹکا کر اکڑ اکڑ کر چلتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ اُن کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے اور ان مصلحین نے اس سے یہ بھی کہا کہ جو دولت اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھی ہے اُسکے ذریعے پچھلے گھر کی بھلائی چاہ۔ یعنی اس مال کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کر۔ نیک اعمال بجالا غریبوں مسکینوں پر خیرات کر تاکہ آئندہ زندگی میں تجھے اسکا ثواب حاصل ہو۔

اور دنیا میں سے جو تیرا حصہ ہے اُسکو نہ بھلا یعنی جو کھانا پینا۔ لباس۔ مکان۔ نکاح وغیرہ اللہ تعالےٰ نے تجھے حلال اور مباح کیا ہے۔ اُسکو ترک نہ کر۔ حدیث شریف میں ہے کہ اِنَّ لِرَبِّکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَلِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَلِاَھْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَلِزَوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا فَاٰتِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ۔ یعنی تیرے رب کا بھی تجھ پر حق ہے کہ بدنی اور قولی اور مالی عبادات بجالادے۔ اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ کہ کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے اُسے محروم نہ رکھے اور تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیرے مہمان کا جو تیری ملاقات کو آوے اُسکا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس ہر صاحب حق کو اُسکا حق ادا کر۔ (تفسیر ابن کثیر)

اور جس طرح اللہ تعالےٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے اسیطرح تو بھی احسان (خلق اللہ کے ساتھ بھلائی کر۔ اور زمین میں فساد کی خواہش نہ کر۔ بیشک اللہ تعالیٰ فساد کرنیوالوں کو دوست نہیں

رکھنا۔ تو کمبخت قارون نے اس نصیحت کا جواب کیا دیا کہا میں جو دیا گیا ہوں علم کیوجہ سے ہے جو میرے پاس ہے ۔
فائدہ یعنی جو تم مجھے نصیحت کرتے ہو مجھے اُسکی ضرورت نہیں مجھے یہ مال جو ملا ہے۔ میری قابلیت کی وجہ سے ملا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے کہا کہ بعض علماء سے مروی ہے کہ اُسکی مراد یہ تھی کہ میں علم کیمیا جانتا ہوں پھر حافظؒ نے اس قول کو رد کیا اور اُسکو ضعیف کہا اور فرمایا علم کیمیا فی نفسہٖ باطل علم ہے۔ کیونکہ قلب اعیان پر سوائے اللہ تعالیٰ کوئی قدرت نہیں رکھتا اور جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ایک چیز کی ماہیت کو دوسری چیز کی ماہیت کیطرف بدل سکتا ہے اسکا یہ دعویٰ جھوٹ اور محال اور جہل اور گمراہی ہے۔ وہ تو صرف یہ کر سکتے ہیں کہ رنگ دیکر ظاہر صورت کو دوسری چیز کے مشابہ کر سکتے ہیں جو حقیقت میں جھوٹ اور فریب اور دغا بازی ہے۔ اور کسی شرعی طریق سے ثابت نہیں ہوا کہ اس طریق سے جو یہ جاہل منحوس دغاباز استعمال کرتے ہیں کسی کو یہ صناعت حاصل ہوئی ہو اور جو یہ اللہ تعالیٰ بعض اولیاء کے ہاتھ پر خرق عادت کے طور پر اس قسم کی کوئی بات جاری کر دیتا ہے اس سے کوئی مومن مسلم انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ صناعات کی قسم سے نہیں بلکہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی مشیئت ہے جس بندے کے ہاتھ پر چاہے ظاہر کرے چنانچہ حیوہ بن شریح مصری سے منقول ہے کہ ایک سائل نے اُن سے سوال کیا۔ اور اُنکے پاس دینے کو کچھ موجود تھا اور انہیں سائل کا صاحب ضرورت ہونا معلوم تھا تو زمین پر سے چند کنکر اُٹھا کر ہاتھ میں پھیر پھار کر سائل کی طرف ڈالے تو وہ خالص سُرخ سونا تھا اور اس بارہ میں احادیث اور آیات کثرت سے ہیں اور اُن کے نزدیک آیت کا معنی یہ ہے۔ کہ اللہ کے علم کی وجہ سے جو میرے بارہ میں ہے مجھے یہ حاصل ہوا ہے یعنی اللہ کو معلوم ہے کہ میں اسکا اہل اور مستحق ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہے اور مجھے دوست رکھتا ہے جب ہی سے مجھے اتنی دولت عطا کی ہے۔ کہ اور کسی کو نہیں دی چنانچہ سورہ زمر کی اس آیت میں فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ وہی یہی معنے ہیں یعنی جب انسان کو ضرر دُکھ پہنچتا ہے۔ تو ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اُسکو اپنی طرف سے نعمت عطا کرتے ہیں کہتا ہے یہ تو مجھے خدا کے علم سے حاصل ہوئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو میری لیاقت اور اہلیت کا جو علم ہے اسوجہ سے مجھے یہ نعمت ملی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا کیا اسکو معلوم نہیں کہ اللہ تو نے اس سے پہلے کتنی

سنگتیں ہلاک کر دیں جو اس سے زور اور قوت میں سخت تھیں اور جمعیت کے لحاظ سے بڑھی ہوئی تھیں یعنی قارون توریت پڑھا ہوا ہے تاریخ سے اسکو معلوم ہے کہ اس سے پہلے بھی بہت لوگ اس سے بڑھ کر مالدار اور بڑے زبردست حشم و خدم والے ہو گذرے ہیں۔ جنکو گناہوں کی وجہ سے ہم نے ہلاک کر دیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ مال و منال کی کثرت اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کی دلیل نہیں ہے ورنہ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک نہ کرتا۔

پھر فرمایا اور گناہگار اپنے گناہوں کے بارے میں پوچھے نہ جاوینگے۔ یعنی پوچھنے کی ضرورت نہیں خود اللہ تعالےٰ اور فرشتوں کو معلوم ہیں پس قارون خدم و حشم جلو میں لئے ہوئے بڑی زینت اور ٹھاٹھ کیساتھ اپنی قوم پر نکلا کہتے ہیں چار ہزار سوار نکلے گھوڑوں کی زینوں پر ارغوانی سرخ رنگ کے کپڑے ڈالے ہوئے اور خود کسنب کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے تھے۔ مسئلہ کسنب کا رنگا ہوا سرخ کپڑا مردوں کو پہننا حرام ہے زین پر ارغوانی گدّی ڈالنے کی بھی حدیث میں نہی آئی ہے۔

تو جب ان کو ان لوگوں نے دیکھا جو دنیا کی زندگانی کی خواہش رکھتے ہیں تمنا کی اور کہا کاش ہمکو بھی ایسا ہی مال ملتا جیسا قارون کو ملا ہے بیشک وہ بڑا نصیب والا ہے تو انکی یہ بات سن کر ان لوگوں نے کہا جنکو علم (نافع) دیا گیا ہے تمہارا ناس ہوا۔ اصل میں تو ویلکم بددعا کا لفظ ہے لیکن کبھی ڈانٹنے کے لئے بھی آتا ہے جب کسی پر شفقت کر کے نصیحت کے طور پر کسی برے کام سے روکنا ہو اور یہاں یہی مراد ہے) اللہ کا ثواب بہتر ہے۔ اس شخص کے لئے جو ایمان لایا اور نیک اعمال کئے اور یہ کلمہ انہی لوگوں کے دل میں ڈالا جاتا ہے جو صبر کرنیوالے ہیں

فائدہ جن کو آخرت کا خیال نہیں دنیا ہی ان کے دل میں بستی ہے وہ تو دنیا والوں کی زینت اور تجمل کو دیکھ کر بھی یہی آرزو کرتے ہیں کہ کاش ہمیں بھی ایسی دولت ملے تو ہم بھی اسی طرح شان و شوکت دکھائیں۔ اور جن نیک لوگوں کو آخرت کا علم ہوتا ہے وہ جانتے ہیں سمجھتے ہیں کہ دنیا فانی ہے اور آخرت میں اعمال صالحہ اور ثواب جو اللہ تعالیٰ عطا فرماوے وہی کام آویگا پس وہ دوسرے بے سمجھ لوگوں کو بھی یہی سمجھاتے ہیں کہ دنیا کی زیب و زینت کی خواہش چھوڑ دو کہ کام آنیوالی چیز۔ تو اللہ کا ثواب ایمان اور عمل صالح پر ملتا ہے لیکن انکی اس بات کا اثر انہیں لوگوں کو ہوتا ہے جو اپنے نفس

کی خواہش پر قابو رکھتے ہیں اُسکے اسیر نہیں ہوتے اِسکے بعد اللہ تعالیٰ نے قارون کا انجام ذکر فرمایا کہ اس کو اس کبر اور خود پسندی کی سزا کیا ملی۔ چنانچہ فرمایا کہ پس ہم نے اسکو اور اُس کے ساتھ ہی اُس کے گھر کو بھی زمین میں دھنسا دیا۔ تو نہ اُس کی جماعت تھی جو اس کو اللہ سے ورے مدد کرتی۔ اور نہ وہ خود بدلہ لینے والوں سے تھا۔

فائدہ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث آئی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ إِذْ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ" اُس اثنا میں کہ ایک شخص اپنی ازار کھینچ کر ناز و نخرے سے چل رہا تھا کہ ناگاہ زمین میں دُھنسا دیا گیا۔ پس وہ قیامت تک نیچے کو حرکت کرتا جاویگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس طرح اکڑ کر تہبند گھسیٹ کر چلنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اس پر دنیا میں بھی عذاب آسکتا ہے اِس لئے مسلمان کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے۔ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سدی سے منقول ہے کہ قارون نے ایک فاحشہ عورت کو کچھ مال بطور رشوت کے دینا کیا۔ اور کہا جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کی جماعت میں کھڑے وعظ و نصیحت کر رہے ہوں اور اِن کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سنا رہے ہوں اُس وقت مجمع میں جا کر اُن پر بہتان لگانا اور یوں کہنا کہ اے موسیٰ تو نے میرے ساتھ ایسا ایسا فعل کیا ہے۔ جب اس نے مجمع میں یہ کہدیا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام گھبرا گئے اور دو رکعت نماز پڑھکر اس عورت کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جسنے دریا کو پھاڑ دیا۔ اور تم کو بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی اور فلاں احسان کیا اور فلاں قدرت دکھائی سچ سچ کہدے تجھے اہانت کے کہنے پر کس نے برانگیختہ کیا۔ اس عورت نے کہا جب تم نے مجھے قسم دی اس لئے میں سچ سچ کہدیتی ہوں قارون نے اہانت کے کہنے کے عوض اتنا اتنا مال مجھے دینا کیا۔ اور اب میں اللہ سے بخشش مانگتی ہوں۔ اور اسکیطرف توبہ کرتی ہوں تب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا۔ اور قارون کے بارہ میں سوال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ میں نے زمین کو قارون کے بارہ میں تمہاری فرمانبرداری کرنیکا حکم دیدیا ہے۔ تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمین کو حکمدیا کہ قارون کو اُسکے گھر بار کیساتھ نگل جا۔ تو ایسا ہی ہوا کہ

قارون بمع اپنے گھر کے زمین میں دھنس گیا تو اُسحالت میں کوئی اُسکے یاروں دوستوں سے جو اُسکی مجلس میں بیٹھے تھے۔ اور غلاموں اور خادموں سے جو اُسکے جلو میں نکلتے تھے کوئی اُسکو اللہ تعالےٰ کے عذاب سے نہ بچا سکا۔ اور نہ خود اُس میں طاقت تھی کہ اپنا بدلہ لے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ

پس جب اُسکا یہ حال ہُوا۔ تو جو لوگ کل اُس کی جگہ میں ہونیکی تمنا کرتے تھے کہنے لگے افسوس ہم نے اس آرزو میں غلطی کی تھی۔ بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے کشادہ رزق دیتا ہے۔ جسپر چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے نہ رزق کی فراخی اللہ کی محبت اور رضا کی دلیل ہے۔ نہ رزق کی تنگی اُس کی ناراضی اور خفگی کی نشانی ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہا کی مرفوع حدیث میں ہے اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الْمَالَ مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الْاِيْمَانَ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ نے تمہارے درمیان اخلاق بھی اسی طرح تقسیم کر دیئے ہیں جسطرح رزق بانٹ دیئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ مال تو اس شخص کو بھی دیدیتا ہے جس کو دوست رکھتا ہے اور اُسکو بھی دیدیتا ہے جس کو دوست نہیں رکھتا۔ لیکن ایمان اُسی شخص کو دیتا ہے۔ جس کو دوست رکھتا ہے پس اُس کی رضا اور عدم رضا کی دلیل ایمان کا ہونا نہ ہونا ہے۔ مالدار اور مفلس ہونا اُسکی محبت اور رضا کے وجود اور عدم کا معیار نہیں۔

ان لوگوں نے افسوس کے بعد کہا، اگر اللہ تعالیٰ کا احسان ہم پر نہ ہوتا تو ہم کو بھی قارون کی طرح زمین میں دھنسا دیتا کہ ہم نے بھی اُسکے مثل ہونے کی تمنا کی تھی۔ افسوس بات تو یہ ہے کہ کافر لوگ کبھی فلاح نہیں پاتے دنیا میں بھی کافروں کی فلاح اور کامیابی کی کوئی ضمانت نہیں اور آخرت میں یقیناً عذاب دائمی میں مبتلا ہوں گے ✦

آگے اللہ تعالےٰ نے کلیہ فرما دیا۔ (کہ) وہ آخرت کا گھر تو ہم اُن لوگوں کیلئے رکھتے ہیں جو دنیا میں عُلُوّ (بڑھ چڑھ کر رہنا) اور فساد اور تباہی نہیں چاہتے۔ اور انجام کی خوبی پرہیزگاروں ہی کیلئے ہے۔ جو نیکی لائیگا۔ اُسکو اس سے بہتر ملیگا۔ یعنی قیامت کا ثواب اُسکی نیکی سے بہتر ہے

اور پھر اللہ تعالیٰ اسکو کئی گُنے بڑھا کر اجر دیتا ہے۔ یہ تو اسکا فضل ہے۔ اور جو بدی لادیگا اُن بدی لانیوالوں کو بدلا نہ ملیگا۔ مگر جتنا وہ عمل کرتے تھے۔ بدی کا بدلہ اللہ تعالیٰ اتنا ہی دیگا۔ جتنا اُنکا عمل ہے۔ بدی کی سزا بڑھائی نہیں جاتی اور یہ اُسکے عدل کا مقام ہے۔ **نظم**

جائیگا فردوس میں بندہ اطاعت کے عوض
ہاویہ میں مار کھائیگا۔ شرارت کے عوض

بندگیاں مالی و بدنی و قولی اے عزیز
ہیں خدا کی بخشش وجود و عنایت کے عوض

شکر انعام الٰہی چاہیئے کرنا ادا
ورنہ مارا جائیگا کفران نعمت کے عوض

باغ میں دُنیا کے ہوگا کون ایسا بے نصیب
جو گل سنت کو بیچے خار بدعت کے عوض

تشنگی میں حشر کیدن ساقیٔ کوثر کا جام
اہلسنت پائیں گے اجر اُسنت کے عوض

کھول کر دل کو اڑا لو کا فر عیش و طرب
تمکو عشرت ہے یہاں عقبیٰ کی راحت کے عوض

دولت صبر و توکل گر خدا بخشے مجھے
گنج قارون کو نہ لُوں مال قناعت کے عوض

رُتبۂ عالی خدائے پاک سے ہوگا نصیب
صاحبانِ نقرہ و زر کو سخاوت کے عوض

عیش جنّت کا عطا فرمائیگا پروردگار
مومن و مسکین کو افلاس و مصیبت کے عوض

جان نثارانِ رضائے حق یہاں ہوکر شہید
چاہتے ہیں پھر وہ شہادت سیر جنت کے عوض

گوہر دندان حوران بہشتی کو ضرور
لیں گے عاصی قطرۂ اشک ندامت کے عوض

آیت لاتقنطوا یہ رکھو تو اے عاجز نگاہ
لوگ بخشے جائیں گے زہد و ریاضت کے عوض

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اُولیٰ نمبر (۷) ہ کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

ماہ شوال المکرم کے تیسرے جمعہ کا خطبۂ اُولیٰ نمبر ۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا نُحْصِیْ کَرَامَۃً وَاِنْعَامَہٗ ۝ اَلَّذِیْ مَنَّ عَلٰی مَنْ شَاءَ بِتَوْفِیْقِہٖ وَسَلَکَ بِہٖ سَبِیْلَ اَہْلِ الْھُدٰی وَالْاِسْتِقَامَۃِ ۝ وَنَوَّرَ بِاَنْوَارِ الْحَقِّ بَصِیْرَتَہٗ ۝ وَطَھَّرَ مِنْ شُبْہِ الْبَاطِلِ سَرِیْرَتَہٗ ۝ وَجَعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ مُرْشِدَہٗ وَاِمَامَہٗ ۝ وَاَزَالَ

عن قلبه لبس الباطل وظلامه ۝ وافهمه ان الدنيا ليست بدار قرار ولا
اقامة ۝ واسمعه قبل الفوت كل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجوركم
يوم القيمة ۝ فسبحان من اسعد من شاء بتوفيقه ۝ ويسر له الخير وسلك به
في طريقه ۝ وحكم على من شاء بالابعاد والخذلان ۝ وخلا بينه وبين
النفس والهوى والشيطان ۝ احمده سبحانه على ما اولاه من جزيل بره وواسع
انعامه ۝ واشكره على ما اعطاه من عميم فضله واكرامه ۝ واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له في ربوبيته والهيته ودوامه ۝ واشهد ان سيدنا
محمدا عبده ورسوله الذي ظللت عليه الغمامة ۝ وشهدت بين كتفيه العلامة
وسبح الحصى في كفه حتى فقه الناس كلامه ۝ فكم من معجزة له وكم من
كرامة ۝ اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى اله واصحابه
اهل النجدة والشهامة ۝ ومن اقتفى اثاره وام اعلامه ۝

اما بعد فيا ايها الناس اتقوا الله تعالى واعلموا ان الدنيا دار تكليف
لا منزل راحات ۝ فاحذروا لذاتها فانها مسمومات ۝ كان العارفون
يقنعون فيها بادنى الكفايات ۝ ويغرسون اشجار الصبر يرجون الثمرات ۝
فما مضى الا ايام قليلات ۝ حتى اثمر غرسهم بانواع الكرامات ۝ ما
ضرهم ما مضى وفات ۝ وقد عوضوا رضى ربهم والجنات ۝ لقد عاشوا بالذكر
الجميل بعد الممات ۝ واسماؤهم مشهورة في السموات والارض تفتخر بحفظ
تلك الذوات ۝ وغدا تتلقاهم الاملاك بالتحيات والبشارات ۝ وانتم في
صورة الاحياء اموات ۝ عباد الله ان التخليطات سبب لهلاك الذات ۝ لا
تحقروا الصغائر فان الاودية تغرق من القطرات ۝ وجند الحساب له كرات
بعد كرات ۝ وتدقيقات تحصي الذرات ۝ الا ان من اثر الشهوات اوردته
الهلكات ۝ ومن ادخل الحرام جوفه مات ۝ ومن انقاد للشيطان قاده الى المخازي
والمذلات ۝ يا مغترا بالمهلة انما هي ساعات معدودات ۝ يا ناسيا قرب

اَلتُّفْلَۃِ کُلُّ مَا ھُوَ اٰتٍ ○ یَا رَاقِدًا فِی ثِیَابِ الْغَفَلَاتِ ○ نَھَارُہٗ فِی کَسْبِ الْحُطَامِ الْفَانِی وَلَیْلُہٗ مَعَ الْاَمْوَاتِ ○ اَتَرْجُوا اللِّحَاقَ بِالسَّادَاتِ ○ وَاَنْتَ مَتْبُوْلُ الشَّھَوَاتِ وَالْبَطَالَاتِ ○ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَھُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ○ اِعْلَمُوْا یَا عِبَادَ اللہِ اِنَّ الذُّنُوْبَ سُمُوْمٌ وَعَمًی وَّالظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ ○ اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَی اللہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ○ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○ بَارَکَ اللہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

وعظ نمبر (۴۹)

اس بیان میں کہ گناہ خواہ صغیر ہوں وہ بھی سخت خطرناک ہیں اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض معجزات کا بھی ذکر ہے اور یہ بھی بیان ہے کہ انسان کی پیدائش عبث نہیں

سب تعریف اور ثناء اللہ تعالٰے کے لئے جسکی بخششوں اور انعاموں کو ہم شمار نہیں کر سکتے وہ اللہ کہ جس پر چاہا اپنی توفیق دے کر احسان کیا۔ اور اسکو ہدایت اور استقامت والوں کے راستہ پر چلایا اور حق کے نور دل کیسا تھ اُسکی بصیرت کو روشن کیا اور باطل کے شہوں سے اُس کے باطن کو پاک کیا اور قرآن با عظمت کو اُسکا امام اور مرشد بنایا۔ اور اُسکے دل سے باطل کی ملاوٹ اور تاریکی کو دُور کیا۔ اور اُسکو یہ سمجھ دی کہ دنیا ٹھیرنے اور اقامت کی جگہ نہیں اور اس کو فوت ہونے سے پہلے یہ آواز سنادی کہ ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ سب کو مرنا ہے اور بات اسکے سوا اور کچھ نہیں کہ قیامت کے دن تمہیں اپنے اعمال کے پورے پورے اجر

مل جاویں گے۔ اگر نیک اعمال کئے تھے۔ تب بھی بحکم فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ اپنے کئے کا اجر پالیگا۔ اور اگر بدعمل کئے ہیں تب بھی بفحوائے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اپنے کئے کا انجام دیکھ لیگا۔) پس پاک ہے وہ ذات جس نے جس کسی کو چاہا۔ اپنی طرف سے توفیق دیکر سعادتمند بنادیا۔ اور اس کے لئے بھلائی و نیک عمل کو آسان کردیا اور اسکو نیکی کے صحیح راستہ پر چلادیا اور جس پر چاہا بے توفیقی اور اپنی درگاہ سے دوری کا حکم لگادیا۔ اور درمیان اُس کے اور نفس اور خواہش شیطان کے کھلے بندوں راستہ صاف کردیا۔ اُسکو شیطان کی اطاعت اور ہوائے نفسانی کی پیروی سے کچھ حجاب اور شرم نہیں ہوتی۔ میں اس پاک ذات کی حمد و ثنا کرتا ہوں اُسکے وسیع انعام اور بڑی بخشش پر۔ اور جو اُس نے اپنے فضل عام اور جُود و اکرام سے عطا کیا۔ اُس پر اسکا شکر بجالاتا ہوں۔ اور اس اَمر کی شہادت دیتا ہوں۔ کہ کوئی بندگی اور پرستش کے لائق نہیں مگر ایک اللہ جل جلالہ جس کا رب ہونے اور معبود ہونے اور بقاء دوام میں کوئی شریک نہیں۔ اور اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے بندہ اور فرستادہ ہیں جنپر بادل سائبان تھا۔

فائدہ۔ یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ جو جامع ترمذی میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اُس میں ہے " فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ" یعنی وہ آیا تو کیا کیا دیکھتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بدلی سایہ کئے ہوئے ہے قصہ یوں ہے کہ ایکدفعہ ابوطالب آپ کے چچا تجارت کے لئے شام کی طرف روانہ ہوئے اس سفر میں آپ بھی اُن کے ساتھ تھے اور بوڑھے بوڑھے قریش بھی ہمراہ تھے ایک راہب بحیرا نام اکا ڈیرہ راستہ پر تھا۔ اُس کے قریب اُنہوں نے منزل کی سامان کھول رہے تھے کہ راہب اُنکے پاس آیا اور پہلے بھی یہ لوگ یہاں آیا کرتے تھے لیکن راہب کبھی اُن کے پاس نہیں آتا تھا اب کے جب سامان کھول رہے تھے آکر اُنکے درمیان پھرنے لگا یہاں تک کہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا یہ تمام جہان کے سردار ہیں یہ رب العلمین کے رسول ہیں جن کو اللہ تعالے تمام جہان کی رحمت بنا کر بھیجیگا۔ تو بڈھے قریشیوں نے اس سے پوچھا تجھے اسبات کا کیا علم ہے۔ اُس نے کہا جب تم اس گھاٹی سے چڑھے ہو تو کوئی درخت اور پتھر نہیں تھا۔ مگر سجدہ میں گر پڑا اور یہ سوا

نبی کے اور کسی کے لئے سجدہ نہیں کرتے۔ اور میں اُن کو خاتم نبوت سے پہچانتا ہوں جو مثل سیب کے اُن کے شانوں کی غضروف کے نیچے ہے۔ پھر وہ راہب لوٹ گیا۔ جب کھانا تیار کر کے لایا۔ اُس وقت آپ اونٹوں کو چرانے گئے ہوئے تھے کہا آپ کو بلواؤ۔ وہ آپ کو بلوانے گیا۔ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ بدلی آپ پر سایہ کر رہی ہے جب آپ قوم کے پاس آئے تو لوگ آپ سے پہلے درخت کے سایہ میں جگہ پکڑ چکے تھے۔ خیر آپ بیٹھ گئے جب بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک آیا راہب نے کہا دیکھ لو درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک گیا ہے۔ الحدیث مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۲

اور آپ کے شانوں کے درمیان علامت (مہر نبوت) نے آپکے سچا نبی ہونے کیلئے شہادت دی (فائدہ) شمائل ترمذی میں جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو سُرخ رنگ کی گرہ گوشت کے مشابہ تھی۔ جیسے کبوتری کا انڈا ہوتا ہے اوپر کی حدیث میں بھی مہر نبوت کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی کتابوں میں بھی آپ کے علامات نبوت میں خاتم نبوت کا ذکر تھا اور بھی کئی حدیثوں میں اس کا ذکر آیا ہے۔

اور کنکریوں نے آپکی ہتھیلی شریف میں تسبیح کہی یہاں تک کہ لوگوں نے انکی کلام کو سمجھ لیا۔

فائدہ:۔ شیخ ابراہیم باجوری نے شرح قصیدہ بُردہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفًّا مِنْ حَصًی فَسَبَّحْنَ فِیْ کَفِّہٖ حَتّٰی سَمِعْنَا التَّسْبِیْحَ ثُمَّ وَضَعَہٗ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ فَسَبَّحْنَ اَیْضًا ثُمَّ فِیْ یَدِ عُمَرَ فَسَبَّحْنَ اَیْضًا ثُمَّ فِیْ اَیْدِیْنَا فَمَا سَبَّحْنَ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی بھر کنکریوں کو ہاتھ میں لیا تو انہوں نے آپکی ہتھیلی میں تسبیح کہی۔ یہاں تک کہ ہم نے تسبیح کو سنا پھر آپ نے اُنہیں کنکروں کو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو اُنکے ہاتھ میں تسبیح کہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیا۔ تو وہاں بھی انہوں نے تسبیح کہی پھر ہم لوگوں کے ہاتھ میں دیا تو یہاں تسبیح نہ کہی۔ اور ان کے سوا بھی بیشمار آپ کے معجزے ہیں اور بہت سی کرامتیں ہیں اے اللہ اپنے بندہ اور رسول پر درود و سلام بھیج جنکا نام نامی محمدؐ ہے اور آپکی آل اور آپکے اصحاب ابرار

دوستوں پر جو صاحب ہمت اور بہادر ہیں اور جو لوگ قیامت تک آپکے قدم بقدم چلیں اور آپکے بتلائے ہوئے احکام کی پیروی کریں انپر بھی آپکی متابعت کے طفیل درود و سلام ہو۔

اَمَّا بَعْدُ اے حاضرین اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور یقین جانو کہ دنیا تکلیف کا گھر ہے۔ راحت اور چین کرنیکی منزل نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو مکلف کیا کہ احکام شریعت بجالاویں یوں ہی پیدا کر کے بے لگام نہیں چھوڑ دیا۔ کہ جو چاہیں کریں۔ پس اس کی لذتوں سے ڈرو کہ ان میں زہر ملی ہوئی ہے جیسے زہر کھانیسے انجام ہلاکت ہے اسیطرح دنیا کی لذتوں میں منہمک رہنے سے آخر تباہی آتی ہے جو سمجھدار لوگ تھے وہ ضروریات کی ادنی کفایت پر قناعت کرتے تھے اور صبر کے درخت لگا کر ان کا پھل کھانے کی امید رکھتے تھے گناہوں سے نفس کو روک کر صبر کرنے اور احکام شرعیہ کی تکلیف برداشت کرنے میں صبر کرتے۔ اس امید پر کہ انجام اچھا ہوگا۔ گناہونکی زہر سے بچیں گے اعمال پر اللہ تعالیٰ اجر دیگا۔ پھر تھوڑے ہی دن گذرے کہ لگائے ہوئے درختوں نے طرح طرح کی عزتوں اور بزرگیوں کا پھل دیا۔ زندگی کے معدودے چند دن گذرنے تھے۔ کہ ان پر اعمال کے نتائج (جو اجر اللہ تعالیٰ نے ان پر وعدہ کیا تھا۔ ظاہر ہوگئے جو دنیا کی عیش و عشرت انکے ہاتھ سے جاچکی تھی جس کا وقت گذر گیا تھا اس کے عدم نے انکو کچھ ضرر نہ کیا اور اس کے عوض میں ان کو رب تعالیٰ کی رضا ملی۔ اور جنت کی نعمتیں حاصل ہوئیں مرنیکے بعد بھی ذکر جمیل نیکنام کی شہرت سے زندہ رہے ؎ قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت

یعنی قارون تو ہلاک ہوگیا جس نے اتنی دولت سمیٹی تھی کہ چالیس محل خزانہ کے بھرے ہوئے رکھتا تھا اور نوشیرواں عادل، چونکہ نیکنامی چھوڑ گیا مرا نہیں اب بھی نیک نام سے زندہ ہے ان نیک عارف لوگوں کے نام آسمان میں مشہور ہیں اور زمین ان نیکوں کی ذاتوں جسموں کے محفوظ رکھنے پر فخر کرتی ہے۔ اور کل قیامت انکو فرشتے ان کو سلام کا تحیۃ پیش کرتے ہوئے خوشخبریاں دیتے ہوئے آگے سے آملیں گے اور ہم اور تم اے حاضرین زندوں کی صورت میں مردے ہیں ظاہر میں تو زندہ ہیں لیکن حقیقت میں چونکہ باطن اور روح میں نور اور زندگی نہیں تو مردے ہیں اللہ کے بندو کیفما اتفق نیکیوں اور بدیوں کو ملا دینا اپنی جان کی ہلاکت کا سبب ہے یعنی تمہیں اس سے عمل نہ کرنے کہ یہ فرائض ہیں انکو ضرور بجالاویں اور یہ محرمات ہیں ان سے ضرور بچیں۔ بلکہ جو

پیش آیا وہی کرلیا۔ نمازیوں میں ملے تو نماز پڑھ لی۔ یہ خیال نہیں کہ اللہ کا فرض ہے اسکو ترک نہیں کرنا اور لوگ پڑھ رہے ہیں تو ہم نے بھی پڑھ لی۔ شرابیوں رنڈی بازوں میں ملے تو اُن کے شریک حال ہوگئے۔ اسکو تخلیط کہتے ہیں ؎

میانِ نیک و بد تخلیط کردیم گہے افراط گہ تفریط کردیم

یعنی نیک و بد کام کو ہم نے خلط ملط کردیا۔ جو سامنے آیا کر گذرے کبھی افراط کیا حد سے بڑھ گئے یہ تو اکثر گناہوں میں ہوتا ہے۔ اور کبھی تفریط اور کوتاہی کی۔ یہ اکثر نیکیوں میں ہوتا ہے اور کبھی افراط و تفریط کی یہ صورت ہوتی ہے۔ کہ کبھی تو نمازی بنے تو ایسے کہ فرائض اور سُنن رواتب کے بعد بیٹھکر دو نفل چھوڑنے بھی گوارا نہیں اور سُست ہوئے تو ایسے کہ فرائض کو بھی خیرباد کہدیا اس سے بچنا ضرور ہے ورنہ انجام ہلاکت ہے۔ اور صغیرہ گناہوں کو حقیر نہ سمجھو۔ کہ بڑے بڑے سیلاب چھوٹی چھوٹی بوندوں سے غرق ہوجاتے ہیں صغیرہ چھوٹے گناہ کو کہتے ہیں کبیرہ بڑے گناہ کو کہتے ہیں جس پر شریعت میں حد مقرر ہے یا عذاب کی وعید وارد ہوئی ہے۔ اگرچہ صغیروں کا امر اتنا خطرناک نہیں جتنا کبیروں کا تاہم جب صغیرے بہت ہوجاویں اور اُن کے کفارہ ہونیوالی نیکیاں کم ہوں تو صغیرے بھی ہلاک کردیتے ہیں جیسے چھوٹی چھوٹی بوندیں پڑتی ہیں جب بہت کثرت سے زیادہ عرصہ تک پڑتی رہیں تو اُن سے بھی سیلاب آجاتا ہے۔ جو بڑی بڑی وادیوں کو غرق کردیتا ہے اسیطرح چھوٹے چھوٹے گناہ بھی اس صورت میں خطرناک ہوجاتے ہیں اُنسے بھی ڈرنا چاہیئے۔ اگر سرزد ہوجاویں تو نیک اعمال بھی بہت کرنے چاہییں۔ صدقہ خیرات کثرت سے کرنا چاہیئے کہ یہ اُن کا کفارہ ہوتے رہیں۔

اور حساب کے لشکر کے حملے پر حملے ہوتے رہیں گے اور وہاں ایسی باریکیاں چھانٹی جائینگی کہ ذرہ ذرہ تک شمار کیا جاویگا۔ فرائض کا حساب ہوگا واجبات کا حساب ہوگا محرمات اور مکروہات کا حساب ہوگا۔ ادا کئے ہوئے فرائض و واجبات میں جو جو نقص نکالے جاوینگے غرض ذرہ ذرہ کی پڑتال ہوگی لہذا اُسوقت کے آنیسے پہلے خود اپنے اعمال کی پڑتال کرنا ضروری ہے۔

آگاہ ہوجاؤ کہ جس نے نفسانی خواہشوں کو اختیار کیا وہ اُسکو ہلاکت میں لیجاوینگی اور جس نے اپنے پیٹ میں حرام داخل کیا کھانے پینے میں حلال حرام کی تمیز ترک کی جو آیا سو چٹ تو اس کا

باطن مُردہ ہو جاویگا۔ اور جو شیطان اپنے جدی دشمن کی پیروی کرنے میں لگ گیا تو وہ اُسکو ذلتوں اور رسوائیوں کے مقام میں جا ڈالے گا اے وہ شخص جو مہلت ملنے پر دھوکہ کھائے بیٹھا ہے سمجھتا ہے کہ گناہ کیئے کچھ پکڑ نہیں ہوئی اس لیئے اور دلیر ہو گیا سمجھ لے کہ یہ مہلت چند شمار کی ہوئی ساعتیں ہیں ع دیر گیرد سخت گیرد مر ترا اے وہ شخص جو دنیا سے جلدی کوچ کرنیکو بھولا ہوا ہے یقین جان کہ جو چیز آنے ہی والی ہے وہ آنیوالی ہے (دمبدم ساعت بساعت قریب آرہی ہے اے وہ شخص جو غفلت کے کپڑے اوڑھے ہوئے سو رہا ہے۔ دن میں تو دنیا کے حقیر مال کے کمانے میں مصروف ہے اور رات کو مُردوں کے شمار میں ہے (سویا مرا برابر) کیا تو اپنے نیک پیشواؤں سے ملنے کی امید رکھے بیٹھا ہے حالانکہ تو خواہشوں کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور بیکاری اور غفلت میں بندھا ہوا ہے فرمایا اللہ تعالی نے سورہ زخرف میں جن لوگوں نے بدیاں کمائی ہیں کیا وہ یہ گمان کیئے بیٹھے ہیں کہ ہم اُنکو اُن لوگوں کی طرح کر دینگے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیئے (یہ ہرگز نہیں ہونا) اللہ کے بندو سمجھ رکھو کہ گناہ دل کے کانوں اور آنکھوں کے حق میں بہرا پن اور نابینائی کا حکم رکھتے ہیں اور ظلم (قیامت کے دن) اندھیرے اور تاریکیاں بن کر پیش آوینگے۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ مومنون میں (کیا تم نے یہ خیال باندھ رکھا ہے کہ ہم نے تم کو عبث پیدا کیا ہے یعنی تمہارے پیدا کرنے میں کوئی حکمت اور غایت مقصود نہیں تھی یونہی بیکار تم کو پیدا کر کے چھوڑ دیا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بلکہ تمہارے پیدا کرنے میں حکمت مقصود ہے کہ تم کو امر و نہی کر کے اطاعت پر ثواب دینا نافرمانی پر سزا دینا اور اپنے فضل اور عدل کا ظاہر کرنا منظور ہے۔ اور تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤگے پس برتر و بلند ہے اللہ تعالے بادشاہ حق اس سے کہ عبث بلا حکمت کام کرے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہ (یعنی سوائے اللہ تعالی کی عبادت کے اور کسی کا حق نہیں سوا اُسکے کوئی اس لائق نہیں کہ اسکی پرستش کی جاوے وہ رب ہے عرش بزرگ کا چونکہ عرش تمام عالم کی چھت ہے اور نہایت خوبصورت اور خوش منظر ہے اس لیئے اُسکو کرم کی صفت کیساتھ ذکر کیا۔ فائدہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اُن کے پاس سے کوئی آسیب زدہ گذرا تو انہوں نے یہ آیت اَفَحَسِبْتُمْ سے لیکر آخر سورہ تک اُسکے کان میں پڑھ کر دم کیا۔ تو وہ اچھا ہو گیا پھر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس ذکر کیگئی تو آپنے اُنسے پوچھا کیا پڑھا تھا۔

انہوں نے آپ کو خبر دی اور کہا کہ جب میں نے یہ آیت اسکے کان میں پڑھی تو اس نے آسیب کو جلا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخدا اگر کوئی یقین والا شخص اسکو پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے۔

ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا اور ہمیں حکم دیا کہ جب شام اور صبح ہو تو یہ آیت اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝ پڑھ لیا کریں وہ صحابی کہتے ہیں کہ ہم اسکو پڑھتے رہے تو ہم غنیمت لیکر واپس آئے تو اب بھی مسلمان کو چاہیئے کہ جب کسی مہم پر جاوے تو اس آیت کو صبح وشام پڑھ لیا کرے یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلیم کیا ہوا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَمَانُ اُمَّتِیْ اِذَا رَکِبُوا السَّفِیْنَۃَ بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْحَقِّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝ یعنی میری امت جب جہاز کشتی میں سوار ہوں تو اس کلام کا پڑھ لینا غرق ہونے سے امان ہے بسم اللہ سے لے کر آخر تک معنے اسکا یہ ہے۔ کہ اللہ کے نام سے سوار ہوتا ہوں جو بادشاہ ہے سچا۔ لوگوں نے اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسی اس کی قدر ہے۔ اور اسکی شان تو یہ ہے کہ تمام زمین قیامت کے دن اسکے قبضہ میں ہوگی اور تمام آسمان لپیٹے ہوئے اسکے داہنے ہاتھ میں ہونگے وہ پاک اور برتر ہے اس چیز سے جو لوگ شرک کرتے ہیں اللہ کے نام سے ہے اسکا چلنا اور ٹھیرنا۔ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

پھر فرمایا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کیساتھ دوسرے معبود کو پکارے (اور حقیقت یہ ہے) کہ اسکے پاس ان پکارنے پر کوئی سند نہیں اور ثبوت نہیں تو بے شبہ اسکا حساب اللہ کے پاس ہوگا یقینی بات ہے کہ کافر کبھی فلاح نہیں پاتے۔ معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو پکارنا کفر ہے۔ اور کہہ اے میرے رب بخشدے اور رحم کر۔ اور تو سب رحم کرنیوالوں سے بہتر رحم کرنیوالا ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ مغفرت کی دعا مانگنے کا ارشاد فرماتا ہے تو بندوں کو کسی حال میں استغفار سے غافل نہ ہونا چاہیئے

نظم

آخرت کے رنج سے ہوگا وہی انساں خلاص ‏— ہووے گی جس کے بدن سے جان با ایماں خلاص

گلشنِ بخشش کی گل چینی اسی کو ہو نصیب ‏— جس کا غارِ نفس و شیطاں سے ہُوا داماں خلاص

منزلِ مقصود پر جلدی پہنچنا ہے اگر ‏— دوش اپنا بارِ عصیاں سے کرا ئے ناداں خلاص

چھوڑ استغفار مت اے مبتلائے معصیت ‏— کیونکہ پاویگا اسی سے قیدِ عصیاں خلاص

دولتِ دنیا نہ چاہ ایدل کہ در وقتِ حساب ‏— پائیگا جلدی فقیرِ بے سر و ساماں خلاص

غیر ممکن ہے ادا کرنا حضوری سے نماز ‏— جب تلک وسواس خاسد سے نہ ہو انساں خلاص

خوفِ حق سے آنکھ جو آنسو بہاتی ہے یہاں ‏— ہوگی بیشک آگ سے وہ دیدۂ گریاں خلاص

صدمہائے گور و محشر سے وہی پاوے نجات ‏— دامِ شرک و قیدِ بدعت سے ہُوا جو یاں خلاص

اے میاں تو چشمۂ توحید میں غوطہ لگا ‏— ہاویہ کی نار سے کرنا اگر ہے جاں خلاص

بندۂ عاجز کو رب اپنی نگاہِ لطف سے ‏— کیجیو آلائشِ باطن سے اے سبحاں خلاص

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جائے جو خطبہ اُولیٰ نمبر ۱ ۷۴ ہ کے ساتھ لکھا گیا ہے

ماہ شوال المکرم کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر ۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَرَّبَ بِحَضْرَتِہٖ مَنِ اصْطَفَاہُ مِنْ عِبَادِہٖ ○ وَقَدَّمَ لِخِدْمَتِہٖ مَنِ اجْتَبَاہُ وَاَسْعَفَہٗ بِمُرَادِہٖ ○ وَغَفَرَ لِمَنْ حَجَّ بَیْتَہٗ حَجَّۃَ الْاِسْلَامِ ○ وَلَمْ یُؤَاخِذْ وَلَمْ یَفْسُقْ جَمِیْعَ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ ○ فَھُوَ الْکَرِیْمُ الَّذِیْ اِذَا دَعَا اِلٰی بَابِہٖ اَفَاضَ عَلَی الْمُجِیْبِیْنَ جَزِیْلَ الثَّوَابِ ○ وَھُوَ الْحَلِیْمُ الَّذِیْ لَا یُعَجِّلُ الْعُقُوْبَۃَ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ وَیَتُوْبُ عَلٰی مَنْ تَابَ ○ اَحَاطَ عِلْمًا بِجَمِیْعِ الْکَوْنِ خَاصَّتِہٖ وَالْعَامِّ ○ وَنَفَذَ بَصَرُہٗ جَرَیَانَ الْغِذَاءِ فِیْ دَقِیْقِ عُرُوْقِ الْبَعُوْضِ وَالْعِظَامِ ○ یَسْمَعُ وَیَرٰی دَبِیْبَ النَّمْلَۃِ السَّوْدَاءِ عَلَی الصَّخْرَۃِ الصَّمَّاءِ فِیْ جَوْفِ الظَّلَامِ ○ جَلَّ عَنِ الْغَفْلَۃِ

وَالسَّهْوُ وَتَطْرُقُ الْأَوْهَامُ ○ فَسُبْحَانَهُ مِنْ إِلٰهٍ وَفَّقَ مَنْ شَاءَ لِمَرَاضِيهِ وَقَضَىٰ عَلَىٰ
مَنْ شَاءَ بِالْحِرْمَانِ ○ أَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ عَلَىٰ مَا لَهُ عَلَيْنَا مِنَ الْإِنْعَامِ وَالْإِحْسَانِ ○
وَأَشْكُرُهُ عَلَى التَّوْفِيقِ لِلْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ○ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ ○ شَهَادَةً مُّبَرَّأَةً مِّنْ أَوْسَاخِ الشِّرْكِ وَالْأَدْرَانِ ○
أَرْجُو بِهَا الْفَوْزَ بِالْجَنَّاتِ وَالنَّجَاةَ مِنْ دَارِ الْهَوَانِ ○ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَفْضَلُ مُرْسَلٍ وَّأَكْمَلُ إِمَامٍ ○ وَأَبَرُّ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ وَأَتْقٰى
مَنْ وَّقَفَ بِالْمَشَاعِرِ وَطَافَ بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ
وَرَسُولِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْكِرَامِ ○ وَالْأَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ ○ وَهُدَاةِ
الْأَنَامِ وَمَصَابِيحِ الظَّلَامِ ○ صَلٰوةً وَّسَلَامًا دَائِمَيْنِ مُتَعَاقِبَيْنِ بِتَعَاقُبِ الضِّيَاءِ
وَالظَّلَامِ ○ **أَمَّا بَعْدُ** فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ
سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى بَنٰى دِينَ الْإِسْلَامِ عَلٰى خَمْسَةِ أَرْكَانٍ ○ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ○ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ
وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ ○ فَمَنْ أَتٰى بِهِنَّ كَامِلَاتٍ فَقَدِ
اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ ○ وَمَنِ انْتَقَصَ وَاحِدًا مِّنْهُنَّ فَبِحَقِّ رَبِّهِ اسْتَهَانَ ○ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا ○ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
إِلَيْهِ سَبِيلًا ○ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا وَّاضِحًا جَلِيًّا ○ مَنِ اسْتَطَاعَ
الْحَجَّ فَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَّإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا ○ يَا مَنْ تَرَكَ الْحَجَّ
بُخْلًا وَّكَسَلًا وَّطَاعَةً لِّلشَّيْطَانِ الْمُرِيبِ ○ أَسَأْتَ الظَّنَّ بِرَبِّكَ وَرَأَيْتَ رَأْيًا
غَيْرَ سَدِيدٍ ○ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحَجَّ إِلَى الْحَجِّ وَالْعُمْرَةَ إِلَى الْعُمْرَةِ يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ
وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ ○ يَا مَنْ تَخَلَّفَ عَنْ زِيَارَةِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ
وَلَمْ يَمْتَثِلِ الْمَأْمُورَ ○ أَمَا تَخْشٰى أَنْ قَدْ رُمِيتَ بِالطَّرْدِ وَالْإِبْعَادِ يَا مَغْرُورُ ○
وَانْقَدْتَ لِلْأَمَانِيِّ الْكَوَاذِبِ وَغَرَّكَ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ ○ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا

اِلٰی رَبِّکُمْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا ۝ وَصِلُوا الَّذِیْ
بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ تَسْعَدُوْا۔ وَاَکْثِرُوا الصَّدَقَۃَ تُرْزَقُوْا۔ وَمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
تُحْصَنُوْا وَانْھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ تُنْصَرُوْا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَکْیَسَکُمْ اَکْثَرُکُمْ لِلْمَوْتِ
ذِکْرًا ۝ اَحْزَمُکُمْ اَکْثَرُکُمْ لَہٗ اسْتِعْدَادًا ۝ اَلَا وَاِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْعَقْلِ التَّجَافِیْ
عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ ۝ وَالْاِنَابَۃَ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ ۝ وَالتَّزَوُّدَ لِسُکْنَی الْقُبُوْرِ ۝ وَالتَّاَھُّبَ
لِیَوْمِ النُّشُوْرِ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ خَیْرٌ
مِّنْھَا ۚ وَھُمْ مِّنْ فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَکُبَّتْ وُجُوْھُھُمْ
فِی النَّارِ ۚ ھَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ ھٰذِہِ
الْبَلْدَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَھَا وَلَہٗ کُلُّ شَیْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ وَاَنْ اَتْلُوَا
الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ سَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ فَتَعْرِفُوْنَھَا ۚ وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ بَارَکَ
اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ
اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

سورہ رکوع

وعظ نمبر ۵۰

اس بیان میں کہ انسان کی سعادتمندی اور دانائی کیسے کاموں سے ثابت ہوتی ہے

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ اسلام کے فرائض اور ارکان بجا
لادیں اور وہ طریقہ اختیار کریں جس سے آخرت میں سعادتمند ہوں (آمین ثم آمین)
سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے بندوں میں کہ جسکو پسند کیا اپنی بارگاہ سے
قریب کیا اور جسکو برگزیدہ کیا اپنی خدمت میں رکھا اور دلی مراد سے اُسے کامیاب کیا اور جس نے
حجۃ الاسلام کے لئے اُسکے گھر (بیت اللہ) کا قصد کیا۔ اور اس سفر میں رفث[1] اور فسوق سے بچا
اُسکے تمام گناہ بخشدیئے وہ ایسا صاحب کرم ہے کہ جب اپنے در دولت پر دعوت دیتا ہے تو دعوت
قبول کرنیوالوں پر ثواب کے ریلے بہادیتا ہے وہ ایسا بردبار ہے کہ گناہگاروں کو سزا دینے میں جلدی نہیں

[1] رفث فحش باتیں عورتوں کے روبرو۔ اور فسوق گناہوں اور ممنوعات کا ارتکاب کرنا ۱۲

کرتا جو گنہگار توبہ کرے اُسکی توبہ قبول کرتا ہے اسکا علم تمام کائنات کے ایک ایک فرد پر اور بالعموم سب پر محیط ہے اور مچھر کی باریک رگوں اور ہڈیوں میں غذا کے جاری ہونے پر اُسکی بصر نافذ ہے اور سخت تاریکی کے اندر ٹھوس پتھر پر سیاہ چیونٹی کے چلنے کی آہٹ کو سنتا اور اُسکی حرکت کو دیکھتا ہے غفلت سہو اور وہم و شک اُسکے عارض ہونے سے برتر ہے +

پس پاک ہے وہ معبود جس نے اپنے پسندیدہ کاموں کے کرنیکے لئے جسکو چاہا توفیق دی اور جسپر چاہا محرومی کا حکم لگا دیا۔ اپنی حکمتیں وہی جانتا ہے کسی کی مجال نہیں کہ اُس سے باز پرس کرے کہ اسکو کیوں توفیق دی اور اُسکو کیوں محروم رکھا۔

جو انعام اور احسان اُسکے ہم پر ہیں اُن کے مقابلہ میں اُس پاکذات کی حمد و تعریف کرتا ہوں اور اسلام اور ایمان کی توفیق دینے پر اُس کا شکریہ بجالاتا ہوں

اور اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ کوئی پرستش کے لائق نہیں مگر ایک اللہ جو یگانہ ہے کوئی اسکا شریک نہیں وہ بادشاہ ہے جزا سزا دینے والا ایسی شہادت کہ شرک کی میل کچیل اور اسکی غلاظتوں سے پاک ہو اس شہادت کی برکت سے جنتوں میں کامیاب ہونے اور رسوائی اور ذلت کے گھر جہنم سے خلاصی پانے کی اُمید رکھتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی اللہ شرک تو نہیں بخشتا۔ اور گناہ جسکو چاہے بخشدیتا ہے۔ تو جب توحید کی شہادت صحیح ہوئی اور شرک کی آمیزش سے پاک ہوئی تو دوزخ سے نجات پاکر جنت میں داخل ہونیکی اُمید بیجا نہیں ،

اور اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے بھیجے ہوئے ہیں جو ہر بھیجے ہوئے رسول سے افضل اور کامل تر پیشوا ہیں اور سب نماز روزہ کرنیوالوں سے زیادہ نیک ہیں اور جن لوگوں نے عرفات اور مشعر حرام وغیرہ عبادتگاہوں میں وقوف کیا اور بیت الحرام کا طواف کیا۔ اُن سب سے زیادہ پرہیزگار اور اللہ سے ڈرنیوالے ہیں اے اللہ درود وسلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جنکا بزرگ نام محمد ہے اور اُن کی آل اور اُنکے اصحابوں پر جو سب کے سب نیک صاحب کرامت ہیں اور دین کے پیشوا اور ہدایت کے نشان ہیں خلقت کو راہ راست کی ہدایت کرنیوالے ہیں اور اندھیروں میں چراغ کا حکم رکھتے ہیں

امّابعد اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور یہ اعتقاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی ہے (۱) اسبات کی گواہی دینا کہ سوائے اللہ جل جلالہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یگانہ ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندہ اور اُسکے بھیجے ہوئے ہیں (۲) نماز کا قائم رکھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) ماہ رمضان کے روزے رکھنا پس جسنے اِن ارکان خمسہ کو کما ینبغی پورا پورا ادا کیا۔ اُس نے تو اپنا ایمان کامل کر لیا اور جسنے اِنمیں سے ایک کو ناقص کیا اُسنے اپنے رب کے حق کی اہانت کی۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ آل عمران میں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا بات میں کون ہو سکتا ہے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔ جو اس (بیت اللہ) تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث میں صاف صاف واضح طور پر فرما دیا۔ جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو۔ پھر باوجود قدرت کے حج نہ کرے تو وہ خواہ یہودی مرے یا نصرانی (یعنی اسلام کے طریق پر نہیں)

اے وہ شخص جس نے بخل اور سُستی سے شیطان مردود کی پیروی کی بنا پر حج کو چھوڑ رکھا ہے تو نے اپنے رب کے ساتھ بُرا گمان کیا ہے اور غیر مناسب اور ناجائز رائے قائم کی ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ حج کا حج کیسا تھ ملانا اور عمرہ کا عمرہ کے ساتھ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو اس طرح نیست و نابود کر دیتے ہیں جسطرح لوہار کی بھٹی لوہے کی میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے۔

اے وہ شخص جو بیت الحرام کی زیارت سے ہٹ بیٹھا ہے اور فرمان الٰہی کی تعمیل نہیں کی اے دھوکے میں پڑے ہوئے کیا تجھے یہ ڈر نہیں کہ تو بارگاہ خداوندی سے مردود و مطرود ہو گیا اور جھوٹی آرزوں کا پیرو ہو گیا۔ اور اللہ کیسا تھ تجھے اس دھوکہ باز شیطان نے فریب دیدیا

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جمعہ کے دن ہمیں خطبہ سُنایا اُس میں فرمایا اے لوگو مرنے سے پہلے اپنے رب کے آگے توبہ کرو اور مشغولی سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو۔ اور جو علاقہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے اُسکو ملا ؤ اس پیوند کو مضبوط کرو۔ کہ سعادت مند ہو جاؤ گے۔

فائدہ ہمارے اور ہمارے رب کے درمیان علاقہ یہ ہے کہ وہ خالق ہے ہم اُسکے مخلوق

رب ہے ہم مربوب وہ معبود ہے اور ہم بندے وہ حاکم ہے ہم محکوم اور اس علاقہ کا ملانا یہ ہے کہ اسکے حقوق ادا کریں جیسے غلام اپنے مولا کے ہر فرمان کا پابند ہے اور اسکو اپنے مولا کی اطاعت ضروری ہے اسی طرح اسکے احکام کی تعمیل خوشدلی سے اسکا حق سمجھ کے کریں۔ اور جو امور خالق اور رب اور مالک کیساتھ خاص ہیں انکو اسی کیساتھ مخصوص رکھیں کسی اور کو ربوبیت اور الوہیت میں اسکا شریک نہ کریں توحید ربوبیت کے تو اکثر لوگ قائل ہیں لیکن توحید الوہیت میں بہت لوگ گمراہ ہیں لہذا توحید الوہیت کی حقیقت سمجھ کر اسکو مطابق فرمان الٰہی اور تشریح رسالت پناہی درست کریں۔ اسی میں ہماری سعادت ہے۔

اور صدقہ خیرات بکثرت کرو۔ کہ تم کو فراخ رزق دیا جاویگا۔ اور نیک کاموں کا دوسروں کو حکم کرو کہ تم مضبوط ہو جاؤ گے اور بڑے ناجائز کاموں سے لوگوں کو منع کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں مدد ملے گی۔

فائدہ تنظیم قوائے اسلامیہ کا یہی اصول ہے کہ خود نیک کاموں و اوامر شرعیہ کے پابند ہوں مناہی شرعیہ۔ بدعات مخترعات سے بچیں۔ جہاں تک بس چلے۔ دوسروں کو ناجائز کاموں سے روک کر اوامر شریعت کا پابند بنائیں جب اس میں کامیاب ہو جاویں تو ہمارا نظام مضبوط ہو جاویگا۔ دشمنان اسلام میں ہماری مخالفت کا حوصلہ نہ ہوگا۔ اگر مخالفت کرینگے تو اللہ تعالیٰ کے طرف سے ہماری امداد ہوگی۔ ہمارے دشمن منہ کی کھائیں گے اور اگر ہم نے یہ نظام مستحکم نہ کیا تو ہماری سزا یہ ہوگی کہ دشمنان اسلام ہم پر مسلط کر دیئے جائینگے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں ہر جگہ ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صحیح معنے میں مسلمان بننے کی توفیق دے (آمین)

اے لوگو تم میں زیادہ دانا سمجھدار ہوشیار وہ ہے جو موت کو اکثر یاد کرتا ہے اور تم میں زیادہ محتاط وہ ہے کہ موت کیلئے توشہ اور اسوقت کام آنیوالا سامان زیادہ فراہم کرے سمجھ رکھو کہ عقلمندی کی علامت یہ ہے کہ اس دھوکے گھر (دنیا) سے دوری اختیار کی جاوے اور دار خلود ہمیشہ رہنے کے گھر (جنت) کیطرف نزدیکی ڈھونڈی جاوے اور قبروں میں بستے رہنے کی مدت کے لئے توشہ بہم پہنچایا جاوے اور قبروں سے اٹھنے (میدان محشر قیامت) کے دن کیلئے سامان فراہم کیا جاوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نمل میں سعادتمندوں اور بدبختوں کا حال بیان کرتے ہوئے کہ جو نیکی لاویگا

اسکو اس نیکی سے بہتر بدلہ ملیگا اور جو بدی لاویگا۔ تو ایسے بدی لانیوالے لوگوں کے چہرے آگ میں اوندھے کئے جاویں گے۔ یعنی جن کے اعمال میں بدیاں ہی بدیاں ہیں۔ کوئی نیکی اُن کے نامہ اعمال میں نہیں یا کوئی نیکیاں بھی ہیں۔ لیکن بدیاں اُن پر غالب ہیں اور کہا جاویگا۔ نہیں بدلہ دیئے جاتے تم مگر جو عمل کرتے تھے۔

فائدہ یعنی جو مصیبت تم پر آئی یہ تمہارے اپنے عملوں کی سزا ہے تم پر کوئی ظلم نہیں ہو رہا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ابن عباس ابو ہریرہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اکثر تابعین و دیگر مفسرین سے مروی ہے۔ کہ سیئتہ سے مراد شرک ہے۔ جب شرک مراد ہو تو پھر بات صاف ہے کہ شرک کے ہوتے ہوئے اور نیکیاں بیکار ہو جاتی ہیں ؎

اگر بر کہ پر کُنی از گلاب ۔۔۔ سگے در دے اُفتد کند منجلاب

یعنی اگر ایک حوض عرق گلاب سے بھرو دا ایک ہی کتا اسیں گریگا تو تمام حوض کو غلیظ اور ناپاک کر دیگا اسی طرح شرک سب نیکیوں کو برباد اور حبط کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بڑی بلا سے بچاوے آمین۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ کہدو مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اس گھر (کعبۃ اللہ) کے رب کی عبادت کروں جس نے اس گھر کو محترم باعزت بنایا اور سب چیز اُسی کے ملک میں ہے اور مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ حکم ماننے والوں سے بنوں اور یہ کہ قرآن کی تلاوت کروں اُسکے احکام و آیات میں تدبر کروں اور لوگوں کو پہنچا دوں اسکا مطلب سمجھا دوں پھر جس نے ہدایت پائی (راستہ پر چلا) تو اپنے نفس کے فائدہ کیلئے ہدایت پاتا ہے اور اسکی راہ پانی کا فائدہ اسی کو ہوتا ہے۔ اور جو گمراہ ہوا (وہ جانے اپس) تم کہدو میں تو محض ڈرانیوالوں سے ہوں میرا کام محض خبر دیدینا ہے کسی کو ہدایت پر مجبور کرنا میرے بس میں نہیں اور کہدو۔ سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے۔ جو حجت قائم کرنے سے پہلے کسی کو عذاب نہیں کرتا چنانچہ فرمایا۔ عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاوے گا۔ پس تم اُن کو پہچان لوگے۔ ان سے میری صداقت کو سمجھ لوگے اور تیرا رب اس چیز سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

نظم

دلا حق میں ترے ہے خوب ہونا ذاکر خلاق	اگر تو جلوۂ انوار ربانی کا ہے مشتاق
غم روزی میں اپنی جان کو کھوتا ہے لاحاصل	ہمارے رزق کا ہے جبکہ ضامن حضرت رزاق

دل مومن میں زہر معصیت کیونکر کرے تاثیر
کہ بخشا ہے اُسے اللہ نے توحید کا تریاق

کیا جب عرض ایماں نے کہ میں کمزور ہوں یارب
تو اُسکے زور دینے کے لئے پیدا ہُوا اخلاق

جزا کے روز وہ انسان کیا دیگا جواب افسوس
جو بھُولا آن کر دنیا میں قول عالم میثاق

پسند آتی ہے وہ نیکی زیادہ رب کو اے عابد
گذرتی ہو جو تیرے نفس پر سب سے زیادہ شاق

کلید مخزن انوار قلبی اسکے ہاتھ آئی
ادا کرتا ہے جو شب کو تہجد دن چڑھے اشراق

چلا راہ عمل میں جو بلا تیغ تواضع کے
تو اُسکا مال تقویٰ لوٹ لیگا کبر کا قزاق

ریا و کذب و دشنام و خیانت عہد شکنی سے
حذر مومن کو لازم ہے کہ ہیں یہ کارہائے نفاق

دعا عاجز کی ہے ہر دم جناب حق تعالیٰ میں
کہ رکھے دور مسلم کو ز شرک و مجلس فساق

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولےٰ نمبر (۱) کے ساتھ لکھا گیا ہے

ماہ شوال المعظم کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر (۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَمَلَ الْاَنَامَ بِوَافِرِ اِحْسَانِهٖ وَاِنْعَامِهٖ ۝ وَيَغْفِرُ الْاٰثَامَ عَمَّنْ اَنَابَ وَرَجَعَ لِسَاحَةِ اِفْضَالِهٖ وَاِكْرَامِهٖ ۝ وَيَقْتُلُ مَنْ شَآءَ بِمَا شَآءَ لَامُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ وَاِبْرَامِهٖ ۝ وَخَصَّنَا بِكِتَابِهِ الْمُبِيْنِ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ لَايَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ فَسُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ فَضْلَهٗ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَضَمِنَ الْاَرْزَاقَ وَرَبَّ الزَّرْعَ تَرْبِيَةَ الطِّفْلِ فِیْ مِهَادِهٖ ۝ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰی جَزِيْلِ بِرِّهٖ وَاِحْسَانِهٖ ۝ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰی سَوَابِغِ كَرَمِهٖ وَاِمْتِنَانِهٖ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِیْ رُبُوْبِيَّتِهٖ وَاِلٰهِيَّتِهٖ وَاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَخْصُوْصُ مِنَ الرَّبِّ بِكَمَالِ قُرْبِهٖ وَرِضْوَانِهٖ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَعْوَانِهٖ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰی وَاَطِيْعُوْهُ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ لَنْ

تُخلقوا عبثًا ولن تُتركوا سُدًى۔ إن لكم معادًا۔ فخاب وخسر وشقي عبد أخرجه الله من رحمته وحُرم جنة عرضها السموات والأرض۔ ألم تعلموا أنه لا يأمن من عذاب الله غدًا إلا من حذر هذا اليوم وخافه وباع نافذًا بباق وقليلًا بكثير وخوفًا بأمان۔ أما ترون أنكم في أسلاب الهالكين۔ وستكون من بعدكم للباقين۔ حتى تُردّون إلى خير الوارثين۔ ثم إنكم كل يوم تشيعون غاديًا ورائحًا إلى الله عز وجل قد قضى نحبه۔ وانقضى أجله حتى تغيبوه في صدع من الأرض في بطن صدع غير ممهد ولا موسد قد فارق الأحباب۔ وباشر التراب وواجه الحساب۔ فمرتهن بعمله۔ غني عما خلف۔ فقير إلى ما قدم۔ فاتقوا الله عباد الله قبل انقضاء مواثيقه ونزول الموت بكم۔ قال النبي صلى الله عليه وسلم كونوا في الدنيا أضيافًا واتخذوا المساجد بيوتًا۔ وعودوا قلوبكم الرقة۔ وأكثروا التفكر والبكاء ولا تختلفن بكم الأهواء۔ تبنون ما لا تسكنون۔ وتجمعون ما لا تأكلون۔ وتؤملون ما لا تدركون۔ أعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ يوم نقول لجهنم هل امتلأت وتقول هل من مزيد۔ وأزلفت الجنة للمتقين غير بعيد۔ هذا ما توعدون لكل أواب حفيظ۔ من خشي الرحمن بالغيب وجاء بقلب منيب۔ ادخلوها بسلام ذلك يوم الخلود۔ لهم ما يشاؤون فيها ولدينا مزيد۔ وكم أهلكنا قبلهم من قرن هم أشد منهم بطشًا فنقبوا في البلاد هل من محيص۔ إن في ذلك لذكرى لمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد۔ بارك الله لي ولكم في القرآن العظيم۔ ونفعني وإياكم بالآيات والذكر الحكيم۔ إنه تعالى جواد كريم ملك بر رؤوف رحيم۔

سورہ ق رکوع ۳

وعظ نمبر (۵۱۱)

دنیا میں دل نہ لگانے اور ہمیشہ آخرت کا اندیشہ رکھنے کے بیان میں

حاضرین اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ لوگوں کو اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ دنیا کو مقصد اصلی نہ بنائیں اور اللہ

کے ذکر میں مشغول رہیں اور آخرت سے غافل نہ ہوں آمین ثم آمین۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے جس کا وافر احسان اور انعام سب خلقت کو شامل ہے اور جو شخص اُسکے آگے گڑگڑائے اور اُسکے فضل اور کرم کے میدان کیطرف رجوع کرے اُسکے گناہ ڈھانپ دیتا ہے اور اپنی مشیئت سے جتنی فضیلت جسکو چاہے دیتا ہے کوئی اسکے حکم اور فیصلہ کو ٹالنے والا نہیں اُسنے اپنی مہربانی سے) کتاب مبین قرآن مجید کیساتھ ہم کو امت محمدیہ کو خاص کیا وہ ایسی کتاب ہے۔ کہ نہ اُسکے سامنے سے باطل آتا ہے نہ پیچھے سے کسی طرح سے باطل اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا) وہ اُتری ہوئی اس صاحب حکمت کیطرف سے جو سب محامد سے محمود ہے۔

پس پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے فضل کو اپنے بندوں میں تقسیم کردیا اور تمام مخلوق کے رزقوں کا ضامن ہوا کھیتی کو (جو بندوں کے رزق کا سوا ہے۔ اسطرح پرورش کیا جس طرح پنگھوڑے میں بچے کی پرورش کی جاتی ہے۔

میں اُس پاک ذات کی حمد و ثنا بجالاتا ہوں اسکی بڑی بخشش اور احسان پر اور اُس کا شکر ادا کرتا ہوں اُس کے وسیع کرم اور انعام پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی پرستش کا مستحق نہیں وہ تنہا اور یکتا ہے۔ ربوبیت اور الہیت اسماء وصفات غلبہ اور سلطنت میں کوئی اسکا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے مقبول بندہ اور اُس کے رسول ہیں جو اپنے رب کے کمال قرب اور رضامندی کیساتھ مخصوص ہیں اے اللہ درود بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جنکا نام نامی محمد ہے اور اُن کی آل و اصحاب اور تمام مددگاروں پر درود وسلام بھیج ٭

اما بعد:۔ اے لوگو اے اللہ کے بندو۔ تمہاری پیدائش عبث اور بے حکمت نہیں اور تم کو بیکار اور بے لگام نہیں چھوڑا جائیگا۔ کہ جو جی میں آوے کرو۔ کچھ حساب و کتاب نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے تم کو شریعت دی احکام بھیجے امر و نہی کی۔ تاکہ اُسکے فضل اور عدل کا ظہور ہو اور یقین جانو کہ تمہارے لئے معاد ہے یعنی اس دنیا کے زوال کے بعد ایک اور عالم میں تمکو پیدا ہونا ہے جہاں تمہارے اس زندگی کے اعمال کا حساب ہوگا اور نیک اعمال کے عوض جنت میں بیحساب نعمتیں ملیں گی اور بد اعمال پر مناسب سزا دیجاویگی۔ پس بڑا نامراد بد نصیب زیانکار

اور بد بخت وہ بندہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نکال دیا۔ اور ایسی جنت سے محروم ہوا جسکی چوڑان آسمان اور زمین کے پھیلاؤ کے برابر ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کل قیامت کو، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے وہی شخص امن میں ہوگا جس نے آخرت کا ڈر رکھا اور اس زندگانی دنیا میں ایسے اعمال کیئے۔ جو اُسدن کام آنیوالے ہیں جنکو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے واضح کر کے سمجھا دیا اُسدن عذاب سے وہی شخص بچیگا جس نے نہ رہنیوالی (دنیا فانی) کو باقی رہنے والی (آخرت) کے بدلے بیچ ڈالا (اُس جہان کی آسایش اور راحت کے حاصل کرنیکے لئے اُس کی یہ قیمت ادا کی کہ دنیا کی عیش وعشرت کو چھوڑ دیا دنیا تو نہ رہنے والی فانی ہے یہ تو ہمیشہ نہیں رہیگی اور نہ اسکی عیش وعشرت کو بقا ہے یہ سمجھ کر اُسنے ہوشیاری کی کہ اسکو دے کر وہ چیز حاصل کی جس کو فنا نہیں اور بہت کے بدلے تھوڑے کو بیچ ڈالا اور خوف کو امان کے بدلے فروخت کر دیا۔

فائدہ ایک بزرگ کا قول ہے کہ اگر دنیا سونے کا کٹورا ہوتی اور آخرت مٹی کا پیالہ۔ لیکن سونے کا کٹورا جلدی یا بدیر واپس کرنا پڑتا اور مٹی کا پیالہ ہمیشہ جوں کا توں جسکو ملا اُسی کے پاس رہتا نہ ٹوٹتا نہ واپس لیا جاتا۔ تو عقلمند مٹی کا پیالہ ہی لیتا۔ سونیکی آب وتاب پر نہ رکھیتا۔ چہ جائیکہ دنیا باوجود فانی اور زوال پذیر ہونیکے ہے بھی مٹی کا پیالہ بلکہ اُس سے بھی ہیچ اور آخرت باوجود باقی اور بے زوال ہونیکے ہے بھی سونا۔ پھر عقلمند کی شان سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ آخرت سے اعراض کر کے دنیا کو اختیار کرے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کی دل کی آنکھیں کھولے۔

کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم اس چیز میں جو ہلاک ہونیوالوں سے چھینی گئی ہے اور عنقریب تمہارے بعد ان لوگوں کے پاس ہوگی۔ جو تمہارے پیچھے باقی رہیں گے۔ یہاں تک کہ تم خیر الوارثین اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔ یعنی قیامت تک یہی سلسلہ قائم رہیگا۔ کہ مرنیوالوں کے وارث انکی املاک پر قابض ہونگے۔ پھر وہ بھی مر جاوینگے اور اُنکے وارث اُنکی وراثت سنبھال لیں گے یہاں تک سب سے آخر سب چیز اللہ ہی کے قبضہ میں ہونگی۔ جو سب کا وارث اور سب سے بہتر ہے۔

پھر تم یہ بھی دیکھ رہے ہو کہ کبھی صبح کیوقت کبھی شام کو کسی نہ کسی جنازہ کیساتھ جاتے ہو اُسکو اللہ عزوجل کیطرف رخصت کرتے ہو جس نے اپنی مدت پوری کرلی اور اس کی عمر ختم ہو گئی یہانتک کہ تم اُسکو زمین کے پیٹ میں ایک گڑھے (لحد) کے اندر جو دوسرے گڑھے (قبر) میں کھودا ہوتا

ہے غائب کرکے چلے آتے ہو جس میں نہ انکے لئے کوئی بستر بچھا ہے نہ تکیہ بالش دھرا ہے اب وہ یار دوستوں سے جدا ہو گیا۔ اور مٹی میں مل گیا اور حساب کے منہ میں آگیا۔ اپنے کئے ہوئے عمل کے بدلے گرو میں پڑا ہے۔ جو چیز پیچھے چھوڑ چلا۔ اہل مال اولاد۔ اُس سے غنی اور بے نیاز ہے اور جو چیز آگے بھیجی (صدقہ۔ خیرات نیک اعمال اسکی طرف از حد محتاج ہے۔ پس اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو اس سے پہلے کہ اللہ کا ٹھیرایا ہوا وقت گذر جاوے اور موت تم پر نازل ہو جاوے کہ موت آجانیکے بعد پچھتانا رونا۔ چیخنا۔ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ زندگی میں گذشتہ سے توبہ کرکے آیندہ تقویٰ کی صفت حاصل کرلو۔ اعمال کا توشہ بہم پہنچالو۔

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں جہان بنکر رہو۔ یعنی جیسے مہمان ہر وقت روانگی پر آمادہ ہوتا ہے۔ وہاں گھر بنانیکا ارادہ نہیں رکھتا اسی طرح تم بھی دنیا میں دل نہ لگاؤ کہ وطن یہاں نہیں یہاں سے کُوچ کرنا ضرور ہے اور مسجدوں کو اپنے گھر بنائے رکھو۔۔۔ یعنی تمہارا دل مسجد میں لگے اور مسجد میں آکر ذکر تلاوت نماز و اعتکاف کرو۔ یہ مراد نہیں۔ کہ گھروں کیطرح مسجدوں میں لغو باتیں وغیرہ کرتے رہو۔ بلکہ محض عبادت ہی کے لئے تمہارا دل مسجد سے متعلق رہے۔ اور اپنے دلونکو رقت رحم شفقت کی عادت ڈالو یعنی خلق اللہ پر رحم کرنیکی صفت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اور یہ دوام ذکر و عبادت سے پیدا ہوتی ہے اور (اللہ کی مخلوقات میں بہت فکر کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں فکر نہ کرنا چاہیئے کہ اس سے حدیث میں نہی آئی ہے۔ تَفَكَّرُوْا فِي الْخَلْقِ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي الْخَالِقِ،، یعنی خلقت میں فکر کرو لیکن خالق میں فکر نہ کرو کہ وہاں تک تمہاری رسائی نہیں اور (اللہ تعالیٰ کے خوف سے بہت رویا کرو) اور تمہیں نفسانی خواہشیں اِدھر اُدھر نہ لئے پھریں تم ایسی عمارتیں بناتے ہو جنمیں سکونت کرنا نصیب نہیں ہوتا۔ بلکہ چند روز میں وہاں سے کُوچ کرجاتے ہو اور ایسی چیز کو جمع کرتے ہو جس کو کھاتے نہیں (یعنی مال و دولت کے سمیٹنے میں اسقدر مصروف رہتے ہو اور اتنا کچھ جمع کرتے ہو کہ اسکے کھانے سے پہلے ہی موت آجاتی ہے۔ اور اس چیز کی اُمید رکھتے ہو جسکو پا نہیں سکتے یعنی لمبی لمبی اُمیدیں باندھتے ان تک پہنچنے سے پہلے ہی عمر ختم ہو جاتی ہے۔ اس میں ترغیب ہے کہ لمبی امیدیں باندھنا چھوڑ دو اور آخرت کیلئے توشہ بنانے میں مشغول ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ قٓ میں یاد کرو جسدن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر گئی اور وہ جواب

میں کہیگی۔ کیا کچھ اور ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ کیا تھا کہ تجھے جنوں اور انسانوں سے بھر دینگے تو قیامت کے دن جو لوگ جہنم کے مستحق تھے اُنکو اللہ تعالیٰ جہنم میں بھیجنے کا حکم فرمائیگا۔ اور وہ جہنم میں ڈالے جاوینگے۔ تو جہنم پھر بھی کہے گی ھَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ، یعنی کچھ اور ہے تو وہ بھی لاؤ حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ سیاق آیت سے یہی ظاہر ہے اور اسی پر احادیث دلالت کرتی ہیں اور اسی کو امام ابن جریرؒ نے اختیار کیا صحیح حدیث میں ہے کہ جہنم ہمیشہ اور مانگتی رہیگی۔ یہاں تک کہ رب العزت اپنا قدم اس میں رکھیگا تو اس کا بعض بعض کیساتھ مل جاویگا۔ اور سمٹ جاویگی اور کہیگی بس بس۔ اب میں بھر گئی اب اور گنجائش نہیں۔

اور قریب کی جاویگی جنت متقیوں کیلئے دُور نہ ہوگی۔ اور اُن سے کہا جاویگا یہ ہے جسکا تم وعدہ کئے جاتے تھے۔ یہ کہا جاویگا ہر اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع کرنیوالے کیلئے ہے جو اُسکے عہد کی حفاظت کرتا ہے۔ عہد شکنی نہیں کرتا۔ عبید بن عمیرؒ نے کہا اَوَّابٍ حَفِيْظٍ وہ ہے جو ہر مجلس سے جب اُٹھنے لگتا ہے۔ استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے۔ جو شخص رحمان خدای مہربان سے ڈرا اور رجوع کرنے والا دل لیکر آیا ایسے لوگوں سے کہا جاویگا۔ داخل ہو اس میں سلامتی کیساتھ یعنی اللہ کے عذاب سے سلامت رہ کر۔ یا اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُن پر سلام کہیں گے۔ یہ ہے دن ہمیشہ رہنے کا اُن کے لئے ہر وہ چیز مہیا ہوگی جس کی وہ وہاں خواہش کرینگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہمارے پاس اس سے زیادہ ہے جو کچھ وہ چاہیں گے وہ تو انکو ملجاویگا۔ لیکن ہمارے پاس اس سے زیادہ اور نعمتیں بھی ہیں جو اُن کو عطا کرینگے۔ ایک حدیث میں مزید کی تفسیر آئی ہے اللہ تعالیٰ کا دیدار اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَاهُ، اور مسند امام احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث آئی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی جنت میں تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا۔ کہ ایک عورت آکر اُسکے کندھے کو چھوئیگی تو وہ اسکی طرف دیکھے گا پس اُسکے رخسارہ میں اپنا چہرہ صاف صاف دیکھ لیگا۔ اس کا رخسارہ آئینہ سے زیادہ صاف شفاف ہوگا۔ اور اس کے سنگار کے موتیوں سے ایک ایک موتی مشرق اور مغرب کے درمیان روشنی کر دیگا۔ پس وہ عورت اُسے سلام کہیگی۔ وہ سلام کا جواب دیکر پوچھیگا تو کون ہے وہ کہیگی میں "مزید" میں سے ہوں الحدیث اس سے معلوم ہوا کہ دیدار الٰہی بھی مزید میں داخل ہے اور اسکے عمل کی جزا کے علاوہ اور نعمتیں بھی اس میں داخل ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے فرمایا اور بہت ہلاک کردیں ہم نے اُن سے پہلے سنگتیں جو پکڑنے اور حملہ کرنے میں اُن سے زیادہ زبردست تھیں پس گشت کی انہوں نے شہروں میں کیا ہے کوئی جگہ بچاؤ کی یعنی جب اُن طاقتور لوگوں کو جنہوں نے تمام شہروں کو چھان مارا ہلاکت سے بچاؤ کی جگہ نہ ملی تو ان منکروں انبیاء کے مخالفوں کو کہاں جگہ ملیگی۔ لہذا ان لوگوں کو انکا حال دیکھکر عبرت لینی چاہیئے اس بیان میں البتہ نصیحت ہے۔ اس شخص کیلئے جس کا دل ہے یا متوجہ ہو کر کان رکھے

غرض جہنم بڑی وحشت کی چیز ہے۔ اور وہ اُن لوگوں کیلئے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے طریق پر نہیں چلتے جتنے اسمیں ڈالے جاوینگے۔ اُن سے سیر نہ ہوگی اور مانگے گی کہ کیا اور کوئی مخالف انبیا نافرمان الٰہی متکبر سرکش ہے تو وہ بھی لاؤ۔ اور جنت بہت خوشی آرام کی جگہ ہے وہاں بہشتی جو خواہش کریگا فوراً حاضر اور موجود ہوگی اور ایسی ایسی نعمتیں وہاں ملیں گی جو انسان کے خواب وخیال میں بھی نہ ہونگی اور سب سے بڑی نعمت دیدار الٰہی ہے۔ اور جنت اُن کے لئے خاص ہے جو متقی ہیں شرک سے بچتے ہیں انبیا کی پیروی کرتے ہیں پس عقلمند کو لازم ہے کہ وہی طریق اختیار کرے جس سے یہ سعادت نصیب ہو اور دولت وشوکت خدم وحشم جاہ وجلال پر مغرور نہ ہو کہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے زبردست طاقتور جماعتوں اور سلطنتوں والے ہلاک کردیئے اور کہیں ان کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ کی جگہ نہ ملی۔ اگر دل ہو یا کان متوجہ ہوں تو یہی نصیحت کافی ہے۔

نظم

خدا کی بندگی میں سر جھکا صبح ومسا اے دل ۔۔۔ اور اُسکی معصیت سے جان کو اپنے بچا اے دل

غبار کینہ وکبر وریا وبغض سے رکھنا ۔۔۔ رُخ آئینہ شفاف کو اپنے صفا اے دل

محبت میں اگر اللہ کے تو مارتا ہے دم ۔۔۔ تو کرنا پیروی سنت خیر الوریٰ اے دل

بچا وہ پلصراط وگور ومحشر کے عذابوں سے ۔۔۔ جو کوئی راہ میں اللہ کے مارا گیا اے دل

اگر کچھ خیر وشر کی امتیاز آئی نہیں تجھ کو ۔۔۔ تو حیواں اور تجھ میں اب بتا کیا فرق ہے اے دل

رہا تو کیسے کیسے اولیاء اللہ کے شامل ۔۔۔ پر اُن کے فیض سے پر تو سے بے بہرہ رہا اے دل

اب اپنے توشۂ منزل کو رکھ تیار ہر ساعت ۔۔۔ کہ پیغام اجل کچھ روز سے آنے لگا اے دل

عوض چاہے گا اپنی نعمتوں کا جب خدا تجھ سے ۔۔۔ تو اسدم کیا جواب ابیات کا بتلائیگا اے دل

مصائب میں نہ رکھ تا ابد کی امید غیروں سے
تو ناز اُن نیکیوں پر نیک کرداروں کو ہنچوڑ دے
وہاں سے عنبر عصمت کو مہکاتا ہُوا آیا
خریداروں کو جب دیکھیگا تو بازار محشر میں
بہت کی کاہلی تو نے مگر اب بھی تو عالم کو

بجز اللہ کے کوئی نہیں مشکل کشا اے دل
تو عاصی ہے کر اپنے جرم پر آہ و بکا اے دل
یہاں سے لے چلا عصیاں تعفن کا بھرا اے دل
تہیدستی سے مل مل ہاتھ کو پچھتائیگا اے دل
خدا کی بندگی میں چُستی و چالاکی دکھا اے دل

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی نمبر کے ساتھ لکھا گیا ہے

ماہ ذی قعدۃ الحرام کے پہلے جُمعہ کا خطبہ اُولی نمبر ۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ واسع الفضل والاحسان ○ مضاعف الحسنات لذوی الایمان ○ المتفضل بالمزید لذوی الشکران ○ لا یختص فضلہ بمکان ولا زمان ○ لا یمل سؤال السائلین ○ لا یختلف علیہ حوائج الطالبین ○ ولا تخفی علیہ خواطر الاذھان ○ ولا یغیب عن بصرہ جریان الاغذیۃ فی الابدان ○ تسبحہ المساکن والسکان ○ وتقدسہ الاملاک والافلاک والاکوان ○ فسبحانہ من الٰہ عظیم تام بتدبیر الخلائق ولا یلھیہ شان عن شان ○ انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ○ احمدہ سبحانہ حمدا یفوق العد والحسبان ○ و اشکرہ شکرا انال بہ منہ مواھب الرضوان ○ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ دائم الملک والسلطان ○ واشھد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ وخیرتہ من نوع الانسان ○ اللھم صل وسلم علی عبدک و رسولک محمد وعلی الہ واصحابہ اھل الصدق والوفاء والاحسان ○ اما بعد فیا ایھا الناس اتقوا اللہ تعالیٰ واطیعوہ واشکروہ علی ما اولاکم من جزیل فضلہ واکرامہ ○ وبسط لکم من سحب احسانہ وانعامہ

نما أعجزكم عن عمل إلا أعاضكم آخر يقوم في مقامه ۝ فمن لم يصل
إلى البيت لأنه منه بعيد ۝ فليقصد رب البيت فإنه أقرب إلى راجيه
من حبل الوريد ۝ ومن فاته في هذا العام القيام بعرفة ۝ فليقم لله بحقه
الذي عرفه ۝ ومن عجز عن المبيت بمزدلفة ۝ فليبت عزمه على طاعة
الله وقد قربه وأزلفه ۝ ومن لم يقدر على الوقوف بالمشعر الحرام ۝ فليقف
بالذل والخضوع بين يدي ربه في جوف الظلام ۝ ومن لم يقدر على
نحر هديه بمنى ۝ فلينحر هواه هنا ۝ ومن لم يقدر على الحلق والتقصير
فليحلق بالأوبة والاستغفار الذنوب والتقصير ۝ ومن لم يقدر على
الطواف بالبيت الحرام ۝ فليطف قلبه بعرش الملك العلام ۝ ومن لم
يقدر على السعي بين المروة والصفا ۝ فليسع بين فعل المأمور وترك المحظور
وقد حصل على القرب والصفا ۝ ومن لم يقدر على إكمال الحج بطواف الوداع
فليبادر من مكملات العبادات بما استطاع ۝ عن أبي هريرة رضي الله تعالى
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الصبح في جماعة ثم جلس
يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين فهي بحجة وعمرة تامة تامة تامة ۝[1]

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۝ إن الذين يتلون كتاب الله وأقاموا الصلوٰة
وأنفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية يرجون تجارة لن تبور ۝
ليوفيهم أجورهم ويزيدهم من فضله إنه غفور شكور ۝ والذي
أوحينا إليك من الكتاب هو الحق مصدقا لما بين يديه إن الله بعباده
لخبير بصير ۝ ثم أورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم
ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات بإذن الله ذلك
هو الفضل الكبير ۝ جنات عدن يدخلونها يحلون فيها من أساور من
ذهب ولؤلؤا ولباسهم فيها حرير ۝ وقالوا الحمد لله الذي أذهب

ع ۵
سورہ فاطر
رکوع ۴

[1] الحکمۃ البالغۃ ص۳۰ و حصن حصین ص۱۱

عَنَّا الْحَزَنَ ۖ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِیْ وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاكُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَادٌ كَرِیْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

وعظ نمبر (۵۲)

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہر حال اور ہر جگہ ہو سکتی ہے

حَاضِرِیْن! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ جس حال میں ہوں خواہ مالدار خواہ غریب خواہ گھر میں خواہ سفر میں کسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے پہلوتہی نہ کریں اور اسکی رحمت اور فضل اور اسکی نزدیکی اور قرب کے مستحق ہوں (آمین ثم آمین)۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جسکا فضل اور احسان نہایت وسیع ہے جو ایمان والوں کی نیکیوں کو دُگنا تگنا کر دیتا ہے شکرگذاروں کو اپنے فضل سے اُن کے استحقاق سے زیادہ انعام دیتا ہے اسکا فضل کسی مکان اور زمان کیساتھ مختص نہیں اور سوال کرنیوالوں کے سوال سے کبھی رنجیدہ نہیں ہوتا بلکہ جو نہ مانگے اُس سے ناراض ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ "یعنی جو اللہ سے نہ مانگے اس پر غضبناک ہوتا ہے اور درخواست کرنیوالوں کی حاجتیں اُسپر ثقل نہیں جاتیں۔ دنیا کے حاکموں اور بادشاہوں کیطرح نہیں کہ ایک وقت کئی ارباب حاجت درخواست کریں۔ تو اُن پر اُن کے مطالب خلط ملط ہو جاتے ہیں اور اس پر ذہنوں کے خیالات تک مخفی نہیں اور بدنوں کے اندر غذاؤں کا جاری ہونا اور رگ و ریشہ میں اُن کا سرایت کر جانا اسکی آنکھ سے پوشیدہ اور غائب نہیں ہوتا ہے کہ مکان اور اُنہیں بسنے والے اُسکی تسبیح کہتے ہیں اور فرشتے اور آسمان اور تمام کائنات اُسکی پاکی بیان کرتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ یعنی کوئی چیز نہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اس تعریف کیساتھ لیکن تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ پس پاک ہے وہ معبود باعظمت جو تمام مخلوق کی تدبیر کر رہا ہے ایک حال اُسکو دوسرے حال سے غافل نہیں کرتا پس اُسکا حکم تو یہ ہے کہ جب کسی

چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے کہتا ہے ہو جا پس وہ ہو کر رہی اس پاک ذات کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو گنتی اور شمار سے اوپر ہے۔ اور اسکا ایسا شکر بجالاتا ہوں جس کی بدولت اس کی رضامندی کی بخششیں ہم کو حاصل ہو سکیں ۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ تعالیٰ جو یگانہ ہے اُسکا کوئی شریک نہیں اُسکی سلطنت اور حکومت ہمیشہ ہے۔ کبھی اسکو زوال نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے بندہ اور رسول ہیں اور تمام نوع انسان سے اس کے برگزیدہ ہیں اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جن کا نام پاک محمد ہے اور ان کی آل واصحاب پر جو صدق اور احسان اور وفا والے ہیں ۔

اَمَّا بَعْدُ! اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُسکی فرمانبرداری کرو۔ اور جو نعمتیں اُس نے اپنے فضل وکرم سے تمہیں عطا کر رکھی ہیں اور جو اپنے وسیع احسان وانعام سے تمہارے لئے بسط اور فراخی کر رکھی ہے اُن پر اُسکا شکر بجالاؤ۔ اگر کبھی اُسنے تم کو کسی فضیلت کے حاصل کرنے سے عاجز کیا۔ کہ تم اُسکے ادا کرنے پر قادر نہیں تو اُس کے عوض میں تمہیں ایک اور ایسے عمل پر قدرت دی جو ثواب اور فضیلت میں اُسکے قائمقام ہے۔ پس جو شخص بوجہ بعد مسافت کے امسال بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکتا اُسے چاہیئے۔ کہ رب البیت کا قصد کرے اور سوائے حج وعمرہ کے اور عبادتوں کے ذریعے اُسکا قرب ورضا ڈھونڈھے کیونکہ وہ جل جلالہ اپنے امیدوار کیطرف شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔ اور جسکو کسی مانع کی وجہ سے اب کے سال عرفات میں قیام اور وقوف کرنا فوت ہو گیا۔ تو اُسے چاہیئے اپنے رب کے حق کیساتھ قیام کرے جسے پہچانتا ہے شریعت میں جو حقوق خالق کے معروف ہیں وہ بجالاوے اور جو کوئی مزدلفہ میں رات گذارنے سے عاجز ہوا۔ اُسے چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری پر اپنا عزم محکم کرے۔ تو وہ اُسے اپنے قرب اور نزدیکی سے ممتاز کریگا۔ حاجیوں کو لازم ہے کہ عرفات سے لوٹ کر مزدلفہ میں مغرب اور عشا کیوقت پڑھ کر رات وہیں رہیں پھر صبح ہوتے ہی اندھیرے میں فجر کی نماز پڑھ کر منا کیطرف جائیں تو اس عمل سے ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے پس اگر کوئی حج کو نہیں جا سکا اور یہ عبادتیں اس سے فوت ہو گئیں تو چاہیئے ہے وہیں اللہ کی اطاعت اور سچی فرمانبرداری پر اپنا عزم راسخ کرے اور اعمال شرعیہ بجالاتا ہے تو

وہاں بھی اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے اور جس کو مشعر حرام میں وقوف کرنے پر قدرت نہیں حاصل ہوئی تو رات کی تاریکی میں اپنے رب کے سامنے خضوع اور انکسار کیساتھ کھڑا ہو تو اس سے اللہ کا قرب پائیگا۔ اور جو کوئی منیٰ میں پہنچکر رمی جمار پر قادر نہیں ہوا تو وہ سچی توبہ کیساتھ اور اُن نیکیوں کیساتھ جو گناہوں کو مٹانیوالی ہیں۔ گناہوں کے بوجھ کو پھینکدے۔ اور جو شخص منیٰ میں اپنی قربانی کے ذبح کرنے پر قادر نہیں ہوا۔ وہ اپنی خواہش کو وہیں ذبح کر دے اور جو سر منڈانے اور بال کترانے پر قادر نہیں ہوا وہ توبہ استغفار کیساتھ گناہوں اور تقصیر دل کو مونڈ ڈالے اور جو بیت الحرام کے طواف پر قادر نہیں ہوا تو وہ اپنے دل کو سب کچھ جاننے والے بادشاہ کے عرش کے طواف میں لگا دے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو پیش نظر رکھ کر اسکے احکام بجالاتا ہے اور جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے پر قادر نہیں ہوا۔ وہ احکام الٰہی کے بجالانے اور گناہوں اور ممنوعات شرعیہ کے ترک کرنے میں سعی و کوشش کرے اور جو شخص طواف وداع کر کے حج کامل کرنے پر قادر نہیں ہوا۔ اس سے جتنا ہو سکے کامل کرنیوالی عبادات بجالاتا رہے یعنی اصلی مطلب تو اللہ کی رضا ہے۔ جو ان اعمال صالحہ سے حاصل ہوتی ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ان اعمال پر قدرت نہیں دی وہ مایوس نہ ہو جو احکام الٰہی اسپر متوجہ ہیں انکو بجالا کر رضائے خداوندی حاصل کر سکتا ہے ؎

خدا از حکمت بربندد درے کشاید بفضل و کرم دیگرے

یعنی اگر خداوند تعالیٰ اپنی حکمت سے کسی پر ایک دروازہ حصول قرب کا بند کر دے تو اپنے فضل و کرم سے دوسرا دروازہ رضاجوئی کا کھول دیتا ہے جسپر حج فرض ہے وہ تو حج کر کے اللہ کا قرب حاصل کرے اور جس کو اللہ تعالےٰ نے مالدار نہیں کیا یا اور کوئی عذر شرعی ادائے حج سے مانع ہوا تو یہ نہ سمجھے کہ میں قرب الٰہی سے محروم ہوں جو فرائض و شرائع کر سکتا ہے جن کی اللہ تعالیٰ نے اُسے قدرت دی ہے وہی بجالاوے قرب پاوے گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز مسجد میں پڑھے پھر سورج کے بلند ہونے تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہے پھر دو رکعت نماز اشراق پڑھے تو یہ عمل اسکے لئے حج اور عمرہ کامل پورے کے جا بجا ہے معلوم ہوا جو افعال سے یہ سہل حاصل کرے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُسے اُس مشکل عمل کا ثواب دیتا ہے لیکن یہ الٰہی لوگوں کے لئے

ہے جن پر حج فرض نہیں یا فرض حج ادا کر لیا ہے۔ اس سے فرض حج ساقط نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم
فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاطر میں بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے
ہیں اسکو تدبر سے پڑھتے ہیں، اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اُسکی شرائط۔ ارکان سُنن و آداب کا
لحاظ رکھکر بجا لاتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں پوشیدہ اور ظاہر دہر طرح خرچ
کرتے ہیں یعنی زبان سے تلاوت کتاب اللہ پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اسپر صحیح ایمان رکھتے ہیں تدبر
سے پڑھ کر جو احکام اس میں دیئے گئے ہیں اُن پر عمل کرتے ہیں نماز کو جسکا حکم کتاب اللہ میں ہے
برعایت حقوق ادا کرتے ہیں زکوٰۃ و صدقات جن کا قرآن میں امر ہے رات دن پوشیدہ ظاہر ہر
طرح خلوص نیت کیساتھ دیتے ہیں۔ وہ لوگ (ایسی) تجارت کے اُمیدوار ہیں۔ جو کبھی تباہ نہ
ہوگی۔ خواہ مخواہ بالضرور اسکا منافع حاصل ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اُنکو پورا پورا ان کا اجر دے گا،
اور اپنے فضل سے اُنکو اور زیادہ دیگا۔ جو ثواب اُن کے اعمال کا ہے اس سے زیادہ اپنے فضل سے اتنا
دیگا۔ کہ جو اُن کے خیال میں بھی نہ ہوگا۔ بیشک وہ بخشنہار ہے قدردان ہے تھوڑے عمل پر بہت
زیادہ اجر دیتا ہے۔ اور جو کچھ کتاب ہے ہم نے تیری طرف نازل کیا وہ حق ہے تصدیق کرنے
والا سچ بتانیوالا ہے اس چیز کو جو اُسکے آگے ہے یعنی اس سے پہلے جو کتابیں اللہ تعالیٰ کیطرف سے
آئی ہیں اُن کو سچی بتاتا ہے۔ اس امر کو ثابت کرتا ہے۔ کہ بیشک وہ کتابیں اللہ کیطرف سے ہیں
جسطرح وہ پہلی کتابیں قرآن مجید کی تصدیق کرتی ہیں اور اس امر کی شہادت دیتی کہ یہ رب العلمین کیطرف
نازل ہوئی ہوئی کتاب ہے بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے اُنکے اعمال دیکھتا ہے جو
اُسکے فضل کا مستحق ہے اور جو مستحق نہیں سب اُسکی نگاہ میں ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
انبیاء اور رسولوں کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی اور انبیاء میں سے بعض کو بعض پر بزرگی دی
اور بعض پیغمبروں کو بعض سے اُونچا درجہ دیا۔ اور حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی شان و منزلت سب سے اعلیٰ بنائی۔
اسکے بعد فرمایا " پھر ہم نے (بعد انبیاء کے) کتاب کا وارث اپنے بندوں سے ان لوگوں کو بنایا
جن کو ہم نے چن لیا۔ پس بعض تو اُن میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنیوالے ہیں۔ کہ بعض فرائض کے ادا
کرنے میں اُن سے کوتاہی ہو جاتی ہے بعض محرمات کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں اور بعض اُن میں سے

میانہ روی کرنے والے ہیں کہ فرائض اور واجبات کے ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے محرمات سے پرہیز کرتے ہیں لیکن بعض مستحبات اُن سے ترک ہوجاتے ہیں بعض مکروہات اُن سے سرزد ہوجاتے ہیں اور بعض اُن میں سے باذن الٰہی خیرات کی طرف سبقت کرنیوالے ہیں جو فرائض اور واجبات اور مستحبات کو بجالاتے ہیں محرمات و مکروہات اور بعض مباحات سے بھی بچتے ہیں یہ ایسی کتاب کی وراثت اور برگزیدہ کرلینا بڑی فضیلت ہے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہونگے زیور پہنائے جاوینگے اُن بہشتوں میں کنگن سونے کے اور موتی اور انکا لباس وہاں حریر درلیشم کا ہوگا

فائدہ چونکہ دنیا میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے سونا اور حریر پہنا ترک کیا تھا۔ اسکی جزا میں اللہ تعالیٰ اُنہیں جنت میں ان چیزوں کا استعمال مباح کردیگا۔ صحیح حدیث میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ یعنی (جنت میں) مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اسکا وضو پہنچتا ہے اس واسطے وضو میں اسباغ مستحب ہے یعنی جہانتک اعضاء کا دھونا فرض ہے اس مقام سے ذرا آگے تک دھووے تاکہ فرض میں نقص نہ ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اسی حدیث کے خیال سے بغلوں تک ہاتھ دھوتے اگرچہ اور علماء نے اسکو مستحب نہیں سمجھا۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔ جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اس سے محروم رہیگا۔ اور فرمایا یہ دنیا میں تو اُن کافروں کیلئے ہے اور آخرت میں تمہارے لئے ہے اسی طرح سونے کے زیور کے بارہ میں حدیث آئی ہے۔ مسلمان مردوں کو ریشم کے کپڑے اور سونے کے زیور سے پرہیز لازم ہے دنیا میں فرمان خداوندی کا لحاظ کرکے ان کو چھوڑینگے تو آخرت کو جنت میں اللہ تعالیٰ یہ چیزیں اُن کو ارزانی کریگا۔

اور جب مومنین جنت میں داخل ہونگے تو کہیں گے سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہم سے غم دُور کیا یعنی دنیا میں جو ہمیں غم اور فکر لگا رہتا تھا ڈرتے تھے کہ مبادا ہماری نیکیاں قبول نہ ہوں سو اللہ کا شکر ہے کہ اب اُس نے ہمارا یہ فکر دُور کیا اور ہمیں نعمت کے گھر میں داخل کیا بیشک ہمارا رب بخشنہار قدردان ہے۔ ہمارے بڑے بڑے کبیرہ گناہ بخشدیئے اور ہماری چھوٹی چھوٹی نیکیاں قبول

کرلیں، جس نے اپنے فضل سے ہمیں ہمیشہ رہنے کے گھر میں اوتار اگر نہیں لگتی ہمیں اس میں تھکان اور نہیں لگتی ہمیں اس میں ماندگی۔

غرض جب اللہ تعالےٰ نے اپنے مطیع بندوں کیلئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں تو بندے کو اسکی اطاعت اور عبادت سے جی نہیں چرانا چاہیئے جس حال میں اور جس مکان میں ہو ہمیشہ شوق سے اسکی عبادت کرتا رہے کہ انجام اسکا اچھا ہے۔ اور کاہلی اور عبادت سے جی چرانے کا انجام برا ہے اللہ سب مسلمانوں کو ذوق شوق سے عبادت کرنے کی توفیق دے (آمین)

نظم

نقشِ حُبِّ ایزدی دل پر جمانا چاہیئے
ماسوا اس نقش کے سب کو مٹانا چاہیئے

عرشِ دل جائے نزول حضرتِ رحمان ہے
غیر کو ہرگز نہیں اس پر بٹھانا چاہیئے

خانۂ دل میں جگہ بس جس نے دی ہے غیر کو
اس لعین کو کم نہیں مشرک سے جانا چاہیئے

جلوۂ محبوب کا طالب اگر ہے اے عزیز
پردۂ غفلت تجھے دل سے اٹھانا چاہیئے

آرہی ہے نحن اقرب کی صدا محبوب سے
بخت خوابیدہ کو اے طالب جگانا چاہیئے

پاس ہو محبوب پھر ہمکو رہے دوری نصیب
وائے ایسی زندگی سے مر ہی جانا چاہیئے

آرزو ہے وصلِ جاناں کی اگر اے جانِ من
وادیٔ فرقت میں جانبازی دکھانا چاہیئے

بحرِ ذکر اللہ و دریائے فنا فی اللہ میں
بہر درِ آرزو غوطہ لگانا چاہیئے

چھیل کر حرفِ دوئی کو کاردِ توحید سے
عشق کے دفتر میں نام اپنا چڑھانا چاہیئے

طالبِ دیدار حق کو مثل فرہاد اے عزیز
کوہ غم میں جانِ شیریں کو کھپانا چاہیئے

مژدۂ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰه کی خبر
طالبِ مایوس خاطر کو سنانا چاہیئے

مارتا ہو جو کوئی حُبِّ خداوندی میں دم
اسکو حُبِّ احمدی میں دل جمانا چاہیئے

دین اور دنیا کے ہر اک رنج اور آرام میں
اتباعِ احمدی میں سر جھکانا چاہیئے

آل واہل بیت واصحاب نبی کا بھی ضرور
اعتقادِ دوستی دل میں سمانا چاہیئے

ان دنوں میں سینکڑوں ایسے محبانِ رسول
سامنے سنت کے جنکو دم دبانا چاہیئے

انکے ہر اک قول کو ہر فعل کو ہر حال کو
راہِ سنت کی کسوٹی پر گھسانا چاہیئے

مؤمنوں کو اُنکے پھندے سے بچانے کے لئے ... حال کچھ ایسے نکموں کا سنانا چاہیئے
مصطفےٰ سے تو تہجد بھی قضا ہوتی نہ تھی ... پنجگانہ سے بھی اُن کو تو بہانہ چاہیئے
کس طرح وہ مست ہوں سُنکر پیمبر کی حدیث ... تھیٹر دل سے جا کے اُن کو حال آنا چاہیئے
خنجر و نیزہ سپر خیر البشر کا تھا سنگار ... صندل و مسّی حنا اُن کو لگانا چاہیئے
پاس کی مسجد تو اُنکے واسطے سو کوس ہو ... محفل رقاصہ میں کوسوں سے جانا چاہیئے
ہیں حقیقت میں یہ سارے دشمن خیر البشر ... اعتقاد ان کا نہ ہرگز دل میں لانا چاہیئے

منزل مقصود پر مُسلم پہنچنا ہے اگر
آپ کو پیچھے صحابہ کے لگانا چاہیئے

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۴۷) کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

ماہ ذیقعدۃ الحرام کے دوسرے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر (۵۳)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُتَعَالِیْ عَنِ الْاَنْدَادِ وَالْاَضْدَادِ ۝ اَلْمُتَنَزِّہِ عَنِ الصَّاحِبَۃِ وَ الْاَوْلَادِ ۝ رَافِعِ السَّبْعِ الشِّدَادِ ۝ عَالِیَۃً بِغَیْرِ عِمَادٍ ۝ مُزَیِّنَۃً بِکُلِّ کَوْکَبٍ نَیِّرٍ وَّقَّادٍ ۝ وَوَاضِعِ الْاَرْضِ لِلْمِہَادِ ۝ مُثْبَتَۃً بِشَوَامِخِ الْاَطْوَادِ ۝ اَلْمُطَّلِعِ عَلٰی سِرِّ الْقَلْبِ فِیْ ضَمِیْرِ الْفُؤَادِ ۝ مُقَدِّرِ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ مِنْ ضَلَالٍ وَّرَشَادٍ ۝ وَصَلَاحٍ وَّفَسَادٍ ۝ وَغَیٍّ وَّسَدَادٍ ۝ وَوِفَاقٍ وَّعِنَادٍ ۝ فَسُبْحَانَہٗ مِنْ اِلٰہٍ سَمِعَ دَبِیْبَ النَّمْلَۃِ السَّوْدَآءِ فِی اللَّیْلِ وَعَلِمَ سِرَّ الْقَلْبِ وَبَاطِنَ الْاِعْتِقَادِ ۝ وَجَادَ عَلَی السَّآئِلِیْنَ فَزَادَہُمْ فَوْقَ الْمُرَادِ ۝ اَعْطٰی فَلَمْ یَخَفْ مِنَ النَّقْصِ وَالنَّفَادِ ۝ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ زَوْجَیْنِ وَتَوَحَّدَ فِی الْاِنْفِرَادِ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلٰی نِعَمٍ لَّا اُحْصِیْ لَہَا تَعْدَادًا ۝ وَاَشْکُرُہٗ وَکُلَّمَا شَکَرَ زَادَہٗ ۝ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَہَادَۃً صَادِرَۃً مِّنْ صَمِیْمِ الْفُؤَادِ اَرْجُوْ بِہَا النَّجَاۃَ مِنْ ہَوْلِ یَوْمٍ یَّشِیْبُ ہَوْلُہُ الْاَوْلَادَ ۝ وَاَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ خُلَاصَۃُ الْعِبَادِ الْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَافَّۃِ الْمَخْلُوْقِیْنَ فِیْ

اَلْبَرَارِیْ وَالْبِلَادِ ۝ اَللّٰہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ الْاَمْجَادِ ۝ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ الْجِہَادِ ۝ صَلٰوۃً دَائِمَۃً
اِلٰی یَوْمِ التَّنَادِ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی وَاَطِیْعُوْہُ ابْنَ
اٰدَمَ یَا غَافِلًا عَمَّا یُرَادُ بِہٖ ۝ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاَیَّامَ سُفُنٌ وَّمَرَاحِلُ ۝ مَا یُحِسُّ
بِسَیْرِھَا الرَّاحِلُ ۝ حَتّٰی یَبْلُغَ الْبَلَدَ اَوِ السَّاحِلَ فَلْیُبَادِرِ النَّاصِحُ لِنَفْسِہِ الْعَاقِلُ
وَلْیَرْفُضْ لِقَوَاطِعَ وَالشَّوَاغِلَ ۝ قَبْلَ طَیِّ الْکِتَابِ عَلٰی اٰفَاتٍ قَوَاتِلَ وَاسْتِبْدَالِ
الْقُصُوْرِ بِرَفِیْعِ الْمَنَازِلِ ۝ وَالِارْتِھَانِ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ جَمْعِ الْاَوَاخِرِ وَالْاَوَائِلِ ۝
وَقِیَامِ الْخَلَائِقِ حُفَاۃً عُرَاۃً مُّتَخَلِّیْنَ مِنْ سِوَی الْاَعْمَالِ وَسَائِلَ ۝ فَیَا اَیُّھَا
الشَّیْخُ اٰنَ الرَّحِیْلُ وَاَنْتَ مُتَثَاقِلٌ ۝ وَیَا اَیُّھَا الْکَھْلُ اَمَا اَنْذَرَکَ اَخْذُ الْاَمَاثِلِ
وَیَا اَیُّھَا النَّاشِئُ اَمَا رَاَیْتَ اَنَّ الْمَوْتَ بِاَمْثَالِکَ اَیْضًا نَازِلٌ ۝ تَاللّٰہِ لَقَدْ نَطَقَتِ
الْعِبَرُ فَاَیْنَ السَّامِعُ الْقَابِلُ ۝ وَاسْتَنَارَتْ طَرِیْقُ الْھُدٰی فَاَیْنَ السَّالِکُ الْعَامِلُ ۝
وَتَجَلَّتِ الْحَقَائِقُ فَاَیْنَ مُطَالِعُھَا بِبَصَرٍ مُّبْصِرٍ عَاقِلٍ ۝ اَمَا الْمَنِیَّۃُ قَدْ دَنَتْ وَقَرُبَتْ
فَمَا بَالُ النُّفُوْسِ لَھَتْ وَغَفَلَتْ ۝ یَا مَنْ عَلٰی مَا یَغُرُّہٗ اسْتَمَرَّ ۝ قَدْ اَسَرَّ الْمَعَاصِیَ
حِیْنًا وَّحِیْنًا اَظْھَرَ ۝ یَا مَغْرُوْرًا بِالْاَمَانِیْ وَالْاٰمَالِ ۝ یَا مَنْ اِذَا دُعِیَ اِلٰی نَفْعِہٖ
اَعْرَضَ وَمَالَ ۝ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ مَنْ تَرَکَ الذُّنُوْبَ سَلِمَ مِنَ الْغَوَائِلِ ۝
وَمَنِ اغْتَنَمَ الطَّاعَاتِ نَالَ الْعُلٰی وَالْفَضَائِلَ ۝ اِلٰی مَتٰی تُؤْثِرُ الْفَسَادَ عَلَی
السَّدَادِ وَتَدَّعِیْ اَنَّکَ عَاقِلٌ ۝ وَاللّٰہِ لَقَدْ رُمِیَتِ الْقُلُوْبُ مِنَ الذُّنُوْبِ بِحَالِقٍ
قَاتِلٍ ۝ فَاِلَی اللّٰہِ نَشْکُوْا قُلُوْبَنَا الْقَاسِیَۃَ ۝ وَنُفُوْسَنَا الظَّالِمَۃَ ۝ فَاِنَّہٗ نِعْمَ
الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ فَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا
وَھِیَ ظَالِمَۃٌ فَھِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَۃٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ ۝ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا
فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَھُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِھَآ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِھَا فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی
الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۝ وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ
یُّخْلِفَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ وَکَاَیِّنْ مِّنْ

ے سورہ حج رکوع ۵

قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر (۵۳)

لوگوں کے ہر عمر میں مرنے سے عبرت حاصل کرنے کے بیان میں

حاضرین

اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ اپنے ہمجولیوں اور بڑوں اور چھوٹوں کو مرتے دیکھ کر عبرت حاصل کریں اور اپنے آپ کو بھی اُن پر قیاس کریں۔ اور دل کے کانوں سے غفلت کی روئی نکالیں۔ آمین ثم آمین۔

سب تعریف اللہ کے لئے جو مثل اور مدمقابل سے برتر ہے بی بی اور اولاد سے پاک ہے۔ جو ساتوں آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کرنے والا ہے ہر روشن اور نورانی ستارہ کے ساتھ انکی زینت کی ہوئی ہے۔ وہ اللہ جس نے زمین کو فرش بناکر بچھا دیا۔ جو بلند پہاڑوں کیساتھ محکم کی ہوئی ہے اسی مضمون کو طوطی شیراز رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو شعروں میں ادا کیا ہے ؎

زمشرق بہ مغرب مہ و آفتاب	روان کرد و گسترد گیتی برآب
زمین از تب لرزہ آمد ستوہ	فرو کوفت بر دامنش میخ کوہ

یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمان کی زینت کے لئے اور اُسکے سوا اور بیشمار حکمتوں اور فائدوں کے لئے مشرق سے مغرب کیطرف چاند اور سورج کا دورہ جاری کیا اور زمین کو پانی پر بچھا دیا اور زمین جو پانی پر تختے کیطرح ڈولتی اور حرکت کرتی تھی جیسے کسی کو تپ لرزہ و جاڑہ کا بخار آیا ہوا اس لئے اسکی محکمی کے لئے اُسکے دامن پر پہاڑ پیدا کئے جیسے تختے کے کناروں پر میخیں جڑ دیجائیں تو وہ مضبوط ہو جاتا ہے اسی طرح زمین بھی ڈولنے سے ٹھیر گئی۔ تو پہاڑ اُس پر میخیں لگی ہیں

وہ اللہ جو قلب کے بھید اور دل کے خیال پر اطلاع رکھتا ہے اور جو گمراہی اور راہ یابی نیکی اور گنہ گاری بے راہ روی اور سیدھا راہ پر چلنا انبیاء کی موافقت اور مخالفت ابتک ہو چکی اور جو آئندہ

کو ہوگی۔ سب اسی کی تقدیر سے ہے یعنی جو نیکی جہاں میں ہونیوالی تھی سبکو پہلے اُس نے مقدر کر رکھا تھا۔ یہی مراد ہے وَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی" سے جو ایمان مفصل میں پڑھا جاتا ہے۔ پس پاک ہے وہ معبود جس نے سیاہی (تاریکی اور اندھیرے) میں کالی چیونٹی کی آہٹ کو سُن لیا اور دل کے مخفی راز اور اندرونی اعتقاد کو جان لیا۔ اور سوال کرنیوالوں پر بخشش کی اور اُنکی مراد اور خواہش سے اوپر ان کو زیادہ دیا۔ بڑھ بڑھ کر عطائیں دیں۔ پس اسکو کمی اور نبڑ جانیکا خوف نہ تھا۔ سب مخلوق کو جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ اور آپ یگانگت میں واحد لاشریک ہے میں اُس پاکذات کی تعریف کرتا ہوں اُن نعمتوں پر جن کی گنتی کو میں شمار نہیں کرسکتا۔ اور میں اُسکا شکر بجالاتا ہوں اور جسقدر شکر کیا جاوے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق عبادت کے نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جو پختہ دل سے صادر ہونیوالی ہے جس کی بدولت میں اُسدن کے ہول سے نجات پانیکی امید رکھتا ہوں جسکا ہول بچوں کو بوڑھا کر دیگا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے بندہ اور اُس کے بھیجے ہوئے ہیں تمام بندوں سے چنے ہوئے ہیں جو دیہاتوں اور شہروں کی تمام مخلوق کیطرف بھیجے ہوئے ہیں اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور اپنے رسول پر جنکا نام گرامی محمد ہے اور اُن کی آل واصحاب پر جو بڑے نیک ہیں مردانگی والے۔ جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا جیسا جہاد کرنے کا حق تھا۔ ایسے درود جو قیامت کے دن تک ہمیشہ رہیں۔

امّا بعد اے لوگو اللہ سے ڈرو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ اے آدم کے بیٹے اے وہ شخص جو اسبات سے غافل ہے جو اس سے ارادہ کی جاتی ہے۔ جس مراد کیلئے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اُس سے بیخبر ہے اللہ نے تو اس لئے پیدا کیا تھا۔ کہ اس کی عبادت کرے اور تو اپنی نفس کی خواہش کے پیچھے لگ گیا اللہ کی طاعت کی پرواہی نہ کی کیا تجھے یہ مناسب تھا کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیری زندگی کے یہ دن جو گذر رہے ہیں یہ کشتیوں اور جہازوں کی طرح ہیں کہ کوچ کرنے والا اُنکے چلنے اور حرکت کرنیکو محسوس نہیں کرتا یہاں تک کہ شہر منزل مقصود کو جا پہنچے یا ساحل سمندر پر جا لگے۔ لہٰذا جو شخص اپنی جان کا خیر خواہ اور عقلمند ہے اُسے چاہیئے عمل اور توشہ بہم پہنچانے میں جلدی کرے اور جو چیزیں مقصود اور فراہمی توشہ سے روکنے والی اور مشغول کرنیوالی ہیں اُنکو چھوڑدے

اُسوقت سے پہلے پہلے اپنا زادِراہ بہم پہنچالے۔ جب کتاب دفتر اعمال قبل کرنیوالی آفتوں ہلاک کرنیوالی بداعمالیوں پر لپیٹ کرتہ کردیا جاویگا یعنی جب عمر ختم ہوجاویگی اور صحیفہ اعمال تہ کردیا جاویگا۔ پھر اس میں نہ کچھ لکھا جاسکیگا نہ لکھا ہوا مٹایا جاسکیگا اس لئے اُسکے لپیٹے جانیسے پہلے پہلے بدعملوں کو توبہ اور آنکھوں کے پانی (آنسوؤں) کیساتھ مٹالو۔ اور نیک اعمال ابھی سے کرکے اس میں لکھوالو یہی مضمون ادا کیا ہے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

کنونت کہ چشم است اشکے بجار	زبان در دہان ست عذرے بیار		
نہ پیوستہ باشد رواں در بدن	نہ ہموارہ گردد زبان در دہن		

یعنی اب زندگی میں جب تیری آنکھیں ہیں کوئی آنسو برسالے۔ گناہوں پر ندامت کرکے کچھ رولے۔ زبان منہ میں ہے۔ کچھ عذر کرلے (توبہ استغفار کرکے گناہ بخشوالے۔ ہمیشہ بدن میں جان نہیں ہوگی۔ کسی وقت اچانک موت آجائیگی نہ ہمیشہ زبان منہ میں گردش کرسکیگی یعنی گویائی کی طاقت ہمیشہ نہیں ہوگی۔ اب چونکہ زبان سلامت ہے بولنے پر قدرت ہے کچھ تسبیح۔ تہلیل تکبیر کہہ کر توبہ استغفار کرکے گذشتہ کی تلافی اور آیندہ کی تدبیر کرلے ؎

اور اُسوقت سے پہلے کچھ تدبیر کرلے جب بلند مکانوں اور شاندار محلوں کو چھوڑ کر اُن کے بدلے قبر میں بسیرا ہوگا۔ اور وہیں گرو اور محبوس رہنا پڑیگا اُسدن تک جسمیں سب پہلے اور پچھلے جمع کئے جاوینگے۔ اور تمام لوگ پابرہنہ ننگے بدن اُٹھیں گے۔ سوائے نیک اعمال کے سب وسیلوں سے خالی ہونگے۔

چو در خاکدان لحد خفت مرد	قیامت بیفشاند از روئے گرد		

یعنی جب آدمی لحد کے خاکدان میں سوویگا۔ تو قیامت ہی کے دن اپنے منہ سے خاک جھاڑیگا۔ (قیامت تک قبر ہی میں رہنا ہوگا۔

اے بڈھے کوچ کا وقت تو سر پر آن پہنچا اور تو اب تک سُستی اور ورنگ کررہا ہے اے اوھیڑ دودمو۔ سیانہ سال (کیا تیرے ہمجولیوں کی موت کے پنجہ میں پکڑے جانے نے تجھے نہیں ڈرایا۔ (یہ بات کہ تیرے ہمعصر مرچکے ہیں تیرے لئے عبرت کا سامان نہیں ہوا اور اے جوان کیا تو نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ تیرے جیسوں پر بھی موت نازل ہوگئی جب ہر عمر کے لوگ مرتے

ہیں تو تو کس بھروسہ پر ہے کہ زیادہ مدت تک جیونگا اور توبہ کرلوں گا۔ نہیں بلکہ ابھی توبہ کرنی چاہیئے۔ خدا جانے پھر موقعہ ملے یا نہ ملے۔ ب

پس اے خاکسار گنہ عنقریب	سفر کرد خواہی بشہر غریب
براں از دو سرچشمۂ دیدہ جوئے	ور آلائیشے دانی از خود بشوئی

یعنی اے گنہگار خاکسار عنقریب تجھے ایک اوپرے شہر کا سفر پیش آرہا ہے اس لئے آنکھونکے دونوں چشموں سے ندامت کے آنسوؤں کی نہر چلاوے اور جو گناہوں کی آلودگی اپنے اندر جانتا ہے اُسے اپنے آپسے دھو ڈال آہ وزاری کرکے رو رو کے توبہ کرتا کہ گناہونکی آلائش دھل جائے بخدا عبرتیں تو پکار پکار کر نصیحت کر رہی ہے۔ لیکن سننے والا کہاں جو نصیحت کی بات سُن کر اُسکو دل میں جگہ دے اور قبول کرے اور ہدایت کا راستہ بھی روشن اور واضح ہوچکا ہے لیکن ایسا آدمی کہاں جو رستے پر چلے اور عمل کرے اور حقیقتیں بالکل کُھل چکی ہیں۔ لیکن ایسا شخص کہاں جو سمجھدار ہو اور بصیرت کی آنکھ سے مطالعہ کرے۔ بھائیو! آگاہ ہو جاؤ۔ موت تو نزدیک اور بہت قریب آگئی ہے۔ لیکن ان نفسوں کا کیا حال ہے۔ جو لہو اور غفلت میں پڑے ہیں اے وہ شخص جو ضرر رساں کاموں پر البتادگی اور اصرار کر رہا ہے کبھی چُھپ چُھپ کر گناہ کرتا ہے کبھی کھلم کھلا گناہ کر بیٹھتا ہے اے وہ شخص جو جھوٹی آرزوؤں اور امیدوں کیساتھ مغرور ہو رہا ہے اے وہ شخص کہ جب نفع اور سراسر فائدہ کیطرف بلایا جاتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے اور دوسری طرف ہٹ جاتا ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ جس نے گناہوں کو چھوڑا وہ آفتوں سے بچ رہا۔ اور جس نے طاعتوں اور نیک عملوں کو غنیمت سمجھا اُس نے بلند درجے پائے اور فضیلتیں حاصل کیں تو عقلمندی کا دعویٰ کرتے ہوئے کب تک تبہ کاری کو راہ یابی پر اختیار کئے رکھیگا بخدا یہ دل ہیں کہ نیکی کو صاف مٹا دینے والی مہلک آفت کا نشانہ بنے ہوئے ہیں وہ آفت کونسی ہے گناہ پس ہم اللہ ہی کے آگے اپنے سنگپارہ دلوں کی شکایت کرتے ہیں اور اسی کے پاس اپنے ظالم نفسوں کی فریاد لے جاتے ہیں۔ بیشک وہ اچھا کارساز اور بہترین مددگار ہے ۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ حج میں اور بہت بستیاں ہیں جنکو ہم نے ہلاک کیا اُس حال میں کہ وہ ظلم کرنیوالی تھیں یعنی اُنکے رہنے والے ظالم تھے جسکی عبادت نہیں کرنی چاہیئے تھی

اس کی عبادت کرتے تھے جس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ اس کی نافرمانی کرتے تھے اور یہ اُن کا ظلم تھا۔ پس وہ خالی پڑی ہیں اپنی چھتوں کے اوپر ڈھی پڑی ہیں اور وہ بہت ویران کنوئیں جنپر کوئی پانی پینے والا نہیں کہ جو وہاں آتے جاتے پانی پیتے تھے سب کو ہم نے اُنکے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ اور بہت سے پختہ چونہ گچ محل (جن کے رہنے والوں کو ہم نے ہلاک کرکے اُن کو ویران کر دیا مطلب یہ ہے کہ پہلے لوگوں کا حال دیکھ کر لوگوں کو عبرت لینی چاہیئے کہ شرک کرنے اور انبیاء کی مخالفت کرنیسے انکا کیا انجام ہوا۔ اگر ہم ایسے کام کرینگے تو ہمارا بھی یہی انجام ہوگا۔ چنانچہ آگے فرمایا۔

کیا پس اُنہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی۔ یعنی ملک میں پھر کر اُن گری پڑی بستیوں اور اُجاڑ کنوؤں وغیرہ کا حال دیکھنا چاہیئے۔ پس اس سیاحت کے سبب) اُن کے دل ایسے ہو جاویں جن کے ساتھ سمجھیں یا کہ اُن کے کان ہوں جن کے ساتھ سُنیں اس لئے کہ آنکھیں تو نہیں اندھی ہوتیں لیکن دل اندھے ہوتے ہیں۔ جو سینوں میں ہیں یعنی آنکھیں تو اُنکی اندھی نہیں سب کچھ دیکھتی ہیں۔ لیکن دل اندھے ہیں جو عبرت نہیں لیتے۔ لہذا اُن کو ملکوں میں گشت کرنی چاہیئے۔ تاکہ پہلے لوگوں کی ہلاکت کی جگہ دیکھیں اور سمجھیں کہ وہ لوگ باوجودیکہ اتنے طاقتور تھے۔ اور اُن کے پاس اتنے ساز و سامان تھے۔ کہ اُنہوں نے ایسے ایسے پختہ محل اور قلعے اور شہر آباد کئے۔ لیکن انبیاء کی مخالفت کے سبب اُن کا یہ انجام ہوا کہ اب اُن کا کوئی نام لینے والا اور اُن کی خبریں بتلانے والا نہیں رہا پس جب چل پھر کر یہ حالات دیکھیں گے یا دیکھنے والوں سے حالات سُنیں گے تو اُن کو عبرت ہوگی اور حق و باطل میں تمیز حاصل ہوگی۔ پھر فرمایا۔

وہ تجھ سے جلد عذاب مانگتے ہیں۔ یعنی ناعاقبت اندیش کفار جب اُن کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب الٰہی سے ڈراتے ہیں تو کہتے ہیں جلد عذاب لاؤ۔ تو جواب میں فرمایا اور اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کریگا۔ عذاب ضرور آویگا لیکن اپنے وقت پر۔ اور تیرے رب کے ہاں ایکدن ہزار برس کی طرح ہے جسکو تم شمار کرتے ہو۔ تم گھبراتے ہو جلد بازی کرتے ہو۔ اور عذاب کے آنیکو مستبعد اور دُور سمجھتے ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ دُور نہیں تم شمار کرکے ہزار سال بڑی مدت سمجھتے ہو اللہ کے ہاں وہ ایک دن ہے وہاں گھبراہٹ نہیں اللہ تعالیٰ جلد نہیں پکڑتا بلکہ

دیتا ہے۔ کہ اسمیں تم عبرت حاصل کر لو۔ اگر نہ مانوگے تو عذاب آکر رہے گا ع دیر گیر و سخت گیرد مر ترا۔ چنانچہ آگے فرمایا،

اور بہت سی بستیاں ہیں جنکو میں نے مہلت دی اس حال میں کہ وہ (وہاں کے رہنے والے) ظلم کر رہے تھے یعنی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کر رہے تھے اور باوجود اسکے ہم نے انکو جلدی نہ پکڑا اُن کے عذاب میں تاخیر کی جب وہ ظلم سے باز نہ آئے اس مہلت کو غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ نہ اُٹھایا تو پھر میں نے ان کو پکڑ لیا۔ دنیا میں اُن پر عذاب نازل کر دیا اور انجام کار آخرت میں میرے ہی پاس اُن کو لوٹ کر آنا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۔ نظم

صاحبا عمر عزیز است غنیمت دانش
گوی خیرے کہ توانی ببر از میدانش

چیست دوران ریاست کہ فلک باہمہ قدر
حاصل آنست کہ دائم نبود دورانش

آن خدا ئیست تعالیٰ ملک الملک قدیم
کہ تغیر نکند مملکت جاویدانش

جائے گریہ است برین عمر کہ چون غنچہ و گل
پنجروز است بقائے دہن خندانش

مقبل امروز کند درد دل خویش دوا
کہ پس مرگ میسر نشود درمانش

ہر کہ دانہ نفشاند بزمستان در خاک
نا امیدی بود از دخل بتابستانش

دست در دامن مردان زن و اندیشہ مکن
ہر کہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش

معرفت داری و سرمایۂ بازرگانی
چہ بہ از نعمت باقی بدہ و بستانش

دولت باد کہ از روئے حقیقت پیسی
دولت آنست کہ محمود بود پایانش

خوی سعدیست نصیحت چہ کند گر نہ کند
مشک دارد نتواند کہ کند پنہانش

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولے نمبر (۱۳) کیساتھ لکھا گیا ہے۔

ماہ ذی قعدۃ الحرام کے تیسرے جمعہ کا خطبہ اُولےٰ نمبر (۱۳۵)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَہَرَ وَغَلَبَ ۝ فَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطٰی

ولا معطي لما سلب ○ غرس الايمان في قلوب احبابه وكتب ○ واذاقهم لذيذ
حبه فلم يجدوا في خدمته مس التعب ○ وكشف لهم انوار معرفته فتلذذوا
في طاعته بالنصب ○ وقاموا في طلب مراضيه باعباء التكاليف على اكمل
ادب ○ لما علموا ان طاعته اشرف مكتسب ○ وتقواه للمتقين اعلى نسب ○
فسبحانه من اله وفق احبابه لمراضيه ويسر لهم المسببات والسبب ○ وحماهم
عن مساخطه فلم يكن لهم فيها ارادة ولا ارب ○ احمده سبحانه حمد
من اليه من ذنوبه تاب ○ واشكره شكرا يفوق العد والحساب ○ واشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له فارج الكرب ○ والمنجي من الورطات والعطب
واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله سيد العجم والعرب ○ المخصوص بالزلفى
والتشريف وعلو الرتب ○ اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى
اله واصحابه ومن اقتفى شرعه المطهر والى دينه الحنفي انتسب ○ اما
بعد فيا ايها الناس اتقوا الله تعالى واطيعوه عباد الله ما هذا الاخلاد
والطمانينة الى دار البلاء والفتون ○ اما ايقظكم ما تسمعون ○ اما وعظ
كم ما تبصرون ○ اما علمتم انكم في كل يوم الى الاخرة تقربون ○ وعن الدنيا
تبعدون ○ اما نبهكم ما سمعتموه من اخبار الامم الماضية والقرون ○ وما كانوا
عليه وما كانوا يتمتعون ○ وما نالوه وما كانوا يؤملون ○ مر بهم كطيف زار وهم
نائمون ○ واحصت عليهم الكتب ما كانوا يعملون ○ ثم ردوا الى الله مولهم الحق
وضل عنهم ما كانوا يفترون ○ وان لكم فيه لمعتبر لو انكم تعتبرون ○ اما ترون
سرعة وثبات المنون ○ وهجومه في الحركات والسكون ○ عباد الله ازفت الازفة
وانتم غافلون ○ فباي عمل على الله تقدمون ○ ام باي سبب للنجاة تتوسلون ○
اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون ○ ما ياتيهم من ذكر من ربهم
محدث الا استمعوه وهم يلعبون ○ اغرتكم الاماني الكاذبة والظنون ○ تطمعون
في منازل الصالحين ○ وانتم عن اعمالهم متخلفون ○ ام حسب الذين اجترحوا

السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ اَمَا وَاللّٰهِ لَتُجْمَعُنَّ لِيَوْمٍ يُّجْمَعُ فِيْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ۝ وَتُحَاسَبُوْنَ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَتُنَاقَشُوْنَ ۝ ثُمَّ تَصِيْرُنَّ اِلٰى دَارِ نَعِيْمٍ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اَوْ اِلٰى دَارِ عَذَابٍ دَآئِمٍ لَّا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَحَاسِبُوْٓا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ الْقُدُوْمِ عَلَى اللّٰهِ ۝ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ حَاسِبُوْٓا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَزِنُوْهَا قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا وَتَاَهَّبُوْا لِلْعَرْضِ الْاَكْبَرِ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

وعظ نمبر ۵۵

خود اپنے نفس اور اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کرنے کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ نفس کا دھوکا نہ کھائیں اور وقتاً فوقتاً اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کرتے رہیں تاکہ نفس کو قابو میں رکھیں۔ اور عذاب ابدی سے نجات پائیں۔ آمین ثم آمین۔

سب تعریف اللہ کے لئے جو وہاب والا ہے اور سب پر غالب ہے جو دے اسکو کوئی روکنے والا نہیں اور جو چھین لے اسکو کوئی دینے والا نہیں اُسنے اپنے دوستوں کے دلوں میں ایمان کا درخت لگا دیا۔ اور ایمان ان کے دلوں میں لکھدیا اور اپنی محبت کی لذت سے روشناس کیا۔ پس وہ اُسکی خدمت وطاعت میں مطلق تکان نہیں پاتے اور اُنکے لئے اپنی معرفت کے انوار ظاہر کر دیئے پس وہ اسکی عبادت میں مشقت کرنیسے لذت پاتے ہیں اور اُسکی رضامندی کی طلب میں تکالیف شرعیہ کے بوجھ اُٹھانے میں کمال ادب کیساتھ قیام کرتے ہیں اسلئے کہ انکو معلوم ہے کہ اسکی اطاعت سب کاموں

میں شریف تر کام ہے اور پرہیزگاروں کیلئے اسکا تقویٰ اعلیٰ ترین نسب ہے پس پاک ذات ہے وہ معبود جس نے اپنے دوستوں کو اپنے پسندیدہ اعمال کی توفیق دی اور اُن کے لئے سببات اور اُنکے سبب آسان اور میسّر کر دیئے اور اُن کو اپنی ناراضی اور غضب کے اعمال سے بچا لیا۔ تو وہ نہ ان افعال کا ارادہ کرتے ہیں نہ اُن کو ان کاموں کی حاجت ہوتی ہے۔ میں اس پاک ذات کی تعریف اور حمد کرتا ہوں جیسے وہ شخص تعریف کرتا ہے جس نے گناہوں سے توبہ کر لی اور اس کا شکر بجا لاتا ہوں جو گنتی اور شمار سے بڑھا ہوا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ جو تنہا اور یگانہ ہے کوئی اُسکا شریک نہیں۔ وہی مصیبتوں سختیوں کو کھولدینے والا ہے اور مصائب کے بھنوروں اور ہلاکت سے وہی نجات دینے والا ہے۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُسکے مقبول بندہ اور اُسکے بھیجے ہوئے ہیں جو عجم اور عرب کے سردار ہیں جو اُس کے قرب اور تشریف اور اعلیٰ مراتب کیساتھ مخصوص و ممتاز ہیں اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جن کا نام نامی اور اسم گرامی محمد ہے۔ اور اُنکے آل و اصحاب پر جو اُنکی شریعت پاک اور اُنکے دین حنیفی کی طرف منسوب ہوا۔

امّا بعد اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُسکے حکموں پر چلو اللہ کے بندو یہ کیا بات ہے کہ تم نے اس بلا اور فتنوں کے گھر دنیا کیساتھ دل لگا رکھا ہے کیا تم کو اُن باتوں نے بیدار نہیں کیا۔ جو تم اُسکی بیوفائی کے قصّے سنتے ہو۔ اور جو تم شب و روز اسکے انقلاب کے واقعات دیکھتے ہو اُن سے تم کو نصیحت حاصل نہیں ہوئی کیا تم کو معلوم نہیں کہ تم روز بروز آخرت کے قریب آرہے ہو۔ اور دنیا سے دُور جا رہے ہو جو تم نے گذشتہ اُمتوں اور پہلے قرنوں کی خبریں سُنی ہیں انھوں نے تمہیں ہوشیار اور خبردار نہیں کیا اور جس عمل اور ارادہ پر وہ تھے۔ اور جو عیش و عشرت کا سامان اُنکو میسّر تھا اور جو اُنہوں نے پا لیا۔ اور جس کی وہ امید رکھتے تھے یہ سب کچھ ان پر اسطرح گذر گیا جیسے وہ سوئے ہوئے تھے کہ نیند میں خواب و خیال آیا۔ اور گذر گیا اور جو عمل وہ کرتے تھے۔ وہ اُن کے اعمالناموں نے شمار کر رکھے پھر وہ اللہ تعالیٰ کیطرف لوٹائے جاوینگے جو اُن کا سچا مالک و مولیٰ ہے اور جن معبودان باطل کو اُنہوں نے جھوٹ موٹ گھڑ رکھا تھا وہ سب اُنسے غائب اور گم ہو گئے بیشک اسواقعہ میں تمہارے لئے بڑی نصیحت ہے اگر تم عبرت حاصل کرنیوالے ہوتے کیا تم دیکھتے نہیں کہ موت کیسے جلدی جلدی چھلانگیں مار مار کر

آجاتی ہے اور حرکتوں اور سکون کے پھیر میں حملہ کر کے آدبوچتی ہے۔ اللہ کے بندو قیامت تو قریب آگئی۔ اور تم اُس سے غافل ہو ۔

فائدہ ایک تو قیامت کبریٰ ہے یعنی تمام عالم کے فنا ہونیکے بعد پھر آخرت میں سب کا زندہ ہونا وہ بھی روز بروز قریب آرہی ہے اور ایک قیامت صغریٰ ہے یعنی ہر شخص کا مرنا چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُہٗ یعنی جو مر گیا اُسکی قیامت تو قائم ہوگئی اور اپنی موت کا دن یعنی ساعت بساعت قریب آنا ہر شخص کیلئے یقینی ہے اور مرتے ہی اسکو اپنے اعمال کا خمیازہ بھگتنا شروع ہو جائیگا پھر یہ غفلت کیسی۔ پھر سوچو تو کون سے عمل لیکر اللہ کے سامنے جارہے ہو۔ اور کونسا نجات کا سبب تم نے حاصل کیا ہے۔ جس کی اُمید رکھتے ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ انبیا میں لوگوں کا حساب قریب آگیا ہے اور وہ غفلت میں پڑے ہیں اس میں فکر کرنیسے اعراض کرنیوالے ہیں۔ اور اپنے رب کی طرف سے انکو کوئی نصیحت کی بات نئی نہیں آتی۔ مگر وہ اُسکو سنتے ہیں اس حال میں کہ کھیل رہے ہیں کیا تم کو جھوٹی اُمیدوں نے مغرور کر دیا ہے اور باطل گمانوں اور خیالوں نے تم کو دھوکا دے رکھا ہے کیا تم نے یہ طمع باندھ رکھی ہے کہ صالحین کی منازل اور نیکوں کے مراتب میں پہنچ جاؤگے حالانکہ تم اُن کے اعمال سے پیچھے رہ جانیوالے ہو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ جاثیہ میں کیا یہ خیال کر رکھا ہے اُن لوگوں نے جنہوں نے برائیاں کیں اور بیدھڑک گناہ کرتے رہے کہ ہم انکو ان لوگوں جیسا کر دینگے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اُنکا جینا مرنا برابر ہو۔ بُرا ہے جو حکم لگاتے ہیں۔

فائدہ یعنی اُن کا یہ خیال باطل ہے اور انکا یہ حکم غلط ہے۔ وہ صالحین تو اللہ کی فرمانبرداری اور عبادت میں جیئے۔ اور گناہ کرنیوالوں نے اللہ کی نافرمانی اور معصیت میں زندگی گذاری اور مرنے کیوقت اُنکو فرشتے اللہ کی رحمت اور خوشنودی کی بشارت دینگے۔ اور ان کو اللہ کے غضب اور ناراضگی کی خبر دیں گے۔ پس یہ اُنکے ساتھ برابر کیسے ہو سکتے ہیں ۔

آگاہ ہو جاؤ بخدا تم ایک ایسے دن میں جمع کئے جاؤ گے جسمیں سب پہلے اور پچھلے اکٹھے کئے جاوینگے یعنی قیامت کے دن میدان محشر میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر آخر دنیا تک جتنی مخلوق ہوئی سب جمع کیے جاوینگے اور تم کو بھی اس مجمع میں حاضر ہونا ہے اور ہر چھوٹے بڑے عمل پر تم سے حساب لیا جاویگا۔ اور حساب میں کرید کی جاویگی پھر حساب کے بعد یا تو ایسے گھر کیطرف لیجائے

جاؤ گے۔ جس میں ہر نعمت ہے جسکی نفس خواہش کرینگے اور آنکھیں لگے دیکھنے سے لذت پائینگی ہمیشہ ہوگی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ یا ایسے گھر میں تم پہنچائے جاؤ گے جس میں ہمیشہ عذاب ہوتا ہے گا کبھی ان عذاب پانیوالوں سے عذاب سست اور ہلکا نہ ہوگا اور وہ اسمیں آس توڑ کر رہ جائینگے

فائدہ اسی مضمون کا بیان سورۂ شوریٰ کی اس آیت میں ہے۔ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔ اور اسی طرح ہم نے تیری طرف قرآن عربی بذریعہ وحی بھیجا تا کہ تم اصل بستی والوں (یعنی اہل مکہ) اور اس کے ارد گرد والوں کو خبر دو اور اجتماع کے دن سے ڈراؤ جسکے انہیں کچھ شبہ نہیں وہاں اسدن دو فریق ہونگے، ایک فریق جنت میں جاویگا اور ایک فریق دوزخ میں اسی مضمون کی طرف شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اشارہ کیا ہے

دو خواہند بودن بمحشر فریق	ندانم کدامیں دہندم طریق

یعنی محشر میں دو فریق ہونگے اب تک مجھے معلوم نہیں کہ مجھے کونسے راستے پر لیجاویں گے آیا دائیں طرف لیجا کر جنت میں داخل کرینگے یا بائیں ہاتھ لیجا کر جہنم میں ڈالیں گے۔

عجب گر بود راہم از دست راست	کہ از دست من جز کجی برنخاست

یعنی میرے اعمال کے لحاظ سے تو تعجب ہے کہ مجھے دائیں ہاتھ کی طرف لیجائیں کیونکہ میرے ہاتھ سے سوائے ٹیڑھا پن کے کچھ نہیں اٹھا یعنی اعمال تو جتنے میرے ہاتھ سے صادر ہوئے ہیں وہ تو بائیں ہاتھ کی طرف جہنم میں لیجانیکا مستحق بناتے ہیں ۔

پس اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں کا حساب خود پڑتال کرو اس سے پہلے کہ اللہ کے پاس جاؤ۔ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "اپنے نفسوں کا حساب لو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب لیا جاوے۔ اور ان کا وزن کر دو اپنے اعمال کا وزن تول معلوم کر دو اس سے پہلے کہ تمہارا وزن کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے بڑی پیشی میں پیش ہونیکا سامان کرو اسدن تم پیش کئے جاؤ گے۔ تمہاری کوئی بات پوشیدہ اور مخفی نہیں رہیگی۔

فائدہ اپنے نفس کا حساب اس طرح لے کہ اپنے گذشتہ اوقات کو جو بعد بلوغ کے اس پر گذرے ہیں یاد کرے اور پڑتال کرے اور دیکھے جو امور اللہ تعالیٰ نے مجھ پہ فرض و لازم کئے ہیں وہ

سب بجالائے ادا کئے یا نہیں اور جن کاموں سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا اُن سب سے باز رہا یا نہیں اگر فرائض میں کوتاہی پاوے یا بعض محرمات کا صدور یاد آوے تو گناہ سے خالص توبہ کرے اور فرائض کو قضا کرے اور موجودہ وقت کے فرائض بجالاوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ اعراف میں پس البتہ ضرور سوال کرینگے ہم اُن لوگوں سے جن کے پاس رسول بھیجے گئے کہ آیا اُنہوں نے رسولوں کی دعوت قبول کی یا نہ) اور رسولوں سے بھی پُوچھیں گے۔ کہ کیا ہمارے پیغام اُمت کو پہنچا دیئے یا نہ۔ اور انہوں نے کیا جوابدیا۔ ہمارے احکام کو جو تمہاری وساطت سے پہنچائے گئے اُنکو قبول کیا یا اُنکے ماننے سے انکار کیا۔ اور بیشیک ہم ان کے اعمال اور افعال بیان کردینگے علم کیساتھ اور ہم غائب نہ تھے کہ کوئی بات ہم سے پوشیدہ رہتی) اور اعمال کا) تولنا اُسدن حق ہے پس جنکے تول بھاری ہونگے پس ایسے لوگ فلاح پانیوالے ہیں اور جنکے تول ہلکے رکم وزن ہونگے۔ پس ایسے لوگ وہ ہیں جنہوں نے ہماری آیتوں کیساتھ ظلم (اُنکا انکار) کر کے اپنی جانوں کو خسارہ میں ڈالا کہ جنت سے محروم رہیں گے اور ہمیشہ دوزخ میں عذاب پاتے رہینگے۔ خلاصہ یہ کہ قیامت کے دن اعمال تولے جاوینگے تاکہ لوگوں پر حجت تمام ہو اور منکروں انبیاء کے مخالفوں پر الزام قائم ہو ورنہ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہے لہٰذا مسلمان کو چاہیئے کہ خود اپنے اعمال کا حساب کرتا رہے اور جانچ پڑتال کرتا رہے اور جو کمی دیکھے اُسکو پورا کرلے تاکہ قیامت کے دن خسارہ میں نہ رہے ٭

نظم

ترا ز کوے اجل گر فرار خواہد بود
قرار گاہ تو دار القرار خواہد بود

اگر تو ملک جہاں را بدست آوردی
مباش غرہ کہ ناپائیدار خواہد بود

بمال غرہ چہ باشی کہ بعد روزے چند
ہمہ نصیبۂ میراث خوار خواہد بود

ترا بہ تختہ و تابوت بر کشند از تخت
گرت خزانہ و لشکر ہزار خواہد بود

ترا بکنج لحد سالہا بباید خفت
تن تو طعمۂ ہر مور و مار خواہد بود

اگر تو در چمن روزگار ہمچو گلی
دمیدہ بر سر خاک تو خار خواہد بود

نیازمندی یاران ندارد ت سودے
مگر عمل کہ ترا بازیار خواہد بود

بسا سوار کہ آنجا پیادہ خواہد شد
بسا پیادہ کہ آنجا سوار خواہد بود

بسا امیر کہ آنجا اسیر خواہد شد
بسا اسیر کہ فرمان گذار خواہد بود

بسا امام ریائی و پیشوائے بزرگ
کہ روز حشر و جزا شرمسار خواہد بود

چرا ز حال قیامت دمے نیندیشی	کہ حال بے خبراں سخت زار خواہد بود
بہشت میطلبی از گنہ نہ پرہیزی	بہشت منزل پرہیزگار خواہد بود
گذر ز باطل و مردانہ حق پرستی کن	ز حق پرستی بہتر چہ کار خواہد بود
بساز چارۂ رفتن چو رہروان رفتند	کہ سعدی از تو سخن یادگار خواہد بود
بہ قطرہ قطرہ حرامت عذاب خواہد داد	بہ ذرہ ذرہ حالت شمار خواہد بود

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی المنبر (۱۷) کیساتھ لکھا گیا۔

ماہ ذی قعدۃ الحرام کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولی المنبر ۵۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَارِجِ الْكُرُبَاتِ ○ وَمُجِيْبِ الدَّعَوَاتِ ○ وَمُضَاعِفِ الْحَسَنَاتِ ○ وَغَافِرِ الْخَطَايَا وَالزَّلَّاتِ ○ وَمُحِيْلِ الشَّدَائِدِ وَالْمَكْرُوْهَاتِ ○ اَحَاطَ عِلْمًا بِجَمِيْعِ الْكَائِنَاتِ ○ وَنَفَذَ بَصَرُهٗ جَمِيْعَ الْمُبْصَرَاتِ ○ وَوَسِعَ سَمْعُهٗ جَمِيْعَ الْاَصْوَاتِ ○ تَلَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهِ سُؤَالَاتُ السَّائِلِيْنَ مَعَ اخْتِلَافِ اللُّغَاتِ وَتَفَنُّنِ الْمَسْئُوْلَاتِ ○ يَرٰى عِزَّتَهٗ ثُمَّ يُبْدِيْ لُطْفَهٗ وَالْعَبْدُ عَنْ ذَا الشَّاْنِ فِي الْغَفَلَاتِ ○ عَزَّ رَبًّا وَّجَلَّ مَلِكًا وَّتَعَالٰى اِلٰهًا مُتَفَرِّدًا بِالْكَمَالَاتِ ○ اَحْمَدُهٗ حَمْدًا يَمْلَاُ الْكَائِنَاتِ ○ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى مَا اَوْلَاهُ مِنَ الْاِحْسَانِ وَالْكَرَامَاتِ ○ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِيْ رُبُوْبِيَّتِهٖ وَاِلٰهِيَّتِهٖ وَكَذٰلِكَ الْاَسْمَاءُ لَهٗ وَالصِّفَاتُ ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ السَّادَاتِ ○ وَالْهَادِيْ اِلٰى سَبِيْلِ النَّجَاةِ وَالْمُحَذِّرُ مِنْ طُرُقِ الضَّلَالَاتِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اُولِي الْفَضَائِلِ وَالْكَرَامَاتِ ○ صَلٰوةً وَّسَلَامًا دَائِمَيْنِ مُتَلَاحِقَيْنِ بِتَعَاقُبِ الْاَوْقَاتِ ○ **اَمَّا بَعْدُ** فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَطِيْعُوْهُ عِبَادَ اللّٰهِ كَمْ بَارَزْتُمْ بِالْمَعَاصِيْ مَنْ اَبْرَزَكُمْ مِّنَ الْعَدَمِ اِلَى الْوُجُوْدِ ○ وَذَهَلْتُمْ عَنِ الْاَخْذِ بِالنَّوَاصِيْ فِيْ يَوْمٍ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ○ وَشَغَلْتُمْ بِجَمْعِ

حطام الدنیا والتزود للاخرۃ ھو المقصود ○ ومرحتم بالعجب والطغیان ان الانسان لربہ لکنود ○ کیف اعرضتم عما خلقتم لاجلہ وھو خیر مما تجمعون ○ و ترکتم العمل بقولہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ○ ابن آدم یا من تحصی علیہ اللحظات ○ یا من تکتب علیہ اللفظات والخطوات ○ یا من لا یغادر کتاب عملہ حتی الذرات ○ یا من ینظر فی وجہہ ملک الموت کل یوم خمس مرات ○ یا من الکرام الکاتبون مشاھدون لہ فی النوم والیقظات ○ یا من الہ الخلق ناظر الیہ فی الخلوات والجلوات ○ اما آن لک ان تفیق من ھذہ الشکوات ما للوعظ فیک تاثیر کانک من الاموات ○ اما واللہ لئن لم تستدرک ما مضی وفات ○ وتعمل عملا صالحا للنجاۃ لتندمن ندامۃ لا تشبہ الندامات ○ فاتقوا اللہ عباد اللہ وھبوا من ھذہ الغفلات ○ واستدرکوا ببقیۃ الایام والاوقات واغتنموا التوبۃ الصادقۃ وصالح الحسنات ○ قبل ان یختم الکتاب علی ما فیہ من قبیح وآفات ○ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○ وما تکون فی شان وما تتلوا منہ من قرآن ولا تعملون من عمل الا کنا علیکم شھودا اذ تفیضون فیہ ط وما یعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتب مبین ○ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ○ الذین امنوا وکانوا یتقون ○ لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمت اللہ ذلک ھو الفوز العظیم ○[۵] بارک اللہ لی ولکم فی القرآن العظیم ونفعنی وایاکم بالایت والذکر الحکیم انہ تعالیٰ جواد کریم ملک بر رؤف رحیم ○

وعظ نمبر ۵۵

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ہر عمل اور خیال پر مطلع ہے لہذا انسان کو غافل نہ رہنا چاہیئے

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ہر حال پر مطلع سمجھیں اور

۵؎ سورہ یونس رکوع ۷

نفس کو کھلا اور بے قید نہ چھوڑیں۔ آمین ثم آمین۔

سب تعریف اور حمد و ثنا اللہ تعالے کیلئے جو تنگیوں کو کھولنے والا ہے اور دعاؤں کو قبول کرنیوالا اور نیکیوں (اچھے اعمال کو) دوچند کرنیوالا اور بڑہانیوالا ہے۔ اور گناہوں اور لغزشوں کو بخشنے والا اور معاف کرنیوالا ہے۔ اور مشکلات اور ناگوار امور کو تبدیل کرنیوالا ہے جہاں کی تمام کائنات پر اسکا علم محیط ہے اور اُسکی نگاہ تمام دیکھنے کی چیزوں کی تہ تک پہنچی ہوئی ہے اور اُس کی سماعت تمام آوازوں کو گنجائش رکھتی ہے مانگنے والوں کے سوال اس پر مختلف اور مشتبہ نہیں ہوتے باوجودیکہ ان کی زبانیں (بولیاں) مختلف ہیں اور رنگارنگ کی درخواستیں کرتے ہیں وہ اول اپنی عزت اور استغنا دکھاتا ہے پھر اپنی لطف اور مہربانی ظاہر کرتا ہے اور بندہ اسکی اس شان سے غفلت میں ہوتا ہے۔ وہ بڑا باعزت رب ہے اور نہایت جلیل القدر بادشاہ ہے اور بلند شان معبود ہے اپنے تمام کمالات میں یگانہ اور بےنظیر ہے میں اسکی حمد کرتا ہوں ایسی حمد کہ تمام کائنات کو بھر دے اور جو احسانات اس نے کئے ہیں اور بزرگیاں اُسنے دی ہیں ان پر اُسکا شکر بجالاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ مگر اللہ جو یکتا ہے رب اور معبود ہونے میں کوئی اسکا شریک نہیں اور اسی طرح تمام اسماء اور صفات میں بھی یگانہ ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور فرستادہ ہیں جو سب سرداروں کے سردار ہیں اور نجات کے راستے کیطرف رہنمائی کرنیوالے ہیں اور گمراہی کے راستوں سے ڈرانیوالے ہیں اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جن کا بزرگ نام محمدؐ ہے اور اُنکی آل اور اُنکے اصحاب پر جو بزرگیوں والے اور صاحب کرامات ہیں ایسا درود اور سلام کہ ہمیشہ رہنے والے ہیں جبتک وقت اور زمانہ ادل بدل ہوتا ہے۔ اَمَّا بَعْدُ اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اسکی اطاعت بجالاؤ۔ اللہ کے بندو! کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں۔ کہ بہت عرصہ گناہ کر کرکے تم اس ذات کے مقابل میدان میں نکل کھڑے ہوئے ہو۔ جس نے تم کو عدم سے وجود کی طرف نکالا اور یہ بات تمہارے دلوں سے اتر گئی کہ جسدن سب لوگ میدان محشر میں اکٹھے کئے جاوینگے اسدن (گنہگار) پیشانی کے بالوں سے پکڑ پکڑ کر دوزخ میں ڈالے جاوینگے۔ اور وہ دن سامنے آکر رہیگا اُسدن فرشتے جن انسان انبیاء وغیرہ سب مخلوق حاضر ہونگے اور اُسدن ایسا بادشاہ حاکم ہوگا جو اپنے حکم میں کبھی جور اور بےانصافی

نہیں کرتا ہمیشہ عدل اور انصاف کرتا ہے۔ اور تم اُس دن کی مشکلات سے غافل ہو کر دنیا کے حقیر مال کے سمیٹنے میں مشغول ہو گئے ہو اور اصل مقصود آخرت کیلئے توشہ بہم پہنچانا ہے اور تم خود پسندی اور سرکشی کی وجہ سے اترانے لگے ہو بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکر گذار ہے جس چیز کیلئے تم پیدا کئے گئے ہو۔ یعنی عباداتِ الٰہی اس سے تم کیونکر روگردان ہو گئے ہو حالانکہ وہ اس چیز سے بہتر ہے جس کو سمیٹ رہے ہو۔ اور تم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ جو فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو اور کسی کام کیلئے پیدا نہیں کیا۔ مگر اسلئے پیدا کیا تاکہ وہ میری عبادت کریں۔ اے آدم کے بیٹے اے وہ شخص جس کی آنکھوں کی جھپک تک شمار کی جا رہی ہے اے وہ شخص جسکے منہ کی ایک ایک بات اُٹھا لکھا نہیں چھوڑتا یعنی ذرہ ذرہ بات اسمیں لکھی جا رہی ہے اے وہ شخص جسکے منہ کی طرف ملک الموت ہر روز پانچ مرتبہ دیکھتا ہے اے وہ شخص جسکو سوتے جاگتے ہر حال میں بزرگ فرشتے اعمال لکھنے والے مشاہدہ کر رہے ہیں اے وہ شخص جسکو خلقت کا معبود اللہ تعالیٰ تنہائی اور مجلسوں میں دیکھ رہا ہے۔ کیا تجھ پر اب تک وقت نہیں آیا کہ ان نشوں سے ہوش میں آجاوے وعظ اور نصیحت تجھ میں کچھ اثر نہیں کرتے گویا تو مردوں سے ہے۔ آگاہ ہو جا بخدا اگر تو نے گذشتہ کا تدارک نہ کیا۔ اور جو وقت تیرے ہاتھ سے نکل گیا ہے اسکی تلافی نہ کر لی اور نجات پانیکے لئے عمل صالح کا سامان نہ کر لیا۔ تو ایسا پچھتاویگا کہ سب ندامتیں اسکے سامنے ہیچ ہیں پس اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو۔ اور ان غفلتوں سے بیدار ہو جاؤ اور جتنے دن جو وقت زندگانی کا باقی ہے اسیں ہی کچھ تدارک کر لو اور توبہ کرو اور جو نیک عمل ہو سکیں انہیں کو غنیمت سمجھو اُس وقت سے پہلے پہلے کہ اعمالنامہ میں جو قبیح عمل اور ہلاک کرنیوالی آفتیں لکھی ہیں اُنپر مہر لگا دی جاوے جب عمر ختم ہو جاتی ہے تو اعمالنامہ پر مہر لگا کر تہ کر دیا جاتا ہے اب نہ کچھ لکھا جا سکتا ہے نہ لکھا ہوا مٹایا جا سکتا ہے تو اگر مرنے سے پہلے توبہ ہی نصیب ہو جاوے اور کچھ تھوڑی بہت نیکی ہو سکے تو یہ بھی غنیمت ہے کہ ابدی عذاب سے تو بچ جاوے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ یونس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی اُمت کو خطاب کر کے تم کسی حال میں نہیں ہوتے اور جو تم قرآن کی تلاوت کرتے ہو اور نہ تم کوئی عمل کرتے ہو مگر ہم تمپر حاضر ہوتے ہیں

جو ایک ایک قدم اٹھاتا لکھا جا رہا ہے اے وہ شخص جس کے اعمال کا دفتر ذرہ ذرہ تک کو

جب تم شروع کرتے ہو۔ اس عمل میں اور تیرے رب سے ذرہ برابر چیز مخفی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اُس ذرہ بھر سے چھوٹی نہ بڑی مگر بیان کرنیوالی کتاب میں ہے۔

فائدہ:۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دیتا ہے کہ تمہارے سب احوال اور جب تم لوگوں کو قرآن پڑھ کے سناتے ہو اور تمام مکلفین کو فرماتا ہے کہ تم لوگ جو عمل کرتے ہو اسکو ہم جانتے ہیں کیونکہ زمین و آسمان میں کوئی ذرہ برابر چیز نہ اس سے بڑی نہ چھوٹی ہمارے علم غائب میں ہے جب تمام عالم کا ذرہ ذرہ ہمارے علم میں ہے تو پھر مکلفین کے اعمال جنکو نیک اعمال اور عبادت کرنیکا حکم دیا گیا ہے اور محرمات اور بد اعمال سے اُنکو منع کیا گیا ہے۔ اُنپر ہماری نگاہ کیوں نہ ہوگی۔ وہ ہمارے علم سے کیونکر مخفی ہو سکتے ہیں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احسان کے یہ معنی ہیں کہ تم اللہ کی عبادت اسطرح بجا لاؤ۔ کہ گویا تم اُسکو دیکھ رہے ہو پس اگر تم اسکو نہیں دیکھتے۔ تاہم یہ بات تو تحقیق ہے کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے جب وہ دیکھ رہا ہے گو تم نہیں دیکھتے تو ایسے حضوری ہو کر عبادت کرو جیسے کوئی غلام اپنے آقا کو سامنے دیکھ رہا ہے۔ اور اُسکے اشارہ پر کام کر رہا ہے۔

پھر فرمایا اسبات سے آگاہ ہو جاؤ۔ کہ اللہ کے جو دوست ہیں (اولیاء اللہ) نہ اُن پر خوف ہے نہ وہ غم کھاوینگے (پھر اولیاء اللہ کی خود ہی تفسیر فرما دی کہ) جو ایمان لائے۔ اور تقویٰ کیا کرتے تھے یعنی زندگی بھر اُنکی یہ حالت ہوتی ہے کہ اللہ کی باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اور جن کاموں میں اُسکی رضا نہیں اُن سے بچاؤ کرتے ہیں یہاں سے اولیاء اللہ کی پہچان معلوم ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوست اولیاء اللہ کیسے لوگوں کو فرماتا ہے یعنی ایمان رکھتے ہیں اور محرمات اور مکروہات سے پرہیز کرتے ہیں پس جس میں یہ صفت ایمان اور اتقاء پائی جاوے وہ ولی اللہ ہے یہ شرط نہیں کہ خوارق عادات کرشمے اس سے ظاہر ہوں یا غیب کی خبریں دیا کرے اور اکثر سلف سے اولیاء اللہ کی یہ پہچان بھی منقول ہے کہ جب وہ دیکھے جاویں۔ اللہ یاد آجاوے اور یہی مضمون ایک مرفوع حدیث میں بھی آیا ہے پھر اُنکے غم اور خوف نہ کھانیکی وجہ بیان فرما دی کہ انکو دنیا کی زندگانی میں بھی خوشخبری دیجاتی ہے اور آخرت میں بھی (دنیا کی خوشخبری کی تفسیر کئی حدیثوں میں یہ آئی ہے۔ کہ نیک خواب جو خود مسلمان دیکھے یا اُسکے حق میں بہتری کا خواب کوئی دوسرا مسلمان دیکھے اور بعض مفسرین نے کہا کہ دنیا کی زندگانی میں خوشخبری سے مراد یہ ہے کہ موت کے حاضر ہونے کیوقت فرشتے کہتے ہیں کہ گناہ ہونگی مغفرت اور جنت کی

خوشخبری دیتے ہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔

اور آخرت کو خوشخبری سے مراد یہ ہے کہ قبروں سے اُٹھنے کیوقت فرشتے انکو آگے سے آملیں گے اور کہیں گے یہی وہ دن ہے جسکا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

پھر فرمایا اللہ کی باتوں کیلئے بدلنا نہیں (یعنی یہ ایسا وعدہ ہے جس میں خلاف نہیں ہوگا وہ ضرور پورا ہو کر رہیگا یہی ہے بڑی کامیابی یعنی جسکو یہ بات حاصل ہوگئی وہ مراد کو پہنچ گیا۔ صوفیہ کرام کی اصطلاح میں مراقبہ اسی کو کہتے ہیں کہ یہ تصوّر اپنے قلب میں پختہ کرے کہ اللہ تعالےٰ میرے ہر کام اور دل کے ہر خیال پر مطلع ہے۔ پس اُسکی مرضی کے خلاف دل میں خیال تک نہ لانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ سب مسلمانوں کو توفیق دے۔ آمین۔

نظم

یاالٰہی روز و شب توفیق احساں دے مجھے
شرمساری جرم و عصیاں سے تو ہر آں دے مجھے

یاالٰہی تو نگاہ حفظ رکھ مجھ پر مدام
راہ نیکی سے کہیں بہکا نہ شیطاں دے مجھے

توشۂ منزل سے ہوتی ہے مسافر کی گذر
زادِ راہِ آخرت اے رب رحماں دے مجھے

دوں نہ ہاتھوں سے ترے در کی گدائی میں کبھی
گر کوئی اس کے عوض تخت سلیماں دے مجھے

میں تو ہوں یارب سزاوار جہنم سربسر
بخش تو اپنے کرم سے باغ رضواں دے مجھے

ذلت و خواری یہاں کی فخر ہے میرے لئے
تو جو اپنی بارگاہ میں عزت و شاں دے مجھے

یاالٰہی باغ دنیا میں اگر لایا ہے تو
غنچۂ مقصود سے بھر بھر کے داماں دے مجھے

بیٹھتے اُٹھتے ٹہلتے جاگتے سوتے ہوئے
اپنے ذکر و فکر سے یکدم نہ نسیاں دے مجھے

عضو ہا تن کو میرے اپنی مرضی میں لگا
خوف اپنا ظاہر و باطن میں یکساں دے مجھے

مجلس ناپاک کیشاں سے بچا کر صبح و شام
صحبت پاکیزۂ پرہیزگاراں دے مجھے

دُور ہے منزل ابھی سے ڈگمگاتا ہے قدم
زور پائے دستگیر ناتواناں دے مجھے

درد و غم سے ہر گھڑی رہتی ہے ہر دم بیکلی
دارو درد اے طبیب دردمنداں دے مجھے

مزرعہ عقبےٰ ہے یہ دنیا بقول مصطفےٰ
یاالٰہی اس زراعت میں نہ نقصاں دے مجھے

یاالٰہی جب تلک جیتا رہوں ہر حال میں
خیر و شر پہچاننے کو نور ایماں دے مجھے

یاالٰہی شیشۂ خاطر مکدّر سے بھلا
کسطرح دیکھوں تجھے تو نور عرفاں دے مجھے

یا الٰہی حشر میں جب تشنہ لب ہوں مردہ زن التجا کر دل سے اے مسلم بدرگاہ مجیب	جام کوثر از شفیع اہل عصیاں دے مجھے نار ہائے نار سے وہ اہل غفراں دے مجھے

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر ۴۷ کیساتھ لکھا گیا۔

ماہ ذیقعدۃ الحرام کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر (۵۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْغَنِيِّ الشَّكُوْرِ ه الْعَلِيْمِ بِخَائِنَةِ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ه الْخَبِيْرِ بِاَحْوَالِ عِبَادِهٖ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ه اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ه جَلَّ عَنِ الشَّرِيْكِ وَالنَّظِيْرِ وَالْمُعِيْنِ وَالْمُجِيْرِ وَالْمُشِيْرِ ه فَسُبْحَانَ مَنْ اَطْلَعَ شَمْسَ مَعْرِفَتِهٖ فِيْ قُلُوْبِ اَهْلِ مَحَبَّتِهٖ وَاَكْمَلَ عَلَيْهِمْ فَضْلَهٗ وَاِحْسَانَهٗ ه وَفِيْهِ الْمَزِيْدُ لِلْمُحْسِنِيْنَ وَهُوَ الَّذِيْ لَا يُخْلِفُ ضَمَانَهٗ ه اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰى مَا اَوْلَاهُ مِنْ عَمِيْمِ كَرَمِهٖ وَوَاسِعِ اِحْسَانِهٖ ه وَاَشْكُرُهٗ وَشُكْرِيْ مِنْ مِّنَّتِهٖ فَمَا اَنَا بِبَالِغٍ شُكْرَانَهٗ ه وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً شَاهِدَةً بِصِدْقِ شَاهِدِهَا وَاِيْقَانِهٖ ه وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الطَّاهِرُ الْمُطَهَّرُ فِيْ سِرِّهٖ وَاِعْلَانِهٖ ه اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بُدُوْرِ الدُّجٰى وَنُجُوْمِ الْهُدٰى وَاَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ ه **اَمَّا بَعْدُ** فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى حَقَّ التَّقْوٰى ه وَاسْتَمْسِكُوْا مِنَ الْاِسْلَامِ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ه وَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَاِنَّهَا مَتَاعٌ قَلِيْلٌ عَمَّا قَلِيْلٍ يَفْنٰى ه ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمُ الْمُنْقَلَبُ وَالرُّجْعٰى ه اِبْنَ اٰدَمَ اِلٰى كَمْ تَتْعَبُ فِيْ جَمْعِ الْحُطَامِ وَتَشْقٰى ه وَتُؤْثِرُ مَا يَفْنٰى عَلٰى مَا يَبْقٰى ه رَحْمَةُ الْفَقِيْرِ لَا يَخْطُرُ بِبَالِكَ ه وَاِذَا جَاءَ سَائِلٌ اَغْلَظْتَ فِيْ مَقَالِكَ ه وَعَبَسْتَ بِوَجْهِكَ عِنْدَ ذٰلِكَ ه وَاِنْ تَصَدَّقْتَ فَبِيَسِيْرٍ مِّنْ رَدِيِّ مَالِكَ ه اَمَا سَمِعْتَ يَا مَانِعَ الْمَاعُوْنَ ه لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ه يَا بَخِيْلًا اِنَّمَا يَبْخَلُ

عَنْ نَفْسِهٖ ۝ يَا مُغْتَرًّا بِاَمَلِهٖ نَاسِيًا اَقُوْلُ ثُمَّ سَيِّئَةٌ ۝ يَا جَائِلًا فِيْ مَيْدَانِ هَوَاهُ نَاسِيًا ضِيْقَ رَمْسِهٖ ۝ لَوْ قَدَّمَ خَيْرًا لَنَفَعَهُ فِيْ حَبْسِهٖ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ مَالَ اَحَدِكُمْ مَّا اَسْلَفَ ۝ وَمَالَ وَارِثِهٖ مَا خَلَّفَ ۝ فَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ خَيْرًا بِهٖ تَغْتَبِطُوْنَ ۝ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ - وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْرَءُ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِيْنَ مِيْتَةً مِّنَ السُّوْءِ ۝ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّ الصَّدَقَةَ فِكَاكُ اَحَدِكُمْ مِّنَ النَّارِ - وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ سَبْعِيْنَ نَوْعًا مِّنَ الْبَلَاءِ اَهْوَنُهَا الْجُذَامُ وَالْبَرَصُ ۝ وَعَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ - مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّلَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِّلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهٗ وَلَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ بَلْ تَزِيْدُهٗ بَلْ تَزِيْدُهٗ بَلْ تَزِيْدُهٗ -

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا[1] رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ

[1] سورہ کہف رکوع ۵

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر (۵۶)

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بخل نہ کرنا چاہیئے کہ اس کا انجام برا ہے

حَاضِرِیْن! برادران دین اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو بخل سے دور رہنے کی توفیق دے اور مال وجان اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ہمت دے۔ اٰمین۔ ثُمَّ اٰمِیْن۔

سب تعریف اللہ کے لئے جو سب سے بے نیاز ہے۔ اور جو اُسکے لئے خالص عمل کرے اس کا قدردان ہے اُور آنکھوں کے خیانت کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ سینے میں چھپا رکھتے ہیں (آنکھوں کی خیانت یہ ہے کہ کسی غیر محرم یا امرد بے ریش لڑکے) کی طرف آنکھ چرا کر دیکھتا ہو اور جب کوئی دیکھ لے تو آنکھیں نیچے کرلے) بندوں کے تمام حالات سے باخبر ہے اور اس کی طرف سب کام لوٹائے جائینگے۔ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہ باریک بین خبردار ہے وہ شریک اور مثل سے برتر ہے اور مددگار اور مخبر اور مشورہ دینے والے سے بے احتیاج ہے پس پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی معرفت کا سورج ان لوگوں کے دلوں میں طلوع کر دیا جو اس سے محبت رکھتے ہیں اور اُنپر اپنا فضل اور احسان کامل کر دیا اور نیک عمل کرنیوالوں کیلئے مزید مقررہ ثواب سے زیادہ انعام دینے کا ذمہ لیا۔ اور وہ اپنی ضمانت کا کبھی خلاف نہیں کرتا ہیں اس پاک ذات کی حمد و ثنا کرتا ہوں اُسپر جو اُسنے اپنی وسیع بخشش اور عام انعام سے عطا کر رکھا ہے اور میں اُسکا شکر بجا لاتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ میرا شکر کرنا بھی اسی کے احسان سے ہے پس میں اسکی شکرگذاری کی حد کو کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ اور صدق سے شہادت دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں مگر ایک اللہ جو یگانہ ہے۔ اُسکا کوئی شریک نہیں ایسی شہادت دیتا ہوں جو شہادت دینے والے کی سچائی اور یقین پر شاہد ہے اور شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے بندۂ مقبول اور فرستادہ رسول ہیں جنکا باطن اور ظاہر پاک ہے۔ اور ہر قسم کے عیوب اور بداخلاقیوں سے

پاک کیا ہوا ہے اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جنکا نام نامی محمدؐ ہے اور ان کی آل و اصحاب پر جو اندھیرے میں چودھویں رات کے چاند کا کام دینے والے ہیں اور ہدایت پانیکے روشن ستارے ہیں اور ان کے انصار اور مدد کرنیوالوں پر بھی درود و سلام بھیج +

اَمَّابَعۡدُ اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنیکا حق ہے یہ نہیں کہ بظاہر لوگوں میں متقی بنے رہو۔ اور باطن میں اسکی مخالفت سے باک نہ ہو۔ اور اسلام کی مضبوط دستاویز سے چنگل مار رکھو۔ اور تمہیں دنیا کی زندگانی اور یہاں کی عیش و عشرت) دھوکا نہ دے جاوے کیونکہ وہ متاع قلیل (حقیر سی پونجی اور برتنے کی چیز) ہے تھوڑے عرصہ کے بعد فنا ہو جاویگی۔ پھر اس کے فناہ ہونیکے بعد تمہارے رب کی طرف لوٹنا اور پھر جانا ہے اے آدم کے بیٹے کب تک اس بیقدر مال کے سمیٹنے میں مشقت اور تکلیف اٹھاتا رہیگا اور فانی چیز کو باقی رہنے والی دولت پر ترجیح دیتا رہیگا۔ فقیر اور محتاج پر رحم کرنیکے خیال تک تیرے دل میں نہیں آتا۔ اور جب کبھی کوئی سائل اللہ کے دیئے مال سے اپنا حق مانگنے آتا ہے تو تو اس سے درشت کلامی کرتا ہے۔ اور اس وقت اپنے منہ پر تیوڑی چڑھا لیتا ہے۔ اور چین بجبین ہو جاتا ہے اگر کبھی صدقہ بھی کرے۔ تو اپنے ناقص اور ردی مال سے تھوڑا سا دیدیتا ہے پورا حق نہیں ادا کرتا۔ اے برتنے کی چیز کے روک رکھنے والے کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ اللہ نے سورہ آل عمران میں فرمایا ہے (اے بندو) تم کبھی نیکی اور اپنی بہتری کو نہیں پہنچو گے جبتک اس چیز سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔ جسکو تم دوست رکھتے ہو۔ اور وہ چیز تم کو پیاری ہے اے بخیل تنگدل جو کرتا ہے۔ سو اپنی جان سے (صدقہ کا فائدہ صدقہ کرنیوالے کو ملتا ہے جب بخل کیا اور صدقہ نہ دیا تو ثواب سے محروم رہا۔ مال کا حق ادا نہ کرنے کی بازپرس کا ضرر اسی کو ہوگا تو بخل اپنے آپ سے کیا) اے وہ شخص کہ امید باطل پر مغرور ہو رہا ہے۔ اور اس امر کو بھولا ہوا ہے کہ زندگی کا سورج غروب ہو جائیگا اے وہ شخص جو ہوائے نفسانی کے میدان میں جولاں کر رہا ہے (ودڑتا پھرتا ہے۔ اور اپنی قبر کی تنگی کو فراموش کئے بیٹھا ہے اگر کچھ خیرات آگے بھیجتا تو قید قبر کے زمانے میں نفع دیتی اے اللہ کے بندو تم میں سے ایک کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور اس کے وارث کا مال ہے بس اپنے نفسوں کیلئے ایسے اعمال خیر کرکے آگے

بھیجو جس کی وجہ سے تمہاری ریس اور رشک کی جاوے۔ اور جو نیک عمل خیرات تم کروگے وہ تمہاری طرف پورا کر دیا جائیگا اور تم ظلم نہ کئے جاؤگے اگر تم نے زیادہ نیکی کی ہو اور کم لکھی جاوے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ صدقہ (خیرات) اللہ تعالیٰ کے غضب (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے اور صدقہ کرنیوالے سے بری موت ہٹا دیتا ہے۔ اور بیشک اللہ عزوجل صدقہ کی برکت سے ستر قسم کی بری موتیں دفع کرتا ہے۔ اور نیز انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرو اسلئے کہ صدقہ آگ سے تمہاری چھڑوائی ہے اور صدقہ ستر قسم کی بلائیں روک رکھتا ہے جنمیں سب سے ہلکی بلا جذام اور برص ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تین باتیں ایسی محقق ہیں کہ میں ان پر قسم کھاتا ہوں (۱) معاف کرنیسے اللہ تعالیٰ بندہ کی عزت ہی زیادہ کرتا ہے۔ (۲) وہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کی اپنے نفس کو لوگوں سے پست رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسکی قدر بلند کرتا ہے۔ (۳) اور صدقہ سے مال کبھی کم نہیں ہوتا۔ بلکہ صدقہ مال کو زیادہ کرتا ہے بڑھاتا ہے ترقی دیتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف میں اور بیان کر ان کے لئے مثال دو شخصوں کی کر کئے ہمنے واسطے ایک کے ان میں سے دو باغ انگور کے اور گھیرا ہم نے ان دونوں کو ساتھ کھجوروں کے اور کی ہم نے درمیان ان کے کھیتی:۔

فائدہ اگلے زمانے میں ایک شخص مالدار مرگیا دو بیٹے رہے برابر مال بانٹ لیا ایک نے زمین خریدی۔ دو طرف میووں کے باغ لگائے بیچ میں کھیتی اور ندی کاٹ کر اس میں ڈالی کہ مینہ نہ ہو تب بھی نقصان نہ آوے اور عمدہ جگہ بیاہ کیا اولاد ہوئی۔ اور نوکر رکھے اور تدبیر دنیا درست کرکے آسودہ گذران کرنے لگا۔ اور دوسرے نے سب مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔ آپ قناعت سے بیٹھ رہا۔

دونوں باغوں نے دیا میوہ اپنا اور نہ کم کیا۔ اس میں سے کچھ اور بہادی ہم نے درمیان ان دونوں کے نہر اور تھا واسطے اس کے میوہ پس کہا اسنے واسطے ہمنشین اپنے کے اور وہ بات چیت کرتا تھا اس سے میں زیادہ ہوں تجھ سے مال میں اور زیادہ عزت والا ہوں آدمیوں نوکروں چاکروں کیوجہ

سے اصل میں مال تو اللہ کی نعمت تھی مگر اترانے اور کفر بکنے سے آفت اور وبال جان بن گئی اللہ ایسی بد فہمی سے بچائے۔ اور داخل ہوا اپنے باغ میں اور وہ ظلم کرنے والا تھا۔ جان اپنی پر کہا کہ میں نہیں گمان کرتا کہ یہ کہ ہلاک ہو یہ باغ کبھی اور نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قائم ہونیوالی اور اگر پھیرا گیا میں طرف پروردگار اپنے کے البتہ پاؤں گا میں بہتر اس سے جگہ پھر جانے کی۔ منکر لوگ جانتے ہیں کہ جیسے دنیا میں باوجود گناہوں کے عیش کرتے ہیں آخرت میں بھی یہی حال ہوگا۔ سو یہ خیال ان کا غلط ہے ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ کہ حکمت الٰہی کے خلاف ہے) کہا واسطے اس کے ہمنشین اس کے نے اور وہ بات چیت کرتا تھا۔ اس سے کیا کفر کیا تو نے ساتھ اس ذات کے جس نے پیدا کیا۔ تجھ کو مٹی سے پھر نطفہ منی کے قطرہ سے پھر برابر کیا (تندرست کیا) تجھ کو مرد بنا کر۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ اللہ رب میرا ہے اور نہیں شریک لاتا میں ساتھ رب اپنے کے کسی کو اور ایسا کیوں نہ کیا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا۔ تو کہا ہوتا۔ جو چاہا اللہ نے وہی ہوگا۔ نہیں کچھ طاقت مگر ساتھ اللہ کے (یہ کلمہ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ) نظر بد سے بچاؤ ہے جب اپنا مال و اولاد دیکھ کر پسند آوے تو یہ کلمہ کہنا چاہیئے۔ اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ مال اور اولاد میں تجھ سے کم ہوں تو قریب ہے (امید ہے) کہ میرا رب تیرے باغ سے بہتر (باغ) مجھے دے اور اس تیرے باغ پر آسمان سے کوئی ناگہانی آفت بھیجدے۔ پس چپلنی زمین بن کر رہجاوے یا اس کا پانی زمین کے نیچے تہ میں چلا جاوے پس تو اسکو تلاش نہ کر سکے۔ (تیری کوشش سے پھر پانی اس میں نہ چڑھ سکے۔ اور گھیر اگیا میوہ اس کا۔ پس فجر کو اٹھا ہتھلیاں ملتا ہوا ان چیز پر جو اس میں خرچ کی تھی۔ اور وہ گرے ہوئے تھے۔ اپنی چھتریوں پر اور کہتا تھا اے کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا *

فائدہ۔ آخر اس باغ پر وہی آیا جو اس نیک کی زبان سے نکلا تھا رات کو آسمانی آگ آکر لگ گئی۔ سب جلکر راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔ مال خرچ کیا تھا پونجی بڑھانے کو گناہ اور کفر بکنے کی شامت سے اصل بھی کھو بیٹھا۔ اور نہ ہوئی واسطے اس کے کوئی (حمایتی) جماعت جو اسکو مدد دیتے اللہ سے ورے (اللہ کے عذاب سے آڑ بنتے) اور نہ ہوا وہ خود بدلہ لینے والا۔

غرض اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں بخل نہ کرنا چاہیئے۔ اور مال و دولت کیوجہ سے اترانا

نہ چاہیئے۔ ورنہ آفت آتی ہے۔ کہتے ہیں غریب بھائی نے جس نے سب مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا تھا۔ مالدار بھائی سے امداد کی کچھ خواہش کی تھی اُسنے متکبرانہ انداز میں اُسکو ڈانٹا اور کہا کہ تیرا میرا مال برابر تھا۔ وہ سب برباد کردیا۔ اگر عقل وتدبیر سے کام کرتا تو کیوں محتاج ہوتا دیکھ میرا باغ کس حکمت سے لگایا مینہ نہ ہو جب بھی برابر پھل دیتا رہیگا۔ اِدہر اُدھر کھجوروں کے درخت ہیں کوئی ناگوار آندھی کھیتی کو نقصان نہیں کر سکتی ہنکار میں آکر کفر تک کی باتیں کہہ گیا۔ جسکا انجام یہ ہوا کہ خاک بھی نہ رہا پس دولتمندوں کو محتاج مسکینوں کا احسان مند ہوکر ان کو خیرات دینا چاہیئے۔ کہ برکت اسی میں ہے سلف صالحین کا دستور تھا کہ جب کوئی مسکین حاجتمند ملتا تو نہایت کشادہ پیشانی سے کہتے مَرْحَبًا بِمَنْ يَحْمِلُ اَزْوَادَنَا بِغَيْرِ اُجْرَةٍ ۔ مرحبا خوشی سے ہو۔ آنا ان لوگوں کا جو ہمارا توشہ بغیر مزدوری اُٹھا کر لیجاتے ہیں یعنی ہم جو خیرات کرینگے یہ تو ہمارا آخرت کا توشہ ہوگا۔ اور یہ محتاج لوگ ہمارا توشہ اُٹھا کر لیجاتے ہیں جو آخرت میں ہمیں جوں کا توں ملجاویگا انہوں نے اُٹھوائی کی کچھ مزدوری نہیں لی جتنا ہم نے دیا تھا اس سے کچھ کم نہیں بلا بلکہ زیادہ ملا ہے لہذا ان لوگوں کو دیکھ کر دل تنگ نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر فرضاً وہ جھوٹے بھی ہوں لیکن جب تمہاری نیت دینے سے محض اللہ کی رضا ہے تو تمہارا کچھ نقصان نہیں ہاں اگر یقیناً معلوم ہو کہ یہ سائل فسق وفجور میں خرچ کریگا۔ تو پھر اُسکو نہیں دینا چاہیئے کہ گناہ پر اعانت ہے۔ اور گناہ پر اعانت جائز نہیں لیکن ناحق شبہ کرکے کر یہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ہمارے زمانہ میں تو مصیبت یہ ہو رہی ہے کہ اصل محتاجوں کو تو کوئی نہیں دیتا اور جنہوں نے ناحق سائلی ہی کو اپنا پیشہ بنا رکھا ہے۔ اور وہ اپنی لسانی سے لیجاتے ہیں کوئی کہتا ہے خواجہ اجمیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کو جاتا ہوں کوئی کہتا ہے فلاں بزرگ کا عرس ہے وہاں دیگ پکاؤنگا۔ ان سے کوئی نہیں پوچھتا کہ یہ کام تم پر کس نے فرض ولازم کئے ہیں جن کے لئے مانگتے پھرتے ہو ان کو خوشی سے یا شرم سے دیدیتے ہیں بیوہ یتیم مسکین کم زبان کی کوئی خبر نہیں لیتا اصل میں خیرات حق ان کا ہے اللہ مسلمانوں کو راہ راست کی ہدایت کرے۔ آمین ثم آمین ۔

نظم

بس ذاکروں کا رنج بھی راحت سے کم نہیں — اور عیش غافلوں کا مصیبت سے کم نہیں

جس مرتبہ میں بندے کو حاصل غرور ہو — وہ عزت اس کے واسطے ذلت سے کم نہیں

ذلت میں ہو رضائے الٰہی اگر نصیب — ذلت نہیں بلکہ وہ عزت سے کم نہیں

اہل کرم کے ساتھ نہ شیخی کرے شجاع ۔ مرد سخی بھی اہل شجاعت سے کم نہیں
بوئیگا یاں جو بیج سو کاٹیگا پھل وہاں ۔ دنیا کی زندگی بھی زراعت سے کم نہیں
کھیتی کا شغل یا ہو تجارت کا کاروبار ۔ مولےٰ سے لو لگی ہے تو خلوت سے کم نہیں
مت دیکھو چشم کبر سے عاصی کو زاہدا ۔ اسکا بھی گریہ تیری ریاضت سے کم نہیں
قطرہ جو خوف حق سے ٹپکتا ہے اشک کا ۔ لولوئے آبدار کی قیمت سے کم نہیں
دنیا ہے مومنوں کیلئے سجن کی طرح ۔ اور کافروں کیواسطے جنت سے کم نہیں
نعمت بڑی ہے گو کہ دنیا کی سیم و زر ۔ نکلیں نہ راہ حق میں تو آفت سے کم نہیں
اے پیر خواب و خور میں جوانی تو لے ہوئی ۔ اب یہ بھی چند روز غنیمت سے کم نہیں
ہر خصلت پیمبر و ہر عادت رسولؐ ۔ سُنت کی پیروی میں عبادت سے کم نہیں
عالم اگر ہو زیور تقوےٰ سے بے نصیب ۔ یہ نا اہلیت اُسکی جہالت سے کم نہیں
اے یار کیوں تو نفس کو سمجھے ہے خیر خواہ ۔ دشمن کی دوستی بھی عداوت سے کم نہیں
کبر و خودی کے کافر سرکش کو مارنا ۔ غازیئے دیندار کی جراءت سے کم نہیں
کرنا تو آپ راہ ضلالت کو اختیار ۔ لینا بڑوں کا نام حماقت سے کم نہیں

مسلم نہ جان یہ کہ قیامت ابھی ہے دور
سختئ گور ہول قیامت سے کم نہیں

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی نمبر ۱ کیساتھ لکھا گیا۔

(۵۷) ماہ ذی حجۃ الحرام کے پہلے جمعہ کا خطبہ اولی نمبر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُشَرِّفِ الْاَیَّامِ بَعْضِھَا عَلٰی بَعْضٍ ○ وَمُصَرِّفِ الْاَحْکَامِ بِالْاِبْرَامِ وَالنَّقْضِ ○ اَلْعَالِمِ بِالْاَشْیَاءِ فَلَمْ یَتَقَدَّمْ عِلْمَہٗ جَھَالَۃٌ ○ اَلرَّبِّ الْمَالِکِ الَّذِیْ لَیْسَ لِرُبُوْبِیَّتِہٖ تَغَیُّرٌ وَّلَا اِزَالَۃٌ ○ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلٰی مَا اَوْلَاہُ مِنْ اِحْسَانِہٖ ○ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی جَزِیْلِ بِرِّہٖ وَنَوَالِہٖ ○ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فِیْ رُبُوْبِیَّتِہٖ

والهيبة وصفات كماله ٥ شهادة مبرئة من ادناس الشرك وضلاله ٥ واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المفضل باشرف الرسالة ٥ واوضح الدلالة ٥ اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى جميع اصحابه واله ٥ ومن اتبعهم وصدق في اقواله واحسن في افعاله ٥ **اما بعد** فيا ايها الناس اتقوا الله تعالى وشمروا لطلب الخيرات في اوقاتها ان التشمير بالادراك ضمين ٥ واياكم والتفريط فان التفريط بالهلاك قمين ٥ فياذوي الهمم العالية والنظر وطالبي التجارة المربحة لمن تجر ٥ اغتنموا الاعمال الصالحة في هذه الايام العشر ٥ فانهن الايام المعلومات ٥ المخصوصة بالتعظيم في محكم الايات ٥ فعنه صلى الله عليه وسلم انه قال ما من ايام العمل الصالح احب الى الله فيهن من هذه الايام العشر قالوا يارسول الله ولا الجهاد في سبيل الله قال ولا الجهاد في سبيل الله الا رجل خرج بماله ونفسه ولم يرجع من ذلك بشئ عباد الله هذه اوقات مضاعفة الحسنات ٥ هذه اوقات عتق الرقاب الموبقات ٥ هذه اوقات الاستقالة من الخطايا والسيئات ٥ هذه ايام الاعتذار ورفع الحوائج والشكايات ٥ هذه ايام مواسم عظام يشترك في خيرها السائر الى البيت الحرام والمقيم على الطاعات ٥ والعمل المفضول فيها افضل من الفاضل في سواها من الاوقات ٥ والعمل الصالح فيها افضل عند الله واحب اليه من كثير من العبادات ٥ **روى** الامام احمد عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما من ايام اعظم عند الله ولا احب اليه العمل فيهن من هذه الايام العشر فاكثروا فيهن من التسبيح والتكبير والتحميد **وروى** الترمذي وابن ماجة عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام احب الى الله ان يتعبد له فيها من عشر ذي الحجة يعدل صيام كل يوم منها صيام سنة وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر ٥ **وروى** عن ابن عمر رضي الله عنهما مرفوعا وموقوفا اذا كان عشية عرفة لم يبق احد في قلبه مثقال ذرة

مِّنْ اِیْمَانٍ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ۔ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَرَفَةُ خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً وَرَوَی الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمَا کَانَا یَخْرُجَانِ اِلَی السُّوْقِ فِیْ اَیَّامِ الْعَشْرِ فَیُکَبِّرَانِ وَیُکَبِّرُ النَّاسُ بِتَکْبِیْرِهِمَا۔ وَاِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ اَوْ یُضَحّٰی عَنْهُ فَلَا یَاْخُذُ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ وَلَا مِنْ بَشَرَتِهٖ شَیْئًا حَتّٰی یُضَحِّیَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا وَّطَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ فَکُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنِیْ وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

وعظ نمبر (۵۷)

عشرہ اولیٰ ذی الحج کی فضیلت کے بیان میں

حَاضِرِیْن! اللہ تعالے مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ جن چیزوں کو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے معظم و محترم بنایا ہے انکی قدر و شان پہچانیں اور اپنی سعادت اُخروی کا وسیلہ بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے جو بعض دنوں کو بعض پر فضیلت دینے والا ہے اور احکام میں تصرف کرنیوالا ہے کسی حکم کو پختہ کر دیتا ہے کسی کو توڑ دیتا ہے (منسوخ کر دیتا ہے) سب چیزوں کو جانتا ہے پس اُسکے علم سے پہلے کبھی جہالت (بے علمی) نہیں ہوئی۔ وہ پروردگار ہے مالک ہے جس کی ربوبیت کیلئے کبھی تغیر اور زوال نہیں میں اس پاک ذات کی تعریف کرتا ہوں اُسکے اس احسان پر جو اُسنے بخشا ہے اور اسکی عظیم الشان نیکی اور بخشش پر اُسکا شکر بجا لاتا ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کسی کی عبادت نہیں۔ مگر اللہ کی جو تنہا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں نہ ربوبیت میں نہ معبود ہونے میں

ؔ سورہ حج رکوع ۴

نہ کمال کی صفتوں میں ایسی شہادت جو شرک کی غلاظتوں اور گمراہی سے پاک صاف ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے بندہ مقبول اور فرستادہ رسولؐ ہیں جن کو بہترین رسالت اور واضح ترین دلالت کی بندگی دی ہوئی ہے اے اللہ درود و سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جن کا اسم گرامی محمد ہے۔ اور ان کے تمام اصحاب اور آل پر اور جس نے ان کی پیروی کی اور باتوں میں سچ کہا اور افعال و اعمال میں اخلاص کیا۔

اَمَّا بَعْد اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور نیکی کے وقتوں میں اسکے طلب کرنے کیلئے دامن اُٹھالو۔ پوری کوشش کرو اس لئے کہ کوشش مقصود کو پالینے کی ضامن ہے۔ اور تفریط اور کوتاہی سے بچو کہ کوتاہی ہلاکت کے لائق ہے۔ پس اے بلند ہمت والو اور بلند نظر والو اور اے نفع مند تجارت کے طالبو ان دس دنوں میں اعمال صالح کو غنیمت شمار کرو۔ کیونکہ یہی دن ایام معلومات ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا اور یہی دن قرآن کی محکم آیتوں میں تعظیم کے ساتھ مخصوص ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا ایسے کوئی دن نہیں۔ جن میں عمل صالح کرنا اللہ تعالےٰ کو بہت پیارا ہو ان دس دنوں سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی ان دس دنوں کے عمل صالح سے افضل نہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی ان دنوں کے عمل سے افضل نہیں۔ مگر وہ شخص کہ اپنی جان اور مال لیکر جہاد میں نکلا پھر کچھ چیز واپس نہ لایا۔ یعنی تمام مال بھی جہاد میں خرچ کر دیا۔ اور خود بھی شہید ہو گیا وہ افضل ہو تو ہو سکتا ہے اے اللہ کے بندو یہ نیکیوں کے بڑھنے دُگنے تگنے اور اس سے بھی زیادہ اجر ملنے کے دن ہیں یہ دعاؤں اور درخواستوں کے قبول ہونیکے دن ہیں یہ ہلاک ہوئی ہوئی گردنوں کے آزاد ہونیکے وقت ہیں یعنی جو لوگ اعمال بد کی شامت سے عذاب ابدی کے مستحق ہو چکے ہیں چونکہ ان دنوں میں رحمت الٰہی جوش میں آتی ہے اللہ تعالیٰ انکو عذاب سے آزاد کر کے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے لہذا انسان ان دنوں میں توبہ استغفار کر کے رحمت کا مستحق بننے کی کوشش کرے یہ گناہوں اور بدکاریوں سے معافی چاہنے کے دن ہیں یہ عذر خواہی اور اپنی حاجتیں اور شکایات پیش کرنے کے دن ہیں یہ بڑے عمدہ موسم ہیں جن کی بہتری میں وہ لوگ جو بیت الحرام کیطرف جانیوالے ہیں اور جو لوگ اپنے گھر ہی میں رہ کر طاعات اور عبادات پر کاربند ہیں سب شریک ہیں۔ ان دنوں میں تھوڑی فضیلت و الاعمل ان کے

سوا اور وقتوں میں زیادہ فضیلت والے عمل سے بڑھ جاتا ہے اور ان میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکثر عبادتوں سے افضل اور بہت پیارا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایسے کوئی دن نہیں جن میں عمل۔ طاعت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ باعظمت اور پیارا ہو۔ بس ان دنوں میں تسبیح اور تکبیر اور تحمید کثرت سے کیا کرو۔

ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عشرہ ذی الحجہ سے بڑھ کر کوئی دن نہیں جس میں عبادت کرنی اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پیاری اور پسندیدہ ہو۔ ان میں ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے۔ اور ہر رات کا قیام رات کو کھڑے ہو کر نوافل پڑھنا لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت ہے۔ کہ جب عرفہ ذی الحج کی نویں رات ہوتی ہے تو ایسا کوئی شخص نہیں ہوتا جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو مگر وہ بخشا جاتا ہے پوچھا گیا یا حضرت یہ فضیلت عرفات میں موجود ہونیوالوں کیواسطے خاص ہے یا سب لوگوں کیلئے عام ہے۔ فرمایا بلکہ سب لوگوں کیلئے عام ہے پس ذرہ بھر ایمان موجود ہونا چاہیئے

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ یہ دونوں صاحب عشرہ ذی الحجہ کے دنوں میں بازار کیطرف جاتے اور تکبیریں کہتے اور لوگ بھی انکے ساتھ تکبیریں کہتے اور جب یہ عشرہ داخل ہو تو جس شخص کا قربانی کا ارادہ ہو یا اس کی طرف سے قربانی کی جانیوالی ہو تو چاہیئے نہ اپنے بال لے نہ ناخن اور نہ اپنے بدن سے اور کوئی چیز یہاں تک کہ قربانی کرلے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں اور اس وقت کا ذکر کرو۔ جب ہم نے ابراہیمؑ کو اس گھر کی جگہ کا نشان بتلایا۔ فائدہ امام ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر میں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے باسناد نقل کیا کہ جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہبوط ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو بھی ان کیساتھ اتارا۔ آدم علیہ السلام کا ہبوط ہند کی زمین پر ہوا جب انکو ملائکہ کی تسبیح کی آواز

ف۵ تسبیح کے معنے سُبحان اللہ کہنا تکبیر کے معنے اللہ اکبر کہنا تحمید کے معنے الحمد للہ کہنا کا ترجمہ کہنے والا معنی کے لحاظ سے کہے ۱۲

نہ پہنچی تو انہوں نے اس امر کی شکایت اللہ تعالیٰ کی جناب میں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم میں نے تیرے لئے ایک بیت نازل کیا ہے اسکا طواف بھی اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح میرے عرش کا طواف کیا جاتا ہے۔ اور اس کے پاس نماز پڑھی جاتی ہے جسطرح میرے عرش کے گرد نماز پڑھی جاتی ہے پس اسکی طرف جاؤ تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکی طرف گئے جب وہاں پہنچے تو طواف کیا اور جو نبی انکے بعد ہوئے ہیں سب نے اس کا طواف کیا اور سُدّی سے باسناد نقل کیا۔ کہ جب ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اللہ نے حکم دیا کہ میرے گھر کو طواف کرنیوالوں کیلئے پاک صاف کرو تو ابراہیم علیہ السلام مکہ میں پہنچے وہاں آپ اور اسمٰعیل علیہما السلام پھاوڑے لیکر کھڑے ہوگئے لیکن ان کو معلوم نہیں تھا کہ بیت اللہ کہاں ہے تب اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا بھیجی۔ اس ہوا نے بیت کے ارد گرد کو صاف کردیا اور پہلی بنیاد ظاہر کردی تو دونوں صاحبوں نے کھود ڈالی یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ الخ بیت سے بیت اللہ مراد ہے۔

اور حکم دیا کہ نہ شریک کر میرے ساتھ کسی چیز کو یعنی گھر محض توحید کے قائم کرنے کے لئے بناؤ اس میں شرک نہ ہونے پائے چنانچہ فرمایا۔ اور پاک رکھو میرے گھر کو طواف کرنیوالوں کے لئے اور قیام اور رکوع سجود کرنے والوں کے لئے طواف کو نماز کیساتھ متصل ذکر فرمایا۔ اس لئے کہ یہ دونوں عبادتیں بیت اللہ سے مختص ہیں اس کے سوا مشروع نہیں طواف سوائے بیت اللہ کی زمین کے اور کسی بقعہ کا نہیں کیا جاتا اور نماز بھی بیت اللہ کیطرف متوجہ ہوکر پڑھی جاتی ہے سوائے چند صورتوں کے مستثنیٰ ہیں مثلاً اشتباہ قبلہ کے وقت اور جنگ میں اور سفر کے نوافل۔ تفسیر ابن کثیر

اور پکار دے لوگوں میں حج کی دعوت چلے آئینگے۔ پا پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر سوار ہوکر جو ہر دور راستے سے چلے آوینگے۔ فائدہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ حکم ہوا تو انہوں نے عرض کیا یا اللہ میں سب لوگوں کو کس طرح پکار سکتا ہوں حالانکہ میری آواز سب تک نہیں پہنچ سکتی فرمایا تو پکار دے پہنچانا ہمارا کام ہے پس آپ مقام ابراہیم پر یا صفا پہاڑ پر یا جبل ابی قبیس پر کھڑے ہوئے اور کہا یا ایھا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ قَدِ اتَّخَذَ بَيْتًا فَحُجُّوْهُ یعنی اے لوگو تمہارے رب نے ایک گھر بنایا ہے پس اسکا حج کرو کہتے ہیں اسوقت پہاڑ نیچے ہوگئے یہانتک کہ آواز زمین کے کناروں تک پہنچ گئی اور

لوگ ماؤں کے رحموں اور باپوں کی پشتوں میں تھے۔ سب کو سنا دیا گیا۔ اور قیامت تک جن کے نصیب میں اللہ تعالیٰ نے حج کیا تھا سب نے جواب دیا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اور یہ جو فرمایا پیادہ آویں گے آخر تک اس سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ جس کو پیدل حج کرنیکی طاقت ہو اسکو سوار ہو کر حج کرنے سے پیدل حج کرنا افضل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پیدل حج کرنیوالوں کا پہلے ذکر کیا اور اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ سوار ہو کر حج کرنا افضل ہے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا ہے آپ سب لوگوں سے زیادہ طاقتور تھے اور آپ نے سوار ہو کر حج کیا۔

تاکہ اپنے منافع پر حاضر ہوں اور ان معلوم دنوں میں اللہ کا نام ذکر کریں ان بہائم چار پایوں پر جو اللہ نے انکو رزق دیئے ہیں یعنی قربانی کے دنوں میں قربانی کے جانوروں پر اللہ کا نام لیکر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے انکو ذبح کریں۔ پھر حکم دیا کہ پس خود بھی کھاؤ اس میں سے اور کھلاؤ محتاج فقیر کو پھر چاہیئے (حاجی لوگ) اپنی میل کچیل اتار ڈالیں اور چاہیئے کہ اپنی نذریں پوری کریں اور چاہیئے کہ اس قدیم گھر کا طواف کریں۔

فائدہ یہ جو کہا اپنے منافع پر حاضر ہوں یہ دنیوی اور اُخروی منافع کو شامل ہے دنیوی منافع سے تو تجارت سوداگری صنعت حرفت وغیرہ مراد ہیں اور اُخروی منافع سے اللہ کی رضا اور ثواب اور یہ جو کہا خود بھی کھاؤ اس میں سے اور محتاج فقیر کو بھی کھلاؤ تو یہ امر رخصت اور اباحت کا ہے خود اپنی قربانی سے کھانا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور میل کچیل اتارنے سے یہ مراد ہے کہ احرام میں بالوں کا اتارنا ناخن کاٹنا جائز نہیں ان دنوں میں حج سے فارغ ہو کر سر منڈالیں یا بال کترا دیں ناخن وغیرہ لیکر صفائی کریں اور نذر جو قربانی یا طواف وغیرہ کی نذر کی ہو اسکو پورا کریں اور آخر میں فارغ ہو کر طواف زیارت کریں جو فرض ہے۔

نظم

دلا خلق تواضع سے رکھ اپنا دوش خم ہر دم	نہ گر اس نفس ناہموار پہ جور و ستم ہر دم
نہ کرلے بندۂ ناداں خدا کی یاد میں سستی	کہ قائم تندرستی ایکساں رہتی ہے کم ہر دم
ثواب اس بندۂ مقبول کو ملتا ہے غازی کی	بلا کے سامنے رہتا ہے جو ثابت قدم ہر دم
غم دنیا سے تیرے سیاہی دل پہ آتی ہے	منور دل کو کرنا ہے تو رکھ عقبیٰ کا غم ہر دم

۵ تکبر نہ کر یہ اپنے نفس پر ظلم ہے اس سے تکلیف پہنچے گی ۱۲ مؤلف عفی عنہ

اگر ہے آدمی زادہ تو خو سیکھ آدمیت کی	نہ کھو اطوار حیوانی میں انسانی جنم ہردم
غرض کیا اس غوی کو دولتِ صبر و قناعت سے	جو ہے مشتاق دینار و طلبگار درم ہردم
بھرا جاویگا انگاروں سے دوزخ میں شکم اُسکا	طعام سود و رشوت سے جو بھرتا ہے شکم ہردم
تصور جم گیا آنکھوں میں بیت اللہ کا ایسا	کہ ہے میری نظر کے سامنے صحن حرم ہردم
دلا جھک اُسکے آگے تو کر سجدہ جسکو کہتے ہیں	زمین و آسمان شمس و قمر لوح و قلم ہردم
کراما کاتبین حرف خطا کو اُسکے دہوتے ہیں	بخوف حق ہیں جس کے دیدۂ پر اشک نم ہردم
میاں اس ہستی فانی میں کرنا ہے سو کر جلدی	کھڑا اسر پر ہے قزاق اجل سے کر الم ہردم

گناہوں میں ہلاک ہوتے ضرور ہلوگ سکا جرم
نہیں ہوتا اگر اللہ کا ہم پر کرم ہردم

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اُولی المنبر (۴۷) کیساتھ لکھا گیا ۔

ماہ ذی حجۃ الحرام کے دوسری جمعہ کا خطبہ اولیٰ المنبر ۵۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ یَوْمَ عَرَفَۃَ عَلٰی سَائِرِ الْاَیَّامِ ۝ وَجَعَلَہٗ لِعَقْدِ اَیَّامِ الْعَامِ وَاسِطَۃَ النِّظَامِ ۝ وَاَکْمَلَ فِیْہِ الدِّیْنَ وَاَتَمَّ الْاِنْعَامَ ۝ وَرَضِیَ الْاِسْلَامَ لِعِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ دِیْنًا مُوْصِلًا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ ۝ وَجَعَلَہٗ مَوْسِمًا لِعِتْقِ الرِّقَابِ ۝ وَمَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ ۝ وَمُتَجَرًا لِنَیْلِ الْاِفَاضَاتِ وَالْمَوَاھِبِ الْجِسَامِ ۝ فَسُبْحَانَہٗ مِنْ اِلٰہٍ عَظِیْمٍ لَا یُمَاثَلُ وَلَا یُضَاھٰی وَلَا یُرَامُ ۝ وَتَقَدَّسَ مِنْ مُحْسِنٍ کَرِیْمٍ لَمْ یَزَلْ مُفِیْضًا لِلْاِکْرَامِ اَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ عَلٰی اِحْسَانِہِ الْعَامِّ ۝ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی تَوْفِیْقِہٖ لِلْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ ۝ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ذُو الْعَظَمَۃِ وَالْجَلَالِ وَالْکَمَالِ وَالدَّوَامِ ۝ شَھَادَۃً مُبَرَّاَۃً مِّنَ الشِّرْکِ وَالشُّکُوْکِ وَالْاَوْھَامِ اَرْجُوْ بِھَا النَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ وَالْفَوْزَ بِدَارِ السَّلَامِ ۝ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمَخْصُوْصُ بِاَکْمَلِ قُرْبٍ وَاَرْفَعِ مَقَامٍ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ صَلٰوةً وَّسَلَامًا دَائِمَيْنِ مُتَعَاقِبَيْنِ بِتَعَاقُبِ الضِّيَاءِ وَالظَّلَامِ ○

اَمَّا بَعْدُ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى وَشَمِّرُوْا لِطَلَبِ الْخَيْرَاتِ قَبْلَ فَوَاتِهَا ○ وَاغْتَنِمُوا الْاَعْمَالَ الصَّالِحَاتِ فِيْۤ اَوْقَاتِهَا ○ فَمِنْهَا الْاَيَّامُ الْمُفَضَّلَاتُ الْمَخْصُوْصَةُ بِالتَّشْرِيْفِ فِيْ مُحْكَمِ الْاٰيَاتِ ○ وَفِيْهِنَّ الْيَوْمُ التَّاسِعُ ○ الْمَخْصُوْصُ بِالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ الْوَاسِعِ ○ وَهُوَ الْوَتْرُ وَالشَّاهِدُ وَالشَّافِعُ ○ فَاغْتَنِمُوْا فَضْلَهٗ وَاحْذَرُوا الْمَوَانِعَ وَالْقَوَاطِعَ ○ فَعَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ قَبْلِيْ يَوْمَ عَرَفَةَ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ يُقَالُ يَوْمُ عَرَفَةَ بِعَشَرَةِ اٰلَافِ يَوْمٍ يَعْنِيْ فِي الْفَضْلِ ـ وَعَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطٰنُ اَصْغَرَ وَلَاۤ اَدْحَرَ وَلَاۤ اَغْيَظَ مِنْهُ يَوْمَ عَرَفَةَ لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ الرَّبِّ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ ○ وَعَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالسَّنَةَ الْاٰتِيَةَ ○ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَيُبَاهِيْ بِاَهْلِ الْمَوْقِفِ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ هٰۤؤُلَآءِ عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا مِّنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ يَرْجُوْنَ مَغْفِرَتِيْ فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُهُمْ عَدَدَ الرَّمْلِ لَغَفَرْتُهَا اَفِيْضُوْا مَغْفُوْرًا لَّكُمْ وَلِمَنْ شَفَعْتُمْ فِيْهِ ○ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِيْمٍ بِمِصْرٍ عَقِيْبَ كُلِّ فَرْضٍ اُدِّيَ بِجَمَاعَةٍ مُّسْتَحَبَّةٍ مِّنْ فَجْرِ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلٰى عَصْرِ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يَّقُوْلَ مَرَّةً وَّاحِدَةً جَهْرًا ـ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَلَى الْمُقْتَدِيَةِ بِلَا جَهْرٍ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ

فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ۝ بَارَكَ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنِي وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ إِنَّهُ تَعَالَىٰ جَوَادٌ كَرِيمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ نمبر (۷) کیساتھ لکھا گیا ہے

وعظ نمبر (۵۸)

عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کے دن کی فضیلت کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ جن دنوں کو اللہ تعالیٰ نے معظم و محترم بنایا ہے اُن کا احترام کریں اور اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے پسندیدہ اعمال انمیں بجالاویں۔ آمین ثم آمین۔ سب تعریف اللہ کیلئے جس نے عرفہ کے دن کو سب دنوں پر فضیلت دی اور سال کے دنوں کی لڑی میں ایسا بنایا جیسا ہار کے موتیوں میں درمیانی موتی سب سے عمدہ اور نمایاں ہوتا ہے اور اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے دین کو کامل کیا۔ اور انعام پورا کیا اور اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے نے اپنے مومن بندوں کیلئے اسلام کا دین ہونا پسند کیا جو دار السلام (جنت) میں پہنچانے والا ہے

فائدہ جامع ترمذی میں روایت ہے کہ ایک یہودی نے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اگر ہم لوگوں پر آیت اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۝ نازل ہوتی تو ہم اُس دن کو جسمیں یہ نازل ہوتی عید کا دن بنا لیتے تو آپ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں یہ کس دن نازل ہوئی یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی جمعہ کے دن اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ دو عیدوں کے دن نازل ہوئی عرفہ کے دن اور جمعہ کے دن تو معلوم ہوا یہ بڑا عظمت کا دن ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خطاب کیا کہ آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور تمہارے لئے اسلام کا دین پسند کیا لہذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ اُسدن کی عزت کریں اور اللہ

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن جن کاموں کی ترغیب دی ہے انکو نہایت خوشی سے بجالاویں ؛

اور اس دن کو گردنوں کے آزاد کرنے اور گناہوں اور تقصیروں کے معاف کرنیکا موسم بنایا اور اس دن کو دین کی سوداگری کا وقت بنایا اس میں بڑی بڑی بخششیں اور بڑے بڑے فیضان حاصل ہوتے ہیں پس پاک ہے وہ معبود عظیم الشان جس کی کوئی مثل یا مشابہ نہیں اور نہ کوئی اس کی برابری کا قصد کرسکتا ہے اور پاکذات ہے۔ اور وہ بزرگ احسان کرنیوالا ہمیشہ سے بخشش کا فیض کرتا رہتا ہے۔ میں اس پاکذات کی حمد اور تعریف کرتا ہوں اس کے عام احسان پر اور ایمان اور اسلام کی توفیق دینے پر اسکا شکریہ بجالاتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں مگر ایک اللہ جو واحد لاشریک ہے۔ اسی کیلئے ہے عظمت اور بزرگی اور کمال اور دوام ایسی شہادت جو شرک اور شکوک اور اوہام سے بری ہے جس کی بدولت میں دوزخ سے نجات پانے اور جنت سے کامیاب ہونیکی اُمید کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں جو کامل ترین قرب اور بلند ترین مرتبہ کے ساتھ مخصوص ہیں اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جن کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ آپ کی آل اور اصحاب پر جو دین کے پیشوا اور بڑے علم والے ہیں ایسے درود سلام جو روشنی اور ظلمت کے ایکدوسرے پر آگے پیچھے آنے کے وقت تک ہمیشہ آگے پیچھے نازل ہوتے رہیں۔

امّا بعد اے لوگو اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور نیکیوں کی طلب و تلاش کیلئے ان کے فوت ہونے و وقت جلے آپہنچنے سے پہلے پہلے مستعد ہو جاؤ اور اعمال صالحہ کو ان کے وقتوں میں غنیمت سمجھو۔ ان ہی اعمال صالحہ کے وقتوں میں سے ہیں یہ فضیلت والے دن جو قرآن کی محکم آیتوں میں بزرگی کیساتھ ذکر کئے گئے ہیں اور انہیں میں سے نویں تاریخ ذوالحجہ کا دن جو وسیع اور عظیم فضیلت کیساتھ مخصوص ہے۔ اور وتر اور شاہد اور شافع سے وہی مراد ہے پس اسکی بزرگی کو غنیمت سمجھو اور موانع اور روکنے والی چیزوں سے پرہیز کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بہترین دن جس میں

سورج چڑھا عرفہ کا دن ہے اور عرفہ کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے جو ذکر کیا ہے بہتر یہ ذکر ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ یعنی کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ جو تنہا اور یگانہ ہے اُسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے۔ اور اُسی کے لئے ہے۔ سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے کہا صحابہ کے وقت میں کہا جاتا تھا۔ کہ عرفہ کا دن دس ہزار دن کے برابر ہے۔ یعنی اُسکی اتنی فضیلت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی دن شیطان ایسا ذلیل اور حقیر اور غصے اور غم میں نہیں دیکھا گیا۔ جیسا عرفہ کے دن پُرغم وغصہ ہوتا ہے اور نہایت ذلیل وحقیر ہوتا ہے کیونکہ وہ اُسدن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول بہت کثرت سے دیکھتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں سے اللہ تعالیٰ کا تجاوز کرنا معاف کرنا دیکھتا ہے۔ اور نیز آپ سے عرفہ کے دن کے روزہ کی فضیلت میں مروی ہے۔ کہ فرمایا میں اللہ کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ گذشتہ سال اور آئندہ سال کا کفارہ ہے

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ عرفہ کی شام کو نچلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور اہل موقف رجبل عرفات پر حاضر ہونیوالوں اکا فرشتوں سے ذکر کرکے فخر کرتا ہے۔ وموقف والوں کی بزرگی بیان فرماتا ہے۔ کہ یہ میرے بندے پراگندہ بال غبار آلودہ ہر دور راستہ سے میرے حضور میں میری بخشش اور مغفرت کے امیدوار ہوکر آئے ہیں پس اگر اُن کے گناہ ریت کے ذروں کی گنتی کے برابر ہونگے۔ تب بھی اُنکو بخش دونگا لوٹ جاؤ۔ تمہاری بخشش ہوگئی اور جس کے حق میں تم سفارش کرو وہ بھی بخشا گیا۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر مسلمان پر جو کسی شہر میں مقیم ہو یہ واجب ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد جو مستحب جماعت کیساتھ ادا کی گئی ہو عرفہ ذوالحج کی نویں تاریخ حج کے دن کی فجر سے لیکر ایام تشریق کے آخری دن تیرھویں ذی الحج کی عصر تک ہر نماز کے بعد بلند آواز سے یہ تکبیر ایک بار پڑھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اور اگر عورت مردوں کی جماعت میں شامل ہو وہ آہستہ ہی تکبیر پڑھے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر میں حج کا وقت چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں یعنی شوال اور ذیقعد

ذی حجہ کے پہلے دس دن) پس جس نے (ان مہینوں میں) حج اپنے اوپر لازم کرلیا یعنی احرام باندھ لیا اور تلبیہ کہہ کر حج شروع کرلیا تو اسکو حج میں نہ تو بیحیائی کی باتیں کرنا چاہیئے مثلاً عورتوں کے حضور میں کہے کہ حج سے فارغ ہونیکے بعد میں تیرے ساتھ جماع کرونگا۔ اور نہ حج کے ممنوعات جنایات مثلاً سر منڈانا شکار مارنا ہری گھاس و درخت کا ٹنا وغیرہ اور نہیں جھگڑا اور اختلاف اور شک و شبہ اب حج میں یعنی جاہلیت میں جو کفار نسیئی کرکے مہینوں کو ادل بدل کرکے حج کو مقدم موٴخر کرلیتے تھے اب وہ جھگڑا نہیں رہا اب زمانہ اپنی اصلی ہیئت پر آگیا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنی یہ زمانہ گھوم گھام کر اپنی اصلی ہیئت پر آگیا جیسے اُسدن تھا جب اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا۔ ان تینوں لفظوں رفث، فسوق اور جدال کے یہی معنے امام ابن جریر نے اختیار کئے۔ اور علماء نے اور معنے بھی کئے ہیں لیکن زیادہ چسپاں یہی ہیں اسلئے اسی پر اقتصار کیا گیا

اور جو بھلائی تم کرتے ہو اللہ اُسکو جانتا ہے اسپر تمہیں پورا پورا اجر دیگا اور حج کیلئے زاد راہ توشہ خرچ ساتھ لیا کرو۔ بعض یمن کے لوگ حج کو چلتے تو خرچ توشہ ساتھ نہ لیتے۔ اور کہتے اللہ کے گھر کی زیارت کو جاتے ہیں کیا وہ کھانا نہ دیگا۔ پھر جب راستے میں بھوکے ہوتے تو دوسرے حاجیوں سے مانگتے اسپر اللہ نے حکم دیا کہ اپنا خرچ خوراک ساتھ لیکر جایا کرو پس یقیناً بہترین توشہ تقویٰ ہے یعنی سوال سے بچنا اگر اپنے پاس خرچ ہوگا تو لوگوں سے مانگنے کی ضرورت نہ پڑیگی۔ اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو اور نہیں کچھ گناہ اور حرج تم پر اگر تم سفر حج میں اللہ کے فضل کی تلاش کرو بعض لوگ حج میں تجارت کرنیکو گناہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے جو مال کا منافع حاصل کرے اسکا حج نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے صراحۃً اُسکی رخصت دیدی اور فرمایا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہیں کہ تم سفر حج میں مالی منافع بھی حاصل کرو جب حج کے احکام پورے کرلئے تو حج ہوگیا اور یہ مالی منافع اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اُس نے ثواب اُخروی کے علاوہ یہ بھی دیدیا۔

پس جب تم عرفات سے لوٹو تو اللہ کو یاد کرو مشعر حرام کے پاس (مشعر حرام سے مراد مزدلفہ ہے جہاں حاجی عرفات سے لوٹ کر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھتے ہیں اور یہاں اللہ کے یاد کرنے سے مراد نماز اور دعا ہے اور اسکو یاد کرو جیسے اُسنے تم کو ہدایت کی یعنی اُسنے تم کو ہدایت کی حج کے احکام بتلائے گمراہی سے بچایا حج ادا کرنیکی توفیق دی اس نعمت کے شکر میں تم اسکو یاد کرو اُسکا ذکر کرو اور تحقیق تھے تم پہلے اسکے یعنی اللہ کی ہدایت کرنے سے پہلے البتہ گمراہوں سے اللہ تعالیٰ مجھے اور سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا کرے کہ اسکی کلام کی مراد سمجھیں۔

اور اس پر عمل کریں اس پر کچھ مشکل نہیں اللّٰھم وفقنا نظم

ہے زردار پر فرض اے یار حج | کرے زندگی میں وہ اک بار حج
نکل گھر سے مکہ کو چل اے غنی | تیرے واسطے کیا ہے دشوار حج
یہودی و نصرانی ہو کر مرے | کرے ترک جو ہو کے زردار حج
ہوئیں اس کی پچھلی خطائیں معاف | جو لایا بجا نیک کردار حج
گناہوں کو حاجی کے بخشائیگا | بروز جزا پیش غفار حج
بنے چار سو حاجیوں کا شفیع | ہوا جس کا مانند ابرار حج
ہو محشر میں جس وقت پل پر گذر | بنے مرکب تیز رفتار حج
عصا ہے تو ہی منزل گور کا | پئے کشتن کژدم و مار حج
اٹھا بحر و بر کا سفر اے غنی | دکھا دے گا جنت کی گلزار حج
وہ پاجی ہیں جو مال ناپاک سے | کر آتے ہیں جتنے ربا خوار حج
اسی شخص کا حج مقبول ہے | کرے جس کو تقوی سے زردار حج

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۷۴) کیساتھ لکھا گیا ہے۔

عید اضحٰے قربانی کی عید کا خطبہ اولیٰ نمبر (۵۹)

منبر پر کھڑا ہو کر نو مرتبہ آہستہ تکبیر (اللّٰہ اکبر) کہہ کر خطبہ شروع کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا اَحْرَمُوْا مِنَ الْمِيْقَاتِ ۝ وَكُلَّمَا لَبَّى الْمُلَبُّوْنَ وَزِيْدَ فِي الْحَسَنَاتِ ۝ وَكُلَّمَا طَافُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَضَجَّتِ الْاَصْوَاتُ بِالدَّعَوَاتِ ۝ وَكُلَّمَا سَعَوْا بَيْنَ الْمَرْوَةِ وَالصَّفَا وَاَتَوْا بِالْمُزْدَلِفَةِ وَوَقَفُوْا بِعَرَفَاتٍ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَاَسْكَنَهٗ بِجِوَارِهٖ وَاَسْجَدَ لَهٗ مَلٰٓئِكَتَهُ الْمُقَرَّبِيْنَ الْاَطْهَارِ ۝ وَمَسَحَ ظَهْرَ اٰدَمَ فَاسْتَخْرَجَ ذُرِّيَّتَهٗ كَالذَّرِّ نَمْضِيْ فِيْهِمُ الْاَقْدَارُ ۝ وَقَبَضَ قَبْضَةً فَقَالَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَقَبَضَ

اُخْرٰی وَقَالَ هٰؤُلَاءِ اِلَی النَّارِ ۝ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰی نِعَمِهِ الْغِزَارِ ۝ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰی
مُتَرَادِفِ فَضْلِهِ الْمِدْرَارِ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ عَظِيْمُ
الْاِفْضَالِ وَالْكَرَمِ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَشْرَفُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ۝ وَمَنْ تَبِعَ
دِيْنَهٗ وَعَلٰی اَحْبَابِهٖ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
اَمَّا بَعْدُ فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰی وَاعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ
رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهٗ وَاَظْهَرَ وَسَمَّاهُ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَجْتَمِعُ فِيْهِ الْحُجَّاجُ بِمِنًی يَسْتَكْمِلُوْنَ
مَنَاسِكَ الْحَجِّ ۝ وَيَتَقَرَّبُوْنَ اِلَی اللّٰهِ بِالنَّحْرِ وَالْحَجِّ ۝ يُحْيُوْنَ سُنَّةَ اَبِيْهِمْ اِبْرَاهِيْمَ
بِمَا يَذْبَحُوْنَهٗ مِنَ الْقَرَابِيْنِ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ ۝ فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَهٗ بِذَبْحِ وَلَدِهٖ
وَفِلْذَةِ كَبِدِهٖ ۝ فَامْتَثَلَ اَمْرَ رَبِّهٖ طَائِعًا وَخَرَجَ بِابْنِهٖ مُسَارِعًا ۝ وَقَالَ يٰبُنَیَّ اِنِّیْ
اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ۝ قَالَ يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ لَا مُتَوَقِّفًا
وَلَا مُتَفَكِّرًا ۝ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَاَهْوٰی اِلٰی حَلْقِهٖ بِالسِّكِّيْنِ ۝ اَطْلَعَ اللّٰهُ
تَعَالٰی مِنْهُمَا عَلٰی صِدْقِ النِّيَّةِ وَالْيَقِيْنِ ۝ وَنَظَرَ اِلَيْهِمَا بِعَيْنِ الرَّحْمَةِ وَهُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَنَادَيْنٰهُ يٰاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ فَاَتٰی بِكَبْشٍ مِّنَ الْجَنَّةِ فَذَبَحَهٗ بَدَلَ
وَلَدِهٖ فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِی الْاَبْصَارِ ۝ اَيْنَ مَنْ اُمِرَ بِذَبْحِ ابْنِهٖ فَابْتَدَرَ اِلَی الْاِئْتِمَارِ ۝
مِمَّنْ اُمِرَ بِذَبْحِ شَاةٍ فَاُشْرِبَ حُبَّ الدِّرْهَمِ وَالدِّيْنَارِ ۝ تَاللّٰهِ اِنَّ بَيْنَهُمَا لَاَعْظَمُ
مِمَّا بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۝ فَكَانَتْ سُنَّةً مُؤَبَّدَةً تَجِبُ عَلٰی ذَوِی الْيَسَارِ ۝
عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ اٰدَمِیٌّ
مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اِنَّهٗ لَيَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا
وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا
نَفْسًا ۝ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُّسْلِمٍ
مُقِيْمٍ غَنِيٍّ مَالِكٍ لِّلنِّصَابِ الْفَاضِلِ عَنِ الْحَوَائِجِ الْاَصْلِيَّةِ وَلَوْ كَانَ غَيْرَ نَامٍ وَلَوْ يَمْضِ
عَلَيْهِ الْحَوْلُ اَنْ يُّضَحِّيَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ عَنْ نَّفْسِهٖ لَا عَنْ طِفْلِهٖ وَلَا عَنْ
عِيَالِهٖ شَاةً اَوْ سُبْعَ بَقَرَةٍ اَوْ بَدَنَةٍ وَاِنَّمَا يُجْزِئُ ابْنُ حَوْلٍ مِّنَ الْمَعْزِ وَابْنُ حَوْلَيْنِ مِنَ الْبَقَرِ
وَخَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَيَجُوْزُ الْاِشْتِرَاكُ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ اِذَا اَرَادَ كُلُّهُمُ الْقُرْبَةَ وَلَوِ اخْتَلَفَتْ وَ
تُجْزِئُ الْجَمَّاءُ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ لَهَا قَرْنٌ وَكَذٰلِكَ الَّتِيْ كُسِرَ قَرْنُهَا اِذَا لَمْ يُحْدِثْ ضَرَرًا فِي الْبَدَنِ
وَلَا تُجْزِئُ فِي الْاَضَاحِي الْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَلَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَلَا الْعَرْجَاءُ
الَّتِيْ لَا تُطِيْقُ الْمَشْيَ مَعَ الصِّحَاحِ وَلَا الَّتِيْ ذَهَبَ اَكْثَرُ مِنْ ثُلُثِ اُذُنِهَا اَوْ اَنْفِهَا اَوْ اَلْيَتِهَا
وَالسُّنَّةُ نَحْرُ الْاِبِلِ قَائِمَةً مَّعْقُوْلَةً يَدُهَا الْيُسْرٰى وَذَبْحُ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ عَلٰى جَنْبِهَا
الْاَيْسَرِ مُوَجَّهَةً اِلَى الْقِبْلَةِ وَيَقُوْلُ عِنْدَ الذَّبْحِ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالسُّنَّةُ اَنْ يَّاْكُلَ
مِنْهَا وَيَتَصَدَّقَ وَيُهْدِيَ وَلَا يَنْقُصُ التَّصَدُّقُ عَنِ الثُّلُثِ وَيَتَصَدَّقُ بِجِلْدِهَا اَوْ يَعْمَلُ
مِنْهَا مَا يُنْتَفَعُ بِهٖ وَلَا يَبِيْعُ الْجِلْدَ وَلَا شَيْئًا مِّنْهَا وَلَا يُعْطِي الْجَزَّارَ اُجْرَتَهٗ مِنْهَا وَيُكْرَهُ ذَبْحُ حَيَوَانٍ
بِحُضُوْرِ حَيَوَانٍ اٰخَرَ وَالنَّخْعُ اَيِ الذَّبْحُ الشَّدِيْدُ حَتّٰى يَبْلُغَ النُّخَاعَ وَالسَّلْخُ قَبْلَ اَنْ يَّسْكُنَ
عَنِ الْاِضْطِرَابِ وَيَقُوْلُ بَعْدَ الذَّبْحِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرٰهِيْمَ
وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَّذْهَبَ اِلَى الْمُصَلّٰى مِنْ طَرِيْقٍ وَّ
يَرْجِعَ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ يَكْثُرُ لَهُ الشَّهَادَاتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ وَالْبُدْنَ
جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ
جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ
مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

؎ سورہ حج رکوع ۵

وعظ نمبر ۱۰۵ عید اُضحیٰ اور قربانی کے مسائل کے بیان میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ جس جس وقت کیلئے اللہ تعالیٰ نے جو جو عبادت مقرر کی ہے اُسکو بپابندی شروط و آداب بجالائیں۔ آمین ثم آمین۔

اللہ جل جلالہٗ کی ذات کی کبریائی ظاہر ہے جب تک لوگ میقات سے احرام باندھتے رہیں جبتک تلبیہ (لبیک) کہنے والے حاجی لبیک پکارتے رہیں اور نیکیوں کا ثواب استحقاق سے زیادہ پاتا ہے اور جب تک لوگ بیت عتیق (کعبہ شریف) کا طواف کرتے رہیں اور دعاؤں کیساتھ آوازیں بلند ہوتے رہیں اور جب تک لوگ مروہ اور صفا کے درمیان سعی کرتے رہیں اور مزدلفہ میں رات گذاریں اور عرفات میں وقوف کرتے رہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کیلئے ہے سب تعریف ۔

سب تعریف اور ہر قسم کی خوبی اللہ ہی کیلئے ہے جس نے آدمؑ کو ٹھیکری جیسی آواز دینے والی مٹی سے پیدا کیا اور اُسکو اپنے پڑوس (جنت) میں بسایا اور اپنے مقرب پاک فرشتوں سے اُنکے لئے سجدہ کروایا اور آدمؑ کی پشت کو مسح کرکے چھو کر اُن کی اولاد کو پشت سے باہر نکالا جیسے چیونٹیاں پھر اُن میں اپنی قضا وقدر کو جاری کیا اور ان میں سے ایک مٹھی بھر کر فرمایا یہ لوگ جنت کیطرف جائیں گے اور مجھے کچھ پروا نہیں اتنے بہت لوگوں کو جنت اور نعمت دینے سے میرے خزانے میں کچھ کمی نہیں آتی۔ اور دوسری مٹھی بھر کر کہا یہ لوگ آگ کیطرف دوزخ میں جائیں گے اور مجھے کچھ پرواہ نہیں اتنی مخلوق کو جہنم میں بھیجنے اور عذاب کرنے سے میری سلطنت میں کچھ گرد بڑ نہیں پڑ سکتی میں اس پاک ذات کی حمد و ثنا کرتا ہوں اس کی بہت بے انتہا نعمتوں پر اور اُسکا شکر بجالاتا ہوں اُسکے پے درپے برسنے والے نازل ہونیوالے فضل پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں مگر ایک اللہ تنہا جسکا کوئی شریک نہیں جو بڑے فضل و کرم والا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُسکے بندہ اور رسول ہیں جو سب عرب و عجم سے زیادہ شریف اور بزرگ ہیں۔ اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جنکا نام نامی محمد ہے اور اُنکی آل پر اور اُنکے صحابہ پر اور جس نے اُنکے دین کی پیروی کی اور اُنکے تمام دوستداروں پر۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور اُسی کیلئے ہے سب تعریف ۔

اَمَّا بَعْدُ اے لوگو اللہ سے ڈرو اور تمہیں معلوم ہو کہ یہ تمہارا آج کا دن ایسا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی قدر کو بلند اور ظاہر کر دیا ہے اور اُس دن کا نام اللہ تعالیٰ نے یوم الحج الاکبر رکھا ہے بہت سی حدیثوں میں "یوم الحج الاکبر" کی تفسیر عید قربانی کے دن سے کیگئی ہے اور اُس دن حاجی لوگ منیٰ میں جمع ہوتے ہیں اور مناسک حج پورے کرتے ہیں اور قربانی کرکے اور تکبیر کیساتھ آواز بلند کرکے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں اور اس عظیم الشان دن میں قربانیاں ذبح کرکے اپنے باپ بزرگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنت کو زندہ کرتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے فرزند جگر گوشہ اسمٰعیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذبح کرنیکا حکم دیا۔ تو انہوں نے خوشی کیساتھ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کر دی اور جلدی سے اپنے فرزند کو لے نکلے اور کہا اے بیٹا میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ اللہ کے حکم سے، تجھے ذبح کر رہا ہوں پس سوچکر بتا کہ تیری کیا رائے ہے تو انہوں نے کہا ابا جو تمہیں حکم ہوا۔ اسکو کر گذرو اسمیں درنگ اور فکر کیا پس جب وہ دونوں (باپ بیٹا) نے حکم مان لیا اور اس (بیٹے) کو پیشانی کے بل گرا دیا اور چھری کو اُسکے گلے کیطرف جھکایا اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے دل کی سچی نیت اور یقین پر مطلع ہوا اور اُن دونوں کیطرف رحمت کی نظر سے نگاہ کی اور کیونکہ وہ اور سب رحم کرنیوالوں سے بڑھکر مہربان ہے تو ندا آئی اے ابراہیم تمنے خواب کو سچا کر دیا۔ اب تمہارے خواب کی تعبیر پوری ہوگئی مقصود تمہاری محبت کا صدق دیکھنا تھا وہ پورا ہوگیا اب تم سے یہ حکم معاف ہے بیشک اسیطرح ہم نیکی کرنیوالوں کو جزا دیتے ہیں بیشک یہ بڑا کڑا امتحان ہے پس جنت سے اُنکے پاس ایک مینڈھا لایا گیا اُسکو اپنے بیٹے کے فدیہ میں ذبح کر دیا پس اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو اللہ امتحاناً سخت مشکل حکم دیتا ہے جسکو نفس گوارا نہیں کرتا جب انسان اللہ پر بھروسہ کرکے صدق دل سے تعمیل پر پورا مستعد و آمادہ ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ مشکل حل کر دیتا ہے ثواب تعمیل ارشاد کا بھی پورا دیتا ہے اور دشوار امر کو آسان سے تبدیل کر دیتا ہے (غور تو کرو) کہاں وہ شخص صاحب حمیت جسکو فرزند کے ذبح کرنیکا حکم ہوا تو اس نے دیر نہ کی فوراً تعمیل ارشاد پر کمر بستہ ہوگیا اور کہاں وہ شخص جسکو ایک بکری کے ذبح کرنیکا حکم ہوا تو اُسنے درہم و دینار کی محبت اختیار کی اور حکم کے ماننے سے دل چرایا بخدا ان دونوں میں اتنا بڑا فرق ہے جو رات اور دن کے فرق سے بھی زیادہ ہے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کی وجہ سے اب یہ ہمیشہ کے لئے سنت ہوگئی جو دولتمندوں پر واجب ہے ۞

جامع ترمذی میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی نے عید قربانی کے دن ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کا خون بہانے سے زیادہ

پیارا ہو بیشک وہ قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کھروں سمیت آویگی اور قربانی کرنیوالے کے اعمال میں تولی جاویگی اور بیشک خون زمین پر گرنیسے پہلے اللہ تعالیٰ کی قبولیت کے مرتبہ میں پہنچ جاتا ہے پس خوشدلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

اور سنن ابن ماجہ اور مسند امام احمد میں زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ یہ قربانیاں جو ہیں یہ کیا دستور ہے آپنے فرمایا یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اُنہوں نے عرض کیا ہمیں انکے کرنے میں کیا ثواب ملیگا آپ نے فرمایا بکری کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملیگی اُنہوں نے عرض کیا۔ اگر بھیڑ دُنبے کی اُون ہو تو فرمایا اُن کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ سو تم پر واضح ہو کہ ہر آزاد مسلمان مقیم مالدار پر جو ایسے نصاب کا مالک ہو جو اسکی اصلی حاجت سے زائد ہو اگرچہ نصاب نامی نہ ہو۔ اور اگرچہ اس پر سال نہ گذرا ہو واجب ہے کہ عید کی نماز فارغ ہونیکے وقت سے لیکر تین دن تک یعنی بارہویں تاریخ کو سورج کے غروب ہونیسے پہلے تک اپنی جان کی طرف سے ایک بھیڑ بکری یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ قربانی کرے چھوٹے بچے کیطرف سے واجب نہیں ہاں اگر مالدار ہو تو اُسکے مال سے قربانی کرے بکری سے ایک سال عمر کی قربانی جائز ہے اس سے کم عمر کی جائز نہیں اور بھیڑ دنبے کی جنس سے چھ مہینے سے زائد عمر کا ایسا فربہ اور توانا بچہ جو سال بھر عمر والے کے رنگ بجنگ ہو تو وہ بھی جائز ہے اور گائے کی جنس دو سال سے کم عمر کی جائز نہیں اور اونٹ میں سے پانچسال کی عمر سے کم کی قربانی جائز نہیں اور اونٹ اور گائے میں شرکت تب جائز ہے کہ سارے شریکوں کی نیت ثواب کی ہو۔ اگرچہ جہت قربت میں اختلاف ہو کسی نے قربانی کی نیت کی اور کسی نے قران اور تمتع کی ہدی کی تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ اور اگر کسی ایک شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہو تو کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوتی۔ در مختار، اور بے سینگ کی جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اُسکی قربانی جائز ہے اور جس کا سینگ ٹوٹ جاوے اسکی قربانی میں بھی کچھ مضائقہ نہیں بشرطیکہ سینگ ٹوٹنے سے بدن میں کوئی ضرر علوث نہ ہو گیا ہو۔ اور ظاہری بیماری والے جانور کی قربانی جائز نہیں اور نہ کانے جانور کی قربانی جائز ہے جسکا کانا پن ظاہر ہو۔ اور نہ لنگڑے جانور کی جو مذبح تک کیساتھ چل نہیں سکتا اور نہ اُس جانور کی جسکے کان یا ناک یا چکی میں سے تہائی سے زیادہ جاتا رہا ہو اور اونٹ میں سنت اس طرح ہے بایاں ہاتھ باندھ کر اُسکے نحر کیا جاوے اور گائے بکری میں سنت یوں ہے کہ بائیں پہلو پر لٹاکر ذبح کی جاوے اور ذبح کے وقت کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور سنت یوں ہے کہ قربانی میں سے

خود بھی کھاوے اور صدقہ بھی کرے اور دوستوں کو ہدیہ تحفہ بھی بھیجے اور صدقہ تہائی سے کم نہیں ہونا
چاہیئے۔ اور قربانی کا چمڑا خیرات کرے یا کوئی برتنے کی چیز بنالے۔ مثلاً چھلنی ڈول وغیرہ جس
سے گھر میں خود فائدہ اٹھاتا ہے اور قربانی کے چمڑے یا اور کسی چیز کو فروخت نہ کرے اور قصائی
کی مزدوری میں قربانی کی کوئی چیز نہ دے اور ایک جانور کو دوسرے کے روبرو ذبح کرنا مکروہ ہے اور ایسا زور
سے ذبح کرنا بھی مکروہ ہے کہ نخاع تک پہنچ جاوے اور یہ بھی مکروہ ہے کہ تڑپنے سے اسکے تسکین پانے سے
پہلے ہی چمڑا اوتارنا شروع کرے اور ذبح سے فارغ ہونیکے بعد یہ دعا پڑھے تو اچھا ہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ
مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یعنی اے اللہ
مجھ سے یہ قربانی قبول کر جیسے ابراہیم خلیل اللہ اور محمد حبیب اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قربانی قبول کی
اور مستحب ہے کہ عید کی نماز کیلئے عید گاہ میں ایک راستہ سے جاوے اور واپس دوسرے راستہ سے ہو تاکہ
اسکی طاعت کی بہت شہادتیں ہو جاویں فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں اور قربانی کے اونٹوں کو کیا
ہے تمہارے لئے اللہ کے نشانوں سے یہ بہترین ہدی ہے جسکو مکہ میں لیجا کر اللہ کے نام پر قربان کرتے ہو
حافظ ابن کثیر کہتے ہیں بدنہ کا اطلاق شرعاً گائے پر بھی کیا جاتا ہے علما کے دو قولوں میں زیادہ صحیح یہی ہے
تمہارے لئے انمیں بہتری ہے دنیا میں بھی بہت منافع انسے حاصل ہوتے ہیں انکا دودھ پیتے ہو انپر سواری کرتے ہو
انکا گوشت کھاتے ہو وغیرہ ذلک اور اُخروی منافع بھی ہیں کہ انکو اللہ کے نام پر قربانی کرتے ہو جس سے
آخرت کا اجر حاصل ہوتا ہے پس انپر اللہ کا نام ذکر کرو اسحال میں کہ تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھا یعنی بایاں
ہاتھ بند ھا ہو امام حسن بصری اللہ فی فرماتے کہا صواف کے معنے یہ ہیں کہ خالص اللہ کیلئے قربان کئے جاویں
جاہلیت کے شرک کی طرح غیر اللہ کے تقرب کا شائبہ نہ ہو پس جب انکی پسلیاں گر جائیں یعنی حرکت اور اضطراب
ٹھہر جائیں اور اچھی طرح انکی جان نکل جائے اور ٹھنڈے ہو جائیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور مانگنے والے اور بے
سوال کو بھی کھلاؤ۔ قانع وہ ہے جو ہاتھ پھیلا کر مانگے اور معتر وہ گوشت کھانیکے لئے تمہارے سامنے آگے پیچھے
ہووے اور سوال نہ کرے اسی معنے کو امام ابن جریر نے اختیار کیا اسیطرح ہمنے انکو تمہارے مسخر اور تابع کر دیا تھا تاکہ تم
شکر کرو یعنی تمہارے بس میں ہونے چاہو انکا دودھ دوہ لو چاہو انپر سوار ہو۔ بوجھ لادو۔ خواہ ذبح کر لو۔ اللہ تعالیٰ کو
نہ انکے گوشت پہنچتے ہیں نہ انکے خون پہنچتے ہیں جیسے جاہلیت میں کرتے تھے کہ جن بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے
قربانی کا گوشت لیکر انپر رکھدیتے تھے اور انکے خون کے چھینٹے انپر ڈالتے سو اللہ تعالیٰ اس سے برتر ہے

وہ صرف تمہارے دل کا تقویٰ چاہتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اُنکو تمہارے بس میں کردیا تاکہ اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اُسنے تمکو ہدایت کی اور خوشخبری دو نیکی کرنیوالوں کو پہلی آیت میں فرمایا اللہ کا نام ذکر کرو اور اس آیت میں فرمایا اللہ کی بڑائی ذکر کرو۔ اس میں اشعار ہے کہ تسمیہ اور تکبیر دونوں کو جمع کرکے کہنا چاہیئے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہی عبادتیں کریں جو اللہ اور اُسکے رسول نے مشروع کی ہیں کہ اصل نیکیاں یہی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا۔ نظم

غرض اُن پر حج ہے بیت اللہ کا — جن کو ہو مقدور زادِ راہ کا
اُن پہ قربانی ہوں از واجبات — جن پہ فرضِ عین ہے دینا زکوٰۃ
ذبح کرنا ایک راس اس شخص کو — بکری ہو یا گائے ہو یا اونٹ ہو
بلکہ اونٹ اور گائے میں ہے بحظ — ایک سے لے سات تک شرکت روا
بکری اک سالہ دو سالہ ہو بقر — پنجسالہ اونٹ مادہ خواہ نر
عضو ثابت دیکھ لینا اُسکے تم — ناک کان اور دست و پا اور شاخ و دم
سالم و فربہ ہو نہ بیمار و قاق — بن کے مرکب حشر میں مثلِ بُراق
تاکرے طے جلد راہ پل صراط — چاہیئے اس کی نہایت احتیاط
دن ہیں قربانی کے تین اے مؤمنین — دسویں ہے اور گیارہویں اور بارہویں
اور تکبیرات کہنا واجبات — صبح عرفہ سے ہے پیچھے ہر صلوٰۃ
تیرہویں تاریخ وقت عصر تک — ہیں یہی تشریق کے دن غیر شک
کان رکھ کر مومنو سُن لو ذرا — ہے یہ مضمون حدیث مصطفےٰ
خواب میں دیکھا خلیل اللہ نے — حکم قربانی دیا اللہ نے
صبح کو اُٹھ کر باآداب تمام — کردیئے سو اونٹ قربان حق کے نام
دوسری شب بھی یہی آیا نظر — یعنے کہتا ہے خدا قربان کر
پھر سحر اُٹھ کر خلیل اللہ نے — ایک سو اونٹ اور قربانی دیئے
تیسری شب بھی یہی تھا ماجرا — یعنے قربانی کو تھا حکم خدا
عرض کی یارب میں کیا قربان کروں — حق تعالیٰ کا ہوا ارشاد یوں

تجھ کو جو سب سے زیادہ ہو عزیز
کر تُو میری راہ میں قرباں وہ چیز

تھے جو اسمٰعیل حضرت کے پسر
تھے وہی ہر چیز سے محبوب تر

آئے اسمٰعیل کی ماں کے قریب
کی بیاں فی الفور وہ خواب عجیب

پھر کہا اب غسل دے فرزند کو
اور نئے کپڑے پہنا دلبند کو

پس نہلا کر ماں نے پہنایا لباس
اور کہا جا جان مادر حق کے پاس

سن کے اُٹھے یہ ذبیح اللہ کلام
گھر سے باہر آئے ہوتے شاد کام

اور ہوئے ساتھ اُنکے ابراہیم بھی
آستیں میں لیکے رسّی اور چھری

راہ میں شیطاں رلا کہنے لگا
ذبح کرنے باپ تجھ کو لے چلا

تب لگے ابلیس سے کہنے یہ آپ
مارتا ہے کب کوئی بیٹے کو باپ

پھر تو یوں بولا وہ ابلیس لعین
ہے یہی اب حکم رب العالمین

بولے وہ گر ہے یہی فرمان حق
ایسی جانیں لاکھ ہوں قربان حق

پہنچے قرباں گاہ میں وہ جس گھڑی
باپ نے رسّی نکالی اور چھری

اور کہا بیٹے سے امر حق ہے یوں
تجھ کو اُس کی راہ میں قرباں کروں

بولے اسمٰعیل ہے یہ امر نیک
تین باتوں کی وصیت ہے ولیک

پہلے میرے دست و پا کو باندھیو
وقت قربانی کے تا جنبش نہ ہو

دوسرے منہ ڈھانکنا میرا ابھی
تا نہ آوے رحم تمکو اُس گھڑی

تیسرے اس ذبح کرنے کی خبر
کیجیو ماں کو نہ ہرگز اے پدر

الغرض جب حضرت ابراہیم نے
باندھے ہاتھ اور پاؤں اسمٰعیل کے

اور لٹایا ان کو فرش خاک پر
ڈالا کپڑا اُن کے رُوئے پاک پر

حکم حق سے بعد ازاں یکبارگی
حلق اسمٰعیل پہ رکھدی چھری

عالم بالا میں لرزہ پڑ گیا
کشورِ اعلیٰ میں لرزہ پڑ گیا

سب فرشتوں نے کہا یوں اے خدا
کس سبب سے امر یہ واقع ہوا

تب ہوا ارشاد رب ذوالجلال
کچھ فرشتوں کا تھا مجھ سے یہ خیال

یارب ابراہیم کو باعث ہے کیا	تو نے فرمایا خلیل باصفا
دیکھ لیں اس طرح سے شاطر خلیل	راہ میں میرے ہے یوں حاضر خلیل
الغرض جبریل کو فرماں دیا	گوسفند اک جلد تو جنت سے لا
اور ابراہیمؑ کو یوں دے پیام	حق تعالےٰ تم کو کہتا ہے سلام
تو نے میری راہ میں جو یہ کیا	فضل سے میں نے قبول اُسکو کیا
اب جگہ فرزند کی اک گوسفند	ذبح کر تو ہے یہی مجھ کو پسند
ذبح کی بکری خلیل اللہ نے	دست و پا کو کھول اسمٰعیلؑ کے
عِلمی اُن کی رسم کرنا چاہیئے	راہ حق میں سر کو دھرنا چاہیئے

عید اضحی کا خطبہ ثانیہ کھڑا ہو کر سات مرتبہ تکبیر آہستہ کہکر شروع کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَمَّلَ الْاَعْیَادَ بِالسُّرُوْرِ ۰ وَضَاعَفَ لِلْمُتَّقِیْنَ جَزِیْلَ الْاُجُوْرِ ۰ وَقَبِلَ مِنَ الْحُجَّاجِ وَالْعُمَّارِ سَعْیَهُمُ الْمَشْکُوْرَ ۰ وَکَمَّلَ الضِّیَافَةَ فِیْ یَوْمِ الْعِیْدِ وَاَذِنَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحُبُوْرِ ۰ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۰ اَحْمَدُهٗ عَلٰی نِعَمٍ لَّا یُحْصٰی لَهَا تَعْدَادٌ وَاَشْکُرُهٗ وَکُلَّمَا شُکِرَ زَادَ ۰ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ یَّصْرِفَ عَنَّا الْمُعْضِلَاتِ الشِّدَادَ ۰ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَلَا نَفَادَ ۰ شَهَادَةً صَادِرَةً مِّنْ صَمِیْمِ الْفُؤَادِ ۰ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ شَرَعَ الشَّرَآئِعَ وَسَنَّ الْاَعْیَادَ ۰ وَقَرَّرَ قَوَاعِدَ الْمِلَّةِ وَدَفَعَ الْعِنَادَ ۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ الْاَمْجَادِ ۰ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ تَعَالٰی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ الْعِیْدَ لَیْسَ لِمَنْ لَّبِسَ الْجَدِیْدَ ۰ اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ اَمِنَ الْوَعِیْدَ ۰ فَاتَّقُوا اللّٰہَ بِامْتِثَالِ الْاَمْرِ الْاَکِیْدِ ۰ وَوَحِّدُوْا رَبَّکُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَاَدُّوْا حَقَّ اَمْوَالِکُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَکُمْ وَحُجُّوْا بَیْتَ رَبِّکُمْ وَاَطِیْعُوْا ذَآ اَمْرِکُمْ هٰذَا شَاْنُ الْعِیْدِ ۰

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ صَلّٰی عَلٰی نَبِیِّهٖ فِیْ کِتَابِهِ الْمَکْنُوْنِ ۝ وَاَمَرَکُمْ بِذٰلِكَ فَاَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَیْهِ
تَکُوْنُوْا مِنَ الْفَائِزِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَعَلٰی اٰلِهِمْ
وَاَصْحَابِهٖ خُصُوْصًا نِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ ۝ وَاَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرَاتِ وَعَمَّیْهِ وَالْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِیْنَ
وَعَنِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ ۝ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ سَمِیْعٌ مُّجِیْبُ الدَّعَوَاتِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ
اَذِلَّ الشِّرْكَ وَالْمُشْرِکِیْنَ ۝ بِاسْتِحْکَامِ الْخِلَافَةِ وَتَائِیْدِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَاَیِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَالتَّمْکِیْنِ ۝
اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْصُرْ عَسَاکِرَهُ الْقَاهِرَةَ ۝ وَامْحَقْ بِسَیْفِهٖ رِقَابَ الطَّائِفَةِ الْکَافِرَةِ ۝ وَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ
بِفَضْلِكَ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا مُّطْمَئِنًّا ۝ وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۝ وَارْفَعِ اللّٰهُمَّ مَقْتَكَ وَ
غَضَبَكَ عَنَّا ۝ اَللّٰهُمَّ لَكَ نَسْتَنْصِرُ فَانْصُرْنَا ۝ وَاِلَیْكَ نَلْجَأُ فَلَا تَطْرُدْنَا ۝ وَعَلَیْكَ نَتَوَکَّلُ فَلَا
تُخَیِّبْنَا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِیْنَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهَارُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ دَعْوٰهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ
اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ماہِ ذی الحجہ کے تیسرے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر (۲۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۝ وَاَحَاطَ عِلْمًا بِظَاهِرِ
الْاَمْرِ وَخَافِیْهِ وَمَا تُکِنُّ الصُّدُوْرُ ۝ وَاَبْرَزَ الْاَشْیَاءَ بِحِکْمَتِهِ الْبَالِغَةِ مِنْ عَالَمِ الْاِخْفَاءِ
اِلٰی عَالَمِ الظُّهُوْرِ ۝ اَبْدَعَ الْاِنْسَانَ مِنَ الْمَاءِ الْمَهِیْنِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ بِالتَّقْدِیْرِ ۝
اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰی مَا اَوْلَاهُ مِنَ الْاِحْسَانِ وَالْفَضْلِ الْعَمِیْمِ ۝ وَاَشْکُرُهٗ عَلٰی مَا اَسْدَاهُ مِنَ
الْاِنْعَامِ وَالتَّکْرِیْمِ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْاَحَدُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الرَّءُوْفُ بِاُمَّتِهِ الرَّحِیْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِی الْاِسْتِقَامَةِ وَالتَّقْوِیْمِ ۝
اَمَّا بَعْدُ فَیَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰی اِلٰی اِبْنِ اٰدَمَ اِلٰی مَتٰی هٰذَا التَّغَافُلُ عَنِ

الطاعات النافعة یوم لا ینفع مال ولا بنون ۞ والی متی هذا التکاسل عن الحسنات و تذ
هل بنلو بکم ریب المنون ۞ والی متی هذا الانهماك فی السیئات ۞ وما تجزون الا ما کنتم
تعملون ۞ یا مغترا بطول امله اغرك الامهال ۞ یا مغرورا بصحة بدنه اظننت ان
الامهال اهمال ۞ یا من تفنی کل یوم بعضه والله سیفنی منك جمیع الابعاض ۞
یا غافلا عن اعداد زاد رحیله وانذره بعد السواد البیاض ۞ یا ضاحکا وعیون المنایا
عنه غیر غماض ۞ عجبا لمن هذه الشدائد بین یدیه کیف یقدر جفنه علی الاغماض
والله من یعمل سوءا یجز به ولا یجد له من دون الله ولیا ولا نصیرا ۞ کلا ستعلمون
یوما کان شره مستطیرا ۞ یوم لا ینفع الظالمین معذرتهم ولهم اللعنة ولهم
سوء الدار ۞ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت وبرزوا لله الواحد القهار
عباد الله ما هذا التصامم وقد اسمع الناصح ۞ وما هذا الرقاد وقد صاح بکم القبائح
الی ما ترفضون اقوال الناصح ۞ وقد وعظکم بافرحلی وارائح ۞ اترضون بالقبائح
والفضائح ۞ او ان الذنوب اعمت القلوب فلم تجبر المرجوح من الراجح ستعلمون
اذا نزل بکم الخطب العظیم الفادح ۞ ونقلتم الی بطون القرائح ۞ وتبین لکم
الخسران من المرابح ۞ فاتقوا الله عباد الله لکی تعوزوا مع الفائزین ۞ وقدموا
صالح الاعمال ان الله لا یضیع اجر المحسنین ولا تتبعوا خطوات الشیطن انه لکم
عدو مبین ۞ واخلصوا الاعمال للرحمن انه ارحم الراحمین ۞ اعوذ بالله من الشیطن
الرجیم ۞ وانذرهم یوم الحسرة اذ قضی الامر وهم فی غفلة وهم لا یؤمنون ۞ انا نحن نرث
الارض ومن علیها والینا یرجعون ۞ بارك الله لی ولکم فی القرآن العظیم ونفعنی و
ایاکم بالایت والذکر الحکیم انه تعالی جواد کریم ملك بر رءوف رحیم ۞

اس بیان میں کہ گناہ دل کو اندھا کر دیتے ہیں پھر نصیحت اثر نہیں کرتی نمبر ۹۱

حاضرین! اللہ تعالی مجھے و تم سبکو توفیق دے کہ اپنے دلونکو گناہونکے زنگ سے صیقل کرتے رہیں۔ آمین
سب تعریف اللہ تعالی کے لئے جسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے بنائے اور انکے دور

کرنے کے لئے اجالا بنادیا تمام ہوکے ظاہر اور پوشیدہ پر اس کا علم محیط ہے اور جو کچھ سینوں کے
پردوں میں ہے سب کو جانتا ہے اور اپنی حکمت بالغہ سے اشیاء کو عالم خفا سے عالم ظہور میں لایا۔ انسان
کو حقیر پانی سے ابداع کیا[1] اور ہر چیز کو پیدا کیا پس اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ کردیا میں اسکی حمد و شنا کرتا
ہوں اس پر جو اُسنے اپنے احسان اور عام فضل سے عطا کر رکھا ہے اور اس کا شکر بجالاتا ہوں اسپر جو اُس نے
انعام اور بزرگی سے عنایت کیا ہو۔ اور میں شہادت دیتا ہوں کہ عبادت کسی کا حق نہیں مگر اللہ کا جو بلو شان
ہے برتر صاحب عظمت اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسکے بندہ اور رسول ہیں
جو اپنی امت کے حق میں نہایت شفیق اور مہربان ہیں اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جنکا
نام نامی محمد ہے اور اُنکی آل اور اصحاب پر جو خود صاحب استقامت ہیں اور دوسروں کو ٹھیک کرنیوالے۔
اَمَّا بَعْدُ۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اے ابن آدم تیری یہ حالت کب تک رہیگی کہ ان طاعات سے
جو ایسے دن کام آنیوالی ہیں جسدن نہ مال کام آویگا نہ بیٹے تو غافل رہیگا اور کب تک نیکیوں سے
سستی اور کاہلی کرتا رہیگا حالانکہ زمانہ کی گردشیں تمہاری مجلس میں آپہنچی ہیں اور کب تک بدیوں میں منہمک
رہوگے حالانکہ تمہیں بدلہ وہی ملیگا جو تم کرتے ہو۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے اے وہ شخص جو لمبی
امید کیساتھ مغرور ہوگیا ہے۔ کیا تجھے مہلت ملنے نے دہوکا دے رکھا ہے۔ گناہ پر فوراً عذاب
نہیں آتا اس سے تجھے دہوکا ہوگیا کہ کوئی نہیں پوچھیگا یہ خیال غلط ہے ع دیر گیرد سخت گیرد مر ترا۔
اے وہ شخص جو بدن کی تندرستی سے غرور میں آگیا ہے کیا تو اس خیال میں ہے کہ یہ ڈھیل دنیا اہل
اور بیکار چھوڑ دینا ہے ہرگز نہیں اے وہ شخص جس کی زندگی کا کچھ حصہ ہر دن فنا ہو رہا ہے بجدا
عنقریب ایکدن تیری عمر کے تمام حصے فنا ہوجائیں گے اے وہ شخص جو اپنے کوچ کا توشہ تیار کرنے
سے غافل ہے۔ حالانکہ بالوں کی اسیاہی کے بعد سپیدی کا آنا اُسکو ڈرا رہا ہے ؎

زاں برف بارید بر پرِّ زاغ | نے باید اکنوں تماشائے باغ

یعنی تیرے بال جو کوّے کے پر کی طرح سیاہ تھے اُنپر بڑھاپے کی برف برس گئی اور سپید ہوگئے لہٰذا
اب باغ کا سیر و تماشا تیرے حال کے مناسب نہیں اب خدا تعالیٰ کی یاد میں دل لگا کہ مرنے کے بعد یہی
چیز کام آنیوالی ہے اے وہ شخص جو ہنس رہا ہے تیرا ہنسنا کیونکر معقول ہوسکتا ہے حالانکہ

[1] ابداع کے یہ معنے ہیں کہ اس سے پہلے اس نمونہ کی کوئی مخلوق نہیں تھی ۱۲ مؤلف

موت کی آنکھیں (تیری طرف لگی ہوئی ہیں۔ بند نہیں کی ہوئیں۔ تیری طرف سے ڈھینی ہوئی نہیں اے وہ شخص کہ اپنے راستہ میں حیران ہے حالانکہ وہ کوچ کرنیوالوں کو دیکھ رہا ہے کہ ایک کے پیچھے ایک چلا جا رہا ہے تعجب کی بات ہے کہ جس شخص کے سامنے یہ شدید مصیبتیں درپیش ہیں۔ وہ کسطرح سو سکتا ہے اپنی آنکھیں میچنے پر کسطرح قادر ہو سکتا ہے بخدا جو شخص بدی کا عمل کریگا اپنے عمل کی سزا دیا جاویگا اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اپنا کارساز اور مددگار نہ پائیگا۔ یقیناً تم ایسے دن سے ملوگے (ایسا دن تم پر آنیوالا ہے) جس کی برائی اور وہشت پھیلی ہوئی ہوگی۔ جسدن ظالموں کو انکی عذرخواہی کچھ فائدہ نہ دیگی اور ان کیلئے لعنت ہے اور اُن کے لئے برا گھر ہے جسدن اس زمین کو بدل کر اور زمین لائی جاویگی اور آسمان بھی تبدیل کر دیئے جاوینگے اور سب لوگ ایک اللہ زبردست و باؤ والے کے سامنے پیش ہونگے اے اللہ کے بندو تمہارا یہ بہرا پن کیسا حالانکہ نصیحت کرنیوالے نے سب کچھ سُنا دیا اور یہ خواب خرگوش کیسی حالانکہ پکارنیوالے نے آواز دیدی کبتک تم نصیحت کرنیوالے کی بات کو چھوڑے رکھوگے اس سے اعراض کرتے رہوگے حالانکہ اُسنے تمہیں کھلی واضح بات کی نصیحت کی کیا تم عیب داری اور قباحت کو اپنے حق میں پسند کرتے ہو یہ بات ہے کہ گناہوں نے لوں کو اندھا کر دیا پس اب وہ بری بات کو بھی بات علیحدہ نہیں دیکھ سکتے بھلائی برائی میں تمیز کرنیکی قوت سلب ہوگئی۔ عنقریب تم کو معلوم ہوجاویگا جب بڑا ہیبت ناک امر آ پڑیگا اور محلوں سے نکال کر قبروں کے پیٹ میں تم کو پہنچا دیا جاویگا اور نقصان اور منافع کی باتیں تم کو واضح ہوجاویں گی پس اے اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہونیوالوں کے ہمراہ مراد کو پہنچ جاؤ۔ اور اعمال صالحہ کر کے آگے بھیجو۔ بیشک اللہ تعالیٰ صلاحیت والوں کے اجر ضائع نہیں کرتا اور شیطان کے قدموں کے کھوج پر نہ چلو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اپنے اعمال خالص اللہ مہربان کیلئے کرو۔ بیشک وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ مریم میں اور خبردار کر اور ڈرا اے محمد لوگوں کو حسرت کے دن سے جب فیصلہ کیا جاویگا کام اور اب وہ غفلت میں ہیں اُسدن کے اہوال و شدائد سے بیخبر ہیں) اور اُسدن پر ایمان نہیں لاتے (اب اس امر کا اعتقاد نہیں کرتے کہ ایکدن ایسا آویگا کہ تمام خلقت اس میں پھر زندہ ہوگی اور ایک کے اعمال کا حساب ہوگا۔ **فائدہ** مسند امام احمدؒ میں ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت والے جنت میں داخل ہو جاوینگے اور دوزخوالے دوزخ

میں تب موت ایک چت کبرے مینڈھے کی صورت لاکر جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑی کی جاویگی پھر کہا جاویگا اے جنت والو اسکو پہچانتے ہو تو سب اہل جنت سر اٹھا کر غور سے دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں یہ موت ہے کہا راوی نے پھر کہا جاویگا اے دوزخ والو کیا تم اسکو پہچانتے ہو تو وہ بھی سر اٹھا کر غور سے دیکھیں گے اور کہینگے ہاں یہ موت ہے کہا پھر اسکے ذبح کرنیکا حکم دیا جاویگا۔ اور وہ ذبح کر دی جاوے گی اور کہا جاویگا اے جنت والو اب خلود ہے تمکو ہمیشہ جنت میں رہنا ہے اب موت نہیں رہی کہ کوئی مر جاوے اور اے دوزخ والو اب خلود ہے تم کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب موت نہیں رہی کہ کوئی مر کر عذاب سے خلاصی پاوے ابن مسعودؓ کی روایت میں ہے کہ جنت والے اس خوشخبری سے اتنے خوش ہونگے۔ کہ اگر خوشی سے وہاں موت ممکن ہوتی تو مارے خوشی کے مر جاتے۔ اور دوزخ والے ایسے غمزدہ ہونگے کہ اگر وہاں غم سے مرنا ممکن ہوتا تو مارے غم کے دم گھٹ کر مر جاتے پس یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے قول سے وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ اور ایک حدیث میں ہے کہ سب لوگ جنت اور دوزخ کیطرف نظر کرینگے تو دوزخ والے جنت میں ایک گھر دیکھینگے۔ اور اُن سے کہا جاویگا کہ اگر تم مطابق شرع کے عمل کرتے تو یہ گھر تمہارا ہوتا۔ پس اُنکو حسرت گھیر لیگی اور جنت والے دوزخ میں ایک گھر دیکھیں گے اور اُن سے کہا جاوے گا۔ اگر تم پر اللہ کا احسان نہ ہوتا اگر اللہ کی طرف سے تم کو عمل صالح کی توفیق نہ ملتی تو تمہاری جگہ یہ ہوتی۔ اور آیت کا معنے اسطرح بھی کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کو حسرت اور پچھتانے کے دن سے ڈرا حسرت کا دن قیامت کو اسلئے کہا گیا کہ اُسدن ہر ایک کو حسرت اور ندامت ہوگی۔ گنہگار تو اپنے گناہوں پر افسوس کریگا۔ میں نے گناہ کیوں کئے اور نیکوں کو اس وجہ سے حسرت ہوگی کہ نیکیوں کی ہو یہ قدر دانی کی جاتی ہے۔ تو میں نے زیادہ نیکیاں کیوں نہ کیں کہ زیادہ اجر پاتا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک ہم ہی زمین کے وارث ہونگے اور جو کوئی زمین پر ہے اُسکے بھی ہم ہی وارث ہونگے اور سب لوگ ہماری طرف لوٹائے جاوینگے۔ یعنی سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور سب کے پیچھے اللہ تعالیٰ ہی رہیگا اور تمام لوگوں کی جائدادیں اور املاک اُسی کے قبضہ میں ہوگی اور وارث وہی ہوتا ہے جو کسی کے مرنیکے بعد اُسکے مال اور ملک کا مالک اور متصرف ہو مراد یہ ہے کہ جن مالوں اور جائدادوں کے حاصل کرنیکے لئے لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں اُنکو چھوڑ کر مر جاوینگے۔ اور سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں رہیں گی پھر ایسی بے وفا چیزوں کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا کونسی عقل کی بات ہے

اور پھر صرف یہی نہیں کہ ان چیزوں کو چھوڑ کر مرجاویں گے - بلکہ اسکے بعد اُنکو اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونا ہے اور ذرہ ذرہ کا حساب ہونا ہے لہذا لوگوں کو زیادہ احتیاط سے رہنا چاہیئے - اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا چاہیئے مبادا نافرمانی کی شامت سے دوزخ میں جانا پڑے اللہ تم سبکو توفیق دے آمین
خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے تو حجت تمام ہو چکی ہے سب کچھ صاف صاف سمجھا دیا ہے لیکن گناہوں اور نافرمانیوں کے سبب سے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے دل اندھے ہوگئے ہیں حق و باطل میں تمیز نہیں رہی اور ایسے دلوں کا علاج یہی ہے - کہ موت کو یاد کریں اور اُسدن کو ہمیشہ نظر رکھیں جسدن وہ سب چیزیں جنکے شوق و محبت میں آج نافرمانیوں اور گناہوں کے مرتکب ہو رہے ہیں اُن کے قبضہ و تصرف سے باہر ہونگی - اور اُنسے حساب ہوگا کہ یہ چیزیں کس طریق سے حاصل کیں جائز اور مشروع طریق سے یا ناجائز اور غیر مشروع وجہ سے اور اُنکو خرچ کیسے کیا اللہ تعالیٰ کی اجازت کے مطابق یا محض ہوائے نفسانی کی اتباع سے جب یہ تصور بار بار دل میں دھرائیں گے - تو عجب نہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید نہیں کہ وہ غلیظ پردہ جو دل پر چھا گیا تھا - اور اُسے اندھا کر دیا پھٹ جاوے اور بصیرت حاصل ہو ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ

نظم

مومنانِ خوش طریقہ کا خدا غفار ہے — کافرانِ بدروش کیواسطے قہار ہے
آپکو مشغول رکھا ایدل خدا کی یاد میں — قرب درگاہِ خداوندی اگر درکار ہے
ہیں وہی بندوں میں سچے طالبانِ ذوالجلال — جن کی آنکھوں کے تلے دنیا پڑی مردار ہے
دین کے کام نہیں جو دنیا کا رکھتا ہی لحاظ — او علمائے دین اُس کا سر بسر بیکار ہے
اس جہانِ بیوفا میں طالبانِ دین کو — دل لگانا قحبۂ دنیا سے زہر مار ہے
ہوش کر سر خواب غفلت سے اُٹھا ای بیخبر — گور منہ کھولے ہوئے تیرے لئے تیار ہے
کس طرح حبِّ الٰہی اسکے دلکو ہو نصیب — لوحِ دل پر جسکے نقش درہم و دینار ہے
اہلسنت کیوں نہ پہنچیں منزل مقصود پر — راہ بر اُن کی حدیث سیدِ ابرار ہے
ایدل اس گھر کو بنا جس گھر میں رہنا ہی سدا — یہ سرائے فانیہ دو روز کا گھر بار ہے
اپنی اس آلائش عصیاں کو دھوا ی بیخبر — میل عصیاں کے لئے صابون استغفار ہے

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولی المنبر دہم کیساتھ لکھا گیا ہے

ماہ ذی حجۃ الحرام کے چوتھے جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر (۲۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الحمد للہ معز من اطاعہ واتقاہ ۝ ومذل من خالف امرہ وعصاہ ۝ الناصر لمن نصرہ من اہل طاعتہ ومن والاہ ۝ الذین یغضبون لغضبہ ویرضون لرضاہ ۝ فسبحانہ من الٰہ عظیم متفرد بالاعطاء والافضال والہدایۃ والاضلال احمدہ سبحانہ علی مواہبہ الجزال ۝ واشکرہ علی نعم تتکرر بالغدو والاٰصال واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ولا معبود بحق سواہ ۝ واشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ وخیرتہ ممن اصطفاہ ۝ اللّٰہم صل وسلم علی عبدک ورسولک محمد وعلی اٰلہ واصحابہ ومن نصرہ واٰواہ ۝ اما بعد فیا ایہا الناس اتقوا اللہ تعالیٰ وخذوا لانفسکم باسباب النجاۃ والسلامۃ واحذروا موجبات الہلاک والندامۃ ۝ واعلموا ان الامر بالمعروف والنہی عن المنکر موجب لنزول البرکات ۝ وترکہ سبب لحلول الامراض والاسقام والہلکات ۝ وتسلط الاعداء وجور الولاۃ وعلو الفسقۃ وذل اہل الطاعات ۝ اما سمعتم قولہ تعالیٰ فی محکم الاٰیات ۝ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون ۝ کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون ۝[1] اما سمعتم بما فعل بالقرون الخالیات ۝ من انواع التدمیر والعقوبات ۝ وما حل بہم من الیم العذاب والہلکات ۝ التی نقلوا بہا الی نار الجحیم والحسرات ۝ وحرموا بہا برکۃ الاعمار ۝ والارزاق ورضی ربہم والجنات ۝ اما سمعتم بالیم عذابہ لفاعل المحرم ومن لم ینکر المحرمات قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فاذا فعلوا ذلک عذب اللہ العامۃ والخاصۃ وقال صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل علیہ

---

[1] سورہ مائدہ رکوع ۱۱

السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ
طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيْ سَاعَةٍ قَطُّ وَعَنْ
اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا
ظَهَرَتِ الْمَعَاصِيْ فِيْ اُمَّتِيْ عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ قُلْتُ اَمَا فِيْهِمْ يَوْمَئِذٍ
نَاسٌ صَالِحُوْنَ قَالَ بَلٰى قُلْتُ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِمْ قَالَ يُصِيْبُهُمْ مَا اَصَابَ النَّاسَ
وَفِيْ مَرَاسِيْلِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ تَحْتَ
يَدِ اللّٰهِ وَفِيْ كَنَفِهٖ مَا لَمْ يُمَالِئْ قُرَّاؤُهَا اُمَرَاءَهَا وَمَا لَمْ يُزَكِّ صُلَحَاؤُهَا فُجَّارَهَا وَمَا لَمْ يُهِنْ خِيَارُهَا
اَشْرَارَهَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ رَفَعَ اللّٰهُ يَدَهٗ عَنْهُمْ ثُمَّ سَلَّطَ عَلَيْهِمْ جَبَابِرَتَهُمْ فَسَامُوْهُمْ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ ثُمَّ ضَرَبَهُمْ بِالْفَاقَةِ وَالْفَقْرِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ
عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ
لَكُمْ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِالصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ
الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَاِنِّيْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ
يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ
اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنِيْ وَاِيَّاكُمْ
بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وعظ نمبر (۱۷)

امر معروف ونہی عن المنکر یعنی کام کا حکم کرنے اور برے کام سے روکنے کی فضیلت میں

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ خود کریں
اور نہ ہوتے بس دوسروں کو کرنے دیں۔ آمین ثم آمین۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو طاعت گذار پرہیزگار شخص کو عزت دینے والا ہے اور جو امر کا خلاف اور نافرمانی کرے اسکو ذلیل کرنے والا ہے اور اہل طاعت میں سے جو اس کے دین کی مدد کرے اور اُسے اپنا کارساز بنائے اسکی مدد کرنیوالا ہے اہل طاعت وہ لوگ ہیں جو اُسکے غضب کیلئے غضبناک ہوتے ہیں اور اُسکی رضا کیلئے راضی ہوتے ہیں یعنی جو لوگ شریعت کی مخالفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہیں نیک لوگ ان پر غصے اور ناراض ہوتے ہیں اور جو لوگ اتباع شریعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مستوجب ہوتے ہیں اُنسے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔ غرض اُنکی خفگی اور خوشنودی کا معیار محض اللہ کی مخالفت اور طاعت ہی ہے کسی اور غرض کی بنا پر کسی سے دشمنی دوستی نہیں کرتے پس پاکذات ہے وہ معبود باعظمت جو بخشش کرنے اور بزرگی دینے اور راہنمائی کرنے اور گمراہ کرنے میں اکیلا اور یگانہ ہے میں اس پاکذات کی بڑی بڑی بخششوں پر اُسکی حمد وثنا کرتا ہوں اور اسکی نعمتوں پر جو صبح وشام بار بار نازل ہوتی ہیں اُسکا شکر بجالاتا ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے اللہ کے جو واحد لاشریک ہے اور اُسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور تمام برگزیدہ لوگوں میں سے چنے ہوئے اور پسندیدہ تریں اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے بندہ اور رسول پر جنکا نام نامی محمدؐ ہے اور اُن کی آل اور اُنکے اصحابوں پر اور جن لوگوں نے آپ کی امداد کی اور ٹھکانا دیا۔

اَمَّا بَعْدُ اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی جانوں کی نجات اور سلامتی کے اسباب کو مضبوط پکڑو۔ اور ہلاکت اور ندامت کے اسباب سے بچتے رہو۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ نیک کاموں کا حکم دینا اور بُرے کاموں سے منع کرنا نزول برکات کا موجب ہے اور امر معروف اور نہی منکر کا ترک کردینا طرح طرح کی امراض اور بیماریوں اور ہلاکتوں کے اُتر پڑنے کا سبب ہے امر معروف اور نہی منکر کو چھوڑ دینے سے دشمن مسلط ہو جاتے ہیں حکومت اور سلطنت غیروں کی ہو جاتی ہے حاکم ظالم ہو جاتے ہیں فاسق اور بدکار لوگ ملک میں بڑھ چڑھ جاتے ہیں اہل طاعت اور نیک لوگ پست اور ذلیل ہو جاتے ہیں کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سُنا جو محکم آیتوں میں آیا ہے۔ بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر کیا اُن پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبانی لعنت

بھیجی گئی یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے گناہ کئے اور اللہ کی باندھی ہوئی حد سے آگے بڑھ جایا کرتے تھے
انکی یہ عادت ہوگئی تھی کہ برا کام جو ان میں رواج پا گیا اس سے ایکدوسرے کو روکتے نہ تھے البتہ
بہت برا ہے وہ کام جس کے وہ عادی ہوگئے تھے۔ یعنی برے کام سے ایکدوسرے کو منع نہ کرنا
کیا تم نے وہ نہیں سنا جو گذشتہ قرنوں کو طرح طرح کی ہلاکت اور قسم قسم کے عذاب کی سزا ملی
اور جو دردناک عذاب اور تباہی ان پر اتر پڑی جس کے سبب وہ دوزخ کی آگ اور حسرتوں میں
جا پہنچے اور اسکی وجہ سے عمروں اور رزقوں کی برکت سے محروم ہوئے اور اپنے رب کی رضا اور
جنتوں سے بے بہرہ ہے کیا تم نے سنا نہیں حرام کام کرنیوالے اور حرام کا ارتکاب ہوتے دیکھ کر
انکار نہ کرنیوالے پر اللہ کیطرف سے کیسا دردناک عذاب نازل ہوتا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ خاص خاص لوگوں کے عمل پر سب لوگوں کو عذاب نہیں کرتا۔ یہاں
تک کہ برا کام انکے اندر کھلم کھلا کیا جاوے۔ اور دیکھیں اور باوجودیکہ انکار پر قادر ہیں پھر بھی انکار
نہ کریں جب یہ کرینگے اسوقت اللہ تعالیٰ عام اور خاص سب کو عذاب دیگا۔ برا کام کرنے والے
اور اسکو دیکھ کر انکار نہ کرنیوالے سب عذاب کی لپیٹ میں آجاوینگے دوسری حدیث میں نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شہر کو مع
اسکے باشندوں کے الٹ دو۔ تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اے رب انمیں تیرا فلاں بندہ بھی ہے
جس نے ایک لحظہ بھر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس پر بھی اور سب لوگوں پر
بھی بستی کو الٹ دے کیونکہ میری خاطر کبھی ایک ساعت بھی اسکا چہرہ متغیر نہیں ہوا یعنی میرے
نافرمانوں سے کشادہ پیشانی کیساتھ ہمیشہ ملتا رہا۔ میری خاطر کبھی ایکساعت بھی اس نے نافرمانوں
سے منہ نہیں بگاڑا۔ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ جب گناہ میری امت میں ظاہر ظہور ہونے لگیں گے
تو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ان پر عام عذاب بھیجے گا۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا حضرتؐ کیا
اسدن انمیں نیک لوگ نہیں موجود ہونگے فرمایا کیوں نہیں بلکہ بعض نیک بھی موجود ہونگے میں
نے دریافت کیا انسے کیا معاملہ کیا جاویگا۔ فرمایا انکو بھی وہ عذاب پہنچ جاویگا جو دوسرے لوگوں
کو پہنچیگا امام حسن بصری کی مرسل حدیثوں میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ

کی حفاظت اور اُسکے ہاتھ کے نیچے رہیگی جب تک اس اُمت کو پڑھے ہوئے لوگ مداہنت نہ کرینگے اور نیک لوگ بدکاروں کی تعریفیں نہ کرینگے اور جب تک بُرے لوگ اچھے لوگوں کو ذلیل وخوار نہ کرینگے جب یہ کام کر گذریں گے تو اُسوقت اللہ تعالےٰ اُنپر سے اپنا ہاتھ اُٹھالیگا۔ پھر اُنپر ظالموں کو مسلط کر دیگا پس وہ اُن کو بُرے سے بُرا عذاب چکھا دینگے پھر اُنپر اللہ تعالیٰ بھوک اور محتاجی لگا دیگا اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی یا تو تم امر معروف اور نہی منکر کروگے یا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے تمپر عذاب بھیج دیگا۔ پھر تم اُس سے دعائیں مانگوگے۔ اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہونگی۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو اے ایمان والو تم اپنی جان کو لازم پکڑو اپنے آپ کو ہدایت پر رکھو۔ جب تم ہدایت پر ہوگے تو جو گمراہ ہُوا وہ تمہیں ضرر نہ کریگا۔ اِس آیت کے معنے غلط نہ سمجھ جانا۔ یہ نہ سمجھنا کہ آیت کی یہ مراد ہے کہ تم جب ہدایت پر رہو لوگ پڑے گناہ کریں تمہارا کچھ نہیں بگاڑیگا تم بیفکر رہو۔ اُنکو راہ راست پر لانا تمہارے ذمہ نہیں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے بیشک جب لوگ بُرے کام کو دیکھیں پھر اُسکو بدلیں نہیں۔ (بُرا کام کرنیوالے کو سمجھا بجھا کر راہ راست پر نہ لادیں) تو بہت قریب اور ممکن ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا عام عذاب بھیجے جس سے نیک وبد سب کچلے جاویں +

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں (مسلمانو) اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف دعوت دیں لوگوں کو اچھے کام کی ترغیب دیا کریں۔ نیکی کا حکم کریں اور ناجائز کام سے روکیں اور یہی لوگ ہیں فلاح پانیوالے اور تم اُن لوگوں کیطرح نہ ہو جاؤ۔ جو فرقے فرقے بن گئے (اور دین میں) اختلاف پیدا کر دیا بعد اس کے کہ اُن کو واضح احکام آچکے تھے اور وہ لوگ جو ہیں اُن کے لیئے بڑا عذاب ہے +

فائدہ امر معروف اور نہی عن المنکر کرنیوالے کو لازم ہے کہ خود نیکی کا عمل کرے اور دوسروں کو نیک عمل کی ترغیب دے اور بدعمل سے خود بھی باز رہے اور دوسروں کو بھی منع کرے تاکہ اس کی مثال ایسی نہ ہو جیسے کسی نے کہا ہے

وَغَیْرُ تَقِیٍّ یَاْمُرُ النَّاسَ بِالتُّقٰی	طَبِیْبٌ یُّدَاوِی النَّاسَ وَھُوَ عَلِیْلٌ

یعنی جو خود پرہیزگار نہیں اور لوگوں کو پرہیزگاری کا حکم کرتا ہے وہ اس طبیب کیطرح ہے جو لوگوں کی دوا (علاج معالجہ) کرتا ہے اور خود بیمار ہے۔ لیکن جسکو نصیحت کرے اور نیکی کا حکم دے اس کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ خود اسکا عمل نہیں ہے اس کی نصیحت کا کیا اعتبار بلکہ جو اچھی بات کہتا ہے اسکی مان لے۔ جیسا کہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ؎

گفت عالم بگوش جان بشنو ور نماند بگفتنش کردار

یعنی عالم کی بات دل کے کان سے سُننی چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اگرچہ اسکا عمل اُسکے قول کے مطابق نہ ہو لیکن جو شخص مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے کتاب و سنت کا صحیح علم نہیں رکھتا اور وعظ اور درس کرنے بیٹھ گیا اور اُسکو اپنا حرفہ اور پیشہ بنا لیا۔ قرآن کی غلط تاویل اور تحریف کرکے لوگوں کے اعتقاد بگاڑنے لگا۔ تو جس مسلمان کو قدرت ہو۔ اس پر لازم ہے کہ ایسے واعظ کو وعظ سے روکدے اور لوگوں میں مشہور کردے۔ کہ یہ شخص بے علم ہے وعظ اور تدریس کا اہل نہیں کوئی اسکی بات نہ سنے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ظاہری باطنی ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

نظم

کہلاکے دیندار جو کرتا ہے کار بد ۔۔۔ بدکار سے بھی بڑھکے ہے وہ دیندار بد

جتنے ہیں شرک و بدعت و فسق و نفاق و کفر ۔۔۔ ہیں سارے پیش ہر دم پرہیزگار بد

روز جزا میں نیک کو درجے ملے عظیم ۔۔۔ اور پائے گا بدی کی سزا بے شمار بد

جس آدمی کا قول عمل کے خلاف ہے ۔۔۔ کہتا ہے ایسے شخص کو پروردگار بد

بغض و ریا و کبر و حسد سے بچ اے عزیز ۔۔۔ کھوتے ہیں دل کے نور کو یہ ہر چہار بد

ہرگز وہاں کی نار کو ست جان یاں کی نار ۔۔۔ اس نار سے کہیں ہے جہنم کی نار بد

عیش و بہار خلد بریں کی خدا کی چاہ ۔۔۔ دنیا کے بیوفا کے ہیں عیش و بہار بد

دنیا کے جس وقار سے محشر میں ہو ذلیل ۔۔۔ ہے حق میں نیک کار کے ایسا وقار بد

جس اہل زر نے زر سے نکوئی کبھی نہ کی ۔۔۔ مسکین بد سے بڑھکے ہے وہ مالدار بد

نیکوں کو اپنی زوجۂ مونس کے ماسوا ۔۔۔ ہے غیر زن سے صحبت و بوس و کنار بد

جس کاروبار کی نہ اجازت نبی سے ہوا	ڈر حق سے جلد چھوڑ دے وہ کاروبار بد

خطبۂ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبۂ اولیٰ نمبر ۱۷ کیساتھ لکھا گیا۔

ماہ ذی حجۃ الحرام کے پانچویں جمعہ کا خطبہ اولیٰ نمبر ۶۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِئِ الْاَيَّامِ وَالشُّهُوْرِ وَمُفْنِي الْاَعْوَامِ وَالدُّهُوْرِ وَمُضَاعِفِ الثَّوَابِ
لِمَنْ اَطَاعَهٗ وَالْاُجُوْرِ وَغَافِرِ الذُّنُوْبِ لِمَنْ تَابَ اِلَيْهِ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالْفُجُوْرِ يَعْلَمُ خَائِنَةَ
الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ وَيَسْمَعُ دَبِيْبَ النَّمْلِ فِيْ دَيَاجِرِ الظُّلَمِ عَلَى الصُّخُوْرِ فَسُبْحَانَهٗ
مِنْ اِلٰهٍ تُسَبِّحُهُ الْاَفْلَاكُ وَبِتَسْخِيْرِهٖ تَدُوْرُ وَتُقَدِّسُهُ الْاَمْلَاكُ وَلِاَمْرِهٖ تَنْقَادُ
الْمَامُوْرُ اَحْمَدُهٗ سُبْحَانَهٗ عَلٰى نِعَمٍ تَتَجَدَّدُ بِالرَّوَاحِ وَالْبُكُوْرِ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى سَابِغِ
فَضْلِهِ الْمَنْشُوْرِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ كُلِّ مُشْرِكٍ
كَفُوْرٍ شَهَادَةً اَدَّخِرُهَا لِهَوْلِ يَوْمِ النُّشُوْرِ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
سَيِّدُ الْبَوَادِيْ وَالْحُضُوْرِ اَتْقٰى اٰمِرٍ وَاَبَرُّ مَامُوْرٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ لَهُمُ الْحَسَنَاتِ وَاَعْظِمْ لَهُمُ الْاُجُوْرَ اَمَّا بَعْدُ
فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ تَعَالٰى عِبَادَ اللّٰهِ تَصَرَّمَ الْعُمُرُ سَنَةً بَعْدَ سَنَةٍ وَالْغَافِلُ عَمَّا
يُرَادُ بِهٖ فِيْ سِنَةٍ يَمْلَاُ صَحَائِفَهٗ بِالسَّيِّئَاتِ فَقَلَّ اَنْ يُثْبِتَ فِيْهَا حَسَنَةً وَيُهْمِلُ
مَحَاسِنَ الْاَعْمَالِ وَيَجْعَلُ الْخَطَايَا وَالْاٰثَامَ دَيْدَنَهٗ وَيُفْنِيْ عُمُرَهٗ فِيْ جَمْعِ الْحُطَامِ الْفَانِيْ
كَيْفَ مَا اَمْكَنَهٗ وَاِنَّمَا كَانَ الْقَوْمُ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ وَيَطْلُبُوْنَ الْعَمَلَ
الصَّالِحَ الْخَالِصَ سِرَّهٗ وَعَلَنَهٗ اَلَا وَاِنَّهٗ قَدْ تَصَرَّمَ مِنْ مُّدَّةِ الْحَيٰوةِ عَامٌ قَدْ اَوْدَعْتُمُوْهُ
شَاهِدًا عَلَيْكُمْ بِمَا اَوْدَعْتُمُوْهُ فَمَنْ اَوْدَعَهٗ صَالِحَ الْعَمَلِ فَلْيَثِقْ بِالْبُشْرٰى جَزَاءَهٗ وَ
فَرَّطَ اَوْ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ فَاَحْسَنَ اللّٰهُ فِيْ عُمُرِهٖ عَزَاهُ فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ
تُطْوٰى صَحَائِفُهٗ هٰذَا الْعَامَ وَيَا غَفْلَةَ مَنْ لَعَلَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِهٖ اِلَّا سَاعَاتٌ وَاَيَّامٌ

وَيَا سَوْأَةَ مَنِ انْقَضٰى عُمْرُهٗ وَهُوَ عَلٰى تَمَادِيْهِ وَغَفَلَاتِهٖ قَدْ أَقَامَ ۝ وَيَا خَجْلَةَ مَنْ دَنٰى أَجَلُهٗ وَهُوَ مُكِبٌّ عَلَى الْمَعَاصِيْ وَالْآثَامِ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ عِبَادَ اللّٰهِ وَاسْتَدْرِكُوْا بَقِيَّةَ عُمْرٍ أَضَعْتُمْ أَوَّلَهٗ ۝ فَإِنَّ بَقِيَّةَ عُمْرِ الْمُؤْمِنِ لَا قِيْمَةَ لَهٗ ۝ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا قف وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۵ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنِيْ وَإِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط

إِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط

وعظ نمبر (۶۲)

اس بیان میں کہ اس سال قمری شرعی کے ختم ہونیسے عمر کا سال کم ہوگیا

حاضرین! اللہ تعالیٰ مجھے اور تم سب کو توفیق دے کہ اپنی عمر کی قدر کریں جو ایک بے بہا نعمت ہے اور اسکے ایک ایک لحظہ کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اور اس میں اعمال صالح کا ذخیرہ فراہم کریں جو اصل کام آنیوالی چیز ہے۔ آمین ثم آمین۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو دنوں اور مہینوں کا پیدا کرنیوالا ہے اور سالوں اور زمانوں کا فنا کرنیوالا ہے۔ جو اس کی فرمانبرداری کرے اسکے ثواب اور اجر کو دگنا کر دینے والا ہے جو گناہوں اور بدکاریوں سے اسکے آگے توبہ کرے اسکے گناہوں کا بخشنے والا ہے آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ سینوں نے اپنے اندر چھپا رکھا ہے سب کو جانتا ہے اندھیری راتوں میں سخت پتھر پر چیونٹے کے چلنے کی آہٹ کو سُن رہا ہے پس پاک ہے وہ اللہ کہ آسمان بھی اسکی تسبیح کرتے ہیں اور اس کے گردش دینے سے گھوم رہے ہیں۔ اور فرشتے اسکی تقدیس اور بڑائی بیان کرتے ہیں اور اسکے حکم کے صادر ہوتے ہی حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ میں اس پاک ذات کی حمد و ثنا کرتا ہوں اس کی ان نعمتوں پر جو شام اور صبح ہر وقت نئی سے نئی پہنچ رہی ہیں اور اسکا شکر بجالاتا ہوں اسکے وسیع اور کشادہ فضل پر اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ کوئی بندگی اور عبادت کا مستحق نہیں

مگر ایک اللہ جو تنہا اور یگانہ ہے اسکا کوئی شریک نہیں میری اس شہادت پر ہر مشرک اور کافر پڑے جلیں اس شہادت کو میں قیامت کے دن کے ہول کیلئے ذخیرہ بنا کر رکھتا ہوں اور میں دوسری شہادت یہ دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اُسکے بندہ اور رسول ہیں دیہاتیوں اور شہریوں کے سردار ہیں پرہیزگار تر حاکم اور نیک تر محکوم ہیں اپنی امت پر حاکم ہیں تو نہایت تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے محکوم ہیں اور سب سے زیادہ نیک اور حکم ماننے والے ہیں اے اللہ اپنے بندہ اور رسول پر درود اور سلام بھیج اور انکی آل واصحاب پر یا اللہ انکی نیکیاں دوچند کر اور انکے اجر اور ثواب کو بڑھا

امّا بعد اے لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ کے بندو عمر تو روز بروز کم ہو رہی ہے جب ایکسال گذرتا ہے ایکسال کم ہو جاتی ہے پھر دوسرے سال کے گذرنے سے ایکسال اور کم ہو جاتی ہے۔ اور غافل نیند میں ہے یہ خبر نہیں کس مطلب کے لئے پیدا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے تو سب عقل والی چیزوں کو اپنی عبادت اور توحید درست کرنیکے لئے پیدا کیا چنانچہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو جو پیدا کیا۔ تو محض اس مطلب کیلئے کہ میری عبادت بجالائیں۔ توحید کا اعتقاد درست رکھیں لیکن غافل انسان کو اس امر کا خیال تک نہیں وہ اسی خیال میں ہے کہ میں کھانے پینے پہننے عیش کرنیکے لئے پیدا ہوا ہوں کتنی غفلت کی بات ہے وہ اپنے نامہ اعمال کو بدیوں سے بھر رہا ہے بہت کم کوئی نیکی اس میں لکھواتا ہے اچھے اعمال کو چھوڑ رکھتا ہے اور خطاؤں اور گناہوں کو اپنی عادت بنا لیتا ہے اور اپنی عمر کو دنیا کے حقیر اور فانی مال کے جمع کرنے میں فناہ کر دیتا ہے جسطرح بھی بن پڑے مال سمیٹنے کے درپے رہتا ہے نہ حلال کمائی کا خیال ہے نہ حرام سے پرہیز نہ مکروہات سے احتیاط جیسا مال ہاتھ لگے سمیٹنے کی کرتا ہے پہلے لوگوں (صالحین کا) دستور یہ تھا۔ کہ نصیحت کی بات کو غور سے کان لگا کر سنتے تھے اور جو اچھی نصیحت اُن کو کی جاتی۔ اس کی پیروی کرتے اور پوشیدگی (تنہائی) میں بھی عمل خالص کی تلاش کرتے اور علانیہ بھی۔ اب خبردار ہو جاؤ۔ کہ ماہ ذی الحجہ تک کے ختم ہونیسے عمر کا ایک سال گذر گیا جس کو تم نے وداع کر دیا اور جو کچھ تم نے اس سال میں امانت رکھی ہے۔ اور جو عمل اس سال میں کئے ہیں اُنکے متعلق تمہارے حق میں یا تمہارے برخلاف اللہ کے ہاں شہادت دیگا جس نے نیک عمل اس میں ودیعت رکھا ہے وہ تو جزا کی خوشخبری کا

یقین رکھے اشوق سے منتظر ہے کہ اچھی جزا ملے گی اور جس نے نیک عمل میں کوتاہی کی یا ناجائز اعمال اس میں کئے اس کی ان الفاظ سے ماتم پرسی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اسی عمر میں اسکی تسلی اور تشفی کا اچھا سامان کردے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ اس سال کے صحیفے اعمال کے دفتر کیسے عملوں پر تہ کئے جاتے ہیں داب جو اسکا دفتر تہ کر کے رکھدیا جاویگا اس میں ہمارے کیا کیا اعمال لکھے ہونگے اور کتنی بڑی غفلت ہے اس شخص کی کہ جس کی عمر سے اب سوائے شمار کئے ہوئے چند دنوں اور چند ساعتوں کے کچھ باقی نہیں رہا اور کیسی رسوائی ہوگی اس شخص کی جسکی عمر تو گذر گئی ہے اور وہ اپنی سرکشی اور غفلت میں ٹھہرا ہوا ہے اور کتنی شرمندگی ہوگی اس شخص کی جسکی اجل تو بالکل قریب سر پر آگئی ہے اور وہ نافرمانیوں اور گناہوں پر جھکا ہوا ہے۔ سوائے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو۔ اور جس عمر کا اول اور بہترین حصہ ضائع کر چکے ہو اسکے بچے کھچے بقیہ ہی کا تدارک کر لو۔ اس لئے کہ مومن کی بقیہ عمر بھی ایسی گرانمایہ چیز ہے کہ قیمت سے نہیں حاصل ہو سکتی +

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ فاطر میں اے لوگو بیشک وعدہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ قیامت کے آنے اور عذاب ثواب کا تم سے کیا ہے وہ بیشک حق ہے۔ اس میں شبہ نہ کرو پس تم کو دنیا کی زندگانی دھوکا نہ دے جاوے۔ یعنی دنیا کی ناز و نعمت اور زینت اور رونق سے دھوکا مت کھانا کہ دنیا میں الجھ جاؤ اور آخرت سے غافل ہو جاؤ۔ اور نہ فریب دے تم کو اللہ کے (رحم و کرم کے) ساتھ وہ دغاباز (اس دغاباز سے مراد شیطان ہے ابن عباسؓ نے اسکی اسی طرح تفسیر کی ہے اسی لئے اسکے بعد فرمایا یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بھی اسکو دشمن ہی سمجھتے رہو۔ (یعنی شیطان جو تم کو معاصی اور شرک و کفر کیطرف بلاتا ہے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ تمہارا دشمن ہے اور وہ جانتا ہے کہ گناہ اور شرک سے تمہیں عذاب ہوگا تو دشمنی اور عداوت کے سبب تمہیں اُن کاموں کی ترغیب دیتا ہے پس تم بھی اسکی دشمنی کرو۔ اور طاعت الٰہی میں مصروف رہو کہ اس سے اسکو تکلیف ہوتی ہے اور طاعت اور عبادت میں بھی چوکنے رہو کہ یہ دشمن اس میں بھی ریا کا خیال داخل کر دے گا جس سے کی ہوئی محنت رائیگاں ہو جاویگی سوائے اسکے اور کوئی بات نہیں کہ وہ اپنے گروہ کو (گناہوں وغیرہ کی) دعوت دیتا ہے۔ تاکہ وہ دوزخ والوں میں سے ہو جاویں یعنی جو اُسکے کہنے میں آتا ہے اور اُسکی پیروی کرتا ہے اُسکو گناہوں اور شرک و کفر کی تلقین

کرتا ہے اور خواہش نفسانی پر چلنے کی ترغیب دیتا ہے کہ اس سے دوزخی بن جاویں) بے شک جنہوں نے شیطان کے اغوا سے) کفر کیا اُن کو سخت عذاب ہوگا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اُنکے لئے بخشش ہے گناہوں کی (جو گناہ اُن سے سرزد ہوئے ایمان اور عمل صالح کی برکت سے وہ بخش دیئے جاوینگے اور نیک اعمال پر اُن کو بڑا اجر ملیگا۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے بھی اور اے حاضرین ہمارے لئے بھی قرآن عظیم میں برکت کرے اور اسکے صحیح معانی سمجھیں اور عمل کریں۔ اور مجھ کو بھی اور تمہیں بھی اسکی آیات اور حکمت والی نصیحتوں سے نفع دے بیشک وہ اللہ تعالیٰ صاحب جود اور صاحب کرم ہے بادشاہ ہے احسان کرنیوالا نہایت شفقت کرنیوالا مہربان ہے۔

نظم

جو چست ہو مولےٰ کی اطاعت میں زیادہ
ہے مرد وہی عقل و فراست میں زیادہ

ہے علتِ غم خواہش دولت میں زیادہ
اور دولت آرام قناعت میں زیادہ

جس بندۂ ذاکر کو حضوری ہو میسر
ہے لطف اُسے قرب کا فرقت میں زیادہ

ہیں گوشہ نشینی میں بہت فائدے لیکن
ہر اس سے بھی نیکوں کی رفاقت میں زیادہ

مشکل ہے ادا فرض ہو ایّام مرض میں
پڑھ نفل ولا حالتِ صحت میں زیادہ

ذاتوں سے بڑائی نہیں اللہ کے نزدیک
تقویٰ ہی سے ہوتا ہے شرافت میں زیادہ

ہر کافر و مشرک ہے سگ و خوک سے بدتر
گو ذات میں بہتر ہو ریاست میں زیادہ

ہیں ظاہری جو اہل یقین دل سے منافق
پائیں گے سزا سب سے قیامت میں زیادہ

جس عزت و رتبہ سے ہو اللہ فراموش
اس جاہ سے توقیر ہے ذلت میں زیادہ

گم ہوگئے عنقا کی طرح اہل سخاوت
مشہور تو انگر ہیں بخالت میں زیادہ

عالم کہ جو کرتا ہے عمل علم پہ اپنے
بیشک ہے اثر اس کی نصیحت میں زیادہ

مسلم ہے سزاوار تمہیں یہ کہ شب و روز
مشغول رہو کار ہدایت میں زیادہ

خطبہ ثانیہ وہی پڑھا جاوے جو خطبہ اولیٰ نمبر (۱۷) ہم کے ساتھ لکھا گیا۔

سال تمام کے ۵۲ خطبے اور عیدین کے دو دو خطبے تمام ہوئے اسکے بعد نکاح کا خطبہ مع طریق نکاح لکھا جاتا ہے اور اسی پر مجموعہ خطب دین محمدی تمام ہو جاویگا۔ وباللہ التوفیق

نکاح کا بیان

سوائے نکاح اور ایمان کے ایسی کوئی عبادت نہیں جو آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کیوقت سے لیکر آخر بقاء دنیا تک پھر جنت میں بھی باقی اور مشروع ہو۔ اور عقد نکاح سے مرد کو اپنی جنس کی عورت سے فائدہ اُٹھانا لذت لینا اور جماع کرنا حلال ہو جاتا ہے بشرطیکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ (در مختار)

رُکن و شرط نکاح

نکاح دو مسلمان آزاد مکلّف گواہوں کے روبرو صرف ایجاب و قبول سے منعقد ہو جاتا ہے بشرطیکہ دونوں گواہ دونوں لفظ ایک ساتھ سنیں اور یہ بھی ضرور ہے کہ دونوں لفظ ایجاب و قبول ماضی کے لفظ ہوں جیسے ولی یا وکیل کسی مرد سے کہے میں نے فلانی فلاں کی بیٹی تیرے نکاح میں دی اور مرد کہے میں نے اپنے نکاح میں قبول کی یا ایک ماضی کا لفظ ہو اور ایک استقبال کا جیسے مرد ولی یا وکیل سے کہے فلانی کو میرے نکاح میں دے دو۔ وہ کہے میں نے دیدی بس اتنے سے نکاح ہو گیا۔ ایجاب و قبول رُکن اور دو گواہوں کا موجود ہونا اور ایک ساتھ ایجاب و قبول کا سننا شرط ہے۔

مسنون طریق نکاح

بہتر یوں ہے کہ نکاح مجمع عام میں ہو بلکہ مسجد میں جمعہ کے دن ہو اور نکاح خطبہ مسنونہ پڑھ کر ایجاب قبول کروائے اس طرح ولی یا وکیل سے مخاطب ہو کر با آواز بلند کہے کہ کیا تم نے فلانی فلاں کی بیٹی جس کے تم ولی یا وکیل ہو بمقابلہ اتنے مہر کے فلاں بن فلاں کے نکاح میں دی۔ اسپر ولی یا وکیل کہے میں نے دی۔ پھر دولہا سے کہے تم نے فلانی فلاں کی بیٹی بمقابلہ اتنے مہر کے قبول کی۔ وہ کہے میں نے اپنے نکاح میں قبول کی پس جب ایجاب و قبول

ہوچکا نکاح منعقد ہوہو گیا اب نکاح خواں اور دوسرے حاضرین مبارکباد اور دعا دیں اور مسنون الفاظ مبارکباد اور دعا کے یہ ہیں:۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ یعنی اللہ تجھے برکت دے اور تیرے اوپر برکت نازل کرے اور تم دونوں (میاں بی بی) کے درمیان بھلائی اور نیکی میں الفت دے ٭

خُطبۂ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ۔ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ○ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○

یہانتک پڑھکر ایجاب قبول کرائے جیسا اوپر مذکور ہوا اور مبارکباد اور دعا دے

یہاں پر عام مومنین کے فائدہ کیلئے نکاح کے بعد کے متعلق چند مسائل اور دعائیں کتاب الاذکار وغیرہ سے نقل کی جاتی ہیں

مستحب ہے کہ جب بی بی پہلے پہل خاوند کے پاس لائی جاوے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے بَارَكَ اللّٰهُ لِكُلٍّ وَّاحِدٍ مِّنَّا فِيْ صَاحِبِهٖ یعنی اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہم میں سے اپنے ساتھ والے میں

برکت سے پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ یعنی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس عورت کی بھلائی کا اور اس خصلت کی بھلائی کا جس پر تو نے اسکو پیدا کیا اور تیری پناہ لیتا ہوں اس عورت کی برائی سے اور اس خصلت کی برائی سے جس پر تو نے اسکو پیدا کیا۔

جماع کیوقت کیا کہنا چاہیئے

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب کوئی اپنی بی بی کے پاس جاوے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا پس اس جماع سے اگر دونوں میں کوئی بچہ پیدا ہونا مقدر ہوگا تو شیطان اس بچہ کو کبھی ضرر نہ پہنچا سکیگا

اپنے سسرال والوں سے کسطرح کی بات چیت کرنا چاہیئے

مرد کو مستحب ہے کہ اپنی بی بی کے رشتہ داروں سے ایسی کوئی بات نہ کرے جس میں عورتوں سے جماع کرنے اور بوس وکنار کا ذکر ہو یا جس کلام سے یہ باتیں سمجھی جاویں صحیحین میں امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری مذی بہت نکلا کرتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا مسئلہ پوچھنے سے شرماتا کیونکہ عورت سے بوس وکنار کرتے وقت مذی آتی ہے تو میں شرم کے مارے یہ مسئلہ نہ پوچھتا کہ کیا مذی نکلنے سے غسل کرنا لازم آتا ہے۔ تو میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا مسئلہ پوچھو تو انھوں نے پوچھا آپ نے فرمایا صرف استنجا کرکے وضو کرلے غسل کی ضرورت نہیں۔

بچہ پیدا ہو تو اسکے کان میں اذان و اقامت کہنی مستحب ہے

حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت (نماز کی تکبیر) کہی جاوے اسکو ام الصبیان ضرر نہ کرے گی۔

بچہ کو گڑھتی دینا

صحیحین میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے تو آپ کے پاس لائے گئے آپ نے بچہ کو گود میں لیا اور کھجور منگوائی اسکو اپنے منہ میں چبا کر بچہ کے منہ میں تالو کو لگادی اور اس کے منہ میں اپنا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا دی

بچہ کا نام کب رکھا جاوے

سنت یوں ہے کہ پیدا ہونیسے ساتویں دن بچہ کا نام رکھا جاوے اور جس دن پیدا ہو اُسی دن نام رکھ دینا بھی جائز ہے۔ دونوں باتیں حدیث سے ثابت ہیں +

عقیقہ

پیدا ہونیسے ساتویں دن بچہ کے سر کے بال اُتارے جاویں اور چاندی سے تول کردہ چاندی خیرات کردی جاوے اور لڑکے کیواسطے دو قربانی کے لائق بکرے وغیرہ جانور ذبح کئے جاویں اور لڑکی کیواسطے ایک اور بوقت ضرورت لڑکے کیطرفسے بھی ایک جانور کافی ہے +

بچہ کا نام کیسا رکھنا چاہئے

بہترین اور پیارا نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے یعنی جن ناموں میں اللہ کا بندہ ہونیکے معنے پائے جائیں یا انبیاء کے ناموں پر نام رکھا جاوے جیسے ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ موسیٰؑ وغیرہ مگر عیسیٰ کا نام رکھنا خلاف اولےٰ ہے کہ لوگ اسکے باپ کو عیسیٰ کا باپ کہیں گے چونکہ عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اسلئے ایہام سے بچنے کیلئے یہ نام نہ رکھنا چاہیئے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم ھذا ما اردنا ایرادہ فی ھذا الکتاب اَلحمدُ لِلّٰہِ اولاً واٰخراً وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمدٍ واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین وانا العاجز ابو محمد احمد عفی عنہ

بقلم خاکسار فضل شاہ اندرابی سکنہ لوجا خورد ضلع گوجرانوالہ